

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



بہارِ گلستان

شرح اردو گلستان

تالیف

حضرت مولانا مفتی ظفر عالم بن مبین احمد دینا چوری القاسمی

مدرس مدرسہ مرادیہ مظفر نگر یوپی

ناشر

دارالکتاب دیوبند

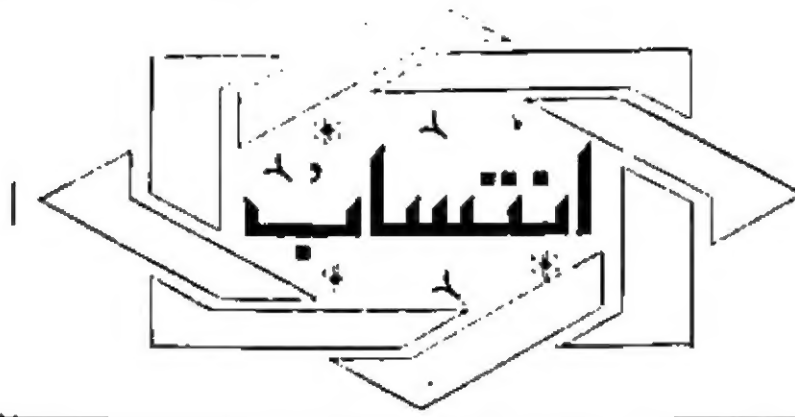
تفصیلات

جملہ حقوق دارالکتاب کے نام محفوظ ہیں!

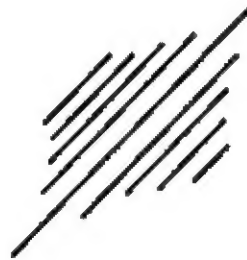
نام کتاب :	بہارِ گلستان شرح اردو گلستان
نام مؤلف :	حضرت مولانا مفتی ظفر عالم بن مسین احمد دینا چوری القاسمی
تعداد صفحات :	۴۴۸
سن اشاعت :	۱۹۹۹ء
کمپیوٹر کتابت :	یاسر ندیم کمپیوٹرس دیوبند
باہتمام :	واصف حسین مالک دارالکتاب دیوبند
طباعت :	یاسر ندیم آفسیٹ پرنٹنگ پریس دیوبند

شائع کردہ

دارالکتاب دیوبند



عاصی و ذلیل، راجی رحمتِ خداوندی اپنی اس علمی کاوش کو اپنے والد مرحوم و مغفور جو اس وقت نعمت پور کے قبرستان میں مدفون ہیں اور والدہ ماجدہ، (اللہ ان کی عمر کو دور از کرے) اور حضرت الاستاذ مولانا محفوظ الرحمن نور اللہ مرقدہ جن کی نظر عنایت سے علوم کی معرفت ہوئی، اور حضرت الاستاد مفتی خلیل الرحمن صاحب مہتمم مدرسہ مرادیہ مظفر نگر اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر قائم رکھے اور ان تمام حضرات کی طرف جن کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے، ان تمام کی طرف منسوب کرنا باعث سعادت سمجھتا ہے۔



ظفر عفا اللہ عنہ

خادم التدریس مرادیہ مظفر نگر یوپی

۱۳۱۹/۸/۱۳ھ

..... تقوش رفتگان ﴿﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذی لا اله الا هو الحی القیوم بدیع السموات والارض وما فیہما والصلوة والسلام علی سید المرسلین شفیع المذنبین معدن الجود والکرم منبع العلم والحکم محمد المصطفیٰ وعلی آلہ وصحبہ وذریاتہ واهل بیته واتباعہ الی یوم الدین۔

ابا بعد! اہل مدارس اور علمائے عظام اور محبین علم پر یہ امر بالکل عیاں ہے کہ درس نظامی کا نصاب تعلیم ایک بے مثال نصاب ہے، جزوی طور پر اگرچہ اس میں ترمیم ہوتی رہی ہے مگر کلی طور پر اس کا کوئی بدل ذخائر کتب میں نہیں مل سکتا۔ خداوند تعالیٰ جزائے خیر دے ہمارے ان اسلاف و اکابر کو جنہوں نے ایک ایسا جامع نصاب مرتب کیا ہے جو علوم عقلیہ و عقلیہ اور نصائح و مواعظ، اخلاق و عادات اور امور ضروریہ پر مشتمل ہے، اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی گلستاں ہے، جو شیخ شرف الدین سعدی شیرازیؒ کے ان گوناگوں تجربات زندگی کا گلدستہ ہے جو ان کو اپنی زندگی، اپنے تحصیل علوم اور سیر و سیاحت، اپنی گوشہ نشینی، اپنی رنگین صحبتوں، اپنے بچپن، اپنے شباب و پیری کے زمانے میں پیش آئے اور انہیں جمع کیا، اسی کے ساتھ دوسروں کے ایسے ملتے جلتے واقعات جو ان تجربات سے مماثل تھے شامل کر دیئے اور اس لحاظ سے وہ ایک تجربہ کی دنیا یا پند و نصائح کا ایسا بحر ذخار، ایسا غیر محدود خزانہ ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہے، ایران، ہندوستان، ترکستان، افغانستان میں یہ کتاب بطور درس تقریباً سات آٹھ سو سال سے پڑھائی جاتی رہی ہے اور دراصل اس میں گہری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رزم و بزم، پند و وعظ، تجربات و واقعات، کہانیاں، سنجیدگی، طرز انشاء، طرز گفتگو، تمدن، طرز معاشرت، بنی نوع انسان کی باہمی ہمدردی کی تاکیدیں، اخلاقی نکات، ریاضکاری کے نمونے، عشق و محبت کی داستان، بادشاہوں اور درویشوں کے اخلاق و عادات، معشوقوں کی کرشمہ سنخیاں، طریقہ تعلیم، تصوف و معارف حقیقی غرض کہ تمام چیزیں اس چند صفحات میں شیخ نے جمع کر دی ہیں، اور یہی سبب ہے کہ غیر ملکوں اور دنیا کی بہتر سے بہتر زبانوں میں قابل سے قابل فاضل سے فاضل ادیبوں نے اسکو نہ صرف پسند کیا بلکہ اسکا ترجمہ کر کے اپنے اپنے ملکوں کے خوش مذاقوں کو اس چشمہ فیض سے سیراب کیا اور اس کی شروحات منصفہ شہود پہ آتی رہیں، لیکن اس کے باوجود میرے مطالعہ میں اس کی کوئی شرح ایسی نہیں گذری جو طلباء کی تشنگی کو دور کر سکے اس لئے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اردو زبان میں اس کی ایک ایسی شرح لکھی جائے جو حل الفاظ اور جامع و مختصر مطلب اور لفظی ترجمہ پر مشتمل ہو چنانچہ جب یہ کتاب بندہ کے ذمہ پڑھانے کے لئے سوچی گئی تو اسی وقت سے دل میں ایک داعیہ پیدا ہوا اور لکھنے کا عزم کر لیا تھا مگر عزائم و ارادے کے اندر اضطلال پیدا ہو گیا اور اس عزم کو نوک قلم میں لانے سے عاجز رہا، اور زمانے کی رفتار تیزی سے قدم بڑھاتی رہی، تعلیمی سال اختتام کو پہونچا کہ یکایک توفیق خداوندی نے میرے ذہن

ودماغ کو ماضی کے عزائم کی طرف پھیر دیا اور اللہ کے فضل و کرم سے لکھنا شروع کر دیا اور اس مختصر رسالہ کے لکھنے میں جو وقتیں اور پریشانیاں پیش آئیں اور جن جن مواعیب کا سامنا کرنا پڑا اس کا مصداق یہ شعر ہے ۔

دل من داند و من دانم و داند دل من

میرا ہی دل و دماغ خوب جانتا ہے، کبھی ناکامی کر توڑ دیتی تھی اور کبھی کامیابی کر کو جوڑ دیتی تھی، کبھی یاس و ناامیدی تخیل کی تعمیر کو ڈھارتی تھی، اور کبھی آس و امید اس کو از سر نو بنانا شروع کر دیتی تھی، بہر حال ایک فکر تھی جس نے استقلال کا قدم ڈگمگانے نہ دیا حتیٰ کہ اس کی تکمیل ہو گئی، اور یہ جو کچھ بھی مجھ کو حاصل ہوا امر شدی و محیی، فقیہ دوراں، نابغہ روزگار، ماہر فن، نازش چمن، فقیہ النفس، یادگار اسلاف، عمیم الاحسان، رفیق القلب استاذ الاساتذہ عارف باللہ حضرت الاستاذ مفتی خلیل الرحمن صاحب مدرسہ مرادیہ کی توجہات عالیہ اور بے پناہ شفقتوں کی بدولت حاصل ہوا، اور علمی لیاقت و استعداد کی بنیاد جن کے حلقہ درس سے بڑی وہ ایک ایسی مایہ ناز ہستی جو علم و عمل کا ہیکر اور مجسمہ تھی اور ہزاروں اور سیکڑوں خلق خدا نے ان سے اکتساب فیض کیا اور علم کے گوشے گوشے اور چپے چپے میں پھیل گیا لیکن آج وہ یکتائے زمانہ قوم و ملت کے رہبر و رہنما عالم بے مثال، رمزشناس اور یادگار سلف اور اکابرین کی زندہ تصویر اور اخلاق محمدی سے آراستہ شخص موجود نہیں یعنی حضرت الحاج مولانا محفوظ الرحمن صاحب نور اللہ مرقدہ ویر اللہ مضجعہ جو تقریباً بائیس سالہ خدمات سے مدرسہ مرادیہ کو بفضل خداوندی عروج و ترقی کے بام ثریا تک پہنچا دیا اور اس کی منزل کو ہموار کرنے کے لئے اپنی جان کو جان نہ سمجھا اور بے انتہا قربانیاں پیش کیں جن کے نہ ہونے کی وجہ سے قلب میں اضطراب اور بے کلی ہے اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے اور اپنی رضا و خوشنودی سے نوازے آمین یارب العالمین۔

اور انتہائی حزن و ملال کے ساتھ ہم مضطرب و بے چین ہیں کہ جہاں ہم یہ کتاب منصہ شہود پر لانے کی تیاری کر رہے ہیں وہیں ایک ہستی ہمارے درمیان سے مفقود ہے جس نے بندہ کو اس میدان پر قدم رکھنے کے لئے بے حد کوششیں کیں اور جان کو جان اور مال کو مال نہ سمجھا، جن کو علم سے ایک گہرا تعلق تھا اور علماء سے ایک عقیدت تھی، یعنی حضرت والد محترم محمد مبین صاحب اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے ذریعہ اور میری شب و روز کی محنت کے ذریعہ اور اپنے فضل و کرم اور آقا و مولیٰ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ طفیل ان کے گناہوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے، اور تمام قارئین کرام سے بندہ کی درخواست ہے کہ میرے اساتذہ اور والد محترم اور والدہ محترمہ و متعلقین و بندہ کو اپنی مقبول دعاؤں میں فراموش نہ کریں، اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس رسالہ کو قبول فرمائے اور میرے لئے ذخیرہ آخرت بنائے آمین یارب العالمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین انا عبدہ
المستکفی بکفایۃ اللہ تعالیٰ محمد ظفر بن مبین الدینا جفوری خادم التدیس
بالمدرسة مرادیہ۔ مظفر نجر یوفی ۱۳ / شعبان المعظم۔

تقریظ

جامع الحسنات، حاوی الکمالات، سند الفقہاء، تاج الکملاء، حامی السنۃ،
ماہی البدعۃ، الفاضل اللیب حضرت مولانا مفتی غلام رسول صاحب پیراوی
مدرس مدرسہ مرادیہ مظفرنگر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

فارسی زبان کی اہمیت اور اس کی کچھ فضیلت کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جب اہل فارس نے حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، کہ یا رسول اللہ عربی زبان ہماری مادری زبان نہ ہونے کی وجہ سے ہم عربی میں قرأت پر قادر نہیں ہیں، ہمیں فارسی زبان میں تلاوت کی اجازت مرحمت فرمادیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سورہ فاتحہ کا ترجمہ فارسی زبان میں لکھوا کر روانہ فرمایا اور انہیں فارسی میں تلاوت کی اجازت فرمائی۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے قول قدیم کے مطابق اگر نماز میں عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں تلاوت جائز ہے تو صرف فارسی زبان ہے، حضرت الامام کے اس قول سے بھی فارسی زبان کی فضیلت جھلکتی ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ ہندوستان میں ہر طرف اور چہار سست فارسی زبان کا بول بالا تھا، سرکاری محکلات اور دفاتر میں کام کرنے والوں کے لئے جس طرح انگریزی کا جاننا ضروری تھا اسی طرح فارسی کا جاننا بھی جزء لاینفک تھا، لیکن دور حاضر میں فارسی زبان تقریباً اپنی وجود کھوتی جا رہی ہے اور درحقیقت یہ مسلمانوں کی بے التفاتی اور عدم توجہی کا نتیجہ ہے، مدارس اسلامیہ میں بھی فارسی کی ایک دو کتابیں برائے نام پڑھا کر عربی شروع کرادی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ فارغ ہونے والے فضلاء کرام اکابر و اسلاف کی اردو تصنیفات سے بھی کما حقہ استفادہ نہیں کرنے پاتے ہیں اس لئے ضرورت ہے کہ فارسی زبان کی اتنی تعلیم ضرور دی جائے کہ طلبہ اردو کتابوں سے صحیح طور پر کما حقہ فائدہ اٹھا سکیں۔

اور اس کے لئے سب سے مفید اور عمدہ کتاب حضرت شیخ سعدیؒ کی شہرہ آفاق اور بے مثل کتاب گلستاں ہے جو روز اول سے اکابر و اسلاف کی توجہات عالیہ اور نظر عنایت سے داخل نصاب رہی ہے جس کے بارے میں محدث عصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں کہ جس طرح فقہ میں علامہ مرغینانی کی کتاب

ہدایہ کی، حدیث میں محمد بن عبد اللہ البخاری کی تصنیف بخاری شریف کی کوئی نظیر نہیں ہے اسی طرح زبان فارسی میں شیخ سعدی کی کتاب گلستاں کی بھی کوئی نظیر نہیں ہے۔

ان تمام خوبیوں اور مناقب کے باوجود احقر کے علم کے مطابق گلستاں کی کوئی آسان اور سلیس شرح نہیں تھی جس کی وجہ سے طلبہ اور اساتذہ کو بعض مقامات پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے رفیق محترم حضرت مولانا مفتی ظفر احمد صاحب قاسمی دینا چوری (استاذ فقہ مدرسہ مرادیہ مظفر نگر) کہ موصوف نہایت جانفشانی، عرق ریزی اور محنت سے گلستاں کی نہایت آسان شرح لکھی، لغات اور صیغے کا حل لطیف پیرائے میں کی، عبارت کا مطلب نہایت جامع اور مختصر بیان کیا یقیناً یہ کتاب مدارس کے طلبہ اور اساتذہ کے لئے ایک نادر تحفہ ہے۔

احقر نے کچھ دور تک بالاستیعاب مطالعہ کیا اور ان مطالعہ لفظ لفظ اور سطر سطر سے موصوف کا اخلاص اور مساعی جمیلہ فیک رہا تھا احقر کو دور ان مطالعہ کافی فائدہ ہوا، چونکہ احقر وطن عزیز کی روانگی سے پہلے دوش سفر پر سوار تھا اس لئے پوری کتاب بالاستیعاب مطالعہ نہ کر سکا لیکن موصوف کی علمی صلاحیت و لیاقت ہی آگے کے لئے بہترین کفیل ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شرح کو شرف قبولیت سے نوازے اور شارح موصوف کیلئے زاد آخرت بنا کر مزید دینی علوم کی خدمات کرنے کا زریں موقع مرحمت فرمائے آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

العبد غلام رسول پھراوی

خادم التدريس مدرسه مراديه مظفر نگر یوپی

۲۷/۷/۱۴۱۹ھ یوم الاربعاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

منت خدائے راعزو جل کہ طاعتش موجب قربت و بشکر اندرش مزید نعمت
ہر نفسے کہ فرو میرود مُمد حیاتست و چوں برمی آید مفرح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت
موجودست و بر ہر نعمتے شکرے واجب۔

ترجمہ :- اس خدائے بزرگ و برتر کا احسان ہے کہ جسکی بندگی اُسکے قرب کا ذریعہ ہے، اور اس کا شکر ادا کرنے میں
نعمت کی زیادتی ہے، ہر وہ سانس جو کہ نیچے جاتی ہے وہ زندگی کو بڑھانے والی ہے، اور وہی سانس جب اوپر آتی ہے ذات
کو فرحت بخشنے والی ہے، پس ہر سانس میں دو نعمتیں موجود ہیں اور ہر نعمت میں ایک شکر واجب اور ضروری ہے۔
توضیح الفاظ :- منت میم کے کسرہ کے ساتھ ہے معنی ہیں احسان مند ہونا، احسان کرنا = زبان فارسی میں اللہ
تبارک و تعالیٰ کی تعریف کے موقع پر لفظ منت بہت ہی مناسب ہے۔ خدائے یہ فارسی لفظ ہے، معنی ہیں :
صاحب ہونا، خدا ہونا، مالک ہونا۔ خدا اصل میں خود آ تھا یعنی وہ ذات جو بذات خود ہوئی ہو اور بقاء وصف کیلئے ہے عز
عربی لفظ ہے باب ضرب سے واحد مذکر غائب ہے۔ معنی ہیں عزیز ہوا، معزز ہو گیا۔ جلّ ع باب ضرب سے آتا
ہے، بڑے مرتبے والا ہونا۔ لفظ جلّ اور عزّ دونوں فعل ہیں لیکن اسم کے معنی میں ہیں۔ عزّ معزز جلّ بزرگ
و برتر۔ طاعت ع۔ بندگی، عبادت = جمع طاعات۔ موجب ع۔ معنی ہیں ذریعہ، سبب۔ قربت ع۔ قریب
ہونا، نزدیک ہونا۔ شکر ع۔ شکر اس فعل کو کہتے ہیں جو انعام کرنے والے کی عظمت شان پر دلالت کرے۔ مزید
ع مصدر میسی ہے (مصدر میسی ثلاثی مجرد کے اس مصدر کو کہتے ہیں جس کے شروع میں میم ہو) مزید کے معنی ہیں
زیادہ ہونا۔ نعمت ع۔ انعام و اکرام۔ مزید نعمت مرکب اضافی ہے، نعمتوں کی زیادتی۔ ہر فارسی میں یہ موجب
کلیہ کا سور ہے۔ یعنی اس لفظ سے تمام افراد کو بیان کیا جاتا ہے۔ معنی ہیں تمام۔ نفس نون اور فاء کے فتح کے ساتھ
معنی ہیں : سانس = اور اگر یہ لفظ نون کے فتح اور فاء کے سکون کے ساتھ کہیں آئے تو اس کے معنی ہوں گے
جان۔ اس کی جمع نفوس، النفس آتی ہے۔ فرو، ف۔ معنی ہیں : کم، نیچے، کم رتبہ وغیرہ۔ می ردّ و رفتن سے فعل حال
ہے = جاتا ہے، جاتی ہے۔ مُمدّ باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ بڑھانے والا، مدد کرنے والا۔ حیات ع۔
زندگی، جاننداری۔ برمی آید باہر آتا ہے۔ مفرح باب تفعیل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے : خوش کرنے والا فرحت
بخشنے والا۔ ذات ع۔ صاحب، مالک، ہر شئی کی حقیقت۔ پس ف تب تو، اس لئے، پیچھے۔ در ف یہ لفظ
مشترک ہیں۔ لفظ مشترک اس لفظ کو کہتے ہیں کہ جس کے بہت سے معانی ہوں، چنانچہ اس کے معنی اندر بھی ہے،

دروازہ بھی۔ یہاں اول معنی ہی مراد ہیں۔ نفس سانس، جمع انفاس۔ نعت عربی، مال، روزی، آسائش، بخشش، عطا۔ موجود ع باب ضرب سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، معنی ہیں = پانا، وہ چیزیں جن کا وجود ہے۔ است ف یہ حرف ربط ہے۔ معنی ہیں ”ہے“ بر ف پر۔ شرکے اس میں کی وحدت کے لئے ہے۔ معنی ہیں ایک شرک۔ واجب ع باب ضرب سے اسم فاعل کا صیغہ ہے معنی ہیں، لازم، ضروری۔

مطلب :- شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ خدائے عزوجل کا احسان و کرم انسانوں پر بے پایاں و بے انتہا ہے لہذا انسان کو چاہئے کہ اس کی عبادت و بندگی کر کے اُس کا قرب حاصل کرے۔ جیسا کہ خود باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے : ”وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ“ سجدہ کرتا جا اور قریب ہوتا جا۔ یعنی سجدہ کرنے میں اللہ تعالیٰ کا ایک خاص قرب حاصل ہوتا ہے اس لئے اللہ کی عبادت قرب اور نزدیکی کا ذریعہ ہے، اور اس کا شکر ادا کرنے میں نعمتوں کا اضافہ ہے جیسا کہ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ“ الآیہ اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں مزید نعمت عطا کروں گا۔ انسان جو بھی سانس لیتا ہے اس میں سر اسر بھلائی ہی بھلائی ہے چنانچہ جب سانس اندر کو جاتی ہے تو تازہ ہوا اندر جا کر روح کو تازہ کرتی ہے اور جب سانس باہر آتی ہے تو اس ہوا کے باہر نکل جانے سے طبیعت کو فرحت و خوشی محسوس ہوتی ہے۔ مولانا عبد الباقی آسی نے فرمایا ہے کہ انسان رات و دن میں ۲۴ / ہزار سانس لیتا ہے اور اندر جانے والی سانس کو جس قدر انسان روک کر رکھے گا اسی قدر عمر دراز ہوتی ہے، چونکہ اندر جانے والی سانس ٹھنڈی ہو اور روح و قلب کیلئے فراہم کرتی ہے اس واسطے اس کو زندگی کا معاون و مددگار بنایا گیا ہے اور باہر نکلنے والی سانس اندر کی گرم ہوا اور بخارات کو قلب سے نکالتی ہے اسلئے اس کو کہا گیا ہے کہ وہ دل و دماغ کو فرحت بخشنے والی ہے۔ الغرض ہر سانس میں نعمتیں ہی نعمتیں ہیں اسلئے ہر سانس پر اللہ کا شکر بجالانا چاہئے۔

بیت :- از دست و زباں کہ بر آید کز عہدہ شکرش بدر آید

إِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ

ترجمہ :- کس کے ہاتھ اور زبان سے یہ بات ممکن ہو سکتی ہے کہ اس کے شکر کی ذمہ داری پوری کر سکے۔ اے اولاد کی اولاد تم شکر کیا کرو کہ میرے بندوں میں سے شکر ادا کرنے والے کم ہیں۔

تشریح الفاظ :- از ف ابتداء کیلئے ہے۔ دست ف = معنی ہیں : ہاتھ، فائدہ، فتح مند، قوت، قدرت، طرز، زوش، قاعدہ، ایک چیز، تمام، دفعہ، وزیر۔ یہاں دست کے معنی ہاتھ ہیں دست کی جمع دستہا آتی ہے۔ زبان ف، زبہ کے فتح کے ساتھ بولی، اور منہ میں جو زبان ہے اس کو بھی زبان کہتے ہیں۔ کہ کاف اسم موصول ہے۔ آید آمدن سے واحد غائب فعل مضارع = آتا ہے، ممکن ہو سکتی ہے۔ عہدہ ع باس سمع سمع سے آتا ہے = معنی ہیں : منصب، رتبہ، ذمہ داری سرکاری ذمہ۔ إِعْمَلُوا باب سمع سے جمع مذکر حاضر بحث امر = عمل کرو، کام کرو، ادا کرو۔ آل اولاد، خاندان۔ داود ع حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد کا نام ہے جو نبی ہوئے اور ان پر آسمانی

کتاب زبور نازل کی گئی۔ قلیل ممت کا صیغہ ہے باب ضرب سے آتا ہے۔ معنی ہیں کم ہونا، عباد ع عبد کی جمع ہے۔ بندہ، باب نصر سے آتا ہے = عبادت کرنا، پرستش کرنا۔ الشکور ع مبالغہ کا صیغہ ہے = قدر دانی کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے مغائی ناموں میں سے ایک نام ہے۔

مطلب :- (۱) اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے بھی یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے احسان و نوازش کا بندہ پر جتنا شکر ادا کرنا واجب ہے وہ کما حقہ ادا کر سکے، اور سچ تو یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی شکر ادا نہیں کر سکتا، چنانچہ باری تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اے داؤد کی اولاد تم شکر ادا کیا کرو اس لئے کہ میرے بندوں میں سے بہت ہی کم ایسے ہیں جو شکر ادا کر۔ نے والے ہیں۔ (۲) شیخ سعدی نے اس آیت کا ذکر اس واسطے کیا کہ شروع میں شکر کا ذکر کیا تھا اسی مناسبت سے یہ آیت لکھ کر شکر کی تلقین کر دی۔

قطعہ بندہ ہماں بہ کہ ز نقصیر خویش
عذر بدر گاہِ خدا آورد
ورنہ سزاوارِ خداوندیش
کس نتواند کہ بجا آورد

ترجمہ :- بندہ وہی بہتر ہے جو اپنی غلطی کا..... خدا کی بارگاہ میں عذر لا دے

(۲) ورنہ تو اسکی خداوندی کے لائق..... کوئی شخص بھی شکر ادا نہیں کر سکتا

تشریح الفاظ :- قطعہ ع قاف کے فتح اور کسرہ کے ساتھ معنی ہیں : ٹکڑا۔ شاعروں کی اصطلاح میں قطعہ ان اشعار کو کہا جاتا ہے جس میں مطلع نہ ہو، یعنی اول شعر کیلئے مصرعہ میں قافیہ نہ ہو۔ ہماں ف اسم اشارہ، معنی ہیں = وہی۔ بہ ف بہتر، اچھا۔ ز اصل میں از تھا وزن شعری کی وجہ سے شروع سے ہمزہ گرا دیا۔ نقصیر ع باب تفعیل کا مصدر ہے، قصر سے مشتق ہے معنی ہیں = کوتاہی کرنا، کمی کرنا۔ خطاء قصور، غلطی۔ خویش ف، آپ، اپنا، مل، قلبہ، داما۔ نقصیر خویش مرکب اضافی ہے، معنی ہیں = اپنی کوتاہی و غلطی۔ عذر ع باب ضرب کا مصدر ہے معنی ہیں = بہانہ، کسی بات کا سبب۔ درگاہ ف دربار، کچھری، مقبرہ۔ آورد آوردن سے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے بحث ماضی مطلق۔ لایا، لائے۔ ورنہ ف یہ لفظ کلمہ ”ور“ اور ”نہ“ حرف نفی سے مرکب ہے، اور نہیں تو۔ سزاوار ف یہ سزا اور وار سے مرکب ہے، سزا کے معنی ہیں بدلہ، لائق، موافق۔ وا کے معنی ہیں لائق، طرز، روش، دستور۔ یہاں یہ کلمہ نسبت کیلئے ہے۔ سزاوار کے معنی ہیں لائق مند، جیسے سوگوار کے معنی ہیں سوگ مند۔ نقصیر وار غلطی کرنے والا۔ خداوندیش مرکب اضافی ہے، اسکی خداوندی۔ خداوند یہ لفظ مرکب ہے خدا جس کی اصل خود آ ہے، اور وند کلمہ نسبت سے۔ معنی ہیں صاحب، مالک۔ جب لفظ خدا کے ساتھ وند کلمہ نسبت لگایا جاتا ہے تو اس کا اطلاق غیر اللہ پر بھی ہوتا ہے۔ لیکن جب وند کلمہ نسبت اس کے ساتھ متصل نہ ہو تو اس کا اطلاق اس وقت صرف اللہ تعالیٰ ہی پر ہوگا غیر اللہ کے لئے استعمال جائز نہ ہوگا۔ کس ف شخص، آدمی۔ یہ لفظ ترکیب میں مبتدا واقع ہے۔ نتواند ثنائی سے واحد غائب فعل مضارع بحث نفی ہے۔ وہ نہیں سکتا ہے، ادا نہیں کر سکتا ہے، تیرے بس کی بات نہیں۔ بجا ف ٹھیک، صحیح، درست۔

مطلب :- خداوند قدوس کی نعمتیں اس قدر ہیں کہ کوئی اگر ان کو شمار کرنا چاہے تو شمار نہیں کر سکتا جیسا کہ خود باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: **وَإِنْ تَعْدُوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصَوْهَا** (پ ۱۳ رکوع ۱۶ / آیت ۳۴) یعنی اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو تم اس کو شمار نہیں کر سکتے، اور ظاہر سی بات ہے کہ جب نعمتیں شمار میں نہیں آسکتیں تو اس کا شکر ادا کرنا بھی ممکن نہیں ہے لہذا وہی بندہ بہتر ہے جو یہ کہہ دے کہ اے خداوند قدوس تیری نعمتیں بے بہا ہیں میں شکر ادا کرنے سے عاجز ہوں، تیری کن کن نعمتوں کا شکر ادا کروں اس لئے کہ ساری نعمتیں تو تیری ہی دی ہوئی ہیں، بس میرے اس عجز شکر کو شکر کی جگہ قبول فرما لے۔

بارانِ رحمت بے حسابش ہمہ رار سیدہ و خوانِ نعمتِ بیدر یغش ہمہ جاکشیدہ پردہ ناموس بندگاں بکناہ فاحش نذر دو وظیفہ روزی بخطائے منکر نبرد۔

ترجمہ :- اس کی رحمت کی بے حساب بارش سب جگہ پہونچی ہوئی ہے اور اس کی غیر محروم نعمت کا دستر خوان سب جگہ بچھا ہوا ہے، وہ بندوں کی عزت و آبرو کا پردہ بڑے سے بڑے گناہ کی وجہ سے چاک نہیں کرتا ہے اور مقررہ روزی کسی بڑی سے بڑی غلطی پر بند نہیں کرتا۔

تشریح الفاظ :- بارانِ رحمت مرکب اضافی ہے، بمعنی رحمت کی بارش۔ باران ف ینہ، بارش۔ رحمت ع باب سمع کا مصدر ہے، رحم کرنا، مہربانی کرنا، بخشش کرنا۔ بے حسابش بے حرفہ نفی ہے، حساب باب جب محاسب سے آتا ہے: گمان کرنا۔ یہاں گنتی اور شمار کے معنی میں ہے۔ ہمہ ف بمعنی تمام، سب۔ جاف بمعنی جگہ۔ رسیدہ رسیدن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے: پہونچی ہوئی۔ خوان ف بمعنی دستر خوان۔ کشیدہ کشیدن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے: بچھا ہوا۔ دریغ ف بمعنی حسرت، افسوس، غم۔ بے دریغش بے افسوس، بلا غم، غیر محروم۔ پردہ ف پردہ، چلن، چق، کپڑے کا پردہ۔ ناموس ع بمعنی عصمت، حرمت، عزت، آبرو، شریعت، تدبیر، سیاست، احکام۔ بندگان بندہ کی جمع ہے۔ بمعنی غلام، خدمت کرنے والے۔ پردہ ناموس بندگاں یہ جملہ مرکب اضافی ہے بمعنی بندوں کی عزت کا پردہ۔ بہ ف بمعنی سے۔ گناہ ف دوس، غلطی، خطا۔ فاحش ع باب سمع سے اسم فاعل کا صیغہ ہے معنی ہیں: برائی کرنے میں حد سے تجاوز کرنے والا۔ بد ف بُرا۔ گناہ فاحش موصوف صفت ہے، گناہ موصوف، فاحش صفت: بڑا گناہ، بڑی غلطی۔ نذر دو رسیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے: چاک کرتا ہے، پھاڑتا ہے۔ وظیفہ ع وظیفہ اس چیز کو کہتے ہیں جو ہر روز کے واسطے متعین مقدار مقرر ہو، یا ایک مہینے میں جو مقدار متعین ہو اس کو وظیفہ کہتے ہیں = وہ چیز جو کسی کو روزانہ کے حساب سے ملتی ہو۔ روزی ف رزق۔ وظیفہ روزی مرکب توصیفی ہے، معنی ہیں: مقررہ روزی۔ خطا ع غلطی، جمع خطایا۔ منکر ع ناشائستہ بات، بری اور قبیح بات۔ خطاء منکر مرکب توصیفی ہے: بڑی غلطی۔ نبرد نریدن سے فعل مضارع منفی ہے: نہیں بند کرتا ہے، نہیں لے جاتا ہے۔

مطلب :- اللہ تعالیٰ نیک و بد ہر شخص کو روزی عطا فرماتے ہیں، بندوں کی غلطی اور گناہوں کی وجہ سے روزی بند نہیں کرتے اگر اللہ تعالیٰ روزی بند کر دیں تو کسی کو ایک دانہ بھی نصیب نہ ہو لیکن اللہ کا فضل و کرم ہے کہ بندوں کے گناہوں سے صرف نظر کرتے ہوئے بے بہا نعمتیں عطا فرماتے ہیں۔

اے کریمے کہ از خزانہ غیب کبر و ترسا و وظیفہ خورداری
دوستاں را کجا کنی محروم تو کہ باد شمنای نظر داری

ترجمہ :- (۱) اے بخشش کرنے والے کہ غیب کے خزانے سے تو کا فروبت پرست و نصاریٰ کو روزی کھانے والا رکھتا ہے۔

(۲) دوستوں کو تو کب محروم کریگا جبکہ تو دشمنوں پر شفقت کی نگاہ رکھتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- اے حرفِ ندا ہے۔ کریم سخاوت کرنے والے۔ کریمے میں اگر یا مجھول پڑھی جائے تو یہ یا موصولہ ہوگی اور لفظ کہ اس کا صلہ ہوگا اور اگر معروف پڑھی جائے تو دونوں مصرع یکساں ہو جائیں گے، البتہ لفظ "اے" کے بعد چٹاں محذوف ماننا پڑے گا۔ خزانہ غیب یہ لفظ مرکب اضافی ہے : غیب کا خزانہ۔ خزانہ ع معنی ہیں : گودام وہ جگہ جہاں روپیہ وغیرہ جمع رہے، یہ لفظ اردو میں بھی مستعمل ہے، خزانہ کی جمع خزائن آتی ہے۔ غیب ع باب ضرب سے آتا ہے۔ بمعنی پوشیدہ، چھپا ہوا۔ کبر ف، گ کے کسرہ کے ساتھ : آتش پرست، آگ کی پوجا کرنے والے۔ ترسا آتش پرست۔ یہاں اس سے مراد نصرانی و عیسائی ہے۔ خورد اسم فاعل سماعی ہے، اصل میں خوار تھا وزن شعری کی وجہ سے الف گر گیا ہے معنی ہیں : کھانے والا۔ داری داشتن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے : تو رکھتا ہے۔ دوستاں دوست کی جمع ہے : ساتھی۔ دوست سے خدا کی اطاعت کرنے والے مراد ہیں۔ را علامت مفعول ہے۔ کنی کردن سے واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے، فعل مضارع ہے : کرے گا۔ محروم ع روکا گیا، باز رکھا گیا۔ محروم ترکیب میں کنی کا مفعول واقع ہے۔ دشمنای ف دشمن کی جمع ہے، دشمن سے مراد ہے خدا کی نافرمانی کرنے والا۔ نظر ع دیکھنا، شفقت کرنا، نگاہ، فکر۔ داری داشتن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے : تو رکھتا ہے۔

مطلب :- یہ ہے کہ جب باری تعالیٰ مجوسی دبت پرست و یہود و نصاریٰ کو بھی روزی پہنچاتے ہیں، اور کبھی ان کی روزی بند نہیں فرماتے تو اپنے نیک بندوں کو کیسے محروم رکھیں گے لہذا انسان کو چاہئے کہ اللہ پر پورا بھروسہ رکھے اور اس کی عبادت میں مشغول رہے روزی کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محروم نہیں فرماتے، سب کو روزی عنایت فرماتے ہیں۔

فر آتش باد صبارا گفتہ تا فرش زمر دیں بکستر دودایہ ابر بہاری را فرمود تا نبات
نبات را در مہد زمین پرورد درختاں را خلعت نوروزی قباے استبرق در بر گرفته

واطفال شاخ را بہ قدومِ موسمِ ربیعِ کلاہِ شگوفہ بر سرِ نہادہ عصارہٴ نخلِ بقدرتِ او شہد
فائق شدہ و تخمِ خرمائے بہ تربیتِ او نخلِ باسق گشتہ۔

ترجمہ :- بادِ صبا کے فرش کو حکم ہوا کہ سبز رنگ کی گھاس کا فرش بچا دے، بہار کے بادل کی دایہ کو حکم ہوا کہ گھاس کی بیٹیوں کو زمین کے گہوارے میں پرورش کرے، درختوں کو نوروز کے خلعت کی جگہ ہرے چوں کی قبایع پر پہنائی، اور شاخوں کو جو کہ بچوں کی مانند ہیں موسمِ بہار کے آنے کی خوشی میں کھلی کی ٹوپی سر پر پہنائی، کھیتوں کے منہ کا نچوڑا ہوا اس اس کی قدرت سے عمدہ شہد بن گیا اور چھوڑے کی گھٹلی اس کی پرورش سے تناور درخت بن گئی۔

حل الفاظ و مطلب :- فرش ع فرش بچانے والا، مکان صاف کرنے والا۔ بادِ صبا صبح کی ٹھنڈی ہوا جو شمال مشرق کی طرف سے آتی ہے، پُدا ہوا۔ فرمودہ فرمودن سے، اسم مفعول کا صیغہ ہے، بمعنی : حکم دیا گیا۔ فرش زمردیں یہ مرکب اضافی ہے : سبز رنگ کا بچھونا۔ فرش ع بچھونا، بستر، بچھانے کی چیز۔ یہاں گھاس مراد ہے۔ بکتر اس میں ب زائد ہے، گستر دگستر دن سے ہے، بمعنی : بچھایا۔ دایہ یہ لفظ اردو، فارسی دونوں میں استعمال ہوتا ہے : بچے کی پرورش کرنے والی، ابراہیم بادل، گھٹا، بدلی، بہار موسمِ بہار، جس موسم میں چاروں طرف ہریالی نظر آتی ہے۔ ابراہیم مرکب اضافی ہے، موسمِ بہار کا بادل۔ نبات ع جمع ہے اس کا واحد بنت ہے بمعنی لڑکی۔ نبات ع واحد بنت بمعنی گھاس۔ مہد ع گہوارہ، پالنا پرور پروردن سے امر کا صیغہ ہے : پرورش کرے، ب زائد ہے۔ خلعت نوروزی وہ جوڑا جو ایرانیوں کی عید کے دن بادشاہوں کی طرف سے انعام دیا جاتا تھا۔ نوروز فارس کے نجومیوں کے نزدیک وہ دن ہوتا ہے جب کہ آفتاب بُرج حمل پر پہنچتا ہے، اور وہ فروردین یعنی فارسی مہینے کا پہلا دن ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے، اور وہ قریب قریب چیت کے مہینے کے وسط میں واقع ہوتا ہے پہلے زمانے میں بادشاہ حضرات اس دن میں جشن کرتے تھے اور امرا و دولت اور ملازمین کو نئی نئی جوڑی دیتے تھے۔ الغرض اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے نئی نئی جوڑیوں کی جگہ درختوں کو ہرے بھرے پتے عطا فرمائے، اور جب نوروز ہوتا ہے اسی وقت سے بہار کا زمانہ شروع ہوتا ہے (حاشیہ گلستان مترجم اردو مؤلفہ مولانا عبد الباقی آسی) اطفال طفل کی جمع ہے، یہاں شاخوں کو بچوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ شاخ ف ٹہنی۔ قدوم ع آنا۔ موسم ربیع موسمِ بہار۔ گلاہ ٹوپی۔ شگوفہ کھلی۔ عصارہ عین کے ضمہ کے ساتھ ہے نچوڑا ہوا۔ نخل ع شہد کی مکھی۔ عصارہٴ نخلی سے مراد وہ رس ہے جو شہد کی مکھیاں درختوں سے چوستی ہیں۔ قدرت ع قادر ہونا۔ فائق برتر۔ شہد وہ پیشا شیرہ جو شہد کی مکھیاں جمع کرتی ہیں۔ تخم بچہ، گھٹلی۔ خرما چھوڑا۔ تربیت ع پرورش کرنا۔ نخل کھجور کا درخت۔ باسق لمبا۔

قطعہ ابرو بادومہ و خورشید و فلک در کارند تا تو نانے بکف آری و بغلت نخوری

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار شرطِ انصاف نباشد کہ تو فرماں نہری

ترجمہ :- (۱) بادل، ہوا، چاند، سورج اور آسمان سب کام میں لگے ہوئے ہیں، تاکہ توروٹی پتیلی میں لائے اور اس کو غفلت کے ساتھ نہ کھائے۔

(۲) سب تیرے واسطے پریشان اور تیرے فرمانبردار ہیں، یہ کوئی انصاف کی شرط نہ ہو کہ تو خدا کا حکم نہ مانے۔
 حل الفاظ و مطلب :- باد ف ہول مے ف چاند خورشید آفتاب، سورج۔ فلک ع آسمان، جو خدا کا بندہ کام کرنے والے، محنتی، مزدور۔ تا یہاں علت کیلئے ہے معنی ہیں، تاکہ۔ تان روٹی۔ کف۔ ع جیسے، جمع اکف۔ آری آوردن سے واحد حاضر فعل امر ہے = تولائے۔ غفلت ع بھول، چوک، غلطی، غلط تصور، بے خبری، اپرواہی، ادگہ، نیند، بے ہوشی۔ نخوری خوردن سے واحد حاضر فعل متقی ہے = تونہ کھائے۔ بہر واسطے سرکش حیران و پریشان۔ فرمان حکم، جمع فرامین۔ بردار ماننے والا، رکھنے والا۔ انصاف ع فیصلہ کرنا۔
 مطلب یہ ہے کہ ساری چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے فائدہ کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اور اس نے تمام مخلوق کو انسان کا تابع بنا دیا ہے، اس کے باوجود اگر انسان خدا تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری نہ کرے اور سرکشی کرتا رہے تو سب سے بڑے ظلم کی بات ہے۔

در خبر است از سرور کائنات مقرر موجودات رحمت عالمیاں صفوت آدمیاں
 تتمہ دو روزماں۔

ترجمہ :- کائنات کے سرور اور باعث فخر عالم رحمت جہاں تمام انسانوں میں برگزیدہ ہستی، زمانہ کے دور کو مکمل کرنے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں بیان فرمایا ہے = (جس ذات کی صفات یہ ہیں)

(۱) بیت - شَفِيعٌ مُطَاعٌ نَبِيٌّ كَرِيمٌ قَسِيمٌ جَسِيمٌ نَسِيمٌ وَ سِيمٌ

(۲) بَلَّغَ الْعُلَىٰ بِكَمَالِهِ كَشَفَ الدُّجَىٰ بِجَمَالِهِ

(۳) حَسَنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَ آلِهِ

ترجمہ :- (۱) شفاعت کرنے والے، جن کی اطاعت کی گئی، نبی بزرگ، تقسیم کرنے والے، خوبصورت خوشبو والے اور حسین ہیں۔

(۲) بلند مرتبہ پہنچنے اپنے کمال کی وجہ سے ☆ اور اندھیریوں کو دور کیا اپنے جمال النور سے

(۳) آپ ﷺ کی تمام عادتیں اچھی ہیں ☆ اُن پر اور اُن کے آل و اولاد پر درود بھیجو

حل الفاظ و مطلب :- شفیع ع شفاعت کرنے والے = یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بروز قیامت نبی بکاروں کی شفاعت فرمائیں گے اور اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی شفاعت قبول فرما کر گنہگاروں کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ مطاع ع اسم مفعول کا صیغہ ہے، بمعنی جس کی اطاعت کی گئی، یعنی آپ ﷺ کے سب حضرات

مطیع و فرمانبردار ہیں جو بھی آپ کی اطاعت سے خارج ہو گا وہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔ نبیؐ کا غیب کی خبر دینے والے، یعنی حضور پر نور ﷺ اللہ کی طرف سے لوگوں کو غیب کی خبر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور خاتم النبیین بنایا۔ تم کو ہم غنائی، دنیائے دنیا، اور غنائی۔ آپ خود بھوکے رہ کر اوروں کو کھلایا کرتے تھے۔ نبیؐ کے معنی خوبصورت کے بھی آئے ہیں، اور تقسیم کے معنی تقسیم کرنے کے بھی آتے ہیں چونکہ آپؐ بروز قیامت کوثر کے جام تقسیم فرمائیں گے اسی وجہ سے آپ کو تقسیم کہا گیا۔ جب نبیؐ خوبصورت۔ نبیؐ خوشبو والے، صحابہ کا بیان ہے کہ آپؐ کے جسم مبارک کی خوشبو مشک عنبر سے بھی کہیں زیادہ خوشبودار تھی۔ نبیؐ کا اس کے معنی بھی حسین اور خوبصورت کے ہیں۔ بَلَّغْ عَ فَعْل ماضی وہ پہنچ گئے۔ العلیٰ بلند درجات۔ کمال یہ لفظ عربی اور اردو دونوں میں استعمال ہوتا ہے، اس کے مختلف معانی آتے ہیں: عجیب کام، انوکھی بات، اچنبھا، خوبی، عمدگی، وغیرہ۔ کشف دور کیا۔ جمال ع خوبصورتی۔ حُسْنُ اچھے ہیں۔ بَخَصَال ع خصلۃ کی جمع ہے، عادتیں۔ صَلُّوا الخ تم لوگ اُن پر اور اُن کے آل و اولاد پر درود و سلام بھیجو۔ خبر ع حدیث شریف۔ سرور کائنات کائنات کے سردار۔ مَغْرُ موجودات موجودات کے لئے باعث فخر۔ رحمت عالمیاں جہاں والوں کیلئے رحمت۔ صفوت برگزیدہ۔ تَمَّتْ تھم گئی، مکمل کر نیوالے۔ دورِ زماں زمانے کے دور کو۔ پوری عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ آقا و مولیٰ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ارشاد فرمایا ہے، اس ارشاد کو شیخ نے اشعار کے بعد از بندگان گنہگار الخ سے بیان کیا ہے، اشعار میں آپؐ کے اوصاف میں سے چند اوصاف بیان فرمائے ہیں وہ یہ ہے کہ آپؐ شفیع ہیں اور لوگ آپ کے حکم کے تابع و فرمانبردار ہیں اور آپؐ ایسے نبی ہیں جن کے اخلاق کریمانہ ہیں، اور آپ حسین و خوبصورت ہیں، آپ اپنے کمالات کی بناء پر اونچے مراتب میں پہنچے اور حق جل و علانے آپ کے نور جمال سے کفر و شرک کی تاریکیوں کو دور فرمایا، اور آپ کی عادت شریفہ عمدہ ترین ہیں، ہم کو چاہئے کہ آپ اور آپؐ کی آل و اولاد پر درود و سلام کی ڈالیاں نچھاور فرمائیں۔ صلی اللہ علی النبی الکریم وآلہ وسلم۔

حیث چہ غم دیوارِ امت را کہ دارد چوں تو پشیتباں چہ باک از موج بحر آں را کہ باشد نوح کشتیاں ترجمہ:- امت کی دیوارِ امت را کہ دارد چوں تو پشیتباں چہ باک از موج بحر آں را کہ باشد نوح کشتیاں

دریا کی موجوں سے اس کشتی کو کیا خوف جس کا کھین ہار اور کشتی چلانے والا نوح علیہ السلام جیسا ہو۔

صل الفاظ و مطلب:- غم ع فکر۔ پشیتباں محافظ و نگراں۔ باک ڈر، خوف، ہراس۔ موج یہ لفظ عربی اردو دونوں میں استعمال ہوتا ہے، اس کے معنی ہیں: لہر، امگ، جوش، دلولہ وغیرہ اسکی جمع امواج آتی ہے۔ بحر سمندر، دریا۔ جمع، بحار۔ نوح ایک پیغمبر ہیں جن کا نام عبدالغفار ہے۔ نوح کے معنی آتے ہیں رونے کے، چونکہ آپ امت کے غم میں بے حد رویا کرتے تھے اور آپؐ کی خواہش یہ تھی کہ امت کفر و ضلالت سے نکل کر راہِ راست پر آجائے، چنانچہ آپؐ نے ساڑھے نو سو برس دعوت و تبلیغ کا کام انجام دیا جب آپؐ نے دیکھا کہ قوم کو

میری نصیحت اثر نہیں کرتی ہے تو آپ نے اللہ سے دعا کی کہ یا خداوند قدوس ان تمام کو ہلاک و برباد کر دے چنانچہ آپ کو کشتی بنانے کا اللہ نے حکم دیا اور آپ کشتی پر سوار ہو گئے، اور ایمان والے اس تند و تیز طوفان سے محفوظ رہے اور کافروں کو اس میں غرق کر دیا گیا۔ کشتی بان کشتی چلانے والا، صلاح، کھیل۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ اس امت محمدی کو کیا غم و فکر ہے جب کہ آپ جیسی ہستی موجود ہے اور سمندر کی خطرناک موجوں سے اس کشتی کو کیا خوف و ہراس جس کا صلاح نوح علیہ السلام جیسا ہو۔

کہ یکے از بندگانِ گنہگار پریشانِ روزگار دستِ انابت بامیدِ اجابت بدرگاہِ خداوندِ جل و علا بردار دایزد تعالیٰ درو نظر نہ کند بازش بخواند بار دیگر اعراض فرماید بازش بہ تضرع و زاری بخواند حق سبحانہ و تعالیٰ گوید یا مَلَأْتُكَ قَبْدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ عَبْدِي وَ لَيْسَ لَهُ غَيْرِي دعوئش را اجابت کردم و امیدش بر آوردم کہ از بسیاری دعا و گریہ بندہ ہمی شرم دارم۔

ترجمہ :- جس وقت کہ گنہگار اور زمانہ سے پریشان بندوں میں سے کوئی قبولیت کی اس لگا کر خداوند بزرگ و برتر کی بارگاہ میں توبہ کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر نظر نہیں فرماتے، بندہ پھر اس کو پکارتا ہے تو دوسری مرتبہ بھی خدا تعالیٰ بے توجہی فرماتے ہیں بندہ پھر اس کو گریہ و زاری کے ساتھ پکارتا ہے تو حق سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! مجھے اپنے بندے سے شرم آتی ہے اور اس کا میرے علاوہ کوئی دوسرا سہارا نہیں ہے میں نے اسکی دعا قبول کی اور اسکی آرزو پوری کر دی کیونکہ بندہ کے بہت زیادہ دعا اور آہ و بکا کرنے سے مجھے شرم آتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- روزگار زمانہ۔ انابت رجوع کرنا، توبہ کرنا، خدا کی طرف مائل ہونا۔ امید آرزو، بھروسہ۔ اجابت دعا کا قبول کرنا۔ ایزد ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ذات، یعنی اللہ تعالیٰ۔ نظر توجہ۔ باز پھر۔ اعراض بے توجہی، کسی سے منہ موڑ لینا۔ تضرع گڑ گڑنا، خشوع و خضوع کرنا۔ زاری رونا، آہ و بکا کرنا سبحان وہ ذات جو تمام عیوب سے پاک ہے، یہ باری تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ہے۔ ملائکہ ملک کی جمع ہے، بمعنی فرشتہ۔ استَحْيَيْتُ میں شرماتا ہوں۔ دعوت پکارنا۔

شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ تو اسی حدیث کا مفہوم ”یکے از بندگان“ سے بیان کیا گیا ہے، جس کا مطلب واضح ہے لہذا ترجمہ ہی سے سمجھ لیں۔

بیت :- کرم بین و لطف خداوندِ گار گنہ بندہ کردست و او شرمسار

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور بخشش تو دیکھ کہ گناہ بندہ نے کیا اور وہ شرمندہ ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- کرم ع بخشش، عنایت، توجہ۔ لطف ع مہربانی، نرمی۔ ہیں دیدن سے امر حاضر ہے، تودیکھ۔ او اسم اشارہ ہے، وہ۔ شرمسار شرمندہ۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے آہ و بکا سے شرم آتی ہے اور اس کے رونے دھونے کی وجہ سے بندوں کے گناہوں سے درگزر کرتے ہیں اور معاف کر دیتے ہیں، اور فرشتوں سے خطاب فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! جب بندہ مجھے بار بار پکارتا ہے تو مجھے شرم آتی ہے اور میں اسکے گناہوں کو معاف کر دیتا ہوں اس لئے کہ میرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں ہے۔

عاکفان کعبہ جلالش بہ تقصیر عبادت معترفند کہ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ
وواصفان حلیہ جمالش منسوب کہ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ۔

ترجمہ :- اس کے جلال کے کعبہ میں اعتکاف کرنے والے اپنی عبادت کی کوتاہی کا یوں اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے تیری عبادت نہیں کی جیسا تیری عبادت کرنے کا حق تھا، اور اس کے جمال کا حلیہ بیان کرنے والے حیرت سے منسوب ہو کر عرض کرتے ہیں کہ ہم نے تجھے نہیں پہچانا جیسا کہ تیرے پہچاننے کا حق تھا۔

حل الفاظ و مطلب :- عاکفان ع عاکف کی جمع ہے، اعتکاف کرنے والے، گوشہ میں بیٹھنے والے۔ جلال بزرگی۔ تقصیر ع کوتاہی، کمی۔ عبادت ع بندگی۔ معترفند اقرار کرتے ہیں۔ کہ کاف حرف بیانیہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو خدائے بزرگ و برتر کے جلال کے کعبہ میں بیٹھنے والے ہیں وہ اپنی عبادت کی کمی کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے تیری عبادت کا کوئی حق ادا نہیں کیا جیسا کہ آقا و مولیٰ جناب محمد رسول اللہ ﷺ جو کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے آپ نے فرمایا: مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ، اے بار الہ جیسا کہ تیری عبادت کرنی چاہئے تھی ویسی عبادت ہم سے نہ ہو سکی، اور جس طرح تجھے پہچانا چاہئے تھا نہ ہی اس طرح جان اور پہچان سکے، جب آقا و مولیٰ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے تو ہوا و شما کس کھیت کے مولیٰ ہیں۔

قطعہ گر کسے وصف اوز من پر سید بے دل از بے نشاں چہ گوید باد
عاشقان کشتگان معشوقند بر نیاید ز کشتگان آواز

ترجمہ :- (۱) اگر کوئی شخص اس کا وصف مجھ سے دریافت کرے تو بے دل عاشق اس بے نشان ذات کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہے۔

(۲) تمام عاشق معشوق کے مارے ہوئے ہیں اور مقتولوں سے آواز نہیں نکلتی۔

حل الفاظ و مطلب :- گر حرف شرط ہے، اگر۔ کے کوئی شخص۔ وصف تعریف، جمع اوصاف۔ زمن مجھ سے۔ پرسد پوچھے۔ بیدل بغیر دل والا۔ چہ گوید کیا کہے۔ باز ف اس کے دو معنی ہیں (۱) دوسری بار (۲) ظاہر ہونا، جب اس کے معنی دوسری بار لیں گے تو مطلب ہوگا کہ جب اس کی حمد و ثنا کرنے والے شروع

ہی میں پریشان ہیں تو دوبارہ وہ کیا کہہ سکتے ہیں، دوسرے معنی کے اعتبار سے مطلب یہ ہوگا کہ وہ ذات ایسی ہے جو بے نشان ہے اس کے متعلق صاف لفظوں میں کھل کر کچھ نہیں کہا جاسکتا ہے۔ کشتگان کشتہ کی جمع ہے، قتل ہوئے ہیں۔ برنیا د آواز آواز نہیں نکلتی۔ مطلب یہ ہے کہ اسکے چاہنے والے اسکی ذات و صفات میں اس طرح کی ہوجاتے ہیں کہ ان کو اپنا بھی پورا ہوش نہیں رہتا، تو ایسی حالت میں وہ اپنی زبان سے کیا کہہ سکتے ہیں۔

یکے از صاحب دلاں بحسب مراقبہ فرد بردہ بود و در بحر مکاشفہ مستغرق شدہ
حالے کہ از اں معاملت باز آمد یکے از محباں گفت از یں لوستاں کہ بودی چہ تحفہ
کرامت کردی اصحاب را گفت بخاطر داشتہ کہ چوں بدرخت گل برسم دامنے پر کنم
ہدیہ اصحاب را چوں برسیدم بوی گلچناں مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔

ترجمہ :- دل والوں میں سے ایک شخص مراقبہ میں سر جھکائے ہوئے تھا اور مکاشفہ کے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا جب اس کیفیت سے واپس آیا تو دوستوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ جس باغ میں آپ تھے وہاں سے دوستوں کیلئے بزرگی کا کیا تحفہ لیکر آئے اس بزرگ نے اپنے دوستوں سے کہا کہ میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا تھا کہ جب پھول کے درختوں کے پاس پہنچوں گا تو دوستوں کو ہدیہ دینے کی خاطر دامن بھریوں گا لیکن جب میں وہاں پہنچا تو پھولوں کی خوشبو نے مجھے ایسا مست کر دیا کہ میرا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

حل الفاظ و مطلب :- صاحب دلاں صاحب دل کی جمع ہے، دل والے یعنی حضرات صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اس مقام پر خود شیخ سعدیؒ مراد ہیں۔ مراقبہ گردن جھکانا، یکسو ہو کر حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا۔ بحر سمندر، دریا، جمع بحار۔ مکاشفہ کشف ہونا، اسرار غیبیہ کا کھل جانا، دل کی وہ حالت جس میں کسی بزرگ کے دل کی حالت منکشف ہو جاتے ہیں۔ خاطر طائر کے کمرہ کے ساتھ، بمعنی دل۔ اسی طرح ان خیالات کو جو دل میں آتے ہیں خاطر کہا جاتا ہے۔ درخت گل مرکب اضافی ہے، پھولوں کا درخت۔ برسم رسیدن سے واحد متکلم کا صیغہ ہے اور ب زائد ہے، میں پہنچوں گا۔ دامنم از دست برفت میرا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا، مطلب یہ ہے کہ مراقبہ اور مکاشفہ کی حالت میں آدمی اپنے ہوش میں نہیں رہتا۔

قطرہ اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کال سوختہ را جاں شدہ و آواز نیامد
این مدعیان در طلبش پیخبرانند
کال را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

ترجمہ :- (۱) اے سحر کے پرندے پروانہ سے عشق کرنا سیکھ کہ اس دل جلے کی جان گئی اور آواز نہیں آئی۔
(۲) اسکی طلب میں یہ محبت کے دعویٰ کرنیوالے بے خبر ہیں اس لئے کہ جس شخص کو خبر ہو جاتی ہے پھر اس کی خبر نہیں آتی۔

حل الفاظ و مطلب :- مرغِ سحر صبح کے وقت گنگنائے والا پرندہ یعنی بلبل۔ عشقِ رغِ محبت کرنا۔ پیامِ آموز آموزین سے امر حاضر ہے، تو سیکھ۔ سوختن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، دل جلا ہوا۔ آواز نیاید آواز نہیں آتی۔ مدعیان مدعی کی جمع ہے، دعویٰ کرنے والے۔ طلبِ رغ تلاش کرنا، بے خبر اند بے خبر ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر صحیح معنوں میں تم عشق و محبت کرنا چاہتے ہو تو پہلے پروانہ سے محبت کرنا سیکھ لو، اس لئے کہ پروانے آگ کی محبت میں اس طرح سرشار ہیں کہ جان بھی دیدیتے ہیں اور آپس نہیں بھرا کرتے، اور انسان تو صرف عشق کا دعویٰ کرنے والا ہے اور اس کی راہ میں شور مچانے والا ہے لیکن اسرارِ محبت و عشق سے نا آشنا ہے اس لئے کہ جو لوگ اسرارِ محبت و معرفت پر مطلع ہو جاتے ہیں اس کو تو اپنی ہستی کی بھی خبر نہیں رہتی تو معشوق کے اوصاف کیا بیان کر سکیں گے۔

قطعہ اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و پیا یاں رسید عمر ما بچناں در اول و صف تو ماندہ ایم

ترجمہ :- (۱) اے وہ ذات جو قیاس و خیال و گمان اور وہم سے برتر ہے اور جو کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے اور ہم نے سنا اور پڑھا ہے (تو اس سے بھی زیادہ بلند ہے)۔
(۲) دفتر پورا ہو گیا اور عمر آخری دور میں پہنچ گئی اور ہم ویسے ہی تیری تعریف کے ابتدائی حصے میں پڑے ہوئے ہیں۔

حل الفاظ و مطلب :- خیال اسکو کہتے ہیں جو سوتے وقت ذہن میں صورت حاصل ہوتی ہے، اسی طرح اس صورت کو بھی کہتے ہیں جو انسان حالت بیداری میں ذہن میں لاتا ہے۔ شنیدیم ہم نے سنا ہے۔ خواندہ ایم ہم نے پڑھا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اے خداوند قدوس تیری ذات ان سب خیالات اور قیاس اور وہم و گمان سے بالاتر ہے جو کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے ہم نے سنا ہے اور پڑھا ہے۔

چنانچہ شاعر کہتا ہے :-

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا

شعر

بس جان گیا میں تری پہچان یہی ہے

قیاس ایک کو دوسرے پر اندازہ لگانا۔ گمان خیال۔ دفتر تمام گشت دفتر مکمل ہو گیا، دفتر سے مراد کتاب مدح ہے۔ یعنی مدح و تعریف کا بیان یہاں آکر میں نے تمام کر دیا، اور ہماری عمر بھی اپنی انتہا کو پہنچ گئی مگر ہم ویسے کے ویسے ہی رہ گئے تیرا پہلا وصف بھی بیان نہیں کر سکے۔

ذکرِ محمّدیادِ شاہِ اسلام اتابک ابو بکر بن سعد بن زنگی نور اللہ تربتہ

ذکرِ جمیلِ سعدی کہ در افواہِ عوام افتادہ است وصیتِ سخنش کہ در بسطِ زمیں رفتہ
و قصبِ الجیب حدیثش کہ ہجو شکر می خورد ورقہ منشآتش کہ ہجو کاغذِ زر می بر نہر
کمالِ فضل و بلاغتِ او حمل نتواں کرد بلکہ خداوندِ جہاں و قطبِ دائرہِ زماں و قائمِ
مقامِ سلیمان و ناصرِ اہلِ ایمان اتابکِ اعظمِ مظفر الدینا والدین ابو بکر بن سعد زنگی
ظَلَّ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ اَرْضِہٖ رَبِّ اَرْضِ عَنُّہٗ وَ اَرْضِہٖ بِہٖ عَیْنِ عَنایتِ نظر کردہ
است و تحسینِ بلیغ فرمودہ و ارادتِ صادق نمودہ لاجرم کافہ انام از خواص و عوام بہ
محبتِ او گرایدہ اند کہ النَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوکِہِم۔

ترجمہ :- بادشاہِ اسلام اتابک ابو بکر بن سعد بن زنگی نور اللہ تربتہ (اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو منور فرمائے آمین!) کی
خوبیوں کا بیان۔

شیخ سعدی کا ذکر خیر جو عوام کی زبانوں پر جاری ہے اور اس کے کلام کی شہرت پوری پھیلی ہوئی زمین پر
ہیونچی ہے اور اس کے کلام کے معنی کو لوگ شکر کی طرح کھاتے ہیں اور اس کے مضمون نگاری کے خطوط کو سونے
کے ٹکڑے کی طرح بجاتے ہیں، ان تمام کو سعدی کی بزرگی اور بلاغت کے کمال پر محمول نہ کیا جائے بلکہ دنیا کے مالک
اور زمانہ کے دائرہ کے قطب حضرت سلیمان کے قائم مقام اہل ایمان کی مدد کرنے والے اتابکِ اعظم دین و دنیا کے فتح
مند ابو بکر سعد زنگی کے بیٹے (اللہ تعالیٰ کا سایہ اس کی بادشاہت میں رہے اے پروردگار! تو اس سے خوش ہو اور اس کو
راضی رکھ) نے نظر عنایت فرمائی اور بہت زیادہ تعریف فرمائی ہے اور سچی عقیدت کا اظہار فرمایا ہے، مجبوراً پوری مخلوق
خواص و عوام اس کی محبت کی طرف مائل ہوئے ہیں، اور لوگ اپنے بادشاہ کے دین پر ہوتے ہیں۔

حلّ الفاظ و مطلب :- ذکرِ بیان کرنا، یاد کرنا، اللہ کا ذکر کرنا، جمع اذکار۔ محمّد ریح محمدیہ کی جمع ہے
تعریفیں، خوبیاں۔ اتابک اب سکھانے والا، نگہبان، معلم، ملک شیراز کے بادشاہوں کا لقب اتابک ہوا کرتا تھا، اور
ان کو اتابک اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ سعد بن زنگی شخص جو ان کا مورث اعلیٰ تھا وہ سحر کے یہاں اتالیق و معلم تھے۔
نَوَّرَ اللّٰہُ تَرْبَتَہٗ اللّٰہ تعالیٰ اس کی قبر کو نور سے بھر دے۔ صاحبِ کتاب شیخ مصلح الدین نے اپنا تخلص سعد بن ابو بکر
بن سعد زنگی کے نام کی مناسبت سے سعدی تجویز کیا تھا۔ جمیل خوبصورت۔ خیر بھلائی۔ افواہ فوہ کی جمع ہے بمعنی
منہ۔ صیت شہرت، مشہور ہونا۔ قصب الجیب گنا۔ مولانا عبد الباریؒ نے حاشیہ گلستاں مترجم میں فرمایا ہے کہ اس
کے معنی میں لوگوں کا اختلاف ہے، بعض شارح کہتے ہیں کہ اول و دوم حرف پر فتح اور جیم پر حرکت کسرہ ہے، کانس کی
جز کو کہتے ہیں جو کچھ شیریں ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سعدی کی ادنیٰ باتوں کی بھی بڑی قدر ہوتی ہے اور بعض نے

کہا ہے کہ وہ قصب الحبيب ہے اور گئے کے معنی میں ہے، لیکن مقام تعریف میں پہلا قول ہی زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ سخن بات، جمع خنبائے۔ بسیط زمین روئے زمین، پھیلی ہوئی زمین۔ رقعہ پرچہ۔ منشآت مسودات، مضمون، اس سے مراد شیخ سعدی کی تصانیف ہیں۔ فضل ع بزرگی۔ حمل ع محمول کرنا۔ قطب اوہے کی سیخ، ستارہ کا نام، قائم مقام سلیمان چونکہ سلیمان کا دار السلطنت شیراز تھا اور اتابک ابو بکر بھی شیراز کا بادشاہ تھا اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ وہ سلیمان علیہ السلام کے قائم مقام ہیں۔ ناصر ع اسم فاعل کا صیغہ ہے، مدد کرنے والا۔ اہل ایمان ایمان والے۔ مظفر الدینا والدین دنیا و دین میں کامیابی پانے والا۔ ظل اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کا سایہ۔ ارض زمین، ملک۔ ارض عنہ اس سے راضی ہو جا۔ وارضہ اور اس کو خوش رکھئے۔ عین عنایت چشم عنایت۔ تحسین بلیغ بہت زیادہ تعریف۔ کافہ تمام۔ انام مخلوق۔ ارادت صادق سچی عقیدت۔ لاجرم مجبور۔ خواص مخصوص حضرات۔ گرائیدہ اند گرائیدہ اند اسم مفعول جمع غائب ہے، لوگ اس کی طرف مائل کئے گئے ہیں۔ الناس علی دین ملوکہم لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں، رعایا عام طور پر اپنے وقت کے بادشاہ کے نقش قدم پر چلا کرتی ہے، مثل مشہور ہے ”جیسا راجا ویسی ہی پر جا“ اس عبارت کا مطلب ترجمہ سے ظاہر ہے اسی لئے بیان نہیں کیا جا رہا ہے، البتہ اس کا خلاصہ ذہن نشین رکھیں۔ شیخ سعدی نے فرمایا ہے کہ یہ جو میرے کلام کی شہرت کل روئے زمین پر پہنچی ہوئی ہے، اور میری ادنیٰ بات کو لوگ شیریں خیال کرتے ہیں اور میری تصنیفات کو روپیہ پیسہ کی طرح دور دور لیجاتے ہیں یہ ساری چیزیں میری ذاتی فضیلت اور کمال کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ بادشاہ اسلام اتابک ابو بکر ابن سعد زنگی کی نظر عنایت کی وجہ سے ہیں۔

رباعی زانگہ کہ ترا بر من مسکین نظرست آثارم از آفتاب مشہور ترست
گر خود ہمہ عیب ہا بدیں بندہ درست ہر عیب کی سلطان بہ پسند دہنرست

ترجمہ :- (۱) جس وقت سے مجھ غریب پر تیری نظر ہے میری نشانیاں سورج سے زیادہ مشہور ہیں۔

(۲) اگرچہ تمام عیب اس بندہ میں (لیکن) ہر وہ عیب جسکو بادشاہ پسند کرے وہ ہنر ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- زانگہ جس وقت سے۔ بر من مسکین مجھ غریب پر۔ نظر شفقت، توجہ۔ آثار ع اثر کی جمع ہے، معنی ہیں نشانیاں، اس مقام پر شیخ سعدی کا کلام مراد ہے۔ مشہور تر بہت زیادہ مشہور۔ عیب برائی، نقص، جمع عیوب۔ سلطان بادشاہ، جمع سلاطین۔ شیخ سعدی نے فرمایا ہے کہ جب سے بادشاہ کی نظر عنایت اس غریب پر پڑی اس وقت سے میرا کلام سورج سے زیادہ مشہور ہو گیا، اگرچہ میرے اندر تمام عیب ہی عیب ہیں لیکن جس عیب کو بادشاہ پسند کر لے وہ ہنر ہو جاتا ہے لہذا میرے اشعار و کلام کو ہنر ہی سمجھنا چاہئے۔

قطعہ گلے خوشبوئے در حتمام روزے رسید از دست محبوبے بدستم

بدو گفتم کہ مشکى یا عبرى کہ از بوئے دلاویز تو مستم

بگفتا من گلے ناچیز بودم و لیکن مدتے با گل نشستم
جمال ہمنشیں در من اثر کرد و گرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

ترجمہ :- (۱) خوشبودار مٹی حمام میں ایک دن میرے ایک محبوب کے ہاتھ سے مجھ کو ملی

(۲) میں نے اس سے کہا کہ تو مشک ہے یا غیر ہے؟ کہ تیری دلی آویز خوشبو سے میں مست ہو گیا ہوں

(۳) اس نے کہا کہ میں ایک ناچیز مٹی تھی لیکن آج مدت تک پھول کی ہم نشیں رہی ہوں

(۴) تو میرے ہم نشیں کی خوبصورتی نے مجھ میں اثر کیا ورنہ تو میں وہی مٹی ہوں جیسی کہ پہلے تھی

حل الفاظ و مطلب :- گلے خوشبوئے خوشبودار مٹی، ملتان مٹی کو عرق گلاب وغیرہ سے گوندھ کر حمام میں رکھ دیتے تھے تاکہ نہاتے وقت اس سے سرد ہو سکیں۔ حمام ع غسل خانہ۔ رسید پہونچی۔ محبوب معشوق، پیارا۔ غیر ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے جو صندل و گلاب و مشک و زعفران سے ملا کر بنائی جاتی ہے۔ بوئے دلاویز دل کش خوشبو۔ خاک مٹی۔ مدتے ایک عرصہ۔ جمال ع خوبصورتی۔ من ہماں میں وہی ہوں۔

اس حکایت و قطعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ صحبت و ہم نشینی کا اثر ہوتا ہے، نیک و صالح لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے آدمی نیک و صالح بنتا ہے اور برے لوگوں سے اختلاط و میل جول کا نتیجہ برا ہوتا ہے، تو شیخ سعدیؒ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میری شہرت کا سبب بادشاہ کی نظر عنایت اور ہم نشینی ہے نہ کہ میرے ذاتی کمالات۔

اللَّهُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِينَ بِطَوْلِ حَيَاتِهِ وَ ضَاعِفِ ثَوَابِ جَمِيلِهِ وَ
حَسَنَاتِهِ وَارْفَعْ دَرَجَ أَوْدَائِهِ وَ وُلَايَتِهِ وَ ذَمِّرْ عَلَى أَعْدَائِهِ وَ شُنَاتِهِ بِمَا
تُلَى فِي الْقُرْآنِ مِنْ آيَاتِهِ وَ آمِنْ بِلَدَّةِ يَارِبِّ وَ احْفَظْ وَلَدَهُ.

ترجمہ :- اے اللہ مسلمانوں کو اس کی عمر دراز کر کے نفع پہونچا اور اسکے خوبیوں کے ثواب اور نیکیوں کے اجر کو دو گنا کر دے اور اسکے دوستوں اور نوکروں کے درجے بلند کر اور اس سے دشمنی رکھنے والوں اور برا چاہنے والوں کو ہلاک کر دے قرآن شریف کی ان آیتوں کی برکت سے جن کی تلاوت کی جاتی ہے اور اسکے شہر کو امن میں رکھ اور اس کی اولاد کی حفاظت فرما۔

حل الفاظ و مطلب :- اللہم اے اللہ۔ مَتِّعِ باب تفعل بے واحد حاضر فعل امر ہے اور یہاں دعا کیلئے ہے، معنی ہیں تو نفع پہونچا۔ المسلمین جمع مذکر سالم ہے حالت نفی میں ہے، مسلم کی جمع ہے۔ طویل ع دراز کرنا۔ حیات ع زندگی۔ ضاعف باب مفاعلت سے ہے، تو دو گنا کر دے۔ ثواب بدلہ۔ جمیل ع خوبی۔ حسنات ع حسنة کی جمع ہے، بمعنی نیکی۔ ارفع بلند کر۔ درجہ کی جمع ہے، درجات۔ اوداء ع و ذود کی جمع ہے، بمعنی دوست، واحباب۔ ولاء والی کی جمع ہے بمعنی حاکم۔ ذمیر تو ہلاک کر دے۔ اعداء عدو کی جمع

ہے، بمعنی دشمن۔ شُغَات برا چاہنے والے، دشمنی رکھنے والے۔ قُلّی تلامذت سے فعل مجہول ہے اور ماضی یہاں مضارع کے معنی میں ہے، تلامذت کی جاتی ہے۔ آیات آیت کی جمع ہے، قرآن کریم کی آیت، نشانی، علامت۔ آمِن مامون رکھ۔ یازب اے ہمارے پروردگار۔ زب اصل میں زبّی تھا یائے شکم حذف کر دی گئی ہے کثرت استعمال کی وجہ سے۔ واحفظ اور حفاظت فرما۔ ولد رُح لڑکا، جمع اولاد۔

قَطْعہ لَقَدْ سَعِدَ الدُّنْيَا بِهِ دَامَ سَعْدُهُ وَآيَدُهُ الْمَوْلَى بِالْوِيَةِ النَّصْرِ
كَذَلِكَ تَنْشَأُ لِيْنَةً هُوَ عِرْقُهَا وَحُسْنُ نَبَاتِ الْأَرْضِ مِنْ كَرَمِ الْبَدْرِ

ترجمہ:- (۱) تحقیق کہ دنیا اس کی وجہ سے نیک ہوئی خدا اس کی نیکی کو ہمیشہ رکھے اے مولیٰ اس کی مدد کر فتح مندی کے جھنڈوں سے۔

(۲) اسی طرح اس کی شاخیں بڑھتی ہیں جس کی اصل اور جڑ خود وہ ہے زمین کی پیداوار کی خوبی بیج کی عمدگی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- قَدْ فعل کی علامت ہے اور یہاں تحقیق کے معنی میں ہے۔ سَعِدَ وہ نیک بخت ہوا۔ آيَدُ یہ فعل ماضی ہے لیکن مستقبل کے معنی میں ہے اس لئے کہ فعل ماضی جب دعوہ کے لئے آئے تو مستقبل کے معنی میں ہوتا ہے۔ المولى آقا۔ الويۃ جھنڈے۔ النصر مدد۔ كَذَلِكَ اسی طرح۔ تَنْشَأُ بڑھتی ہے، پھلتی پھولتی ہے۔ لِيْنَةً شاخ۔ عِرْقُ جڑ۔ حُسْنُ عمدگی۔ نَبَاتِ نبت کی جمع ہے، گھاس، زمین کی پیداوار۔ الْبَدْرِ بیج۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے بادشاہ ابو بکر کیلئے خداوند قدوس سے دعا کی ہے کہ: اے خداوند قدوس! ابو بکر بادشاہ کی وجہ سے دنیا نیک بخت ہوگئی تو اسکی نیک بختی کو ہمیشہ برقرار رکھ اور کامیابی و کامرانی کے جھنڈوں سے اسکی اعانت و نصرت فرما، اسی طرح اسکے صاحبزادے کو بہاد۔

ایزد تعالیٰ و تقدس خطہ پاک شیراز را بہ ہیبتِ حاکمانِ عادل و بہمتِ عالمانِ عامل
تا زمانِ قیامت در امانِ سلامت نگہدارد۔

ترجمہ:- اللہ پاک و برتر شیراز کی پاک زمین کو انصاف کرنے والے حاکموں اور عالم باعمل لوگوں کی برکت سے قیامت کے زمانے تک سلامت و پرامن رکھے۔

قَطْعہ اقلیمِ پارس را عم از آسیبِ دہر نیست تا بر سرش بود چو توالے سایہ خدا
امروز کس نشانِ نندہ در بسطِ خاک مانند آستانِ ورت مامنِ رضا
بر تست پاسِ خاطرِ بیچارگان و شکر بر ماو بر خدائے جہاں آفریں جزا

یارب ز بادِ فتنہ نگہدار خاکِ پارس چنداں کہ خاک را بود و باد را بقا

ترجمہ :- (۱) فارس کی ولایت کو زمانے کے فتنوں کا غم نہیں ہے، جب تک اسکے سر پر اے سایہِ خدا تجھ جیسا حاکم موجود ہے۔

(۲) آج روئے زمین پر کوئی شخص نشان نہیں دے سکتا، کہ تیرے دروازے کی چوکھٹ کی مانند کوئی جگہ خوشی و پناہ کی ہے۔
(۳) تیرے اوپر غریبوں کی دل جوئی واجب ہے، اور ہم پر شکر کرنا واجب ہے اور جہاں کے پیدا کرنے والے پر اس کا بدلہ دینا۔

(۳) اے خدا فتنہ کی ہوا سے فارس کی سر زمین کو محفوظ رکھ، جتنا کہ مٹی اور ہوا کو بقا ہو۔
حل الفاظ و مطلب :- ایزد تعالیٰ اللہ تعالیٰ۔ تقدس بزرگ و برتر و مقدس۔ خطہ پاک مرکب تو صفی ہے، پاک خطہ۔ حاکماں حاکم کی جمع ہے۔ عادل ع انصاف کرنے والا۔ ہمت توجہ، برکت۔ عالماں عالم کی جمع ہے، جاننے والے۔ عامل عمل کرنے والا۔ تازمین قیامت قیامت کے زمانے تک۔ امان محفوظ۔
مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے اللہ تعالیٰ سے ملک شیراز کے مامون رہنے کی دعا مانگی ہے کہ اے خدائے پاک سر زمین شیراز کو علماء و صلحاء اور عادل حکام کی برکت سے قیامت تک محفوظ و مامون رکھ۔ اقلیم زمین کا ایک چوتھائی حصہ جو پانی سے باہر ہے، رربع مسکون کہلاتا ہے اس رربع مسکون کے سات حصے فرض کئے گئے ہیں اور ہر حصہ کو اقلیم کہا جاتا ہے۔ پارس ایران کے علاقہ کو کہا جاتا ہے، چونکہ یہ علاقہ پارس بن پہلو بن سام بن نوح کی سلطنت رہا ہے اس لئے اسی کے نام سے مشہور ہو گیا ہے۔ آسیب حوادث، فتنے۔ دہر ع زمانہ، جمع دہور۔ چوتھو تجھ جیسا۔ سایہ خدا بادشاہ کو کہا جاتا ہے۔ بسیط خاک روئے زمین۔ آستان چوکھٹ۔ ورت تیرا دروازہ۔ مامن ع آمین یامن سے ظرف کا صیغہ ہے، معنی ہیں پناہ کی جگہ۔ رضا ع خوشنودی، نیز مامن رضا سے امام علیؑ کی رضا رحمہ اللہ کے مزار مبارک کی طرف اشارہ ہے۔ نہر نشت تجھ پر۔ بیچارگان بیچارہ کی جمع ہے، اور بیچارہ مرکب ہے بے حرف نفی اور لفظ چارہ سے، بیچارہ اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی پریشانی اور دقتوں کو دور نہ کر سکے۔ پاس لحاظ شکر اس لفظ کا تعلق لفظ برما سے ہے۔ جزا بدلہ۔ بر خدائے جہاں آفریں دنیا کے پیدا کر نیوالے خدا پر۔ یارب اے میرے پروردگار۔ باد فتنہ فتنہ کی ہوا۔ خاک پارس فارس کی سر زمین۔ چنداں کہ جتنا کہ۔ بقا ع باقی رہنا۔

مطلب یہ ہے کہ جب ایسے نیک و صالح و فیاض بادشاہ کا سایہ موجود ہے تو ملک فارس کی ولایت کو زمانے کے حوادث کا غم نہیں ہے، دنیا کے عالم کا کوئی فرد بشر یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس بادشاہ کے در کے علاوہ کسی دوسرے دنیاوی بادشاہ کا در بھی جائے پناہ ہے۔ تیسرے مصرعے میں شیخ سعدیؒ نے بادشاہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تجھ پر ضروری ہے کمزوروں اور عاجزوں کی دل جوئی کرنا، اور ہمارے اوپر تیرے احسان کا شکر بجالانا، اور تو نے جو احسان کیا اور لوگوں کو انعامات سے نوازا اس کا بدلہ خداوند قدوس تجھے عنایت فرمائے گا۔ چوتھے مصرعے میں اس کی سلطنت کی بقا کے واسطے دعا کا تذکرہ ہے کہ شیخ نے دعا فرمائی کہ اے پروردگار جب تک دنیا قائم رہے ملک فارس کو فتنہ کی آب و ہوا سے محفوظ رکھ۔

﴿در سبب تالیف کتاب﴾

یک شب تا مکل ایام گذشتہ می کردم و بر عمر تلف کردہ تاسف می خوردم و سنگلاخہ دل را با لباسِ آب دیدہ می سستم و این بیتہا مناسب حالِ خود می گفتم۔

ترجمہ :- ایک رات میں گزرے ہوئے ایام کے بارے میں غور کر رہا تھا و برباد کردہ زندگی پر افسوس کر رہا تھا دل کے پتھر میں آنسوؤں کے ہیرے سے چھید کر رہا تھا، اور اپنے حال کے مناسب یہ شعر پڑھ رہا تھا۔
حل الفاظ و مطلب :- سبب ع وجہ، جمع اسباب۔ تالیف ع جمع کرنا۔ کتاب اسکو کہتے ہیں جس کے اندر مختلف مضامین جمع کر دیئے گئے ہوں، جمع کتب۔ یک شب ایک رات۔ تا مکل ع غور و فکر کرنا۔ ایام گذشتہ گزرے ہوئے ایام۔ عمر زندگی، جمع عمر اعمار۔ تلف برباد ہونا، ضائع ہونا۔ تاسف افسوس کرنا۔ سنگلاخہ زمین جہاں پتھر بکثرت ہوں، سنگلاخہ دل سے مراد دل ہے، لفظ لاخ اور لاخستہ کثرت اور زیادتی کے اظہار کیلئے مستعمل ہوتے ہیں جس سے جمع کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، بعض نسخوں میں سنگ سراچہ ہے سراچہ کے معنی کمرہ کے ہیں۔
لباس ہیرا یہ تولاد سے بھی سخت ہے لہذا اکثر جواہر اس سے تراشے جاتے ہیں۔ بیت کی جمع ہے، بمعنی شعر۔ مناسب حال خود اپنے حال کے مناسب۔ مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے یہاں سے اس کتاب کے لکھنے کی وجہ بیان کی ہے کہ میں نے یہ کتاب کیوں لکھی؟

ہردم از عمر می رود نفسے	چوں نگہ می کنم نماںد بے
اے کہ پنجاہ رفت و در خوابی	مگر ایں پنج روز در یابی
تخل آنکس کہ رفت و کار ساخت	کوس رحلت زدند و بار ساخت
خواب نوشیں بامداد و ریل	باز دارد پیادہ را ز سبیل

ترجمہ :- (۱) ہر وقت عمر سے ایک سانس جاتا ہے جب میں دیکھتا ہوں تو (عمر) بہت باقی نہیں رہی ہے۔
(۲) اے وہ شخص کہ پچاس سال گزر گئے اور تو نیند میں ہے شاید ان پانچ دنوں سے توفاندہ اٹھائے۔
(۳) اس شخص کو شرمندگی ہوتی ہے جو چلا جاتا ہے اور کچھ کام نہیں کرتا کوچ کا نقارہ لوگوں نے بجا دیا اور اس نے اپنا بوجھ بھی نہیں لادا۔

(۴) کوچ کے دن کی صبح میٹھی نیند پیادہ کو راستہ چلنے سے باز رکھتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- ہردم ہر وقت، ہر لمحہ۔ عمر زندگی۔ چوں حرف شرط ہے بمعنی جب۔ نگہ می کنم دیکھتا ہوں۔ نماںد بے تو بہت باقی نہیں رہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ چونکہ ہر وقت عمر کا ایک سانس کم ہوتا چلا جا رہا ہے جب میں اپنی عمر میں غور و فکر کرتا ہوں اور سوچتا ہوں تو یہی خیال ہوتا ہے کہ

اب عمر زیادہ باقی نہیں رہی ہے۔ ہجاء پچاس۔ خواب نیند، نیز اس کیفیت کو بھی خواب کہتے ہیں جو نیند کی حالت میں دکھائی دے۔ مگر حرف شک ہے معنی ہیں، شاید۔ پنج روز پانچ دن۔ دریابی یا بی یافتن سے واحد جانہ نوم مضارع ہے، تو فائدہ حاصل کرے۔ خجل رع شرمندہ۔ آنکس وہ شخص۔ رفت چلا گیا۔ ساخت نہیں بنی۔ گوس رحلت کوچ کرنے کا فقارہ۔ زوند لوگوں نے بجا دیا۔ ہار بوجھ۔ خواب نوشیں میٹھی نیند۔ باز روکنا۔ وارد باز رکھتی ہے، روک دیتی ہے۔ پیادہ ف پیدل چلنے والے۔ اصل میں از تھا، وزن شعری کی وجہ سے ہار گر گیا ہے۔ سبیل رع راستہ، جمع سبل۔ مطلب یہ ہے کہ شیخ نے اپنے نفس کو خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ تیرا پچاس برس عمر گزر گئی اور ابھی تک تو خواب غفلت میں مست ہے، یہ پانچ روز یعنی چند دن باقی رہ گئے ہیں اسکی قدر اور ان دنوں میں نیکی حاصل کر لے اور کچھ فائدہ اٹھالے۔ اس شخص کو بڑی شرمندگی ہوتی ہے جو دنیا سے کچھ کئے بغیر چلا جاتا ہے۔ لوگوں نے تو کوچ کرنے کا فقارہ بجا دیا لیکن ابھی تک تو نے اے سعدی سامان سفر بھی درست نہیں کیا۔ کوچ کی صبح کو میٹھی نیند پیدل چلنے والوں کو راستہ چلنے سے روک دیتی ہے۔ لہذا اے سعدی غافل نہ ہو اور مرنے سے پہلے ہی کچھ سامان تیار کر لے۔

رفت و منزل بدگیرے پرداخت
ویں عمارت بسر نبرد کے
دوستی را نشاید اس غدار
تا بتدریج میرود چہ غم است

ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت
وال دگر پخت بچنیں ہو سے
یار نا پائدار دوست مدار
مادہ عیش آدمی شکم است

ترجمہ :- (۵) جو شخص بھی آیا ایک نئی عمارت بنائی وہ چلا گیا اور عمارت دوسروں کے لئے خالی کر گیا۔

(۶) اور اس دوسرے نے بھی ایسی ہی خواہش کی اور اس عمارت کو کوئی سر پر نہ لے گیا

(۷) فانی دوست سے دوستی مت کر دوستی کے لئے یہ غدار نہیں چاہئے

(۸) آدمی کی زندگی کی اصلی پونجی پیٹ ہے جب تک یہ تھوڑا تھوڑا چلتا رہے تو کیا غم ہے

حل الفاظ و مطلب :- آمد آیا۔ عمارت نو نئی عمارت۔ ساخت بنائی۔ منزل گھر، عمارت، جمع منازل۔ بد دیگرے دوسرے کی واسطے۔ وال دگر وہ دوسرا شخص۔ بچنیں ایسی ہی۔ بسر نہ برد کے کوئی بھی سر پر نہ لے گیا، یعنی اس عمارت کو مکمل نہ کر سکا۔ یار نا پائدار فانی دوست۔ غدار بے وفاء، دھوکہ باز۔ مادہ عیش زندگی کی اصل۔ تدریج آہستہ آہستہ، تھوڑا تھوڑا ہی رود چلتا رہے، جاتا رہے۔ چہ غم است کیا غم ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اس فانی دنیا میں جس نے بھی آکر خواہش کی کہ یہاں ہمیں رہنا ہے چلو اس کے لئے کچھ کر لو، چنانچہ وہ اپنی آرزو کی تکمیل نہ کر سکا کہ موت نے اس کی روح کو قفس عنصری سے نکال دیا اور وہ اپنی خواہش دوسرے آنے والے کے لئے چھوڑ کر چلا گیا لیکن دوسرے نے بھی پہلے والے کی طرح ارادے کئے مگر کوئی بھی اسکو مکمل نہ کر سکا۔ آگے شیخ نے فرمایا کہ یہ دنیا فانی ہے اس کو دوست مت رکھ، اس لئے کہ ایسی غدار دنیا دوستی کے لائق نہیں ہے۔

انہیں مصرعے میں فرمایا کہ زندگی کا ادارہ اپنی پر ہے اور جب تک پیٹ معتدل طور سے کام کر رہا ہے تو پھر کیا فہم ہے یعنی پیٹ کے معاملہ میں اعتدال ہی ہونا چاہئے۔

گر دل از عمر بر کند شاید	گر بہ بند و چنانکہ نکشاید
گو بشو از حیات دنیا دست	ور کشاید چنانکہ نواں بست
چند روزے بوند با ہم خوش	چار طبع مخالف و سرکش
جان شیریں بر آید از قالب	گر یکے زیں چہار شد غالب

ترجمہ :- (۹) اگر وہ اس طرح بند ہو جائے کہ نہ کھلے اگر دل سے زندگی کی امید نکال دے تو لائق ہوئے

(۱۰) اور اگر یہ ایسا کھل جائے کہ بند نہ ہو سکے تو کہہ دو کہ دنیاوی زندگی سے ہاتھ دھو ڈالے

(۱۱) چار عناصر جو سرکش اور ایک دوسرے کے مخالف ہیں تھوڑے دنوں تک آپس میں خوش رہ سکتے ہیں

(۱۲) اگر ان چاروں میں سے کوئی ایک غالب ہو جائیگا تو جان شیریں جسم سے نکل جائے گی

حل الفاظ و مطلب :- گر بہ بند و اگر بند ہو جائے، یعنی قبض پر جائے۔ ور کشاید اور اگر دست آنے

لیں۔ حیات دنیا دنیاوی زندگی۔ چار طبع مخالف چار طبعتیں، یعنی عناصر اربعہ جو ایک دوسرے کے مخالف ہیں

(۱) آگ (۲) مٹی (۳) ہوا (۴) پانی۔ آدمی کا مزاج ان ہی چاروں سے مل کر بنا ہے۔ سرکش سرکھینچنے والا، یعنی

نافرمان۔ چند روزے یعنی تھوڑے دن۔ جان شیریں پیاری جان۔ قالب ڈھانچہ، جسم و جثہ۔ ان اشعار کا

مطلب یہ ہے کہ اگر انسان کے پیٹ میں قبض پڑ جائے کہ نہ کھلے تو اگر ایسی بھیانک حالت میں انسان اپنی زندگی سے

ناامید ہو جائے تو موزوں ہے، اور اگر دست اس طرح جاری ہو جائیں کہ بند نہیں ہوتے تو انسان کو چاہئے کہ اپنی

زندگی سے ناامید ہو جائے، اور جب تک انسان کی حیات ہے تو سمجھ لو کہ عناصر اربعہ آپس میں ملکر ہیں اور اگر ان

چاروں میں سے کوئی ایک دوسرے پر غالب آجائے تو روح جسم سے نکل جاتی ہے۔

لا جرم مرد عارف کامل	تہد بر حیات دنیا دل
نیک و بد چوں ہمی بیاید مرد	خنک آنکس کہ گوئے نیکی برد
برگ عیشی بگور خویش فرست	کس نیار و ز پس تو پیش فرست

ترجمہ :- (۱۳) یقیناً خدا شناس اور کامل آدمی دنیا کی زندگی پر دل نہیں رکھتا

(۱۴) نیک اور برے کو جب مرنا ضروری ہے تو اچھا وہ شخص ہے جو نیکی کا گیند لے گیا

(۱۵) عیش کا سامان اپنی قبر میں بھیج دے تیرے بعد کوئی شخص نہیں لائے گا تو پہلے ہی سمجھ دے

حل الفاظ و مطلب :- لا جرم یقیناً۔ عارف خدا شناس۔ نہ تہد نہیں رکھتا ہے۔ خنک اچھا۔ گوئے

گیند۔ برگ ساز و سامان۔ کس نیار و کوئی شخص نہیں لائے گا۔ گور قبر۔ فرست فرستادن سے ہے، تو بھیج

ان شعراء کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص جو خدا شناس ہو دنیاوی زندگی سے دل نہیں لگا تا جب یہ ایک شخص فانی دنیا چھوڑ کر در ابقہ کی طرف جاتا ہے یعنی ہر ایک کو موت آئے گی خواہ وہ اہل دنیا ہو یا نیک، تو اچھا اور بدتر انسان ہے جو اس چند روز زندگی میں نیک اعمال میں سبقت لے گیا، انسان جب تک دنیا میں ہے تو اس کو اعمال صالحہ کا موقع ہے اسی لئے چاہئے کہ عالم آخرت کی طرف سفر کرنے سے پہلے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کر لے اس لئے کہ بعد پھر کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

عمر برف است و آفتاب تموز	اند کے ماند و خواجہ غرہ بنوز
اے تہید مست رفتہ در بازار	تر سمت پر نیاوری دستار
ہر کہ مزرع خود خورد بخوید	وقت خر منش خوش باید چید
پند سحری بگوش دل بشنو	رہ چنین ست مرد باش و برو

ترجمہ :- (۱۶) عمر برف اور گرمی کے مہینے کی دھوپ کی طرح ہے، عمر تموزی سی باقی رہتی ہے اور خواجہ اب سے مغرور ہے۔

(۱۷) اے خالی ہاتھ بازار میں گئے ہوئے، میں ڈرتا ہوں کہ تو پگڑی سلامت نہ لائیکا

(۱۸) جو کوئی اپنی کچی کھیتی کے خوشے کھا لے گا، تو اس کو کھلیاں اٹھاتے وقت بالیاں چٹنی پڑیں گی

(۱۹) سحری کی نصیحت دل کے کان سے سن، راستہ یہی ہے مرد بن اور چل

حل الفاظ و مطلب :- تموز رومی مہینہ کا نام ہے جو ہندوستانی حساب سے پندرہویں اسازھ سے شروع ہو کر پندرہویں ساون پر ختم ہوتا ہے، یہ مہینہ ایران وغیرہ میں گرمی کی شدت میں ضرب المثل ہے۔ اند کے تموز خواجہ صاحب، جناب، سردار، غرہ مغرور، بنوز ابک۔ تہی دست خالی ہاتھ۔ ترست میں ترسم واحد شکم کا مینہ ہے، میں ڈرتا ہوں اور ت واحد حاضر کی ضمیر ہے۔ پر بھرتا۔ دستار عمامہ، پگڑی۔ مزرع کھیتی۔ بخوید کچی۔ پند نصیحت۔ مرد رفتن سے فعل امر ہے، تو چل۔

ان اشعار کا مطلب یہ ہے کہ عمر کی مثال ایسی ہے جیسے برف اور گرمی کے مہینے کی دھوپ، جس طرح یہ دونوں ہمیشہ ہمیش برقرار نہیں رہتے اسی طرح عمر بھی فانی ہے جب عمر فانی ہے تو اے مخاطب اس دنیا کے دھوکے میں پڑ کر آخرت سے غافل نہ ہو، اگر تو بازار یعنی قیامت میں خالی ہاتھ جائیگا اور تیرے ساتھ نیکیاں نہ ہوں گی تو تو رومال بھر کر سودا خریدا کرنے لائے گا یعنی تو وہاں خائب و خاسر ہو گا۔ جو شخص اپنا کچا کھیت کھا جائے گا کھیتی کٹنے وقت اس کو فقیروں کی طرح خوش چینی کرنی پڑے گی، یعنی جب اپنی عمر اور زندگی میں نیکی جمع نہیں کرے گا اور زندگی یوں ہی گنولے گا تو آخرت میں بھیک مانگنی پڑے گی اور سن لے کہ آخرت میں بھیک مانگنے سے بھی کچھ نہیں ملتا لہذا اے مخاطب جو نیکی کہہ رہا ہوں یہی راستہ درست ہے اور اس نصیحت کو دل کی گہرائی سے سن اور اس پر عمل کر۔

بعد از تامل مصلحت آن دیدم کہ در نشیمن عزالت نشینم و دامن صحبت فراموش
چشم و دفتر از گفتار ہائے پریشاں بشویم و من بعد پریشاں نگویم۔

ترجمہ :- بہت غور و فکر کرنے کے بعد میں نے یہی مصلحت دیکھی کہ گوشہ تنہائی میں بیٹھوں اور یاروں کی صحبت
سے دامن سمیٹ لوں، اور فضول باتوں سے دفتر کو دھوڑالوں اور اس کے بعد فضول بات نہ کروں۔
حل الفاظ و مطلب :- نشیمن ف گھونسلا، مختصر سا گھر، گوشہ۔ عزالت ع تنہائی۔ نشینم میں بیٹھوں۔
فراموش چشم سمیٹ لوں۔ فراموش جمع کرنا۔ پریشاں فضول۔ بشویم شستن سے واحد مشکلم ہے میں دھوڑالوں۔
مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدی نے فرمایا کہ میں سوچ و فکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ مصلحت اور بھلائی اسی میں ہے کہ
دوست و احباب کی ہم نشینی سے الگ تھلگ رہا جائے اور فضول باتوں سے اجتناب و پرہیز کیا جائے۔

بیت زباں بریدہ بکنجہ نشستہ صمم بکلم بہ ارکے کہ نباشد زبانش اندر حکم

ترجمہ :- جس کی زبان کٹ گئی ہو اور گوشے میں بہر آگ و ناکہ بیٹھا ہو وہ اس شخص سے بہتر ہے جس کی زبان اس
کے قبضے میں نہ ہو۔

حل الفاظ :- بریدہ اسم مفعول کا صیغہ ہے، کٹی ہوئی ہونا۔ کنجہ ایک گوشہ۔ نشستہ اسم مفعول کا صیغہ ہے،
بیٹھا ہوا۔ صمم ع صمم کی جمع ہے، بہرا ہونا۔ بکلم اکلم کی جمع ہے، گونگا ہونا۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ وہ
تمام الفاظ جو عربی میں جمع کیلئے آتے ہیں فارسی میں ان کو مفرد استعمال کیا جاتا ہے۔ بہ بہتر۔ اندر حکم قبضہ میں۔

تائیکے از دوستاں کہ در کجاوہ ہم نشین من بودے و در حجرہ جلیس برسم قدیم از
در در آمد چنداں کہ نشاط ملاعبت کرد و بساط مداعبت گسترد جوابش نہ گفتم و سر از
زانوئے تعبد برنگر فتم و بنجیدہ نگہ کرد و گفت۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ دوستوں میں سے ایک دوست جو کجاوے میں میرے ساتھ بیٹھا تھا، اور گھر میں میرا ہم
نشین رہتا تھا پرانی رسم کے مطابق دروازہ سے داخل ہوا اور جس قدر خوشی اور کھیل کود کی باتیں کیں اور مذاق کا فرش
بچھایا میں نے اس کا جواب نہیں دیا اور عبادت کے زانو سے سر نہیں اٹھایا، بنجیدہ ہو کر مجھ کو دیکھا اور کہا۔

قطعہ کونست کہ امکان گفتار هست بگوائے برادر بلطف و خوشی
کہ فردا چوپیک اجل در رسد بحکم ضرورت زباں در کشی

ترجمہ :- (۱) اب کہ بھٹکے بولنے کی طاقت ہے اے بھائی مہربانی اور خوشی سے باتیں کر

(۲) کیونکہ کل جب موت کا قاصد پہنچ جائے گا تو مجبوراً تجھے خود ہی زبان بند کرنی پڑے گی

حل الفاظ و مطلب :- کجاوہ ف اونٹ پر سامان رکھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ عجرہ کمرہ، جمع عجرات۔ بلک ہم نشین، پاس بیٹھنے والا، جمع جلسہ۔ برسم قدیم پرانی رسم، پرانہ معمول۔ چند اُنکے جس قدر، جتنا کہ۔ خوشی ملاعت ع کھیل کود۔ بساط مداحمت مذاق کافرش گسترد بچھایا۔ تعبد عبادت۔ رنجیدہ خفا، غمگین ہونا۔ کنوت اصل میں اکنوت ہے اخیر میں ت واحد حاضر کی ضمیر ہے، اب کہ تجھکو۔ امکان گفتار پورا کی طاقت۔ لطف ع مہربانی۔ فردا آئندہ کل۔ پیک قاصد۔ اجل موت۔ تکلم ضرورت مجبور زبان درکشی تو خاموش ہو جائیگا، زبان بند کرنی پڑیگی۔

مطلب یہ ہے کہ شیخؒ نے فرمایا کہ جب میں نے گوشہ تنہائی میں رہنے کا مکمل ارادہ کر لیا اور تنہائی اختیار کر لی تو میرا ایک جگری دوست اگر پرانی رسم کے مطابق مذاق کرنے لگا اور میں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا تو وہ کہنے لگا اس وقت تجھے بات کرنے کی طاقت ہے لہذا مہربانی اور خوشی سے باتیں کر اس لئے کہ کل جب موت کا فرشتہ تیرے پاس آئے ہوئے گا تو مجبوراً تجھے زبان بند کرنی پڑے گی۔

کے از متعلقان منش بر حسب واقعہ مطلع گردانید کہ فلاں عزم کردہ است و نیت جزم کہ بقیت عمر معتکف نشیند و خاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سر خویش گیر و مجاہبت پیش گفتا بعزت عظیم و صحبت قدیم کہ دم بر نیارم و قدم بر ندارم مگر آنگہ کہ سخن گفتہ شود بعبادت مالوف و طریق معروف کہ آزدن دل دوستاں جہل است و کفارت یسین سہل خلاف راہ صواب ست و عکس رائے اولی الالباب ذوالفقار علی در نیام و زبان سعدی در کام۔

ترجمہ :- میرے متعلقین میں سے کسی نے اس کو اصل واقعہ پر مطلع کیا کہ فلاں نے ارادہ کر لیا ہے اور پختہ نیت کر لی ہے کہ باقی عمر گوشہ نشین رہے گا اور خاموش زندگی بسر کرے گا، تجھ سے بھی ہو سکے تو اپنا خیال پکڑ اور یکسوئی اختیار کر، اس نے جواب دیا کہ خدائے بزرگ کی عزت کی اور قدیم دوستی کی قسم کہ میں نہ سانس لوں گا اور نہ آگے قدم بڑھاؤں گا مگر اس وقت جب کہ قدیم عادت اور معلوم طریقہ کے مطابق بات کہی جائے اس لئے کہ دوستوں کا دل دکھانا جہالت ہے اور قسم کا کفارہ دینا آسان ہے اور عقل صحیح اور عقلمندوں کی رائے کے یہ بات خلاف ہے کہ حضرت علیؑ کی ذوالفقار (نامی تلوار) میان میں رہے اور سعدی کی زبان تالو میں۔

حل الفاظ و مطلب :- از متعلقان منش میرے متعلقین یعنی گھردالوں میں سے کسی نے اس سے اصل واقعہ بتادیا، منش میں شین مفعول کی ضمیر ہے۔ عزم ع ارادہ کرنا، جمع عزائم۔ نیت ارادہ، جمع نیات۔ جزم پختہ۔ واقعہ ع بمعنی حال، داستان، جمع واقعات۔ سر خویش اپنا خیال۔ مجاہبت یکسوئی اختیار کرنا۔ بعزت عظیم خدائے بزرگ کی عزت کی قسم۔ محبت قدیم مرکب تو سننی ہے، پرانی دوستی۔ نیارم آوردن سے ہے، نہ لوں گا۔

آزردن مصدر ہے بمعنی، ستانا۔ جہل جہالت، نادانی، بے وقوفی۔ یمن ع بمعنی، قسم، جمع ایمان۔ کفارت ع گناہوں کو مٹانے والا، خطا کا بدلہ، کفارہ غلطی اور قصور کے ڈنڈ کو کہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے۔ راہ صواب درست راستہ۔ رائے عقل، سوچ، فکر، جمع آراء۔ اولو الالباب عقلمند۔ ذوالفقار ع یہ ایک تلوار کا نام ہے جس کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا تھا، اس تلوار کا نام ذوالفقار اس وجہ سے رکھا گیا کہ ذو کے معنی ہیں والا، والی۔ فقار کمر کی جوڑ دار ہڈیوں کا نام ہے جنہیں ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے جو گردن سے کمر تک ہے، یہ تلوار بھی اسی طرح کٹاؤ دار تھی اس لئے اس کا نام ذوالفقار رکھا گیا۔ زبان سعدی مرکب اضافی ہے، معنی ہیں سعدی کی زبان۔ کام ف بمعنی تالو۔

مطلب یہ ہے کہ جب میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور میرے گھر والوں نے اس سے اصل واقعہ بیان کر دیا تو اس نے کہا کہ جب تک سعدی بات نہ کر لے میں یہاں سے نکل نہیں سکتا اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ دوستوں کا دل دکھانا جہالت اور بے وقوفی ہے اور قسم توڑ کر کفارہ ادا کرنا آسان ہے، اسی لئے سعدی کو چاہئے کہ مجھ سے بات کرے اور قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

قطعہ زبان در وہان خردمند چیست کلید در گنج صاحب ہنر
چو در بستہ باشد چہ داند کسے کہ جو ہر فروش ست یا پیلہ در

ترجمہ :- (۱) زبان دانشمند کے منہ میں کیا ہے ہنر مند کے خزانہ کے دروازہ کی کنجی

(۲) جب دروازہ بند ہو تو کوئی کیا جانے کہ موتی بیچنے والا ہے یا بساطی ریشم بیچنے والا

قطعہ اگر چہ پیش خردمند خامشی او بست بوقت مصلحت آں بہ کہ در سخن کوشی
دو چیز طیرہ عقل ست دم فرو بستن بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

ترجمہ :- (۱) اگرچہ عقلمند کے سامنے چپ رہنا ادب ہے لیکن مصلحت کے وقت یہی اچھا ہے کہ تو کلام کرنے کی کوشش کرے۔

(۲) دو چیزیں عقل کے ہلکاپن کی دلیل ہیں خاموش رہنا بولنے کے وقت، اور بولنا چپ رہنے کے وقت حل الفاظ و مطلب :- خردمند عقلمند۔ کلید ف کنجی۔ گنج ف خزانہ۔ صاحب ہنر ہنر والا۔ بست بستن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، بند کر دیا گیا ہو۔ چہ داند کسے تو کوئی کیا جانے۔ جوہر موتی، جمع جواہر۔ فروش فروشن سے اسم فاعل سماعی ہے، بیچنے والا۔ پیلہ در بساطی۔ خامشی چپ رہنا۔ کوشی کوشیدن سے امر حاضر ہے، تو کوشش کر۔ طیرہ ہلکاپن، عیب۔ بوقت گفتن مرکب اضافی ہے، کہنے کے وقت۔

مطلب یہ ہے کہ اس نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ عقلمندوں کے منہ میں زبان کیا چیز ہے؟ پھر خود جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ صاحب ہنر کے خزانہ کے دروازہ کی کنجی ہے جب دروازہ بند ہو تو کسی کو کیا خبر کہ دوکاندار

موتی بیچنے والا ہے یا ریشم کا کپڑا۔ دو چیزیں عقل کی خرابی کی دلیل ہیں (۱) بولنے کے وقت خاموش رہنا (۲) خاموش رہنے کے وقت بولنا۔

فی الجملہ زباں از مکالمتِ او در کشیدن قوتِ نداشتم و روئے از محادثتِ بگردانیدن مروتِ نداشتم کہ یارِ موافق بود و محبتِ صادق۔

ترجمہ :- حاصل کلام یہ ہے کہ اس کے ساتھ گفتگو کرنے سے زبان کو روکنے کی میں نے طاقت نہ دیکھی اور میں نے اسکے ساتھ باتیں کرنے سے منہ پھیر لینا انسانیت اور مروت نہ سمجھا، اس لئے کہ وہ دوست مزاج کے موافق اور سچی محبت کرنے والا تھا۔

بیت جو جنگِ آوری باکسے برستیز کہ ازوے گزیرت بود یا گزیر

ترجمہ :- جب تو کسی سے لڑے تو اس سے لڑ کہ اس سے تجھ کو چارہ کاریا گزیر کی گنجائش ہو۔

بحکم ضرورت سخن گفتم و تفرج کنایا بیروں رستم در فصلِ ربیع کہ صولتِ برد آرمیدہ بود و اوانِ دولتِ در در سیدہ۔

ترجمہ :- مجبور امیں نے بات کرنی شروع کی اور ٹھٹھا ہوا باہر گیا، موسم بہار کا زمانہ تھا اور سردی کی شدت کم ہو گئی تھی اور گلاب کے پھولوں کی دولت کا زمانہ آہو نچا تھا۔

حل الفاظ و مطلب :- فی الجملہ اسی طرح، القصہ، اور الغرض اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب بات کا خلاصہ بیان کرتا ہوتا ہے۔ مکالمت میں کلام کرنا۔ در کشیدن بند کرنا، روکنا۔ قوت ع طاقت۔ روئے چہرہ۔ محادثت آپس میں گفتگو کرنا۔ گردانیدن پھیر لینا۔ مروت انسانیت۔ یارِ موافق مزاج کے مطابق دوست۔ محبت صادق سچا دوست۔ جنگ لڑائی۔ ستیز ستیزیدن سے امر حاضر ہے، توڑ۔ گزیر چارہ کار۔ گزیر بھاگنا۔ بحکم ضرورت مجبوراً تفرج کنایا ٹھٹھا ہوا۔ بیروں رستم باہر گیا۔ فصل ربیع جدا ہونا، یہاں موسم کے معنی میں ہے۔ ربیع ع بہار۔ فصل ربیع موسم بہار۔ برد ع بمعنی سردی۔ اوانِ آن کی جمع ہے، بمعنی وقت، زمانہ۔ ورد ع گلاب کا پھول، جمع اوراد۔ فی الجملہ الی آخرہ کا مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے کہا ہے کہ چونکہ وہ میرا مخلص اور وفادار دوست تھا اس لئے اس سے بات نہ کرنا اور منہ پھیر لینا خلاف مروت سمجھا اور مجبوراً اس سے گفتگو کر لی، اور سیر و تفرج کیلئے باہر گیا اتفاقاً موسم ربیع آچکا تھا اور گلاب کے کھلنے کا زمانہ شروع ہو گیا تھا۔

قطعہ
اولِ اردی بہشتِ ماہِ جلالی بلبل گویند بر منابرِ قضا
بر گلِ سرخ از نمِ افنا دہلائی ہچو عرقِ بر عذارِ شاہدِ غضا

ترجمہ :- (۱) ماہِ جلالی اردی بہشت کی ابتدا تھی، بلبل شاخوں کے منبروں پر چہچہا رہی تھی

(۲) گلاب کے پھولوں پر شبنم کے قطرے، ہلکے ہلکے ہوتے ہوتے ایسے معلوم ہوتے تھے گویا کہ مہینہ ایک معشوق کے رخساروں پر پسینہ ہے۔

شب را بہ دستاں با یکے از دوستان اتفاق مہیت افتادہ و نفعے خوش و خرم و درختان و لکش و درہم تفتی کہ خردہ مینا بر خاکش ریختہ و عقد ثریا از تاش آویختہ۔

ترجمہ :- رات کو دوستوں میں سے ایک دوست کے ساتھ باغ میں رات گزارنے کا اتفاق ہوا، ایک عمدہ جگہ ترو تازہ اور دلکش درختوں کا جہوم تھا گویا کہ کاغذ کے ٹکڑے اس کی خاک پر بکھرے ہوئے تھے اور انگوروں کی بیل میں ثریا (ستاروں) کی لڑیاں لٹکادی گئی ہیں۔

قطعه روضۂ ماء نہرہا سلسال دوحۂ سجۂ طیرہا موزون
آں پر از لالہ ہائے رنگارنگ ویں پر از میو ہائے گوناگون
باو در سایہ درختانش گسترانید فرش بوقلموں

ترجمہ :- (۱) ایسا باغ جس کی نہروں کا پانی جاری تھا، اور ایسا درخت کہ جس پر چڑیوں کا گنگنا موزوں تھا
(۲) دو رنگارنگ کے گل لالہ سے بھر اہوا تھا اور یہ درخت طرح طرح کے میووں سے لبریز تھا
(۳) ہوانے اس کے درختوں کے سایہ میں رنگ برنگ کا فرش بچھا رکھا تھا۔

حل الفاظ و مطلب :- اردی بہشت فارسی شمس مہینوں میں سے ایک مہینہ کا نام ہے اس ماہ میں زمین پھولوں سے لد جاتی ہے ہندوؤں میں یہ مہینہ بیساکھ کے آخر سے شروع ہو کر جیٹھ کے شروع میں ختم ہوتا ہے اور شمس مہینوں کے نام کے آخر میں لفظ ماہ لگا دیا جاتا ہے، جیسے فروردین ماہ (کذافی البرہان القاطع) جلالی یہ لفظ جلال الدین شاہ سلجوق کی طرف منسوب ہے منابر منبر کی جمع ہے۔ قصبان قصب کی جمع ہے، بہت سی شاخیں۔ لالی ٹوٹو کی جمع ہے، موتیاں۔ عرق ع پسینہ۔ عذار رخسار۔ شاہد معشوق۔ روضۂ ع باغ، جمع ریاض۔ ماء ع پانی، جمع میاد۔ سلسال بننے والا۔ دوحۂ بڑا درخت۔ مہیت ع اسم ظرف کا صیغہ ہے، رات گزارنے کی جگہ۔ خردہ مینا ہرے رنگ کے کاغذ کے ٹکڑوں کو کہتے ہیں، مگر اس جگہ سبزہ دار مراد ہے۔ عقد گلے میں پہنا جانے والا ہار۔ ثریا ایک ستارہ کا نام ہے۔ عقد ثریا پروین جو چھ ستارے ہیں، یہاں اس سے مراد انگور کے خوشے ہیں۔ تاک ف انگور۔ جمع گنگنا۔ موزوں مناسب۔ گوناگون طرح طرح کے۔ بوقلموں منش، رنگ برنگ۔ گسترانید بچھا رکھا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدی فرما رہے ہیں کہ اس مخلص اور با وفادار دوست کے ساتھ ایک ایسے باغ میں رات گزارنے کا اتفاق ہوا جس میں نہایت ہی دلکش درخت تھے اور زمین پر سبزہ لہلہا رہا تھا، اور انگور کے خوشے انگور کے درختوں پر چمک رہے تھے۔

بامداداں کہ خاطر باز آمدن برائے نشستن غالب آمد دید مش دامن گل
 وریحاں و سنبل و ضمیراں فراہم آوردہ و آہنگ رجوع کردہ گفتم گل بوستاں را
 چنانکہ دانی بقائے و عہدِ گلستاں را وفائے نباشد و حکیمان گفتہ اند ہرچہ نپاید و نبتگی را
 نشاید گفت طریق چست گفتم بارے نزہتِ ناظراں و فسحتِ حاضران کتابِ گلستاں
 تو انم تصنیف کردن کہ بادِ خزاں را بر ورقِ او دستِ تطاول نباشد و گردشِ زماں عیش
 و بے عیش را بہ طیشِ خریف مبدل نہ کند۔

ترجمہ :- صبح کے وقت لوٹنے کی رائے وہاں ٹھہرنے دیکھنے کی رائے غالب پر آئی میں نے اس کو دیکھا کہ وہ گلاب
 اور ریحان و سنبل اور ضمیران سے دامن بھرے ہوئے لوٹنے کا ارادہ کر رہا ہے، میں نے کہا جیسا کہ تو جانتا ہے کہ باغ
 کے پھولوں کو بتا نہیں ہوتی اور بہار کا زمانہ وفا نہیں رکھتا، اور عقلمندوں نے کہا ہے کہ جو چیز ناپائیدار ہو وہ دل لگانے
 کے قابل نہیں ہے اس نے کہا کہ پھر کیا طریقہ ہے میں نے کہا کہ دیکھنے والوں کی تازگی اور موجودہ لوگوں کی کشادگی
 کے لئے میں کتابِ گلستاں تصنیف کر سکتا ہوں کہ خزاں کی ہوا کو اس کے اوراق پر دست درازی نہ ہوگی، اور زمانہ کی
 گردش اس کی بہار کی عیش کو خزاں کے غصہ سے بدل نہ سکے گی۔

قطعہ بچہ کار آیدت ز گل طبقے از گلستان من بر ورقے
 گل ہمیں پنج روز شش باشد ویں گلستاں ہمیشہ خوش باشد

ترجمہ :- (۱) پھولوں سے بھری طباق تیرے کس کام آئے گی میرے گلستاں سے ایک ورق لے جا
 (۲) پھول یہی پانچ چھ دن رہیں گے اور یہ گلستاں ہمیشہ تروتازہ رہے گی

حل الفاظ و مطلب :- بامداد صبح کے وقت۔ باز لوٹنا۔ نشستن بیٹھنا۔ دید مش میں نے اس کو دیکھا۔
 گل پھول۔ ریحان خوشبودار پھول مگر اس میں گلاب کا پھول شامل نہیں۔ سنبل یہ لفظ عربی، فارسی، اردو ہر
 ایک میں استعمال ہوتا ہے، ایک قسم کی خوشبودار گھاس کو کہتے ہیں۔ ضمیران ایک قسم کا پھول۔ آہنگ رجوع
 لوٹنے کا ارادہ۔ گل بوستاں باغ کا پھول۔ دانی تو جانتا ہے۔ ہرچہ نپاید جو چیز ناپائیدار نہ ہو۔ نزہت پاکیزگی،
 خوشحالی۔ ناظراں ناظر کی جمع ہے بمعنی دیکھنے والے۔ فسحت کشادگی۔ تو انم تصنیف کردن تصنیف کر سکتا
 ہوں۔ بادِ خزاں موسم خزاں کی ہوا۔ گلستاں باغچہ۔ تطاول دست درازی کرنا۔ عیش آرام، راحت۔ طیش
 غصہ، تیزی۔ خریف پت جھڑکا موسم۔ طبق رکابی، وہ ٹوکری جس میں پھول بھرے ہوں۔ ورقے ایک ورق۔
 عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جب صبح ہوئی تو میں نے اپنے دوست کو دیکھا کہ پھول و ریحان و سنبل و ضمیران سے
 دامن بھر کر جانے کا ارادہ کر چکا ہے تو میں نے اس سے کہا کہ تجھے معلوم ہے کہ چمن کے پھولوں کو بقاء اور موسم بہار

کو وفا نہیں ہے اور عقلمندوں کا مقولہ ہے کہ جو چیز فانی ہو وہ اس لائق نہیں کہ اس سے دل نکایا جائے تو اس دوست نے کہا کہ پھر دل بہلانے کا کیا طریقہ ہو نا چاہئے تو میں نے اس سے کہا کہ یار و احباب کی کشادگی بھر کیلئے ایک کتاب گلستاں تصنیف کر سکتا ہوں جو ہمیشہ سر سبز و شاداب رہے گی، اور یہ جو پھول آپ دیکھ رہے ہیں چند روز بعد سر جھا جائیں گے اس لئے ایسے پھولوں سے دل مست نہ لگا بلکہ میری گلستاں کا ورق لیجا جو ہمیشہ تر و تازہ رہے گا۔

حالے کہ من ایں حکایت بکفتم دامن گل بریخت و در دامنم آویخت کہ الْکَرِیم
اِذَا وَعَدَ وَفِیْ فَصلے دو ہماں روز اتفاق بیاض افتادہ در حسن معاشرت و آداب
محاورت در لباسے کہ متکلمان رابکار آید و متر سلاں رابلاغت افزاید فی الجملہ ہنوز از
گلستاں بقیۃ ماندہ بود کہ کتاب گلستاں تمام شد و اللہ اعلم و احکم بالصواب۔

ترجمہ :- جوں ہی کہ میں نے یہ بات کہی اس دوست نے فوراً پھولوں کا دامن چھوڑ دیا اور میرا دامن تھام لیا کہ سخی آدمی جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے، دو فصلیں اسی دن صاف کرنے کا اتفاق ہوا، اچھی زندگی بسر کرنے میں اور بول چال کے آداب میں ایسے طریقے سے کہ بات کرنے والوں کے کام میں آسکے اور خط و کتابت کرنے والوں کی بلاغت بڑھائے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ ابھی موسم بہار کچھ باقی تھا کہ کتاب گلستاں پوری ہو گئی، اور اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والا اور زیادہ حکم کرنے والا ہے درستی کا۔

حل الفاظ و مطلب :- حالے فوراً۔ در دامنم آویخت وہ میرے دامن کو تھام لیا، وہ مجھے چمٹ گیا۔
الکریم ع سخی آدمی۔ اذ اوعد الخ ع جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔ فصلے دو دو فصلیں۔ ہماں روز اسی دن۔ اتفاق بیاض مسودہ صاف کرنے کا اتفاق۔ حسن معاشرت اچھی زندگی۔ آداب محاورت بول چال کے آداب۔ در لباسے ایسے طریقے سے۔ متکلمان ع متکلم کی جمع، کلام کرینوالے، اس سے مراد علمائے کرام ہیں۔ متر سلاں انشاء پرداز لوگ، مضمون نگار حضرات۔ واللہ اعلم اور اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔ و احکم بالصواب اور صحیح فیصلہ کرنے والے ہیں۔

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت میں نے اپنے دوست سے یہ بات کہی تو فوراً اس نے پھول گرادیئے اور میرا دامن پکڑ لیا اس وجہ سے کہ شریف انسان جب کوئی وعدہ کرتا ہے تو ضرور اس کو پورا کرتا ہے، اتفاق سے اسی دن گلستاں کی دو فصلیں لکھ دیں پہلی فصل حسن معاشرت کے بارے میں، دوسری فصل بات چیت کرنے کے آداب کے بیان میں، اور اس انداز سے لکھیں کہ یہ فصلیں بات کرنے والوں (یعنی علماء) کے کام آئیں، اور مضمون نگاروں کی بلاغت بڑھادیں۔ الغرض ابھی تک موسم بہار ختم بھی نہ ہوا کہ گلستاں کی تصنیف مکمل ہو گئی، میں نے صحیح لکھا ہے یا غلط اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے، اور وہی بہترین و درست فیصلہ کرینوالا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس حکایت کے اندر یہ بتایا گیا ہے کہ میں نے کتاب گلستاں کو اس وجہ سے تصنیف کیا تاکہ میرا وہ ساتھی اس سے دل بہلا سکے اور

علماء اس کے مضامین اپنے وعظ و غیرہ میں بیان کر سکیں اور مضمون نگار حضرات اس سے مضمون نگاری کا طریقہ سیکھیں اور جو لوگ پہلے ہی سے مضمون نگاری کا طریقہ جانتے ہوں ان کو مزید مہارت تامہ اور ملکہِ راسخہ حاصل ہو۔

ذکر پادشاہزادہ جہاں سعد بن ابی بکر بن سعد نور اللہ قبرہ

و تمام آنگہ شود تحقیقت کہ پسندیدہ آید در بار گاہ جہاں پناہ سایہ کردگار پر تو
لطف پروردگار و ذخیر زماں و کہفِ امان المویذ من السماء المنصور علی
الاعداء عضد الدولة القاهرة سراج الملة الباهرة جمال الانام مفخر
الاسلام سعد بن الاتابک الاعظم شهنشاه المعظم مالک رقاب الامم
مولى ملوک العرب و العجم سلطان البر و البحر وارث ملک سلیمان
مظفر الدین ابوبکر بن سعد بن زنگی ادام الله اقبالهما و ضاعف
اجلالهما و جعل الى کل خير مآلہما۔ بکر شہ لطف خداوندی مطالعہ فرماید۔

ترجمہ :- شاہزادہ جہاں سعد کا بیان جو بیٹا ہے ابو بکر کا اور ابو بکر بیٹا ہے سعد کا خدا اسکی قبر کو روشن کرے، اور گلستان
در حقیقت اسی وقت پوری ہوگی جبکہ وہ شاہزادہ عالم سعد بن ابی بکر کی بارگاہ میں پسند کی جائے، وہ پادشاہ جو کہ دنیا کی
پناہ، اللہ تعالیٰ کا سایہ، الطاف خداوندی کا عکس، زمانہ کا ذخیرہ اور امن کی جگہ ہے، جس کو آسمان سے مدد حاصل ہے،
دشمنوں پر فتح مند، غلبہ حاصل کرنے والی سلطنت کا بازو، ملت اسلامیہ کا روشن چراغ، مخلوق کی زینت، اور اسلام کی
جائے فخر، اتابک اعظم کا لڑکا سعد ہے بڑا پادشاہ، امت کی گردنوں کا مالک، عرب و عجم کے بادشاہوں کا سردار، خشن
اور تری کا بادشاہ، حضرت سلیمان کے ملک کا وارث، دنیا و دین میں کامیابی حاصل کرنے والے ابو بکر بن سعد بن زنگی
اللہ تعالیٰ ان دونوں کے اقبال کو ہمیشہ باقی رکھے، اور ان کی عظمت کو دو گنا کرے، اور ہر بھلائی کی طرف ان کا انجام
کرے، لطف خداوندی کے کرشمہ سے مطالعہ فرمائے!

حل الفاظ و مطلب :- آنگہ اسوقت۔ تحقیقت حقیقت میں۔ جہاں پناہ دنیا کی پناہ۔ سایہ کردگار اللہ
تعالیٰ کا سایہ۔ پر تو لطف پروردگار خداوند قدوس کی مہربانی کا عکس۔ ذخیرہ کی جمع ہے، ذخیرہ خزانے کو کہتے
ہیں۔ ذخیر زماں زمانہ کے خزانے۔ کہف غار، پناہ کی جگہ۔ کہف امان امن و امان کا ٹھکانا۔ المویذ من
السماء وہ شخص جسکو آسمان سے مدد حاصل ہو۔ المنصور علی الاعداء ایسا شخص جو اپنے دشمنوں پر کامیاب ہو
اور فتح پا چکا ہو۔ عضد الدولة القاهرة بڑی سلطنت کی قوت بازو۔ سراج بمعنی چراغ، جمع، سراج۔ الملة
مذہب۔ الباهرة روشن۔ جمال خوبی، زینت۔ الانام مخلوق۔ مظفر جائے فخر، باعث فخر۔ اتابک اعظم بڑا
اتابک۔ شہنشاہ اعظم بڑا پادشاہ۔ مالک ملکیت رکھنے والا۔ رقاب رقبہ کی جمع بمعنی گردن۔ الامم امت کی جمع

ہے۔ مولیٰ آقہ سردار۔ ملوک ملک کی جمع ہے بمعنی بادشاہ۔ البَدْلُ نُقْلُ۔ البحرُ سندر۔ وارث راعی معنی جانشین۔ مُلک راعِ سلطنت، جمع ممالک۔ اقبال خوش قسمتی۔ عروج خوشحالی۔ ضَاعَف دوگنا کرے۔ اَجَل عظمت، بزرگی۔ خیر بھلائی۔ مآل انجام۔ کرشمہ ف انوکھی بات، اعجاز، علامت۔ لطف راعِ مہربانی، جن الطاف۔ مطالعہ فرماید مطالعہ فرمائے۔

اس عبارت میں شیخ سعدیؒ نے اتابک اعظم ابو بکر کے بیٹے سعد کی تعریف کی ہے، اسی طرح الاتابک الاعظم سے لیکر مظفر الدین تک شاد ابو بکر کی تعریف کی ہے اور فرمایا ہے کہ اگرچہ میری یہ کتاب گلستاں پوری ہو گئی ہے مگر حقیقت میں یہ کتاب اسی وقت مکمل ہوگی جبکہ بادشاہ اسکو پسند فرمائے اور اس کا لڑکا اس کتاب کا مطالعہ فرمائے۔

قطعہ گر التفاتِ خداوندیش بیاراید نگار خانہ چینی و نقشِ اثرِ نکست
امیدہست کہ روئے ملال در نکشد ازیں سخن کہ گلستاں نہ جائے و لتنکست
علی الخصوص کہ دیباچہ ہما یونش بنام سعدِ ابو بکر سعد بن ز نکست

ترجمہ :- (۱) اگر بادشاہ کی توجہ اس کتاب کو سنوارے تو یہ چین کا نگار خانہ اور اثرنگ کا نقش ہے
(۲) امید ہے کہ بادشاہ چہرہ ملال نہ بنائیں گے اس لئے کہ گلستاں رنجیدہ دل ہونے کی جگہ نہیں ہے
(۳) خاص طور پر جبکہ اس کا مبارک دیباچہ سعد بن ابو بکر بن سعد زنگی کے نام پر ہے
حل الفاظ و مطلب :- التفات راع توجہ۔ بیاراید آراستن سے آراید مضارع کا صیغہ ہے معنی ہیں وہ سنوارے۔ نگار خانہ چینی چین کا تصویر گھر، چین کے نقش بنانے والے اس زمانے میں کافی مشہور تھے۔ اثرنگ ہمزہ کے فتح اور راء کے سکون اور زائے فارسی کے فتح کے ساتھ ہے، ماہر نقاش کو کہتے ہیں، یا ایک ایسی کتاب ہے جو مشہور نقاش مانی کی طرف منسوب ہے جس میں انوکھے اور عجیب نقشے بنائے جاتے تھے۔ ملال اکتانہ، رنجیدہ ہونا۔ گلستاں اس کتاب کا نام ہے۔ جائی جگہ۔ دل تنگ رنجیدہ دل ہونا۔ علی الخصوص خاص طور پر۔ دیباچہ یہ لفظ مرکب ہے دیا اور چہ سے، دیا مشہور قیمتی ریشمی کپڑے کی ایک قسم ہے، اور لفظ چہ تصغیر کی علامت ہے، کتاب کا ابتدائی حصہ چونکہ خوب سنوار کر لکھا جاتا ہے اسلئے اسکو دیباچہ کہا جانے لگا۔ ہمایوں مبارک۔ سعد ابو بکر راع پورا نام اس طرح ہے سعد بن ابو بکر بن سعد زنگی۔

مطلب یہ ہے کہ اگر یہ کتاب گلستاں بادشاہ کی عنایت اور توجہ سے سنور جائے تو یہ کتاب چین کا نگار خانہ اور اثرنگ کا نقش ہو جائے گی۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ بادشاہ اس کتاب سے اکتا کر چہرہ اس کی طرف سے نہیں پھیریں گے اس لئے کہ گلستاں رنجیدہ دل ہونے کی جگہ نہیں ہے، خاص طور پر جب کہ اس کا مبارک دیباچہ سعد بن ابو بکر بن سعد زنگی کی طرف منسوب ہے تو یہ کتاب کیسے باعثِ ملال ہو سکتی ہے۔

ذکر امیر کبیر فخر الدین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہ

بڑے سردار فخر الدین ابو بکر کا بیان جو بیٹا ہے ابو نصر کا اللہ تعالیٰ اسکی عمر کو دراز کرے

دیگر عروس فکر من از بے جہالی سر بر نیارد و دیدہ یاس از پشت پائے خجالت
بر ندارد و در زمرہ صاحب نظران متجلی نشود مگر انگہ کہ متجلی گردد و بزور قبول امیر
کبیر عالم عادل مظفر و منصور ظہیر سریر سلطنت مشیر تدبیر مملکت کھف الفقرا
املاذ الغربا مربی الفضلا محب الاتقیاء افتخار آل پارس یمین الملک ملک
الخواص بارک فخر الدولہ والدین غیاث الاسلام و المسلمین عمدۃ الملوک و السلاطین
ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہ و اجل قدرہ و شرح صدرہ و ضاعف اجرہ کہ ممدوح
اکابر آفاق ست و مجموع مکارم اخلاق۔

ترجمہ :- دوسری بات یہ ہے کہ میری فکر کی دو لہن خوبصورت نہ ہونے کی وجہ سے سر نہیں اٹھا سکتی، اور ناامیدی
کی آنکھ شرمندگی کے پاؤں کی پشت سے نہیں ہٹ سکتی اور اہل نظر کی جماعت میں روشن اور ظاہر نہیں ہو سکتی مگر اس
وقت جبکہ (فخر الدین بن ابی بکر کے) قبولیت کے زیور سے آراستہ ہو جائے جو کہ بڑا سردار، صاحب علم، انصاف
کرنیوالا، فتح مند، منصور و مددگار، تخت سلطنت، تدابیر حکومت میں مشورہ دینے والا، فقیروں کی جائے پناہ، غریبوں کا
ٹھکانہ، فاضلوں کے مربی، نیک لوگوں کے دوست، پرہیزگاروں سے محبت رکھنے والے، اہل فارس کیلئے باعث فخر،
سلطنت کا داہنا ہاتھ، خواص کا سردار، دین و دولت کیلئے باعث فخر، اسلام اور مسلمانوں کی فریاد رسی کرنیوالا، سلاطین و
بادشاہوں کا معتمد علیہ ابو بکر بن ابی نصر اللہ تعالیٰ اسکی عمر کو دراز کرے اور اسکے مرتبہ کو بلند کرے، اور اسکے سینہ کو
کھول دے، اور اسکے اجر کو دو گنا کر دے، جو کہ دنیا کے بڑے لوگوں کے ممدوح ہیں اور اخلاقی خوبیوں کے مجمع ہیں۔

شعر ہر کہ در سایہ عنایت اوست کنہش طاعتست و دشمن دوست

ترجمہ :- جو شخص اس کی عنایت کے سایہ میں ہے، اسکے گناہ بندگی ہیں اور اسکے دشمن دوست ہیں
حل الفاظ و مطلب :- امیر ع سردار، جمع امراء۔ کبیر ع بڑا، جمع کبار۔ دیگر اسکے علاوہ دوسری بات۔
دوسرے نسخوں میں دیگر کے بجائے بکر ہے، بکر دو شیزہ لاکو کہتے ہیں۔ عروس ع دو لہن، ج عرائس۔ فکر ع
سوچ سمجھ، جمع انکار۔ بے جمال بے خوبی۔ دیدہ ف آنکھ۔ یاس ع ناامید۔ خجالت ع شرمندگی۔ زمرہ
ع جماعت، گردہ، جمع زمر۔ متجلی ع روشن۔ متجلی ع مزین۔ مظفر ع باب تفصیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے،
کامیاب۔ منصور ع جس کی مدد کی گئی۔ ظہیر مددگار۔ سریر تخت، جمع سرا۔ مشیر ع مشورہ دینے والا۔

تدبیر رع بمعنی، ابتداء و انتہا سوچنا، حکمت، چالاکی، فطرت جمع تدابیر۔ مملکت رع سلطنت۔ کنب غار، جائے پناہ۔ الفقراء فقیر کی جمع ہے، ضرورت مند۔ ملاذ ٹھکانہ۔ الغرباء غریب کی جمع ہے مسافر، اجنبی، حاجت مند۔ مربی تربیت کرنیوالا۔ الفضلاء فاضل کی جمع ہے، سندیافتہ عالم۔ محبت محبت کرنیوالا۔ الا تقیاء تقی کی جمع ہے، پرہیزگار۔ افتخار باعث فخر۔ یمن رع داہنا ہاتھ۔ قوت طاقت۔ باربک یہ لفظ اصل میں بیک بار ہے، بیک کے معنی ترکی زبان میں سردار کے ہیں اور بار کے معنی ”حضور میں“ کے ہیں، اس لئے باربک بادشاہ کی دربار کے وزیر کو کہا جاتا ہے، لفظ بیک سے یاء کو حذف کر دیا اور بار کو مقدم کر دیا باربک ہو گیا۔ الدولۃ سلطنت۔ غیاث فریاد رسی کرنیوالا۔ عمدۃ معتد علیہ۔ قدر مرتبہ۔ شروح یہ لفظ صیغہ ماضی ہے، چونکہ مقام دعاء میں استعمال ہے اسی لئے یہ انشاء کے معنی میں ہے یعنی اسکے معنی ہیں، کھول دے۔ اسی طرح ضاعف کے معنی ہیں دوگنا کر دے۔ اجر ثواب بدلہ جمع اجور۔ ممدوح جس کی تعریف کی گئی ہو۔ اکابر جمع منشی الجموع ہے، بڑے لوگ۔ آفاق دنیا۔ مجموع مجمع۔ مکارم کرمات کی جمع ہے معنی ہیں، بزرگیاں، خوبیاں، محاسن، اچھے اوصاف، قابل تعریف کام، نوازشیں، مہربانیاں۔ مکارم اخلاق اضافۃ الصفت الی الموصوف کے قبیل سے ہے یعنی صفت کی اضافت موصوف کی طرف کی گئی ہے، اصل عبارت اس طرح ہے: اخلاق کریمہ۔ عنایت رع توجہ، مہربانی۔ گنہش ف اسکے گناہ۔ دشمن مخالف آدمی۔ دوست ساتھی، یار۔

مطلب یہ ہے کہ اس جگہ شیخ سعدیؒ نے یہ بیان کیا ہے کہ اگرچہ اس کتاب گلستاں کو شاہ ابو بکر نے پسند کیا اور اسکے فرزند نے مطالعہ کیا لیکن اسکے باوجود اس گلستاں کو قبولیت کے زیور سے مزین و آراستہ کرنے کیلئے ایک اور شخص کی ضرورت ہے اور وہ ہیں امیر کبیر فخر الدین ابو بکر بن ابی نصر اللہ تعالیٰ ان کی عمر کو دراز کرے اور انکے مرتبہ کو بڑھائے!

بر ہر یک از سائر بندگاں و حواشی خدمت معین ست کہ اگر در ادائے بر خے ازاں
تہا دن و تکاسل روادار ند در معرض خطاب آیند دور محل عتاب مگر براں طائفہ
درویشاں کہ شکر نعمت بزرگاں برایشاں واجب ست و ذکر جمیل و دعائے خیر
و ادائے چنین خدمت در حد غیبت اولیٰ تر ست کہ در حضور ایں بہ تصنع نزدیک ست
و آل از تکلف دور و با جابت مقرون۔

ترجمہ :- غلاموں اور پاس بیٹھنے والوں میں سے ہر ایک کے ذمہ ایک خدمت مقرر ہے اگر اس خدمت کے ادا کرنے میں تھوڑی سستی اور کاہلی جائز رکھیں تو باز پرس ہو جائے اور محل عتاب میں ہو، مگر اس درویشوں کی جماعت پر کہ جن پر بڑے لوگوں کی نعمت کا شکر ادا کرنا لازم ہے اور ذکر خیر اور اچھی دعا واجب ہے اور ایسی خدمت کا ادا کرنا غائبانہ حالت میں بہت اچھا ہے کیونکہ سامنے رہ کر یہ بات بناوٹ سے زیادہ قریب ہے اور وہ تکلف سے دور اور قبولیت سے نزدیک ہوتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- ہر ایک ہر ایک پر۔ سائر بندگاں و حواشی خدمت خدمتکاروں اور غلاموں میں سے۔ حواشی حاشیہ نشیں پاس بیٹھنے والا، مصاحب، معزز، ملازم۔ معین مقرر ہے، متعین ہے۔ برخ تھوڑی۔ بزوں لاپرواہی، سستی۔ تکاسل، کاجلی، روا جائز۔ معرض ظاہر ہونے کی جگہ، دوران۔ معرض خطاب باز پر کی جگہ۔ محل جگہ۔ عتاب غصہ، قہر، ناراضگی۔ طاغہ جماعت۔ درویشاں درویش کی جمع ہے، فقیر لوگ۔ شکر نعمت بزرگاں بڑے لوگوں کی نعمت کا شکر۔ ذکر جمیل اچھا ذکر۔ در حد غیبت غائبانہ۔ اولیٰ بہتر۔ حضور سامنے۔ تصنع بناوٹ۔ تکلف ع تکلیف اٹھا کر کوئی کام کرنا، تکلیف گوارا کرنا، بناوٹ، ظاہر داری، نمائش، آرائش، آرائشی، غیرت برتنا، حجاب یا لحاظ کی وجہ سے تکلیف اٹھانا، تامل، ہچکچاہٹ یہ سارے معانی تکلف کے ہیں۔ اجابت قبولیت۔ مقرون ع متصل، قریب، نزدیک۔

مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کے غلاموں اور نوکروں اور حاشیہ نشینوں میں سے ہر ایک کے ذمہ کوئی نہ کوئی خدمت مقرر ہے اگر وہ لوگ اس خدمت کے ادا کرنے میں لاپرواہی اور غفلت برتنے لگیں تو بادشاہ کی جانب سے اس سے باز پرس ہونے لگے اور وہ سب (لوگ) عتاب کا شکار ہو جائیں، لیکن فقیروں کی جماعت ایسی ہے کہ ان پر بادشاہ کی جانب سے کوئی خدمت متعین نہیں ہے تاہم ان پر بادشاہ کی نوازشات اور عطیات کا شکر بجالانا، اور بادشاہ کا نام بھلائی کے ساتھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا واجب ہے اور یہ چیزیں حالت غیبت میں ادا کرنا بہت ہی بہتر ہیں اس لئے کہ سامنے رہ کر ان خدمتوں کے انجام دینے میں ریا و بناوٹ کا بھی شبہ ہوتا ہے اور عدم موجودگی میں بناوٹ و تکلف سے یہ امور خالی ہوتے ہیں اور قبولیت سے قریب ہیں، یہاں قبولیت سے مجازاً نیک ہونا مراد ہے۔

قطعہ پشت دو تائے فلک راست شد از خرمی تا چو تو فرزند زاد مادر ایام را
حکمت محض ست گر لطف جہاں آفریں خاص کند بندہ مصلحت عام را
دولت جاوید یافت ہر کہ نگو نام زیست کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را
وصف ترا گر کند ور نکند اہل فضل حاجت مشاطہ نیست روئے دل آرام را

ترجمہ :- (۱) آسمان کی ٹیڑھی کر خوشی سے سیدھی ہو گئی جبکہ زمانہ کی ماں نے تجھ جیسا لڑکا جنم دیا
(۲) یہ بات محض حکمت کے رو سے ہے اگر خدا کی مہربانی کسی بندہ کو عوام کی مصلحتوں کیلئے خاص کرے
(۳) جس شخص نے نیک نامی کی زندگی بسر کی، ہمیشہ باقی رہنے والی دولت پائی اس لئے کہ اس کے بعد اس کی نیکی کا ذکر خیر نام کو زندہ کرتا ہے۔

(۴) اہل فضل خواہ تیری تعریف کریں یا نہ کریں (اس لئے کہ) خوبصورت چہرہ کو آراستہ کر نیوالی کی ضرورت نہیں ہے۔

مری مشاطگی کی کیا ضرورت حسن معنی کو کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالہ کی حبابندی

حل الفاظ و مطلب :- پشت دو تائے خیدہ و جھکی ہوئی کر، نیز می کر۔ فلک رخ آسمان، جمع افلاک۔
 است شد سیدھی ہو گئی۔ خرم خوشی۔ تا جبکہ۔ چو تو فرزند تجھ جیسا لڑکا۔ مار لیام زمانہ کی ماں۔ لطف
 مہربانی، جمع الطاف۔ جہاں آفریں دنیا کا پیدا کر نیوالا۔ دولت جاوید ہمیشہ باقی رہنے والی دولت۔ یافت واحد
 غائب فعل ماضی مطلق، پایا، پائی۔ کو نام زیت نیک نامی زندہ کیا۔ عقبش اسکے بعد۔ ذکر خیر نیکی کا ذکر۔
 وصف تعریف۔ اہل فضل فضیلت اور علم والے۔ حاجت ضرورت۔ مشاطہ سنگار کرانیوالا۔ روئے دل آرام
 معشوق کا چہرہ۔ اشعار کا مطلب واضح ہے۔

ذکر تقصیر خدمت و موجب اختیار عزلت

خدمت کی کوتاہی اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کی وجہ کا بیان

تقصیر و تقاعدے کہ در مواظبت خدمت بارگاہِ خداوندی میر و دہنا بر آنست کہ طائفہ
 از حکمائے ہندوستان در فضائل بزرگچہر سخن میگفتند باخر جزیں عیش نداشتند کہ در
 سخن گفتن بطیست یعنی در رنگ بسیار ہمیکند و مستمع را بے منتظرئی باید بود تا وہے تقریر
 سخن کند بزرگچہر بشنید و گفت اندیشہ کردن کہ چگویم بہ از پیشمانی خوردن کہ چرا گفتیم۔

ترجمہ :- جو سستی اور کوتاہی کہ دربار آقا کی حاضری کی پابندی میں ہوئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک گروہ
 ہندوستان کے عقلمندوں میں سے بزرگچہر کی بزرگیوں کا ذکر کر رہا تھا بالآخر اس بات کے سوا اس میں کوئی خرابی نہ
 معلوم ہوئی کہ بات کہنے میں بہت سست ہے، یعنی بہت دیر میں کلام کرتا ہے اور سننے والے کو بہت انتظار کرنا پڑتا
 ہے، جب کبھی وہ کسی مسئلہ میں تقریر کرتا ہے، بزرگچہر نے یہ بات سنی اور جواب دیا کہ یہ سوچنا کہ میں کیا کہوں اس
 پیشمانی سے اچھا ہے کہ میں نے کیوں کہا۔

نظم	سخن دان پروردہ پیر کہن	بندیشد آنگہ بگوید سخن
	مزن بے تامل بگفتار دم	نگوگوئی گر دیرگوئی چہ غم
	بندیش وانگہ بر آور نفس	وزاں پیش بس کن کہ گویند بس
	بنطق آدمی بہترست از دواب	دواب از توبہ گرنگوئی صواب

ترجمہ :- (۱) بات کا جاننے والا تجربہ کار عمر رسیدہ بڑھا، اس وقت کلام کرتا ہے جبکہ پہلے سوچ لیتا ہے

(۲) بے سوچے سمجھے بات کرنا شروع نہ کر، اچھی بات اگر دیر میں کہے تو کیا غم ہے

(۳) سوچ لے اور اس وقت بات منہ سے نکال، اور اس سے قبل بات ختم کر دے کہ لوگ کہیں کہ بس سبجے

(۴) بولنے کی وجہ سے آدمی چوپایوں سے بہتر ہے، اگر تو اچھی بات نہ کہے تو چوپائے تجھ سے بہتر ہیں۔
حل الفاظ و مطلب :- ذکرِ رع یاد کرنا، بیان کرنا۔ تقصیرِ رع کوتاہی کرنا، کمی کرنا۔ خدمتِ رع نوکری، چاکری، ملازمت، کام کاج جمع خدمات۔ اختیارِ پسند کرنا عزت گوشہ نشینی۔ تقاعد کسی کام سے ماند پڑ جانا۔
مواظبتِ رع پابندی کرنا، ہمیشگی کرنا۔ طائفہِ رع جماعت، گروہ جمع طوائف۔ فضائلِ رع بزرگی، فضیلت کی بات ہے۔ بزرگمہر نوشیرواں کے وزیر کا نام تھا۔ بطی تاخیر کرنا۔ مستمع سننے والے۔ منتظر انتظار کرنے والا۔
پشیمان شرمندہ ہونا۔ سخن داں تربیت یافتہ بات کا سمجھنے والا اور تجربہ کار۔ پیر کہن پرانا بوڑھا، عمر رسیدہ بوڑھا۔
بیندیشد اندیشیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے معنی ہیں، سوچ لیتا ہے۔ آنکہ اس وقت۔ مزن وزن سے واحد حاضر فعل نہیں ہے۔ مزن بگفتار کے معنی ہیں، بات کرنا شروع مت کر۔ کوگوئی اچھی بات۔ چہ علم کی فکر۔ بیندیش تو سوچ۔ نفس بر آوردن بات کرنا۔ بس کن بس کیجئے۔ نطق گویائی۔ گفتگو بات چیت۔ دوابِ رع دلبہ کی جمع ہے، چوپایہ۔ صواب درست۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدی نے اس عبارت اور اگلی عبارت میں خدمت کی کمی اور گوشہ نشینی کے اختیار کرنے کا تذکرہ کیا ہے اگلی عبارت کے ترجمہ میں ملاحظہ فرمائیں!

فکیف در نظر اعیان حضرت خداوندی عز نہرہ کہ مجمع اہل دل ست و مرکز
 علمائے متبحر اگر در سیاحت سخن دلیری کنم شوخی کردہ باشم و بضاعت مزجات
 بحضرت عزیز آورده و شبہ در بازار جوہریاں جوئے نیار دو چراغ پیش آفتاب پر توے
 ندار دو منارہ بلند بردامن کوہ الوند پست نماید۔

ترجمہ :- یہ کیسے ہو سکتا ہے سردارانِ بارگاہِ خداوندی کے سامنے (خدا کرے اس کی نصرت غالب رہے) جو اہل دل کا مجمع اور علمائے ماہرین کا مرکز ہے اگر بات کرنے میں دلیری کر دوں گا تو شوخی ہوگی اور عزیز مصر کی بارگاہ میں کھوٹی پونجی لانے والا مانا جاؤں گا کیونکہ پوچھ جوہریوں کے بازار میں ایک جو کے بقدر قیمت نہ رکھے گا، اور چراغِ آفتاب کے سامنے کوئی روشنی نہیں رکھتا اور بلند سے بلند مینارہ الوند پہاڑ کے دامن میں بہت ہی پست معلوم ہوتا ہے۔

مثنوی	ہر کہ گردن بد عویٰ افرزد	خویشتن را بگردن اندازد
	سعدی افتادہ ست و آزادہ	کس نیاید بجنک افتادہ
	اول اندیشہ وانگہے گفتار	پائے پیش آمدست و پس دیوار
	نخل بندم ولے نہ در بستان	شاہدم من ولے نہ در کنعاں

ترجمہ :- (۱) جو شخص کہ دعویٰ کی وجہ سے گردن بلند کرتا ہے، وہ اپنے آپ کو گردن کے بل گراتا ہے

(۲) سعدی ایک گراہو اور آزاد آدمی ہے، اور گرے ہوئے سے کوئی لڑنے کے لئے نہیں آتا
 (۳) پہلے سوچ لے پھر بات کر، (اس لئے کہ) پہلے بنیاد رکھی جاتی ہے پھر دیوار
 (۴) میں پودا لگاتا جانتا ہوں لیکن باغ میں نہیں، میں معشوق ہوں لیکن کنعان میں نہیں
 حل الفاظ و مطلب :- کیف عربی لفظ ہے استفہام کیلئے آتا ہے معنی ہیں، کیسے، کیونکر، کس طرح۔ نظر ع
 دیکھنا۔ اعیان ع نین کی جمع ہے بمعنی، آنکھ لیکن اس جگہ سردار کے معنی میں ہے۔ حضرت ع دربار، یہ لفظ
 ہموں کے شروع میں تعظیم کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ عَزَّوَجَلَّ اس کی فتح غالب رہے۔ اہل دل دل والے، اللہ
 والے۔ بحر حاکم کی تشدید اور کسر کے ساتھ بمعنی، علم کی گہرائی میں جانے والا، اس سے مراد بڑا عالم ہے۔ سیاحت
 چلنا، روانی۔ دلیری بہادری، جرأت۔ شوخی ف بے ادبی، گستاخی۔ بضاعت ع پونجی، سرمایہ۔ مزیجات
 کھوٹی۔ عزیز ع مصر کے وزیر کا لقب ہے، لفظ عزیز کو لا کر اس واقعہ کی جانب اشارہ کرنا مقصود ہے کہ سیدنا حضرت
 یوسف علیہ السلام کے بھائی ایک زمانہ میں اپنے ساتھ تجارت کا بہت معمولی سرمایہ لیکر آئے تھے۔
 شبہ شین اور باہر کے فتح کے ساتھ پونجی، کمانچ کے موتی۔ کوہ الوند شہر ہمدان کا پہاڑ جو اپنی بلندی میں مشہور ہے۔
 برکہ ف اسم موصول ہے بمعنی، جو شخص۔ افراد واحد غائب فعل مضارع ہے بمعنی، بلند کرتا ہے۔ خوشن را
 اپنے آپ کو۔ انداز ڈالتا ہے، گراتا ہے۔ اقداد گراہو۔ کس کوئی شخص۔ نیاہد جنگ لڑنے کیلئے نہیں آتا۔
 اقداد عاجز، پریشان، گراہو۔ مشنوی وہ اشعار جن کے پہلے اور دوسرے مصرعے کا تانیہ یکساں ہو۔ ازل ع پہلا
 جمع اوائل۔ اندیشہ سوچنا۔ دوسرے نسخے میں اندیش ہے، تو سوچ لے۔ پائے حیر، بنیاد۔ نکل بندم پودا لگانا جانتا
 ہوں یعنی مٹی ہوں۔ ہستاں ع باغ جمع باتیں۔ شاید معشوق۔ ولے ف لیکن۔ کنعاں ایک شہر کا نام ہے۔
 مطلب یہ ہے کہ چونکہ بڑے لوگوں کے سامنے بات کرنے کی جرأت کرنا گویا کہ بے ادبی اور گستاخی کرنا ہے اس
 لئے میں نے زیادہ بڑے چہ کر باتیں نہیں کہی ہیں۔ شیخ سعدی نے فرمایا ہے کہ میں معشوق تو ضرور ہوں لیکن کنعان
 میں نہیں اس لئے کہ اس سر زمین میں حضرت یوسف علیہ السلام ہوئے ہیں جو حسن میں معروف و مشہور ہیں اس
 لئے میری وہاں کوئی وقعت نہیں۔

لتماں را گفتند حکمت از کہ آموختی گفت از نا بینایاں کہ تا جائے نہ بیند پائے نہ نہند
 قَدِيمُ الْخُرُوجِ قَبْلَ الْوُلُوجِ - مصرعہ مردیت بیازماں دانگہ زن کن

ترجمہ :- لتمان حکیم سے لوگوں نے کہا تو نے حکمت کس شخص سے سیکھی، اس نے جواب دیا اندھوں سے اس لئے
 کہ وہ جب تک جگہ نہیں ٹٹول لیتے پاؤں نہیں رکھتے، داخل ہونے سے پہلے نکلنے کو مقدم کر۔
 پہلے اپنی قوت مردانگی کا جائزہ لے پھر شادی کر

قطعہ گرچہ شاطر بود خردس بہ جنگ چہ زند پیش باز رویں چنگ

گر بہ شیر ست در گفتن موش لیک موش ست در مصاف پلنگ

ترجمہ :- (۱) اگرچہ مرغ لڑائی میں چالاک ہوتا ہے، لیکن سخت چنگل والے باز کے سامنے کیا کر سکتا ہے
(۲) بلی چوہے کے پکڑنے میں شیر ہوتی ہے، لیکن چیتے کی لڑائی میں چوہے کی طرح ہے
حل الفاظ و مطلب :- لقمان ایک مشہور حکیم گذرے ہیں۔ گفتند لوگوں نے کہا۔ حکمت دانائی..... طاقت
بشری کے مطابق موجودات خارجہ کے احوال و افعیہ کو جاننے کا نام حکمت ہے۔ از کہ کس سے۔ آموختی تو نے
سیکھی۔ از نابینایاں اندھوں سے۔ کہ کاف علت کیلئے ہے، اس لئے کہ۔ قَدِّمُ باب تفعل سے واحد امر حاضر ہے۔
مقدم کر۔ الخُرُوجُ عَ نَظَنَّا۔ قُلْ عَیْلَ۔ الْوُلُوجُ عَ دَاخِلْ ہوندا۔ بیازما آرمودن سے واحد حاضر فعل امر
بمعنی، تو آزما۔ مردیت مردانگی۔ زن کن شادی کر۔ شاطر چالاک۔ خروس خاء کے ضمہ اور واؤ مجہول کے
ساتھ معنی ہیں مرغ۔ جنگ لڑائی۔ باز ایک پرندہ ہے۔ رُوس کانسی، کہیں کہیں باز کے پنجہ میں کانسی کے کانٹے
چڑھادیئے جاتے ہیں۔ گر بہ بلی۔ موش چوہا۔ لیک لیکن۔ مصاف میم کے فتح اور فاء کے تشدید کے ساتھ
مُصَف کی جمع ہے، صف بندی کی جگہ، لڑنے کی جگہ، جنگ کا میدان۔

شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حکیم لقمان سے لوگوں نے معلوم کیا کہ آپ نے حکمت و دانائی کی باتیں کس سے
سیکھیں تو لقمان نے جواب دیا کہ اندھوں سے۔ اب سوال یہ ہے کہ اندھوں سے کس طرح سیکھی تو بات دراصل یہ
ہے کہ اندھے قدم اس وقت تک نہیں بڑھاتے جب تک جگہ کو ٹول نہ لیں تو میں بھی سوچ سمجھ کر کام کرتا ہوں۔
مرغ اگرچہ لڑنے میں بہادر ہے لیکن باز کے سامنے اس کو بزدل بنا پڑتا ہے۔ بلی اگرچہ چوہا کے پکڑنے میں شیر کی
طرح ہے لیکن جب چیتے کو دیکھتی ہے تو وہ بھی چوہا بن جاتی ہے۔ الغرض شیخؒ نے فرمایا کہ اگرچہ میرے اندر قوت
کلم ہے اور میری بات میں شیرینی ہے لیکن بڑے لوگوں کی مجلسوں میں میں اسکو بہت ہی حقیر سمجھتا ہوں۔

اما باعتماد و سعت اخلاق بزرگاں کہ چشم از عوائب زیر دستاں پوشند و در
افشائے جرائم کہتراں نکوشند کلمہ چند بطریق اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات
در سیر ملوک ماضی و حمہم اللہ دریں کتاب درج کر دیم و بر خے از عمر گر انما یہ بر
خروج موجب تصنیف کتاب ایں بود و باللہ التوفیق۔

ترجمہ :- بہر حال بڑے لوگوں کی وسعت اخلاق پر اعتماد کرتے ہوئے کہ وہ عاجزوں کے عیوب سے چشم پوشی کرتے
ہیں اور چھوٹے لوگوں کی خطاؤں کے ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کرتے کہ چند کلمے بطور اختصار کے نادر باتوں اور کہاوتوں،
اشعار اور گذرے ہوئے بادشاہوں (اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے) کی سیرت میں سے اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں،
اور تھوڑی سی قیمتی عمر اس پر صرف کی ہے کتاب کی تصنیف کی وجہ یہی تھی اور توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- اما بہر حال، لیکن۔ اعتماد عَ بھروسہ کرنا۔ وسعت عَ فراخی، کشادہ۔ اخلاق

خلق کی جمع ہے عادات، خصلتیں۔ عوائب ع عیب کی جمع ہے برائیاں۔ افشاء ع ظاہر کرنا۔ جرائم ع جرمہ کی جمع ہے خطا، غلطی، گناہ۔ کہتراں ف کہتر کی جمع ہے چھوٹے لوگ۔ کلمہ چند چند کلمے۔ نوادر ع نادر کی جمع ہے لطیف اور عجیب باتیں۔ امثال مثل کی جمع ہے، کہادت۔ حکایات حکایت کی جمع ہے، قصے، کہانیاں۔ شعر موزون متقی کلام کو کہتے ہیں۔ سیر سیرت کی جمع ہے، عاداتیں۔ ملوک ماضی گذرے ہوئے بادشاہ حضرات۔ دریں کتاب اس کتاب میں۔ درج دال کے فتح اور راء کے سکون کے ساتھ بمعنی تحریر، لکھائی۔ برخ از عمر تھوڑی عمر۔ کراں مایہ قیمتی۔ خرج خرج کرنا۔ تصنیف ع کتاب لکھنا، مضمون بنانا، طبیعت سے کوئی بات نکالنا۔ توفیق ع ایچھے کام کے لئے اسباب مہیا کرنا۔ مطلب واضح ہے۔

قطعہ بماند سالہا ایں نظم و ترتیب زماہر ذرہ خاک افتادہ جائے
غرض نقشیت کز مایاد ماند کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحب دلے روزے برحمت کند در کار درویشاں دعائے

ترجمہ:- (۱) یہ نظم و ترتیب برسوں باقی رہے گی ہماری خاک کاہر ذرہ جگہ جگہ پڑا ہوا ہوگا
(۲) غرض کہ یہ ایک نقش ہے جس سے ہماری یاد باقی رہے گی اس لئے کہ میں زندگی (کا دوام) باقی رہنے والی نہیں دیکھتا ہوں۔
(۳) شاید کوئی اللہ والا کسی دن رحم کر کے درویشوں کے حق میں کوئی دعا کر دے

امعان نظر در ترتیب کتاب و تہذیب ابواب ایجاز سخن را مصلحت دید تا مرا ایں
روضہ غنا و حدیقہ غلبا را چوں بہشت بہشت باب اتفاق افتاد ازیں سبب مختصر آمد تا
بہ ملامت نہ انجامد واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

ترجمہ:- نگاہ کی گہرائی نہ کتاب کی ترتیب اور بابوں کو آراستہ کرنے میں اختصار کلام کو مصلحت سمجھا یہاں تک کہ اس
گھنا باغ اور معنجان باغیچہ کو جنت کی طرح آٹھ بابوں پر تقسیم کرنے کا اتفاق پڑا، اور اسی وجہ سے یہ مختصر ہے تاکہ کدورت
نہ پیدا ہو، اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والے ہیں درستی کا اور اس کی طرف ٹھکانا اور لوٹ کر جانے کی جگہ ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- امعان نظر نظر کی گہرائی۔ ترتیب ع ہر شئی کو اسکے مقام پر رکھنا۔ تہذیب ع
آراستہ کرنا۔ ابواب باب کی جمع ہے، بمعنی، دروازہ۔ مجاز احصہ کتاب مراد ہے۔ ایجاز اختصار۔ مصلحت ع نیک
صلاح، اچھا مشورہ، مناسب تجویز، خوبی، بھلائی، حکمت، پالیسی، جمع مصالح۔ روضہ باغ، جمع ریاض۔ غنا گھنا۔
حدیقہ ع باغ جمع، حدائق۔ غلبا گھنا۔ بہشت جنت، جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور آٹھ مراتب ہیں (۱) دار
السلام (۲) دار الخلد (۳) دار القرار (۴) جنت عدن (۵) جنت نعیم (۶) جنت الماویٰ (۷) علیین (۸) فردوس۔ واللہ
اعلم بالصواب الخ اور سچ بات حق تعالیٰ ہی جانتے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اسی کی طرف ٹھکانا
ہے۔ سالہا برسوں۔ زماہر ذرہ خاک ہماری خاک کاہر ذرہ افتادہ پڑا ہوا۔ مگر شاید۔ صاحب دلے دل والا،

اللہ والا۔ درویشاں درویش کی جمع ہے، معنی ہیں فقیر۔ اس سے مراد شیخ سعدی کی ذات گرامی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ یہ کتاب ہمیشہ ہمیش باقی رہے گی اور ہمارے بدن کے ذرے منتشر ہو جائیں گے اور مٹی ہو جائے گی، الغرض یہ کتاب ہماری یادگار ہے کیونکہ یہ دنیا فانی ہے اور کسی چیز کو بقا نہیں لہذا میں بھی اس آب و گل سے آخرت کی طرف رحلت کروں گا۔ اور اس کتاب کو دیکھ کر کوئی اللہ والا میرے لئے رحمت کی دعا کر دے۔

امعان نظر الخ کا مطلب یہ ہے کہ اس کتاب کو ترتیب دینے کے سلسلے میں میں نے مصلحت یہ دیکھی کہ جنت کی طرح آٹھ بابوں پر اس کو تقسیم کر دوں، چنانچہ اس بات کے پیش نظر میں نے اس کو مختصر کیا ہے تاکہ دیکھنے والا اس اور پڑھنے والوں کو رنج و ملال محسوس نہ ہو۔

باب اول در سیرت پادشاہاں باب دوم در اخلاق درویشاں باب سوم در فضیلت قناعت
باب چہارم در فوائد خاموشی باب پنجم در عشق و جوانی باب ششم در ضعف و پیری
باب ہفتم در تاثیر تربیت ، باب ہشتم در آداب صحبت و حکمت

ترجمہ :- پہلا باب بادشاہوں کی سیرت کے بیان میں۔ دوسرا باب درویشوں کے اخلاق کے بیان میں۔ تیسرا باب قناعت کی فضیلت کے بیان میں۔ چوتھا باب چپ رہنے کے فوائد کے بیان میں۔ پانچواں باب جوانی اور عشق کے بیان میں۔ چھٹا باب ضعیفی اور بڑھاپے کے بیان میں۔ ساتواں باب تربیت کی تاثیر کے بیان میں۔ آٹھواں باب صحبت کے آداب کے بیان میں۔

مثنوی در آل مدت کہ مارا وقت خوش بود ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود
مراد ما نصیحت بود و کفایت حوالہ با خدا کریم و رفیق

ترجمہ :- (۱) اس زمانے میں جبکہ ہم کو خوش وقتی حاصل ہوئی تھی سن ہجری چھ سو پچھن تھے۔

(۲) ہمارا مقصد نصیحت کرنا تھا سو ہم نے کر دی۔ ہم نے خدا کے حوالہ کر دیا اور ہم چلے گئے۔

حل الفاظ و مطلب :- باب ع دروازہ، مجازاً حصہ کتاب مراد ہے، اس کی جمع ابواب و بیان آتی ہے۔

سیرت عادت، خصلت جمع سیر۔ اخلاق خلق کی جمع ہے، عادت، خصلت۔ فضیلت ع بزرگی، جمع فضائل۔

فوائد ع فائدہ کی جمع ہے، نفع۔ عشق محبت کرنا۔ قناعت تھوڑی سی چیز پر صبر کرنا۔ ضعف کمزوری۔ پیری بڑھاپا۔ تربیت اصلاح کرنا۔ آداب ادب کی جمع ہے، تہذیب، احترام، شائستگی، تمیز وغیرہ۔ مراد مقصد۔

مطلب یہ ہے کہ جس زمانہ میں یہ کتاب پوری ہوئی تھی ۶۵۶ھ تھا، ہماری آرزو اور خواہش اور ہمارا کام نصیحت کرنا تھا، چنانچہ ہم نے نصیحت کر دی اور اس کتاب کو اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر دیا اور اب ہم اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔

مقدمہ سعدی تمام شد بتوفیق اللہ تعالیٰ و عونہ ظفر بن حسین مرحوم مقام نعت پور

پوسٹ حسان دایہ کاکلی ضلع اتر دینا چور بنگال

باب اول در سیرت پادشاہاں

پہلا باب بادشاہوں کی سیرت کے بیان میں

حکایت (۱) پادشاہے راشنیدم کہ بکشتن اسیرے اشارہ کردیچارہ در انحال
نومیدی بزبانے کہ داشت ملک را دشنام دادن گرفت و سقط گفتن کہ گفتہ اند ہر کہ
دست از جاں بشوید ہر چہ در دل آرد بگوید۔

ترجمہ :- ایک بادشاہ کا قصہ میں نے سنا کہ اس نے ایک قیدی کے قتل کرنے کا حکم دیا اس بے چارے قیدی نے اس نامیدی کی حالت میں جو زبان جانتا تھا (اسی زبان میں) بادشاہ کو گالیاں دینی شروع کر دیں، اور برا بھلا کہنا شروع کر دیا کیونکہ بزرگوں کا مقولہ ہے کہ جو شخص جان سے ہاتھ دھو لیتا ہے تو جو کچھ جی میں آتا ہے کہہ دیتا ہے۔

حل الفاظ :- باب عربی لفظ ہے، معنی ہیں دروازہ۔ یہاں مجازاً حصہ کتاب مراد ہے۔ باب کی جمع ابواب اور بیان آتی ہے، اور فارسی کے قاعدہ کے مطابق اسکی جمع بابا آتی ہے۔ قاعدہ غیر ذوی العقول کی جمع الف اور ہاء کے ساتھ آتی ہے، اور ذوی العقول کی جمع الف اور نون کے ساتھ آتی ہے، لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں بلکہ کبھی کبھی اس کے خلاف بھی ہو جاتا ہے بلکہ یہ قاعدہ اکثری ہے۔ اول جمع پہلا، اس کی جمع اوائل آتی ہے۔ سیرت مع سین کے کسرہ پہلے کے سکون اور راء کے فتح کے ساتھ ہے معنی ہیں خصلت، عادت، روش، جمع سیر۔ پادشاہ یہ لفظ مرکب ہے پاد بمعنی تخت اور شاہ بمعنی مالک سے، چونکہ دونوں کا بہت زیادہ اتصال ہے اس معنی کر کے اس لفظ مرکب کا اطلاق صرف بادشاہ ہی پر ہوتا ہے۔ پادشاہاں یہ پادشاہ کی جمع ہے۔ پادشاہ چونکہ ذوی العقول میں سے ہے اس لئے اس کی جمع الف اور نون کے ساتھ آئی ہے۔ نیز یہ بات بھی یاد رکھیں کہ پادشاہ مرکب اضافی ہے اور اضافت منقولی ہے یعنی اس میں الٹ پھیر ہوئی ہے اصل عبارت ہے : شاہ پاد۔ شاہ کے معنی صاحب اور پاد کے معنی تخت یعنی صاحب تخت۔ حکایت مع ثلاثی مجرد کا مصدر ہے، باب ضرب سے آتا ہے معنی ہیں، قصہ، کہانی جمع حکایات۔ پادشاہے میں کی وحدت کیلئے ہے، یائی وحدت کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ترجمہ اردو زبان میں ایک سے کیا جاتا ہے یعنی ایک بادشاہ۔ پادشاہے سے پہلے لفظ نقل محذوف ہے، نقل پادشاہے۔ را یہ علامت مفعول ہے۔ شنیدم شنیدن سے واحد شکم فعل ماضی مطلق ہے، میں نے سنی۔ کہ کاف حرف بیانیہ ہے جو ماقبل کی وضاحت اور بیان کے لئے آتی ہے۔ بکشتن میں ہاء محض تحسین اور خوبصورتی کے لئے بڑھائی گئی ہے کشتن کے معنی ہیں مار ڈالنا، قتل کرنا۔ اسیرے اس میں بھی کی وحدت کے لئے ہے یعنی ایک قیدی، اسیر کی جمع اسیری و غیرہ آتی ہے۔ اشارہ باب افعال کا مصدر ہے معنی ہیں اشارہ کرنا، جمع اشارات۔ اشارہ کر دے مراد حکم کر دے، اس لئے کہ بادشاہوں کا دستور اور ضابطہ ہے کہ وہ زبانی حکم بہت کم دیا کرتے ہیں اکثر و بیشتر اشارہ کر دیا کرتے ہیں الحاصل اشارہ کر دے کے معنی ہیں اس نے حکم دیا۔ پیچارہ یہ

لفظ مرکب ہے بے حرف نفی اور کلمہ چارہ سے یعنی جس کو کوئی چارہ نہ ہو، بیچارہ اس کو کہتے ہیں جو اپنی پریشانیوں، مصیبتوں کو دور نہ کر سکے۔ درال حالت اس حالت میں۔ آل اسم اشارہ اور حالت مشارالہ ہے، حالت اس کی بنیاد حالات آتی ہے معنی ہیں کیفیت۔ نو میدی یہ فارسی لفظ ہے اس کے معنی ہیں مایوسی، ناامیدی۔ یہ لفظ تا حرف نفی اور امید بمعنی آرزو اور کی مصدری سے مرکب ہے، تا کے الف کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا اور امید کے الف کو واہ سے بدل دیا نو میدی ہو گیا۔ بزبانے یہ لفظ زبان زلہ کے فتح کے ساتھ ادبیائی موصولہ سے مرکب ہے جو زبان کہ۔ داشت داشتن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق ہے یہاں مضارع کے معنی میں ہے یعنی رکھتا ہے۔ ملک میم کے فتح اور لام کے کسرہ کے ساتھ بمعنی، بادشاہ، جمع ملوک۔ اور ایک لفظ ملوک میم کے ضمہ اور لام کے سکون کے ساتھ ہے بمعنی سلطنت جمع ممالک، اور ایک لفظ ملوک میم اور لام دونوں کے فتح کے ساتھ ہے بمعنی فرشتہ جمع ملائک۔ ملک لام کے سکون اور میم کے کسرہ کے ساتھ بمعنی ملکیت، مملوکہ چیز، جمع املاک۔ را علامت مفعول ہے۔ دشنام دش بمعنی گالی اور نام سے مرکب ہے۔ دشنام دادن گرفت گالی دینا شروع کر دیا۔ سقط سین کے کسرہ اور قاف کے زیر اور زیر کے ساتھ ہے بمعنی بے ہودہ بات، بشوید میں باء زائد ہے۔ شوید شستن سے واحد غائب فعل مضارع ہے، دھوتا ہے۔ آرد آوردن سے واحد غائب فعل مضارع ہے آتا ہے، لاتا ہے۔ گوید ب زائد ہے۔ گوید گفتن سے واحد غائب فعل مضارع ہے کہہ دیتا ہے۔

مطلب:- یہ حقیقت ہے کہ جب آدمی اپنی زندگی کی آخری سانس لینے لگتا ہے اور موت کا پنجہ اس کو پکڑ لیتا ہے، ناامیدی اور مایوسی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے تو اس کی زبان قابو میں نہیں رہتی جو زبان بھی وہ جانتا ہے خواہ فارسی ہو یا عربی یا انگریزی، بنگلہ یا اردو اسی میں برا بھلا کہنا شروع کر دیتا ہے اس طرح اس حکایت میں ایک بادشاہ کا قصہ نقل کیا گیا ہے کہ اس نے ایک قیدی کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا، جب اس قیدی نے دیکھا کہ اب تو جان جائیگی ہی بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے چلو بادشاہ کو گالی دیدو۔ چنانچہ وہ اپنی زندگی سے ناامید ہو کر جو زبان اس کو آتی تھی اسی میں بادشاہ کے حق میں نازیبا کلمات کہنے شروع کر دیئے۔

بیت وقت ضرورت چو نماںد گریز دست بگیر سر شمشیر تیز

ترجمہ:- ضرورت کے وقت جب بھاگنے کا موقع نہیں رہتا تو ہاتھ تیز تلوار کا قبضہ تمام لیتا ہے۔

توضیح الفاظ:- بیت ع کمر جمع بیوت اور یہاں مجازاً بیت کے معنی شعر کے ہیں، جمع ابیات۔ وقت عربی لفظ ہے واو کے فتح کے ساتھ ہے بمعنی قائم، وقت جمع اوقات۔ یہ لفظ فارسی اور اردو میں بھی مستعمل ہے۔ ضرورت یہ لفظ عربی ہے ضاد کے فتح کے ساتھ ہے بمعنی حاجت، خواہش، مانگ، طلب۔ چو حرف شرط ہے معنی ہیں جب، یہ اصل میں چوں تھا ضرورت شعری کی وجہ نون کو حذف کر دیا گیا ہے۔ نماںد ماندن سے واحد غائب فعل مضارع منفی ہے، نہیں رہتا ہے۔ گریز گریختن بمعنی بھاگنے کا حاصل مصدر ہے۔ بگیرد اس میں ب زائد ہے، گیرد گرفتن سے واحد غائب فعل مضارع ہے معنی ہیں پکڑتا ہے۔ سر بمعنی سرا، قبضہ، نوک۔ شمشیر یہ لفظ شمش بمعنی ناخن اور

شیر سے مرکب اضافی ہے۔ تلواری کو شمشیر اسلئے کہتے ہیں کہ وہ بھی بشکل ناخن بنائی جاتی ہے، یہاں شمشیر علم ہے اور مفرد کے درجہ میں ہے۔ تیز ف معنی ہیں چالاک، دھار۔ یہاں یہی معنی مراد ہے۔ شمشیر تیز مرکب تو صغنی ہے شمشیر موصوف اور تیز صفت۔

مطلب :- اس شعر کے دو مطلب ہو سکتے ہیں (۱) جب سر شمشیر سے مراد تلواری کی نوک لی جائے تو اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جب آدمی ان جیسے کٹھن اور سخت معاملات میں پھنس جاتا ہے تو اس کے دل سے خوف و ہراس و ڈر نکل جاتا ہے اور تلواری کو ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے اور اپنے زخمی ہونے کی پرواہ نہیں کرتا، (۲) اور اگر سر شمشیر سے مراد تلواری کا قبضہ ہو تو اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جب بھاگنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو تلواری کا قبضہ تھام کر جنگ اور لڑائی کرنے اور مرنے اور مارنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

شعر **إِذَا يَيْتَسَ الْإِنْسَانُ طَالَ لِسَانُهُ كَسِنُورٍ مَغْلُوبٍ يَصُولُ عَلَى الْكَلْبِ**

ترجمہ :- جب انسان مایوس ہو جاتا ہے تو اسکی زبان دراز ہو جاتی ہے جیسے کہ عاجز ملی کتے پر حملہ کر دیتی ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- **إِذَا** حرف شرط معنی ہیں، جب۔ **يَيْتَسَ** باب حسب اور ضرب سے آتا ہے معنی ہیں مایوس ہونا، ناامید ہونا۔ **الْإِنْسَانُ** جسم خاکی کو انسان کہتے ہیں۔ **الْإِنْسَانُ يَيْتَسُ** کا فاعل ہے، انسان کی جمع آناسی، اناسیۃ و آناس آتی ہے۔ **طَالَ** باب ضرب و نصر مصدر طول، لمبا ہونا، دراز ہونا۔ **لِسَانٌ** معنی ہیں زبان، اسکی جمع **اللُّسُنُ** **الْأَيْسَنَةُ** لُسُنُ آتی ہے۔ **كَسِنُورٍ** اسم جامد ہے اسکے معنی ہیں ٹی، جمع سنائر۔ **مَغْلُوبٍ** باب ضرب سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، دبا ہوا ہونا، مغلوب و عاجز ہونا۔ **يَصُولُ** باب نصر سے ہے مصدر **صَوْلٌ وَ صَوْلَةٌ** آتا ہے معنی ہیں حملہ کرنا۔ **عَلَى** حرف جر ہے۔ **الْكَلْبِ** معنی کتا، جمع کلاب۔

مطلب :- اس شعر کا مفہوم بھی وہی ہے جو ماقبل میں گزرا ہے یعنی جب انسان اپنی زندگی سے ہاتھ دھو لیتا ہے تو پھر اسکی زبان قابو میں نہیں رہتی جو چاہتا ہے کہہ دیتا ہے جیسا کہ ملی باوجودیکہ طاقت کے اعتبار سے کتے کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے لیکن جب کتے کی ایذا رسانی سے پریشان ہو جاتی ہے اور عاجز ہو جاتی ہے تو کتے پر حملہ کر دیتی ہے۔

ملک پر سید کہ چہ میگوید کیے از دُزرائے نیک محضر گفت اے خداوند ہمگوید
وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَاقِبِينَ عَنِ النَّاسِ ملک راحمت آمد و از سر خون او درگذشت
وزیر دیگر کہ خدا بود گفت ابنائے جنس ما را شاید در حضرت پادشاہاں جز برآستی سخن
گفتن ایں ملک را دشنام داد و نامزد گفت ملک روی از ایں سخن در ہم کشید و گفت آں دروغ
کہ وے گفت پسندیدہ تر آمد مرا ازیں راست کہ تو گفتی کہ روئے آن در مصلحت بود
و بنائے ایں برخش و خرد مند اں گفتہ اند دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔

ترجمہ :- بادشاہ نے پوچھا کہ یہ قیدی کیا کہہ رہا ہے، نیک خصلت وزیروں میں سے ایک وزیر نے کہا کہ اسے آقائے نعت دہیہ کہہ رہا ہے وہ لوگ بڑے اچھے ہیں جو غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں، بادشاہ کو رحم آیا اور اس کے قتل کا خیال چھوڑ دیا، دوسرا وزیر جو اس وزیر کا مخالف تھا اس نے کہا کہ ہمارے عہد سے کے لوگوں کو بادشاہوں کے دربار میں سچی بات کے سوا کچھ نہیں کہنا چاہئے، اس نے بادشاہ کو گالیاں دی اور نامناسب باتیں کہیں، بادشاہ نے یہ بات سن کر غصہ سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ وہ جھوٹ جو اس نے بولا مجھے زیادہ پسند آیا اس سچ سے جو تو نے کہا، کیونکہ اس کا رخ ایک نیکی کی طرف تھا اور اس سچ کی بنیاد برائی پر ہے، اور عقلمندوں نے کہا ہے کہ وہ جھوٹ جس میں مصلحت شامل ہو قندہ برپا کر نیوالی سچائی سے بہتر ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- پرسید پرسید سے واحد غائب فعل ماضی مطلق ہے، اس نے پوچھا کہ حرف بیان ہے۔
چہ حرف استفہام ہے معنی ہیں، کیا۔ لی گوید گفتن سے واحد غائب فعل حال ہے معنی ہیں کہتا ہے، کہہ رہا ہے۔ یکے لفظ یک اور کی تکبیر سے مرکب ہے تکبیر کا ترجمہ اردو میں کوئی، چند وغیرہ سے کیا جاتا ہے یکے کے معنی ہیں کوئی ایک۔
وزیر وزیر کی جمع ہے یہ عربی لفظ ہے معنی ہیں، بار برداری کا شریک، چونکہ سلطنت کے کام کا بوجھ اٹھانے میں وزیر بھی بادشاہ کا شریک ہوتا ہے اس واسطے اس عہدے کا نام وزیر رکھا گیا۔ نیک محضر یہ وزیر کی صفت ہے معنی ہیں نیک خصلت، نیک عادت، نیک باطن۔ نیک محضر ایسے لوگوں کو کہتے ہیں جسکی طبیعت میں ہمیشہ لوگوں کے واسطے آرام ہو نچاٹا یا جائے، وہ شخص جو ہمیشہ دوسروں کو حاضر و غائب نیکی سے یاد کرے۔ گفت اس نے کہا۔ اے حرف ندا ہے۔ ہی گوید یہ کہہ رہا ہے۔
الکاظمین یہ عربی لفظ ہے کاظم کی جمع ہے باب ضرب سے آتا ہے اس کے معنی ہیں غصہ پینے والے، ضبط کرنے والے۔ الغیظ باب ضرب سے آتا ہے اور یہ مصدر کا صیغہ ہے معنی ہیں غصہ۔ العافین اسم فاعل کا صیغہ ہے عافی کی جمع ہے، باب نصر سے آتا ہے معنی ہیں معاف کر نیوالے۔ رحمت رَحْمَ یَرْحَمُ کا مصدر ہے بمعنی رحم کرنا۔ سرف بمعنی خیال۔ خون زخمی کرنا، یہاں مجازاً قتل کے معنی میں ہے۔ از سر خون او اس کے قتل کا خیال۔ گذشت گذشتن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق ہے اس نے چھوڑ دیا۔ وزیر دیگر دوسرا وزیر ضد کو اس کا مخالف۔ اہلئے جنس ہم پیشہ۔ مراد وزراء ہیں۔ اہلئے ابن کی جمع ہے معنی ہیں بیٹا۔ جنس مناطہ کی اصطلاح میں جنس اس کلی کو کہتے ہیں جو مختلف الحقائق افراد پر بول جائے، مثلاً حیوان یہ لفظ جنس ہے اس کے تحت انسان بھی ہیں گدھا، گھوڑا وغیرہ سب ہیں لیکن ہر ایک کی حقیقت الگ الگ ہے مثلاً انسان کی حقیقت حیوان نامق ہے، گدھے کی حقیقت حیوان ناہق ہے، گھوڑے کی حقیقت حیوان صالح ہے۔ ہمارا ہم لوگوں کو۔ شاید نہیں چاہئے۔ در حرف ہے معنی ہیں، میں۔ حضرت درگاہ، بارگاہ، دربار۔ اسی طرح ناموں کے شروع میں بطور تعظیم کے یہ لفظ لایا جاتا ہے یہاں دربار کے معنی میں ہے۔ راست ف سچ، درست۔ نامز نا لائق، بیہودہ از میں سخن اس بات سے۔ روئے در ہم کشید منہ پھیر لیا، اس سے ناراض ہو گیا۔
دورغ ف جھوٹ۔ پسندیدہ تر آمد زیادہ پسند آئی۔ مصلحت بھلائی، اچھی بات۔ صلاح اچھا مشورہ، جمع مصالح۔ خبث رگ گندگی، برائی۔ گفت اندہ ماضی قریب سے جمع غائب کا صیغہ ہے، انہوں نے کہا ہے۔ بہ بہتر ہے۔ قندہ رگ فساد۔

مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کا میلان صلاح اور درستی کی طرف تھا اور وزیر کا میلان گندگی اور برائی کی طرف، اسی لئے بادشاہ نے اس سے کہا کہ وہ جھوٹ بات جو اس نے کہی تیرے اس سچ بات سے مجھے زیادہ پسند آئی۔ شیخ سعدی نے فرمایا کہ فطنوں نے کہا ہے کہ مصلحت آمیز جھوٹ فتنہ و فساد برپا کر نیوالی سچائی سے بہتر ہے۔

قطعہ ہر کہ شاہ آل کند کہ او گوید حیف باشد کہ جز نگو گوید

ترجمہ:- جو شخص ایسا ہو کہ بادشاہ وہی کرتا ہے جو وہ کہتا ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ شخص بھلائی کے سوا کوئی بات کہے۔

حل الفاظ و مطلب:- شاہ ف بادشاہ، جمع شاہاں۔ آن کند وہی کرتا ہے کہ او گوید جو وہ کہتا ہے حیف ع افسوس، ظلم۔ یہاں مجازاً نامناسب کے معنی میں ہے حیف کی جمع خوف آتی ہے۔ کہ حرف بیانہ ہے یہ لفظ ہر بیان کے شروع میں آتا ہے اس کو کاف سر جملہ بھی کہتے ہیں۔ نگو بھلائی، اچھائی۔

مطلب یہ ہے کہ جس شخص کے کہنے پر بادشاہ چلتا ہو اس کے باوجود اگر وہ شخص بھلی اور اچھی بات نہ کہے تو یہ بڑے ظلم کی بات ہے۔

لطیفہ:- بر طاق ایوان فریدوں نوشتہ بود مثنوی

جہاں اے برادر نمائند بکس دل اندر جہاں آفریں بند و بس
مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت کہ بسیار کس چوں تو پرورد و گشت
چو آہنگ رفتن کند جان پاک چہ بر تخت مزدن چہ بر روئے خاک

ترجمہ:- فریدوں بادشاہ کے محل کی محراب پر لکھا ہوا تھا۔

مثنوی (۱) اے بھائی دنیا کسی کے ساتھ نہیں رہتی دل کو دنیا کے پیدا کر نیوالے سے لگاتی کچھ نہیں۔

(۲) دنیاوی ملک پر بھروسہ نہ کر اور اسکے سہارے نہ رہ اس لئے کہ دنیا نے تجھ جیسے بہت سوں کو پالا اور مار ڈالا۔

(۳) جب پاک جان جانے کا ارادہ کرے تو خاک اور تخت شاہی پر مرزا دونوں برابر ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- لطیفہ ع وہ باریک اور پسندیدہ بات جس کے سننے سے طبیعت کو ایک قسم کی خوشی حاصل ہوتی ہے، جمع لطائف۔ طاق محراب، جو مقام شاہی میں صدر دروازے کے قریب بنائی جاتی ہے۔ ایوان محل جمع، اداوین۔ فریدوں فاء کے فتح اور راء کے کسرہ کے ساتھ اور بعض نے کہا کہ فاء اور راء دونوں کے کسرہ کے ساتھ ہے، یہ لفظ فرقی کلمہ تحسین اور دونوں کلمہ نسبت سے مرکب ہے، ایک بادشاہ کا نام ہے جس نے خفاک کو قتل کر کے ایران، توران، روم پر قابض ہو کر نہایت عدل و انصاف کیساتھ حکمرانی کی تھی۔ (برہان قاطع) نوشتہ بود ماضی بعید کا صیغہ ہے، لکھا ہوا تھا۔ جہاں ف دنیا، یہ لفظ ترکیب میں نہ ماند کا فاعل بن رہا ہے۔ اے حرف ندا ہے۔ برادر ف بھائی۔ بہ کس کسی کے ساتھ۔ آفریں اسم فاعل سائی ہے، پیدا کر نیوالا۔ بند بستن سے

نے فرمایا ہے کہ خراسان کے معنی مشرق کے ہیں چونکہ یہ ملک جانب مشرق میں واقع ہے اسی وجہ سے اس کا نام خراسان رکھا گیا۔ سلطان راع بادشاہ جمع سلاطین۔ محمود راع جس کی تعریف کی گئی، سلطان محمود غزنویں کے بادشاہ کا نام ہے جس نے ہندوستان پر سترہ حملے کئے تھے۔ سبکتگین سلطان محمود غزنوی کے باپ کا نام ہے۔ سبکتگین یہ لفظ سبک اور تگ اور ین کلمہ نسبت سے مرکب ہے سبک کے معنی ہیں ہلکا، تیز و چالاک، تگ کے معنی ہیں کمریا تلکین بمعنی قدم سے مرکب ہے۔ چونکہ یہ شخص سبک قدم اور چالاک تھا اسی وجہ سے اس کا یہ نام پڑ گیا۔ علامت مفعول ہے۔ دید اس نے دیکھا کہ کاف حرف بیانہ ہے۔ جملہ راع تمام، سارا۔ وجود باب ضرب۔ ضرب کا مصدر ہے معنی ہیں، پانا۔ یہاں مجازاً جسم مراد ہے۔ ریختہ بور بکھرے ہوئے تھے۔ خاک شدہ مٹی ہو گئی تھی۔ چشمان چشم کی جمع ہے آنکھیں۔ ہچیاں اسی طرح۔ اس سے پہلے ”کہ سابق بود“ عبارت محذوف ہے۔ چشم خانہ یہاں اضافت مقلوبی ہے یعنی مضاف مضاف الیہ میں رد و بدل ہوا ہے اصل عبارت اس طرح ہے ”خانہ چشم“ (پتلی) ہی گردید ماضی استمراری ہے، گردش کر رہی تھیں۔ نظری کر دید دیکھ رہی تھیں۔ سائر راع تمام، تمامی، چلنے والا۔ لیکن یہاں مجازاً مشہور کے معنی میں ہے۔ تاویل راع اول بمعنی رجوع سے مشتق ہے۔ تاویل کلام کو ظاہر معنی سے کسی دوسرے معنی کی طرف پھیرنے کا نام ہے۔ فردماند عاجز رہ گئے۔ درویشے میں ی مجہول ہے جو وحدت کے معنی دیتی ہے درویشے کے معنی ہیں ایک فقیر۔ بجا آورد خدمت بجالایا۔ ہنوز ف اب تک۔ گراں نگہبان، محافظ۔ بادگراں دوسروں کے پاس۔

مطلب یہ ہے کہ اس حکایت میں شیخ سعدی نے سلطان محمود غزنوی کا واقعہ بیان کیا ہے، محققین نے کہا ہے کہ سلطان محمود غزنوی ہندوستان پر سترہ حملے کئے تھے۔ الغرض واقعہ یہ ہے کہ خراسان کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ نے سلطان محمود غزنوی کو مرنے کے سوسال بعد خواب میں دیکھا کہ اس کا سارا جسم ریزہ ریزہ ہو گیا ہے مگر اس کی آنکھیں جوں کی توں اپنے حلقوں میں گردش کر رہی ہیں وہ اس سے بڑا متعجب ہوا اور حکیموں و دانشوروں سے اس خواب کا تذکرہ کیا لیکن سب کے سب اس کی تعبیر بتانے سے عاجز رہ گئے، اسی مجلس میں ایک درویش تھا اس نے تعبیر بتائی اور کہا کہ وہ بادشاہ تو اس دنیا سے جا چکا ہے لیکن اس کی آنکھیں اب تک یہ ماجرا دیکھ رہی ہیں کہ اس کا ملک دوسروں کے قبضے میں ہے۔

قطعہ بس نامور بزی ز میں دفن کردہ اند کز ہستیش بروئے زمیں بر نشاں نمائد
آں پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک خاکش چناں بخورد کزو استخواں نمائد
زندہ است نام فرخ نوشیر وال بعدل گرچہ بے گذشت کہ نوشیر وال نمائد
خیرے کن اے فلاں وغنیمت شمار عمر زان پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نمائد

ترجمہ :- (۱) بہت سے معروف و مشہور لوگ زمین کے نیچے دفن کر دیئے گئے ہیں، کہ ان کی ہستی کا ردئے زمین پر ایک نشان باقی نہیں رہا

(۲) اس بوڑھی لاش کو مٹی کے نیچے دفن کر دیا، مٹی نے اس کو ایسا کھایا کہ اس کی ہڈی بھی باقی نہ رہی۔

(۳) نوشیر داں بادشاہ کا مبارک نام انصاف کی وجہ سے زندہ ہے، اگرچہ مدت گزر گئی کہ نوشیر داں نہیں رہا

(۴) اے فلاں کوئی نیکی کر اور عمر کو غنیمت شمار کر، اس سے پہلے کہ یہ آواز آئے کہ فلاں نہیں رہا

حل الفاظ و مطلب :- بس ف بہت۔ نامور ف یہ لفظ "نام" اور "ور" سے مرکب ہے معنی ہیں نام والا۔

یعنی معروف و مشہور۔ یا پھر نام آور کا مخفف ہے۔ زمین یہ لفظ زم بمعنی سرد اور ین کلمہ نسبت سے مرکب ہے

زمین کو زمین اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں زیادہ تر پانی ہے۔ دفن ع گاڑنا۔ کردہ اند یہ جمع غائب کا صیغہ ہے اس کا

فاعل محذوف ہے اور نامور اس کا مفعول ہے، اور اگر کردہ اند کردہ شدہ اند کے معنی میں ہو تو نامور مفعول مالم بم

فاعل ہو گا۔ (گزار معانی) ہستی ف وجود، انانیت، ذات۔ بروئے زمین بر یہ اصل میں بروئے زمین تھا

ضرورت شعری کی وجہ سے بر کو مؤخر کر دیا گیا ہے اور بروئے پر باء زائد داخل کر دی گئی ہے، اور دوسرے نسخے میں

بروئے زمین یک ہے۔ نمائند مانندن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق بحث نفی ہے، نہیں رہا۔ پیر لاشہ بوڑھی

لاش، اس سے مراد وہ عورت ہے جس کی موجودگی کی بناء پر نوشیر داں کے محل کی دیوار ٹیڑھی بنائی گئی تھی اور

نوشیر داں نے زبردستی اس بوڑھی عورت سے مکان خالی کرالینا مناسب نہیں سمجھا تھا، اور یہ بھی ہو سکتا ہے پیر لاشہ

سے مراد سلطان محمود غزنوی کی لاش ہو۔ سپردند لوگوں نے سپرد کر دیا، دفن کر دیا۔ چٹاں اس طرح، ایسا۔ بخورد

میں باء زائد ہے، خورد خوردن سے واحد غائب فعل ماضی ہے، اس نے کھایا۔ استخوان یہ لفظ اُست بمعنی انگلندہ یعنی

ڈالا ہوا اور خواں بمعنی دستر خوان سے مرکب ہے اب پورے لفظ کا ترجمہ ہو گا کہ وہ چیز جو دستر خوان میں ڈالی جاتی ہے

یعنی ہڈی۔ فرخ یہ لفظ فرد اور رخ سے مرکب ہے معنی ہیں روشن، مبارک، اچھا۔ نوشیر داں یہ لفظ نوشی بمعنی

شیریں اور رواں بمعنی جان سے مرکب ہے چونکہ یہ بادشاہ بہت ہی عادل و منصف تھا اسی وجہ سے اس کا یہ نام پڑ گیا۔

بعض شاعرین نے کہا ہے کہ اگر یہ بات صحیح ہو تو یہ اس کا لقب ہونا چاہئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ قبل

نوشیر داں ایران کا حکمران تھا، بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وَلِدْتُ أَنَا فِي ذَمِّنِ

الْقَلْبِ الْعَادِلِ یعنی میں عادل بادشاہ کے زمانے میں پیدا کیا گیا ہوں۔ شیخ سعدی کے زمانے میں اس کے گزرنے کے

سات سو برس ہو گئے تھے لیکن یہ شخص بڑا عادل اور منصف تھا کہ ہر ایک کی زبان پر اس کی صفات اور اس کا نام تھا۔

(حاشیہ گلستان سعدی) خیرے کن کوئی بھلائی کر۔ غنیمت وہ مال جو بغیر محنت و مشقت کے حاصل ہو۔ شمار

شمر دن سے واحد حاضر فعل امر ہے، تو شمار کر۔ عمر زندگی جمع اعمار، عمر ز آں پیشتر اس سے پہلے۔ بانگ آواز۔

بر آید نکل آئے۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا سے کوچ کرنے سے پہلے کچھ نیکی جمع کر لے کہ تیرے مرنے کے بعد لوگ

کہنے لگیں کہ فلاں شخص نہیں رہا اور تجھے دیکھ کر لوگ نصیحت حاصل کریں۔

اس حکایت و اشعار کا مطلب یہ ہے کہ یہ دنیا فانی ہے کسی کو یہاں ہمیشہ ہمیش رہنا نہیں ہے لہذا چند روزہ زندگی میں

اچھے امور اور نیکی کے کام کر لینے چاہئیں اس لئے کہ جب روح قصص غصری سے پرواز کر جائے گی تو اعمال کا سلسلہ

منقطع ہو جائے گا لہذا جتنا ہو سکے مرنے سے پہلے پہلے نیک کام کر لینا چاہئے۔

حکایت (۳) :- ملک زادہ راشنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند و خوبی بارے پدر بکراہت و استحقار دروے نظر ہی کرد پسر بفرست و استبصار دریافت و گفت اے پدر کوتاہ خردمند بہ کہ نادان بلند نہ ہرچہ بقامت کہتر بقیمت بہتر نقرہ الشاة نَخِیْفَةُ وَالْفِیْلُ جِیْفَةُ۔

ترجمہ :- میں نے ایک بادشاہ کے لڑکے کا واقعہ سنا ہے کہ وہ پستہ قد اور بد صورت تھا اور اسکے دوسرے بھائی لمبے اور خوبصورت تھے ایک مرتبہ باپ کراہت اور حقارت سے اس کو دیکھ رہا تھا لڑکے نے اپنی دانائی اور بصیرت سے اس بات کو سمجھ لیا اور کہا اے باپ پستہ قد عقلمند لمبے بے وقوف سے اچھا ہوتا ہے کیا یہ بات درست نہیں کہ جو چیز قد میں چھوٹی ہوتی ہے قیمت میں بہتر ہوتی ہے۔ فقروں بکری پاک ہے اور ہاتھی ناپاک ہے۔

شعر اَقْلَ جَبَالِ الْأَرْضِ طُورُ وَاِنَّهُ لَا عَظْمَ عِنْدَ اللَّهِ قَدْرًا وَمَنْزِلًا

دنیا کے پہاڑوں میں چھوٹا پہاڑ طور ہے اور یقیناً وہ اللہ کے نزدیک قدر و منزلت کے اعتبار سے بہت بڑا ہے

قطعہ آل شنیدی کہ لاغر دانا گفت بارے بابلہ فربہ
اسپ تازی اگر ضعیف بود ہمچناں از طویلہ خربہ

ترجمہ :- (۱) تو نے وہ بات سنی ہے کہ ایک ڈبلے پستے عقلمند نے ایک مرتبہ ایک موٹے بیوقوف سے کہا (۲) عربی گھوڑا اگرچہ کمزور ہی ہوا اسکے باوجود اصطبل کے گدھوں سے بہتر ہے

حل الفاظ و مطلب :- ملک زادہ ملک کی اضافت زادہ کی طرف اضافت مقلوبی ہے، اصل عبارت اس طرح ہے زادہ ملک، بادشاہ کا لڑکا۔ زادہ زادان سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، جتنا ہوا شنیدم شنیدان سے واحد متکلم کا صیغہ ہے میں نے سنا۔ کوتاہ پستہ قد حقیر کمزور، بد صورت، بد شکل۔ دیگر دوسرا برادران ف برادر کی جمع ہے، بھائی۔ بلند ف اونچا، لانہ خوب روئے خوبصورت۔ بارے میں کی مجہول ہے معنی ہیں ایک مرتبہ۔ کراہت ع مصدر ہے ناپسندیدہ، ناگوار، بھونڈا۔ استحقار باب استفعال سے ہے معنی ہیں حقیر جانا۔ نظر ع دیکھنا جمع الفاظ۔ فراست یہ لفظ عربی اردو دونوں میں استعمال ہوتا ہے معنی ہیں، دانائی، تیز فہمی، سمجھداری، قیافہ شناسی۔ استبصار بصیرت، سمجھداری۔ خردمند عقلمند۔ نادان بلند مرکب تو مثنوی ہے، لمبے بیوقوف۔ ہرچہ اسم موصول ہے جو کچھ قامت قد کہتر چھوٹا۔ فقرۃ جملہ، مقولہ۔ الشاة ع بکری جمع شیاہ نظیفۃ ع صاف ستھری پاک۔ الفیل ع ہاتھی۔ یہ لفظ چیل کا معرب ہے، معرب اس لفظ کو کہتے ہیں کہ اہل عرب اپنی زبان کے علاوہ دوسری زبان کے لفظ کے اندر کچھ تغیر و تبدل کر کے اس کو عربی بنالیں، چنانچہ یہ اصل میں چیل تھا جو کہ فارسی لفظ ہے پاؤں کو فلاں سے بدل کر فیل بنالیا۔ جیفۃ ع مردار۔ شعر ع جاننا، موزوں مقفی کلام کو شعر کہتے ہیں

جمع شعار۔ اقلّ عَ قُلْ یَقُلْ سے اسم تفصیل کا صیغہ ہے سب سے کم، چھوٹا۔ جبال عَ جبل کی جمع ہے معنی ہیں پہاڑ۔
 عَ اردو، ملک شام کا مشہور پہاڑ ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تجلی ہوئی تھی۔ الارض زمین، ملک جمع ارضون آرائش
 الارضی اعظم عَ اسم تفصیل کا صیغہ ہے زیادہ بزرگ۔ عِنْدَ اللّٰہِ اللہ کے نزدیک۔ قدر عَ مرتبہ۔ منزلت عَ اترنے پر
 جگہ، مرتبہ۔ شنیدی واحد حاضر فعل ماضی ہے، تو نے سنا ہے۔ لاغرف دُبلّا، پتلا۔ دلّا اسم فاعل سماعی ہے عقلمند، ہوشیار
 مجھدا۔ ابلہ ف یوقوف۔ قربہ موٹا۔ اسپ تازی عربی گھوڑا ضعیف عَ کمزور جمع ضعفہ۔ طویلہ وہ لمبی رسی جر
 میں بہت سے جانور ایک ہی وقت میں باندھے جاتے ہوں، مجازاً اس جگہ اصطبل مراد ہے۔ خرف گدھل بہ ف بہتر، اچھا
 مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدی نے اس حکایت میں ایک بادشاہ کے لڑکے کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ چھوٹا قد اور بد شکل تھا
 اور اس کے دوسرے بھائی بے قد والے اور حسین و جمیل تھے، بادشاہ ایک دن اس لڑکے کی طرف حقارت کی نظر سے
 دیکھنے لگا لڑکے نے اپنی فراست و دانائی سے تازیانہ اور کنبے لگا لے ابا جان کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جو چیز قد و قامت میں
 چھوٹی ہوتی ہے وہ قدر و قیمت میں بڑھی ہوئی ہوتی ہے، مثال کے طور پر بکری ہاتھی سے بہت ہی چھوٹی ہے مگر وہ حلال
 و پاک ہے اور ہاتھی بڑا ذلیل ڈول والا جانور ہے مگر حرام اور ناپاک ہے اسی طرح کوہ طور دنیا کے تمام پہاڑوں سے چھوٹا
 ہے مگر عزت و مرتبہ کے اعتبار سے سب سے بڑھا ہوا ہے۔ دوسرے نسخے میں کہتر کے بجائے مہتر کا لفظ ہے تو اس
 صورت میں مطلب ہو گا کہ یہ کوئی ضروری نہیں کہ جو جسم وجہ میں بڑا ہو وہ عزت و مرتبہ میں بھی بڑا ہو۔

پدر بخندید و ارکان دولت پسندیدند و برادران بجاں برنجیدند

ترجمہ :- باپ ہنس اور سلطنت کے وزیروں نے یہ بات پسند کی اور بھائیوں کو قلبی رنج ہوا

قطعہ
 تا مرد سخن نہ گفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد
 ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

ترجمہ :- (۱) جب تک آدمی نے بات نہ کہی ہو، اس کا ہنر اور عیب چھپا ہوا ہوتا ہے

(۲) ہر جنگل کے بارے میں یہ گمان مت لجا کہ وہ خالی ہے، شاید کہ چیتا سویا ہوا ہو

حل الفاظ و مطلب :- پدر ف جمع پدران۔ بخندید وہ ہنسا۔ ارکان دولت سلطنت کے وزراء

و امرہ۔ پسندیدند انہوں نے پسند کیا جان روح، دل۔ رنجیدند وہ لوگ رنجیدہ ہوئے۔ تا ف یہاں غایت کے
 لئے ہے معنی ہیں، جب تک۔ عیب برائی، خرابی جمع عیوب۔ ہنر کمال، پیشہ۔ نہفتہ چھپا ہوا۔ بیشہ ف جنگل۔

گمان ف خیال۔ مبر بردن سے نمی حاضر ہے، مت لے جا۔ شاید ف ممکن۔ پلنگ چیتا۔ خفتہ سویا ہوا۔

مطلب یہ ہے کہ بادشاہ نے اپنے لڑکے کی بات سن کر مسکرایا اور امرہ سلطنت نے اس کو بہت ہی پسند کیا لیکن
 بھائیوں کو اس سے صدمہ ہو نچا۔ آگے شیخ نے قطعہ میں ذکر کیا ہے کہ جب تک انسان خاموش رہتا ہے تو اس کے
 عیوب و ہنر بھی چھپے ہوئے رہتے ہیں لیکن کلام کرنے سے عیب و ہنر ظاہر ہو جاتے ہیں۔

شنیدم کہ ملک راوراں مدت دشمنی صعب روئے نمود چوں لشکر از ہر دو طرف
روئے در ہم آوردند و قصد مبارزت کردند اول کسیکہ بمیدان در آمد آں پسر بود و گفت

ترجمہ :- میں نے سنا ہے کہ اسی زمانے میں بادشاہ کو ایک سخت دشمن نے چہرہ دکھلایا جب دونوں طرف سے لشکر
آئے سامنے ہوئے اور لڑائی کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے جو شخص میدان میں آیا وہی لڑکا تھا اور اس نے کہا۔

﴿قطعه﴾

آں نہ من باشم کہ روز جنگ بنی پشت من آں منم کاندہ میان خاک و خوں بنی سرے
کانکہ جنگ آرد بخون خویش بازی می کند روز میدان وانکہ بگریزد بخون لشکرے

ترجمہ :- (۱) میں وہ نہیں ہوں کہ لڑائی کے دن تو میری پشت دیکھے، میں وہ شخص ہوں کہ خاک اور خون کے
درمیان تو ایک سر دیکھے گا۔

(۲) اس لئے کہ جو شخص لڑنے کے لئے آتا ہے وہ اپنے خون سے کھلتا ہے، جنگ کے دن جو شخص بھگتا ہے وہ لشکر
کے خون کے ساتھ (کھلتا ہے۔)

حل الفاظ و مطلب :- کہ حرف بیان ہے، جو ہر بیان کے شروع میں آتا ہے اس کو کاف سر جملہ کہتے ہیں۔
دوراں مدت اسی زمانے میں۔ دشمنی میں ی وحدت کے لئے ہے ایک دشمن۔ صعب صاع کے فتح اور عین کے
سکون کے ساتھ بمعنی سخت۔ روئے ف چہرہ۔ نمود ظاہر کیا، دکھلایا۔ چوں حرف شرط ہے معنی ہیں جب۔
لشکر ف اردو، فوج، سپاہ، بھیڑ بھاڑ، ہجوم۔ یہاں اول دونوں معنی مرا ہیں۔ از ہر دو طرف دونوں طرف سے۔
طرف ع کنارہ، جمع اطراف۔ روئے در ہم آوردند آئے سامنے ہوئے۔ قصد ع ارادہ کرنا، مبارزت لڑائی
کرنا، مقابلہ کرنا۔ اول پہلا، جمع اوائل۔ کسیکہ جو شخص کہ۔ روز جنگ مرکب اضافی ہے، لڑائی کے دن۔ بنی دیدن
سے واحد حاضر فعل مضارع ہے، تو دیکھے گا۔ پشت من مرکب اضافی ہے میری پشت۔ کانکہ میں شروع میں کاف
علت کیلئے ہے معنی ہیں، اسلئے کہ۔ بخون خویش مرکب اضافی ہے، اپنے خون سے۔ بازی می کند کھیل کرتا ہے۔
روز میدان میدان کے دن بگریزد مگر بختن سے واحد غائب فعل مضارع ہے، بھگتا ہے اور ب زائد ہے۔

مطلب یہ ہے کہ شیخؒ نے فرمایا کہ اسی زمانہ میں ایک سخت دشمن نے بادشاہ پر حملہ کیا اور دونوں طرف سے فوجیں
لڑنے کے لئے آئے سامنے ہوئیں اور سب سے پہلے جس مرد مجاہد نے میدان میں قدم رکھا وہ وہی پستہ قد اور بد
شکل لڑکا تھا اس نے میدان میں آتے ہی مخالف فوج کو لاکارتے ہوئے کہا کہ سن لو میں اس آدمی کی طرح نہیں ہوں
جو جنگ کے میدان سے فرار اختیار کرے اور اپنی پشت دکھائے بلکہ میں وہ ہوں کہ قتل عام اور جنگ عظیم کے
درمیان میری سپہ سالاری کو تو دیکھے گا اور سر و خون کی بازی لگا دوں گا۔ دوسرے مصرعے میں جو لفظ لشکرے آیا ہے اگر
اس کو یائے معروف کے ساتھ پڑھیں تو مطلب یہ ہوگا کہ جو شخص جنگ کے میدان سے بھگتا ہے وہ سپاہی کے

خون کے ساتھ کھیل کرتا ہے یعنی خود تو وہ بھاگ جائے گا اور دوسرا برابر کا سپاہی بھی اس کی وجہ سے بزدل ہو جائے گا اور مارا جائے گا، اور اگر یائے مجہول پڑھیں تو مطلب ہو گا کہ جو شخص میدان جنگ سے فرار اختیار کرتا ہے وہ اپنے سر پر ایک لشکر کا عذاب لیتا ہے کیونکہ اس کے بھاگنے کی وجہ سے پورے لشکر میں نامردی اور بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔

اسی بگفت و برسیاہ دشمن زد تے چند مردانِ کاری را بکشت چوں بہ پیشِ پدر آمد
زمینِ خدمت ہو سید و گفت۔

ترجمہ :- یہ کہا اور دشمن کی فوج پر حملہ کیا اور بہت سے تجربہ کار سپاہیوں کو مار ڈالا جب باپ کے سامنے آیا خدمت کی زمین کو بوسہ دیا اور کہا۔

قطعہ اے کہ شخصِ منت حقیر نمود تادرتی ہنر نہ پنداری
۱ اسپ لاغر میاں بکار آید روز میدان نہ گاؤ پرواری

ترجمہ :- (۱) اے شخص کہ میرا جسم تجھ کو لاغر معلوم ہوا، خبردار موٹاپا کو تو ہنر نہ خیال کر

(۲) کمزور پتلی کروالا گھوڑا کام آتا ہے لڑائی کے دن نہ کہ پروار کا تیل

حل الفاظ و مطلب :- سیاہ ف لشکر زد حملہ کیا۔ تے چند مردانِ کاری را بہت سے تجربہ کار سپاہیوں کو۔ بکشت مار ڈالا۔ زمینِ خدمت خدمت کی زمین۔ بوسید بوسہ دیا۔ اے حرفِ ندا ہے۔ شخصِ من مرکبِ اضافی ہے، میرا جسم۔ منت میں ت واحد حاضر کی ضمیر ہے جس کا مرجع پدر ہے۔ حقیر ع کمزور، گھٹیا۔ تادرتی درستی موٹاپا۔ نہ پنداری پنداشتن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے، نہ خیال کرے تو۔ اسپ لاغریاں پتلی اور ڈلی کروالا گھوڑا بکار آید کام آتا ہے۔ روز میدان، میدان کے دن، لڑائی کے دن۔ گاؤ پرواری پروار کا تیل۔ پروار اس گھر کو کہتے ہیں جو گری کے زمانے میں تیل وغیرہ چرانے والے گائے بیلوں وغیرہ کو آرام دینے کے لئے سایہ دار اور ٹھنڈی جگہ میں بنالیتے ہیں۔ (حاشیہ گلستاں مترجم)

مطلب یہ ہے کہ فوج کو لٹکارتے ہوئے دشمن پر حملہ آور ہوا اور بہت سے تجربہ کار سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جب باپ کے پاس آیا تو زمین کو چوما اور کہا کہ اے ابا جان آپ میرے جسم کو دبلا پتلا پا کر کراہت کی نظر سے دیکھنے لگے تھے آپ نے میرے جو ہر کا خیال نہیں کیا، ابا جان مولے اور فرہ جسم والے کو دیکھ کر آپ دھوکہ نہ کھائیں کہ یہی شخص اچھا ہے اور بہادر ہے جب تک ہو سکے ذیلِ ذول جس والے کو بہادر نہ سمجھ اس لئے کہ بہادری کا دار و مدار قوتِ قلب اور بقائے حواس پر ہے نہ کہ جسم و جثہ پر۔

آوردہ اند کہ سیاہ دشمن بسیار بود و ایناں اندک و جماعتِ آہنگ گریز کردند پسر نعرہ
بزد و گفت اے مرداں بکوشید تا جامہ زناں پوشید سواراں را بگفتن او تہور زیادہ گشت
و بیکبار حملہ کردند شنیدم کہ ہمدراں روز برد دشمن ظفر یافتند پدر سر و چشم را بوسید و در

کنار گرفت و ہر روز نظر بیش کرد تا ولیعهد خویش کرد برادرانش حسد بردند و زہر در
طعامش کردند خواہرش از غرفہ بدید و در پیچہ بر ہم زد و پسر بفرست دست دریافت از
طعام باز کشید و گفت محالست کی ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں گیرند۔

ترجمہ :- بیان کیا گیا ہے کہ دشمن کی فوج زیادہ تھی اور یہ لوگ تھوڑے، ایک جماعت نے بھاگنے کا قصد کیا لڑکے
نے نعرہ مارا اور کہا اے بہادر واکوشش کرد ہرگز عورتوں کے کپڑے نہ پہنو، سواروں کی اس کے کہنے سے بہادری زیادہ
ہو گئی اور سب نے مل کر یکبارگی حملہ کر دیا، میں نے سنا ہے کہ اسی دن دشمن پر فتح پائی، باپ نے اس کے سر اور آنکھوں
کو چوما اور بغل گیر ہو گیا اور روزانہ اس پر زیادہ توجہ کی یہاں تک کہ اس کو اپنا دلی عہد مقرر کر دیا، اس کے بھائی حسد
کرنے لگے اور اس کے کھانے میں زہر ملا دیا اس کی بہن نے بالا خانہ سے یہ حرکت دیکھ لی اور کھڑکی کو زور سے کھٹکھٹایا
لڑکا سمجھ گیا اور ہاتھ کھانے سے کھینچ لیا اور کہا کہ ناممکن ہے کہ ہنرمند مرجائیں اور بے ہنراں کی جگہ لیں۔

شعر کس نیاید بزیر سایہ بوم و رہماں از جہاں شود معدوم

ترجمہ :- کوئی شخص آؤ کے سایہ میں نہیں آتا، اگرچہ ہمارا دنیا سے معدوم ہو جائے
حل الفاظ و مطلب :- آوردہ اند جمع غائب کا صیغہ ہے، لوگوں نے بیان کیا ہے۔ سیاہ دشمن مرکب اضافی
ہے دشمن کی فوج بسیار ف بہت۔ ایشاں ف یہ لوگ۔ اندک ف تھوڑا۔ جماعت ایک جماعت، آہنگ
ارادہ، قصد۔ آہنگ گریز بھاگنے کا ارادہ۔ نعرہ بزد نعرہ مارا، زور سے چیخا۔ مرداں مرد کی جمع ہے، بہادرو۔
کوشید کوشیدن سے جمع حاضر فعل امر ہے، کوشش کرو۔ جامہ زناں عورتوں کا کپڑا۔ مطلب یہ ہے کہ عورتوں کا
ڈھنگ اختیار نہ کرو۔ تہوڑا ع آورد، وا کی تشدید اور ضمہ کے ساتھ بہادری، مردانگی، دلیری، شجاعت۔ بہ یک
بار ایک بارگی۔ ہمدراں روز اسی دن۔ ظفر ع ظاہر کے فتح کے ساتھ کامیابی، فتح، نصرت۔ کنار ف کافی
کے کسرہ کے ساتھ بغل، گود، آغوش، سینہ، چھاتی۔ ہر روز نظر بیش کرد ہر دن زیادہ نظر کی یعنی روزانہ شفقت
و محبت بڑھتی رہی۔ تا یہاں غایت کے لئے ہے، یہاں تک کہ۔ دلی عہد اس شخص کو کہا جاتا ہے جو بادشاہ کا
جانشین اور قائم مقام ہو۔ خواہر ف بہن۔ غرفہ ع بالا خانہ، کھڑکی۔ باز کشید کھینچ لیا۔ محالست ناممکن
ہے۔ جائے ایشاں ان لوگوں کی جگہ۔ کس ف کوئی شخص۔ در حرف شرط ہے، اگرچہ۔ بوم ع آؤ، ایک
پرنڈہ ہے جو منخوس ہونے میں معروف و مشہور ہے۔ ہما ایک پرنڈہ ہے کہا جاتا ہے کہ ہما کسی کے سر پر سے گذر
جائے تو وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔ معدوم غیر موجود، ناپید۔

مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ باوجود کہ دشمنوں کی تعداد ان کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھی
دشمنوں کو شکست فاش دیکر فتح پائی، باپ نے لڑکے کی بہادری اور جوش و ولولہ سے خوش ہو کر اسکے سر اور آنکھوں کو
بوسہ دیا اور گود میں اٹھا لیا اور اس دن سے اس سے زیادہ پیار و محبت کرنے لگا اور اس کو اپنا جانشین بنادیا، جب بھائیوں

سے لڑکچہ عزادار سمجھ تو اسے حسد کرنے لگے اور اسکے کھانے میں زہر ملا دیا اس پستہ قد لڑکے کی بہن یاں
موند سے یہ بڑا دیکھ رہی تھی جب اس نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو زور سے کھڑکی کھٹکھٹائی لڑکے نے دانائی اور
خبرست سے سمجھ لیا کہ ضرور اس میں کوئی راز ہے چنانچہ کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور کہا کہ یہ ناممکن ہے کہ ہنرمند
لوگ سرجیور ہو رہے ہوں ہنرمندوں کے قائم مقام ہو جائیں۔

پدر و ازیں حال آگہی دادند برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب داد پس ہر یکے
را از اطراف جاد حصہ مرضی معین کرد تا فتنہ فرو نشست و نزاع برخاست کہ دو
درویش در گیمے غنچہند و دو پادشاہ در اقلیمے نگیند

ترجمہ :- باپ کو اس حال سے مطلع کیا اس کے بھائیوں کو بلایا اور مناسب سزا دی پھر ہر ایک کے واسطے شہروں
کے اطراف میں پسندیدہ حصہ مقرر کر دیا یہاں تک کہ فتنہ و فساد جاتا رہا اور جھگڑا ختم ہو گیا اس لئے کہ دس فقیر ایک
آپس میں سو سکتے ہیں اور دو پادشاہ ایک ولایت میں نہیں سما سکتے۔

نیم نانے گر خورد مر و خدای بذل درویشاں کند مجھے دگر
ملک اقلیمے بگیرد پادشاہ بچناں در بند اقلیمے دگر

ترجمہ :- (۱) گر خورد خدا آدمی روٹی کھائے گا تو دوسری آدمی روٹی فقروں پر صرف کر دیگا
(۲) اگر پادشاہ ایک ولایت کا ملک لے لیگا تو اسی طرح وہ دوسری ولایت کی فکر میں رہے گا
حل الشاغل و مطلب :- ازیں حال اس حال سے آگہی دادند اطلاع دی۔ بخواند بلایا۔ گوشمال سزا
بواجب واجب ضروری، واقعی مناسب۔ پس پھر۔ بخوارع بلد کی جمع ہے بمعنی، شہر۔ حصہ مرضی
پسندیدہ حصہ۔ معین کرد مقرر کر دیا۔ فتنہ ع فساد، جمع فتن۔ فرو نشست نیچے بیٹھ گیا، دب گیا، جاتا رہا۔ نزاع
ع آپس میں جھگڑا کرنا۔ برخاست اٹھ گیا، ختم ہو گیا۔ وہ درویش دس فقیر۔ کلمے ایک کلم۔ اقلیم ہمزہ کے
آخر کے ساتھ، زمین کا چوتھائی حصہ جس میں پانی نہیں ہے۔ ربع مسکون، پوری زمین کا ایک چوتھائی حصہ قابل
ستونت فرض کیا گیا ہے اور ہر حصہ کو اقلیم کہا جاتا ہے۔ گنجیندن سے جمع غائب فعل مضارع منفی
ہے، نہیں سہا سکتے۔ نیم نان آدمی روٹی۔ گر خورد اگر کھائے گا۔ مر و خدا فقیر، درویش، اللہ والا۔ بذل ع
خرچ کرنا۔ مجھے دگر دوسری آدمی۔ ملک اقلیمے ایک ولایت کا ملک۔ دوسرے نسخے میں ہفت اقلیم ہے، سات
ولایت۔ بگیرد گرفتار ہے لے لیگا۔ بچناں اسی طرح۔ بند ف فکر۔

مطلب :- اس حکایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں (۱) ایک یہ ہے کہ کسی شخص کی صورت اور ظاہری جسم و جسد
کو دیکھ کر حقیر نہ سمجھنا چاہئے بلکہ اس کی صفات پر نظر کرنی چاہئے۔

(۲) پادشاہوں کو چاہئے کہ اپنی زندگی میں متنازع معاملہ کی صفائی کر دیں تاکہ بعد میں فتنہ و فساد پیدا نہ ہو۔

حکایت (۴):۔ طائفہ دُزدانِ عرب بر سر کوہے نشستہ بود و منفذِ کارواں بستہ
در عیتِ بلداں از مکائدِ ایشان مرعوب و لشکرِ سلطان مغلوب بحکم آنکہ ملاذے منع
از قلہ کوہے گرفتہ بودند و ماوائے و طجائے خود کردہ مدبرانِ ممالکِ آں طرف در دفع
مضرتِ ایشان مشاورت کردند کہ اگر ایں طائفہ بریں نسق روزگارے مداومت
نمایند مقاومت ممتنع گردد۔

ترجمہ:- عرب کے چوروں کی ایک جماعت ایک پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھی ہوئی تھی اور قافلہ والوں کا راستہ بند کر دیا تھا،
اور شہروں کی رعایا (عوام) ان کی مکاریوں سے ڈرتی تھی اور بادشاہ کا لشکر عاجز اور بے بس تھا اس وجہ سے کہ انہوں
نے اپنا ٹھکانا ایک پہاڑ کی مضبوط چوٹی پر بن لیا تھا اور اس کو اپنا ٹھکانا اور بود و باش کا مقام مقرر کیا تھا اس طرف کے ملکوں
کے عقلمندوں نے ان کے نقصانات کے دفع کرنے کیلئے مشورہ کیا کہ اگر اسی طرح یہ جماعت ایک زمانہ تک یہاں
شہری رہیں تو مقابلہ کرنا دشوار ہو جائے گا۔

حل الفاظ و مطلب:- طائفہ ع جماعت، جمع طوائف۔ دُزدان دُزد کی جمع ہے چور۔ کوہے میں یائی
بھول ہے جو وحدت کے معنی دیتی ہے، ایک پہاڑ۔ سر ف چوٹی۔ نشستہ بود بیٹھی ہوئی تھی۔ منفذ گزرنے کا
راستہ، نکلنے کی جگہ۔ کارواں قافلہ۔ بستہ ف بستن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، باندھا ہوا، بند کیا ہوا۔ رعیت
رعایا۔ بلداں بلد کی جمع ہے، شہر۔ مکائد کید کی جمع ہے مکر و فریب۔ مرعوب ع خوفزدہ۔ مغلوب ع دبا ہوا،
عاجز، بے بس۔ بحکم اس وجہ سے۔ ملاذے پناہ گاہ، ٹھکانا۔ منع محفوظ۔ قلہ ع چوٹی۔ ماوائے ع ٹھکانا،
جائے پناہ۔ طجائے ع پناہ کی جگہ۔ مدبران مدبر کی جمع ہے، عقلمند، انجام کو سوچنے والے۔ ممالک ملک کی جمع ہے
سلطنتیں۔ دفع ع روکنا۔ مضرت ع نقصان، جمع مضرات۔ مشاورت ع مشورہ کرنا۔ بریں نسق اس سچ
پر۔ روزگارے ایک زمانہ۔ مداومت ع ہمیشگی۔ مقاومت ع مقابلہ کرنا۔ ممتنع ع محال، دشوار۔ گردد ہو
جائے گا۔ مطلب واضح ہے لہذا بیان کرنیکی ضرورت نہیں۔

مثنوی درختے کہ اکنوں گرفت ست پائے بہ نیر وے شخصے بر آید ز جائے
و گر ہچناں روزگارے ہلی بگردونش از بنج بر نکلسلی
سر چشمہ شاید گرفتن بمیل چو پرشد نشاید گذشتن بہ پیل

ترجمہ:- (۱) وہ درخت کہ جس نے ابھی جڑ پکڑی ہے، ایک شخص کی طاقت سے اپنی جگہ سے نکل آئے گا
(۲) اور اگر اسی طرح ایک زمانہ تک تو اس کو چھوڑے رکھے گا تو گردوں کے ساتھ بھی اسکو جڑ سے نہیں اکھاڑ سکتے
(۳) چشمہ کے سوراخ کو ایک سلامتی سے بند کرنا ممکن ہے جب چشمہ بھر گیا تو ہاتھی پر چڑھ کر بھی گزرنا ممکن نہیں

حل الفاظ و مطلب :- درختے میں تی موصولہ ہے وہ درخت۔ اکنوں ف اب۔ گرفت ست پاسے جس نے جڑ پکڑی ہے۔ نیرد ف طاقت، قوت، زور۔ فغصے ایک فغص۔ بر آیدز جائے جگہ سے نکل آوے گا۔ مطلب یہ ہے کہ جس درخت نے ابھی ابھی جڑ پکڑی ہے اس کو اپنی جگہ سے اکھاڑنے کے لئے ایک ہی آدمی کافی ہے، لیکن اگر اس کو یوں ہی گئے ہوئے ایک مدت تک چھوڑ دیا جائے تو پھر اکھاڑنے والے آلہ کے ذریعہ بھی جڑ سے اکھاڑنا ممکن نہیں۔ وگر اور اگر۔ بچیاں اسی طرح۔ ملی ہلیدن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے، تو چھوڑ دیگا۔ گردوں گاڑی یا بھاری بوجھ کھینچنے کا آلہ۔ بعض محشیین نے کہا ہے کہ گردوں اصل میں گردان تھا بمعنی آسمان اس صورت میں شعر کا مطلب یہ ہو گا کہ تو اس کو آسمان کی جانب بڑھتا ہوا چھوڑ دیگا۔ لیکن یہاں نیل گاڑی کے معنی میں ہے مطلب یہ ہے کہ اگر تو اس کو ایسا ہی چھوڑ دے گا تو نیل گاڑی کے ذریعہ بھی جڑ سے نہ اکھاڑ سکے گا۔ درخت کو گرانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے درخت کے چاروں طرف سے اسکی جڑیں کاٹی جاتی ہیں پھر اس پر رسی باندھ کر نیل گاڑی سے اس کو کھینچا جاتا ہے تو درخت گر جاتا ہے۔ بخ ف جڑ۔ نکلسلی کسلیدن سے واحد حاضر فعل مضارع منفی ہے، تو نہ اکھاڑ سکے گا، نہ توڑ سکے گا، نہ ہٹا سکے گا۔ سر چشمہ شروع چشمہ، چشمہ کا سوراخ۔ شاید ممکن ہے۔ گرفتن ف بند کرنا۔ میل میم کے کسرہ کے ساتھ بمعنی سلائی۔ پر ف بھرنا۔ گذشتن گذرنا۔ پیل ہاتھی۔ مطلب یہ ہے کہ جب چشمہ کی ابتداء ہو تو اس وقت ایک سلائی سے مٹی اٹھا کر اس کا منہ بند کیا جاسکتا ہے لیکن جب اس کو یونہی چھوڑ دیا جائے اور وہ بڑھتا رہے تو ہاتھی پر سوار ہو کر بھی اس پر سے گذرنا مشکل ہو گا یعنی ہاتھی کو بھی بہالے جائے گا تو اسی طرح یہ چوروں کی جماعت نے ابھی ابھی سکونت اختیار کی ہے لہذا اگر ان کو ایک مدت تک چھوڑ دیا گیا تو پھر اس کا یہاں سے ہٹانا مشکل ہو گا۔

نخن بریں مقرر شد کہ یکے را پنجس ایشاں بر گماشتند و فرصت نگاہ میداشتند تا وقتیکہ بر سر قوے راندہ بود و مقام خالی ماندہ تنے چند مردان واقعہ دیدہ و جنگ آزمودہ را بفرستادند تا در شعب جہل پنہاں شدند شبانگاہے کہ دُرداں باز آمدند سفر کردہ و عارت آوردہ سلاح از تن بکشادند و رخت غنیمت بنہادند نخستیں دشمنے کہ بر سر ایشاں تاخت آورد و خواب بود چندانکہ پاسے از شب بگذشت

ترجمہ :- بات اس پر طے ہو گئی کہ ایک شخص کو ان لوگوں کی جاسوسی کیلئے مقرر کر دیا اور فرصت و موقع کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ ایک وقت وہ ایک قوم کو لوٹنے گئے تھے اور وہ جگہ خالی رہ گئی تھی تھوڑے سے آزمودہ کار اور تجربہ کار آدمیوں کو بھیجا یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی گھاٹیوں میں چھپ گئے رات کے وقت جبکہ چور سفر کر کے اور لوٹا ہوا لال لیکر واپس آئے تو جسم سے ہتھیار کھول ڈالے اور لوٹ کا سامان رکھ دیا پہلا دشمن جوان کے سر پر حملہ آور ہوا نیند تھی یہاں تک کہ ایک پہر رات گزر گئی۔

شعر قرص خورشید در سیاهی شد یونس اندر وہان مانی شد

ترجمہ:- سورج کی نکی سیاهی میں چلی گئی اور حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے۔
حل الفاظ و مطلب:- مقرر شد مقرر ہو گئی، طے ہو گئی۔ تجسس را جاسوسی۔ بر سر قوسے ایک قوم پر۔
 رائدہ بودند لوٹے گئے تھے۔ برگاشتہ لوگوں نے مقرر کر دیا۔ فرصت موقع۔ نگاہی داشتہ انتظار کرتے
 تھے۔ تا غایت کیلئے ہے، یہاں تک کہ۔ مقام را ٹھہرنے کی جگہ۔ خالی ماندہ خالی رہ گئی تھی۔ تنے چند چند
 شخصوں کو۔ واقعہ حادثہ۔ واقعہ دیدہ تجربہ کار۔ جنگ آزمودہ جنگ کے آزمائے ہوئے۔ فرستادہ لوگوں
 نے بھیجا۔ شعب را گھائیاں۔ جبل را پہاڑ، جمع جبال۔ پناشدہ چھپ گئے۔ شبانگاہے رات کے وقت۔
 باز آمدند واپس آئے۔ سفر را ظاہر ہونا، کھلنا، جمع اسفار چونکہ سفر میں بھی لوگوں اور ساتھیوں کے احوال کمل
 جاتے ہیں اسی لئے سفر کو سفر کہا جاتا ہے۔ عارت لوٹا۔ سلاح را ہتھیار جمع اسلحہ۔ تن ف جسم، بوڈی۔
 رفت غنیمت لوٹ کا سامان۔ نخستیں پہلا، اول۔ خواب ف نیند۔ شب ف رات، جمع شبہا۔

مطلب یہ ہے کہ عقلمندوں نے چور کو بھگانے کے سلسلے میں مشورہ کیا اور یہ بات طے ہوئی کہ ایک جماعت کو ان
 کی جاسوسی کے لئے مقرر کیا جائے، چنانچہ یہ جماعت موقعہ کا انتظار کرتی رہی یہاں تک کہ ایک رات چور ڈاکہ ڈالنے
 اور لوٹنے کیلئے گئے تھے اور وہ جگہ خالی رہ گئی تو موقعہ پا کر چند تجربہ کار لوگوں کو وہاں بھیج دیا اور یہ لوگ وہاں جا کر
 گھائیوں میں روپوش ہو گئے یہاں تک کہ چوروں کی جماعت لوٹا ہوا ساز و سامان لیکر واپس آئی اور آتے ہی انہوں نے
 ہتھیار کھول کر رکھ دیا اور سو گئی۔ شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ ان چوروں کے واسطے دود دشمن تھے ایک نیند، چنانچہ اس دشمن
 نے اس پر حملہ کیا اور وہ سو گئے اور رات کا ایک حصہ گزر گیا اور ان بہادروں نے بھی چوروں پر حملہ کیا جس کا تذکرہ
 آگے آ رہا ہے وہیں ترجمہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ قرص را قاف کے ضمہ کے ساتھ، نکیہ۔ سیاہی ف اندھیری۔
 یونس ایک پیغمبر کا نام ہے۔ وہان دہن کی جمع ہے، منہ۔ مانی ف مچھلی۔ حضرت یونس کو مچھلی کے نگل لینے اور
 پھر صحیح و سلامت کنارہ پر اگلنے کا واقعہ تفسیر کی کتابوں میں دیکھیں۔ ایسی تدبیر تھی جیسی مچھلی کے پیٹ میں ہوتی ہے

مردانِ دلاور از کمین گاہ بدر جستند و دستِ یگاں یگاں بر کف بستند بامداداں بدر گاہ
 ملک حاضر آوردند ہمہ را بکشتن فرمود اتفاقاً در آنمیاں جوانے بود کہ میوہ غضوان
 شہابش نور سیدہ و سبزہ گلستانِ عذارش نو دمیدہ یکے از وزیراں پائے تخت ملک را بوسہ
 داد و روئے شفاعت بر زمین نہاد و گفت ایں پسر ہمچناں از باغِ زندگانی بر خوردہ است
 و از ریعانِ جوانی تمتع نیافتہ توقع بکرم و اخلاق خداوندی آنست کہ بخشیدن خون او
 بر بندہ منت نہی ملک روی از یں سخن در ہم آورد و موافق رائے بلندش نیامد و گفت

ترجمہ :- بہرہ لوگ کین گاہ سے باہر آئے اور ایک ایک کے ہاتھ موٹھوں پر باندھ دیئے، صبح کے وقت بادشاہ کے دربار میں حاضر کیا سب کو بلانے کا حکم فرمایا اتفاقاً ان سب میں ایک ایسا نوجوان تھا اس کی جوانی کی شروعات کا سیوہ نور سید تھا، اور اس کے رخساروں کے باغ کا سبزہ نیا اگا ہوا تھا، وزیروں میں سے ایک وزیر نے بادشاہ کے تخت کے نیچے کی زمین کو بوسہ دیا اور سفارش کرنے کیلئے چہرہ زمین پر رکھ دیا اور کہنے لگا کہ اس لڑکے نے اوروں کی طرح زندگی کے باغ سے پھل نہیں کھایا ہے، اور آغاز جوانی سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا ہے، خداوندی اخلاق اور کرم سے مجھ کو امید ہے کہ اس کا خون معاف کر کے بندہ پر احسان رکھیں گے۔ بادشاہ نے اس بات سے چہرہ پھیر لیا اور وزیر کی بات اس کے بلند رائے کے موافق نہیں آئی اور کہا۔

فرد پر تو نیکیاں نکیر و ہر کہ بنیادش بدست تربیت نا اہل را چوں گردگاں برگنبدست

ترجمہ :- جسکی بنیاد بری ہو وہ نیکیوں کی خصلت قبول نہیں کرنا اہل کی تربیت ایسی ہی ہے جیسے گنبد پر اخروٹ ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- مردانِ دلدار بہادر مرد۔ کین گاہ چھپنے کی جگہ۔ بدرجستہ باہر نکل آئے۔
 یگاں یگاں ایک ایک کر کے۔ یگاں اصل میں یک گان تھا تخفیف کے واسطے لفظ ”ک“ کو حذف کر دیا یگانہ گیا۔ لفظ گان کو کسی عدد کے آخر میں تعداد کو متعین کرنے کیلئے لایا جاتا ہے جیسے دو گان، سہ گان، چار گان، پنج گان وغیرہ۔
 کف ع سوئدھا، جمع اکتاف۔ بامداداں صبح کے وقت۔ بدرگاہ ملک بادشاہ کی درگاہ میں۔ حاضر آوردند حاضر کیا۔ ہمہ را تمام کو۔ اتفاقاً ع اچانک، ناگاہ، یکایک جمع اتفاقات۔ عنوانِ شباب جوانی کی شروعات۔ نور سید ابھی ابھی میوہ نچا ہے۔ سبزہ گلستاں باغ کا سبزہ۔ عذار عین کے کسرہ کیساتھ، بمعنی رخسار۔ نودمیدہ نیا نکلا ہوا۔
 روئے چہرہ شفاعت ع سفارش کرنا۔ باغ زندگی کا باغ۔ ریحان ع رام کے فتح اور یلو کے سکون کے ساتھ ہر چیز کا اول و افضل۔ ریحان جوانی، اول جوانی، جوانی کی ابتداء۔ تمتع ع فائدہ اٹھانا۔ توقع ع امید۔ کرم ع بخشش۔ اخلاق ع خلق کی جمع ہے عادات، خصلتیں۔ منت احسان۔ نمی نہادان سے واحد حاضر فعل مضارع ہے، تو رکھے گا۔ رائے فکر جمع آراء۔ پر تو عکس، عادت، روشنی، شعاع۔ بد ف برا۔ گردگان گاف کے کسرہ کیساتھ بمعنی اخروٹ (غیاث اللغات)۔ گنبد ف اردو، برج، گول چھت، عمارت کا بالائی حصہ جو گول ہو۔
 مطلب یہ ہے کہ گنبد گول ہوتا ہے اور اخروٹ بھی گول تو جس طرح گول شئی گول پر نہیں رک سکتی اسی طرح علم جو کہ ایک لطیف اور پاکیزہ شئی ہے نا اہل کی طبیعت جو کہ کثیف اور گندی ہے اس کو قبول نہیں کر سکتی۔

نسل و بنیاد ایناں منقطع کردن اولیٰ ترست کہ آتش کشتن و آخگر گذاشتن و افعلی کشتن و بچہ اش نگاہداشتن کار خرد منداں نیست۔

ترجمہ :- ان کی نسل اور بنیاد کو ختم کرنا زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ آگ بجھانا اور چنگاری چھوڑ دینا اور سانپ کو مارنا اور اس کے بچہ کی حفاظت کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔

قطعہ

ابراگر آب زندگی بارد

ہر گز از شمش بید نہ خوری

با فرومایہ روزگار مبر

کزنے یوریا شہر نخوری

ترجمہ :- (۱) بادل اگر آب حیات بر سائے تب بھی توبید کی شانت بھل نہیں آتا۔

(۲) کینوں کے ساتھ زمانہ مت گذار اس لئے کہ پورے کی نرکل سے شہر بیکار تو نہیں آتا۔

حل الفاظ و مطلب :- نسل مع آل و اولاد۔ بنیاد ف ہر دو، جب منقطع مع ختم ہو گیا۔ شہر بیکار۔

چنگاری۔ آگ کا لاسانپ۔ نگاہ ف حفاظت۔ بارد پانی بر سائے۔ بید ایک قسم کا درخت جس کی شاخیں نہایت

لچکدار ہوتی ہیں۔ نہ خوری تو نہیں کھایگا۔ فرومایہ گھٹیا شخص، کینہ۔ روزگار زمانہ۔ مبر مت گذار۔ نہ بید

یوریا کی نئے جس سے یوریا بنایا جاتا ہے۔

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کو وزیر کی یہ رائے پسند نہ آئی اور کہا کہ چونکہ یہ فساد ہی ہے اور فساد ہی سے فساد

ہی کی توقع ہو سکتی ہے اس لئے زیادہ بہتر یہ ہے کہ اس کی نسل اور جڑ ہی کو ختم کر دیا جائے اس لئے کہ ایک چونکہ

نقصان دہ ہے اور چنگاری آگ کا پیش خیمہ ہے لہذا آگ کو بجھا دینا اور چنگاری کو چھوڑ دینا عقلمندوں کا کام نہیں ہے

خلاصہ یہ ہے کہ نائل کی تربیت بے سود ہے نائل اور کینے لوگ اس سے شرعی متوقع ہو سکتا ہے۔

وزیر ایں سخن بشعید و طوعاً و کرہاً پسندید و بر حسن رائے ملک آفریں خواند و غنت

انچہ خداوند دام ملکہ فرمود عین صواب ست و مسئلہ بیجواب کہ اگر در صحبت آل

بداں تربیت یافتہ طینت ایشان گرفتہ و یکے از ایشان شدے اما بندہ امیدوار ست

کہ بہ صحبت صالحاں تربیت پذیرد و خوئے خرد منداں گیرد کہ ہنوز طفل ست

و سیرت نفعی و عناد آل قوم در نہاد او متمکن نشدہ و در حدیث ست کُلُّ قَوْلٍ یُّؤَدُّ

عَلَى الْفِطْرَةِ وَ اَبَوَاهُ یُھَوِّدَانِہُ اَوْ یُنَصِّرَانِہُ اَوْ یْمَجِّسَانِہُ۔

ترجمہ :- وزیر نے یہ بات سنی مجبوراً (بادل خواست) اس کو پسند کیا اور بادشاہ کی بہترین رائے کی تعریف کی اور کہہ جو

کچھ کہ آقائے نعمت اس کا ملک ہمیشہ ہائی رہے نے فرمایا ہے یہ بالکل صحیح ہے، اور بات لا جواب ہے اس لئے کہ اگر ان

بروں کی صحبت میں یہ تربیت پاتا اور ان کی عادات اختیار کرتا تو یہ بھی ان ہی میں سے ایک فرد ہو جاتا، مگر بندہ امیدوار

ہے کہ نیکوں کی صحبت سے تربیت قبول کر لیا اور عقلمندوں کی عادت اپناوے گا کیونکہ ابھی بچہ ہے اور اس قوم کی

بجائت اور دشمنی کی عادتیں اس کی ذات میں جگہ پکڑنے والی نہیں ہوئی اور حدیث شریف میں ہے کہ ہر بچہ اسلام کی

فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔

قطعہ

پسر نوح با بداں بنشست

خاندان نبوتش کم شد

سگ اصحاب کہف روزے چند پئے نکال گرفت مردم شد

ترجمہ :- (۱) نوح کا لڑکا نروں کے ساتھ بیٹا اسکی نبوت کا خاندان کم ہو گیا

(۲) اصحاب کہف کا کتا تھوڑے دنوں تک نیک لوگوں کی صحبت میں رہا آدمی ہو گیا

حل الفاظ و مطلب :- ایں سخن یہ بات۔ طوعاً خوشی۔ کرہاً ناخوشی۔ حسن رائے اچھی رائے۔

آفریں خوانہ تعریف کی۔ دام ملکہ اس کا ملک ہمیشہ رہے۔ فرمود فرمایا۔ عین صواب ست بالکل درست ہے۔

مسکہ نیچو اب ست اور بات لاجواب ہے۔ تربیت رع پرورش کرنا، اصلاح کرنا۔ طینت خصلت، عادت۔ بغی

بغوت کرتے، سرکشی کرتے۔ عناد رع دشمنی کرتے۔ در نہاد او اسکی ذات میں۔ متکمن نشوہ جگہ نہیں پکڑی ہے۔ کل

مؤلفوہ ہر پچہ۔ یولد باب ضرب سے فعل مجہول کا صیغہ ہے، پیدا کیا جاتا ہے۔ علی الفطرۃ اس میں الف لام

مضاف الیہ کے عوض میں ہے، اصل عبارت ہے علی فطرۃ الاسلام اسلام کی فطرت پر۔ ابواہ اب کا حثنیہ ہے

نور کا، ضمیر مولود کی طرف راجع ہے، اس کے والدین۔ یھودانہ اسکو یہودی بنادیتے ہیں۔ یئصترانہ اسکو نصرانی

بنادیتے ہیں۔ یعیسائیہ اسکو آتش پرست بنادیتے ہیں۔ پسر نوح نوح کا لڑکا۔ اس لڑکے کا نام کنعان تھا اور یہ

حضرت نوح کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا۔ بایداں نروں کے ساتھ۔ سگ کتا۔ اصحاب کہف غار والے۔ پئے نکال

نیکوں کی پیروی۔ مردم شد آدمی ہو گیا۔

مطلب یہ ہے کہ صحبت اور ہم نشینی کا اثر پڑتا ہے اور بروں کے ساتھ رہنے سے آدمی برا ہی ہوتا ہے، اور نیک لوگوں

کیا ساتھ رہنے سے نیک ہوتا ہے جیسے نوح علیہ السلام جو کہ نبی تھے اور ان کا بیٹا کنعان جوان پر ایمان نہیں لایا تھا اور بُرے

لوگوں کی صحبت میں رہتا تھا جب زبردست طوفان آیا اور نوحؑ نے اللہ کے حکم سے اپنے گھر والوں کو اور ایمان والوں کو

نشتی پر سوار کر لیا لیکن ان کا بیٹا کنعان دشمنوں کے ساتھ رہ کر مخالفت کرتا رہا، جب ناہنجار قوم غرق ہو گئی تو کنعان بھی

انکے ساتھ غرق ہو گیا اور خاندان نبوت اسکو غرق ہونے سے بچا نہ سکا۔ اور اصحاب کہف سات آدمی تھے جو ایک ظالم

و مشرک بادشاہ کے خوف سے شہر سے نکل گئے تھے اور ایک کتا بھی جس کا نام قطمیر تھا ان کے ساتھ ہو لیا تھا، یہ سارے

ایک غار میں جا کر سو گئے اور کتا غار کے دہانے پر بازو پھیلائے بیٹھ گیا۔ (حاشیہ گلستان مترجم) بیان کیا جاتا ہے کہ ان

ہی حضرات کی صحبت کی برکت سے وہ کتا آدمی کی شکل میں جنت میں داخل ہو گا۔ اور بنی اسرائیل کا ایک مستجاب الدعوات

عابد بلعم باعور جس نے موسیٰ علیہ السلام کے حق میں بددعا کی تھی اصحاب کہف کا کتا اسی کی شکل میں جنت میں داخل ہو گا۔

و الغرض ماحول سے آدمی متاثر ہو جاتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ یہ بچہ بھی نیک لوگوں کی صحبت میں رہ کر نیک بن جائے۔

اس بگفت و طائفہ از ندمائے ملک با و شفاعت یار شدند تا ملک از سر خون او

در گذشت و گفت بنخسیدم اگر چه مصلحت نہ دیدم۔

ترجمہ :- اس نے یہ بات کہی اور بادشاہ کے ہم نشینوں میں سے ایک جماعت سفارش کرنے میں اسکے ساتھ ہو گئی

یہاں تک کہ بادشاہ نے اسکے قتل کا ارادہ چھوڑ دیا اور کہا میں نے اس کو معاف کر دیا مگر چہ مصلحت نہیں دیکھتا ہوں۔

رباعی دانی کہ چہ گفت زال بارستم گرد دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمر د
دیدیم بے کہ آب سر چشمہ نخر د چوں بیشتر آمد شتر و باربر د

ترجمہ :- (۱) تجھے معلوم ہے کہ کیا کہا زال نے رستم پہلوان سے کہ دشمن کو کز در اور حقیر نہ شمار کرنا چاہئے

(۲) ہم نے بارہا دیکھا ہے کہ چھوٹے چشمہ کا پانی جب زیادہ ہو گیا تو اونٹ اور بوجھ کو بہالے گیا

حل الفاظ و مطلب :- اس گفت اس وزیر نے یہ بات کہی۔ ندما ندیم کی جمع ہے شریک مجلس، مصاحب، ہم نشین۔ شفاعت سفارش کرنا۔ یار ساتھی۔ سر خیال۔ خون یہاں مجازاً قتل کے معنی میں ہے۔ گذشت چھوڑ دیا۔ بخسیدم میں نے بخش دیا۔ مصلحت غ بھلائی۔ اچھا مشورہ، درستی، نہ دیدم نہیں دیکھتا ہوں۔ دانی دانستن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے، تو جانتا ہے۔ زال رستم کے باپ کا نام تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے تمام جسم پر سفید بال تھے اسی وجہ سے اس کا نام زال رکھا گیا یہ بھی مشہور ہے کہ اسکو ایک سیرغ نے لاپالا تھا (حاشیہ گلستان مترجم مؤلفہ مولانا عبد الباقی اسی) رستم ایک مشہور پہلوان کا نام ہے۔ گرد گاف کے ضمہ کے ساتھ بہادر، طاقتور، پہلوان، جمع گرداں۔ نتواں شمر د شمار نہیں کرنا چاہئے۔ بے بہت سی مرتبہ۔ چشمہ خرد مرکب تو صفی ہے، چھوٹا چشمہ۔ بیشتر ف زیادہ۔ برد راء کے سکون کیساتھ بردن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق ہے لے گیا۔ مطلب یہ ہے کہ بادشاہ نے تو اس کو معاف کر دیا لیکن کہا کہ میرا معاف کرنا مصلحت کے خلاف ہے کیونکہ جب یہی بچہ بڑا ہو جائے گا تو ایک قوم کو تباہ و برباد کر دے گا۔

فی الجملہ پسر را بناز و نعمت بر آوردند و استاد ادیب را بتر بیت او نصب کردند تا حسن خطاب و رد جواب و آداب خدمت ملوکش در آموختند و در نظر ہمکنار پسند آمد بارے وزیر از شما کل او در حضرت سلطان شہ می گفت کہ تربیت عاقلان در و اثر کردہ است و جہل قدیم از جبلت او بدر بردہ ملک را ازیں سخن تبسم آمد و گفت۔

ترجمہ :- خلاصہ کلام یہ ہے کہ لڑکے کو ناز و نعمت کے ساتھ پالا اور ادب سکھانے والے استاد کو اس کی تعلیم کے لئے مقرر کیا یہاں تک کہ عمدہ طور سے بات کرنا اور بات کا جواب دینا اور شاہانہ خدمت کے آداب اس کو لوگوں نے سکھا دیا اور وہ سب کی نظر میں پسند آیا ایک مرتبہ وزیر کچھ اس کی اچھی عادتوں کا ذکر بادشاہ کے دربار میں کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ عقلمندوں کی تعلیم نے اس میں اثر کیا ہے اور قدیم جہالت اس کی طبیعت سے نکل گئی ہے بادشاہ کو اس بات سے ہنسی آگئی اور کہنے لگا۔

بیت عاقبت گرگ زادہ گرگ شود گرچہ با آدمی بزرگ شود

ترجمہ :- آخر کار بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہی ہوگا اگرچہ آدمی کے ساتھ رہ کر بوڑھا ہو جائے
حل الفاظ و مطلب :- فی الجملہ حاصل کلام، خلاصہ کلام۔ ناز ف نخرو، غمزہ، پیار، لاڈ۔ ناز و نعمت پر
اور نہ لاڈ اور پیار سے پرورش کی۔ استاذ ادیب ادب سکھائی والا استاذ۔ استاذ ادیب اسکو کہتے ہیں جو صرف نحو
معانی، بدیع، بیان و لغت کو جانتا ہو۔ نصب کردن مقرر کیا۔ حسن خطاب اچھی بات، گفتگو کا ڈھنگ۔ روز
جواب لوگوں کے کلام کا جواب دینا۔ ہمکنار ف تمام، سب، کل۔ شائل عادت، خصلتیں۔ شمش شین کے
کسرہ کے ساتھ، معمولی۔ جہل قدیم مرکب تو صنی ہے، پرانی جہالت۔ جبلت خلقت، طبیعت۔ بدر بردہ نظر
گئی۔ تبسم مسکرائے۔ عاقبت رخ آخر کار، انجام کار۔ گرگ زادہ یہ اضافت مقلوبی ہے یعنی اس میں الٹ پھیر
ہوئی ہے اصل عبارت اس طرح تھی ”زادہ گرگ“ بھیڑیا کا جنا ہوا۔ بزرگ بڑا، بڑھا۔
مطلب یہ ہے کہ اس بچہ نے تمام اچھی عادتوں اور گفتگو کرنے کے طور و طریق کو سیکھ لیا، ایک دن وزیر بادشاہ
سے اس کی خوبیوں کا تذکرہ کر رہا تھا بادشاہ کو یہ سن کر ہنسی آگئی اور کہا کہ بھیڑیا کا بچہ بھیڑیا ہی ہوتا ہے اگرچہ
آدمیوں کے ساتھ رہتے رہتے بوڑھا ہو جائے، اسی طرح یہ بھی چور کا بچہ ہے لہذا یہ بھی چور بن سکتا ہے اگرچہ اچھی
عادتیں سیکھ لی ہیں۔

سال دو بریں بر آمد طائفہ او باش محلت درو پیوستند و عقد موافقت بستند تا
بوقت فرصت وزیر را و ہر دو پسرش را بکشت و نعمت بیقیاس برداشت و در مغارہ
دزدان بجائے پدر بنشست و عاصی شد ملک دست تحسّر بدندان گرفت و گفت۔

ترجمہ :- دو سال اس پر گزرے کہ محلہ کے بد معاشوں کا ایک گروہ اس سے مل گیا اور دوستی کا عہد باندھا یہاں تک
موقعہ پاکر وزیر اور وزیر کے دونوں صاحبزادوں کو مار ڈالا اور بے انتہا مال و دولت اٹھالے گیا، اور چوروں کی گھائی میں
باپ کی جگہ بیٹھ گیا اور نافرمان ہو گیا بادشاہ نے حسرت کا ہاتھ دانتوں میں دبا کر کہا۔

قطعه شمشیر نیک ز آہن بد چوں کند کسے ناکس بتر بیت نشود اے حکیم کس
باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

ترجمہ :- (۱) اچھی تلوار خراب لوہے سے کوئی کیسے بنا سکتا ہے اے عظیمند! لائق تعلیم دینے سے لائق نہیں ہو سکتا
(۲) بارش کہ جس کی طبیعت کے لطیف ہونے میں اختلاف نہیں ہے وہ باغ میں لالہ اگاتی ہے اور غجر
زمین میں گھاس پھوس۔

قطعه زمین شورہ سنبل بر نیارد درو تخم عمل ضائع مگرداں

نگوئی بابد اں کردن چنان ست کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

ترجمہ:- (۱) بجز زمین سنبل اگا سکتی اس میں کوشش کا بیج مت ضائع کر

(۲) بروں کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے جیسے نیک لوگوں کے ساتھ برائی کرنا

حل الفاظ و مطلب:- سال دو دو سال۔ طائفہ کو پاش محلت محلہ کے بد معاشوں کا ایک گروہ۔ درو پوستان اسکے ساتھ مل گیا۔ عقد موافقت ساتھ رہنے کا عہد۔ بعض نسخوں میں موافقت کے بجائے موافقت ہے۔ فرصت موقع۔ نعمت بے قیاس بے حساب دولت۔ برداشت اٹھالے گیا۔ مغادر گھائی تیج مغارات۔ عاصی رع نافرمان۔ دست مختصر مرکب اضافی ہے، افسوس کا ساتھ۔ آہن بد خراب لوہا۔ ناکس نالائق۔ حکیم رع دانا، عقلمند جمع حکماء۔ شورہ بوم وہ زمین جس میں زراعت نہ ہو سکے۔ سنبل بالچنر اور بعض کے نزدیک ایک نیلگوں چیز پو پھول کا درخت ہے۔ نگوئی بھلائی۔

عبارت کا مطلب واضح ہے البتہ اس حکایت کا مقصد بیان کیا جا رہا ہے، یعنی تعلیم و تربیت ہر ایک شخص کے واسطے فائدہ مند ثابت نہیں ہوتی جس کے اندر نیکی و بھلائی کی صلاحیت موجود نہ ہو اسکی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ نہ کرنی چاہئے اس لئے کہ اس کی تعلیم و تربیت میں لگنا وقت کو ضائع کرنا ہے اور برے لوگوں کے ساتھ بھلائی کا برتاؤ نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ ان کے ساتھ بھلائی کرنا ان کو سرکش اور باغی بناتا ہے۔

حکایت:- (۵) سر ہنگ زادہ را دیدم بر درِ سرائے اعلمش کہ عقل و کیاستے

و فہم و فراستے زائد الوصف داشت ہم از عہدِ خردی آثارِ بزرگی در ناصیہ او پیدا

ترجمہ:- میں نے ایک سپاہی کے لڑکے کو اعلمش کے محل کے دروازے پر دیکھا کہ عقل، دانائی، سمجھ بوجھ بیان سے زیادہ رکھتا تھا کم سنی ہی کے زمانے سے بزرگی کی علامتیں اس کی پیشانی پر ظاہر ہو رہی تھیں۔

فرد بالائے سرش زہو شمندی بی تافت ستارہ بلندی

ترجمہ:- اس کے سر کے اوپر عقلمندی کی وجہ سے بلندی کا ستارہ چمک رہا تھا۔

فی الجملہ مقبول نظر سلطاں آمد کہ جمال صورت و معنی داشت و خرد منداں

گفتہ اند تو انگری بدل بہت نہ بہال و بزرگی بعقل ست نہ بسال ابنائے جنس او بر منصف او حسد بردند و بجنائے متہم کردند و در کشتن او سعی بے فائدہ نمودند

ترجمہ:- حاصل کلام یہ ہے کہ بادشاہ کی نظر میں مقبول ہو گیا اس لئے کہ ظاہری و باطنی خوبصورتی رکھتا تھا اور عقلمندوں نے کہا ہے کہ مالدار کی دل سے ہوتی ہے نہ کہ مال سے اور بزرگی عقل سے ہے نہ کہ سال سے، اسکے ہم جنس اسکے عہدے پر حسد کرنے لگے اور ایک خیانت کے ساتھ متہم کیا اور اس کے مار ڈالنے کی بے فائدہ کوشش کی۔

مصرع دشمن چہ کند چوں مہرباں باشد دوست

ترجمہ:- دشمن کیا کر سکتا ہے جب دوست مہربان ہو۔
 حل الفاظ و مطلب:- سربنگ ف سپاہی، سردار، امیر۔ سربنگ زادہ میں اضافت مقلوبی ہے یعنی اس میں انت پھیر ہوئی ہے اصل عبارت اس طرح ہے زادہ سربنگ۔ سرائے ف محل۔ اغلش ترکستان کے ایک پوشو یکہ ہے۔ (غیاث اللغات) عقل ع سمجھ، جمع عقول۔ عقل کے لغوی معنی ہیں روکنے کے۔ عقل کو عقل اسے کہتے ہیں کہ وہ بھی اپنے صاحب کو برائی سے روکتی ہے۔ کیا ست ذہانت۔ فراست سمجھداری۔ زادہ اوصاف و وصف جو بیان سے باہر ہو۔ ہمیہ ع پیشانی، جمع نواصی۔ عہد ع زمانہ۔ خوردی بچپن۔ آثار ع اثر کی جمع ہے، غلامش۔ پیدا ظاہر ہونا۔ ہوشمندی عقلمندی۔ ی تافت چمک رہا تھا، چمکتا تھا۔ جمال صورت اچھی صورت۔ جمال معنی اچھی سیرت۔ معنی ع کسی چیز کا اندرونی حصہ، توانگری، مالداری۔ بدل ست دل سے ہے۔ یعنی مالدار کا تعلق دل سے ہے مال سے نہیں، اگر دل میں حوصلہ نہ ہو تو مالدار ہونے کے باوجود خرچ کرنا ممکن نہیں۔ ایتائے جنس اسی قسم کے، ہم عصر۔ منصب ع عہدہ۔ متہم تہمت لگانا۔ سعی ع کوشش کرنا۔

ملک پر سید کہ موجب خصمی ایشاں در حق تو چیست گفت در سایہ دولت
 خداوندی دایم ملکہ، ہمکنان را راضی کردم مگر حسودان کہ راضی نمیشوند الا بزوال
 نعمت من و دولت و اقبال خداوندی باقی باد۔

ترجمہ:- پوشو یکہ نے پوچھا ان لوگوں کی دشمنی کا سبب تیرے حق میں کیا ہے اس نے کہا میں نے آقائے نعمت کے سایہ میں (خدا کرے اس کا ملک ہمیشہ رہے) سکھو راضی کیا مگر حسد کرنے والے کہ راضی نہیں ہوں گے مگر میری نعمت کے زوال سے، خداوند کی دولت و اقبال ہمیشہ رہے۔

قطعہ تو انم اینکہ نیازم اندرون کسے حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست
 بمیر تا بر ہی اے حسود کیوں رنجیست کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان درست

ترجمہ:- (۱) میں یہ کر سکتا ہوں کہ کسی کے دل کو تکلیف نہ پہنچاؤں، حسد کرنے والوں کا کیا کروں اس لئے کہ وہ خود ہی رنج میں ہیں۔ (۲) اے حاسد مر جاتا کہ تو چھکارا پالے اس لئے کہ یہ ایک ایسا رنج ہے کہ اس کی تکلیف سے سوائے موت کے چھکارا نہیں ہو سکتا۔

حل الفاظ و مطلب:- پرسید پوچھا۔ خصمی دشمنی۔ در حق تو تیرے حق میں۔ در سایہ دولت خداوندی آقائے نعمت کے سایہ میں۔ دایم ملکہ اہمکنان ہمکنان ہمکنیں کی جمع ہے، ہمکنیں اصل میں ”ہمہیں“ تھا جب لفظ ہمہ کی اضافت میں کلمہ نسبت کی طرف کی تو ہمہ کا و کاف سے بدل گیا، ہمکنیں ہو گیا۔ حسوداں حاسد

لی منع ہے۔ اس لئے اسے راضی نہیں ہوں گے۔ اگرچہ استثناء ہے۔ دولت و اقبال
نے کوئی باقی باقی یہ ہمارے لئے دیا یہ طمانیت اس لئے ہے۔ نیازِ ام نہ ستاؤں۔ چہ نعم کیا کروں۔ رنج و
تکلیف۔ میں مراد سے واحد ام حاضر ہے۔ تو مراد سے غایت کیلئے تاکہ۔ برہنہ رہی واحد حاضر
فلان غلام ہے تو پھر پالے۔ میں اس لئے کہ۔ مشقت تکلیف۔ مرگ موت۔ رست پہنکارا۔

مطلب یہ ہے کہ ہمارے اس لئے سے پوچھا کہ آخر ان لوگوں کو تجھ سے دشمنی کیوں ہے؟ تو اس نے جواب دیا
کہ اعلیٰ وجہ یہی ہے کہ آپ نے سایہ میں رہنے والے تمام لوگوں نے اپنے اخلاق سے راضی کر دیا ہے لیکن حسد کرنیوالے
اس وقت تک راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ میری نعمت زائل نہ ہو جائے یعنی انکی خواہش ہے کہ میری یہ نعمت
زائل ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ کی دولت اور اقبال کو ہمیشہ رکھے اس لئے کہ میری نعمت کا باقی رہنا اس پر موقوف ہے۔
قلعہ میں زلزلہ ہمارا حاصل یہ ہے کہ حسد ایک ایسی مصیبت ہے اور ایسا مرض ہے کہ سوائے موت کے اس کی
کوئی دوا ہی نہیں یعنی جب موت ہوگی تب ہی دل سے حسد نکلے گا، اللہ ہمیں حسد و بغض سے بچائے، آمین!

قلعہ شور بختاں آرزو خواہند
مقبلاں راز و آل نعمت و جاہ
گر نہ بیند بروز شہرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چناں
کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

ترجمہ :- (۱) بد بخت لوگ آرزو کرتے ہیں خوش نصیبوں کی نعمت اور مرتبہ کے زوال کی

(۲) اگر دن میں چکاڑ (کور چشم) نہ دیکھ سکے تو سورج کی ٹکیہ کا کیا تصور ہے۔

(۳) اگر توجہ چاہتا ہے تو ایسی ہزار آنکھیں اندھی بہتر ہیں اس بات سے کہ آفتاب سیاہ ہو جائے

حل الفاظ و مطلب :- شور بختاں بد نصیب۔ آرزو خواہش۔ مقبلاں خوش نصیب۔ زوال غ
نہم ہونا۔ جاہ مرتبہ۔ گر نہ بیند اگر نہ دیکھے۔ شہرہ چشم چندہا، چکاڑ۔ چشمہ آفتاب آفتاب کی ٹکیہ۔ سورج
پونکہ روشنی کا مرکز ہے اس لئے لفظ چشمہ سورج کیساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ چہ گناہ کیا تصور۔ راست سچ۔

یعنی اگر تو حقیقت سے واقف ہونا چاہتا ہے تو بات یہ ہے کہ ہزار ایسی آنکھیں اندھی بہتر ہیں آفتاب کے بے نور
ہونے سے۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ وہ ہر شخص کی شکایت کو درست نہ قرار دیں ہر
اوقات کسی کی اچھائی بھی لوگوں کو شکایت کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

حکایت (۶) :- یکے را از ملوک تجم حکایت کنند کہ دست تطاول بر مال
رعیت دراز کردہ بود و جو روافیت آغاز تا بجائے کہ خلق از مکائد ظلمش بچھاں بر قند
واز کر بت جو رش راہ غربت گرفتند چوں رعیت کم شد ارتقاع ولایت نقصان
پذیرفت و خزینہ تہی ماند و دشمنان طمع کردند و زود آوردند۔

ترجمہ :- عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے متعلق قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رعایا کے مال پر ظلم کا ہاتھ دراز کر رکھا تھا اور ظلم و ایذا رسانی شروع کر رکھی تھی اس حد تک کہ مخلوق اس کے ظلم کے فریب سے دوسری جگہ منتقل ہو گئی اور اس کے ظلم کے رنج کی وجہ سے مسافرت کا راستہ اختیار کیا جب رعایا کم ہو گئی تو ولایت کی آمدنی نے نقصان کو قبول کیا اور خزانہ خالی رہ گیا، دشمنوں نے لالچ کیا اور طاقت استعمال کیا (یعنی چڑھائی کر دی)

قطعہ ہر کہ فریاد رس روزِ مصیبت خواہد گو در ایام سلامت بجو انمردی کوش
بندہ حلقہ بگوش از نوازیِ برود لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

ترجمہ :- (۱) جو شخص مصیبت کے دن فریاد رس کرنا چاہے اس سے کہہ دو کہ سلامتی کے زمانے میں سخاوت کی کوشش کر۔

(۲) حلقہ بگوش غلام کو اگر تو نہیں نوازے گا تو وہ چلا جائے گا، مہربانی کر کہ مہربانی سے بیگانہ بھی حلقہ بگوش ہو جاتا ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- عجم عرب کے علاوہ تمام ممالک کو عجم کہا جاتا ہے۔ تظاول ع دراز کرنا۔ رعیت دنیا کے لوگ جو کسی حاکم کے ماتحت ہوں۔ جور ع ظلم۔ اذیت ع تکلیف۔ ارتقاء محمول، آمد۔ مکاند ع کید کی جمع ہے، فریب کاریاں۔ کربت ع مصیبت۔ راہ غربت مسافرت کا راستہ۔ تہی ماند خالی رہ گیا۔ طمع ع لالچ۔ زور آوردند زور لائے یعنی حملہ کر دیا۔ فریاد رس فریاد کو پہنچنے والا، مددگار۔ روزِ مصیبت مصیبت کے دن۔ در ایام سلامت سلامتی کے زمانے میں۔ جو انمردی سخاوت۔ حلقہ بگوش کسی کا تابع اور غلام بن جانا۔ پہلے زمانے میں یہ دستور تھا کہ ایران میں جب غلام خریدتے تھے تو اس کے کان میں حلقہ وغیرہ ڈال دیتے تھے اور یہ غلامی کا نشان تھا (گلستاں مترجم) لطف کن مہربانی کر۔ بیگانہ غیر آدمی۔

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ ظلم و ستم کے ساتھ بادشاہت باقی نہیں رہتی۔ قطعہ کا حاصل یہ ہے کہ جس کی یہ خواہش ہو کہ مصیبت کے روز کوئی اس کا معین و مددگار ہو تو اس کو چاہئے کہ سلامتی اور خوشحالی کے زمانے میں فیاضی اور سخاوت کرے، کتنا ہی مطیع اور فرمانبردار غلام ہو اگر اس کو کچھ نہیں دیا جائے گا تو وہ بھی بھاگ جائے گا اور نوازش اور عطیات کی وجہ سے غیر بھی مطیع و فرمانبردار ہو جاتا ہے۔

بارے در مجلس او کتاب شاہنامہ میخوانند در زوال مملکت ضحاک و عہد
فریدوں وزیر ملک را پر سید کہ ہیچ تو او دانستن کہ فریدوں کہ گنج و ملک و چشم
نداشت چگونه مملکت برو مقرر شد گفتا چنانکہ شنیدی خلعے برو بتعصب گرد آمدند
و تقویت کردند پادشاہی یافت گفت اے ملک چوں گرد آمدن خلعے موجب پادشاہی
است تو خلق را برائے چہ پریشاں میکنی مگر سر پادشاہی کردن نداری۔

ترجمہ :- ایک مرتبہ اس کی مجلس میں کتاب شاہنامہ پڑھ رہے تھے ضحاک کی سلطنت کے زوال، اور فریدوں کے

زمانہ کے بارے میں وزیر نے بادشاہ سے پوچھا کہ کچھ معلوم ہے کہ فریدوں جو خزانہ، ملک اور اذان لشکر نہیں رکھتا تھا پھر کس طرح مملکت اس کو مل گئی؟ بادشاہ نے کہا یوں ہی جیسا کہ تو نے سنا ہے کہ ایک مخلوق اس کے پاس مدد کیلئے جمع ہو گئی اور اس کو تقویت دی بادشاہت پالیا، وزیر نے کہا اے بادشاہ جب مخلوق کا جمع ہونا بادشاہی کا سبب ہے تو مخلوق کو کیوں پریشان کرتا ہے شاید تو بادشاہی کرنے کا خیال نہیں رکھتا ہے۔

فرد ۳۔ ہماں بہ کہ لشکر بجا پروری کہ سلطان بہ لشکر کند سروری

ترجمہ:- بہتر یہی ہے کہ دل و جان سے لشکر کو توپالے کیونکہ بادشاہ لشکر سے سرداری کر سکتا ہے
حل الفاظ و مطلب:- بارے ف ایک مرتبہ در مجلس اور اس کی مجلس میں شاہنامہ ایک منظوم کتاب جس میں بادشاہوں کے تذکرے کئے گئے ہیں، یہ کتاب سلطان محمود غزنوی کے حکم سے مشہور شاعر طوسی نے تیس برس میں مرتب کیا تھا۔ زوال مملکت ضحاک ضحاک بادشاہ کی مملکت کا زوال۔ ضحاک ایران کے ایک بادشاہ کا نام ہے۔ ضحاک مبالغہ کا صیغہ ہے اسکے معنی ہیں بہت زیادہ ہنسنے والا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بادشاہ اپنی ماں کے پیٹ میں چار سال تک رہا اور پیٹ ہی میں اس کے دانت نکل آئے تھے اور جب پیدا ہوا تو ہنستا ہوا پیدا ہوا تھا اسی وجہ سے لوگوں نے اس کا نام ضحاک رکھ دیا۔ بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ ضحاک یہ لفظ معرب ہے وہ آگ کا، دہ کے معنی ہیں دس، اور آگ کے معنی عیب، دس عیب والا۔ چونکہ ضحاک بہت ظلم و ستم کرتا تھا اس لئے اس کے عیوب ہر شخص کی زبان پر جاری تھے، اس کے دس عیوب یہ ہیں: (۱) پستہ قد (۲) نخوت و تکبر (۳) قلت حیاء (۴) بہت زیادہ کھانا (۵) بے حد ظلم کرنا۔ (۶) بد زبان (۷) اہم کام میں جلدی کرنا (۸) خبث (۹) بے وقوفی (۱۰) بد صورت۔
(حاشیہ گلستان فارسی)

فریدوں ایک عادل اور منصف بادشاہ تھا جس نے ضحاک کو شکست دی اور اپنے باپ کے انتقام میں اس کو قتل کر دیا تھا اور اس کے بعد اس کی گدی پر قابض ہو گیا تھا۔ حشم ف نوکر، چاکر۔ تعصب حمایت، مدد۔ سر بادشاہی بادشاہ ہونے کا خیال۔ ہماں ہ کے فتح کے ساتھ یہ اصل میں ہم آں تھا۔ بجان اپنی جان۔ پروری تو پرورش کرے۔ کند سروری سرداری کرتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ رعایا کو خوش رکھ کر بادشاہ سرداری کر سکتا ہے اگر اس کو ناراض رکھے گا تو اس کی سرداری اور بادشاہت بھی ختم ہو جائے گی۔

ملک گفت موجب گرد آمدن سپاہ و رعیت و لشکر چہ باشد گفت پادشاہ را کرم باید

تا بد و گرد آیند و رحمت تا در پناہ دو لکش ایمن نشیند و ترا ایں ہر دو نیست

ترجمہ:- بادشاہ نے کہا رعایا (عوام) کے جمع ہونے کا کیا سبب ہے وزیر نے کہا بادشاہ کو بخشش کرنا چاہئے تاکہ لوگ اس کے پاس جمع ہو جائیں، اور رحم کرنا چاہئے تاکہ اس کی دولت کی پناہ میں بے خوف بیٹھیں اور تجھے یہ دونوں باتیں حاصل نہیں ہیں۔

مشنوی نیکد جور پیشہ سلطانی کہ نیاید ز گرگ چوپانی
یاد شاہ ہے کہ طرح ظلم قلند یائے دیوار ملک خویش بکند

ترجمہ :- (۱) جس کا پیشہ ظلم ہو وہ بادشاہت کیا کر سکتا ہے کیونکہ بھیڑیے سے چرواہی نہیں ہو سکتی

(۲) جس بادشاہ نے ظلم و ستم کی بنیاد ڈالی اس نے اپنی سلطنت کے دیوار کی بنیاد اکھاڑ دی۔

حل الفاظ و مطلب :- کرم یا بخشش۔ بدو اصل میں بادشاہ اسم اشارہ کا ہمزہ وال سے بدل گیا اسلئے کہ قاعدہ ہے کہ

جب اسم اشارہ کے ساتھ بے بض جاتی ہے تو ہمزہ وال سے بدل جاتا ہے۔ رحمت مہربانی۔ آئین بے خوف ہونا۔ سلطانی

بادشاہت۔ گرگ بھیڑیا چوپانی جانور چرانوالا، چرواہہ طرح ظلم ظلم کی بنیاد۔ قلند اصل میں قلند تھا ضرورت شعری کی وجہ سے

ہمزہ گر گیا۔ پائے بنیاد۔ ملک خویش اپنا ملک، اپنی سلطنت۔

مطلب یہ ہے کہ بادشاہ نے معلوم کیا کہ رعیت اور لشکر کے جمع کرنے کا کیا طریقہ ہے تو اس نے کہا کہ اس کے

لئے دو صنعتوں کا ہونا ضروری ہے (۱) مخلوق پر بخشش کرنا (۲) ان پر رحم کرنا اور یہ دونوں صنعتیں تیرے اندر موجود

نہیں لہذا تو کیسے بادشاہی کر سکتا ہے، ظلم کرنا آلا آدمی کبھی بادشاہی نہیں کر سکتا جیسا کہ بھیڑیا جو بکریوں کا خونخوار

دشمن ہے چرواہی کا کام نہیں کر سکتا اس لئے کہ جب بکریوں کو دیکھے گا تو کھا جائے گا، اسی طرح ظالم بادشاہ سب پر

ظلم و ستم کر کے تباہ کر دیتا تو مخلوق اس کے پاس کیسے آئے گی۔

ملک را پند وزیر نا صح موافق طبع مخالف نیامد و روی از تنگش در ہم کشید و بزندال

فرستاد و بے بر نیامد کہ بنی عمان سلطان بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند

و ملک پدر خواستند قومے کہ از دست تظاولی ایں بجاں رسیدہ بودند و پریشاں شدہ بر

ایشاں گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف ایں بدر رفت و بر آناں مقرر شد۔

ترجمہ :- نصیحت کرنے والے وزیر کی نصیحت بادشاہ کی مخالف طبیعت کو موافق نہ آئی اور اس کی بات سے چہرہ پھیر لیا اور

قید خانہ میں بھیج دیا (ابھی) بہت زمانہ نہیں گزرا تھا کہ بادشاہ کے چچا کے بیٹے لڑائی کے لئے اٹھے اور مقابلہ کے لئے لشکر

آراستہ کیا اور اپنے باپ کا ملک طلب کیا جو قوم کہ اس کے ظلم کے ہاتھ سے جان سے تنگ آگئی تھی عاجز اور پریشان

ہو چکی تھی وہ ان لوگوں کے پاس جمع ہو گئی اور مدد کی یہاں تک کہ ملک اس کے قبضے سے نکل گیا اور ان پر مقرر ہو گیا۔

مثنوی

پادشاہ ہے کو روا دارد ستم بر زیر دست دوستدارش روز سختی دشمن روز آو رست

بار رعیت صلح کن و ز جنگ خصم ایمن نشین زانکہ شاہنشاہ عادل را رعیت لشکرست

ترجمہ :- (۱) جو بادشاہ کمزور پر ظلم کرنا جائز رکھتا ہے اس کا دوست سختی کے دن طاقتور دشمن بن جاتا ہے

(۲) رعایا سے صلح کر اور دشمن کی لڑائی سے بے خوف ہو کر بیٹھ، اس وجہ سے کہ عادل بادشاہ کی رعایا ہی لشکر ہوتی ہے

فرد غم زبردستان بخور زہنہار بترس از زبردستی روزگار

ترجمہ :- کمزوروں کا غم ضرور کھا اور زمانے کی زبردستی سے ڈر تارہ

حل الفاظ و مطلب :- پند وزیر ناصح نصیحت کرنیوالے وزیر کی نصیحت۔ موافق پسند۔ طبع مخالف مخالف طبیعت از شخص در ہم کشید چہرہ اسکی بات سے پھیر لیا، یعنی ناراض ہو گیا۔ زندان جیل خانہ، قید خانہ۔ فرستاد بھیج دیا۔ بے بہت زمانہ۔ بنی عماس چچا کے لڑکے۔ منازعت جھگڑا، باہم لڑائی جھگڑا کرنا۔ مقاومت ع مقابلہ کرنا۔ دست تجاوز ظلم کا ہاتھ۔ تقویت ع مدد۔ تصرف ع قبضہ۔ مقرر شد مقرر ہو گیا یعنی چچا کے لڑکوں کو مل گیا۔ زبردست کمزور۔ دشمن زور آور طاقتور دشمن۔ ایمن بے خوف۔ عادل ع انصاف کرنیوالا۔ زہنہار ضرور، یقینی، خبردار۔ بترس ترسیدن سے فعل امر ہے، ڈر تارہ۔ روزگار زمانہ۔

مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کو چاہئے کہ صلح و مصالحت سے کام لے، کسی پر ظلم و ستم نہ کرے اس لئے کہ جو بادشاہ ظالم ہوتا ہے عوام اس سے متنفر ہو جاتی ہے اور اس کا ملک اس کے قبضے سے نکل کر دوسروں کے قبضے میں چلا جاتا ہے۔

حکایت (۷) :- پادشاہ باغلامی جمعی در کشتی نشست و غلام دیگر در یار اندیدہ بود و محنت کشتی نیاز مودہ گریہ و زاری آغاز نہاد و لرزہ بر اندامش افتاد ملک را عیش از و منقص بود کہ طبع نازک تحمل امثال ایں صورت نہ بند و چارہ ندانستند حکیمے در اں کشتی بود ملک را گفت اگر فرماں دہی اور بطریقے خاموش گردانم گفت غایت لطف و کرم باشد بفرمود تا غلام را بدریا انداختند چند نوبت غوطہ خورد ازاں پس مولیش گرفتند و پیش کشتی آوردند و بدو دست در سکان کشتی آویخت چوں بر آمد بگوشہ بنشست و قرار یافت ملک را عجب آمد پر سید کہ حکمت چہ بود گفت از اول محنت غرق شدن ندیدہ بود و قدر سلامت کشتی ندانستہ بچنین قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔

ترجمہ :- ایک بادشاہ ایک جمعی غلام کے ساتھ کشتی میں بیٹھا ہوا تھا غلام نے پہلے دریائے دیکھا تھا اور کشتی کی تکلیف نہیں آزمائی تھی ورنہ دناور چلانا شروع کر دیا اور اس کا جسم کا بیٹنے لگا بادشاہ کا عیش اس کی وجہ سے مکدر ہو گیا اس لئے کہ نازک طبیعت سے ایسی باتیں برداشت نہیں ہو سکتیں کچھ چارہ کار معلوم نہ ہو سکا ایک عقلمند اس کشتی میں تھا اس نے بادشاہ سے کہا اگر آپ حکم دیں تو میں اس کو ایک طریقہ سے خاموش کر دوں کہا بڑی عنایت و مہربانی ہوگی، حکیم نے حکم دیا کہ غلام کو دریا میں ڈال دیا جائے کئی دفعہ غلام نے غوطے کھائے اس کے بعد اس کے بال پکڑ لئے اور کشتی کے آگے لائے اور دونوں ہاتھوں کو کشتی کے سکان میں لٹکا دیا جب کشتی پر چڑھا تو ایک کونے میں بیٹھ گیا اور قرار پایا بادشاہ کو تعجب

یہ پوچھ کر یہ حکمت غورِ جسم نے کہا کہ پہلے سے ذوبے کی تکلیف نہیں دیکھی تھی اور کشتی کی سلامتی کی قدر نہیں کرتا تھا کہ مرنے کی قیمت کی قدر وہی جانتا ہے جو کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے۔

صل: الفاظ و مطلب :- غلامے، کجی ایک، کجی غلام دیگر دوسری بار، لیکن یہاں پہلے کے معنی میں ہے۔ محنت
کشتی کی تکلیف۔ رہ دزدی روز اور چٹانا۔ لرزدہ براندام جسم پر کچلی طاری ہو گئی۔ منقض ع کر کر اہلکدہ۔ طبع
بزرگ۔ بزرگ ضیعت۔ تحلل برداشت کرنا۔ امثال ایں ان جیسی باتوں کو۔ راں کشتی اسی کشتی میں اگر فرماں دہی
آپ صمیر۔ یہ طریقے ایک طریقے سے۔ غایت لطف و کرم انتہائی مہربانی اور عنایت۔ انداختہ لوگوں نے
دیکھ دیا۔ مخوف ف ڈی، پانی میں ڈوبنا یا ڈوبنا۔ ازاں پس اسکے بعد۔ مولش گر کندہ لوگوں نے اسکا بال پکڑا۔ سگان کشتی
کشتی کے پیچھے کا حصہ کشتی یا جہاز کی ایک لکڑی۔ آویخت یہ فعل لازم اور متعدی دونوں ہو سکتا ہے، اگر لازم ہو تو مطلب یہ
ہوگا کہ نہ دو دونوں باتوں سے کشتی کے پیچھے حصہ میں لٹک گیا، اور اگر فعل متعدی ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ اس کو لوگوں نے
کشتی کے سامنے زبردوئیوں باتھ باندھ کر کشتی کے پیچھے حصہ میں لٹکادیا۔ سگان اگر ساکن کی جمع ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ غلام
کشتی کے پیچھے دونوں میں لٹک گیا۔ قراریافت قرار پایا، یعنی بالکل خاموش ہو گیا، رونادھونا بند کر دیا۔ عجب ع تعجب۔
غرق نہ ذوبہ سلامت ع محفوظ رہتا۔ مطلب واضح ہے۔

قطعہ

اے سیر ترانان جویں خوش تمناید معشوق من ست آنکہ نزدیک تو زشت ست
حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف از دوزخیاں پرس کہ اعراف بہشت ست

ترجمہ :- (۱) اے پیٹ بھرے ہوئے تجھے جو کی روٹی اچھی معلوم نہیں ہوتی ہے میرا معشوق وہ ہے جو تیرے
نزدیک برا ہے۔

(۲) جنت کی حوروں کے واسطے اعراف دوزخ ہے دوزخیوں سے پوچھ کہ اعراف جنت ہے

شعر فرق ست میان آنکہ یارش در بر با آنکہ دو چشم انتظارش بر در

ترجمہ :- فرق ہے اس شخص میں جس کا معشوق بغل میں ہو اس شخص سے جسکے انتظار کی دونوں آنکھیں دروازہ
رنگی ہوئی ہوں۔

صل: الفاظ و مطلب :- سیر ف شکم سیر، پیٹ بھرا ہوا نان جویں مرکب اضافی ہے، جو کی روٹی۔ خوش

نماید اچھی معلوم نہیں ہوتی۔ معشوق من میرا معشوق، میرا مرغوب۔ نزدیک تو تیرے نزدیک زشت

ست برا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس کا پیٹ بھرا ہوا اور اس کو کھانے کی خواہش نہ ہو تو ظاہری بات ہے کہ جو کی

روٹی کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی، اور جو چیز تیرے نزدیک بری ہے وہی مجھے پسند ہے۔ حوران بہشتی جنت کی

حوریں۔ حور اگرچہ حور کی جمع ہے لیکن فارسی میں حور کو مفرد مان کر اسکی جمع حوران لاتے ہیں۔ حورا وہ

خوبصورت حسین و جمیل عورت جس کی آنکھ کی سیاہی انتہائی سیاہ اور سفیدی خوب سفید ہو، بڑی بڑی آنکھوں والی

جس کی وجہ سے حسن میں دو بالا ہوں گی۔ اعراف سے آخرت میں ایک مقام ہے جو نہ جنت جیسا آرام والا ہے اور نہ جہنم جیسا تکلف دہ ہوگا۔ دوزخیاں دوزخی کی جمع ہے جہنمی لوگ۔ پرس پر سیدن سے فعل امر ہے، تو پوچھ۔ مطلب یہ ہے کہ جنت کی حوروں کے سامنے اعراف کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے چونکہ جنت آرام و راحت کی جگہ ہے اس لئے اعراف ان کے سامنے دوزخ ہے، اور دوزخ تکلیف اور پریشانی کی جگہ ہے اس لئے دوزخیوں کے نزدیک اعراف جنت ہے۔ یارش جسکا معشوق۔ دربر بغل میں۔ دروازہ پر۔ مطلب یہ ہے کہ ایک وہ شخص جس کا معشوق اسکے پاس ہے اور دوسرا وہ شخص جو معشوق کے انتظار میں آنکھیں اٹھا اٹھا کر دروازہ کو تاکتا رہتا ہے دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس حکایت سے دو باتیں معلوم ہوئیں (۱) بادشاہوں کو عقلمندوں سے مشورہ کرتے رہنا چاہئے (۲) سلامتی کے زمانے میں نعمت کے زائل ہونے سے پہلے نعمت کی قدر کرنی چاہئے۔

حکایت (۸) :- یکے از ملوکِ عجم رنجور بود در حالتِ پیری و امیدِ زندگانی قطع کردہ کہ سوارے از در در آمد و بشارت داد کہ فلاں قلعہ را بدولت خداوند بکشادیم و دشمنانِ اسیر آمدند و سپاہ و رعیتِ آل طرفِ بجملگی مطیع فرماں گشتند ملکِ نفسے سرد بر آورد و گفت ایں مژدہ مرا نیست دشمنانم راست یعنی وارثانِ مملکت۔

ترجمہ :- عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ بڑھاپے کے زمانہ میں بیمار پڑ گیا تھا اور زندگی کی امید منقطع کئے ہوئے تھا کہ اتنے میں دروازے سے ایک سوار آیا اور اس نے خوشخبری دی کہ فلاں قلعہ کو آپ کے اقبال سے ہم نے فتح کر لیا ہے اور دشمن قید ہو کر آگئے ہیں اور اس جانب کی فوج اور رعایا سب کی سب حکم کی مطیع ہو گئی ہے، بادشاہ نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور کہا کہ یہ خوشخبری میرے واسطے نہیں ہے بلکہ میرے دشمنوں کے لئے ہے یعنی بادشاہت کے وارثوں کے لئے ہے۔

قطعہ دریں امید بسر شد در بچ عمر عزیز کہ انچہ درد لم ست از درم فراز آید امید بستہ بر آمد و لے چہ فائدہ زانکہ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید

ترجمہ :- (۱) افسوس اسی امید میں پیاری عمر پوری ہو گئی کہ جو کچھ میرے دل میں ہے وہ میرے دروازہ سے سامنے آئے۔

(۲) بندھی ہوئی آرزو پوری ہو گئی لیکن کیا فائدہ اسلئے کہ یہ امید نہیں ہے کہ گذری ہوئی عمر پھر واپس آجائے حل الفاظ و مطلب :- یکے یہ لفظ ایک اور ہی مجہول سے مرکب ہے۔ بمعنی ایک۔ حالتِ پیری بڑھاپے کی حالت۔ امیدِ زندگانی جینے کی امید۔ قطع کردہ چھوڑ دی تھی، منقطع کئے ہوئے تھا۔ سوارے میں کی وحدت کیلئے ہے، ایک سوار۔ در آمد داخل ہوا، آیا۔ بشارت دلو خوش خبری دی۔ قلعہ وہ محفوظ اور سنگین عمارت جس میں بادشاہ، حاکم، یا فوج رہے، گڑھی، جمع قلاع، قلعہ۔ رنجور بیمار۔ یہ لفظ رنج بمعنی غم اور ور کلمہ نسبت سے مرکب ہے، رنجور کے

موتی پر غم و غم جو غم میں مبتلا ہو۔ بکشا دیم ہم نے فتح کر لیا۔ جملگی اس میں کی مصدری ہے، اور نہ مال۔
 من۔ میر۔ جب جملہ کی اضافت کی طرف کردی گئی تو ک سے بدل گیا۔ مطیع ع باب افعال سے اسم فاعل۔
 صیف سے اوست و فرہ و ہری کرنا والا۔ نفی سرور آورد ایک ٹھنڈی سانس لی۔ مژدہ ف خوشخبری۔ دشمنانم میر۔
 دشمن۔ بر شد ختم ہوئی، پوری ہو گئی۔ عمر عزیز باری عمر۔ دلم میر اول۔ دزم میر اور وازہ۔ فراز ف سانس۔ سید۔
 بندگی ہوئی امید بندھی ہوئی آرزو۔ دلے ف لیکن۔ چہ فائدہ کیا فائدہ۔ فائدہ ع جمع فوائد۔ فائدہ اس علم یا مال،
 کہتے ہیں جس کو حاصل کیا جائے، فائدہ کے یہ اصطلاحی معنی ہیں فائدہ کے لغت میں مختلف معانی آتے ہیں نفع، سود، نتیجہ،
 حاصل، وصف، خوبی، پیداوار، آمدنی، فرض، مطلب، واسطہ، کار آمد، مفید، افادہ، آرام، بہتری، بھلائی۔ وارثان
 وارث کی جمع ہے، مردے کے مال کا صحیح حقد و شخص۔ عمر گذشتہ گزری ہوئی عمر۔ باز آید واپس آجائے۔
 مطلب یہ ہے کہ جتنی آرزو تھی سب کی سب پوری ہو گئی لیکن یہ امید نہیں ہے کہ گزری ہوئی عمر پھر دوبارہ
 موت کر آجائے۔

کوس رحلت بکوفت دست اجل	اے دو چشم و دایع سر بکنید
اے کف دست و ساعد و بازو	ہمہ تو دایع یک دگر بکنید
بر من او فادہ دشمن کام	آخر اے دوستاں گذر بکنید
روزگار م بشد بنا دانی	من نکر دم شما حذر بکنید

ترجمہ :- (۱) دست موت نے رخصت کا افتادہ بجا دیا اے میری دونوں آنکھیں سر کو رخصت کرو

(۲) اے ہاتھ کی ہتھیلی اور کلائی اور بازو سب ایک دوسرے کو رخصت کرو

(۳) مجھ پڑے ہوئے دشمن کے مقصد پر، آخر اے دوستو گذر کرو

(۴) میرا زمانہ بے وقوفی میں گذر گیا میں نے پرہیز نہیں کیا تم پرہیز کرو۔

حل الفاظ و مطلب :- کوس رحلت رخصت کا افتادہ۔ بکوفت میں باعزائد ہے کوفت کے معنی ہیں بجا دیا،

کوناد دست اجل مرکب اضافی ہے، موت کا ہاتھ۔ اے دو چشم اے میری دونوں آنکھوں۔ و دایع ع رخصت۔

کف دست مرکب اضافی ہے، ہاتھ کی ہتھیلی۔ کف ع ہتھیلی جمع کفوف، اکف، اکفاف۔ ساعد ع کلائی، پہنچے۔

تو دایع ع رخصت کرنا۔ بر من افتادہ مجھ پڑے ہوئے پر۔ کام مقصد۔ روزگار م میرا زمانہ حذر ع پرہیز۔

مطلب یہ ہے کہ جب موت کا وقت آ گیا ہر ایک عضو ایک دوسرے کو رخصت کرنے لگا اور دشمنوں کا مقصد پورا

ہو گیا یعنی دشمنوں کی آرزو اور خواہش تھی کہ میں مر جاؤں چنانچہ آج ان کا مقصد پورا ہو رہا ہے لہذا میری حالت کو

دیکھ کر حیرت حاصل کرو۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آج میں عاجز و بے بس ہوں اور اپنے مقصد کا

دشمن ہوں اور کچھ نہیں کر سکتا ہوں آخر اے دوستو! میں نے تو کوئی نیک کام نہیں کیا اور گناہوں سے پرہیز نہیں کیا

لہذا تم گناہوں سے پرہیز کرو اور اپنی عمر کو غنیمت جانو۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ اخیر عمر میں سلطنت کی خواہش چھوڑ دیں اور منزل مقصود یعنی آخرت کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

حکایت (۹) :- ہر مزر را گفتند از روزیران پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت گناہے معلوم نہ کردم ولیکن یقین دانستم کہ مہابت من در دل ایشان بیکرانت و بر عہد من اعتماد کلی ندارد ترسم کہ ازیں گزند خویش آہنگ ہلاک من کنند پس قول حکما را کار بستم کہ گفتہ اند۔

ترجمہ :- ہر مزر سے لوگوں نے کہا کہ تو نے اپنے باپ کے وزیروں کی کیا غلطی دیکھی کہ ان کو قید کر دیا اس نے کہا کہ کوئی غلطی میں نے معلوم نہیں کی لیکن یقین کے ساتھ میں نے یہ جان لیا کہ ان کے دلوں میں میرا خوف بے انتہا ہے اور میرے عہد پر پورا بھروسہ نہیں رکھتے ہیں میں ڈرتا ہوں کہ اپنی تکلیف کے خوف سے مجھے ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیں لہذا میں نے عقلمندوں کے قول پر عمل کیا ہے اس لئے کہ انہوں نے کہا ہے

قطعہ ازاں کز تو ترسد ترس لے حکیم و گر با چنوصد برائی جنگ
ازاں مار بر پائے راعی زند کہ ترسد سرش را بکوبد سنگ
نہ بنی کہ چوں گر بہ عاجز شود بر آرد بخنگال چشم پلنگ

ترجمہ :- (۱) اے عقلمند اس شخص سے تو ڈر کہ جو تجھ سے ڈرے اگرچہ اس جیسے سو (۱۰۰) پر تو لڑائی میں غالب آئے (۲) سانپ اس وجہ سے چردا ہے کہ پاؤں میں ڈنک مارتا ہے کہ وہ ڈرتا ہے کہ اسکے سر کو پتھر سے کچل دیکھا (۳) کیا تو نہیں دیکھتا کہ جب بلی عاجز ہو جاتی ہے تو پنچہ سے چیتے کی آنکھیں نکال لیتی ہے حل الفاظ و مطلب :- ہر مزر نوشیر داں عادل بادشاہ کے بیٹے کا نام ہے، اصل میں ہر مز ایک ستارہ کو کہتے ہیں جس کا نام مشتری ہے اور اس ستارہ کو سعد اکبر کہا جاتا ہے اس لئے بطریق تفاعل نوشیر داں نے اپنے بیٹے کا یہ نام یعنی ہر مزر رکھا تھا۔ بند فرمودی تو نے قید کر دیا۔ گناہے اس میں ہی تنکیر کیلئے ہے معنی ہیں کوئی غلطی، کوئی قصور۔ مہابت غ ڈر، خوف۔ بیکراں جس کا کوئی کنارہ نہ ہو، بے حساب، بے انتہا۔ ترس ترسیدن سے فعل امر ہے اور ب زائد ہے، تو ڈر۔ باچنوصد اس جیسے سو پر۔ راعی ع چرواہا، جمع زعاۃ جیسے قاضی جمع قضاۃ کو بد کو بیدن سے فل مضارع ہے کچل دیکھا۔ سنگ ف پتھر۔ نہ بنی یہ جملہ بطور استفہام کے ہے معنی ہیں کیا تو نے نہیں دیکھا۔ ربہ ف بلی۔ عاجز ع بے بس۔ چنگال ف پنچہ۔ پلنگ تیندوا، چیتا۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ جو تجھ سے خوفزدہ ہو تجھ کو بھی اس سے خوف کرنا چاہئے اور بادشاہوں کو اپنے معمولی و کمزور دشمن سے بے پرواہ نہ رہنا چاہئے بلکہ اس سے ہمیشہ چوکس اور ہوشیار رہنا چاہئے۔

حکایت (۱۰):۔ بر بالین تربت یحییٰ پیغمبر علیہ السلام معتکف بودم در جامع دمشق کے ازلو کرب کہ بہ بے انصافی منسوب بود در آمد نماز و دعا کرد و حاجت خواست

ترجمہ:۔ دمشق کی جامع مسجد میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبر کے سرہانے اعتکاف میں تھا کہ عرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جو بے انصافی میں معروف و مشہور تھا آیا اور نماز پڑھی اور دعا کی اور اپنی حاجت (اللہ تعالیٰ) سے چاہی۔

فرد ۲ درویش و غنی بندہ کس خاک درند و انا نکہ غنی تر ند محتاج تر ند

ترجمہ:۔ فقیر اور مالدار اس دروازہ کے خاک کے غلام ہیں اور جو لوگ زیادہ مالدار ہیں زیادہ ضرورت مند ہیں حل الفاظ و مطلب:۔ بالین ف سرہانہ۔ یحییٰ ایک برگزیدہ نبی ہیں اور حضرت زکریا علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ جامع جمع کرنا والا، مراد جامع مسجد ہے یعنی ایسی مسجد جس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہو۔ دمشق دال اور میم دونوں کے کسرہ کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ دال کے کسرہ اور میم کے فتح کے ساتھ، ایک شہر کا نام ہے جو ملک شام میں واقع ہے۔ حاجت خواست اللہ تعالیٰ سے مرادیں مانگی۔ غنی ع مالدار جمع اغنیاء۔ اس خاک در اس دروازے کے مٹی کے۔

مطلب یہ ہے کہ فقیر اور مالدار سب ہی اللہ کے محتاج ہیں سب اسی کے غلام ہیں اور جو زیادہ مالدار ہیں ان کی ضروریات بھی زیادہ ہوتی ہیں اسی لئے ان کو پریشانیاں بھی زیادہ پیش آیا کرتی ہیں۔

آنگاہ مرا گفت از آنجا کہ ہمت درویشان ست و صدق معاملہ ایشان خاطرے ہر او من کنید کہ از دشمنی صعب اندیشناکم گفتش بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمنی قوی ز رحمت نہ بینی۔

ترجمہ:۔ اس وقت مجھ سے کہا اس وجہ سے کہ درویشوں کو توجہ باطنی ہوتی ہے اور ان لوگوں کا معاملہ سچا ہوتا ہے میرے ساتھ کچھ توجہ فرمائیے اس لئے کہ ایک سخت دشمن سے میں خوف زدہ ہوں میں نے اس سے کہا کہ کمزور رعایا پر رحم کر تا رہ تاکہ طاقتور دشمن سے تو تکلیف نہ دیکھے۔

نظم

بازوان توانا و قوت سر دست	خطا ست پنچہ مسکین ناتواں بشکست
نترسد آنکہ بر افتادگاں بخشاید	کہ گر زپائے در آید کشش نگیرد دست
ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت	دماغ بیہدہ پخت و خیال باطل بست
ز گوش پنبہ بروں آر و داد خلق بدہ	و گر تو می ند ہی داد روز دادے ہست

ترجمہ:- (۱) مضبوط بازوؤں اور پنچہ کی قوت سے، کمزور مسکین کا پنچہ توڑنا غلطی ہے
(۲) جو شخص گرے پڑے ہوؤں پر بخشش نہیں کرتا کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اگر اس کا پاؤں پھسل جائے تو
کوئی اس کا ہاتھ نہ پکڑے گا۔

(۳) جس شخص نے برائی کا بیج بویا اور نیکی کی امید رکھی تو اس نے فضول اپنا دماغ پکایا اور باطل خیال باندھا
(۴) کان سے روئی نکال ڈال اور مخلوق کا انصاف کر اور اگر تو انصاف نہیں کرتا تو ایک دن انصاف کا ضرور ہے
حل الفاظ و مطلب:- آنگاہ ف اس وقت۔ ہمت توجہ۔ صدق معاملہ ایشاں ان لوگوں کا معاملہ سچا ہوتا
ہے۔ دشمنی صعب سخت دشمن۔ رعیت ضعیف کمزور رعایا۔ زحمت تکلیف۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں اس بادشاہ نے مسجد میں آکر نماز پڑھنے کے بعد دعائیں کیں اور مرادیں
مانگیں اور پھر مجھ سے کہا کہ درویشوں کو ایک قوت روحانی حاصل ہوتی ہے اور ان کا معاملہ صاف ستھرا ہوتا ہے لہذا
آپ میرے حال پر توجہ فرمائیے اس لئے کہ مجھے ایک سخت دشمن کا اندیشہ ہے تو میں نے اس سے کہا کہ کمزور رعایا پر
رحم کرنا رہے تاکہ طاقتور دشمن سے تجھے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ یعنی اگر تو کمزور رعایا پر شفقت و مہربانی کریگا تو خدا تعالیٰ
تجھ پر مہربان ہو گا اور بڑے سے بڑے دشمن سے بھی تجھے کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔

نظم کے تحت ذکر کردہ اشعار کا مفہوم یہ ہے کہ طاقتور اس کا نام نہیں کہ اپنی قوت بازو سے کمزور مسکین کا بازو توڑ دے
بلکہ طاقتور اس شخص کا نام ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو پالے اگر کسی کی آرزو خواہش ہو کہ مصیبت کے
وقت میں اس کا کوئی معین و مددگار ہو تو اس کو چاہئے کہ خوشحالی کے زمانے میں عاجزوں اور بے بسوں پر بخشش کرے
اور اس کے ساتھ رحم و کرم کا برتاؤ کرے اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ لَا يُوْحِمُ لَا يُوْحَمُ لَا يُرْحَمُ
جو رحم نہیں کرتا (اس پر) رحم نہیں کیا جاتا، جس نے برے اعمال کئے اور نفسانی خواہشات میں زندگی گزار دی اور
مخلوق کے ساتھ ظلم و ستم کا معاملہ کیا اسکے باوجود اگر وہ یہ امید رکھتا ہے کہ لوگ میرے ساتھ اچھائی کا معاملہ کریں تو
یہ فضول اور بیکار اپنے دماغ کو پریشان کرنا ہے۔ اخیر مصرعہ میں فرمایا کہ کان کھول کر سن لے مخلوق کے ساتھ
انصاف کا معاملہ کر اگر تو انصاف اور عدل و مساوات قائم نہیں رکھتا تو یاد رکھ ایک دن آنیوالا ہے جس میں ذرہ ذرہ کا
حساب دینا پڑے گا یعنی قیامت کا دن جہاں عزیز و اقارب بھی بیگانہ ہو جائیں گے اور نفسی نفسی کا عالم ہو گا اور ہر حق
والے کو اس کا حق دیا جائے گا لہذا اس دن کی سختی سے ڈر اور آج مخلوق پر رحم و کرم کر۔

مثنوی بنی آدم اعضائے یک دیگرند کہ در آفرینش زیک جو ہرند
چو عضوے بدرد آور در روزگار دگر عضوہا را نمازند قرار
تو کز محنت دیگران بیغمی نشاید کہ نامت نہند آدمی

ترجمہ:- (۱) آدم کی اولاد ایک دوسرے کے عضو ہیں اس لئے کہ اس کی پیدائش ایک جوہر سے ہے
(۲) اگر زمانہ ایک عضو کو تکلیف میں لائے گا تو دوسرے اعضاء بھی بے قرار ہو جائیں گے

(۳) جب تو دوسروں کی تکلیف سے بے فکر ہے تو تو اس لائق نہیں کہ تیرا نام آدمی رکھیں
حل الفاظ و مطلب :- بنی آدم مرکب اضافی ہے، آدم کی اولاد۔ بنی ابن کی جمع ہے اور بنی اصل میں بنین تر
 اضافت کی وجہ سے جمع کا نون گر گیا۔ اعضاء عضو کی جمع ہے معنی ہیں، جسم، بدن، جوڑ، بند، بدن کا ٹکڑا۔ آفرینش
 پیدائش۔ جوہر رخ موتی، جمع جوہر، اصل اور بنیاد کے معنی میں بھی آتا ہے اس جگہ جوہر سے مراد حضرت آدم
 علیہ السلام ہیں۔ آورد لائے گا۔ نمائند قرار بے قرار ہو جاتے ہیں۔ نامت تیرا نام۔
 مطلب یہ ہے کہ تمام انسان کی پیدائش چونکہ ایک ہی جوہر یعنی آدم علی میناد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی ہے
 اسی لئے ایک عضو میں کوئی تکلیف پہنچنے سے سارے اعضاء بے چین ہو جاتے ہیں، تو اسی طرح انسان
 چاہئے کہ دوسرے کے درد کو اپنا درد سمجھے۔

اس حکایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں (۱) بادشاہ کو رعایا کے ساتھ جو اللہ کی پیاری مخلوق ہے رحم و شفقت کا معاملہ
 کرنا چاہئے (۲) اور ان کی پریشانیوں اور تکلیفوں کو اپنی پریشانی اور تکلیف سمجھنی چاہئے (۳) مصیبت کے وقت اللہ
 والوں کی دعاؤں کے طفیل خداوند قدوس سے مدد طلب کرنی چاہئے۔

حکایت (۱۱) :- درویشے مستجاب الدعوات در بغداد پدید آمد حجاج یوسف را خبر
 کردند بخواندش و گفت دعائے خیرے بر من کن گفت خدا لیا جانش بستاں گفت از بہر
 خدا ایں چہ دعاست گفت ایں دعائے خیرست ترا و جملہ مسلماناں را۔

ترجمہ :- ایک مستجاب الدعوات فقیر بغداد میں ظاہر ہوا لوگوں نے حجاج بن یوسف کو خبر کر دی حجاج نے اس کو بلایا
 اور کہا کہ میرے لئے کوئی دعائے خیر کر اس نے دعا کی اے خدا اسکی جان نکال لے حجاج نے کہا خدا کے واسطے یہ کیسی
 دعا ہے فقیر نے کہا یہ تیرے اور تمام مسلمانوں کے لئے بہترین دعا ہے۔

مثنوی اے زبردست زبردست آزار گرم تا کے بماند ایں بازار
 بچہ کار آیدت جہاں داری مردنت بہ کہ مردم آزاری

ترجمہ :- (۱) اے کمزوروں کو ستانے والے ظالم یہ گرم بازار کب تک باقی رہے گا
 (۲) دنیا داری تیرے کس کام آئے گی تیرا امر جانا ہی بہتر ہے اس لئے کہ تو لوگوں کو ستانے والا ہے
حل الفاظ و مطلب :- مستجاب الدعوات وہ شخص جس کی اکثر دعائیں خدا کی بارگاہ میں قبول کی جاتی ہیں۔
 بغداد عراق کا ایک شہر ہے اور عراق کا دار السلطنت ہے۔ بغداد اصل میں باغ داو تھا (انصاف کا باغ) نوشیرواں نے
 اس باغ میں مظلوموں کی فریاد رسی کی تھی اور ان کی مدد کی تھی اسی مناسبت سے اس کو باغ داو کہا جانے لگا پھر کثرت
 استعمال کی وجہ سے باغ کا الف حذف کر دیا گیا بغداد رہ گیا۔ (حاشیہ گلستاں فارسی) حجاج خاندان مروان کا ظالم و جابر
 بادشاہ جس نے ستر ہزار بے گناہ لوگوں کو قتل کرایا۔ بستان اس میں بے زائد ہے سعید بن سنان فعل امر ہے

جو دعاء کے لئے استعمال کیا گیا ہے، تو نکال لے، مذبردست ظالم۔ زیر دست مظلوم۔ آزار آزاریدن سے اسم فاعل سماعی ہے، ستانے والا۔ گرم بازار کاروبار کا بارونق ہونا۔ بچہ کار کس کام کے۔ جہاں داری دنیا داری یعنی بادشاہت۔ مردنت تیرا مر جانا۔

مطلب: اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کسی ظالم و جابر بادشاہ کو بزرگوں کی دعائے خیر کی توقع ہرگز نہ کرنی چاہئے اس لئے کہ ظالم بادشاہ کے حق میں اولیاء اللہ بھی دعائے خیر نہیں کر سکتے۔

حکایت (۱۲): یکے از ملوک بے انصاف پار سائے را پر سید کہ کدام عبادت فاضل ترست گفت ترا خواب نیمروز تا در اں یک نفس خلق را نیازاری

ترجمہ:- بادشاہوں میں سے ایک بے انصاف بادشاہ نے ایک پرہیزگار سے پوچھا کہ کون سی عبادت افضل اور بہتر ہے؟ پرہیزگار نے کہا تیرے لئے دوپہر کا سونا تاکہ اس ایک سانس میں تو مخلوق کو تکلیف نہ پہنچائے۔

قطعہ ظالمے را خفته دیدم نیمروز
وانکہ خوابش بہتر از بیداریست
آں چناں بد زندگانی مردہ بہ

ترجمہ:- (۱) میں نے ایک ظالم کو دوپہر کو سوتے ہوئے دیکھا میں نے کہا یہ فتنہ ہے اور اس کا سونا ہی اچھا ہے (۲) اور وہ شخص جس کا سونا بیدار رہنے سے بہتر ہے اس قسم کی بری زندگی گزار نیو الا مردہ ہو تو بہتر ہے

حل الفاظ و مطلب:- بے انصاف ظالم۔ پار ساف پرہیزگار۔ پر سید اس نے پوچھا کدام عبادت کون سی عبادت۔ فاضل ترست بزرگ تر ہے۔ گفت اس نے کہا خواب نیمروز دوپہر کا سونا۔ در اں یک نفس اس ایک سانس میں۔ نیازاری تو نہ ستائے، تکلیف نہ پہنچائے۔ ظالمے ایک ظالم خفته فتنے سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، سویا ہوا۔ بد زندگانی وہ شخص جسکی زندگی بری ہو۔

مطلب اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بادشاہوں کے لئے عدل و انصاف سے بہتر کوئی عبادت نہیں اور ظالم کیلئے سونے سے بہتر کوئی عبادت نہیں تاکہ مخلوق اس کے ظلم و ستم سے اتنی دیر محفوظ رہے۔

حکایت (۱۳): یکے را از ملوک شنیدم کہ شبے در عشرت روز کردہ بود در پایان مستی می گفت

ترجمہ:- بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے متعلق میں نے سنا ہے کہ اس نے ایک رات کو عیش و عشرت میں دن کر دیا تھا اور انتہائی مستی میں کہتا تھا۔

بیت مارا جہاں خوشتر ازیں یکدم نیست
کز نیک و بد اندیشہ و از کس غم نیست

ترجمہ:- ہمارے لئے دنیا میں اس ایک سانس سے زیادہ اچھا کوئی وقت نہیں ہے کہ اچھے برے کا اندیشہ اور کسی سے غم نہیں ہے۔

درویشے برہنہ بسر ماخستہ بود گفت
اے آنکہ باقبال تو در عالم نیست
بیت
گیرم کہ غمت نیست غم ماہم نیست

ترجمہ :- ایک فقیر نکا جاڑے میں سو رہا تھا اس نے کہا

بیت :- اے وہ شخص کہ تیرے اقبال کے برابر دنیا میں کوئی نہیں ہے

میں ماننا ہوں کہ تجھے کوئی غم نہیں ہے کیا ہمارا بھی غم نہیں ہے

حل الفاظ و مطلب :- شے ف ایک رات عشرت رخ خوشی۔ روز کردہ بود دن کر دیا تھا۔ پیمان انجور خاتمہ، انتہائی۔ مارا ہمارے واسطے۔ یکدم ایک سانس۔ برہنہ ننگ۔ سرا جاڑے کا موسم۔ خفتہ سویا ہوا بستر۔ نسخوں میں سرما کے بعد بیروں کا بھی لفظ سے یعنی جاڑے کے موسم میں محل کے باہر سویا ہوا تھا۔ باقبال تو تیرے اقبال کے مانند۔ عالم رخ دنیا۔ گیرم میں ماننا ہوں، تسلیم کرتا ہوں۔ غمت نیست تجھے کوئی غم نہیں ہے۔ مطلب : اس عبارت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دوسروں کی خستہ حالی پر رحم کھانا چاہئے۔

ملک را خوش آمد صرہ ہزار دینار از روزن بیروں کرد و گفت دامن بدار اے
درویش گفت دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم ملک را بر ضعف حال اور حمت زیادت
شد و خلعتی بر آں مزید کرد و پیش درویش فرستاد درویش آں نقد و جنس را باندک
مدت بخورد و یریشاں کرد و باز آمد

ترجمہ :- بادشاہ کو یہ بات اچھی معلوم ہوئی ہزار اشرفیوں کی تھیلی کھڑکی سے باہر نکالی اور کہا اے فقیر دامن پھیلا، فقیر نے کہا دامن کہاں سے لاؤں کپڑے نہیں رکھتا ہوں بادشاہ کو اسکی خستہ حالی پر اور زیادہ رحم آگیا اور ایک خلعت اس فقیر پر اور اضافہ کیا اور فقیر کے سامنے بھیج دیا فقیر نے اس نقد اور جنس کو تھوڑی سی مدت میں کھالیا اور برباد کر دیا اور پھر آیا۔

بیت :- قرار در کف آزدگاں نکیر دمال نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال

ترجمہ :- آزدلوگوں کے ہاتھ میں مال نہیں ٹھہرتا نہ صبر عاشق کے دل میں رہتا ہے نہ پانی چھلنی میں

حل الفاظ و مطلب :- خوش آمد اچھا معلوم ہوا۔ صرہ رخ تھیلی۔ روزن ف سوراخ، کھڑکی۔ دامن از کجا آرم میں کہاں سے لاؤں کہ علت کیلئے ہے، اسلئے کہ۔ جامہ ندارم میں کپڑے نہیں رکھتا ہوں۔ ضعف حال کمزور حال، خستہ حال۔ خلعت جوڑا، کپڑا۔ جنس مال و متاع، سامان۔ باندک مدت تھوڑی سی مدت میں۔ یریشاں کرد برباد کر دیا۔ آزدگاں وہ لوگ جو آزاد ہوں، قلندر لوگ، دین و دنیا سے آزاد آدمی۔ غربال غ چھلنی جمع غرائیل۔

فائدہ :- اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر کوئی شخص درد بھرے انداز میں دوسروں کے سامنے اپنی خستہ حالی بیان کرتا ہے تو اس کو رحم آجاتا ہے اور اس اعانت و نصرت کرنے کو اپنا اخلاقی فریضہ سمجھتا ہے۔

در حالتی کہ ملک را پروائے او نبود حال بگفتند بہم بر آمد و روی از دور ہم کشید و از
یجا گفتہ اند اصحابِ فطنت و خبرت کہ از حدت و صولت یاد شاہاں بر حذر باید بودن کہ
غالب ہمت ایشان بمعظمت امور مملکت متعلق باشد و تحمل از دحام عوام نکنند۔

ترجمہ :- اس حالت میں کہ بادشاہ کو اس کی پروا نہ تھی لوگوں نے حال کہا بادشاہ غصہ ہو گیا اور غصہ میں منہ پھیر لیا
اسی جگہ سے عقلمندوں نے کہا ہے : بادشاہوں کی تیز مزاجی اور دبدبہ سے پرہیز کرتے رہنا چاہئے اس لئے کہ ان کی
طبیعت سے اکثر بادشاہت کے بڑے بڑے کام متعلق ہوتے ہیں اور عام لوگوں کی بھیڑ کو برداشت نہیں کر سکتے۔

مثنوی حرامش بود نعمتِ پادشاہ کہ ہنگامِ فرصت ندارد نگاہ
مجال سخن تانہ بنی ز پیش بہ بیہودہ گفتن مبر قدرِ خویش

ترجمہ :- (۱) بادشاہ کی نعمت حرام ہو اس آدمی کے لئے جو فرصت کا وقت نظر میں نہ رکھتا ہو۔

(۲) بات کہنے کی گنجائش جب تک کہ تو پہلے سے نہ دیکھ لے، تو بیہودہ بک کر اپنی قدر مت گھٹا۔

حل الفاظ و مطلب :- پروائے او نبود یعنی اسکی طرف توجہ کی فرصت نہ تھی۔ بہم بر آمد غصہ آیا۔ از یجا
اسی جگہ سے۔ یعنی اسی موقعہ سے استفادہ کر کے تجربہ کار اور ذہین اور سمجھدار لوگوں نے کہا ہے چونکہ بادشاہ حضرات
سے سلطنت کے بڑے بڑے کام متعلق ہوتے ہیں اور ان کو عام لوگوں سے بات کرنے کی فرصت نہیں ہوتی اور وہ زیادہ
بھیڑ بھاڑ پسند نہیں کرتے اسی لئے ان کی تیز مزاجی اور دبدبہ سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ فطنت سمجھداری۔ خبرت
تیری خبر، آگاہ ہونا۔ حدت ع تیزی۔ صولت سختی، دبدبہ۔ ہمت رع توجہ۔ تحمل برداشت کرنا۔ از دحام ع
بھیڑ۔ ہنگام فرصت فرصت کے وقت۔ نہ دارد نگاہ نظر نہیں رکھتا، خیال نہیں رکھتا۔ مجال رع جال بھول سے
ظرف مکان ہے، گھومنے کی جگہ یعنی میدان، گنجائش یہاں یہی مراد ہے۔ ز پیش پہلے سے قدر خویش اپنا مرتبہ۔
مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کے ہم نشینوں کا فرض ہے کہ وہ بات کہنے سے پہلے موقع و محل دیکھ لیں، اور بے فائدہ اور بے موقعہ
بات کر کے اپنی عزت اور مرتبہ کو برباد نہ کریں۔

گفت ایں گدائے شوخ چشتم مبذر را کہ چندیں نعمت بچندیں مدت بر انداخت
بر انید کہ خزینہ بیت المال لقمہ مساکین ست نہ طعمہ اخوان الشیاطین۔

ترجمہ :- بادشاہ نے کہا اس بے شرم فضول خرچ فقیر کو جس نے اتنی دولت اتنی تھوڑی مدت میں لٹا دی، نکال دو
اس لئے کہ بیت المال کا خزانہ مسکینوں کا لقمہ ہے نہ کہ شیطان کے بھائیوں کی خوراک۔

بیت ۔ اہل بے گور و زور و روشن شمع کا فوری نہد زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ

ترجمہ :- وہ بے وقوف جو دن کو کا فوری شمع روشن کرے گا تو جلد اسکو دیکھے گا کہ رات کو (اسکے) چراغ میں تیل نہ ہوگا

حل الفاظ و مطلب :- گدائے ف فقیر۔ شوخ چشم بے حیا، بے شرم، بے ادب، گستاخ۔ مُبذّر فضول خرچی کرنے والا۔ چندیں نعمت اتنی دولت۔ برانید نکال دو۔ کہ کاف علت کے لئے ہے اسلئے کہ۔ خزانہ بیت المال بیت المال کا خزانہ۔ بیت المال مال کا گھر، سرکاری خزانہ، شاہی خزانہ، خیرات فنڈ۔ وہ مال جس کا کوئی خاص مالک نہ ہو عام لوگوں کا حصہ ہو اور جس سے ہر مستحق کو مدد دی جائے۔ لقمہ ریح کھانا۔ مساکین ریح مسکین کی جمع ہے محتاج لوگ طعمہ خوراک۔ اخوان ریح کی جمع ہے بمعنی بھائی۔ الشیاطین شیطان کی جمع ہے رحمت سے دھتکارا ہوں ایسے ف بیوقوف، جس کی عقل نہ ہو۔ کو کہ اد کا مخفف ہے۔ جمع کا فوری وہ موم کی بتی جسکے سرے پر خوشبو کیلئے کا فور ملا دیا جاتا ہے۔ زود بینی تو جلد دیکھے گا۔ کش در چراغ یہ عبارت اصل میں اس طرح ہے ”ک در چراغش“ کہ اسکے چراغ میں۔ ضرورت شعری کی وجہ سے شین کو مقدم کر دیا گیا ہے۔ روغن ف تیل۔ مطلب یہ ہے کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس فضول خرچ بے حیا کو دربار سے نکال دو اس نے نعمتوں کی قدر نہیں کی اور اتنی قلیل مدت میں اس کو ضائع و برباد کر دیا اور بیت المال کا خزانہ چونکہ غریب و مساکین کیلئے ہے نہ کہ فضول خرچ کیلئے اس لئے کہ فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں لہذا اس بے ادب کو یہاں سے بھگا دو۔

یکے از وزرائے ناصح گفت اے خداوند مصلحت آن می بینم کہ چنین کساں را وجہ کفاف بتفاریق مجرا دارند تا در نفقہ اسراف نکلند اما انچہ فرمودی از زجر و منع مناسب ارباب ہمت نیست کہ یکے را بہ لطف امیدوار گردانیدن و باز بنو میدی خستہ کردن۔

ترجمہ :- نصیحت کرنیوالے وزیروں میں سے ایک نے کہا کہ اے آقائے نعمت میں یہ مصلحت دیکھتا ہوں کہ آپ ایسے لوگوں کے لئے الگ الگ (بقدر کفالت) وظیفہ مقرر کر دیں تاکہ خرچ میں اسراف نہ کریں لیکن جو کچھ حضور نے ڈانٹنے اور روک دینے کا حکم دیا یہ بات اہل ہمت کیلئے مناسب نہیں ہے اس لئے کہ ایک آدمی کو مہربانی کا امیدوار کرنا اور پھر ناامیدی سے (اسکا دل) مجروح کرنا (ٹھیک نہیں ہے)

حل الفاظ و مطلب :- ناصح ریح خیر خواہ، نصیحت کرنیوالا۔ چنین کساں را ایسے شخصوں کو۔ وجہ کفاف اتنی روزی کہ جس سے زندگی برقرار رہے۔ تفاریق ریح تفریق کی جمع ہے جدا جدا ہونا، تھوڑی تھوڑی۔ مجرا جاری کردہ۔ اسراف ف فضول خرچی۔ لا بہر حال، لیکن۔ زجر ریح ڈانٹنا۔ منع ریح روکنا۔ ارباب ہمت ہمت والے۔ خستہ کردن زخمی کرنا، توڑنا۔

مطلب یہ ہے کہ خیر خواہ وزیروں میں سے ایک وزیر نے بادشاہ سے کہا کہ میرے رائے یہ ہے کہ آپ ایسے لوگوں کے لئے کچھ وظیفہ مقرر کر دیں اس لئے کہ ایک آدمی کو امیدوار کر کے پھر ناامیدی سے اس کے دل کو مجروح کرنا اچھی بات نہیں۔

نظم :- بروئے خود در طمع باز نتوان کرد چو باز شد بد رشتی فراز نتوان کرد

ترجمہ :- اپنے اوپر لالچ کر نیوالوں کا دروازہ نہ کھولنا چاہئے جب کھل گیا تو سختی سے بند نہیں کیا جاسکتا

قطعہ
کس نہ بیند کہ تشنگانِ حجاز بر لبِ آبِ شور گرد آیند
ہر کجا چشمہ بود شیریں مردم و مرغ و مور گرد آیند

ترجمہ :- (۱) حجاز کے پیاسوں کو کوئی نہ دیکھے گا کہ وہ کھارے پانی کے کنارے پر جمع ہو جائیں

(۲) جس جگہ میٹھے پانی کا چشمہ ہوگا آدمی، پرند اور چوئیاں جمع ہو جائیں گی

حل الفاظ و مطلب :- کس نہ بیند کوئی نہ دیکھے گا۔ تشنگانِ حجاز ملکِ عرب کے پیاسے لوگ۔ ملکِ عرب جہاں شیریں پانی دشواری سے میسر ہوتا ہے وہاں کے باشندے کبھی کھاری پانی پر جمع نہیں ہوتے۔ آبِ شور کھاری چشمہ ہر کجا جہاں کہیں۔ مرغ ف پرند۔ مور ف چوئیاں۔ مطلب یہ ہے کہ جس جگہ میٹھا پانی کا چشمہ ہوگا اسی جگہ آدمی پرندوں اور چوئیوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ درشتی سختی۔ باز ف کھانا۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ اپنے اوپر لالچی اور حریص آدمیوں کے لئے عطیات اور نوازشات کا دروازہ نہ کھولیں اور اگر اتفاقاً کسی کیلئے کھول دے تو پھر سختی سے بند نہ کرنا چاہئے۔

حکایت (۱۴) :- یکے از پادشاہان پیشین در رعایتِ مملکت سستی کردے و لشکر را

بہشتی داشتے لاجرم دشمنے صعب روئے نمود ہمہ پشت دادند۔

ترجمہ :- پہلے کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ سلطنت کی حفاظت میں سستی کرتا تھا اور لشکر کو سختی میں رکھتا تھا آخر کار ایک سخت دشمن نے چہرہ دکھایا، سب پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔

مثنوی
چو دارند کنج از سپاہی درلنج درلنج آیدش دست بردن بہ تیغ
چہ مردی کند در صفِ کارزار کہ دستش تہی باشد و کارزار

ترجمہ :- (۱) جب سپاہی کو خزانہ سے محروم رہیں تو اسکو تلوار پر ہاتھ لیجانے میں افسوس آئے

(۲) وہ شخص لڑائی کی صف میں کیا بہادری کر سکتا ہے کہ جس کا ہاتھ خالی ہو اور کام خراب ہو

حل الفاظ و مطلب :- از پادشاہان پیشین پہلے بادشاہوں میں سے۔ رعایتِ مملکت سستی کردے میں کردے ماضی تمنائی ہے جو ماضی استراری کے معنی میں ہے، سستی کرتا تھا۔ سختی ف اردو، تنگی۔ ہمہ پشت

دادند سب نے پیٹھ دکھائی۔ کنج ف خزانہ۔ درلنج ف محروم۔ درلنج آید افسوس آئے۔ دست بردن ہاتھ

لیجانا۔ چہ مردی کند کیا دلیری کر سکتا ہے، کیا بہادری کر سکتا ہے۔ صف لائن، جمع صفوف۔ تہی باشد خالی

ہوگا۔ کارزار جنگ کا کوئی کام بگڑ گیا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اس حکایت کے اندر حضرت شیخ سعدیؒ نے پرانے

زمانے کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ سلطنت کی حفاظت کرنے میں سستی کیا کرتا تھا اور

لشکر کو رنج و تکلیف پہونچا تا رہتا تھا اتفاقاً ایک طاقت ور دشمن نے اس پر حملہ کر دیا، رعایا سب کی سب پیٹھ پھیر کر بھاگ گئی۔ الغرض اگر بادشاہ کی خواہش ہو کہ میدانِ کارزار میں رعایا میرے ساتھ رہ کر میرے مخالفین پر حملہ آور ہو تو اس کو چاہئے کہ رعایا پر مہربانی کرے اور اس کو نوازتا رہے۔

کیے را از آناں کہ غدر کردند با من دوستی بود ملامت کردم و گفتم دون ست
و بے سپاس و سفلہ و ناحق شناس کہ باندک تغیر حال از مخدوم قدیم برگردد و حق
نعمت سالہادر نوردد گفت اگر بکرم معذور داری شاید کہ اسہم بی جو بود و نمود زینم بگرو
سلطان کہ بزر با سیاہی بخیلی کند با او بسر جو انمردی نتواں کرد۔

ترجمہ :- ایک کی ان لوگوں میں سے جنہوں نے غداری کی تھی مجھ سے دوستی تھی میں نے اس کو ملامت کی اور بہ
کینہ ہے اور ناشکرا ہے و قوف اور حق کو نہ پہچاننے والا ہے، وہ شخص جو تھوڑا سا حال بدل جانے پر پرانے مخدوم سے
پھر جائے اور سالہا سال کے حق نعمت کو ختم کر دے اس نے کہا کہ برادرِ کرم اگر آپ مجھے معذور رکھیں تو مناسب ہے
اس لئے کہ میرا گھوڑا بغیر دانہ کے تھا اور زین کا منہ لہ گروی رکھا ہوا تھا وہ بادشاہ جو سپاہی پر سونا چاندی خرچ کرنے
میں بخیلی کرے گا اس کے کام میں سرکٹانے میں جو انمردی نہیں کی جاسکتی۔

فردے زربدہ مردِ سیاہی را تا سر بدہد و گرش ز رندہی سر بہد در عالم

ترجمہ :- (۱) سپاہی آدمی کو سونا (روپیہ وغیرہ) دے تاکہ وہ سر دیوے، اور اگر اسکو سونا نہ دیا تو وہ دنیا میں بھاگ کھڑا ہوگا

شعر :- إِذَا شَبِعَ الْكَمِيُّ يَصُولُ بَطْشًا وَخَاوِيَّ الْبَطْشِ يَبْطِشُ بِالْفَرَارِ

ترجمہ :- جو بہادر شلم سیر ہوتا ہے تو سختی سے حملہ کرتا ہے اور خالی پیٹ والا بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- غدر کردند ان لوگوں نے غداری کی۔ با من دوستی بود مجھ سے دوستی تھی۔
ملامت کردم میں نے برا بھلا کہا۔ دون ف کینہ، جمع دونال۔ بے سپاس پاس و لحاظ نہ رکھنے والا، ناشکرا۔ سفلہ
ف بے قوف۔ حق شناس حق کو پہچاننے والا۔ تغیر ع بدلنا۔ مخدوم جس کی خدمت کی جائے، آقا، مالک۔
قدیم ع پرانا۔ برگردد پھر جائے، نا فرمان ہو جائے۔ حق نعمت سالہا برسوں کے حق نعمت کو۔ زر ف سونا،
روپیہ۔ اذا شبع جب شلم سیر ہوتا ہے، چمک جاتا ہے۔ یصول ع حملہ کرتا ہے۔ بَطْشًا زبردست، سختی سے۔
خاوی البطن خالی پیٹ والا۔ یَبْطِشُ پکڑتا ہے۔ الفرار بھاگنا۔ اس حکایت کو ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ
بادشاہوں کو چاہئے کہ اپنی فوج و پولیس پر بے دریغ رقم خرچ کرے تاکہ وہ خوش ہو کر بادشاہ کی مدد کریں اور جنگ
کے وقت کام آئیں۔

حکایت (۱۵):۔ یکے از وزرا معزول شدہ بحلقہ درویشاں در آمد و برکت صحبت ایشاں دروے سرایت کرد و جمعیت و خاطرش دست داد و ملک بار دیگر با او دل خوش کرد و عمل فرمود قبولش نیامد و گفت معزولی بہ کہ مشغولی۔

ترجمہ:۔ وزیروں میں سے ایک وزیر معزول ہو کر درویشوں کے حلقہ میں آیا اور ان کی ہمنشینی کی برکت نے اس میں اثر کیا اور اس کو دل جمعی (کی دولت) ہاتھ آگئی۔ بادشاہ دوسری مرتبہ اس سے دل خوش کر لیا، اور کام کا حکم دیا اس کو پسند نہیں آیا اور کہا مشغولی سے معزولی بہتر ہے۔

رباعی ۛ آنانکہ پنج عافیت بنشستند دندان سگ و دہان مردم بستند
کاغذ بدریدند و قلم بشکستند وز دست و زبان حرفگیراں رستند

ترجمہ:۔ (۱) جو لوگ کہ عافیت کے گوشہ میں بیٹھ گئے، تو انہوں نے کتے کے دانت اور لوگوں کے منہ بند کر دیئے (۲) کاغذ پھاڑ ڈالے اور قلم توڑ دیئے اور نکتہ چینیوں کے ہاتھ اور زبان سے رہائی پائے

حل الفاظ و مطلب:۔ معزول شدہ جس کو نوکری سے علیحدہ کر دیا گیا ہو، عہدہ سے ہٹا دیا گیا ہو۔ حلقہ رع جماعت صحبت ہم نشینی۔ سرایت اثر۔ جمعیت خاطر دل جمعی، اطمینان قلبی۔ معزولی کام سے الگ تھلگ رہنا۔ معزولی میں ہی مصدری ہے۔ مشغولی اس میں بھی کی مصدری ہے، کام کاج میں لگا رہنا۔ گنج عافیت عافیت کا گوشہ۔ دندان سگ کتے کے دانت۔ دہان مردم لوگوں کے منہ۔ بدریدند دریدن سے جمع غائب فعل ماضی ہے انہوں نے پھاڑ ڈیا۔ حرف گیراں حرف پکڑیوالے، یعنی نکتہ چینی کر نیوالے، اعتراض کر نیوالے۔

مطلب رباعی کا حاصل یہ ہے کہ جو لوگ تنہائی اختیار کرتے ہیں وہ کتے کے دانت یعنی تکلیف دینے والوں اور لوگوں کے مظالم سے محفوظ ہو جاتے ہیں ان لوگوں نے گویا کہ کاپی پھاڑ دی اور قلم توڑ دیا یعنی لکھنے پڑھنے سے کنارہ کش ہو گئے۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اعتراض کرنے والوں کی کاپی پھاڑ دی اور ان کے قلم توڑ دیئے تاکہ ان کو اعتراض کا موقع نہ رہے تو یہ حضرات اعتراض کر نیوالوں کے ہاتھ اور زبان سے چھٹکار لیا گئے۔

ملک گفت ہر آئینہ مارا خردمندے کافی باید کہ تدبیر مملکت را بشاید گفت نشان خردمند کافی آنست کہ بچنیں کار ہاتن در نہ ہد۔

ترجمہ:۔ بادشاہ نے کہا بہر حال ہم کو ایک کامل عقلمند چاہئے تاکہ سلطنت کے امور کا انتظام کر سکے کہا کہ کامل عقلمند کا نشان تو یہ ہے کہ اس طرح کے کام اپنے ذمہ نہ لے۔

فرد ۛ ہمای بر سر مرغاں ازاں شرف دارد کہ استخواں خور و طائرے نیاز دارد

ترجمہ:۔ ہاتھ پرندوں پر اسی وجہ سے فضیلت رکھتا ہے کہ وہ ہڈیاں کھاتا ہے اور کسی پرندہ کو نہیں ستاتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- ہر آئینہ بہر حال۔ خرد مندے کا نی ایک کامل عقلمند۔ تدبیر ع انتظام کرنا۔ نشان
ف غلامت۔ بچپن کا رہا۔ ایسے کام۔ تن درندہ اپنے ذمے نہ لے، اپنے جسم کو نہ دے۔ ہما ایک پرندہ ہے کہ
جاتا ہے کہ ہا کسی کے سر پر سے گذر جائے تو وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔ مرغیاں ف مرغ کی جمع ہے پرندے۔ ازاں
اسی وجہ سے۔ شرف ع فضیلت، بزرگی ہو اور رکھتا ہے، استخوان ف ہڈی۔
مطلب یہ ہے کہ تمام پرندوں میں ہما کو فضیلت اس وجہ سے حاصل ہے کہ وہ کسی کو مار کر پیٹ نہیں بھرتا بلکہ
گری پڑی ہڈیوں کو کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتا ہے۔

اس حکایت کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کی ملازمت اختیار کرنے سے اللہ والوں کی ہم نشینی ہزار درجہ بہتر
ہے اور بادشاہوں کو چاہئے کہ ملک کے عہدے ایسے لوگوں کے حوالے کریں جو اسکے بھوکے نہ ہوں۔

حکایت (۱۶) :- سیاہ گوش را گفتند ترا ملازمت شیر بچہ وجہ اختیار افتاد گفت تا
فضله صیدش میخورم و از شر دشمنان در پناہ وصولتش زندگانی میکنم گفتندش اکنون کہ
بہ خل حمایتش در آمدی و بشکر نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیک تر نیائی تا بحلقہ
خاصانت در آرد و از بندگان مخلصت شمارد گفت از بطش وے ہچناں ایمن نیستم۔

ترجمہ :- لوگوں نے سیاہ گوش (جانور) سے کہا کہ تجھ کو کس وجہ سے شیر کی ملازمت پسند آئی اس نے کہا اس لئے
کہ اس کے شکار کا بچا ہوا میں کھاتا ہوں اور دشمنوں کے شر سے اس کی پناہ اور دبے میں زندگی گزارتا ہوں لوگوں
نے اس سے کہا اب جبکہ تو اس کی حمایت کے سایہ میں آگیا ہے اور اس کی نعمت کے شکر کا اقرار کر لیا ہے تو تو اس کے
زیادہ نزدیک کیوں نہیں آتا تاکہ شیر تجھ کو اپنے خاص لوگوں کے حلقہ میں لاوے اور تجھ کو اپنے مخلص غلاموں میں
شمار کرے اس نے کہا کہ اس کی پکڑ سے میں اس طرح (اسکے باوجود) نڈر نہیں ہوں۔

فرد :- اگر صد سال گبر آتش فروزد چو یکدم اندر اں افتد بسوزد

ترجمہ :- اگر سو سال تک آگ کا پوجنے والا آگ روشن کرتا رہے، جب ایک سانس کے لئے اس میں گر پڑے آگ
جلادے گی۔

حل الفاظ و مطلب :- سیاہ گوش ایک جانور کا نام ہے جو بلی سے بڑا اور کتے سے چھوٹا ہوتا ہے اور اس کے
کان کالے اور نوکدار ہوتے ہیں اور کھڑے رہتے ہیں یہ جانور ہمیشہ شیر کے قریب قریب رہتا ہے۔ ملازمت ع
کسی کو لازم پکڑنا، کسی کے ساتھ میں رہنا، نوکری۔ بچہ وجہ کس وجہ سے۔ فضله ع بچا ہوا۔ صید ع شکار۔ می
خورم میں کھاتا ہوں۔ شر برائی، فساد، فتنہ۔ پناہ ف اردو، حفاظت۔ اکنون ف اب۔ ظل ع سایہ، جمع
ظلال۔ نزدیک تر زیادہ نزدیک۔ حلقہ جماعت خاصاں مخصوص لوگ۔ اورت واحد حاضر کی ضمیر ہے جس کا مرجع
سیاہ گوش ہے۔ شمارو شماردن سے واحد غائب فعل مضارع ہے، شمار کرے۔ بطش سختی، پکڑ، حملہ۔ صد سال

سوسال۔ گہر کے لئے لہو لے ساتھ، آتش پرست۔ آتش فرور، آگ روشن رہے۔ فرور اصل میں
 افروز تھا وزن شمری کی وجہ سے ہمزہ گر گیا ہے۔ ندیم ایک سانس۔ افتد گر پڑے۔ بودو ملا دے گی۔
 شخ نے فرمایا جیسا کہ آگ کو پونے والا اگر سوسال تک اس کی پوجا کرتا رہے اور اگر کبھی آگ کے لئے آگ میں گر
 جائے تو آگ اس کو بھی چھوڑے گی بلکہ اپنی خاصیت دکھانے کی اور اس کو بھی جلا دے گی تو اسی طرح شیر کی
 خاصیت ہے خون پینا، تو وہ سیاہ گوش کو بھی نہیں چھوڑے گا۔ الحاصل بادشاہ کی ملازمت میں نفع تو ضرور ہے لیکن
 ساتھ ساتھ جان کا خطرہ بھی ہے۔

افتد کہ ندیم حضرت سلطان رازر بیاید و باشد کہ سر بودو حکما گفته اند از تلون
 طبع پادشاہاں بر حذر باید بود کہ وقتے بسلائے برنجند و گا ہے بد شنائے خلعت دہند
 و گفته اند نظر افتد بسیار ہنر ندیمان ست و عیب حکماں۔

ترجمہ :- ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ بادشاہ کے ہم نشینوں کو سونا مل جائے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ سر چلا جاتا ہے
 عقلمندوں نے کہا ہے کہ بادشاہوں کے مزاج کی رنگارنگی سے پرہیز کرنا چاہئے اس لئے کہ یہ لوگ کبھی سلام سے
 رنجیدہ ہو جاتے ہیں اور کبھی ایک گالی پر جوڑا دیدیتے ہیں اور عقلمندوں نے یہ بھی کہا ہے کہ زیادہ خوش طبعی ہم
 نشینوں کا ہنر ہے اور عقلمندوں کیلئے عیب ہے۔

فرد ۵۔ تو بر سر قدر خوشن باش دو قار بازی و نظر افتد بہ ندیماں بگذار

ترجمہ :- تو اپنی عزت اور مرتبہ پر قائم رہ کھیل اور ہنسی مذاق ہم نشینوں کیلئے چھوڑ دے۔
 حل الفاظ و مطلب :- افتد اتفاق ہوتا ہے۔ ندیم غ ف، ہم نشین، مصاحب، جمع ندیماں۔ زرف روپیہ،
 پیسہ۔ کہ گاہ کا مخفف ہے۔ کہ سر بودو اور کبھی سر چلا جاتا ہے۔ تلون غ رنگارنگی، رنگ برنگ ہونا۔ طبع
 پادشاہاں بادشاہوں کا مزاج۔ حذر غ پرہیز کرنا۔ وقتے ایک وقت سلام کرنا، سلامتی کی دعا دینا۔ رنجند
 رنجیدہ ہو جاتے ہیں۔ نظر افتد غ مسخر اپن، ہنسی مذاق، خوش طبعی۔ دو قار غ عزت۔ بازی غ دل لگی کرنا۔
 مطلب اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ وزیروں کو بادشاہ سے چوکس اور ہوشیار رہنا چاہئے اس لئے کہ بادشاہ کی
 ملازمت بڑا دشوار کام ہے، نفع کی امید کے ساتھ جان بھی خطرے میں رہتی ہے کیونکہ بادشاہوں کا مزاج ہمیشہ
 کیساں نہیں رہتا کبھی تو انعام سے نوازتے ہیں اور کبھی مار ڈالتے ہیں۔

حکایت (۱۷) :- یکے از رفیقاں شکایت روزگار نامساعد بزد من آورد کہ
 کفاف اندک دارم و عیال بسیار و طاقت بار فاقہ نمی آرم و بار ہا در دلم آمد کہ باقلیے
 دیگر نقل کنم تا در ہر صورتی کہ زندگانی کنم کسے را بر نیک و بد من اطلاع نباشد۔

ترجمہ :- رفیقوں میں سے ایک رفیق ناموافق زمانہ (تنگی حالات) کی شکایت میرے پاس لایا کہ آمدنی تھوڑی رکھتا ہوں اور بچے زیادہ ہیں، فاقہ کے بوجھ کی طاقت نہیں رکھتا ہوں بہت سی مرتبہ میرے دل میں آیا کہ کسی دوسری ولایت میں منتقل ہو جاؤں تاکہ جس صورت میں بھی زندگی بسر کروں کسی کو بھی میرے اچھے برے حال پر اطلاع نہ ہو۔

بیت بس گر سنہ خفت و کس ندانست کہ کیست بس جاں بلب آمد کہ برو کس نگر کیست

ترجمہ :- بہت سی مرتبہ بھوکا سو گیا اور کوئی نہ جان سکا کہ یہ کون ہے

بہتوں کی جان ہونٹوں پر آئی کہ ان پر کوئی نہیں رویا

حل الفاظ و مطلب :- رفیقوں کا جمع ہے دوست و احباب۔ شکایت روزگار زمانہ کی شکایت۔

مساعداً کا باب مفاعلت سے اسم فاعل کا صیغہ ہے مدد کرنی والا۔ نامساعد ناموافق۔ بزدمن میرے پاس۔ آورد

لایا۔ کثرت بقدر کفایت روزی۔ عیال کا بال بچے۔ بارہا بہت سی مرتبہ۔ دلم میرا دل۔ اقلیم ولایت۔

اطلاع کا اچھا، خبر۔ گزشتہ ف بھوکا۔ کیست کون ہے۔ بس جان بہت سوں کی جان۔ گریستن

رویہ گریست نہیں رویا

مطلب واضح ہے کہ شیخ سعدی نے اپنے ایک ساتھی کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ مصائب و آلام سے پریشان ہو کر مجھ

سے کہنے لگا کہ میری آمدنی بہت ہی کم ہے اور بال بچے زیادہ ہیں بھوکے رہنے کی بھی برداشت نہیں ہے بارہا دل میں

یہ خیال آیا کہ اس ملک کو چھوڑ کر کہیں اور چلا جاؤں تاکہ میرے حال پر کسی کو اطلاع نہ ہو۔

باز از شہادتِ اعداء می اندیشم کہ بطعنہ در قفائے من بخندند و سعی مرا در حق

عیال بر عدم مروت حمل کنند و گویند

ترجمہ :- پھر دشمنوں کی خوشی کا اندیشہ کرتا ہوں کہ طعنہ مارا کر میرے پیٹھے پیچھے ہنسیں گے اور بال بچوں کے حق میں میری اس کوشش کو بے مروتی پر محمول کریں گے اور کہیں گے۔

قطعہ بہ ہیں آل بے حمیت را کہ ہرگز نخواہد دید روئے نیک بختی

کہ آسانی گزیند خویشتن را زن و فرزند بگذارد بختی

ترجمہ :- (۱) کہ اس بے غیرت کو دیکھو کہ وہ کبھی بھی خوش نصیبی کا منہ نہیں دیکھے گا

(۲) جو شخص کہ اپنے واسطے آسانی تلاش کرتا ہے اور بیوی بچوں کو تو سختی میں چھوڑتا ہے

حل الفاظ و مطلب :- باز پھر۔ شہادت اعداء دشمنوں کی خوشی۔ طعنہ ع برا بھلا کہنا۔ قفا گدی۔

خندید ہنسیں گے۔ سعی کوشش۔ عیال ف ع بال بچے۔ مروت ف انسانیت۔ حمل کنند محمول

کریں گے۔ بہ ہیں تو دیکھ۔ بے حمیت بے شرم۔ نیک بختی خوش نصیبی۔ بگذارد چھوڑتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ ساتھ ساتھ یہ بھی خیال آتا ہے کہ اگر میں چلا گیا تو میرے دشمن مجھ پر ہنسیں گے اور مجھے طعنہ

دیں گے اور کہیں گے کہ یہ کجحت کبھی بھی آرام نہیں پائے گا جو خود تو اپنے لئے عیش و عشرت کا خواہاں ہے اور بال بچوں کو سختی اور پریشانیوں میں چھوڑ رہا ہے۔

دوریں علم محاسبت چنانکہ معلوم ست چیزے دانم اگر بجاہ شاغلے معین شود کہ موجب جمعیت خاطر باشد بقیتِ عمر از عہدہ شکرِ آل بیروں آمدن نتوانم گفتم عمل پادشاہ اے برادر دو طرف دارد امید نان و نیم جان و خلاف رائے خرد منداں باشد بدیں امید در اں نیم افتادن۔

ترجمہ :- اور اس علم حساب میں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کچھ میں بھی جانتا ہوں اگر آپ کے مرتبہ کی وجہ سے کوئی کام مقرر ہو جائے جو کہ اطمینان قلبی کا سبب ہو تو بقیہ عمر اس احسان کا شکر ادا کرنے سے باہر نہیں ہو سکتا میں نے کہا کہ اے بھائی بادشاہوں کی ملازمت دو طرف رکھتی ہے روٹی کی امید اور جان کا خوف۔ اور عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے اس امید کی وجہ سے اس خطرہ میں پڑنا۔

قطعہ :- کس نیاید بخانہ درویش کہ خراج زمین و باغ بدہ
یا بہ تشویش و غصہ راضی شو یا جگر بند پیش ز اغ بنہ

ترجمہ :- (۱) کوئی شخص فقیر کے گھر اس لئے نہیں آتا کہ (کے) زمین اور باغ کا محصول دے

(۲) یا تو تکلیف اور رنج پر راضی ہو جاؤ یا پھر کٹے کے سامنے کلجی رکھ دے

حل الفاظ و مطلب :- دوریں علم محاسبت اس علم حساب میں۔ چنانکہ جیسا کہ۔ چیزے دانم کچھ جانتا ہوں۔ بجاہ شاہ آپ کے مرتبہ و منصب سے۔ شغلِ عام، نوکری، ملازمت۔ معین شود مقرر ہو جائے۔ موجبِ سبب۔ جمعیت خاطر و لجمعی، اطمینان قلبی۔ بقیتِ عمر باقی عمر۔ عمل بادشاہ بادشاہ کی ملازمت۔ بخانہ درویش کے گھر میں۔ خراجِ محصول، ٹیکس۔ بدہ ب زائد ہے اور دادن سے وہ فعل امر ہے، تودے۔ تشویشِ ع پریشانی، تکلیف۔ غصہ ع، اُردو، ناراضگی، عتاب، رنجش۔ جگر بند کلجی۔ ز اغ ف کوٹا۔ بنہ ب زائد ہے نہ نہادوں سے فعل امر ہے، تورکھ۔

مطلب یہ ہے کہ اس دوست نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں تو کچھ جانتا نہیں ہوں البتہ علم حساب سے واقف ہوں چونکہ آپ بڑے مرتبے والے ہیں اس لئے اگر آپ کی بدولت کوئی نوکری مل جائے تو پوری زندگی آپ کے احسان کا شکر ادا کروں گا تو میں نے اس سے کہا کہ بادشاہوں کی ملازمت دو حال سے خالی نہیں ہے یا تو روٹی کی امید ہوتی ہے یا پھر جان کا خطرہ ہوتا ہے اور عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے کہ اس روٹی کی امید میں جان کا خطرہ میں ڈالا جائے اس لئے آپ کے لئے مناسب یہ ہے کہ بادشاہ کی ملازمت اختیار نہ کریں۔ فقیر کے گھر اگر کوئی یہ نہیں کہتا کہ باغ اور زمین کا ٹیکس ادا کر اور اگر ادا نہیں کرے گا تو دو باتوں میں سے ایک قبول کر لے یا خود پریشانی اور رنج میں مبتلا ہو

جیسا بھی کوئے کے سامنے رکھ دے یعنی باغ اور زمین چونکہ فقیر کی ملکیت میں نہیں ہوتے اس لئے کوئی بادشاہ کا مقرر کردہ محصل و عامل اس کے گھر محصل کی طلب نہیں کرتا اور یہ نہیں کہتا کہ محصل و ٹیکس ادا کر دیا گیا نہیں کر سکتا ہو یا تو خود دربار حکومت میں چلو یا جیل خانہ کی تکلیف اس کے بدلے برداشت کر دیا پھر اپنے عزیز و خویش کو روپیہ کے عوض گروی رکھ دو۔ پہلے زندہ میں یہ ضابطہ تھا کہ اگر کوئی شخص بادشاہ کی جانب سے متعین کردہ ٹیکس ادا نہیں کرتا تھا تو بذات خود جا کر قید و بند کی تکلیفیں برداشت کرنی ہوتی تھیں یا اپنے عزیز و اقارب کو سپاہیوں کے سپرد کرنا پڑتا تھا۔

گفت ایس موافق حال من نکفتی وجواب سوال من نیاوردی نشیدہ کہ ہر کہ خیانت ور زود ستش از جہانت بلرزو۔

ترجمہ :- اس نے کہا یہ بات آپ نے میری حالت کے موافق نہیں کہی اور میرے سوال کا جواب آپ نے نہیں دیا کیا آپ نے یہ نہیں سنا ہے کہ جو شخص خیانت اختیار کرتا ہے اس کا ہاتھ بزدلی کی وجہ سے کانپتا ہے۔

فرد - راستی موجب رضائے خداست کس ندیدم کہ کم شد از راہ راست

ترجمہ :- سچائی خداوند تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے میں نے کسی کو ایسا نہیں دیکھا کہ سیدھے راستے سے بھٹکا ہو حل الفاظ و مطلب :- موافق حال من میرے حال کے موافق۔ اس اسم اشارہ ہے اس کا اشارہ الیہ سعدی کا جواب ہے جو گفتم عمل بادشاہ سے لیکر پیش زانگ تک ہے۔ جواب ع باب نصر سے ہے، جواب کے معنی کاٹنے اور قطع کرنے کے ہے جواب کو جواب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی رک رک کر اور بات کو کاٹ کاٹ کر دیا جاتا ہے اور جواب کو جواب اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اس سے سوال کاٹ دیا جاتا ہے۔ اسی سے جیب بنی ہے جیب کو جیب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی کپڑے کو کاٹ کر بنائی جاتی ہے۔ تشبیہ یہ استفہام تقریر ہے یہاں لفظ استفہام محذوف ہے، کیا آپ نے نہیں سنا ہے یعنی ضرور آپ نے سنا ہو گا کہ جو شخص خیانت کرتا ہے بزدلی کے باعث اس کا ہاتھ کانپتا ہے خیانت ع امانت میں چوری کرنا۔ جہانت ع بزدل ہونا۔ لرزد لرزیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے، کانپتا ہے۔ راستی ف اس میں کی مصدری ہے معنی ہیں، سچائی۔ موجب ع سبب۔ رضائے خدا خداوند تعالیٰ کی رضامندی۔ کس ندیدم کسی کو میں نے نہیں دیکھا۔ کم شد بھٹک گیا ہو۔ راہ راست سیدھا راستہ۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ نے فرمایا کہ جب میں نے ساتھی کو جواب دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ بادشاہ کی ملازمت عظیموں کی رائے کے خلاف ہے تو اس نے کہا تھا کہ آپ نے میرے حال کے مطابق کوئی مشورہ نہیں دیا اور نہ ہی میرے سوال کا کوئی جواب دیا اس لئے کہ اگر میں ایمان داری کے ساتھ کام انجام دوں گا تو مجھے کس بات کی فکر ہے۔

حکما گویند کہ چہار کس از چہار کس بجاں برنجند حرامی از سلطان و دزد از پاسباں
و فاسق از غماز و روپی از محتسب آل را کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک۔

ترجمہ :- عقلمند حضرات کہتے ہیں کہ چار آدمی چار آدمیوں سے دل و جان سے ڈرتے رہتے ہیں ڈاکو بادشاہ سے، چور چوکیدار سے، اور قاسق چغل خور سے اور قاحشہ عورت مرد آدمی سے والے (افسر) سے جس شخص کا حساب پاک صاف ہے اس کو حساب کتاب کا کیا ڈر ہے۔

قطعہ مکن فراخ روی در عمل اگر خواہی کہ روزِ رفع تو باشد مجال دشمن تنگ
تو پاک باش برادر مدار از کس پاک زند جامہ ناپاک گزراں بر سنگ

ترجمہ :- (۱) کام میں حد سے تجاوز مت کر اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے پیشی کے دن دشمن کا موقعہ تنگ ہو
(۲) اے بھائی تو پاک رہ، اور کسی سے خوف مت رکھ اس لئے کہ ناپاک کپڑے ہی کو دھو بی پتھروں پر مارتے ہیں
حل الفاظ و مطلب :- حکماء حکیم کی جمع ہے، دانشمند، عقلمند گویند کہتے ہیں کہ کاف حرف بیان ہے یہ بر بیان کے شروع میں آتا ہے اس کو کاف سر بمل بھی کہتے ہیں۔ چہار کس چار شخص۔ بجان ف دل و جان سے۔ بد بچند رن اور تکلیف اٹھاتے ہیں، ڈرتے ہیں۔ حرانی اس میں یانی قاعلی ہے حرام کام کرنے والے، ڈاکو۔ غلام
غ مبالغہ کا صیغہ ہے اشارہ کرنا والا، یہاں چغلخوری کے معنی میں ہے۔ پاساں ف تمبیان، پہرہ دار، چوکیدار۔
قاسق خلاف شرع کام کرنے والا۔ روہی دوستی کے وزن پر ہے معنی ہیں بدکار عورت، قاحشہ عورت، رندی۔
محتسب میم کے ضمہ کیساتھ، خلاف شرع کام کرنے والوں کو سزا دینے والا، کوتوال، پولیس۔ محاسب حساب دینا۔
پاک ف خوف، ڈر۔ فراخ روی کشادہ روی، آزادی، حد سے گزر جانا، حد سے تجاوز کرنا۔ عمل غ کام،
کاف اگر خواہی اگر تو چاہتا ہے۔ روزِ رفع ملازمت سے ہر طرف ہونے کے دن یا پیشی کے دن۔ برادر سے پہلے
اے حرف ندامت و ف ہے، اے بھائی۔ مدار مت رکھ۔ زند مارتے ہیں۔ جامہ ناپاک مرکب تو صنی ہے،
ناپاک کپڑاں گزراں گزری کی جمع ہے معنی ہیں بدھو بی۔ سنگ ف پتھر، جمع سنگ۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدی نے فرمایا ہے کہ اس دوست نے مزید یہ کہا کہ عقلمندوں کا قول ہے کہ چار آدمیوں کو
چار آدمیوں سے ہمیشہ جان و مال کا خطرہ لگا رہتا ہے (۱) ڈاکو بادشاہ سے ڈرتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میں پکڑا جاؤں اور
میری جان چلی جائے (۲) چور چوکیدار سے، چور جو چپکے سے مال چرائی کرتا ہے اس کو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر پہرہ
دار کو معلوم ہو جائے کہ یہ چوری کرنے کے لئے آیا ہے تو مجھے مار ڈالے گا (۳) اور قاسق چغلخور سے کہ کہیں ایسا نہ
ہو کہ میرے خلاف میرے دشمنوں کو بڑھاپہ چاہ کر کہہ دے اور میری جان چلی جائے۔ (۴) اور رندی محتسب سے
رندی ڈرتی ہے کہ اگر جانچ کرنے والے اور سزا دینے والے افسر کو کو معلوم ہو جائے تو میری گردن اڑا دے گا
لیکن یہ خطرہ ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں اسلامی حکم نافذ کیا جاتا ہے اس کے علاوہ ممالک میں کوئی خطرہ نہیں ہوتا
بلکہ بعض ملک کا حاکم بھی اس کمائی کی ترویج میں چشم پوشی سے کام لیتا ہے جو ملک و سلطنت اور انسانیت پر بد نما داغ
کاتے والے ہیں۔ اور اس دوست نے کہا کہ جس شخص کا حساب پاک و صاف ہو انکو کس بات کا ڈر ہے لہذا
جب میں صحیح کام کروں گا تو مجھے بھی اپنی جان کا خطرہ نہ ہو گا۔

گفتم حکایتِ روبہا ہے مناسب حال تست کہ دیدنش گریزاں و بنجوشستن افتاں و خیزاں
کے گفتش چہ آفت ست کہ موجبِ مخافت است گفتا شنیدم کہ شیر را بسحرہ میگیرند
گفت اے سفیہ ترا با شیر چہ مناسبت است و اورا با تو چہ مشابہت گفت خاموش کہ اگر
حسودان بغرض گویند کہ انہم بچہ شیر ست و گرفتار آیم کرا غم تخلص من دارد کہ تفتیش
حال من کند و تاتریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود ترا پہنیں فضل ست و دیانت
و تقویٰ و امانت و لیکن محتال در کمین اند و مدعیان گوشہ نشین اگر انچہ سیرت تست
بخلاف آں تقریر کنند و در معرض خطاب پادشاہ آئی در اں حالت کرا مجالِ مقاتلت باشد
پس مصلحت آں می بینم کہ ملک قناعت را حراست کنی و ترک ریاست گوئی۔

ترجمہ :- میں نے کہا کہ ایک لومڑی کا واقعہ تیرے حال کے مناسب ہے جسے لوگوں نے بھاگتے اور گرتے پڑتے
دیکھا کسی نے اس سے کہا کہ کیا آفت ہے کہ تیرے اتنے ڈرنے کا سبب ہے بولی کہ میں نے سنا ہے کہ شیر کو بیگار میں
لے کر لے کر رہے ہیں اس شخص نے کہا کہ اے کمین! تجھ کو شیر سے کیا مناسبت ہے اور شیر کو تجھ سے کیا مشابہت؟ لومڑی نے
کہا کہ چپ رہ اس لئے اگر حسد کر نیوالے دشمنی سے کہیں کہ یہ بھی شیر کا بچہ ہے اور میں گرفتار ہو جاؤں تو میرے
چھڑانے کا کون غم رکھے گا کہ میرے حال کی تفتیش کرے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب تک تریاق عراق سے لا
جائے گا سانپ کا ڈسا ہوا مر جائے گا، تجھ میں اگر چہ بزرگی و دیانت اور پرہیزگاری اور ایمان داری ہے لیکن نکتہ چیں
کھات میں لگے ہوئے ہیں، اور مخالفین گوشہ میں بیٹھے ہوئے ہیں جو کچھ تیری اچھی عادت ہے اگر دشمن اس کے
خلاف تقریر کر دیں اور بادشاہ کے عتاب کے رو برو تو آجائے تو ایسے حال میں کس کو بات کرنے کی مجال ہوگی پس
میں بھی مصلحت دیکھتا ہوں کہ قناعت کے ملک کی حفاظت کرو اور سرداری کے چھوڑنے کا ارادہ کرو۔

حل الفاظ و مطلب :- روبہا ہے یہ لفظ روبہا بمعنی لومڑی اور می مجبول سے مرکب ہے معنی ہیں، ایک لومڑی
مناسب حال تست تیرے حال کے مناسب ہے۔ کہ حرف بیانہ ہے۔ گریزاں ترکیب میں حال واقع ہے، بھاگتی
ہوئی۔ افتاں و خیزاں گرتی پڑتی ہوئی۔ بے خویشستن مدہوش ہونا۔ آفت مصیبت، دکھ مخافت ع ڈرنا۔ سحرہ بیگار
سفیہ ع بیوقوف، کمینہ جمع سفہاء۔ شیر ف اردو، ایک پھاڑ کھانے والے جانور کا نام ہے، بعض نسخہ میں شیر کے بجائے شیر
ہے یعنی اونٹ۔ خاموش خاموشیدن سے مرکب صیغہ ہے، چپ رہو۔ غرض غین اور راء کے فتح کے ساتھ معنی ہیں
نشانیہ، یہاں دشمنی کے معنی میں ہے۔ بچہ شیر شیر کا بچہ۔ غم ع فکر تخلص ع چھڑانا۔ تفتیش تحقیق کرنا
جانچ پڑتال کرنا۔ تریاق ع زہر مہرہ یعنی ایک ایسی دوا ہے جو زہر کو بے اثر کر نیوالی ہے، مولانا عبد الباری آئی
نے فرمایا ہے کہ تریاق اصل میں ایک مرکب دوا کا نام ہے اور تریاق میں سے بہتر تریاق اکبر ہے جس میں قریب قریب

ساتھ دوائیاں شامل کی جاتی ہیں اور ان کو شہد میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ انیون کے معنی میں مستعمل ہے۔ عراق ریح اس سے مراد عراق عجم ہے جو ایران میں شمار کیا جاتا ہے تریاق کی نسبت عراق کی جانب اس واسطے کی کہ وہاں بڑے بڑے نامور اور عظیم الشان بادشاہ گزرے ہیں لہذا اس جگہ سے ایسی نایاب اور بیش بہا دوا کا ملنا زیادہ قرین قیاس ہے یا اور کوئی وجہ ہوگی جس کی وجہ سے وہاں تریاق مل سکے (حاشیہ گلستان مترجم مولفہ عبد البری آسی) آوردہ شود لایا جائے۔ مارگزیدہ سانپ کا دسا ہوا قفل ریح بزرگی۔ دیانت ریح دینداری۔ تقویٰ ریح پرہیزگاری۔ امانت ریح وہ چیز جس میں تصرف نہ کیا گیا ہو، پردہ کی ہوئی چیز۔ متعینان متعینت کی جمع ہے سرکش و بد معاش لوگ۔ کمین ریح گھات، دشمن یا شکار کے لئے چھپ کر بیٹھنا، شب خون۔ مدعیان مدعی کی جمع ہے مخالف لوگ، دعویٰ کرنے والے۔ گوشہ نشین گوشہ میں بیٹھنے والے۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو گھات میں بیٹھے ہوں۔ انچہ سیرت تست جو کچھ تیری عادت ہے۔ مغرض اسم ظرف کامیغ ہے، پیش ہونے کی جگہ۔ خطاب ریح گفتگو، بات چیت، کسی کی طرف مخاطب ہونا، سرکار یا بادشاہ کی طرف سے اعزازی نام۔ یہاں خطاب عتاب کے معنی میں ہے۔ مجال ریح منجائش۔ حراست ریح حفاظت۔ ریاست ریح سرداری۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ میں نے اس دوست کو لومڑی کا واقعہ سنا کر کہا کہ آپ کے لئے بہتر یہی سمجھتا ہوں کہ جس طرح حالت گذر رہی ہے اس پر صابر و شاکر رہیں اور مالدار کی کاخیل دل سے نکل دیں اور بادشاہ کی ملازمت اختیار نہ کریں۔

قطعہ ۷ بدریادر منافع بیشمارست اگر خواہی سلامت برکنارست

ترجمہ:- دریا میں منافع بے حساب ہیں، اور اگر تو سلامتی چاہتا ہے تو وہ (صرف) کنارے پر ہے

رفیق چوں ایں سخن بشدید بہم برآمد و روئے از حکایت من در ہم کشید و خنہائے
رنجش آمیز گفتن گرفت کہ ایں چہ عقل و کفایتست و فہم و درایت قول حکما درست
آمد کہ گفتہ اند دوستان در زنداں بکار آیند کہ بر سفرہ ہمہ دشمنان دوست نمایند۔

ترجمہ:- دوست نے جب یہ بات سنی تو ناراض ہو گیا اور میرے بیان سے چہرہ پھیر لیا اور تکلیف سے ملی ہوئی باتیں کرنی شروع کر دیں کہ یہ کیا عقلمندی اور دانائی اور سمجھ بوجھ کی بات ہے، عقلمندوں کی یہ بات سچ ثابت ہوئی جو انہوں نے کہی ہے کہ دوست قید خانہ میں کام آتے ہیں اسلئے کہ دسترخوان پر تو سارے ہی دشمن دوست ہی نظر آتے ہیں۔

قطعہ دوست مشمار آنکہ در نعمت زند لاف یاری و برادر خواندگی
دوست آں دائم کہ گیر دوست دوست در یریشاں حالی و در ماندگی

ترجمہ:- (۱) اس شخص کو دوست نہ شمار کر جو عیش کے زمانہ میں چینی مارے دوستی اور بھائی بننے کی

(۲) میں دوست اس کو سمجھتا ہوں جو دوست کا ہاتھ پکڑے پریشان حالی اور عاجزی کے زمانے میں

حل الفاظ و مطلب :- بدریاف ، اردو دریا میں۔ درمنافع میں لفظ در زائد ہے اس کو در بمعنی موتی پڑھنا نہیں۔ منافع نفع کی جمع ہے، فائدے۔ بیشمار بے حساب، بے انتہا، ان گنت۔ سلامت ع محفوظ رہنا۔ کنارہ بطن، کنارہ، گوشہ۔ رفیق ع ساتھی، دوست جمع رفقاء۔ فارسی کے قاعدہ کے مطابق اس کی جمع رفیقاں آتی ہے فارسی کا قاعدہ ہے کہ جب اسم ذی روح کی جمع بنائی جاتی ہے تو اس کے اخیر میں "ان" اور غیر ذی روح کے اخیر میں "ہا" پڑھاتے ہیں جیسے پدراں، رفیقاں، دوستاں، شبہا، خنہا، اور کبھی اس قاعدے کے خلاف بھی جمع آتی ہے جیسے درخت کی تن درختاں، حالانکہ درخت جاندار نہیں ہے اور اثر دہا، اثر دہ کی جمع ہے حالانکہ یہ جاندار ہے۔ بشید سنی۔ از حکایت من و ہم کشید میری گفتگو سے پھیر لیا۔ خنہائے رنجش آمیز اور رنج و تکلیف سے ملی ہوئی باتیں۔ گفتن گرفت گہنی شروع کر دیں۔ کہ حرف بیان ہے۔ عقل ع سمجھداری، جمع عقول۔ کفایت ع کام چلاؤ، کافی ہونا۔ سمجھداری، جمع افہام۔ درایت ع جاننا جمع درایات۔ قول حکماء مرکب اضافی ہے، حکیموں کی بات۔ درست آمد سچ ثابت ہوئی۔ سفرہ ع سین کے ضمہ کے ساتھ، دسترخوان۔ گلستاں کے فارسی حاشیہ میں مذکور ہے سفرہ سین کے فتح کے ساتھ پڑھنا چاہئے اس لئے کہ وہ گوشہ دان جس میں مسافر کا کھانا رکھا جاتا ہے اس کو سفرہ کہتے ہیں اور سفرہ سین کے ضمہ کے ساتھ پانچلنے کے راستہ کو کہتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے لہذا بہتر یہ ہے کہ اس و سین کے فتح کے ساتھ پڑھا جائے۔ ہم دشمنان سارے دشمن۔ دوست نمائند دوست نظر آتے ہیں۔ مشمار شمردن سے نہی حاضر ہے، مت شمار کر۔ زندہ مارتے ہیں۔ لاف یاری دوستی کی شیخی۔ ویر اور خواندگی اور بہانی چارگی۔ اس لفظ کا عطف یاری پر ہونے کی وجہ سے یہ بھی لاف کا مضاف الیہ ہے۔ گیر و گرفتن سے واحد غائب فہم مضارع ہے پکڑتا ہے مدد کرتا ہے۔ پریشان حال خستہ حال۔ درماندگی عاجزی۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدی نے فرمایا کہ بادشاہ کی ملازمت میں فائدہ تو ضرور ہے لیکن فائدہ سے زیادہ خطرات ہیں لہذا اگر خطرات سے بچنا چاہتے ہو تو ملازمت اختیار نہ کریں، تو میری یہ بات سن کر ناراض ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے تو آپ کو دوست سمجھ کر کہا تھا کہ کہیں آپ کی نظر میں جگہ ہو تو لگا دیں لیکن آپ نے دنیا بھر کی نصیحتیں شروع کر دیں اور دوستی کا ثبوت نہیں دیا اور کہہ دیا کہ جب بادشاہ عتاب کرنے لگے تو کس کو چون و چرا کی گنجائش ہو سکتی ہے لہذا معلوم ہوا کہ آپ بھی میرے دوست نہیں ہیں۔

دیدم کہ متغیر میشود و نصیحت من بغرض می شنود نزد یک صاحب دیواں رفتم
 بسابقہ معرفتی کہ در میان ما بود صورت حالش بکفتم و ابایت و استحقاقس بیاں کردم
 تا بکارے مختصرش نصب کردند چندے بریں بر آمد لطف طبیعتش را بدیدند و حسن
 تدبیرش را پسندیدند کارش از اں در گذشت و بمرتبہ بالا تر از اں متمکن شد همچنان نجم
 سعادتش در ترقی بود تا باوج ارادت در رسید و مقرب حضرت سلطان و معتمد علیہ

گشت بر سلامتِ حالش شادمانی کردم و کفتم۔

ترجمہ :- میں نے دیکھا کہ وہ متغیر ہو رہا ہے اور میری نصیحت کو رنجیدگی سے سن رہا ہے۔ تو میں کچھری کے افسر کے پاس گیا سابق جان پہچان کی وجہ سے جو ہمارے درمیان تھی میں نے اس کی صورتِ حال بیان کی۔ اور اس کی اہلیت اور اس کا استحقاق بیان کیا یہاں تک کہ ایک مختصر کام پر انہوں نے اس کو مقرر کر دیا اس پر چند دن گزر گئے کہ لوگوں نے اس کی طبیعت کی پاکیزگی کو دیکھا اور اس کی حسن تدبیر کو لوگوں نے پسند کیا۔ اس کا کام اس حالت سے بڑھ گیا اور اس سے بلند تر مرتبہ مقرر ہو گیا اس طرح اس کی نیک بختی کا ستارہ ترقی میں تھا یہاں تک کہ بلندی پر پہنچ گیا اور بادشاہ کے دربار کا مقرب اور معتمد علیہ ہو گیا میں نے اس کے حال کی سلامتی پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا۔

فرد - زکار بستہ میندیش و دل شکستہ مدار کہ آب چشمہ حیواں درونِ تار یکسیت

ترجمہ :- مشکل کام سے اندیشہ نہ کر اور دل کو ٹوٹا ہوا مت رکھ۔ اسلئے کہ آبِ حیات کا چشمہ تارِ یکی کے اندر ہے۔

شعر - أَلَا لَا يَجَارَنَ أَخُو الْبَلِيَّةِ فَلِلرَّحْمَنِ الطَّافُ خَفِيَّةٌ

ترجمہ :- خبردار مصیبت کا مارا ہوا تھوڑا نہیں گزرے گا۔ اس لئے کہ خداوند تعالیٰ کی مہربانیاں چھپی ہوئی ہیں۔

فرد - منشیں ترش از گردشِ ایام - صبر تلخ است و لیکن بر شیریں دارد

ترجمہ :- زمانے کی گردش سے رنجیدہ ہو کر مت بیٹھ۔ اس لئے کہ صبر (اگرچہ) کڑوا ہے لیکن میٹھا پھل رکھتا ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب :- کہ حرفِ بیان یہ ہے۔ غرضِ عائدہ مطلب کی بات۔ رنجیدگی۔ دشمنی۔ دیوان فِ دال کے کسرہ کے ساتھ ہے یہ دیوانِ یایِ مجہول کے ساتھ فارسی لفظ ہے اس کو عربی بنا لیا گیا ہے۔ اس کے معنی ہیں لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ مجازاً کچھری اور دارالعدالت کے حساب و کتاب کے رجسٹر کو دیوان کہا جاتا ہے۔ بادشاہوں اور امراء کے نشست گاہ کو بھی دیوان کہا جاتا ہے۔ شاعر کے کلام کے مجموعہ کو بھی دیوان کہا جاتا ہے۔ یہاں کچھری کے معنی میں ہے۔ اس کی جمع دواوین آتی ہے۔ محاسبہ دفتر اور کچھری کے افسران کو دیوان اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ نو شیرِ دال بادشاہ حساب کتاب کرنے والوں سے کہا کہ فلاں حساب تین دن کے اندر جلدی درست کر دینا چنانچہ پھر ان لوگوں کے پاس سے نو شیرِ دال گذرانا کہ دیکھیں کہ وہ لوگ کام کر رہے ہیں کہ نہیں۔ وہ لوگ حساب کتاب کر کے تمام حسابات ایک دفتر میں جمع کر دیئے تھے جب نو شیرِ دال نے ان کا نوشتہ دیکھا تو تعجب سے کہنے لگا کہ یہ لوگ دیوان ہیں۔ اسی دن سے اہل محاسبہ اور ان کی نشست گاہ کو دیوان کہا جانے لگا۔

بسا بقہ معرفت سابق جان پہچان کی وجہ سے درمیانِ مابود ہمارے درمیان تھی اہلیتِ رعایاقت، استعداد، استحقاقِ عہددار۔ کاری مختصر مختصر اور معمولی سا کام۔ نصب کردن مقرر کر دیا۔ چندیں بریں برآمد تھوڑے دن اس پر گزر گئے۔ لطفِ رعایا کز مہربان۔ جمع الطاف حسن تدبیر اچھی تدبیر۔ یعنی متعلقہ خدمت کو سمجھ بوجھ کر انجام دینا۔ مرتبہ بالا تر بلند تر مرتبہ۔ متمکن شد مقرر ہو گیا۔ نجمِ رعاستارہ۔ جمع نجوم۔ سعادتِ رعایا نیک بختی۔

خوش نصیبی۔ ترقی، اُردو۔ آگے بڑھنا۔ اونچا ہونا۔ افزودنی۔ اضافہ۔ بلندی۔ برتری۔ جمع ترقیات۔ اوج، بلندی۔
 اربوت، عقیدت مندی۔ ارادہ کرنا۔ مقرب، ع۔ باب تفعل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ نزدیک کیا گیا۔ بزرگی
 دیا گیا۔ مجازاً خاص دوست کو کہا جاتا ہے۔ حضرت ع نزدیکی، حضور، درگاہ۔ جمع حضرات۔ معتد علیہ جس پر اعتماد کیا
 جائے۔ سلامت ع محفوظ رہنا۔ شادمانی، کرم خوشی کا اظہار کیا۔ کار بستہ بندھا ہوا کام۔ مشکل کام میندیش اندیشہ
 مت کر۔ دل شکستہ ٹوٹا ہوا دل۔ مدار داشتن سے نمی حاضر ہے۔ مت رکھ۔ آب چشمہ، حیاں آب حیات کا چشمہ
 چشمہ، حیاں زندگی کا چشمہ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی مقام پر ایک پانی کا چشمہ ہے جس کو آب حیات بھی کہا جاتا
 ہے۔ جو شخص اس چشمہ کا پانی پی لیتا ہے وہ کبھی نہیں مرتا مگر اس پانی کے پاس پہنچنے کے لئے بڑی دشواریاں پیش آتی
 ہیں۔ درون تاریکی ست تاریکی کے اندر ہے۔ الّا حرف تنبیہ ہے۔ معنی ہیں۔ آگاہ رہو۔ خبردار۔ لایجارت نہیں
 گزرے گا۔ اخوابلیہ مصیبت زدہ۔ ال عرب کا طریقہ ہے کہ حالت انصاف کے درمیان لفظ اب این آخ لاتے ہیں۔
 چنانچہ یہاں بھی ابلیہ پر لفظ ال کو داخل کیا گیا ہے۔ الرحمن ع اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام ہے۔
نظیہ ع پوشیدہ۔ منشی نوشتن سے نمی حاضر ہے۔ مت بیٹھ۔ خرش ف رنجیدہ۔ کھٹا۔ ناخوش۔
 بد مزاج۔ بد دماغ۔ گردش ف چکر۔ دور۔ پھیر۔ انقلاب۔ تغیر۔ ادبار۔ بد نصیبی۔ بد اقبالی۔ گردش ایام مرکب
 اضافی۔ زمانے کی آفت۔ زمانے کا چکر۔ کہ ف یہاں کاف علت کے لئے ہے۔ معنی ہیں اس لئے کہ۔ صبر ع
 روکتا۔ خ ف کڑوا۔ بر شیریں میٹھا پھل۔ دارد داشتن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ رکھتا ہے۔
 خلاصہ یہ ہے کہ مصائب پر شکوہ و شکایت نہیں کرنی چاہئے بلکہ صبر و شکر سے کام لینا چاہئے اس لئے کہ جو شخص صبر
 کرتا ہے وہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوتا ہے۔

دراں قربت مرا با طائفہ یاراں اتفاق سفر افتاد چوں از زیارت مکہ باز آمد
 یکدو منزل استقبال کر ظاہر حالش را دیدم پریشاں و در ہیات درویشاں گفتم چہ
 حالت ست گفت آں چناں کہ تو گفستی طائفہ حسد بردند و بخیا تم منسوب کردند
 و ملک دَامِ مُلک در کشفِ ہیقت آں استقصاً نفر مودہ دیار ان قدیم و دوستاں حمیم از
 کلمہ حق خاموش شدند و صحبتِ دیریں فراموش کردند۔

ترجمہ:- اس قریب زمانہ میں مجھے دوستوں کی جماعت کے ساتھ سفر کا اتفاق ہوا جب میں مکہ مکرمہ (زادہا اللہ
 شرفاً و عظمتاً و صابہا اللہ عن الشرور و الفتن) کی زیارت سے واپس آیا تو اس نے ایک دو منزل میرا
 استقبال کیا میں نے اس کے ظاہری حال کو پریشان دیکھا اور فقیروں کی صورت میں (دیکھا) میں نے کہا کیا حال ہے
 اس نے کہا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا وہی ہوا ایک جماعت نے حسد کیا اور مجھ کو خیانت کی طرف منسوب کیا اور بادشاہ
 نے (اس کا ملک ہمیشہ رہے) اس (معاملہ) حقیقت کے کھولنے میں پوری تحقیقات نہیں فرمائی پرانے احباب اور

جگری دوست تجی بات کہنے سے خاموش ہو گئے اور انہوں نے پُرانی صحبت (تعلق) کو فراموش کر دیا۔

قطعہ نہ بنی کہ پیش خداوند جاہ
ستا نش کنناں دستِ بَر نہند
اگر روزگارِش در آرد زیای
ہمہ عالمش یای بر سر نہند

ترجمہ :- (۱) کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ مرتبہ والے کے سامنے۔ تعریف کرتے ہوئے ہاتھ سینہ پر رکھتے ہیں۔

(۲) اگر زمانہ اس کو عاجز کر کے گرا دے۔ تو ساری دنیا اس کے سر پر پاؤں رکھتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- در اں قربت اسی قریب زمانہ میں مُرا ف مجھے۔ مجھ کو۔ طائفہ یاراں احباب کا گروہ۔ دوستوں کی جماعت۔ اتفاق سفر افتاد سفر کا اتفاق ہوا زیارت مکہ مکرمہ کی زیارت اس سے مراد حج کرنا۔ زیارت مقدس مقام کا نظارہ کرنا۔ کسی بزرگ کا مقبرہ۔ باز آمد واپس آیا۔ منزلِ ع اترنے کی جگہ، ٹھہرنے کا مقام، محل، ٹھکانہ مسافر خانہ، ایک دن کا سفر، مرحلہ، مکان، گھر، مکان کا ایک درجہ، قرآن مجید کے سات حصوں میں سے ایک حصہ۔ جمع منازل۔ استقبال ع کسی کے سامنے آنا۔ میات ف ہیئت کی جمع ہے۔ حالت۔ کشف ع کھولنا۔ استقصاء پوری تحقیق کرنا۔ دوستان جمیم جگری دوست صحبت دیریں پُرانی صحبت۔ خداوند جاہ مرتبہ والا ستائش کنناں تعریف کرتے ہوئے۔ نہ نہ سینہ پر۔ پہلا بر حرف ہے اس کے معنی ہیں پر۔ اور دوسرا بر اسم ہے اس کے معنی ہیں سینہ۔ ولایت اور سلطنت کے لوگوں کا دستور ہے کہ سلام کرتے وقت سینہ پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ آرد زپائے عاجز کر کے گرا دے ہمہ عالم پوری دنیا۔ عالمش کے شین کا تعلق سر سے ہے۔ یعنی اصل عبارت سرش ہے لیکن وزن شعری کی وجہ سے شین کو مقدم کر دیا گیا ہے۔ بر سر سر پر۔ پای نہند پاؤں رکھتی ہے۔

مطلب :- قطعہ کا حاصل یہ ہے کہ جب آدمی اچھے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے تو سب لوگ اس کی مدح سرائی کرتے ہوئے ہاتھوں کو سینہ پر رکھتے ہیں اور جب گردشِ زمانہ کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے تو پوری دنیا والے سر پر پیر زکھ کر سر کچل دیتے ہیں۔

فی الجملہ بانواع عقوبت گرفتار شدم تا دزیر ہفتہ کہ مُزدہ سلامت مُحتاج بر سید از
بند گرانم خلاص کرد و ملکِ مورد و ثم خاص گفتیم در اں نوبت اشارتِ من قبولت نیامد کہ
گفتیم عملِ پادشاہاں چوں سفر دریاست خطرناک و سود مند یا گنج بر گیری یاد و طلسم بمیری۔

ترجمہ :- حاصل کلام یہ ہے کہ طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہوا یہاں تک کہ اس ہفتہ حاجیوں کے سلامتی کی خوشخبری پہنچی تو مجھ کو سخت قید سے آزاد کر دیا۔ اور میرے مورد و ثم ملک کو خاص کر دیا۔ میں نے کہا اس وقت میرے اشارے کو تو نے پسند نہیں کیا اس لئے کہ میں نے کہا تھا کہ بادشاہوں کی نوکری دریا کے سفر کی طرح ہے خطرناک اور فائدہ مند۔ یا تو خزانہ حاصل کر لے گا یا طلسم میں مر جائیگا۔

فرد - یازر بہر دودست کند خواجہ کنار
یا موج روزے افگندش مردہ بر کنار

ترجمہ :- یا خواجہ دونوں ہاتھوں سے زر بغل میں بھرے گلیا۔ موت اس کو ایک دن مار کہ کنارے پر ڈال دے گی۔
 حل الفاظ و مطلب :- انواع مع نوع کی جمع ہے۔ طرح طرح، قسم قسم۔ عقوبت سزا، عذاب، مصیبت۔
 تا غایت کے لئے ہے۔ یہاں تک کہ نمودہ خوشخبری۔ نجات مع جان کی جمع ہے۔ حج کرنے والے۔ بندگراں عجز
 قید۔ ملک مورد ظم اور موردی جائیداد۔ اس سے باپ دادا کی جائیداد مراد ہے۔ خاص کرد خاص کر لیا۔ یعنی جائیداد
 موردی بھی ضبط کر لی۔ نوبت مع باری۔ اشارت اشارہ کرنا، مشورہ دینا۔ سود مند فائدہ مند۔ حج فخرنا۔
 مع وہ علم جو مہوم خیالات کو عجیب شکل کے ساتھ نظر میں لائے۔ بھان متی کا تماشا۔ وہ ملک جہاں جادو گر رہتے
 ہوں۔ ذراونی شکل یا مصنوعی سانپ کی شکل جو دینوں پر بنائی جائے۔ جادو کے خطوط اور نقش نیز طلسم اس کو بھی کہا
 جاتا ہے کہ ستاروں کے خواص اور اثرات کو قوائے شاملہ اراضی کے مطابق کر کے کوئی شکل بنائی جائے کہ اس سے
 افعال و خواص کا ظہور ہو۔ یہاں طلسم سے مراد وہ طلسم ہے جو سمندر نے سمندر میں ایک پنچہ انسانی کی شکل میں اس
 جگہ قائم کی ہے جہاں کہ جہاز بھنور میں پھنس جاتا ہے لہذا اس پنچہ کی حرکت دیکھ کر جہاز کو ادھر نہیں لے جاتے۔
 (حاشیہ گلستان مترجم) گلستان کے فارسی حاشیہ میں مذکور ہے کہ یہ لفظ ظاہر کے اعتبار سے یونانی ہے عربی نہیں اسنے
 کہ کلام عرب میں کوئی لفظ اول و ثانی کے کسرہ کے ساتھ نہیں آیا ہے اگر عربی ہوتا تو پہلا لفظ مکسور اور دوسرا مفتوح
 ہونا چاہئے تھا قَطْر کے وزن پر کنار کاف کے فتح کے ساتھ۔ لب، کنارہ، بغل۔ نیز یہ لفظ کاف کے کسرہ کے ساتھ
 بھی آتا ہے موج مع لہر، ترنگ، تلاطم، جوش و ولولہ۔ جمع امواج افگندش مردہ اس کو مردہ کر کے ڈال دے۔

مطلب یہ ہے کہ اس دوست نے اپنی پریشان حالی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا میں گرفتار ہو گیا تھا اور قید و بند کی
 مصیبتیں جھیل رہا تھا حتیٰ کہ اس ہفتہ بادشاہ کو معلوم ہوا کہ حجاج کرام صحیح و سلامت حج کر کے واپس آ رہے ہیں تو اس
 خوشی میں اس نے مجھے سخت قید سے رہا کر دیا اور میرے باپ دادا کی جائیداد ضبط کر لی۔ حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں
 کہ تو میں نے اس سے کہا کہ اس وقت نصیحت کرتے ہوئے میں نے اس کی طرف اشارہ بھی کر دیا تھا کہ بادشاہوں کی
 ملازمت سمندر کے سفر کی طرح خطرناک اور فائدہ مند ہے یا تو آدمی مال و دولت حاصل کر لیتا ہے۔ یا بھنور
 میں مر جاتا ہے۔ لیکن آپ نے اس وقت میری نصیحت کو قبول نہیں کیا۔

مصلحت ندیدم ازیں بیش ریش درویش را بملامت خراشیدن و نمک
 بر جراحت پاشیدن بریں کلمہ اختصار کردم۔

ترجمہ :- میں نے مصلحت نہ دیکھی اس سے زیادہ فقیر کے زخم کو ملامت سے چھیلنے اور زخم پر نمک چھڑکنے میں۔
 لہذا میں نے اتنی بات پر اکتفا کیا۔

قطعہ :- ندالستی کہ بنی بند بر پای
 چودر گوشت نیاید بند مردم
 دگر رہ گرننداری طاقت نیش
 مکن انگشت در سوراخ کژدم

ترجمہ :- (۱) کیا تو نے یہ نہ جانتا تھا کہ تو پاؤں میں بیڑیاں دیکھے گا۔ جب تیرے کان میں لوگوں کی نصیحت نہ آئیگی۔
(۲) دوسری مرتبہ اگر تو ڈنک کھانکی طاقت نہیں رکھتا۔ تو انگلی بچھو کے سوراخ میں مت کر۔

حل الفاظ و مطلب :- ازیں بیش اس سے زیادہ۔ ریش درویش فقیر کا رخم۔ ملامت ع بُرا بھلا کہنا۔
نراشیدن چھیلنا۔ جراحات ع زخم جمع جراحات۔ پاشیدن چھڑکنا۔ بدیں کلمہ اسی بات پر۔ اختصار کردم میں نے اکتفاء کیا۔ ندانستی تو نے نہیں جانا۔ بند بیڑی۔ قید۔ گوشت تیرا کان، پند مردم مرکب اضافی ہے۔
لوگوں کی نصیحت۔ دگر وہ دوسری مرتبہ۔ بیش ف ڈنک مارنا انگشت ف انگلی جمع انگشتھا کردم ف بچھو۔
مطلب :- یہ ہے کہ شیخ نے فرمایا ہے کہ مجھے اپنے ساتھی کی خراب حالت کو دیکھ کر یہ اچھا معلوم نہ ہوا کہ اسکو بُرا بھلا کہہ کر اور زخم اگاؤں اور اس کے زخم پر نمک چھڑکوں یعنی اس کا دل دکھاؤں اس لئے میں نے اتنی ہی بات کہنے پر کفایت کی۔ کہ دوست آپ نے اس وقت خیال نہیں کیا تھا کہ جب نصیحت نہیں سن رہا ہوں تو ضرور میرے پاؤں میں بیڑیاں لگیں گی۔ خیر جو ہوا ہوا، اس کو جانے دیجئے اب دوبارہ ہوشیار ہو جائیے اگر آپکے اندر بچھو کے ڈنک کی برداشت نہیں تو بچھو کے سوراخ میں انگلی مت رکھئے یعنی جب قید و بند کی مشقت برداشت نہیں کر سکتے تو بادشاہ کی ملازمت اختیار نہ کریں۔ (یہاں تک یہ حکایت پوری ہو گئی اس پوری حکایت کا مقصد یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو بادشاہوں کی ملازمت سے پرہیز کرنا چاہئے اس لئے کہ بادشاہوں کی ملازمت میں نفع سے زیادہ خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حکایت (۱۸) تنے چند از روندگاں در صحبت من بودند ظاہر ایشاں بصلاح آراستہ و یکے راز از بزرگاں در حق ایں طائفہ حسن ظنّے بلوغ بود و اور ارے معین کرد تا یکے از ایشاں حرکتے کردہ مناسب حال درویشاں ظنّے آں شخص فاسد و بازار ایناں کا سد خواستم تا بطریقے کفاف یاراں مستخلص گردانم آہنگ خد متش کردم در بانم رہا نکرد و جفا کردم معذور شداستم کہ لطیفان گفتہ اند۔

ترجمہ :- تھوڑے سے سالکین حضرات میری صحبت میں تھے۔ ان کی ظاہری حالت نیک باتوں سے مزین تھی بڑے لوگوں میں سے ایک شخص کو اس جماعت کے حق میں بڑا اچھا خیال تھا اس نے ان کا وظیفہ مقرر کر دیا یہاں تک کہ ان لوگوں میں سے ایک نے ایسی حرکت کی جو فقیروں کے حال کے مناسب نہ تھی اس شخص کا خیال خراب ہو گیا اور ان لوگوں کا بازار کھوٹا ہو گیا۔ میں نے یہ چاہا کہ کسی طریقے سے دوستوں کا روزینہ چھڑاؤں میں نے اس کی خدمت میں حاضری کا ارادہ کیا دربان نے مجھے جانے نہ دیا اور ظلم کیا میں نے اس کو معذور خیال کیا اس لئے کہ خوش طبع لوگوں نے کہا ہے۔

قطعہ :- در میر و وزیر و سلطان را بے وسیت مگرد پیر امن
سگ و درباں چو یافتند غریب ایں گریبانش گیر دآں دامن

ترجمہ :- (۱) سردار، وزیر، اور بادشاہ کے دروازہ کے گرد۔ بغیر کسی وسیلہ کے مت گھوم۔

(۲) کتا اور دربان جب کسی اجنبی کو پاتے ہیں تو یہ گریبان اور دامن پکڑ لیتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- تھے چند تھورے سے لوگ۔ روندگاں ف وہ لوگ جو راہ سلوک و تصوف کو عمل کرنے والے ہوں۔ در صحبت من میری صحبت میں تھے۔ اس طرز کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ حضرت شیخ سعدی کے مریدین تھے۔ صلاح ع تقویٰ، طہارت، نیک۔ آراستہ آراستن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ مزین کیا ہوا۔ بزرگان بزرگ کی جمع ہے۔ بڑے لوگ۔ حسن ظنی بلیغ بڑا اچھا خیال۔ اور ار ع روزینہ جاری ہونا۔ وظیفہ۔ کاسد ع بے رونق۔ کھٹا۔ معین کرد متعین کر دیا۔ مقرر کر دیا۔ حرکت ایک ایسی حرکت بازار ایتاں ان لوگوں کا بازار کاسد کھٹا ہو گیا یعنی اس امیر آدمی کا اعتقاد جانتا رہا اور یہ فقیر اس کی نگاہ میں بے اعتبار ہو گئے۔ (قالہ مولانا عبدالباری آسی) مخلص ع چھڑنا۔ آہنگ ف ارادہ دربان دروازے پر رہنے والا۔ دروازہ کا چوکیدار۔ لطیفال لطیف کی جمع ہے۔ پاکیزہ لوگ۔ خوش طبع لوگ۔ لطیفہ گو حضرات۔ میر امیر کا مخفف ہے۔ سردار۔ دسلیت ع ذریعہ، وسیلہ۔ گرد گردیدن سے نہیں حاضر ہے۔ مت پھر، مت گھوم۔ پیرامن ف پیراہن کے وزن پر ہے۔ معنی ہیں اس پاس۔ گردا گرد۔ غربت ع اجنبی، مسافر، کمزور، جمع غریبہ۔ فارسی کے قاعدہ کے مطابق اس کی جمع غریباں آتی ہے اس اسم اشارہ ہے اس کا مشاۃ الیہ دربان ہے۔ آں اسم اشارہ سگ مشاۃ الیہ ہے۔ یعنی کتا دامن اور دربان گریبان پکڑ لیتا ہے۔ اور جانے سے روک دیتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدی کے مریدین میں سے کچھ سفر میں شیخ کے ہمراہ تھے ایک امیر کو ان سے اچھا اعتقاد ہو گیا تھا اور اس نے ان کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا تھا، لیکن ایک نامناسب حرکت کی وجہ سے اس امیر کا اعتقاد ان لوگوں سے ختم ہو گیا اور وظیفہ بھی بند کر دیا۔ تو شیخ فرماتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ ان کا وہ وظیفہ جو بند کر دیا گیا ہے کسی طریقے سے جاری کرادوں۔ چنانچہ اس خیال سے اس کی خدمت میں جانے کا ارادہ کیا جب دروازہ تک گیا تو دربان نے اندر جانے سے منع کر دیا اور میرے ساتھ اچھا معاملہ نہ کیا میں نے سمجھا کہ بے چارہ معذور ہے اس لئے کہ اس کا یہی کام ہے کہ آنے والے کو بغیر تحقیق کے اندر جانے نہ دیا جائے۔

چندانکہ مقربان حضرت آں بزرگ بر حال من و قوف یافتند و با کرام در
آوردند و برتر مقامے معین کردند اما بتواضع فروتر نشستند و گفتم۔

ترجمہ :- حتیٰ کہ اس امیر کی بارگاہ کے خاص لوگوں نے میرے حال پر اطلاع پائی۔ احترام کے ساتھ مجھ کو لے گئے اور ایک اونچا مقام متعین کیا لیکن تواضع کے ساتھ میں نیچے بیٹھ گیا اور کہا۔

فرد ۔ بگذار کہ بندہ کمینم تا در صف بندگاں نشینم

ترجمہ :- چھوڑ دیجئے کہ میں ادنیٰ غلام ہوں۔ تاکہ غلاموں کی صف میں بیٹھوں۔

گفت اللہ اللہ چہ جائے سخن ست۔

ترجمہ :- اس نے کہا اللہ اللہ کیا کچھ کہنے کی بات ہے۔

فرد - گر بر سر و چشم من نشینی نازت بکشم کہ ناز منی

ترجمہ :- اگر تو میرے سر اور آنکھوں پر بیٹھے تو میں تیرا ناز اٹھاؤں گا اس لئے کہ تو ناز نہیں ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- وقوف ع اطلاع اکرام ع اعزاز و احترام کرنا۔ برتر ف بلند۔ اونچا۔ تواضع ع عاجزی کرنا۔ فردتر ف نیچے۔ بندہ کہنم میں ادنیٰ غلام ہوں۔ کینہ ف کم مرتبہ۔ نیچے۔ صف ع الاثن۔ قطار۔ جماعت۔ جمع صفوف۔ گفت اس نے کہا۔ اللہ اللہ تعجب کے موقع پر مکر استعمال کیا جاتا ہے چہ جائے سخن ست یہ کچھ کہنے کی بات ہے یعنی آپ کیا فرما رہے ہیں۔ نازت تیرا ناز ناز من صفت کا صیغہ ہے دلفریب و لر ب نازک اندام نازک دوست۔ جمع ناز کیاں۔ مطلب یہ ہے کہ دربان نے مجھے جانے سے روک دیا اسی اثنا میں اس امیر کے خاص لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ سعدی آیا ہوا ہے تو وہ آئے اور بڑی عزت و احترام کے ساتھ اندر لے گئے اور میرے بیٹھنے کے لئے ایک بلند مقام تجویز کیا لیکن میں عاجزی کے ساتھ نیچے بیٹھ گیا اور کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں ادنیٰ اور جہ کا غلام ہوں لہذا غلاموں کی صف میں بیٹھ جاتا ہوں۔ یہ بات سن کر ان لوگوں نے کہا کہ حضرت آپ یہ کیا فرما رہے ہیں اگر آپ ہمارے سر اور آنکھوں پر بھی بیٹھیں تو ہم آپ کے ناز کو اٹھانے کیلئے تیار ہیں اسلئے کہ آپ ہمارے ناز نہیں ہیں۔

فی الجملہ نشستم و از ہر درے سخن پیوستم تا حدیث زلت یاران در میان آمد و کفتم۔

ترجمہ :- الغرض میں بیٹھ گیا اور ہر ادھر ادھر کی باتیں ملائیں یہاں تک کہ دوستوں کی لغزش کی گفتگوں درمیان میں آگئی۔ میں نے کہا۔

قطعہ :- چہ جرم دید خداوند سابق الانعام کہ بندہ در نظر خویش خوار میدارد
خداے راست مسلم بزرگواری و حلم کہ جرم بیند و ناں بر قرار میدارد

ترجمہ :- (۱) پہلے انعام دینے والے مالک نے کیا جرم دیکھا۔ کہ بندہ کو اپنی نظر میں ذلیل رکھتا ہے۔

(۲) بڑائی اور بردباری اللہ ہی کے لئے مسلم ہے۔ کہ جرم دیکھتا ہے اور ردنی برقرار رکھتا ہے۔

حاکم را ایں سخن پسندیدہ آمد و اسباب معاش یاران فرمود تا باز بر قاعدہ ماضی مہیا دارند و مؤنث ایام تعطیل وفا کنند شکر نعمت بکفتم و زمین خدمت ہو سیدم و عذر جسارت بنخواستم و کفتم۔

ترجمہ :- حاکم کو یہ بات پسند آئی اور دوستوں کے معاش کے (اسباب کے) بارے میں فرمایا کہ دوبارہ گزشتہ دستور کے مطابق مقرر کر دیں اور ایام تعطیل کا خرچ پورا کر دیں میں نے نعمت کا شکریہ ادا کیا اور خدمت کی زمین چھٹی اور

دلیری کا عذر چاہا اور کہا۔

چو کعبہ قبلہ حاجت شد از دیارِ بعید روند خلق بدیدارش از بے فرسنگ
ترا تحملِ امثالِ ما ببايد کرد کہ ہچکس نزنند بر درختِ بے برسنگ

ترجمہ :- (۱) چونکہ کعبہ قبلہ حاجت ہوا اسی وجہ سے دور دراز کے ملکوں سے۔ مخلوق اس کی دیدار کے لئے بہت میلوں سے جاتی ہے۔ (۲) تجھے ہم جیسوں کی باتوں کی برداشت کرنی چاہئے۔ اس لئے کہ کوئی شخص بے پھل کے درخت پر پتھر نہیں مارتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- از ہر درے سخن پیوستم میں نے ادھر ادھر کی باتیں ملائیں۔ چاروں طرف سے بات کو گھیر کر لایا۔ حدیث بات۔ گفتگو، حضور اکرم ﷺ کے اقوال و افعال و اعمال و تقریرات کو حدیث کہا جاتا ہے۔ اس کی جمع احادیث آتی ہے۔ زکات ع پھلنا، لغزش۔ جرم ع خطا۔ غلطی۔ گناہ جمع جرائم۔ سابق الانعام وہ شخص جو پہلے سے انعام کرتا چلا آ رہا ہو۔ خوار ف ذلیل۔ مسلم ع ثابت شدہ۔ بزگواری بڑائی حلم ع بردباری برقرار بانی رکھنا حاکم ع حکم کرنے والا۔ امیر۔ اسباب ع سبب کی جمع ہے۔ ذرائع۔ معاش ع وہ رقم جس سے گذر بسر ہو۔ قاعدہ ماضی گزشتہ قاعدہ۔ مہیا ع تیار کرنا۔ مونت ع مدد۔ خرچ۔ مشقت تعطیل ع چھٹی۔ وفا ع پورا کرنا۔ زمین خدمت ہو سیدم خدمت کی زمین چومی۔ چومنے سے مراد وہ تعظیسی سلام وغیرہ ہے جو بادشاہوں اور اُمراء کے سامنے جھک کر بجاتے ہیں۔ عذر جسارت دلیری کا عذر یعنی دوستوں کے مقرر کردہ وظائف کو جاری کرنے کے لئے جو باتیں کہی ان کا عذر چاہا۔ چو کعبہ یہ جملہ شرطیہ ہے۔ از دیار بعید سے از بے فرسنگ تک یہ پورا جملہ جزا ہے حاجت ع ضرورت قبلہ حاجت سے مراد یہ ہے کہ وہاں جا کر دنیا کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ دیار ع دار کی جمع ہے۔ ملک بعید ع دور دراز۔ روند جاتے ہیں بدیدارش اس کی دیدار کے لئے۔ از بے فرسنگ سینکڑوں میلوں کی مسافت طے کر کے۔ یہ جملہ از دیار بعید کا بیان ہے۔ تحمل ع برداشت کرنا امثالِ ما ہم جیسے لوگ۔ نزنند نہیں مارتا ہے درخت بے برے پھل والا درخت۔

مطلب :- اس حکایت کو ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اُمراء و دروہاء کو چاہئے کہ راہ سلوک پر چلنے والے اور فقراء کی مدد و نصرت کریں اور ان کی غلطیوں سے درگزر کریں اور چھوٹی موٹی غلطی پر وظائف کو بند نہ کریں۔

حکایت (۱۹) ملک زادہ کنج فراواں از پدر میراث یافت و دستِ کرم بکشاد و داد سخاوت بداد و نعمتِ بیدر لغیر سپاہ و رعیت بریخت۔

ترجمہ :- ایک شاہزادہ نے بے حساب خزانہ باپ سے میراث پایا۔ اور کرم کا ہاتھ کھول دیا اور سخاوت کی داد دی اور بے حساب مال سپاہی اور رعایا پر خرچ کیا۔

قطعہ ۵ نیا ساید مشام از طبلہ نمود بر آتش نہ کہ چوں عنبر بوید

بزرگی بایدت بخشندگی کن کہ دانہ تانیفشانى نروید

ترجمہ:- (۱) عود کے ڈبے سے دماغ آرام نہیں پائے گا۔ اس کو آگ پر رکھنا کہ وہ غبر کی طرح خوشبودیوے
(۲) تجھے اگر بزرگی چاہئے تو بخش کر۔ اس لئے کہ جب تک تو دانہ نہ بکھیرے گا وہ ناسکے گا

یکے از جلسائے بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ ملوک پیشیں مرایں نعمت را
سعی اند وختہ اند و برائے مصلحتی نہادہ دست ازیں حرکات کو تاہ کن کہ واقعہ اور
پیش ست و دشمنان از نباید کہ بوقت حاجت درمانی۔

ترجمہ:- بے تدبیر ہم نشینوں میں سے ایک نے اس کو نصیحت کرنی شروع کی کہ پہلے بادشاہوں نے اس نعمت کو
کوشش کر کے جمع کیا ہے اور ایک مصلحت کیلئے رکھا ہے آپ ان حرکتوں سے ہاتھ روکے (باز آجائے) اسلئے کہ
بہت سے واقعات سامنے ہیں اور دشمن پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ایسا نہ ہونا چاہئے کہ ضرورت کیوقت آپ عاجز ہوں۔

قطعہ - اگر گنجے کئی بر عامیاں بخش رسد ہر کدخدائے را برنجے
چراستانی از ہر یک جوے سیم کہ گرد آید تراہر روز گنجے

ترجمہ:- (۱) اگر تو ایک خزانہ عام لوگوں پر بخش کرے گا۔ تو ہر گھروالے کو ایک چاول کے بقدر رہونچے گا۔
(۲) ہر ایک سے ایک جو کے بقدر چاندی کیوں نہیں وصول کر لیتا ہے۔ تاکہ ہر روز تیرے پاس ایک خزانہ جمع ہو جائے۔
حل الفاظ و مطلب:- گنج افراداں مرکب تو صافی ہے۔ بے حساب خزانہ۔ میراث ع مرنے والے کا
مرد کہ جو مستحقین کو ملتا ہے اس کو میراث کہتے ہیں۔ دست کرم بخشش کا ہاتھ مشام اول میم کے فتح اور اخیر
والے میم کی تشدید کے ساتھ مشم کی جمع ہے۔ دماغ میں سونگھنے کی قوت کی جگہ۔ طلبہ عود عود کا ڈبہ یعنی وہ
ڈبہ جو اگر کی لکڑی سے بنی ہوئی ہو۔ یا وہ ڈبہ جس میں اگر کے ٹکڑے رکھے ہوئے ہوں۔ بند نہادان سے واحد
حاضر فعل امر ہے تو رکھ۔ بوید بویدن سے فعل مضارع ہے خوشبودے گا۔ غبر سمندر کی ایک قسم کی
سوکی جھاگ جس کو جلانے سے خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ بزرگی ف بڑائی۔ نیفشانى آفشاں دن سے واحد حاضر
فعل مضارع منفی ہے۔ تو نہیں جھاڑے گا۔ چھڑ کے گا، بکھیرے گا۔ نروید رویدن سے واحد غائب فعل مضارع
منفی ہے۔ نہیں اگے گا۔ جلسائے ع جلسوں کی جمع ہے۔ پاس بیٹھنے والے۔ ہم نشین۔ تدبیر سمجھ بوجھ۔ ابتداء
وانہاء سوچنا۔ سوچ بچار۔ کوشش۔ تجویز بندوبست۔ حکمت۔ چالاک۔ فطرت۔ جمع تدابیر۔ نصیحت ع
خیر خواہی کرنا۔ سعی ع کوشش اند وختہ اند فعل ماضی قریب سے جمع غائب کا صیغہ ہے۔ انہوں نے جمع کیا ہے۔
واقعہ ع واقعہ کی جمع ہے واقعات۔ لڑائی جھگڑے بوقت حاجت ضرورت کے وقت درمانی تو عاجز ہو جائے گنج
ف خزانہ عامیاں ع عامی کی جمع ہے عام لوگ کئی بخش تو بخش کرے گا۔ لفظ بخشش کئی کا مفعول واقع
ہے کدخدائے گھر کا مالک۔ صاحب خانہ برنج ف چاول۔ فستانی ستیدن سے واحد حاضر فعل مضارع منفی

ہے۔ تو نہیں لیتا ہے۔ جوئے سیم جو کی مقدار چاندی گرد آید جمع ہو جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ اس حکایت میں شہزادہ نے بادشاہ کے لڑکے کا واقعہ بیان کیا ہے کہ والد کے انتقال پر اس نے میراث میں بے شمار مال پایا تھا اور مال کھول کر لوگوں کو دینے لگا تھا، اس کے ہم نشینوں میں سے ایک بے تدبیر ہم نشین نے کہا کہ اے بادشاہ یہ مال جو انہیں لٹا رہا ہے ہیں اس کو پہلے بادشاہوں نے بے حد کوشش و محنت سے جمع کیا تھا، لہذا آپ سخاوت کا ہاتھ کو تباہ کر رہے ہیں اس لئے کہ ابھی بہت سے اہم اہم واقعات پیش آنے والے ہیں اور لڑائیوں سے بھی واسطہ پڑے گا اور دشمن بھی ٹکٹا میں بیٹھے ہوئے ہیں ایسا نہ ہو کہ جب آپ کو مال و دولت کی ضرورت ہو تو آپ اس وقت کنکال اور فقیر ہو جائیں اور آپ کی ضرورت یونہی باقی رہ جائے اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ اس کو بچا بچا کر رکھیں۔ اس لئے کہ اگر آپ عوام الناس پر خرچ کرنے لگیں گے تو ہر گھروالے کو آپ کے خزانہ سے ایک چاول کے بقدر مل سکتا ہے لہذا ایسی بخشش سے کیا فائدہ جس میں کسی کا نفع نہ ہو۔ بلکہ عوام الناس سے تھوڑا تھوڑا وصول کرتے رہیے یہاں تک کہ روزانہ آپ کے پاس ایک خزانہ جمع ہو جائے گا۔ اور ضرورت کے وقت کام آئے گا۔

ملک زادہ روئے ازیں سخن در ہم آورد موافق طبعش نیامد و مر اور از جز فرمود و گفت
خداوند تعالیٰ مرا مالکِ ایں مملکت گردانیدہ است تا بخورم و بخشم نہ پاسباں کہ نگہدارم۔

ترجمہ :- شاہزادہ نے اس بات سے منہ پھیر لیا اور اس کی طبیعت کے موافق نہ آئی اور اس شخص کو ڈانٹ کر فرمایا اور کہا کہ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو اس سلطنت کا مالک اس لئے کیا ہے کہ میں کھاؤں اور بخشوں۔ نہ کہ پہرہ دار کی حفاظت کروں۔

بیت : قاروں ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت نوشیرواں نمرود کہ نام نگو گداشت
ترجمہ :- قاروں ہلاک ہو گیا ہے کہ اس نے چالیس گھر خزانہ رکھا تھا۔ نوشیرواں نہیں مرا کہ اس نے نیک نام چھوڑا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- موافق طبعش اس کی طبیعت کے موافق۔ زجر مع ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔ قاروں یہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا چچا زاد بھائی تھا اور بخل میں کافی مشہور تھا۔ چہل خانہ گنج چالیس گھر خزانہ۔ اس لفظ کو بول کر کثرت مراد لینا ہے نہ کہ وہ چالیس ہی گھر خزانہ رکھتا تھا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ رکھتا تھا۔ نوشیرواں ایک عادل و منصف بادشاہ کا نام ہے۔ یہ لفظ نوشی بمعنی شیریں اور رواں بمعنی جان سے مرکب ہے۔ جب یہ پیدا ہوا تھا تو اس کے والد نے خوشی پر شراب کے مٹکے اوندھانے کا حکم دیا تھا اسلئے اس مناسبت سے اس کا نام نوشیرواں پڑ گیا۔ نمرود نہیں مرا نام نگو نیک نام کہ کاف علت کے لئے ہے معنی ہیں۔ اسلئے کہ گداشت چھوڑا ہے۔

مطلب :- یہ ہے کہ شاہزادہ کو اس کی نصیحت پسند نہ آئی اور اس کو ڈانٹا اور کہا کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے اس سلطنت کا مالک اس لئے بنایا ہے کہ میں خود بھی کھاؤں اور دوسروں کو بھی کھاؤں مجھے چوکیدار نہیں بنایا کہ اس کی حفاظت

کر تار ہوں۔ قارون جو بہت بڑا مالدار تھا اس کے خزانے کی کنجیاں چالیس اونٹوں پر لادی جاتی تھیں اس نے بگل کیا اور خرچ نہیں کیا آخر اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ اور نوشیر واں جو خود بھی کھاتا تھا اور دوسروں کو بھی کھلاتا تھا اس کی وجہ سے اب تک اس کا نیک نام زندہ ہے۔ لہذا تمہاری یہ نصیحت مجھے پسند نہیں اس لئے میں خرچ کرنے سے ہاتھ کو کو تارہ نہیں کر سکتا ہوں۔ اس حکایت کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو بگل نہیں کرنا چاہئے اور دولت جمع کرنے کی فکر نہ کرنی چاہئے بلکہ خوب سخاوت کرنی چاہئے تاکہ مرنے کے بعد اس کا نام باقی رہے۔

حکایت (۲۰) آوردہ اند کہ نوشیر واں عادل را در شکار گاہے صیدے کباب میکر دند و نمک نبود غلامے بُر و ستاد و انیدند تا نمک آرد نوشیر واں گفت بہ قیمت بستان تار سے نگر دو دیہ خراب نشود گفت ازیں قدر چہ خلل زاید گفت بنیادِ ظلم اندر جہاں اول اندک بودہ است و ہر کس کہ آمد بر اں مزید کرد تا بدیں غایت رسید۔

ترجمہ:- لوگوں نے بیان کیا ہے کہ نوشیر واں عادل کے لئے ایک شکار گاہ میں ایک شکار کے کباب بنا رہے تھے اور نمک نہ تھا ایک غلام کو گاؤں کی طرف دوڑایا تاکہ نمک لے آئے نوشیر واں نے کہا کہ قیمت کے عوض لانا تاکہ رسم نہ پڑ جائے اور گاؤں ویران نہ ہو جائے لوگوں نے کہا کہ اس قدر سے کیا نقصان پیدا ہوگا؟ نوشیر واں نے کہا کہ ظلم کی بنیاد دنیا میں پہلے تھوڑی ہوئی ہے اور جو شخص کہ آیا اس نے اس پر اضافہ کیا حتیٰ کہ ظلم اس حد پر پہنچ گیا۔

قطعہ - اگر زباغ رعیتِ ملک خورد سپے بر آورد غلامانِ اور درخت از رخ بہ پنج بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد ز نند لشکریانش ہزار مرغ بہ سخ

ترجمہ:- (۱) اگر بادشاہ رعایا کے باغ سے ایک سیب کھائے گا۔ تو اس کے غلام درخت جڑ سے اکھاڑ لائیں گے۔ (۲) اگر بادشاہ پانچ بیضہ کے بقدر ظلم جائز رکھے گا۔ تو اس کے لشکر ہزار مرغ پر بھون لیں گے۔
حل الفاظ و مطلب:- شکار گاہے شکار کی جگہ صیدے شکار کا کباب می کردن کباب بنا رہے تھے نمک نبود نمک موجود نہ تھا۔ بُر و ستاد حرف جار ہے۔ اور روستا کے معنی ہیں۔ گاؤں دو انیدند دوڑایا۔ بستان زائد ہے ستاں ستیدن سے فعل امر ہے تو لا رسم عادت، رواج جمع رسوم۔ خراب ع ویران برباد ازیں قدر اس قدر سے اتنی مقدار سے خلل زاید نقصان زائد زائد سے ہے۔ پیدا کرے گا۔ ظلم ع نا انصافی کرنا۔ کسی شئی کو اس کے مقام کے علاوہ میں رکھنا۔ مزید ع اضافہ غایت ع انتہاء۔ جمع غایات۔ خورد کھائے گا۔ سیبے میں کی وحدت کے لئے ہے معنی ہیں۔ ایک سیب۔ بخ ف جز بیضہ ع انڈا۔ جمع بیض۔ مرغ ف پرندہ بخ بیضہ پانچ انڈے۔ اس مقام پر یہ عدد قلت کے لئے ہے مطلب یہ ہے کہ اگر تھوڑی اور معمولی کی چیز بادشاہ بغیر قیمت کے لے لے گا تو رعایا سینکڑوں ظلم کر بیٹھے گی۔ دوسرے نسخوں میں بخ کے بجائے نیم بیضہ ہے۔ آدھا انڈا بخ ف لوبہ کی سلاخ جس پر پرندہ وغیرہ کے کباب کرتے ہیں۔

مطلب :- اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو کوئی ایسی بُری رسم نہ جاری کرنی چاہئے کہ جس سے ان کے رعایا کو تکلیف پہنچے خواہ وہ بُری رسم تھوڑی ہی کیوں نہ ہو اس لئے کہ ہر بُرائی کی ابتدا جب ہوئی تھوڑے سے ہوئی پھر ترقی کرتے کرتے قلم کے درجہ پہنچ جاتی۔

حکایت (۲۱) نالے راشنیدم کہ خانہ رعیت خراب کر دے تا خزینہ سلطان آباداں کند بیخبر از قول حکما کہ گفتہ اند ہر کہ خدائے عز و جل ترا بیازارد تادل خفے بدست آرد خداوند تعالیٰ ہمان خلق برو برگمارد تا دمار از روزگارش بر آرد۔

ترجمہ :- میں نے ایک عامل کے متعلق سنا ہے کہ وہ عوام کے گھراہٹا تھا تاکہ بادشاہ کے خزانے کو آباد کرے اور حکمدوں کے قول سے بے خبر تھا۔ حکمدوں نے کہا ہے کہ جو شخص خدائے بزرگ و برتر کو اس لئے ناراض کرتا ہے تاکہ مخلوق کے دل کو ہاتھ میں لے لے تو خداوند تعالیٰ اسی مخلوق کو اس پر مقرر کر دیتے ہیں تاکہ وہ مخلوق اس کے زمانہ سے ہلاکت لے آئے۔

بیت :- آتش سوزاں نکند باسپند انچہ کند دودل مستمند

ترجمہ :- جلانے والی آگ کالے دانے کے ساتھ وہ نہیں کرتی۔ جو کچھ درد مند کے دل کا دھواں کر دیتا ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- خراب کر دے۔ برباد کر رہا تھا۔ خدائے عز و جل۔ خدائے بزرگ و برتر ہماں خلق اسی مخلوق کو برگمارد برگماشتن سے ہے۔ مقرر کر دیتا ہے۔ دمار بخ ہلاک کرنا۔ آتش سوزاں جلانے والی آگ اسپند ف۔ سین کے کسر اور پ کے فتح کیساتھ۔ ایک کالے دانے کو کہتے ہیں جو خوشبو کیلئے محفلوں میں جلانے ہیں اور نظربد کو دفع کرنے کیلئے بھی جلایا جاتا ہے (حاشیہ گلستان مؤلفہ مولانا عبدالباری آسی) دود ف۔ دھواں۔ مستمند ف۔ درد مند، غمگین۔ مجازاً ضرورت مند کے معنی میں آتا ہے۔ یہ لفظ مُست بمعنی غم اور مند بمعنی صاحبِ سر کب ہے۔ مستمند کے معنی ہیں۔ غم والا۔ غمگین۔

مطلب تو واضح ہے البتہ بیت کا مفہوم سمجھ لیجئے کہ مظلوم کی آہ و زاری ظالم کو برباد کر دینے میں ایسا کام کرتی ہے جو کالے دانے کو ہلاک کرنے میں آگ بھی نہیں کر سکتی جس کو دھوئی کے لئے آگ پر ڈال دیا جاتا ہے اس سے اس لڑکے کو دھوئی والی جاتی ہے جس کو کسی کی نظر لگ جاتی ہے (حاشیہ گلستان)

سر جملہ حیوانات گویند کہ شیر ست و اذل جانوراں خرو با اتفاق خربار بر بہ کہ شیر مردم در۔

ترجمہ :- لوگ کہتے ہیں کہ تمام جانوروں کا سردار شیر ہے اور جانوروں میں سب سے ذلیل گدھا ہے لیکن حکمدوں کا اتفاق ہے کہ بوجہ اٹھانے والا گدھا آدمیوں کو بھاڑنے والے شیر سے بہتر ہے۔

مثنوی :- مسکین خرا گر چہ بے تمیز ست چوں بار ہی برد عزیز ست
گداوان و خراں بار بردار بہ ز آدمیان مردم آزار

ترجمہ :- (۱) بے چارہ گدھا اگرچہ تمیز سے خالی ہے۔ چونکہ بوجھ اٹھاتا ہے اس لئے پیارا ہے۔
(۲) بیل اور گدھے بوجھ اٹھانے والے۔ لوگوں کو ستانے والے آدمیوں سے اچھے ہیں۔

باز آمدیم بحکایت وزیرِ غافل گویند ملک را طرے از ذمائم اخلاق او بقرائن
معلوم گشت در شکنجہ کشید و بانواع عقوبت بکشت۔

ترجمہ :- پھر ہم اس وزیرِ غافل کے قصہ کی طرف واپس آئے بادشاہ کو قرائن سے اس کی چند بری عادتیں معلوم ہو گئیں اس کو شکنجہ میں کھینچ دیا اور طرح طرح کی سزائیں دے کر مار ڈالا۔
نہ جبرئ

قطعہ ۔ حاصل نشود رضائے سلطان تا خاطر بندگاں بخوی
خواہی کہ خدای بر تو بخشد با خلقِ خدای کن نگوئی

ترجمہ :- (۱) بادشاہ کی رضامندی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ تو غلاموں کی دلجوئی نہ کرے گا۔
(۲) اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تجھ پر بخشش کرے۔ تو تو خدا کی مخلوق کے ساتھ نیکی کر۔
حل الفاظ و مطلب :- جملہ حیوانات تمام جانوروں میں، سرف سردار۔ ازل سے زیادہ ذلیل۔
خرف گدھا بار بوجھ اٹھانے والا۔ بر بردار کا مخفف ہے اٹھانے والا اور درندہ کا مخفف ہے بھاڑ کھانے والا۔
تمیز اصل میں تمیز تھی تخفیف کے لئے ایک یاہ کو حذف کر دی گئی ہے۔ معنی ہیں سمجھ بوجھ۔ عزیز ع پیارا۔ جمع
اعزاء اور فارسی کے قاعدہ کے مطابق اس کی جمع عزیزاں ہوگی۔ وزیر غافل غفلت برتنے والا وزیرِ ذمائم
ذمیتہ کی جمع ہے معنی ہیں برے۔ اخلاق ع خلق کی جمع ہے عادتیں ذمائم اخلاق بری عادتیں قرائن ع قرینہ
کی جمع ہے۔ دو چیز کے درمیان مناسبت ظاہری کو قرینہ کہتے ہیں۔ اسی طرح ایک چیز کا دوسری چیز سے پیوستہ اور ملی
ہوئی ہونے کو بھی قرینہ کہا جاتا ہے۔ نیز نشانی اور علامت کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ رضائے سلطان
بادشاہ کی رضامندی۔ خاطر ع خاطر۔ دل جمع خواطر مطلب یہ ہے کہ رعایا پر ظلم کرنے والے عامل دوزیر کا پتہ
بادشاہ کو چل گیا بادشاہ نے اس کو شکنجہ میں کھینچا اور قسم قسم کی سزائیں دے کر مار ڈالا۔

آوردہ اند کہ یکے از ستمدیدگاں بر سراو بگذشت و جرحاں تباہ وے تا مکل کرد و گفت۔

ترجمہ :- لوگوں نے بیان کیا ہے کہ مظلوموں میں سے کوئی مظلوم اس کے پاس سے گذر اور اس کی خراب حالت
میں غور کیا اور کہا۔

قطعہ ۔ نہ ہر کہ قوت بازوئے منصبے دارد بسلطنت بخور و مال مردماں بگراف
توان بخلق فرو بردن استخوان درشت ولے شکم بدر و چوں بگیرد اندر ناف

ترجمہ :- (۱) ایسا نہیں کہ جو شخص کسی عہدہ کے بازو کی طاقت رکھتا ہو۔ وہ لوگوں کا مال غلبہ اور بیہودہ بکو اس سے

کمال۔ (۲) سخت ہڈی حلق سے نیچے اتارنی ممکن ہے۔ لیکن جب وہ ناف کے اندر جھک جائے گی تو پیش کو پھاڑے گا۔
 بیت ۔ نماںد ستمگار بدر روزگار بماند برو لعنت پائیدار

ترجمہ :- برے زمانہ والا ظالم نہیں رہتا ہے۔ لیکن اس پر لعنت مستقل طور پر رہتی ہے۔
 علی الفاظ و مطلب :- آوردہ اند ماضی قریب سے جمع مذکر غائب ہے۔ لوگوں نے میان کیا ہے۔ ستم دیدگان ظلم دیکھنے والے۔ یعنی جن پر اس شخص نے مظالم کئے تھے۔ برسر او اس کے پاس سے۔ بگذشت ب زائد ہے گزشت فعل ماضی مطلق ہے گذرا۔ تا مکل ع غور و فکر کرنا۔ سوچنا۔ منصب سلطنت ع بادشاہت۔ غلب۔ مال مردماں لوگوں کا مال۔ گراف ف گ کے کسرہ کے ساتھ خلاف کے وزن پر نیز گ کے ضمہ کے ساتھ بھی آتا ہے۔ معنی ہیں۔ بے کار و بے ہودہ ہو اس۔ استخواں دزشت مرکب تو صلی ہے۔ سخت ہڈی۔ ولے ف یہ حرف استدراک ہے۔ استدراک کے معنی ہیں۔ تدارک کرنا۔ تدارک ہمیشہ یا تو کسی سابق غلطی کا ہوتا ہے یا کسی رہی ہوئی بات کی تکمیل کر کے اس کے نقصان کو پورا کیا جاتا ہے۔ بدرد دریدن سے فعل مضارع ہے اور ب زائد ہے معنی ہیں۔ پھاڑ دے گی۔ اندر ناف ناف کے اندر ستمگار اسم فاعل ترکیبی ہے۔ ظلم کرنے والا۔ پائیدار ف مستقل برابر۔ ہمیشہ۔ مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدی نے فرمایا ہے کہ لوگوں کا بیان ہے کہ جن لوگوں پر وہ ظالم ظلم کیا کرتا تھا ان ہی میں سے ایک شخص کا گذر اس کے پاس سے ہوا اس نے اس کی تباہ حالت کو دیکھ کر غور کیا اور کہا۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ عقلمندوں کے نزدیک یہ بات درست نہیں ہے کہ جس شخص کو کوئی عہدہ مل جائے وہ زور و طاقت سے دوسرے کا مال ہڑپ کر جائے اس لئے کہ سخت ہڈی حلق سے نیچے تو اتارنی جاسکتی ہے مگر جب وہ ناف میں پھنس جائے گی تو پیٹ کو چاک کر دے گی یعنی پیٹ میں جانے کی وجہ سے درد پیدا ہو گا اور ڈاکٹر حکم دے گا کہ ہڈی کے نکالنے کی صورت یہ ہے کہ پیٹ کا آپریشن کیا جائے۔ اور یہ کوئی ضروری نہیں کہ آپریشن سے اس کو اس مصیبت سے نجات مل جائے بلکہ جان بھی جاسکتی ہے اس لئے ظلم کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عالموں اور وزیروں کو بادشاہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مخلوق پر ظلم و ستم نہ کرنا چاہئے ورنہ اس کا نتیجہ بہت ہی خراب نکلتا ہے جیسا کہ اس واقعہ میں ہوا کہ اس ظالم کی جان چلی گئی۔

حکایت (۲۲) مردم آزارے را حکایت کنند کہ سنگے بر سر صالے زد در ویش را
 مجال انتقام نبود سنگ را نگاہ میداشت تا زمانے کہ ملک را براں لشکری خشم آمد و در چاہ
 کرد در ویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی و ایں سنگ چرازدی گفت من
 فلا نم و ایں ہما سنگ ست کہ در فلاں تاریخ بر سر من زدی گفت چندیں روزگار کجا بودی
 گفت از جاہت اندیشہ میگردم اکنون کہ در چاہت دیدم فرصت غنیمت دانستم۔

ترجمہ :- لوگوں کو ایک ستانے والے کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک پتھر ایک نیک آدمی کے سر پر مارا اور ویش

کو بدلہ لینے کی طاقت نہ تھی وہ پتھر کی حفاظت کرتا رہا یہاں تک کہ ایک وقت بادشاہ کو اس سپاہی پر غصہ آگیا اور کنویں میں قید کر دیا اور ویش اس جگہ آیا اور اس کے سر پر پتھر دے مارا۔ اس نے کہا تو کون ہے اور یہ پتھر تو نے کیوں مارا، اس نے کہا کہ میں فلاں ہوں اور یہ وہی پتھر ہے کہ فلاں تاریخ میں تو نے میرے سر پر مارا تھا اس نے کہا تو اتنے زمانہ تک کہاں تھا اور ویش نے کہا میں تیرے عہدہ سے اندیشہ کرتا تھا اب جبکہ میں نے تجھ کو کنویں میں دیکھا موقع غنیمت جانا۔

حل الفاظ و مطلب :- مردم آزارے لوگوں کو ستانے والا سنگے ف ایک پتھر۔ مجال انتقام بدلہ لینے کی طاقت، نگاہی داشت حفاظت سے رکھتا تھا۔ ختم ف غصہ تاریخ ع ایک دن رات، مہینے کا ایک دن۔ جمع تواریخ جاہت تیرا مرتبہ۔ تیرا عہدہ فرصت ف موقع۔ مطلب واضح ہے۔

مثنوی

ناسزائے را کہ بنی بختیار عاقلان تسلیم کردند اختیار
چوں نداری ناخن درندہ تیز بابتاں آں بہ کہ کم گیری ستیز
ہر کہ با فولاد بازو پنچہ کرد ساعدِ سیمین خود را رنجہ کرد
باش تادستش بندد روزگار پس بکام دوستاں مغزش برآر

ترجمہ :- (۱) جس نالائق کو تو نصیبہ در دیکھے (ایسی جگہ) عقلمندوں نے تسلیم و رضا اختیار کی ہے۔

(۲) جب تو پھاڑنے والا تیز ناخن نہیں رکھتا ہے۔ تو بروں کے ساتھ اس وقت بہتر یہ ہے کہ تو لڑائی نہ کرے۔

(۳) جو شخص فولادی بازو والے سے پنچہ لڑاتا ہے۔ تو وہ اپنے نازک بازوؤں کو رنجیدہ کرتا ہے۔

(۴) ٹھہر جاتا کہ زمانہ اس کا ہاتھ باندھ دے۔ پھر دوستوں کے نصیب سے اس کا مغز نکال لے۔

حل الفاظ و مطلب :- ناسزائے ف نالائق۔ بنی بخت یار نصیبہ در، درندہ پھاڑنے والا، کم

گیری کم کرے۔ فولاد ف نہایت سخت۔ اور اعلیٰ قسم کا لوہا جس سے تلواریں۔ چھری وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔

اسیٹ۔ سخت۔ کڑا۔ مضبوط۔ فولاد بازو سخت اور مضبوط بازو۔ ساعد ع کلائی۔ سیمیں یہ لفظ سیم بمعنی چاندی اور

یہ کلمہ نسبت سے مرکب ہے۔ ساعد سیمیں نازک کلائی جیسی کہ چاندی نرم و نازک ہوتی ہے۔ رنجہ ف

تکلیف۔ رنجیدہ باش بوقف کن کے معنی میں ہے۔ ٹھہر جا۔ بندد بستن سے ہے۔ باندھ دے۔ کام ف مقصد

نصیب۔ برآر بر آوردن سے فعل امر ہے تو نکال لے۔

مطلب :- ہے کہ جب کسی نالائق آدمی کو دیکھو کہ وہ صاحب نصیب ہو گیا ہے تو اس کی اطاعت کر لو۔ اس لئے کہ

ایسے موقع پر عقلمندوں نے تسلیم و رضا ہی اختیار کی ہے جب تمہارے اندر قوت نہیں تو بُرے لوگوں کے ساتھ

لڑائی مت کر اس لئے کہ جو شخص قوت و طاقت نہ رکھنے کے باوجود سخت اور مضبوط بازو والے سے پنچہ لڑائے تو وہ اس

کا کچھ تو بگاڑ نہیں سکتا البتہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور بازو کو تکلیف پہونچائے گا۔ اس لئے تم ایسے موقع پر بدلہ نہ لو۔ بلکہ

انتظار کرو۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ مجبور و لاچار ہو جائیگا اور تمہارے دوست و احباب صاحب اقبال ہوں گے پھر ان کے واسطے سے اس کا مغز نکال لینا۔

حکایت (۲۳) یکے را از ملوک مرضی ہا کل بود کہ اعادت ذکر آن نا کردن اولے طائفہ از حکمائے یونان متفق شدند کہ مرایں در درادوائے نیست مگر زہرہ آدمی کہ بچندیں صفت موصوف باشد بفرمود طلب کردن دہقان پسرے رایا کنند براں صورت کہ حکیمان گفتہ بودند پدر و مادرش را بخوانند و بہ نعمت بیکراں خوشنود گردایند قاضی فتویٰ داد کہ خون یکے از رعیت ریختن سلامت نفس پادشہ رار و ابا باشد جلاد قصد کرد پسر سر سوئے آسمان بر آورد و تبسم کرد ملک پر سید کہ در بخالت چہ جائے خندیدن ست گفت ناز فرزند بر پدر و مادر باشد و دعویٰ پیش قاضی بر نہ داد از پادشاہ خواہند اکنون پدر و مادر بعلت محطام دنیا مرا بخوں در سپردند و قاضی بکشتنم فتویٰ داد و سلطان مصالح خویش اندر ہلاک من می بیند بجز خدائے عز و جل پناہ ہے نمی بینم۔

ترجمہ :- بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کو ایک ڈراونی اور خطرناک بیماری تھی کہ اس کا ذکر نہ دہرانا ہی بہتر ہے یونان کے حکیموں میں سے ایک جماعت متفق ہو گئی کہ خاص اس درد کی کوئی دوا نہیں ہے مگر اس شخص کا پتہ جو اتنی صفات سے موصوف ہو بادشاہ نے تلاش کرنے کا حکم دیا ایک گاؤں کے رئیس کے لڑکے کو اسی صورت پر پایا جیسا کہ حکیموں نے کہا تھا۔ اس کے ماں باپ کو بلایا اور بے حساب دولت دے کر خوش کر دیا اور قاضی نے فتویٰ دے دیا کہ رعایا میں سے ایک شخص کا خون بہانا بادشاہ کی جان کو بچانے کے لئے جائز ہے جلاد نے ارادہ کر لیا لڑکے نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور مسکرایا بادشاہ نے پوچھا کہ اس حالت میں ہنسنے کا کیا موقع ہے لڑکے نے کہا کہ اولاد کا ناز باپ اور ماں پر ہوتا ہے اور دعویٰ قاضی کے سامنے لے جاتے ہیں اور انصاف بادشاہ سے چاہتے ہیں اور ماں باپ نے دنیا کی دولت کی وجہ سے مجھے قتل ہونے کے لئے سوپ دیا اور قاضی نے میرے مار ڈالنے کا فتویٰ دے دیا اور بادشاہ اپنی مصلحتیں میرے ہلاک ہونے میں دیکھتا ہے۔ اب خدائے بزرگ و برتر کے سوا میں کوئی پناہ نہیں دیکھتا ہوں۔

بیت ۵ پیش کہ بر آورم ز دستت فریاد ہم پیش تو از دست تو میخوایم داد

ترجمہ :- کس کے آگے تیرے ظلم کی فریاد کروں۔ تیرے ہاتھ سے تیرے ہی سامنے انصاف چاہتا ہوں۔
حل الفاظ و مطلب :- مرضی ایک بیماری ہا کل ع ڈراونی۔ خطرناک اعادت ذکر آن اس کا ذکر دہرانا زہرہ پتہ۔ طلب ع بلانا۔ تلاش کرنا دہقان ف گاؤں کا چودھری۔ زمیندار۔ نعمت بے بیکراں بے حساب دولت۔ جلاد ع کھال کھینچنے والا۔ مولانا عبدالباقی آسی فرماتے ہیں کہ جلاد اگرچہ عربی محاورے میں

کوڑے اور دڑے لگانے والے کو کہتے ہیں مگر فارسی والوں کے محاورے میں اس شخص کے لئے بوا جاتا ہے جو بادشاہ کے حکم سے مجرموں کو قتل کرتے ہیں۔ فتویٰ رع حکم شرعی جو قاضی وغیرہ جاری کرے۔ مھلام رع حاء کے ضمے کے ساتھ معنی ہیں گھاس کا ٹکڑا۔ لیکن یہاں مجازاً دنیا کی دولت مراد ہے۔ لغت کی کتاب میں اس کے معنی بیان کئے گئے ہیں۔ ٹوٹی پھوٹی چیز، کوڑا کرکٹ۔ گلستاں کے فارسی حاشیہ میں لکھا ہے کہ اس کے معنی ہیں۔ ہر چیز کا ٹکڑا۔ دنیا کا تھوڑا سا مال۔ اس معنی کی بناء پر بادشاہ کی بے حساب دولت کو مھلام اس وجہ سے کہا کہ ذات انسان جو کہ اشرف المخلوقات میں سے ہے اس کی طرف نظر کرتے ہوئے بادشاہ کا مال و متاع بہت ہی کم ہے۔ کہ مخفف ہے۔ کس کا۔ مطلب واضح ہے۔ البتہ اس شعر کا مفہوم سمجھ لیجئے۔ لڑکے نے بادشاہ کو کہا کہ تیرے ظلم کے متعلق کس سے فریاد کروں۔ تیرے ظلم کا انصاف تجھ ہی سے چاہتا ہوں۔

سلطان راول ازیں سخن بہم برآمد و آب در دیدہ بگردانید و گفت ہلاک من اولی
ترکہ خون چنیں طفلے ریختن بیگناہ سر و چشمش بوسید و در کنار گرفت و آزاد کرد
و نعمت بے اندازہ بخشید گویند ہمد راں ہفتہ صحت یافت۔

ترجمہ :- بادشاہ کا دل اس بات سے بھر آیا اور آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور کہا میرا میرا ایسے بے گناہ بچے کا خون بہانے سے زیادہ اچھا ہے اس کے سر اور آنکھوں کو بوسہ دیا۔ اور اس کو گود میں اٹھالیا۔ اور اس کو آزاد کر دیا اور بے شمار دولت بخش دی لوگ کہتے ہیں کہ اسی ہفتہ میں صحت پائی۔

قطعہ ۷۔ ہچنماں در فکر آں بیتم کہ گفت پیلہا نے بر لب دریائے نیل
زیر پائیت گردانی حالی مور ہچو حال تست زیر پائے نیل

ترجمہ :- (۱) میں اسی طرح ایک شعر کی فکر میں ہوں جو۔ ایک ہاتھی بان نے دریائے نیل کے کنارے پر کہا تھا۔ (۲) اگر تو اپنے پاؤں کے نیچے چیونٹی کا حال جانا چاہتا ہے۔ تو یہ ہاتھی کے پاؤں کے نیچے تیرے حال کی طرح ہے۔ حل الفاظ و مطلب :- بہم برآمد بھرا آیا یعنی بادشاہ اس لڑکے کی گفتگو سے متاثر ہوا اور رقت قلبی پیدا ہو گئی آب در دیدہ بگردانید آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ ہلاک من میرا ہلاک ہونا۔ میرا مرنا۔ اولی تر زیادہ اچھا ہے۔ زیادہ بہتر ہے۔ ہمد راں ہفتہ اسی ہفتہ میں۔ در فکر آں اُس کی فکر میں۔ پیلہا نے ایک ہاتھی بان دریائے نیل ایک مشہور دریا کا نام ہے جو شہر مصر کے قریب بہتا ہے۔ مور ف چیونٹی۔

مطلب :- یہ ہے کہ لڑکے کی درد بھری گفتگوں سے بادشاہ کے قلب میں رقت طاری ہو گئی اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور کہا کہ اس بے گناہ اور معصوم بچے کو قتل کرنے سے میرا مرنا ہی اچھا ہے۔ اور اس لڑکے کے سر اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور گود میں اٹھالیا اور بے شمار دولت دے کر اس کو آزاد کر دیا لوگوں کا بیان ہے کہ اسی ہفتہ میں بادشاہ اندرست ہو گیا۔ حضرت شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ اس واقعہ کے مناسب میں اس شعر کے خیال میں ہوں جو ایک

ہاتھی بان نے دریائے نل کے کنارہ پر پڑھا تھا۔ وہ شعر یہ ہے کہ۔ اگر تو اپنے پاؤں کے نیچے آئی ہوئی چیونٹی کا حال جانتا چاہتا ہے تو بس ایسا ہی سمجھ لے کہ تیرا حال ہاتھی کے پاؤں کے نیچے ہوتا ہے۔
اس حکایت کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کسی عہدہ دار اور بادشاہ کو اپنے فائدہ کی وجہ سے کسی غریب کو ستانا نہیں چاہئے اور غریبوں اور مسکینوں پر رحم کرنا چاہئے اس لئے کہ مسکینوں اور غریبوں پر رحم کرنے سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرماتے ہیں۔

حکایت (۲۴) یکے از بندگان عمر ولیث گر یختہ بود کساں در عقبش بر قند و باز
آوردند وزیر را باوے غرضے بود اشارت بکشتش کرد تا دیگر بندگاں چنین فعل
نیارند بندہ سر پیش عمر ولیث بر ز میں نہاد و گفت۔

ترجمہ:- عمر ولیث کے غلاموں میں سے ایک غلام بھاگ گیا تھا اور آدمی اس کے پیچھے گئے اور اس کو واپس لائے وزیر کو اس سے کچھ دشمنی تھی اس نے اس کے مار ڈالنے کا اشارہ کیا تاکہ اور غلام ایسے افعال نہ کریں۔ غلام نے عمر ولیث کے سامنے سر زمین پر رکھا اور کہا۔

فرد:- ہرچہ رود بر سرم چوں تو پسندی رواست بندہ چہ دعویٰ کند خداوند راست
ترجمہ:- جو کچھ میرے سر پر گزر جائے جب تو پسند کرے تو جائز ہے۔ بندہ کیا دعویٰ کر سکتا ہے جب آقا کا حکم ہے۔
حل الفاظ و مطلب:- بندگان بندہ کی جمع ہے۔ قاعدہ ہے کہ جس مفرد کے آخر ہ ہو جب اس کی جمع بنانے ہیں تو ہ کو گ سے بدل لیتے ہیں۔ لہذا بندہ کے ہ کو گ سے بدل دیا گیا۔ عمر ولیث عمر و ملک فارس کے ایک بادشاہ کا نام ہے جس نے شہر شیراز آباد کیا تھا۔ اور لیث اس کا لقب تھا۔ اور بعض کی رائے یہ ہے کہ اس کے والد کا نام لیث تھا ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہو لفظ عمر و عین کے فتح کے ساتھ ہے۔ عمر کے بعد دلاویا گیا ہے تاکہ عمر بنم العین اور عمر و فتح العین کے درمیان فرق ہو جائے اس لئے کہ جب عین کا فتح ہو تو را کے بعد دلاویا جاتا ہے۔ چنانچہ اس طرح۔ چنانچہ اصل میں چون اس تھا تخفیف کے لئے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ گر یختہ بود گر یختن سے واحد غائب فعل ماضی بعید ہے۔ بھاگ گیا تھا۔ کساں کس کی جمع ہے۔ عقب ع عین کے فتح اور ق کے سکون کے ساتھ نیز عین اور قاف کے فتح کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے۔ معنی ہیں پیچھے۔

مطلب:- یہ ہے کہ اس حکایت کے اندر عمر ولیث کے ایک غلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے جو ترجمہ سے واضح ہے۔

لیکن بموجب آنکہ پروردہ نعمت ایں خاندانم نخواہم کہ در قیامت بخون من
گرفتار آئی اجازت فرمائی تا وزیر را بکشم پس آنکہ بقصاص او بفرمائی خون من ریختن
تا بحق کشتہ باشی ملک را خندہ گرفت وزیر را گفت چگونہ مصلحت می بینی وزیر گفت
اے خداوند جہاں مصلحت آئی پیغم کہ از بہر خدا و صدقہ گوی پدرا در آزاد کنی تا

مرانیز در بلائے نیفکند گناہ از من ست و قول حکیمان معتبر کہ گفتہ اند۔

ترجمہ :- لیکن چونکہ اس خاندان کی نعمت کا میں پالا ہوا ہوں میں نہیں چاہتا کہ بروز قیامت میرے خون کی وجہ سے آپ گرفتار ہو جائیں اجازت دیجئے کہ وزیر کو مار ڈالوں پھر اس وقت اس کے بدلے میں میرے خون بہانے کا تم فرما دیجئے گا تاکہ حق بات پر تو قاتل بنے۔ بادشاہ کو ہنسی آگئی اور وزیر سے کہا کہ تو کیا مصلحت دیکھتا ہے۔ وزیر نے کہا کہ اے مالک جہاں میں یہی مصلحت دیکھتا ہوں کہ خدا کے واسطے اور اپنے باپ کی قبر کے صدقہ اس کو چھوڑ دیجئے تاکہ مجھ کو بھی کسی بلا میں نہ پھنسائے غلطی مجھ سے ہوئی ہے اور عقلمندوں کا قول معتبر ہے جو انہوں نے کہا ہے۔

قطعہ ۔ چو کردی باکلوخ انداز پیکار سر خود را بنا دانی شکستی
چو تیر انداختی بر روئے دشمن چناں داں کا ندر آماجش نشستی

ترجمہ :- (۱) جب ڈھیلا پھینکنے والے سے تو نے جنگ کی۔ تو تو نے بے وقوفی سے اپنے سر کو توڑا۔

(۲) جب تو نے دشمن کی طرف تیر پھینکا۔ تو ایسا سمجھ کہ تو اس کے نشانہ پر بیٹھا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- پروردہ ف پالا ہوا۔ قصاص ع بدلہ لینا۔ شریعت کی جانب سے ایک متعین کردہ سزا کو کہتے ہیں۔ گور ف قبر بلا ع مصیبت قول ع بات جمع اقوال معتبر ع جس کا اعتبار کیا جائے کلوخ ف ڈھیلا۔ انداز اندازیدن سے اسم فاعل سائی ہے۔ پھینکنے والا۔ پیکار ف جنگ۔ لڑائی۔ حاصل کرنے والا۔ چناں ف چون آل کا مخفف ہے۔ معنی ہیں ایسا آماج ف نشانہ گاہ۔

مطلب :- یہ ہے کہ اس وزیر نے کہا کہ جب آپ کا حکم ہے تو مجھے کوئی حق نہیں کہ شکوہ کروں لیکن چونکہ میں آپ ہی کے خاندان کی دولت سے پلا ہوا ہوں اس لئے میں نمک حرامی نہیں کرنا چاہتا اور میری یہ خواہش نہیں کہ قیامت کے دن میرے قتل کرنے کی وجہ سے آپ سے مواخذہ ہونے لگے اور آپ گرفتار ہو جائیں لہذا اگر آپ کو مجھے قتل ہی کرنا ہے تو مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس وزیر کو قتل کر دوں پھر قصاص میں آپ مجھے قتل کر دیں تاکہ آپ میرے قتل کرنے پر حق بجانب ہوں۔ بادشاہ کو اس کی یہ بات سن کر ہنسی آگئی اور وزیر سے کہا کہ تیری کیا رائے ہے۔ وزیر بولا کہ اے دنیا کے مالک میں اسی میں خیر سمجھتا ہوں کہ اس کو خدا کے واسطے اور اپنے باپ کی قبر کے صدقہ چھوڑ دیجئے تاکہ میں مصیبت میں گرفتار نہ ہو جاؤں اس لئے کہ اس بے چارہ کی کوئی غلطی نہیں۔ غلطی میری ہی ہے اور حکیموں کا قول معتبر ہے جو انہوں نے کہا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص کسی دشمن پر تیر برساتا ہے تو اسے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ بھی اس کے نشانے پر ہے۔ اس لئے کہ جو شخص اپنے بھائی کے لئے کواں کھودتا ہے وہ خود ہی اس میں گرفتار ہے۔ اس حکایت کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وزیروں کو چاہئے کہ وہ بلا وجہ بادشاہ کے دربار میں کسی کی دشمنی نہ کریں۔ اور بادشاہوں کو چاہئے کہ وہ حاسدوں اور خود غرض لوگوں کی وجہ سے کسی کو سزا نہ دے بلکہ پہلے وہ مجرم کی بات غور سے سنئے پھر فیصلہ کرے۔

حکایت (۲۵) ملک زوزن را خواجہ بود کریم النفس نیک محضر کہ ہمکنار را در
مواجه حرمت داشتہ و در غیبت نکو گفتہ اتفاقاً زوزن حرکتی در نظر ملک ناپسند آمد مصادرت
فرمود و عقوبت کرد و سر ہنگان پادشاہ بسو لقی نعمت او معترف بودند و بشکر آل مر تہین در
مدت توکیل اور فق و ملا طفت کردند و زوزن و معاقت روانداشتند۔

ترجمہ :- زوزن کے بادشاہ کا ایک شریف النفس اور نیک خصلت وزیر تھا جو سامنے تمام لوگوں کی عزت کرتا تھا اور
عاجلہ میں بھی اچھا کہتا تھا۔ اتفاقاً اس کی ایک حرکت بادشاہ کی نظر میں ناپسند آئی اس نے جرمانہ اور سزا کا حکم کیا اور
بادشاہ کے سپاہی اس کی پہلی نعمتوں کا اقرار کرتے تھے۔ اور اس کے شکریہ میں گردی تھے اس کی سپردگی کے زمانے
میں نرمی اور مہربانی کرتے تھے۔ ڈانٹا اور تکلیف دینا جائز نہ رکھتے تھے۔

قطعہ :- صلح باد تہن اگر خواہی ہر گہ کہ ترا
در قفایب کند در نظرش تحسین کن
سخن تلخ نخواستی و ہنش شیریں کن
سخن آخر بد ہاں میگذرد موزی را

ترجمہ :- (۱) اگر تو دشمن کے ساتھ صلح کرنا چاہتا ہے تو جس وقت وہ تیرا پیٹھ پیچھے عیب بیان کرے تو اس کے
سامنے تعریف کر۔

(۲) بات آخر تکلف دینے والے کے منہ سے ہو کر گذرتی ہے۔ اگر تو اس کی بات کڑی نہیں چاہتا تو اس کا منہ میٹھا کر دے۔

حل الفاظ و مطلب :- ملک زوزن مرکب اضافی ہے۔ زوزن کا بادشاہ زوزن زوزن زلف اول کے ضمہ اور

وہ مجبول اور دوسرے زلف کے فتح کے ساتھ کوزن کے وزن پر۔ فارس کے ایک شہر کا نام ہے جس کے ایک جانب

ہرات اور دوسری جانب نیشاپور واقع ہیں۔ یا پھر زوزن اس ملک کے بادشاہ کا نام ہے جس نے اس ملک کو آباد کیا تھا۔

لفظ زوزن کو اگر دوسری زلف کے کسرہ کے ساتھ مؤنث کے وزن پر پڑھیں تو اس کے معنی ہوں گے۔ درہم۔

خواجہ ترکی زبان میں اس کے معنی ہیں مالک اس کے علاوہ زبانوں میں اس کا ترجمہ وزیر۔ سردار وغیرہ سے کیا جاتا

ہے۔ کریم النفس یہ لفظ مرکب اضافی ہے۔ اور اضافت الصفت الی الموصوف کے قبیل سے ہے۔ یعنی موصوف کو

مضاف الیہ اور صفت کو مضاف بنایا گیا ہے۔ اصل عبارت اس طرح تھی۔ نفس کریم شریف نفس۔ شریف

طبیعت والا آدمی۔ مواجه غ آئے سامنے ہونا۔ حرمت ع عزت۔ غیبت غین کے فتح اور پاء کے سکون اور باء کے

فتح کے ساتھ۔ عاجلہ، عدم موجودگی۔ اتفاقاً اچانک۔ ناگاہ۔ یکایک۔ مصادرت ع ضبط کر لینا۔ تاوان عائد کرنا۔

سوابق نعمت مرکب اضافی ہے اور اضافت الصفت الی الموصوف کے قبیل سے ہے۔ اصل عبارت ہے نعمت

سابقہ۔ پہلی نعمت۔ معترف ع اقرار کرنے والا۔ مر تہین ع گردی مر تہین کے اصل معنی ہیں گردی رکھنے والا۔

رہن رکھنے والا۔ اگر مر تہین کو اسم مفعول کا صیغہ قرار دیا جائے تو معنی ہوں گے کہ ہم گردی رکھ دیئے گئے۔ توکیل

ع سپرد کرنا۔ وکیل بنانا۔ رفق راہ کے کسرہ کے ساتھ۔ نرمی کرنا۔ ملاطفت ع مہربانی کرنا زوزن ع ڈانٹنا۔

معاذتِ عَزَّوَجَلَّ۔ صلح عَزَّوَجَلَّ۔ میل ملاپ، دوستی، اتحاد، نئے سرے سے دوستی، آپس کی صفائی، امن و امان، باہمی
تصفیہ۔ قانونِ نفاذ عَزَّوَجَلَّ، پیچھے۔ عیب عَزَّوَجَلَّ بُرائی جمعِ عیوب تحسین عَزَّوَجَلَّ تعریف کرنا۔ خوبی بیان کرنا۔ موزی عَزَّوَجَلَّ
بابِ افعال سے اسمِ فاعل کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں۔ تکلیف دینے والا۔ عَزَّوَجَلَّ ف کڑوی۔ شیریں ف میٹھا۔
مطلب واضح ہے۔

انچہ خطابِ مملک بود از عہدہ بعضے بیرون آمد وہ بقیہ در زنداں بماند آوردہ اند کہ
یکے از ملوکِ نواحی در خفیہ پیغامش فرستاد کہ ملوکِ آں طرف قدر چنان بزرگواری ندا
نستند و بی عزتی کردند اگر رائے عزیزِ فلاں احسن اللہ خلاصہ بجانب التفاتے کند
در رعایتِ خاطرش ہرچہ تمام تر سعی کردہ آید و اعیانِ ایں مملکت بدیدارِ او مفتقرند
و جوابِ ایں حروف را منتظر خواہ چوں بریں و قوف یافت از خطر اندیشید در حال جوابے
مختصر کہ اگر بر ملافتد فتنہ نباشد بر قفائے ورق نوشت و رواں کرد۔

ترجمہ :- جو کچھ بادشاہ کا عتاب تھا بعض کی ذمہ داری سے نکل گیا۔ اور باقی کی وجہ سے جیل خانہ میں رہا لوگوں نے
بیان کیا ہے کہ آس پاس کے رہنے والے بادشاہوں میں سے ایک نے خفیہ طور پر اس وزیر کو پیغام بھیجا کہ اُس طرف
کے بادشاہوں نے ایسے بزرگواری شخص کے مرتبہ کو نہ جانا اور بے عزتی کی۔ اگر فلاں عزیز کی رائے (اللہ تعالیٰ اس کی
رہائی اچھے طریقے سے کر دے) ہماری جانب توجہ کرے تو اس کی جو کچھ بھی رعایتیں ہوں گی پوری کی جانش کی جائیگی
اس سلطنت کے بڑے بڑے لوگ اس کے دیکھنے کے محتاج ہیں اور ان حروف کے جواب کے منتظر ہیں جب اس پر
اطلاع پائی تو خطرے کا اندیشہ کیا اور فوراً اس طرح کا مختصر جواب دیا کہ اگر ظاہر ہو تو کوئی فتنہ پیدا نہ ہو۔ اس ورق
(خط) کی پشت پر لکھ دیا اور روانہ کر دیا۔

حل الفاظ و مطلب :- عتاب مملک بادشاہ کا عتاب۔ عہدہ عَزَّوَجَلَّ ذمہ داری۔ نواحی عَزَّوَجَلَّ ناحیہ کی جمع ہے
اطراف۔ آس پاس۔ خفیہ پوشیدہ۔ بزرگواری ف یہ لفظ مرکب ہے بزرگ اور دار سے معنی ہیں بڑے مرتبہ
والا۔ احسن اللہ خلاصہ یہ دعائیہ جملہ ہے۔ معنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی رہائی اچھے طریقے سے کرے۔ رعایت
خاطر دل جوئی سعی عَزَّوَجَلَّ کوشش۔ جوابے مختصر ایسا مختصر جواب بر ملا ف ظاہر اعیان عَزَّوَجَلَّ عین کی جمع ہے۔
بڑے بڑے لوگ مفتقر عَزَّوَجَلَّ محتاج ہونا قفا عَزَّوَجَلَّ پشت۔ ورق عَزَّوَجَلَّ کاغذ کا ٹکڑا یا پرچہ۔ یہاں خط کے معنی میں ہے۔
مطلب اگلی عبارت کے ترجمہ و تحقیق کے بعد ملاحظہ ہو۔

یکے از متعلقان کہ بریں وافق بود مملک را اعلام کرد کہ کہ فلاں را کہ جس
فرمودہ بالملوکِ نواحی مر اسلت دارد مملک بہم بر آمد و کشف ایں خبر فرمود قاصداً

مگر قند و رسالت بر خوانند بنشہ بود کہ حسن ظنِ بزرگاں بیش از فضیلتِ ماست
و تشریفِ قبولے کہ فرمودند بندہ را امکانِ اجابتِ آں نیست بحکمِ آنکہ پروردہ
نعمتِ ایں خاندان است و باندک مایہِ تغیر خاطرے باولی نعمتِ قدیم بیوفائی نتواں کرد

ترجمہ :- بادشاہ کے متعلقین میں سے ایک نے جو اس پر مطلع تھا بادشاہ کو خبر کر دیا کہ فلاں شخص جس کو آپ نے
قید کیا ہے اس پاس کے بادشاہوں سے خط و کتابت رکھتا ہے بادشاہ کو غصہ آگیا اور اس خبر کی تحقیقات کا حکم فرمایا۔
قاصد کو لوگوں نے پکڑ لیا اور خط کو پڑھا لکھا ہوا تھا کہ آپ بزرگوں کا اچھا خیال ہماری فضیلت سے زیادہ ہے۔ اور
قبولیت کا اعزاز جس کے متعلق فرمایا ہے بندہ کو اس کی قبولیت کا امکان نہیں ہے۔ اس سبب سے کہ میں اس خاندان
کی نعمت کا پرورش یافتہ ہوں۔ تھوڑی سی رنجش کی وجہ سے قدیم آقا کی نعمت سے بے وفائی نہیں کی جاسکتی۔

فرد :- آں را کہ بجائے تست ہر دم کرے عذرش بندہ ار کند بھرے ستے

ترجمہ :- وہ شخص جو کہ ہر وقت تجھ پر کرم کرتا ہے۔ اگر عمر بھر میں وہ ایک ظلم کرے تو اس کو معذور رکھ
حل الفاظ و مطلب :- متعلقانِ ع متعلق کی جمع ہے۔ تعلق رکھنے والے۔ بیوی بیچ۔ گھر کے لوگ۔ نوکر
چاکر اعلام ع خبر کر دینا۔ اطلاع کر دینا۔ جس ع قید مر اسلت خط و کتابت کرنا کشف ع کھولنا۔ تحقیق
کرنا۔ قاصد ع پیغام پہنچانے والا۔ بنشہ اصل میں نوشتہ تھا۔ تخفیف کے لئے واؤ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ معنی ہیں
لکھا ہوا۔ حسن ظن اچھا خیال تشریف قبول خلعت قبول، قبولیت کا اعزاز امکانِ اجابت قبول کرنے کا امکان۔
قبول کرنے کی طاقت بحکمِ آنکہ اس وجہ سے کہ پروردہ پرورش یافتہ۔ یا لا ہوں۔ ولی انعام انعام کرنے کا مالک
یعنی احسان کرنے والا ہر دم ہر وقت کرم ع سخاوت کرنا۔ بخشش کرنا۔ ستم ف ظلم۔

مطلب یہ ہے کہ اس وزیر سے بادشاہ نے باز پرس کی تو بعض ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گیا لیکن بعض کی وجہ
سے جیل خانہ ہی میں رہنا پڑا لوگوں کا بیان ہے کہ اسی اثنا میں اس وزیر کو قرب و جواز کے بادشاہوں نے خط لکھا کہ
آپ ہمارے یہاں تشریف لائیں آپ کو ہر طرح کی سہولیات دی جائیں گی تو اس نے حق شناسی کا ثبوت دیتے
ہوئے جواب دیا کہ تھوڑی سی ناراضگی کی وجہ سے پرانے احسانات کو بھول کر میں بے وفائی نہیں کر سکتا لہذا میں
جانے سے معذور ہوں۔

ملک را سیرت حق شناسی او خوش آمد و خلعت و نعمت بخشید و عذر خواست کہ خطا
کردم کہ ترا بے جرم و خطا بیازردم گفت اے خداوند بندہ دریں حالت مر خداوند را
خطائے نمی بیند بلے تقدیر خداوند تعالیٰ چنین بود کہ مرایں بندہ را مکروہے رسد پس
بدست تو اولیٰ تر کہ حقوق سوابق نعمت بریں بندہ داری و ایادی منت و حکما کفہ اند

ترجمہ :- بادشاہ کو اس کی حق شناسی کی عادت پسند آئی اور خلعت و نعمت بخشا اور عذر چاہا کہ میں نے غلطی کی کہ تجھ کو بغیر جرم اور غلطی کے میں نے تکلیف دی اس نے کہا اے آقائے نعمت بندہ اس حالت میں آقا کی غلطی کی طرف نظر نہیں کرتا۔ بلکہ حق تعالیٰ کا حکم یہی تھا کہ اس بندہ کو تکلیف پہنچے گی پس وہ تکلیف آپ کے ہاتھ سے زیادہ موزوں تھی اس لئے کہ پہلی نعمتوں کے حقوق اور احسانات اس بندہ پر آپ رکھتے ہیں۔ اور عقلمندوں نے کہا ہے۔

مثنوی :- گر گزندت رسد ز خلق مرنج کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدا دل خلاف دشمن و دوست کہ دل ہر دو در تصرف اوست
گرچہ تیر از کماں ہی گذرد از کماں دار بیند اہل خرد

ترجمہ :- (۱) اگر تجھ کو مخلوق سے تکلیف پہنچے تو رنج نہ کر۔ اس لئے کہ مخلوق سے نہ آرام ہو نہ بچتا ہے نہ رنج۔

(۲) دشمن اور دوست کا اختلاف خدا کی طرف سے جان۔ اس لئے کہ دونوں کا دل اسی کے قبضہ میں ہے۔

(۳) اگرچہ تیر کماں سے گذرتا ہے۔ لیکن عقلمند کماں رکھنے والے ہی کی طرف سے خیال کرتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- حق شناسی حق پہچاننا۔ خلعت وہ جوڑا جو بادشاہوں کی طرف سے کسی کو انعام میں دیا جاتا ہے۔ خطا غلطی۔ جمع خطایا۔ جرم غناہ، غلطی، جمع جرائم۔ مرخداوند را خاص کر آقا کو تقدیر وہ اندازہ جو اللہ تعالیٰ نے روز اول ہر چیز کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ مکر ہے غ کوئی غیر پسندیدہ بات، کوئی تکلیف ایادی یہ کی جمع منتہی المجموع ہے اور اس جگہ یہ کے معنی ہاتھ کے نہیں بلکہ نعمت کے ہیں۔ گزند ف تکلیف مرنج رنجیدن سے نہیں حاضر ہے۔ رنج نہ کر خلق غ مصدر ہے اور اسم مفعول یعنی مخلوق کے معنی میں ہے۔ خلاف غ اختلاف تصریف غ قبضہ، قدرت جمع تصرفات۔ کماں ف کاف کے فتح کے ساتھ۔ ایک خمدار آلہ جس سے تیر چلاتے ہیں۔ دھنک۔ عربی میں اس کو قوس کہا جاتا ہے۔ آسمان کے بارہ برجوں میں سے نویں برج کو کماں کہتے ہیں۔ (برہان قاطع) اہل خرد عقل والا۔ عقلمند۔

مطلب یہ ہے کہ جب بادشاہ نے دیکھا کہ اس نے حق شناسی کا ثبوت دیا ہے ننگ حرامی نہیں کی تو اس کی یہ خصلت بادشاہ کو پسند آئی اور مال و دولت سے نواز اور عذر کا اظہار کیا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی کہ میں نے بلا قصور تجھ کو تکلیف پہنچائی وزیر نے عرض کیا کہ اے آقا میری نظر میں آپ کی کوئی غلطی نہیں آئی، البتہ تقدیر میں یہ لکھا ہوا تھا کہ میں کسی تکلیف میں مبتلا کیا جاؤں وہ تکلیف تو بہر حال مجھے پہنچ کر رہتی لیکن دوسروں کے ہاتھ سے پہنچنے کے بجائے آپ کے ہاتھ سے پہنچنی بہتر ہے اس لئے کہ آپ ہمارے محسن ہیں، اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ وہ اپنے ننگ خواروں کی چھوٹی اور معمولی باتوں پر گرفت نہ کریں بلکہ چشم پوشی اور درگزر سے کام لیں۔

حکایت (۲۶) یکے را از ملوک عرب شنیدم کہ با متعلقان دیواں میگفت کہ

مر سوم فلان را چند آنکہ ہست مضاعف کنید کہ ملازم در گاہ است و مترصد فرماں

و دیگر خدمتگاراں بلہو و لعب مشغول و در ادائے خدمت متہاوں صاحب دلے بشنید
فریاد و خر و خش از نہادش بر آمد پر سیدندش کہ چہ دیدی گفت مراتب بندگان بدر گاہ
خدائے تعالیٰ ہمیں مثال دارد

ترجمہ :- عرب کے بادشاہوں میں سے ایک کے بارے میں نے سنا ہے کہ وہ کچھری کے متعلقین سے کہہ رہا تھا کہ
فلاں شخص کی جتنی تنخواہ ہے اس سے دو گنی کر دو اس لئے کہ وہ دربار کا حاضر باش ہے۔ اور حکم کا منتظر رہتا ہے اور
دوسرے خدمت گار کھیل کود میں مشغول اور خدمت کے ادا کرنے میں سست ہیں۔ ایک دل والے نے سنا۔ اور اس
بادشاہ کے طرز و روش کو دیکھ کر آہ بکا کرنے لگا، لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو نے کیا دیکھا اس نے کہا کہ بندوں کے
درجات خدا تعالیٰ کی درگاہ میں یہی مثال رکھتے ہیں۔

نظم :- دو بامداد گر آید کسے بخد مت شاہ سوم ہر آئینہ دروے کند بلطف نگاہ
امید ہست پرستندگان مخلص را کہ نا امید نگردند ز آستان آلہ

ترجمہ :- دو دن صبح کو اگر کوئی شخص بادشاہ کی خدمت میں آئے۔ تو تیسرے دن ضرور بالضرور اس کی طرف مہربانی
کی نگاہ کرے گا۔

(۲) اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے والوں کو امید ہے۔ کہ وہ خدائی دہلیز سے ناامید نہ لوٹیں گے۔

مثنوی :- مہتری در قبول فرمان ست ترک فرمان دلیل حرمان ست
ہر کہ سیمائے راستاں دارد سر خدمت بر آستاناں دارد

ترجمہ :- (۱) سرداری فرمان کے قبول کرنے میں ہے۔ اور فرمان کو ترک کرنا محرومی کی دلیل ہے۔

(۲) جو شخص سچوں کی سی پیشانی رکھتا ہے۔ وہ خدمت کا سردہلیز پر رکھتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- ملوک عرب مرکب اضافی ہے۔ عرب کا بادشاہ دیوان کی تحقیق گذر چکی ہے۔

میر سوم غ رسم سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ لکھی ہوئی۔ طے شدہ۔ یعنی تنخواہ مضاعف غ دو گنا، دو چند ملازم

غ وہ شخص جس نے حاضری کو لازم پکڑ رکھا ہو۔ یعنی حاضر باش مترصد غ انتظار کرنے والا۔ لہو و لعب کھیل

کود۔ لہو لہو کا مخفف ہے معنی ہیں خون۔ متہاوں غ سستی کرنے والا صاحب دلے ایک دل والا، اللہ والا۔ نہاد

نون کے فتح کے ساتھ بمعنی طرز و روش۔ مراتب مرتبہ کی جمع ہے، درجات ہمیں مثال دارد یہی مثال رکھتے

ہیں۔ دو بامداد دو دن صبح ہر آئینہ ضرور بالضرور۔ بہر حال۔ پیوستندگاہاں یہ پرستندہ کی جمع ہے۔ اور ہ کو

گ سے بدل دیا گیا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جس مفرد کے آخر میں ہ ہو جب اس کی جمع بناتے ہیں تو ہ کو گ سے

بدل لیتے ہیں۔ پیوستندگاہاں کے معنی ہیں۔ عبادت کرنے والے مخلص غ اخلاص والا، خالص، بے ریا، راست

باز، سچا دوست۔ آستان ف چوکھٹ، دہلیز۔ الہ غ معبود مہتری ف سرداری قبول غ قاف کے فتح کے

ساتھ۔ قبول کرنا، مان لینا۔ دلیل ع حجت، وجہ، ثبوت، شہادت۔ حرمان ع محروم ہونا۔ بد نصیبی سیما ع علامت، نشانی، پیشانی، مگر یہاں تقدیر اور نصیب مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس کی قسمت سچے لوگوں کی طرح ہوگی تو وہ خدمت کرنے میں شرم و عار محسوس نہ کرے گا۔

اس حکایت کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم بندوں کو حق جل و علا کی اطاعت و بندگی میں لگے رہنا چاہئے تاکہ خداوند قدوس ہم پر اپنا خاص فضل و کرم فرمائے جیسا کہ اس دنیاوی بادشاہ کے دربار میں ہمیشہ حاضر رہنے والے اور حکم کا انتظار کرنے والے کی تنخواہ و گنا کر دی گئی تھی۔

حکایت (۲۷) ظالمے را حکایت کنند کہ ہیزم درویشاں بر آستان خریدے
بحیف و تو نگرال را دادے بہ طرح صاحب دلے برو گذر کرد و گفت

ترجمہ :- ایک ظالم کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ درویشوں کی لکڑیاں ظلم سے خریدتا تھا اور مالداروں کو نفع کے ساتھ دیتا تھا۔ ایک اللہ والے نے اس پر گذر کیا اور کہا۔

بیت ۷ ماری تو کہ ہر کر ابہ بنی بزنی یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی

ترجمہ :- تو سانپ ہے کہ جس شخص کو دیکھتا ہے ڈس لیتا ہے۔ یا آلو ہے کہ جس جگہ بیٹھتا ہے ویران کر دیتا ہے۔

قطعہ ۷ زورت ار پیش میرود باما با خداوند غیب داں نرود
زور مندی مکن براہل ز میں تا دعائے بر آسماں نرود

ترجمہ :- (۱) اگر تیرا زور ہم پر چل سکتا ہے۔ تو غیب جاننے والے خدا کے سامنے نہیں چلے گا۔

(۲) زمین والوں پر زبردستی مت کر۔ تاکہ کوئی دعا آسماں پر نہ جائے۔

حل الفاظ و مطلب :- ظالمے ع ایک ظالم ہیزم درویشاں فقیروں کی لکڑی خریدے ماضی تمنائی ہے لیکن یہاں ماضی استمراری کے معنی میں ہے اس لئے کہ ماضی تمنائی کبھی ماضی استمراری کے معنی میں بھی آتی ہے۔ خریدے کے معنی ہیں، خریدتا تھا۔ تو نگرال ف تو نگر کی جمع ہے۔ مالدار، دادے یہ بھی ماضی تمنائی ہے اور استمراری کے معنی میں ہے۔ دیتا تھا۔ طرح ع ڈالنا، بڑھانا۔ صاحب دلے ایک اللہ والا مار ف سانپ۔ بزنی تو ڈس لیتا ہے۔ بوم ع آلو اس کی عادت ہے کہ جہاں بیٹھتا ہے وہ جگہ ویران ہو جاتی ہے۔ بکنی تو ویران کر دیتا ہے۔ یہ لفظ گھنڈن سے ہے۔ زورت ف تیرا زور میرود چل جائے گا۔ غیب داں غیب کا جاننے والا۔ زور مندی زبردستی۔ ظلم و زیادتی۔

مطلب یہ ہے کہ حضرت شیخ سعدی نے اس حکایت میں ایک ظالم بادشاہ کا واقعہ بیان کیا ہے جس کا مفہوم آپ نے ترجمہ سے سمجھ لیا ہو گا اسی لئے ترجمہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے البتہ قطعہ میں ذکر کردہ آخری شعر کا مطلب سمجھ لیں وہ یہ ہے کہ شیخ سعدی نے فرمایا کہ خبردار زمین والوں پر ظلم و زیادتی مت کر اس لئے کہ مظلوم کی دعا بہت جلد قبول

ہو جاتی ہے۔ تو اگر ظلم کرے گا تو ہو سکتا ہے کہ کسی مظلوم کی آہ آسمان پر پہنچ جائے اور تو برباد ہو جائے۔

حاکم از کفشن او برنجید و روی از نصیحتش در ہم کشید و بدو التفات نکرد
أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ تاجے آتشِ مطبخ در انبارِ ہیزم افتاد و سائرِ املاکش بسوخت
و از بسترِ نرمش برخاستر نشانہ اتفاقا ہماں شخصِ بروے بگذشت دیدش کہ پایا و ران
ہمی گفت ندانم کہ ایں آتش از کجا در سر اے من افتاد گفت از دودِ دل درویشاں۔

ترجمہ :- حاکم اس کے کہنے سے رنجیدہ ہوا اور اس کی نصیحت سے چہرہ پھیر لیا اور اس کی طرف التفات نہ کیا اس کو
مرتبہ نے گناہ کے ساتھ پکڑ لیا۔ یہاں تک کہ ایک رات مطبخ کی آگ ککڑیوں کے ڈھیڑ میں جا پڑی اور اس کی تمام
ملکیت کو جلا دیا اور اس کو نرم بستر سے گرم راکھ پر بٹھا دیا اتفاقاً وہی شخص اس پر گذر اس کو دیکھا کہ وہ دوستوں سے کہہ
رہا تھا میں نہیں جانتا کہ یہ آگ کہاں سے میرے محل میں آ پڑی اس نے کہا فقیروں کے دل کے دھوئیں سے۔

قطعه :- حذر کن ز دودِ درو نہائے ریش کہ ریش درووں عاقبت سر کند
بہم بر مکن تا توانی دلے کہ آہے جہانے بہم بر کند

ترجمہ :- (۱) زخمی دلوں کے دھوئیں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ دل کا زخم انجام کار ظاہر ہوتا ہے۔
(۲) کسی دل کو پریشان نہ کر جہاں تک ممکن ہو۔ اس لئے کہ ایک آہ ایک دنیا کو پریشان کر دیتی ہے۔

لطیفہ بر طاقِ گنجر و نوشتہ بود

ترجمہ :- گنجر کی محراب پر لکھا ہوا تھا۔

قطعه :- چہ سالہائے فراواں و عمرہائے دراز کہ خلق بر سرِ ما بر زمین بخوابد رفت
چنانکہ دست بدست آمدست مُلک بما بدستہائے دگر ہچنین بخوابد رفت

ترجمہ :- (۱) کیا ہے کہ برسہا برس اور مدت دراز تک۔ کہ زمین میں مخلوق ہمارے سر پر چلے گی۔

(۲) جس طرح کہ ہاتھ در ہاتھ ملک ہمارے پاس آیا ہے۔ دوسروں کے ہاتھوں میں بھی اسی طرح جائے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- برنجید رنجیدہ ہوا۔ التفات ع توجہ کرنا۔ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ اس کو مرتبہ
کے گمان نے اس گناہ پر مجبور کیا۔ سائرِ املاک پوری ملکیت خاکستر ف راکھ نشانہ نشانہ اس کو مرتبہ
نفل ماضی ہے۔ بٹھا دیا۔ یا وراں ف مددگار و دوست، بعض نسخوں میں یا وراں ہے۔ سر اے ف محل دود ف
دھواں۔ درو نہائے ف درو کی جمع ہے۔ دل ریش ف زخم سر کند ظاہر ہوتا ہے۔ سالہائے فراواں برسہا
برس۔ عمرہائے دراز لمبی عمر۔ خلق ع مخلوق دست بدست ہاتھ در ہاتھ۔ بخوابد رفت چلا جائے گا۔
مطلب یہ ہے کہ ظالم حاکم کو اس اللہ والے کی گفتگو سے رنج و ملال ہوا اور اس کی نصیحت سن کر چہرہ بگاڑ لیا اور اس کی

طرف توجہ نہیں کی آخر کار ایک رات باورچی خانہ کی آگ اس کی لکڑیوں کے ڈھیر میں لگ گئی اور اس نے تمام مملوکہ چیزوں کو جلا ڈالا اور آرام و راحت کے نرم نرم بستر سے لاکر گرم گرم راکھ پر بٹھادیا سعدیؒ کے اس جملہ کی اہل ذوق نے بڑی تعریف کی ہے اور اس کو فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ نمونہ بتاتے ہیں۔ چنانچہ ابوالفضل جیسا فصیح و بلیغ بھی اس اعتراف پر مجبور ہوا کہ وہ اس کا جیسا ایک جملہ بھی لکھ نہیں سکتا (حاشیہ گلستان) اتفاقاً اسی بزرگ کا دوبارہ اس پر سے گذر ہوا بزرگ نے اس کو دیکھا کہ وہ اپنے دوست و احباب سے یہ کہہ رہا تھا کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ آگ میرے محل میں کہاں سے آئی اس بزرگ نے کہا کہ فقیروں کے دل کی آہ سے۔ زخمی دلوں کی آہ سے انسان کو ڈرنا چاہئے اس لئے کہ دل کا زخم ایک نہ ایک دن ظاہر ہوتا ہے لہذا جہاں تک ممکن ہو کسی دل کو پریشان نہ کیا جائے اس لئے کہ پریشان دل کی ایک آہ پوری دنیا کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ آگے ایک لطیفہ بیان کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ یہ دنیا اور اس کا ساز و سامان فانی ہے لہذا اس فانی دنیا میں ظلم و ستم سے پرہیز کرنا چاہئے۔ چنانچہ شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ برسوں برس اور اتنی لمبی عمر سے کیا فائدہ جبکہ ہمارے مرنے کے بعد مخلوق سر پر سے گذرے گی۔ اور ہم بے بس ہوں گے۔ جس طرح کہ یہ ملک ہاتھ در ہاتھ یعنی پہلے کوئی دوسرا اس کا حکمران تھا پھر کوئی اور بنایا یہاں تک کہ یہ میرے پاس آیا۔ پھر میری بھی موت ہو جائے گی اور یہ ملک دوسروں کے ہاتھ چلا جائے گا۔ جب ایسا ہی ہے کہ کسی کو یہاں رہنا نہیں ہے تو چاہئے کہ ظلم و زیادتی نہ کریں اور کسی مخلوق کو تکلیف نہ دیں۔ خصوصاً بادشاہوں اور حاکموں کو ظلم سے پرہیز کرنا چاہئے اس لئے کہ جو کمزوروں کو ستائے گا تو دنیا ہی میں اس کا یہ حشر ہو گا جیسا کہ اس ظالم حاکم کا ہوا۔

(اللہ تعالیٰ ہمیں ظلم و زیادتی سے بچائے آمین یا رب العالمین)

حکایت (۲۸) یکے در صنعت کشتی گرفتن سر آمدہ بود سہ صد و شصت بند
فاخر دانستہ و ہر روز ازاں بنوعے کشتی گرفتہ مگر گوشہ خاطرش باجمال یکے
از شاگرداں میلے داشت سہ صد و پنجاہ و نہ بندش در آموخت مگر یک بند کہ در تعلیم
آں دفع انداختہ و تاخیر کردے۔

ترجمہ:- ایک شخص کشتی لڑنے کے فن میں انتہائی کمال کو پہونچا ہوا تھا اور عمدہ درجہ کے تین سو ساٹھ داؤں جانتا تھا اور روزانہ ان میں سے ایک سے کشتی لڑتا تھا مگر اسکے دل کا گوشہ شاگردوں میں سے ایک شاگرد کی خوبصورتی کی طرف میلان رکھتا تھا تین سو ساٹھ داؤں اس کو سکھادیئے مگر ایک داؤ کہ جسکے سکھانے میں ٹال مٹول اور دیر کر رہا تھا۔
حل الفاظ:- یکے اس میں ی تنکیر کے لئے ہو تو معنی ہوں گے۔ کوئی ایک۔ اور اگر ی وحدت کے لئے ہو تو معنی ہوں گے۔ ایک۔ صنعت ع پیشہ، فن۔ جمع صنائع کشتی ف لڑنا۔ پہلوانی کرنا۔ سر آمدہ انتہائی کمال کو پہونچا ہوا تھا۔ سہ صد و شصت تین سو ساٹھ بند فاخر ایسا داؤ جو فخر کے قابل ہو۔ نوع ع قسم جمع انواع۔ گوشہ خاطر دل کا گوشہ۔ میل راغب ہونا۔ عاشق ہونا سہ صد و پنجاہ و نہ تین سو ساٹھ آموخت اس نے

سکھادیا نہ نہ رو، چھ دفع انداختی ہل مٹول کرتا تھا۔ تاخیر کر دے دیر کرتا تھا۔ انداختے اور کر دے۔
دونوں ماضی تہائی کے سینے ہیں لیکن ماضی استمراری کے معنی میں ہیں۔
مطلب واضح ہے۔

فی الجملہ پسر در قوت و صنعت سر آمد و کے را در زمان او با او امکان مقاومت
نہودے تا حدیکہ پیش ملک آل روزگار گفتہ بود کہ استاد را فضیلتی کہ بر من ست
از روئے بزرگیست و حق تربیت و گرنہ بقوت از و کمتر نیست و بصنعت با او برابرم مملک
را ایں سخن و شوار آمد فرمود تا مصارعت کنند مقامے متسع ترتیب کردند و ارکان
دولت و اعیان حضرت و زور آوران روئے زمین حاضر شدند۔

ترجمہ :- حاصل کلام یہ ہے کہ لڑکازور اور کشتی کے فن میں کمال کو پہنچ گیا اور کسی کو اس کے زمانے میں اس سے
مقابلہ کی قوت نہ تھی یہاں تک کہ اس نے اس زمانہ کی بادشاہ کے سامنے کہہ دیا تھا کہ استاد کہ فضیلت جو کچھ مجھ پر
ہے وہ سن رسیدگی اور حق تربیت کی وجہ سے ہے ورنہ زور و قوت میں میں اس سے کم نہیں ہوں۔ اور کشتی کے فن
میں اس کے برابر ہوں بادشاہ کو مشکل معلوم ہوئی حکم دیا کہ اکھاڑہ تیار کریں ایک کشادہ مقام تیار کیا گیا۔ اور اراکین
دولت اور دربار کے بڑے بڑے لوگ اور روئے زمین کے زور آور (پہلوان) حاضر ہوئے۔

(۱) پسر چوں ہل مست در آمد بصد متے کہ اگر کوہ روئیں بودے از جائے بر کندے
استاد دانست کہ جواں بقوت از و بر ترست بدال بند غریب کہ ازوے پنہاں داشتہ بود
باوے در آویخت پسر دفع آں ندانست بہم بر آمد استاد از زمینش بدو دست بالائے سر
بر دو بر زمین زد و غریو از خلق برخاست مملک فرمود استاد را خلعت و نعمت داد و پسر را
ز جر فرمود و ملامت کرد کہ با پرورندہ خویش دعویٰ مقاومت کردی و بسر نبردی

ترجمہ :- (۲) لڑکا مست ہاتھی کے مانند آیا ایسے حملہ کے ساتھ کہ اگر کانسی کا پہاڑ ہوتا تو وہ اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا
استاد نے جان لیا کہ لڑکا طاقت میں اُس سے زیادہ ہے اسی عجیب و غریب دلوں سے جو اس سے چھپائے رکھتا تھا اس
کے ساتھ الجھ گیا لڑکا اس کا توڑ نہ جانا عاجز ہو گیا۔ استاد دونوں ہاتھوں پر اس کو زمین سے اٹھا کر سر تک لے گیا اور
زمین پر دے مارا۔ مخلوق سے شور و غل اٹھا بادشاہ نے استاد کو خلعت و نعمت دینے کا حکم فرمایا۔ اور لڑکے کو ڈانٹا اور
ملا مت کی کہ اپنے پرورش کرنے والے سے تو نے مقابلہ کا دعویٰ کیا اور پورے نہ کر سکا۔

(۱) حل الفاظ :- سر آمد کمال کو پہنچ گیا زمانہ کی جمع ہے وقت دور۔ امکان محال ممکن ہے، طاعت،

مقاومتِ ع بدلہ، تاہم یکہ اس حد تک، یہاں تک۔ روزگار ف زمانہ اُستاد ف سکھانے والا، معلم، ماسٹر، تجربہ کار، مشتاق، کامل فن، چالاک، جمع استادان دشوار آمد مشکل معلوم ہوئی، ناگوار معلوم ہوئی مصدر ع ع ایک دوسرے کو بچھاڑنا۔ اکھاڑہ کرنا متع ع کشادہ۔

(۲) حل الفاظ:- چوں چل مست مست ہاتھی کے مانند صدمت ع حملہ کرنا۔ ٹکر لینا۔ کوہ روئیں کانی کا پہاڑ۔ روئیں کانی کو کہتے ہیں جو ایک مرکب دھات ہوتی ہے جو رائے اور تابنے سے تیار کرتے ہیں اور یہ نہایت مضبوط ہوتی ہے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم) برکندے اکھڑ جاتا بند غریب عجیب و غریب دلو۔ یعنی جو دلو اس نے شاگرد کو نہیں سکھایا تھا۔ غریو ف غین اور روا کے کسرہ از ریاء مجہولہ کے سکون کے ساتھ معنی ہیں شور کرنا، غل بچانا (حاشیہ گلستاں فارسی) بسر نبردی توپورانہ کرسکا۔

گفت اے پادشاہ روئے زمیں بزورِ آوری بر من دست نیافت بلکہ مرا از علم کشتی دقیقہ ماندہ بود وہمہ عمر از من در بلیغی داشت امر وزبداں دقیقہ بر من غالب آمد گفت از بہر چنیں روزے نگہ میداشتم کہ زیر کاں گفتہ اند دوست را چنداں قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند نشیدہ کہ چہ گفت آنکہ از پروردہ خویش جفا دید۔

ترجمہ:- شاگرد نے کہا اے روئے زمین کے بادشاہ اس نے زورِ آوری سے مجھ پر غلبہ نہیں پایا بلکہ کشتی کے علم میں سے ایک بار کی باقی رہ گئی تھی اور پوری عمر مجھ سے گریز کرتا تھا آج اسی بار کی کی وجہ سے مجھ پر غالب آ گیا اُستاد نے کہا ایسے ہی دن کے واسطے میں نے اس کو محفوظ رکھا تھا اس لئے کہ عقلمندوں نے کہا ہے کہ دوست کو اتنی قوت مت دے کہ اگر دشمنی کرے تو کر سکے۔ کیا تو نے نہیں سنا ہے کہ کیا کہا ہے اس شخص نے جس نے اپنے پرورش کردہ سے بے وفائی دیکھی ہے۔

قطعہ :- یا وفا خود نبود در عالم یا مگر کس دریں زمانہ نکرد
کس نیا موخت علم تیر از من کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

ترجمہ:- (۱) یا تو فادنیامیں تھی ہی نہیں۔ یا شاید کسی نے اس زمانے میں نہیں کی۔

(۲) کسی نے مجھ سے تیر اندازی کا علم نہیں سیکھا۔ کہ آخر کار اس نے مجھ کو نشانہ نہ بنایا ہو۔

حل الفاظ و مطلب:- دست نیافت غلبہ نہیں پایا۔ دقیقہ وہ دلو جو اس نے شاگرد کو نہیں سکھایا تھا۔ در بلیغ ریز کرنا، چھپانا از بہر چنیں روزے ایسے ہی دن کے واسطے نگہ حفاظت۔ زیر کاں ف زیرک کی جمع ہے۔ عقلمند حضرات۔ جفا ف ظلم، بے وفائی۔ عاقبت ع آخر کار، انجام کار نشانہ ف گولی یا تیر مارنے کی جگہ۔

مطلب:- اس حکایت میں شیخ سعدی نے ایک شاگرد اور استاد کا واقعہ بیان کیا جو واضح اور ظاہر ہے لہذا اطوال کی

خاطر مطلب بیان نہیں کیا جا رہا ہے البتہ اس کا مقصد سن لیں، مقصد یہ ہے کہ کسی بادشاہ کو چھوٹوں کے بڑے دعوؤں کی بناء پر بڑوں کی حقارت نہ کرنا چاہئے بلکہ اُنے چھوٹوں کو اس غلط دعویٰ پر ڈانٹنا چاہئے اور اس کو سزا دینی چاہئے اور استادوں کو چاہئے کہ شاگردوں کو ایسا اونچانہ کرے کہ مقابلہ کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور شاگردوں کے لئے نصیحت یہ ہے کہ فضیلت و بزرگی کے، خود اپنے اساتذہ کے مقابلہ پر نہ آنا چاہئے ورنہ خائب و خاسر ہونا پڑے گا اور برسر عام ذلت اٹھانی پڑے گی۔

حکایت (۲۹) درویش مجروح گوشہ صحرائے نشہ بود پادشاہے بروئے
بگذشت درویش از انجا کہ فراغ ملک قناعت ست بد التفات نکرد سلطان از انجا
کہ سطوت سلطنت ست برنجید و گفت ایں طائفہ خرقہ پوشاں امثال بہائم انداہلیت
و آدمیت ندارند وزیر نزد یکیش آمد و گفت اے جو انمرد سلطان روئے زمیں بر تو گذر
کرد خدمتے نکردی و شرائط ادب بجانیاوردی گفت سلطان را بگوی تا توقع خدمت از کسے
دارد کہ توقع بہ نعمت اودارد و دیگر بدانکہ ملوک از بہر پاس رعیت اند نہ رعیت از بہر
طاعت ملوک۔

ترجمہ :- ایک درویش ایک جنگل کے گوشہ میں تنہا بیٹھا ہوا تھا ایک بادشاہ اس پر سے گذر ا فقیر نے اس وجہ سے کہ اسکو سلطنت قناعت کی فراغت حاصل ہے۔ اس پر کوئی توجہ نہیں کی بادشاہ اس وجہ سے کہ اسکو سلطنت کا رتبہ حاصل ہے غصہ ہو گیا اور کہا کہ گدڑی پہننے والوں کی یہ جماعت چوپایوں کی طرح ہے آدمیت و صلاحیت نہیں رکھتی ہے۔ وزیر اس فقیر کے پاس آیا اور کہا کہ اے مرد خدا دنیا کا بادشاہ تیرے پاس ہو کر گذر اور تو نے کوئی خدمت نہ کی اور نہ ادب کے شرائط بجالائے فقیر نے کہا کہ بادشاہ سے کہہ دو کہ خدمت کی امید اس شخص سے رکھے جو اُس سے دولت کی امید رکھتا ہو اور دوسری بات یہ جان لے کہ بادشاہ رعایا کی حفاظت کیلئے ہے نہ کہ رعایا بادشاہ کی تعظیم کے لئے۔

قطعہ :- پادشہ پاسبان درویش ست گرچہ رامش بفر دولت اوست
گو سپند از برائے چوپان نیست بلکہ چوپایاں برائے خدمت اوست

ترجمہ :- (۱) بادشاہ فقیر کا محافظ ہے۔ اگرچہ وہ اس کی دولت اور شان و شوکت کی وجہ سے اس کا فرمانبردار ہے۔
(۲) بکری چرواہے کے واسطے نہیں ہے۔ بلکہ چرواہا اس کی خدمت کے واسطے ہے۔
حل الفاظ :- مجروح ع تنہا۔ اکیلا۔ صحراء ع جنگل۔ فراغ ع فراغت، بے فکری، التفات ع توجہ کرنا۔
سلطوت ع سین کے فتح اور طاء کے سکون والا کے فتح کے ساتھ۔ معنی ہیں۔ شان و شوکت۔ قبر۔ رعب۔ دبدبہ۔
خرقہ پوشاں گدڑی پہننے والے۔ جو انمرد مرد خدا۔ توقع ع امید شرائط ع شرط کی جمع ہے۔ اس کے معنی

ہیں۔ وہ چیز جس پر کسی بات کا انحصار ہو۔ اقرار۔ عہد۔ قول قرار۔ لازم۔ ضروری۔ بہر ف واسطے۔ پاس ف حفاظت۔ رعایت۔ طاعت اطاعت کرنا پادشہ پادشاہ کا مخفف ہے۔ پاسبان ف حفاظت کرنے والا۔ نگہبان۔ محافظ۔ چوکیدار۔ رامش رام معنی مطیع۔ و فرمانبردار۔ اور اش سے مرکب ہے۔ اور اش یہ ضمیر ہے جس کا مرجع پادشاہ ہے۔ یا پھر رامش آراش کا مخفف ہے اس کے معنی ہیں۔ آرام۔ آسائش۔ استراحت۔ خوشی۔ مسرت۔ گو سپند ف بکری۔ چوپاں ف چرواہا۔

قطعہ ۷ گریکے راتو کامراں بنی دیگرے رادل از مجاہدہ ریش
روز کے چند باش تا بخورد خاک مغز سر خیال اندیش
فرق شاہی و بندگی برخاست چوں قضائے نبشتہ آمد پیش
گر کے خاک مردہ باز کند نشاند توانگر از درویش

ترجمہ :- (۱) ایک شخص کو تو اگر کامیاب دیکھتا ہے۔ تو دوسرے کا دل محنت و مشقت کی وجہ سے زخمی ہے۔
(۲) تھوڑے دن ٹھہر جاتا کہ۔ خیالات سوچنے والے سر کے مغز کو مٹی کھالے۔
(۳) بادشاہی اور غلامی کا فرق اٹھ گیا۔ جب لکھی ہوئی نقدیر سامنے آئی۔
(۴) اگر کوئی شخص مردہ کی قبر کو کھولے گا۔ تو مالدار کو فقیر سے پہچان نہ سکے گا۔

ملک را گفتن درویش استوار آمد گفت از من چیزے بخواہ گفت آل ہی خواہم
کہ دگر بارہ زحمت بمن نہ ہی گفت مرا پندے وہ گفت

ترجمہ :- بادشاہ کو فقیر کا کہنا اچھا معلوم ہوا کہا کہ مجھ سے کچھ مانگ لے فقیر بولا میں اتنا ہی چاہتا ہوں کہ دوبارہ آپ مجھے تکلیف نہ دیں۔ بادشاہ کہا مجھے کوئی نصیحت کر۔ فقیر نے کہا :

بیت : درباب گنوں کہ نعمت ہست بدست کیں دولت و ملک میر و دوست بدست

ترجمہ :- اب کچھ فائدہ حاصل کر لے کہ دولت تیرے ہاتھ میں ہے اس لئے کہ یہ ملک و دولت ہاتھوں ہاتھ جاتے ہیں۔
حل الفاظ :- کامراں ف کامیاب۔ بائراد۔ مجاہدہ غ محنت و مشقت کرنا۔ ریش ف زخم۔ روز کے روز کی تفسیر ہے۔ اور کے میں ہی وحدت کے لئے ہے۔ باش ٹھہر جا۔ بخورد کھالے۔ خاک ف مٹی۔ ترکیب میں بخورد کا قائل واقع ہے۔ اندیش ف سوچنے والا۔ شاہی بادشاہت۔ غلامی غلامیت قضا غ فیصلہ۔ نقدیر۔ نبشتہ ب زائد ہے۔ اور نبشتہ نوشتہ کا مخفف ہے۔ لکھا ہوا۔ باز کند کھول دے۔ نشاند نہیں پہچانے گا۔ استوار غ سیدھی۔ درست۔ مضبوط۔ زحمت غ دکھ۔ دریاب یافتن سے فعل امر ہے۔ تو پالے۔ حاصل کر لے۔ کنوں کنوں کا مخفف ہے۔ اب۔ ہی رود چلا جاتا ہے۔

مطلب :- اس حکایت میں شیخ سعدیؒ نے ایک اللہ والے اور ایک بادشاہ کا قصہ بیان کیا ہے۔ کہ ایک فقیر ایک جنگل میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا اس کے پاس سے بادشاہ کا گزر ہوا فقیر نے اس کی طرف نظر کی اور شاہی آداب بجانہ لائے اور فقیر نے کچھ باتیں بیان کیں جس کو بادشاہ سن کر فقیر سے نصیحت کی درخواست کی درویش نے کہا کہ مال و دولت فانی ہے لہذا جب اللہ تعالیٰ نے تجھے مال و دولت دی ہے تو غرباء و مساکین پر خیرات کرو۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو فقیروں سے تعظیم و تکریم کی امید نہ رکھنی چاہئے اس لئے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُم۔

حکایت (۳۰) یکے از وزر پیش ذوالنون مصری رفت و ہمت خواست کہ روز و شب بخدمتِ سلطان مشغول می باشم و بخیرش امیدوار و از عقوبتش برساں ذوالنون بگریست و گفت اگر من خدائے عز و جل ترا چنان ترسدے کہ تو سلطان را از جملہ صدیقان بودے۔

ترجمہ :- وزیروں میں سے ایک وزیر ذوالنون مصریؒ کے پاس گیا اور دعاء کی درخواست کی کہ رات دن بادشاہ کی خدمت میں مشغول رہتا ہوں۔ اس کی بھلائی کا امیدوار اور اس کی سزا سے ڈرتا ہوں۔ حضرت ذوالنون روئے اور بولے کہ اگر میں خدا تعالیٰ سے اس طرح ڈرتا جیسا کہ تو بادشاہ سے ڈرتا ہے تو میں صدیقوں میں ہوتا۔

قطعہ :- گر نبودے امید راحت و رنج پائے درویش بر فلک بودے
گر وزیر از خدا تر سیدے بچناں کہ مملک مملک بودے

ترجمہ :- (۱) اگر آرام و تکلیف کی امید نہ ہوتی۔ تو درویش کپاڑوں آسمان پر ہوتا۔

(۲) اگر وزیر خدا سے ایسا ڈرتا۔ جیسا بادشاہ سے ڈرتا ہے تو فرشتہ ہو جاتا۔

حل الفاظ و مطلب :- ذوالنون مصریؒ یہ ایک اللہ کے ولی کا لقب ہے جو مصر کے رہنے والے تھے تو بان آپ کا نام تھا ابو الفیض کنیت تھی۔ ذوالنون لقب اس کے متعلق ایک واقعہ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ آپ کشتی پر سفر کر رہے تھے اس کشتی میں ایک امیر کی ہیرے سے بنی ہوئے انگوٹھی کھو گئی تمام کشتی والوں نے آپ پر شبہ کیا آپ نے اپنی برأت ظاہر کی مگر کسی نے قبول نہ کی مجبور ہو کر آپ نے اپنی برأت کے لئے آسمان کی جانب نظر اٹھا کر کہا کہ اے اللہ تو علیم ہے کہ میں نے کبھی چوری نہیں کی یہ کہتے ہی دریا سے صد ہا مچھلیاں منہ میں ایک ایک موتی دبائے نمودار ہوئیں اور آپ نے ایک مچھلی کے منہ میں سے موتی نکال کر اس امیر کو دے دیا اس کرامت کے مشاہدے کے بعد تمام مسافروں نے معافی طلب کی۔ اسی دن سے آپ کا لقب ذوالنون (مچھلی والا) پڑ گیا۔

ہمت خواست دعاء کی درخواست کی۔ توجہ چاہی۔ ترساں میں ڈرتا ہوں ترسدے میں ڈرتا۔ بودے تو میں ہوتا۔ صدیقان رع صدیق کی جمع ہے بہت زیادہ جمع بولنے والے مگر صوفیاء کے نزدیک صدیق تصوف کا بڑا اونچا

مرتبہ ہے۔ حضرت ابو بکرؓ کا لقب صدیق ہے۔ فلک ریح آسمان۔ جمع افلاک۔

مطلب یہ ہے کہ اگر دنیاوی ضرورتیں راہِ سلوک میں مانع نہ ہوتیں تو فقیر مرتبہ میں آسمان کا بھی سیر کر لیتا۔ کہ بیک جیسا کہ بادشاہ سے، مَلِکِ مِیم اور لام کے فتح کے ساتھ بمعنی فرشتہ، جمع ملائک۔ اس حکایت کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انسانوں کو بادشاہوں اور حکاموں کی بہ نسبت خداوند قدوس سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ دل میں صرف اللہ ہی کا خوف ہو کسی اور کا خوف نہ ہو۔ نیز اس حکایت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جس طرح انسان بادشاہوں کی فرمانبرداری کرتا ہے اگر اسی طرح اللہ کی بندگی اور اطاعت کرے تو بہت بڑا ولی بن جائے۔

حکایت (۳۱) بادشاہ بکشتنِ اسیرے اشارت کرد گفت اے مَلِکِ موجبِ شمسے کہ ترا بر من ست آزارِ خود مجوی کہ ایں عقوبت بر من بیک نفس سر آید و بڑہ آل بر تو جاوید بماند۔

ترجمہ:- ایک بادشاہ نے ایک قیدی کو مار ڈالنے کا حکم دیدیا۔ شخص بولا کہ اے بادشاہ اس غصہ کے سبب جو آپکو مجھ پر ہے اپنے آپکی تکلیف نہ ڈھونڈئے اسلئے کہ یہ سزا مجھ پر ایک سانس میں گزر جائے گی اور اسکا گناہ تجھ پر ہمیشہ رہے گا۔

قطعہ :- دورانِ بقا چو بادِ صحرا بگذشت
خوشی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
بمداشتِ شکر کہ جفا بر من کرد
بر گردن او بماند و بر ما بگذشت

ترجمہ:- (۱) زندگی کا زمانہ جنگل کی ہوا کی طرح گزر گیا۔ رنج و خوشی اچھا اور بُرا سب گزر گیا۔
(۲) ظالم نے سمجھا کہ اس نے ظلم مجھ پر کیا۔ اس کی گردن پر رہ گیا اور ہم پر گزر گیا۔ (مترجم گلستاں)

مَلِکِ را نصیحتِ او سودمند آمد و از سر خونِ او در گذشت

ترجمہ:- بادشاہ کو اس کی نصیحت فائدہ مند معلوم ہوئی اور اس کے قتل کا خیال چھوڑ دیا۔
حل الفاظ و مطلب:- اشارت کرد سے مُراد حکم کر دے۔ اس لئے کہ قاعدہ ہے کہ بادشاہ حضرات زبانی حکم کم دیا کرتے ہیں اکثر و بیشتر اشارہ کر دیتے ہیں۔ کسی میں یہی موصولہ ہے۔ وہ غصہ جو کہ آزار تکلیف دینے والا۔ مجوی جستن، جو نیدن سے نہیں حاضر ہے۔ مت ڈھونڈ۔ بیک نفس ایک سانس میں۔ بڑہ ف گناہ۔ جاوید ف دائمی۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ دورانِ بقا مرکب اضافی ہے۔ زندگی کا زمانہ۔ صحراء ریح جنگل۔ تلخ ف کڑوا۔ رنج و غم۔ زشت ف بُرا۔ زیبا ف اچھا۔ شکر ف ظلم کرنے والا۔

مطلب یہ ہے کہ ستم کرنے والے نے یہ سمجھا کہ ہم اس پر ظلم کر رہے ہیں حالانکہ وہ اپنے نفس ہی پر ظلم کر رہا ہے اس وجہ سے کہ یہ ظلم تو میرے اوپر ایک منٹ میں گزر جائے گا اور اسکا گناہ ہمیشہ ہمیش اس کی گردن پر رہے گا۔ بادشاہ نے جب دل سوز نصیحت سنی تو اسکو پسند کیا اور اس قیدی کو رہا کر دیا۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو غیض و غضب کی حالت میں بھی حق بات کے سننے سے اعراض نہ کرنا چاہئے ورنہ آخرت کی بربادی کا اندیشہ ہے۔

حکایت (۳۲) وزیرائے نوشیرواں درمختے از مصالح مملکت اندیشہ بھی کر دئے
 و ہر یک از ایشان دگرگونہ رای ہے زدند و ملک بچناں تدبیرے اندیشہ کرد بزرگم
 رارای ملک اختیار آمد وزیراں در نہانش گفتند رای ملک را چہ مزیت دیدی بر فکر
 چندیں حکیم گفت و بموجب آنکہ انجام کار معلوم نیست و رای ہمکنال در مشیت
 ست کہ صواب آید یا خطا پس موافقت رای ملک اولی ترست تا اگر خلاف صواب
 آید بعلت متابعت از معاتبہ ایمن باشم کہ گفتہ اند۔

ترجمہ :- نوشیرواں کے وزیر کسی اہم کام میں بادشاہت کی مصلحتیں سوچ رہے تھے۔ اور ان لوگوں میں سے ہر
 ایک الگ رائے دیتا تھا۔ بادشاہ نے بھی اسی طرح ایک تدبیر سوچی بزرگم کو بادشاہ کی رائے پسند آئی وزیروں
 نے تنہائی میں اس سے کہا کہ تو نے بادشاہ کی رائے میں کیا فضیلت دیکھی اتنے عقلمندوں کی رائے کے مقابلے
 میں اس نے کہا کہ اس سبب سے کہ کام کا انجام معلوم نہیں ہے اور سب کی رائے اللہ کی مشیت کے تحت ہے کہ
 ٹھیک ہو یا غلط لہذا بادشاہ کی رائے کی موافقت کرنا زیادہ اچھا ہے تاکہ اگر وہ رائے درستگی کے خلاف ہو تو اس کی
 پیروی کی وجہ سے اس کے عتاب سے بے خوف رہوں۔ اس لئے کہ عقلمندوں نے کہا ہے۔

مثنوی :- خلافِ رایِ سلطانِ رایِ جستن بخونِ خویش باشد و نست شستن
 اگر شہ روز را گوید شب ست ایں بپاید گفت اینک ماہ و پرویں

حکایت :- (۱) بادشاہ کی رائے کے خلاف رائے ڈھونڈنا۔ اپنے خون سے ہاتھ دھونے ہوں گے۔
 (۲) اگر بادشاہ دن کو کہے یہ رات ہے۔ تو کہنا چاہئے کہ یہ چاند ہے اور یہ ستارے ہیں۔
 حل الفاظ و مطلب :- مجھے رے کوئی بڑا کام جس کی فکر ہو۔ دگرگونہ رائے اور طرح کی رائے۔ اختیار
 پسند۔ نہاں ف پوشیدہ طور پر، تنہائی میں۔ مزیت رے فضیلت۔ فوقیت۔ بزرگم یہ نوشیرواں کے وزیر اعظم کا
 لقب ہے۔ رائے ہمکنال سب کی رائے۔ مشیت رے ارادہ خداوندی صواب درست، ٹھیک موافقت رے
 اتفاق۔ برابری۔ مطابقت۔ علت رے وجہ۔ متابعت پیروی کرنا۔ معاتبہ۔ ناراض ہونا۔ شہ بادشاہ کا مخفف ہے۔
 شستن دھونا۔ ماہ ف چاند پروین ف عقد ثیاب۔ سات ستاروں کا جھرمٹ۔

اس حکایت کا مفہوم یہ ہے کہ بادشاہ کے مقربین کو بلا کسی واقعی ضرورت اس کی رائے کے خلاف نہ کرنا چاہئے۔

حکایت (۳۳) :- شیادے گیسو بافت یعنی علویست و با قافلہ حجاز بشہر در آمد
 و چناب نمود کہ از حج می آید و قصیدہ نیکو پیش ملک بردود عوی کرد کہ وے گفتہ است
 ملک نعمتیش داد و اکرام کرد و نوازش بکراں فرمود تا یکے از محدمائے حضرت پادشاہ

کہ در اں سال از سفر دریا آمدہ بود گفت من اورا عیدِ اضحیٰ در بصرہ دیدم معلوم شد کہ حاجی نیست دیگر گفت من اورا شناسم و پدرش نصرانی بود در ملاطیہ بدانستند کہ شریف نیست و شعرش را در دیوانِ انوری یافتند مَلِک فرمود تا بزندانِش و نفی کنند تا چندیں دروغ در ہم چرا گفت گفت اے خداوندِ روئے زمین سخن مانده است در خدمت بگویم اگر راست نباشد بہ ہر عقوبت کہ خواہی سزاوارِ آنم گفت آں چیست گفت۔

ترجمہ :- ایک مکار نے زلفیں گوندھ لیں کہ وہ علوی ہے اور حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ شہر میں آیا اور اس طرح ظاہر کیا کہ حج سے آرہا ہے اور ایک عمدہ قصیدہ بادشاہ کے سامنے لے گیا اور دعویٰ کیا کہ اس نے کہا ہے بادشاہ نے اس کو دولت دی اور عزت بھی کی اور بہت زیادہ عنایت کی یہاں تک کہ بادشاہ کے ہم نشینوں میں سے ایک شخص نے جو اسی سال دریا کے سفر سے آیا ہوا تھا کہا کہ میں نے بقرعید میں اُسے بصرہ میں دیکھا ہے معلوم ہوا کہ یہ حاجی نہیں ہے دوسرے نے کہا میں اس کو پہچانتا ہوں اس کا باپ ملاطیہ کا رہنے والا ایک نصرانی تھا اب لوگوں نے جان لیا کہ وہ شریف النسب یعنی سید نہیں ہے۔ اور اس کے اشعار دیوانِ انوری میں پائے بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو ماریں اور شہر سے نکال دیں اتنی جھوٹی باتیں لگا تار کیوں کہیں اس نے کہا اے روئے زمین کے مالک ایک بات باقی رہ گئی ہے خدمت میں عرض کروں اگر وہ سچ نہ ہو تو ہر سزا جو آپ چاہیں میں اس کے لائق ہوں بادشاہ نے کہا وہ کیا بات ہے بولا۔

حل الفاظ و مطلب :- شاید مکار۔ گیسوف۔ بال، زلف۔ بافت۔ گوندھنا۔ علوی، حضرت علیؑ کی وہ اولاد جو حضرت فاطمہ زہراؑ سے نہیں ہیں علوی کہلاتی ہیں۔ قصیدہ ع۔ جمع قصائد۔ قصیدہ اشعار کا وہ مجموعہ جو کسی کی تعریف میں کہا جائے جس کے مطلع کے دونوں قافیہ اور باقی شعروں کے مصرع آخر کے قافیے ہم وزن ہوں اور اس کے کم از کم پندرہ شعر ہونے چاہئیں۔ قصیدہ میں اکثر و بیشتر بادشاہوں اور امراء کی مدح کی جاتی ہے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم) قصیدہ نیکو مرکب تو صینی ہے۔ عمدہ قصیدہ۔ عیدِ اضحیٰ بقرعید۔ بصرہ ایک شہر کا نام ہے جو عراق عرب میں واقع ہے۔ نصرانی حضرت عیسیٰؑ کو ماننے والا۔ حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والوں کو نصرانی اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بیت المقدس کے قریب ناصرہ نامی قصبہ میں پیدا ہوئے تھے اس لئے آپ کو ناصری بھی کہا جاتا ہے۔ اسی نسبت سے اُن کے ماننے والوں کو نصرانی کہا جاتا ہے۔ لیکن الفاظ کی ترتیب میں رد و بدل بھی کیا گیا ہے یعنی ناصری کا الف گر ادیا گیا اور آخر میں الف نون کا اضافہ کر دیا گیا۔ ملاطیہ ایک شہر کا نام ہے جو روم اور فرنگ کے درمیان واقع ہے جس میں صرف نصرانی آباد تھے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم) دیوانِ انوری انوری کا دیوان۔ انوری ایک معروف و مشہور شاعر کا نام ہے جو محمود غزنوی کے زمانے میں گذرا ہے۔ دروغ در ہم لگا تار جھوٹ۔ نفی حج شہر سے باہر کر دینا، جلا وطن کر دینا۔

قطعہ :- غریبے گرت ماست پیش آورد دو پیانہ آب ست و یک چمچہ درون
اگر راست میخوای از من شنو جهان دیدہ بسیار گوید درون

ترجمہ :- (۱) اگر کوئی مسافر تیرے پاس دہی لائے گا۔ تو اس میں دو پیالہ پانی اور ایک چمچہ چھاچھ ہوگی۔
(۲) اگر آپ سچ بات پوچھنا چاہتے ہیں تو مجھ سے سنئے۔ جس نے دنیا زیادہ دیکھی ہے وہ جھوٹ بولتا ہے۔

ملک را خندہ گرفت گفت ازیں راست تر سخن تا عمر او باشندہ گفتہ است فرمود
تا انچہ مامول دوست مہیا دارند و بد نحوشی اورا کیل کنند۔

ترجمہ :- بادشاہ کو ہنسی آگئی اور کہا اس سے زیادہ سچ بات اس نے اپنی زندگی میں نہیں کہی ہوگی اور فرمایا کہ ہر
کچھ اس کا مقصد ہے مہیا رکھیں اور خوش دلی سے اس کو رخصت کر دیں۔

حل الفاظ و مطلب :- غریب ع اجنبی۔ مسافر۔ جمع غرباء ماست ف دہی۔ دو پیانہ دو پیالہ۔ درون
ف چھاچھ۔ مطلب یہ ہے کہ جو کوئی بھی اجنبی آدمی تیرے پاس دہی لائے گا تو یہ مت سمجھ کہ وہ خالص دہی لایا
ہے بلکہ در حقیقت اس میں دو پیالہ بھربانی ہے اور ایک چمچہ چھاچھ۔ جہاں دیدہ دنیا دیکھا ہوا۔ بسیار ف زیادہ۔
خندہ گرفت ہنسی آگئی مامول ع مقصد۔ آرزو۔ تمنا۔ مہیا تیار۔ کیل ف رخصت کرنا۔ اس حکایت کا
مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ وہ مسافروں اور اجنبیوں کی باتوں پر اعتماد نہ کریں اور اگر ان سے معمول
جھوٹ صادر ہو جائے تو اس کو معاف کرنا چاہئے اس لئے کہ یہ لوگ عموماً جھوٹ ہی بولا کرتے ہیں۔

حکایت (۳۴) یکے از پسران ہارون الرشید پیش پدر آمد خشم آلودہ کہ مرا
فلاں سرہنگ زادہ دشنام مادر داد ہارون الرشید ارکان دولت را گفت جزائے چنین
کسے چہ باشد یکے اشارت بکشتن کرد و یکے بزباں بریدن و دیگرے بمصادرت و نفی
ہارون گفت اے پسر کرم آنست کہ عفو کنی و اگر نتوانی تو نیز ش دشنام مادر دہ چند آنکہ
از حد در نگذر د پس آنکہ ظلم از طرف تو باشد و دعوی از قبل خصم

ترجمہ :- ہارون الرشید کے لڑکوں میں سے ایک لڑکا باپ کے سامنے غصہ میں بھرا ہوا آیا کہ فلاں سپاہی کے
لڑکے نے مجھ کو ماں کی گالی دی ہے ہارون الرشید نے ارکان سلطنت سے کہا کہ ایسے شخص کی کیا سزا ہے ایک نے
مار ڈالنے کا اشارہ کیا۔ اور کسی نے زبان کاٹ دینے کا۔ اور دوسرے نے تادان و جرمانہ اور شہر بدر کرنے کو کہا۔
ہارون نے کہا کہ اے بیٹا مہربانی تو یہی ہے کہ تو معاف کر دے اور اگر تو ایسا نہ کر سکے تو تو بھی اس کو ماں کی گالی
دے لے مگر اتنی کہ حد سے تجاوز نہ کر جائے پھر اس وقت ظلم تیری جانب سے ہو گا اور دعوی دشمن کی جانب سے۔

قطعہ:- نمر دست آل ہزدیک خرد مند کہ با پیل دماں پیکار جوید
بلے مرد آل کس ست از روئے تحقیق کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید

ترجمہ:- (۱) عقلمند کے نزدیک وہ مرد نہیں ہے۔ جو ست ہاتھی سے لڑائی کرتا پھرے۔

(۲) بلکہ از روئے تحقیق مرد وہ شخص ہے۔ کہ جب غصہ آئے تو یہ ہودہ بات نہ کہے۔

حل الفاظ و مطلب:- ہارون رشید خلفاء عباسیہ میں ایک خلیفہ کا نام تھا جو نہایت عادل۔ ہمت ور اور نخی تھا۔ اس کی کنیت ابو جعفر تھی۔ جزاء ع بدلہ خشم آلودہ غصہ میں بھرا ہوا۔ بُریدن ف کاٹنا۔ مصادرت تادان۔ نفی جلا وطن کر دینا۔ شہر سے نکال دینا۔ کرم ع سخاوت کرنا۔ مہربانی کرنا۔ غفو ع معاف کرنا۔ تل ع قاف کے کسرہ اور باء کے فتح کے ساتھ۔ جانب۔ خصم ع مد مقابل۔ دشمن۔ مخالف۔ پیل دماں ست ہاتھی۔ خشم ف غصہ۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ مجرم کو اسکے جرم کے مطابق سزا دینی چاہئے۔

حکایت (۳۵) با طائفہ بزرگان بکشتی نشستہ بودم زور قے در پئے ما غرق شد
و برادر بگردابے در افتادند یکے از بزرگاں گفت ملّاح را کہ بگیر ایس ہر دو ان را کہ بہر
یکے پنجاہ دینار ت بد ہم ملّاح در آب رفت تا یکے را برہانید و آل دیگر ہلاک شد
گفتم بقیت عمرش نما نہ بود ازیں سبب در گرفتند او تا خیر کردی و در اں دیگر تعجیل
ملّاح بخندید و گفت انچہ تو گفتی یقین ست و سببے دیگر ست گفتم آل چیست۔

ترجمہ:- بڑے لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ میں کشتی میں بیٹھا ہوا تھا ہمارے پیچھے ایک چھوٹی کشتی ڈوب گئی
اور دو بھائی ایک بھنور میں پھنس گئے بڑے آدمیوں میں سے ایک نے ملّاح سے کہا کہ ان دونوں بھائیوں کو پکڑ ہر
ایک کے بدلے تجھے پچاس دینار دوں گا ملّاح پانی میں کود پڑا یہاں تک کہ ایک کو بھنور سے نکالا اور وہ دوسرا ہلاک ہو گیا
میں نے کہا اس کی عمر باقی نہیں رہی تھی اس سبب سے اس کے پکڑنے میں تو نے تاخیر کی اور دوسرے کیلئے جلدی کی۔
ملّاح ہنس اور کہا جو کچھ کہ آپ نے فرمایا وہ ٹھیک ہے لیکن ایک سبب اور ہے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے۔

گفت میل خاطر من برہانیدن ایس یکے بیشتر بود کہ وقتے در بہان مانده بودم مرا
بر شترے نشاند و از دست آل دگر تازیانہ خوردہ بودم در طلفی گفتم صدق اللہ
تعالیٰ من عمل صالحاً فلنفسیہ و من اساء فعلیہا۔

ترجمہ:- اس نے کہا میرے دل کا میلان اس کے چھڑانے میں زیادہ تھا اس لئے کہ ایک وقت میں جنگل میں رہ
گیا تھا اس نے مجھے ایک اونٹ پر بٹھایا اور اُس دوسرے کے ہاتھ سے لڑکپن کے زمانے میں نے کوڑا کھایا
تھا۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔ کہ جو شخص اچھا کام کرتا ہے وہ اپنے واسطے کرتا ہے اور جو شخص بُرائی

کرتا ہے اس کا وبال اُسی پر ہے۔

قطعہ ۷۔ تا تو اُنی درون کس مخراش کاندہیں راہ خار ہا باشد
کار درویش مستمند بر آر کہ ترانیز کار ہا باشد

ترجمہ :- (۱) جہاں تک تجھ سے ہو سکے کسی کے دل کو مت چھیل۔ اسلئے کہ اس راستہ میں کانٹے بے حد ہیں۔

(۲) ضرورت مند درویش کا کام پورا کر دے۔ کیونکہ تیرے بھی بہت سے کام ہوں گے۔

حل الفاظ و مطلب :- زورق چھوٹی کشتی۔ ملاح کشتی چلانے والا۔ بگیر تو پکڑ ملاح در آب رفت ملاح پانی میں کود پڑا۔ رہانید اس نے چھڑایا۔ نمائدہ بود نہ رہی تھی۔ بعجل ع جلدی کرنا۔ ہے دیگرست ایک سبب اور ہے۔ میل ع میلان۔ رغبت۔ بیابان ف جنگل۔ نشاند اس نے بٹھایا۔ تازیانہ ف چابک۔ کوڑا۔ در طفلی لڑکپن کے زمانے میں۔ صدق اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔ من عمل الخ جو شخص نیک کام کرتا ہے تو وہ اپنے فائدہ کے لئے کرتا ہے۔ اور جو شخص بُرائی کرتا ہے اس کا وبال اُسی پر ہو گا۔ درون کس کسی کے دل کو۔ مخراش خراشیدن سے مخراش فعل نہیں ہے۔ مت چھیل یعنی حتی الامکان کسی کے دل کو زخمی اور رنجیدہ مت کر۔ خار ہا ف خار کی جمع ہے۔ بے حد کانٹے۔ مستمند ضرورت مند۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عوام کے ساتھ بھلائی کرنی چاہئے اور ضرورت مندوں کی ضرورت حتی المقدور پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ نیکی کا بدلہ نیکی کی صورت میں پیش آئے۔

حکایت (۳۶) دو برادر بودند یکے خدمتِ سلطان کر دے و دیگرے بسعی بازو خوردے بارے ایں تو انگر گفت درویش را کہ چرا خدمت نہ کنی تا از مشقتِ کار کردن برہی گفت تو چرا کار کنی تا از مذلتِ خدمت رستگاری یابی کہ خرد مندان گفتہ اند کہ نان جو خوردن و نشستن کہ کمر زریں بستن و بخد مت استادن۔

ترجمہ :- دو بھائی تھے ایک بادشاہ کی نوکری کرتا تھا اور دوسرا بازو کی کوشش سے کھاتا تھا ایک مرتبہ اس والد نے درویش سے کہا کہ تو بادشاہ کی نوکری کیوں نہیں کرتا تاکہ کام کرنے کی مشقت سے چھوٹ جائے فقیر بھائی نے کہا کہ تو کام کیوں نہیں کرتا ہے تاکہ غلامی کی ذلت سے چھٹکارا پالے اس لئے کہ غلاموں نے کہا ہے کہ جو کی روٹی کھاتا اور بیٹھے رہتا بہتر ہے سہرے رنگ کی بیٹی باندھنے اور غلامی کے لئے کھڑے رہنے سے۔

بیت ۷۔ بدست آہک تفتہ کردن خمیر بہ از دست بر سینہ پیش امیر

ترجمہ :- ہاتھ سے گرم چوڑے کا خمیر کرنا۔ امیر کے سامنے سینہ پر ہاتھ رکھنے سے بہتر ہے۔

قطعہ ۸۔ عمر گر انما یہ دریں صرف شد تاچہ خورم صیف وچہ پوشم شیتا

اے شکم خیرہ بنانے بازار تاکنی پشت بخدمت دوتا

ترجمہ :- (۱) قیمتی عراس میں صرف ہو گئی۔ کہ گرمی میں کیا کھاؤں گا اور سردی میں کیا پہنوں گا۔
 (۲) اے حریص پیٹ ایک روٹی پر صبر کر لے۔ تاکہ غلامی کے لئے تو پشت نہ جھکائے۔
 حل الفاظ و مطلب :- سنی رع کوشش۔ تو انگر ف مالدار۔ مشقت محنت۔ پریشانی۔ رسی رستن سے
 واحد حاضر فعل مضارع ہے تو چھنکارا پالے۔ چھوت جائے۔ مذلت رع ذلت کمر زریں سنہرے رنگ کی پٹی۔
 آپ ف چونہ۔ تفت ف گرم۔ خیر کردن گوند حنا۔ عمر گران مایہ قیمتی عمر۔ صیف گرمی کا زمانہ شتا
 جڑے کا زمانہ۔ یعنی عام طور پر گرمی کے زمانے میں پہنے سے زیادہ کھانے کی فکر ہوتی ہے۔ اس لئے میں سوچتا ہوں کہ
 گرمی میں کیا کھاؤں گا۔ اور سردی کے زمانے میں کھانے سے زیادہ پہنے کی فکر ہوتی ہے۔ شکم خیرہ وہ شخص جس کا
 پیٹ بھگی نہ بھرنا ہو۔ بازار صبر اختیار کر۔ دوتا ف میڑھا ہونا۔ جھکنا اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ اور عوام
 کو چاہئے کہ صبر و قناعت سے کام لیں مال و دولت کے جمع کرنے میں لالچ نہ کریں۔ اور اپنے بازوؤں کی قوت سے کما کر
 کھانا اور قناعت کے ساتھ گزارہ کرنا بادشاہوں اور سرداروں کی ملازمت سے بہتر ہے۔

حکایت (۳۷) کسے مُردہ پیشِ نوشیرِ دانِ عادل برد و گفت شنیدم کہ فلاں
 دشمن ترا خدائے تعالیٰ برداشت گفت پیچ شنیدی کہ مرا بگذاشت

ترجمہ :- کوئی شخص نوشیرِ دانِ عادل کے سامنے خوشخبری لے گیا اور کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ کے فلاں
 دشمن کو خدائے تعالیٰ نے اٹھالیا ہے۔ نوشیرِ دان نے کہا تو نے کچھ سنا ہے کہ مجھ کو چھوڑ دیا۔

فرد ۳ اگر بُردِ عدو جائے شادمانی نیست کہ زندگانے مانیز جاودانی نیست

ترجمہ :- اگر دشمن مر گیا تو خوشی کی جگہ نہیں ہے۔ کیونکہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔
 حل الفاظ و مطلب :- مُردہ ف خوشخبری۔ برداشت اٹھالیا۔ یعنی اس کا انتقال ہو گیا۔ بگذاشت اس
 نے چھوڑ دیا۔ عدو رع دشمن۔ جمع اعداء جائے ف جگہ۔ موقع۔ شادمانی ف خوشی۔ زندگانے ما ہماری
 زندگی۔ جاودانی ہمیشہ ہمیش رہنا۔

اس حکایت میں شیخ سعدیؒ نے نوشیرِ دانِ عادل کا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ اس کے پاس کوئی شخص خوشخبری
 سناتے ہوئے کہا کہ حضور آپ کا فلاں دشمن مر گیا۔ تو نوشیرِ دان نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ تجھے بھی کچھ
 معلوم ہے کہ اس نے مجھے چھوڑ دیا یعنی اس میں خوشی کی کیا بات ہے کہ دشمن مر گیا۔ اگر وہ مر گیا تو کیا ہوا کیا اب
 مجھ کو اپنی موت کا غم نہیں رہا اور تم یہ سمجھتے ہو کہ خداوند قدوس مجھے بخش دے گا اور کبھی مجھے موت نہیں آئے
 گی۔ دشمن کا مرنا ہرگز باعثِ خوشی نہیں بلکہ ہم کو بھی ایک دن مرنا ہے اور مٹی کے نیچے جانا ہے۔

حکایت (۳۸) گروہے حکما در بار گاہ کسریٰ بہ مصلحتی در سخن ہی گفتند و بزرجمہر کہ مہترایشاں بود خاموش بود سوال کردندش کہ بامادریں بحث چرا سخن نگوی گفت وزیراں بر مثال اطبا اند و طبیب دار و ندہد مگر بہ سقیم پس چوں بینم کہ رائے شمار بر صواب سب برابر سر آن سخن گفتن حکمت نباشد

ترجمہ :- عقلمندوں کی ایک جماعت کسریٰ کے دربار میں کسی مصلحت کے متعلق مشورہ کر رہی تھی۔ اور بزرجمہر جو کہ ان لوگوں کا سردار تھا خاموش تھا اُس سے لوگوں نے سوال کیا کہ ہمارے ساتھ اس بحث میں بات کیوں نہیں کہہ رہے ہیں۔ کہا کہ وزیر لوگ طبیبوں کی طرح ہیں اور طبیب دوا نہیں دیتے ہیں مگر مرینش کو۔ پھر جب میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری رائے درست ہے تو میرا اس پر بات کہنا کوئی دانشمندی نہیں ہے۔

مثنوی : چو کارے بے فضول من بر آید مراد روے سخن گفتن نشاید
وگر بینم کہ ناچینا و چاہ است اگر خاموش بنشینم گناہ است

ترجمہ :- (۱) جب کوئی کام میرے بغیر پورا ہو جائے۔ تو مجھے اس میں بات نہ کہنی چاہئے۔
(۲) اور اگر میں دیکھوں کہ اندھا اور کتواں ہے۔ تو اگر خاموش بیٹھے رہوں تو گناہ ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- کسریٰ نوشیرواں کا نام ہے اور بادشاہان فارس کا لقب بھی کسریٰ ہے اس کی جمع اکاسر ہے۔ اور یہ بکسر کاف عربی ہے۔ مہتر ف سردار سوال غ پوچھنا۔ معلوم کرنا۔ اطباء غ طبیب کی جمع ہے۔ علاج کرنے والا۔ ڈاکٹر۔ سقیم غ بیمار۔ فضول فضل کی جمع ہے۔ بمعنی زیادتی۔ فضولی۔ دخل انداز کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب کام میرے بغیر آسانی پورا ہو جائے تو پھر میرا بولنا فضول ہو گا۔ ہاں اگر میں یہ دیکھوں کہ ایک اندھا چلا جا رہا ہے اور اسکے سامنے کتواں ہے اگر نہ بولوں تو وہ گر جائے گا تو ایسے موقع پر خاموش رہنا گناہ ہے۔ اس حکایت کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بلا ضرورت کسی کی بات میں دخل نہ دینا چاہئے۔

حکایت (۳۹) ہارون الرشید را چوں ملک مصر مسلم شد گفتا بخلاف آں طاغی کہ بغرور ملک مصر دعویٰ خدائی کرد نہ بخشم ایں ملک را الا بخشیش ترین بندگاں سیاہے داشت خضیب نام ملک مصر بوے ارزانی داشت آوردہ اند کہ عقل و درایت اوتا بجائے بود کہ طائفہ خراث مصر شکایت آوردندش کہ پنبہ کاشتہ بودیم بر کناییل باراں بے وقت آمد و تلف شد گفت پشم بایستہ کاشت تا تلف نشدے صاحب دلے ایں کلام بشنید و گفت

ترجمہ :- جب ملک مصر ہارون رشید کو عطا کیا گیا تو اس نے کہا اس سرکش کے خلاف جس نے ملک مصر کے غرور

میں خدائی کا دعویٰ کیا میں اس ملک کو نہیں دوں گا مگر جو بہت ہی ادنیٰ درجہ کا غلام ہو ایک حبشی غلام جس کا نام خُصیب تھا ملک مصر کا اس کو حاکم بنا دیا لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس کی عقل اور سمجھ کی یہ حالت تھی کہ مصر کے کاشتکاروں کی ایک جماعت نے شکایت کی کہ دریائے نیل کے کنارے پر ہم نے روٹی بوٹی تھی بے موسم بارش ہوئی اور روٹی برباد ہو گئی اس نے کہا تم لوگوں کو اون بوٹی چاہئے تھی تاکہ برباد نہ ہوتی ایک دل والے نے یہ بات سنی اور کہا۔
 حل الفاظ:- ملک مصر کا ملک۔ یہ ملک بہت سے شہروں پر مشتمل ہے۔ مثلاً ہرماں، عین الشمس، اسکندریہ، دمياط وغیرہ۔ (حاشیہ گلستان مترجم مولفہ مولانا عبدالباقی آسی) مسلم شد حوالہ کیا گیا طاعنی ع سرکشی کرنے والا۔ اس سے مراد فرعون ہے جس نے غرور میں آکر خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ نہ بخشم نہ دوں گا۔ یعنی حاکم نہیں بناؤں گا خیس ع ذلیل، گھٹیا۔ ادنیٰ درجہ کا۔ سیا ہے ایک کالا رنگ کا غلام۔ اس سے مراد حبشی ہے۔ اس لئے کہ ملک حبشہ کے لوگوں کا رنگ کالا ہوتا ہے۔ خُصیب اس غلام کا نام تھا۔ بے اس کی طرف۔ ارزانی ف اس کے معنی سستی کے ہیں لیکن یہاں سوچنے کے معنی میں ہے۔ درایت ع سوچ سمجھ۔ محراث ع حارث کی جمع ہے۔ کاشتکار۔ پچہ ف روٹی۔ چشم ف اون۔

منثوی :- اگر روزی بدالش در فزودے زنداں تنگ روزی تر نبودے
 بناواں آل چناروزی رساند کہ دانا اندراں حیراں بماند

ترجمہ :- (۱) اگر روزی عقل کی وجہ سے بڑھتی۔ تو نادان سے زیادہ تنگ روزی کوئی نہ ہوتا۔
 (۲) خدا نادان کو اس طرح روزی پہنچاتا ہے۔ کہ عقلمند اس میں حیران رہ جاتا ہے۔

منثوی :- بخت و دولت بکار دانی نیست جز بتائید آسمانی نیست
 کیمیا گر بخصہ مردہ بہ رنج ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج
 اوقتا وہ است در جہاں بسیار بے تمیر ارجمند و عاقل خوار

ترجمہ :- (۱) نصیب اور دولت کام جاننے کی وجہ سے نہیں ہے۔ سوائے آسمانی مدد کے نہیں ہے۔
 (۲) کیمیا بنانے والا رنج اور غصہ سے مر گیا۔ بے وقوف نے دیران جگہ میں خزانہ پالیا۔
 (۳) دنیا میں بہت سے پڑے ہوئے ہیں۔ بے تمیز مرتبہ والا اور عقلمند ذلیل۔

حل الفاظ و مطلب :- فزودے اصل میں افزودے تھا یہ ماضی تمنائی کا صیغہ ہے معنی ہیں بڑھتی۔ نبودے نہ ہوتا۔ رساند پہنچاتا ہے۔ حیران ع پریشان۔ مطلب یہ ہے کہ اگر روزی عقل و دانائی کی وجہ سے حاصل ہوتی تو سب سے زیادہ تنگ دست بے وقوفوں کو ہونا چاہئے تھا۔ حالانکہ خداوند قدوس بیوقوف کو اس طرح روزی عنایت فرماتے ہیں کہ عقلمند حیران رہ جاتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ روزی کا دار و مدار عقل پر نہیں ہے۔
 تائید آسمانی آسمانی مدد۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد و نصرت۔ کیمیا گر کیمیا بنانے والا۔ سونا چاندی بنانے والا۔

یہ سب دیکھ کر کہ یہ ایک خاص چیز کو درجہ کمائی تک پہنچا تاہنا جاتا ہے اس وجہ سے ہر دوسرے کو بھی یہی لگتا ہے۔ یا عشق وہ شئی کہ بھی کم ہو تا ہے۔ رجمند یہ غفلت بمعنی مرتبہ اور مند بمعنی والا ہے۔ سب سب کے ہوتے یا مقصد یہ ہے کہ روزی کا دوسرا عین پر نہیں ہے۔ بلکہ روزی پہنچانا اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہے اس وجہ سے کہ روزی بکثرت دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے تنگ دست بنا دیتا ہے۔

حدیث (۱۰۰) اے زموں کثیر چینی آوردند خواست در حالت مستی
 ہواے تبع یہ کثیر مرخت مرد ملک در خشم شد و مراور البیاءے بخشید کہ لب
 زبر نیش ز پر کافینی در گذشتہ بود و زیر نیش بگریہاں فروہشتہ ہیکلے کہ صحر جہنم از
 جمعیت و بر میدے! عین القطر از بغلش بچکیدے۔

ترجمہ: بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے پاس چین کی ایک نو عمر لڑکی لائے بادشاہ نے مستی کی حالت میں
 چاہا کہ اس سے بے کراں و غریب منع کر دیا بادشاہ غصہ ہو گیا اور اس کو ایسے جہشی غلام کے حوالہ کر دیا جس
 کا اوپر کا ہونٹ تانے کے تختے سے بھی اوپر نہ پہنچا تھا اور نیچے کا ہونٹ گریبان تک لٹکا ہوا تھا ایسا بد شکل کہ صحر
 جہنم کی صورت سے جو ترقہ درجہ کول کا چشمہ اس کی بغل سے ٹپکتا تھا۔

فردوس تو کوئی تاقیامت زشت روی برو ختم ست و بر یوسف نکوئی

ترجمہ: تانے کا تاقیامت تک بد صورتی اس پر ختم ہے اور یوسف علیہ السلام پر خوبصورتی۔

قصہ: تختے نہ چناں کر یہ منظر کز زشتی او خبر تو اں داد
 و اجمہ بغلش نعوذ باللہ مردار بافتاب مرداد

ترجمہ: (۱) وئی شخص یہ بد صورت نہیں ہے۔ کہ اس کی بد صورتی کو بیان کیا جاسکے۔

(۲) اس کی بغل کی بد بوی کی بنا پر جیسا کہ بھاؤوں کی دھوپ میں مردار مڑ رہا ہو۔

تخلی الخفا: تختے کی تصنیف ہے۔ وہ باندنی جس کی عمر ابھی تھوڑی ہو۔ جمع آید جماع کرے
 مرخت مرد اس نے منع کر دیا۔ سیاہ ف جہشی لب زبر نیش اس کے اوپر کا ہونٹ پڑا ف
 مردار لب۔ تختے جہنی ف تاک۔ فروہشتہ لٹکا ہوا تھا۔ ہیکل جسم۔ شکل و صورت صحر ع ایک
 بد صورت جہنم کا نام ہے جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی چرائی تھی۔ طلعت ع شکل
 و صورت۔ رمیدہ ماضی تمنائی استمراری کے معنی میں ہے۔ بھاگتا تھا۔ عین ع چشمہ۔ القطر ع تار کول
 بغلش اس کی بغل سے چکیدے ٹپکتا تھا بغل کے پسینہ میں چونکہ بدبو ہوتی ہے اس لئے اس کو تار کول سے
 چھپائی جاتی ہے۔ تو کوئی تو کہے گا۔ زشت روی بد صورت۔ برو ختم ست اس پر ختم ہے۔ مطلب یہ ہے
 کہ اس پر تار کول کی حد ہوتی ہے اس سے زیادہ بد صورت دنیا میں کوئی موجود نہیں ہے۔ یہ ایسا منظر ہے کہ

اس کی صورت کو دیکھ کر صحرہ جی بھی فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ کریمہ منظر ایسا شخص جسکے دیکھنے پر طبیعت کو ناگوار معلوم ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا بد صورت انسان دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں کہ اس غلام کی بد صورتی کو اس کے ساتھ تشبیہ دی جاسکے۔ مُرداد میم کے ضمہ کیساتھ بھادو کا مہینہ اس مہینہ میں ملک ایران میں اس قسم کی گرمی پڑتی ہے جس طرح کی گرمی ہندوستان میں بھادوں میں پڑتی ہے جس سے چیزیں بہت جلد خراب ہوتی اور سڑ جاتی ہیں۔ نعوذ باللہ اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

آوردہ اند کہ درال مدت سیاه را نفس طالب بود و شہوت غالب مہر ش بجنید
مہر ش برداشت بامدادان کہ ملک کنیزک را بخت و نیافت حکایت بگفتند
بگرفت و فرمود تا سیاه را بکنیزک استوار بہ بندند و از بام جوسق بقعر خندق
در اندازند یکے از وزرائے نیک محضر روئے شفاعت بر زمین نہاد و گفت سیاه بیچارہ را
دریں خطائے نیست کہ سائر بندگان بنوازش خداوندی متعوت و اند گفت اگر در مفاوضت
او شبے تاخیر کردے چه شدے کہ من اور افزون تر از بہائے کنیزک بدادے گفت
اے خداوند انچه فرمودی معلوم ست لیکن نشیدی کہ حکما گفتہ اند دریں معنی۔

ترجمہ :- لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس زمانہ میں حبشی کا نفس طلبگار تھا اور شہوت غالب تھی اس کی محبت نے حرکت کی اور اس کا پردہ پھاڑ دیا صبح کے وقت بادشاہ نے لونڈی کو تلاش کیا اور نہیں ملی، لوگوں نے (رات کا قصہ بادشاہ سے) بیان کیا (بادشاہ) غصہ ہو گیا اور فرمایا کہ حبشی غلام کو لونڈی کے ساتھ مضبوط باندھ دیں۔ اور اونچے محل کے کونٹے سے خندق کے گڑھے میں ڈال دیں و زیروں میں سے ایک نیک خصلت وزیر نے شفاعت کا چہرہ زمین پر رکھا اور کہا کہ بے چارہ حبشی کی اس میں کوئی غلطی نہیں ہے اس لئے کہ سارے غلام شاہی نواز شوں کے عادی ہیں۔ بادشاہ نے فرمایا اگر یہ غلام اس باندی کے ساتھ جماع کرنے میں ایک رات کی تاخیر کر دیتا تو کیا ہو جاتا کہ میں اس کو اس لونڈی کی قیمت سے زیادہ انعام دیتا۔ وزیر نے عرض کیا کہ اے آقا جو کچھ آپ نے فرمایا ہے صحیح ہے۔ لیکن کیا آپ نے دانشمندوں کا قول نہیں سنا ہے جو اسی بارہ میں ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- طالب رع طلبگار۔ شہوت رع خواہش۔ مہر میم کے کسرہ کے ساتھ۔ محبت۔
نہر میم کے ضمہ کے ساتھ پردہ بکارت استوار رع مضبوط۔ متعوت خوگر۔ عادی۔ مفاوضت لین دین۔ اس
جگہ مجامعت کے معنی میں ہے۔ بہائے ف قیمت۔ دادے میں دینا۔ معلوم ست ٹھیک ہے، صحیح ہے،
درست ہے۔ دریں معنی اس بارہ میں۔ مطلب واضح ہے۔

قطعہ :- تشنہ سوختہ بر چشمہ حیواں چور سید تو پندار کہ از پیل دماں اندیشد

ملکِ گرسنہ در خانہ خالی بر خواں عقل باور نکند کرکز مضاں اندیشہ

ترجمہ :- (۱) پیاسا جلا بھنا جب آب حیات پر پہنچ جائے۔ تو خیال مت کر کہ وہ مست ہاتھی سے خوفزدہ ہو گا۔
(۲) بھوکا بے دین خالی گھر میں دسترخوان پر۔ عقل یقین نہیں کرے گی کہ وہ رمضان سے اندیشہ کرے گا۔

ملکِ را ایں لطیفہ پسند آمد و گشت اکنوں سیاہ را بہ تو بخشیدم کنیزک را چہ کنم گفت
کنیزک را ہم بسیاہ بخش کہ نیم خوردن سگ ہم اور اشاید۔

ترجمہ :- بادشاہ کو یہ لطیفہ پسند آگیا اور کہا ب میں نے حبشی غلام کو تجھے بخش دیا لیکن اس لونڈی کو میں کیا کروں۔ وزیر نے کہا لونڈی کو بھی حبشی کو بخش دیجئے اسلئے کہ کتے کے کھائے ہوئے کا بقیہ اُسی کے لائق ہے۔

قطعہ :- ہرگز اورا بدوستی پسند کہ رود جائے ناپسندیدہ
تشنہ را دل نخواہد آب زلال نیم خوردہ دہان گندیدہ

ترجمہ :- (۱) ہرگز دوستی کے واسطے اس کو پسند نہ کر۔ جو کسی ناپسندیدہ جگہ چلا جائے۔

(۲) پیاسے کا دل اس شیریں پانی کے پینے کو نہ چاہے گا۔ جو کسی گندہ دہن کا باقی ماندہ۔

حل الفاظ و مطلب :- تشنہ ف پیاسا۔ میندار مت خیال کر۔ چل دماں مست ہاتھی۔ دماں میں الف تون فاعل کی علامت ہے اور دم کے معنی سانس کے ہیں۔ دماں کے معنی ہیں لمبے لمبے سانس لینے والا۔ اس سے مراد غصہ در ہاتھی ہے۔ ملحد ع بے دین۔ اللہ کا انکار کرنے والا۔ باور ف خیال۔ یقین۔ شاید ف لائق۔ رود جاتا ہے۔ جائے ناپسندیدہ بُری جگہ۔ ناپسندیدہ جگہ۔ زلال ع شیریں۔ دہان گندیدہ گندہ منہ۔ اس حکایت کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو غصہ میں آکر بے سوچے سمجھے سزا نہ دینی چاہئے ورنہ پھر شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ نیز بادشاہ کو چاہئے کہ غصہ کی حالت میں بھی کلماتِ نصائح کے سننے سے اعراض نہ کرے۔

حکایت (۴۱) : اسکندر رومی را پر سید ند کہ دیارِ مشرق و مغرب را بچہ گرفت کہ
ملوک پیشیں را خزان و عمر و ملک و لشکر بیش ازیں بود و چنین فتح میسر نشد گفت
بعون اللہ عز و جل ہر مملکتے را کہ بگر فتم رعیتش را نیار ز دم و ر سوم خیرات گذشتگاں
باطل نہ کردم و نام یاد شاہاں جز بہ نکوئی نبردم۔

ترجمہ :- اسکندر رومی نے پوچھا کہ مشرق اور مغرب کی ولایتوں کو آپ نے کس طرح فتح کر لیا اس لئے کہ پہلے بادشاہوں کے پاس اس سے زیادہ خزانے اور عمر و سلطنت و لشکر تھے اور پھر بھی اُن کو اس طرح فتح میسر نہیں ہوئی۔ کہا خدا نے بزرگ و برتر کی مدد سے جس مملکت کو میں نے فتح کیا اس کی رعایا (عوام) کو عقیف نہیں دی اور گزرے ہوئے بادشاہوں کی عمدہ رسموں کو میں نے باطل نہیں کیا اور بادشاہوں کا نام

سوائے بھلائی کے نہ لیا۔

بیت - بزرگش نخوانند اہل خرد کہ نام بزرگاں بڑشتی برد

ترجمہ :- دانشمند اس کو بزرگ نہیں کہتے۔ جو بزرگوں کا نام بُرائی سے لیتا ہے۔

قطعہ :- ایس اہمہ ہیچ ست چوں می بگذرد بخت و تخت و امر و نہی و گیردار
نام نیک رفتگاں ضائع مکن تا بماند نام نیکت بر قرار

ترجمہ :- (۱) یہ سب ہیچ ہے جب کہ گذر جاتے ہیں۔ نصیب۔ تخت شاهی اور امر و نہی اور حکومت۔

(۲) چلے جانے والوں کے نیک نام ضائع نہ کر۔ تاکہ تیرا نیک نام برقرار رہے۔

حل الفاظ :- اسکندر ع یونان کے ایک مشہور بادشاہ کا نام ہے۔ ملوک پیشیں پہلے زمانے کے بادشاہ۔

بمیر شد حاصل ہو گئی۔ عون ع بدو۔ نصرت۔ مملکت ع سلطنت نیاز ارم میں نے نہیں ستایا۔ رسوم ع

رسم کی جمع ہے۔ طریقے۔ خیرات ع عمدہ۔ باطل ع بے ہودہ۔ بیکار۔ نیردم میں نہیں لے گیا۔ ایس اہمہ

یہ سب۔ ہیچ ست ہیچ ہے۔ می بگذرد گذر جاتے ہیں۔ بخت ف نصیب تخت ف تاج، تخت شاهی۔

گیردار لین دین۔ اس سے مراد حکومت ہے۔ نام نیک نام۔ رفتگاں رفتہ کی جمع ہے۔ فارسی کے قاعدہ

کے مطابق ہ کو گ سے بدل دیا گیا ہے۔ رفتگاں سے مراد وہ لوگ ہیں جو دنیا سے چلے گئے ہیں۔ نام نیکت

تیرا نیک نام۔ بماند برقرار برقرار رہے۔

مطلب :- اس حکایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ (۱) بادشاہوں کو چاہئے کہ جب وہ کسی ملک پر قابض ہو

تو اس کی رعایا کو نہ ستائیں ان کے ساتھ ظلم و زیادتی نہ کریں۔ (۲) اگر گزشتہ بادشاہوں نے کوئی اچھی رسمیں

جاری کیں ہیں تو اس کو بند نہ کریں۔ (۳) گذرے ہوئے بادشاہوں کا جب بھی نام لیں تو عزت و احترام اور

بھلائی کے ساتھ ان کا نام لیں۔

تمام شد باب اول بتوفیق اللہ عزوجل۔ بروز چہار شنبہ

محمد ظفر بن مبین تَعَمَّدَ هُمَا اللّٰهُ بِغُفْرَانِهِ

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ

محمد النبی الامی وآلہ وسلم۔

﴿دوسرا باب﴾

دوسرا باب فقیروں کے (عمدہ) اخلاق کے بیان میں۔

حکایت (۱) یکے از بزرگاں گفت پارسائی را چہ گوئی در حق فلاں عابد کہ دیگر اں در حق وے بطعنہ سخن ہائے گفتہ اند گفت بر ظاہر ش عیب نمی بینم و در باطنش غیب نمی دانم۔

ترجمہ :- بڑے آدمیوں سے ایک بڑے آدمی نے ایک پرہیزگار سے پوچھا کہ آپ فلاں عابد کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ کیونکہ دوسرے لوگوں نے اس کے حق میں خراب رائے ظاہر کی ہیں اس پرہیزگار درویش نے کہا کہ میں اس کے ظاہر میں کوئی عیب نہیں دیکھتا ہوں اور اس کے باطن کا پوشیدہ حال میں نہیں جانتا ہوں۔ (اس لئے کہ میں غیب داں نہیں ہوں)

قطعہ :- ہر کہ راجامہ پارسا بنی پارسا دان و نیک مرد انگار
ورندانی کہ در نہالش چیست محتسب را درون خانہ چہ کار

ترجمہ :- (۱) تو جس شخص کا لباس پرہیزگاروں کا سادہ رکھے۔ تو اس کو پرہیزگار اور نیک مرد خیال کر۔
(۲) اور اگر تو نہیں جانتا کہ اس کے باطن میں کیا ہے۔ تو کو تو ال کو گھر کے اندر کی خبر رکھنے کی ضرورت نہیں۔
حل الفاظ و مطلب :- دوم ف دوسرا۔ باب دوم مرکب توصیفی ہے۔ دونوں ملکر مبتدأ۔ اخلاق خلق کی جمع ہے۔ معنی عادات۔ و خصلتیں۔ در اخلاق درویشاں ترکیب کے اعتبار سے خبر بن رہی ہے۔ یکے ایک۔ پارسائی پرہیزگاری۔ اس کے اندر الف علامت فاعل ہے۔ اور یہ لفظ مرکب ہے۔ پاس اور دار سے پاس کے معنی ہیں نگہداشت۔ پرہیزگار کو پارسا۔ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ پرہیزگار آدمی اپنے نفس کی دیکھ بھال کیا کرتا ہے۔
چہ گوئی آپ کیا فرماتے ہیں۔ در حق فلاں فلاں کے حق میں۔ عابد عبادت کرنے والا۔ در حق وے اس کے حق میں۔ طعنہ عیب جوئی کرنا۔ طعن و تشنیع کرنا۔ بُرائی بیان کرنا۔ نمی بینم میں نہیں دیکھتا ہوں۔ غیب نمی دانم اور غیب کی باتیں میں نہیں جانتا ہوں۔ کیونکہ غیب داں صرف خداوند قدوس ہی کی ذات ہے جامہ پارسا یہ عبارت اصل میں پارسائے جامہ یعنی وہ آدمی جس کا لباس پرہیزگاروں کی طرح ہو۔ در حرف شرط ہے۔ معنی ہیں اگر۔ ندانی یہ فعل شرط ہے۔ اس لفظ کی جزاء اس جگہ مذکور نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کسی کی کھود کرید مت کرو۔ چہ کار کیا سر و کار۔ کیا ضرورت۔

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ درویشوں کو کسی کے خلاف بد ظنی قائم نہیں کرنی چاہئے۔ اور حسن ظن سے کام لینا چاہئے اگرچہ دوسرے لوگ اس شخص کے خلاف بد ظنی قائم کریں۔

حکایت (۲) : درویشے را دیدم کہ سر بر آستانِ کعبہ می مالید و می نالید و می گفت کہ یا غفور و یارِ حیم تو دانی کہ از ظلوم و جہول چہ آید۔

ترجمہ :- میں نے ایک فقیر کو دیکھا کہ کعبہ کی چوکھٹ پر سر رکھ رہا تھا اور رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ کہ اے غفور اور اے رحیم تو جانتا ہے کہ ظالم اور جاہل سے کیا ہو سکتا ہے۔

قطعہ :- عذرِ تقصیر خدمت آوردم کہ ندارم بطاعتِ استظہار
عاصیاں از گناہ توبہ کنند عارِ فال از عبادتِ استغفار

ترجمہ :- (۱) میں خدمت کی کمی کا عذر لے کر آیا ہوں۔ کیونکہ میں عبادت پر بھروسہ نہیں رکھتا ہوں۔
(۲) گنہگار گناہ سے توبہ کرتے ہیں۔ اور عارف عبادت سے توبہ کرتے ہیں۔

عابدانِ جزائے طاعت خواہند و باز رگاناں بہائے بضاعت من بندہ امید آوردہ
ام نہ طاعت بدریوزہ آمدہ ام نہ تجارت۔ فقرہ :- اِصْنَعِ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهُ وَلَا
تَفْعَلِ بِنَا مَا نَحْنُ بِاَهْلِهِ۔

ترجمہ :- عابد لوگ عبادت کا بدلہ چاہتے ہیں اور سوداگر سامان کی قیمت مانگتے ہیں میں بندہ امید لایا ہوں نہ کہ بندگی میں بھیک مانگنے کے لئے آیا ہوں (اور) نہ تجارت کے لئے۔ فقرہ (۱) تو ہمارے ساتھ وہ سلوک کر جس کا تو اہل ہے وہ سلوک نہ کر جس کے ہم اہل ہیں۔

حل الفاظ و مطلب :- را علامتِ مفعول ہے۔ کہ کاف حرفِ بیانیہ ہے۔ یہ ہر بیان کے شروع میں آتا ہے۔ اس کو کافِ ہر جملہ بھی کہتے ہیں۔ آستانِ فِ چوکھٹ۔ آستانِ کعبہ سے مراد دو بروئے کعبہ ہے۔ کیونکہ آستانِ کعبہ بہت بلند ہے یہ ممکن نہیں کہ کوئی اپنا سر رکھ کر اس پر سجدہ کر سکے۔ کعبہ کے لغوی معنی ہیں ابھرا ہوا ہوتا۔ چونکہ دنیا کے اندر سب سے پہلے کعبہ کی جگہ ہی مٹی ابھری تھی اس وجہ سے اس کا نام کعبہ رکھا گیا۔ می نالید وہ رو رہا تھا۔ وہی گفت اور کہہ رہا تھا غفور عِ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں گناہوں کو معاف کرنے والا۔ رحیم عِ رحم کرنے والا۔ ظلوم عِ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں بہت زیادہ ظالم۔ جہول عِ یہ بھی مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت زیادہ جاہل۔ ظلوم اور جہول دونوں صفتوں کو ذکر کر کے قرآن کریم کی آیت شریفہ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا کی طرف اشارہ کیا ہے۔ خدمت عِ یہاں اس کے معنی ہیں بارگاہ۔ آوردم میں لایا ہوں۔ استظہار کمر کو مضبوط باندھنا، مدد چاہنا۔ طاعت فرمانبرداری۔ توبہ اپنے گناہوں پر نادم ہو کے اللہ کی طرف متوجہ ہونا۔ عارِ فال عارف کی جمع ہے۔ خدا کو پہچاننے والے۔ راہ سلوک پر چلنے والے عبادت بندگی۔ اطاعت استغفار عِ معافی طلب کرنا۔ جزائے طاعت مرکب اضافی ہے۔ معنی ہیں عبادت کا بدلہ۔

خواہند خواستن سے ہے۔ چاہنے والے۔ بازار گناہ بازار گناہ کی جمع ہے۔ دوکاندار۔ سوداگر۔ بہائے قیمت۔
بجائے عت چوٹی، سہان، در یوزو بھیک، مانگنا۔ تجارت خرید و فروخت کرنا۔ اصنع پناالغ ہمارے ساتھ وہ
معاہدہ فرما جو تیری شان کے مطابق ہو اور وہ معاملہ نہ فرما جس کے ہم مستحق ہیں۔ انسان چونکہ کسی چیز کا مستحق
نہیں اس لئے کہ انسان کو جو چیزیں ملی ہیں یہ سب اللہ کا انعام و اکرام ہے۔ اسی لئے انسان کو چاہئے کہ اللہ کے
نفس کا سوال کرے اللہ سے عدل کا سوال نہ کرے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کسی انسان کو کچھ نہ دے اور جہنم میں بھیج
دے تو یہ عین عدل ہے۔ اس لئے ہمیشہ فضل ہی کا خواستگار ہونا چاہئے۔

بیت :- گمراہی و جرم بخشی روی و سر پر استانم بندہ را فرماں نباشد ہرچہ فرمائی براغم

ترجمہ :- اگر تو مار ڈالے یا بخش دیتے بہر حال میں تیرے دروازے پر سر اور چہرہ رکھے ہوئے ہوں۔ بندہ کو
کوئی اختیار نہیں ہے تو جو فرمائے میں اسی پر راضی ہوں۔

قطعہ :- برادر کعبہ سا کلمہ دیدم کہ ہی گفت و میگرتے خوش
می گویم کہ طاعتم پندیر قلم عفو بر گناہم کش

ترجمہ :- (۱) کعبے کے دروازے پر میں نے ایک فقیر کو دیکھا۔ کہ یہ بات کہہ رہا تھا اور خوب رو رہا تھا۔
(۲) میں یہ نہیں کہتا کہ میری عبادت کو قبول کر۔ (مگر) معافی کا قلم میرے گناہ پر کھینچ دے۔
حل الفاظ و مطلب :- گمراہی و جرم پر۔ فرماں حکم۔ جمع فرامین۔ ہرچہ فرمائی جو کچھ آپ فرمائیں۔ براغم میں
میں پر راضی ہوں۔ در دروازہ سا کلمہ سوال کرنے والا۔ ہی گفت کہہ رہا تھا۔ میگرتے خوش اور بہت
رو رہا تھا۔ خوش میں خلاء اور واؤ دونوں مفتوح ہیں۔ پندیر تو قبول کر۔ قلم عفو معافی کا قلم بر گناہم میرے
گناہوں پر۔ کش کاف کے فتح کے ساتھ۔ کشیدن سے امر کا صیغہ ہے۔ جو دعاء کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔
تو کھینچ دے۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ عابدوں کو چاہئے کہ صرف اللہ کو راضی کرنے کے لئے عبادت
کریں حصول جنت مقصود نہ ہو۔ اس لئے کہ جب باری تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو جائے گی تو ساری چیزیں مل
جائیں گی۔ جنت مقام رضا ہے۔ لہذا وہ بھی بطور ثمرات کے خوج بخود مل جائے گی۔ دعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ
ہمیں اپنی رضا کے لئے عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حکایت (۳) : عبد القادر گیلانی را دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرم کعبہ روی بر حصا
نہادہ بود و می گفت اے خداوند بخشای و اگر مستوجب عفو بتم مرا روز قیامت نابینا
نہ انگیز تا در روئے نیکاں شرمسار نباشم۔

ترجمہ :- عبد القادر گیلانی کو لوگوں نے دیکھا خدا ان پر رحمت نازل فرمائے (آمین) کعبے کے حرم میں کنگریوں

پیشانی رکھے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے اے خدا مجھے بخشدے اور اگر میں عذاب کے لائق ہوں مجھے قیامت کے دن تابینا کر کے اٹھاتا کہ نیکوں کے روبرو میں شرمندہ نہ ہوں۔

قطعہ :- روی بر خاکِ عجز میگویم ہر سحر گہ کہ بادی آید
اے کہ ہر گز فرامشت نلکم ہیبت از بندہ یادی آید

ترجمہ :- (۱) چہرہ عاجزی کی خاک پر رکھ کر میں کہتا ہوں۔ جب کہ صبح کے وقت ہوا آتی ہے۔

(۲) اے وہ ذات کہ تجھ کو میں ہر گز فراموش نہیں کرتا، کچھ تجھ کو بندہ کی بھی یاد آتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- گیلان یہ ایک گاؤں کا نام ہے جہاں حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی جو جیلانی سے معروف و مشہور ہیں پیدا ہوئے اور یہ گاؤں بغداد کے قریب واقع ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ یہ جملہ دعائیہ ہے۔ اللہ اُن پر رحمت نازل فرمائے۔ آمین! حرم کعبہ شریف کے چاروں طرف کا مخصوص علاقہ حرم کہلاتا ہے۔ روی چہرہ۔ صا صی کی جمع ہے۔ بمعنی کنکریاں۔ مستوجب مستحق عقوبت سزا۔ روز قیامت مرکب اضافی ہے۔ قیامت کا دن۔ تابینا اندھا۔ روئے نیکاں نیک لوگوں کے سامنے، روبرو۔ شرسار شرمندہ۔ نلکم نہ ہوں۔ خاک مٹی عجز عاجزی کرنا۔ فرامشت نلکم تجھ کو نہیں بھولتا۔ ہیبت کچھ۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ انسان چاہے کتنا ہی عابد و زاہد ہو اس کو اپنی عبادت پر گھمنڈ و تکبر نہیں کرنا چاہئے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی درخواست کرنی چاہئے۔

حکایت (۴) دزدے بخانہ پار سائے در آمد چنداں کہ طلب کرد چیزے نیافت دل
تنگ شد پار سارا خبر شد گلیے کہ بر آں خفتہ بود در راہ دزدانداخت تا محروم نشود۔

ترجمہ :- ایک چور ایک درویش کے گھر میں داخل ہوا۔ کافی تلاش کی (مگر) کوئی چیز نہیں پایا۔ رنجیدہ ہو گیا پر ہیز گار کو خبر ہوئی ایک کھل جس پر سو رہا تھا چور کے راستہ میں ڈال دیا تاکہ محروم نہ جائے۔

قطعہ :- شنیدم کہ مردان راہ خدا دل دشمنان را نکردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام کہ باد و ستانت خلافت و جنگ

ترجمہ :- (۱) میں نے سنا ہے کہ راہ خدا کے مردوں نے۔ دشمنوں کا دل بھی دکھایا نہیں۔

(۲) تجھے یہ مرتبہ کب حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ تیری دوستوں سے لڑائی رہتی ہے۔ اور جھگڑا ہوتا ہے۔

موذت اہل صفا چہ در روی و چہ در قفانہ چناں کہ از پست عیب گیرند و در پست میرند۔

ترجمہ :- روشن دل والوں کی دوستی سامنے اور پیٹھ پیچھے برابر ہوتی ہے۔ ایسی نہیں کہ تیری پیٹھ پیچھے بُرائیاں کریں اور تیرے سامنے جان دیں۔

فرد - در برابر چو گو سپند سلیم در قفا ہچو گرگ مردم در

ترجمہ :- سامنے مسکین بکری کی طرح۔ اور پیٹھ پیچھے آدمیوں کے پھاڑنے والے بھیڑیے کی طرح ہے۔

فرد :- ہر کہ عیب دگراں پیش تو آورد و شمر د بیگماں عیب تو پیش دگراں خواہد برد

ترجمہ :- جو شخص کی دوسروں کا عیب تیرے سامنے لایا اور اُن کا شمار کیا۔ بیشک تیری بُرائی (بھی) دوسروں کے سامنے لے جائے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- چند آنکہ ہر چند، جس قدر، کافی۔ طلب رع تلاش کرنا۔ نیافت نہیں پایا۔

چیزے میں کی تکلیف کے لئے ہے۔ کوئی چیز۔ دل شک رنجیدہ دل۔ خبر معلوم ہونا۔ براں جس پر خفا ہو۔

نظن سے ماضی بعید کا صیغہ ہے۔ سویا ہوا تھا۔ راو دزد چور کا راستہ۔ انداخت اس نے ڈال دیا۔ محروم ناکام۔

بد قسمت۔ ٹرا تھے۔ تجھ کو کے کاف کے فتح اور پاء مجہول کے ساتھ بمعنی کب۔ میسر حاصل ہونا۔ ایر مقام یہ مرتبہ۔ بادوستانت تیری دوستوں سے موذت دوستی اہل صفا صاف دل حضرات۔ اللہ والے۔

یہاں لفظ چہ دو مرتبہ آیا ہے لہذا اس کے معنی ہوں گے۔ برابر و یکساں۔ قفا گدئی، پیٹھ پیچھے۔ عیب گہر۔

بُرائی بیان کریں۔ میرند جان دیں۔ مرجائیں۔ عیب دگراں دوسروں کا عیب۔ آورد لائے۔ شمر شمار کر لے بیگماں بیشک۔ عیب تو تیرا عیب۔ خواہد برد فعل مستقبل ہے لے جائے گا۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ فقیر کو چاہئے کہ وہ اپنے دشمنوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے اور اس دل رنجیدہ نہ کرے۔ اور کسی کی غیبت سننے کرنے سے اپنی زبان اور کان کو محفوظ رکھے۔

حکایت (۵) تے چند از روند گال متفق سیاحت بودند و شریک رنج و راحت خواستم کہ مرافقت کنم موافقت نکردند گفتیم ایں از کرم اخلاق بزرگماں بدلیع ست روی از مصاحبت درویشاں بگردانیدن و فائدہ درلیغ داشتن کہ من در نفس خویش ایں قدر قوت و سُرعت ہی شناسم کہ در خدمت مردماں یار شاطر باشم نہ بار خاطر۔

ترجمہ :- چند سیاح لوگ سیر و سیاحت میں ساتھ تھے اور ایک دوسرے کے رنج اور خوشی کے شریک تھے۔ میں۔

چاہا کہ اُن کے ساتھ رہوں مابہوں نے میری موافقت نہ کی۔ میں نے کہا یہ بات بزرگوں کی مہربانی اور اخلاق سے بوجھ اور نادر معلوم ہوتی ہے۔ فقیروں کی صحبت سے منہ پھیر لینا اور فائدہ پہنچانے میں درلیغ کرنا کیونکہ میں اپنی ذات میں اس قدر طاقت اور جلدی پاتا ہوں کہ دوستوں کی خدمت میں یار شاطر ہو کر رہوں نہ کہ بار خاطر ہو کر۔

شعر - ان کم اکن را کب المواشی اَسعی لکم حامل الغواشی

ترجمہ :- اگرچہ میں کسی چوپائے پر سوار نہ ہوں۔ تو تمہارے لئے زین پوش اٹھا کر ہی دوڑتا رہوں گا۔

حل الفاظ و مطلب :- تفق ایک ساتھ ہو کر۔ رج ف غم۔ راحت رخ آرام۔ مرافقت ہم سفر
ساتھی۔ کرم سخاوت۔ اخلاق خلق کی جمع ہے۔ عادات بدلیج انوکھا۔ نادر مصابحت ایک دوسرے کے
ساتھ رہنا۔ قوت طاقت۔ سرعت جلدی۔ یار شاطر چالاک اور پخت دوست۔ بار خاطر جس کا
ساتھ ہونا کسی کو گراں گذرے۔ راکب سوار ہونے والا المواشی ماشیہ کی جمع ہے چار پاؤں والے جانور۔ اسعی
کوشش کرونگا، دوڑوں گا۔ حامل اٹھانے والا۔ غواشی غاشیہ کی جمع ہے۔ زین پوش۔
اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ میں غریب اور نادار آدمی ہوں اور میرے پاس سواری نہیں ہے۔ لیکن
تمہاری خدمت کرتا ہوا چلوں گا۔

یکے ازاں میاں گفت ازیں سخن کہ شنیدی دلتنگ مدار کہ دریں روز ہاؤزدے
بصورت درویشاں بر آمدہ بود خود را در سبک صحبت ما منتظم کرد۔

ترجمہ :- ان لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ جو بات تم نے سنی ہے اس سے رنجیدہ نہ ہو اس وجہ سے کہ حال
میں کے زمانے میں ایک چور فقیروں کی صورت بنا کر آیا تھا اور اپنے آپکو ہماری صحبت کی لڑی میں شامل کر دیا تھا

شعر :- چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست نویسنده داند کہ در نامہ چیست

ترجمہ :- آدمی کیا جانیں کہ کپڑوں میں کون ہے۔ لکھنے والا جانتا ہے کہ خط میں کیا چیز ہے۔

از انجا کہ سلامت حال درویشان ست گمان فضولش نبردند و بیاری قبولش کردند۔

ترجمہ :- چونکہ سلامتی فقیروں کا حال ہے اس کے بارے میں فضول گمان نہیں لے گئے اور اس کو دوستی کے
لئے قبول کر لیا۔

مثنوی :- صورت حال عارفاں دلچست اینقدر بس چوروی در خلق ست
در عمل کوش خواہی پوش تاج بر سر نہ و علم بر دوش
ترک دنیا و شہوت ست و ہوس پارسائی نہ ترک جامہ و بس
در قزاگند مرد باید بود بر مخنث سلاح جنگ چہ سود

ترجمہ :- (۱) صوفیوں کی ظاہری شناخت گدڑی کا لباس ہے۔ اسی قدر کافی ہے اگرچہ چہرہ مخلوق میں ہے۔

(۲) عمل میں کوشش کر اور جو کچھ تو چاہے پہن۔ سر پر تاج رکھ اور کندھے پر جھنڈا رکھ۔

(۳) پارسائی دنیا و شہوت اور لالچ کے چھوڑنے کا نام ہے۔ نہ کہ صرف امیرانہ لباس کو چھوڑ دینا اور بس۔

(۴) قزاگند میں مرد بہادر ہونا چاہئے۔ کسی ہجڑے کو لڑائی کے آلات سے مسلح کرنے سے کیا فائدہ۔

حل الفاظ و مطلب :- ازیں سخن یہ باتیں کہ شنیدی جو تو نے سنی۔ دل تنگ مدار اس سے خفا نہ ہو۔

سلک سین کے کسرہ کے ساتھ بمعنی لڑی۔ منتظم کرد شامل کر دیا۔ مسلک کر دیا۔ چہ دانند وہ کیا جانیں۔ کیست کون ہے۔ سلامت محفوظ، صحیح و سالم۔ در نامہ خط میں کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کسی کو کیا پتہ کہ اس خط میں کیا لکھا ہے۔ جس نے لکھا ہے وہی اس کے مضمون سے باخبر ہے۔ ذائقہ گدڑی۔ ایں قدر بس اس قدر کافی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کے ولیوں کی ظاہری علامت یہ ہے کہ وہ گدڑی پوش ہوتے ہیں۔ اور جو شخص مخلوق کو دکھانے اور دھوکہ دینے کے لئے ایسا لباس زیب تن کرے اُن کے لئے گدڑی پہن لینا کافی ہے۔ اگلے اشعار کا مطلب یہ ہے کہ درویش کو گدڑی پہننے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ نیک کردار ہوں اگر درویشی کے لباس سے مکر و فریب کی بو آئے تو اس کا ترک کر دینا ہی بہتر ہے۔ خلق مصدر ہے۔ یہاں اسم مفعول مخلوق کے معنی میں ہے۔ کوش کوشیدن سے امر حاضر ہے۔ تو کوشش کر۔ علم عین اور لام کے فتح کے ساتھ۔ بمعنی، جھنڈا، نیزہ، نشان۔ دوش کندھا۔ مطلب یہ ہے کہ فقیری صرف اچھے کام اور نیک امور بجالانے کا نام ہے لباس سے کچھ نہیں ہوتا۔ ہاں اتنی بات ضروری ہے کہ لباس خلاف شریعت نہ ہو۔ اگر تم بادشاہ ہو تو تاج سر پر رکھ سکتے ہو اور اگر سپاہی ہو تو جھنڈا کندھے پر رکھ سکتے ہو۔ پارسائی اور پرہیز گاری ترک لباس کا نام نہیں۔ بلکہ دنیا اور خواہشات نفسانی اور لذائذ کو چھوڑنے کا نام فقیری ہے۔ قرآنگند یہ لفظ قرآن بمعنی ریشم اور آگند سے مرکب ہے۔ یعنی وہ لباس جو ریشم کے دھاگے سے موٹا موٹا بنا ہوا ہو۔ اور جنگ کے موقع پر وہ پہنا جاتا ہے تاکہ مقابل کی تلوار اس پر اثر نہ کر سکے کیونکہ وہ بہت نرم ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ طالب دنیا کو فقیری لباس زیب تن نہ کرنا چاہئے جیسے کہ ہجڑے اور نامرد کو فوجی لباس پہننا اور جسم کو ہتھیار سے سجانا مناسب نہیں۔ مَخْنُک ہجڑا۔ سلاح ہتھیار جمع اسلحہ۔ چہ سود کیا فائدہ۔

روزے تابشب رفتہ بودیم و شبانگہ در پائے حصارے خفتہ کہ دُزد بے توفیق
ابریق رفیق برداشت کہ بطہارت میروم و بغارت برفت۔

ترجمہ :- ایک دن ہم رات تک چلے تھے اور رات کے وقت ایک قلعہ کے نیچے سوئے تھے۔ کہ بے توفیق چور نے ایک ساتھی کا لوٹا اٹھایا اور یہ بہانہ کیا میں وضو کے لئے جاتا ہوں اور اس لوٹے کو پھرا لے گیا۔

فرد - یار سائیں کہ خرقہ در بر کرد جامہ کعبہ را جلّٰیٰ خرد

ترجمہ :- ذرا پار سا کو دیکھ کہ گدڑی پہن لی۔ اور کعبہ کے غلاف سے گدھے کی جھول تیار کی۔
حل الفاظ و مطلب :- رفتہ بودیم ہم چلے گئے۔ شبانگہ رات کے وقت۔ پای حصارے ایک قلعہ کے نیچے۔ ابریق ع لوثا یا چھائل۔ جمع ابریق۔ رفیق ساتھی۔ جمع رفقہ۔ طہارت ع پاکی، صفائی، وضو۔ غارت لوٹ مار، ڈاکہ پارسا پرہیزگار۔ عین دیدن سے امر حاضر۔ تو دیکھ۔ خرقہ گدڑی۔ جلّٰیٰ ع جھول۔ خر گدھا۔ خرقہ کو غلاف کعبہ (اور چور کو جو درویش کی شکل بنائی تھی) درویش سے تشبیہ دی ہے۔

چندانکہ از درویشاں غائب شد بُر جے برفت و دُر جے بدزدید تار و زر و شن شد
آں تار یک رُو مبلغے راہ رفتہ بود و رفیقانِ بیگناہ خفتہ بامداداں ہمہ را بہ قلعہ در
آوردند و بزدند در زنداں کردند ازاں تاریخ ترک صحبت گفتیم و طریق عزلت
گرفتیم السلامۃ فی الوحده.

ترجمہ :- یہاں تک کہ فقیروں کی نظر سے غائب ہو گیا اور ایک برج پر چلا گیا اور ایک ڈبہ پُرجا یا جب تک دن
کا اُجالا پھیلا وہ تاریکی میں چلنے والا کافی راستہ چل چکا تھا۔ اور بے قصور ساتھی سو رہے تھے صبح کے وقت سب کو
قلعہ میں لائے اور مار اور حوالات میں بھیج دیا۔ بس اسی تاریخ سے ہم نے ساتھی بنانا چھوڑا اور گوشہ نشینی اختیار
کر لی کیونکہ سلامتی تنہائی میں ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- چندانکہ یہاں تک کہ غائب شد چھپ گیا۔ بُرج وہ گنبد جو شہرِ پناہ پر بنایا گیا ہو۔
دُر ج ڈبہ صندوقی۔ دُزدید پُرا لے گیا۔ تاریکی میں چلنے والا۔ یعنی چور۔ مبلغ پہنچنے کی جگہ۔
مطلب یہ ہے وہ چور راستہ کا کچھ حصہ طے کر چکا تھا اور ہمارے ساتھی ابھی تک غافل ہو کر سو رہے تھے یہاں
تک جب صبح ہوئی تو سب کو قلعہ میں لائے اور سب کی پٹائی ہوئی اور تھانہ میں بھیج دیا۔ ازاں تاریخ اسی تاریخ
سے ترک صحبت ساتھ رہنا چھوڑ دیا۔ السلامۃ محفوظ رہنا۔ الوحده تنہائی۔

قطعہ :- چو از قوے یکے بیداشی کردی نہ کہ را منزلت ماند نہ مرا

نمی بینی کہ گاوے در غلف زار بیالاید ہمہ گاوانِ دہ را

ترجمہ :- (۱) جب کسی قوم میں سے ایک نے بے وقوفی کی۔ تو نہ چھوٹے کی عزت رہتی ہے نہ بڑے کی۔
(۲) کیا تو دیکھتا نہیں ہے (کسی کھیت) میں ایک گائے (گھس کر نقصان کر دیتی ہے) تو سارے گاؤں کی گایوں کو
اپنے ساتھ بدنام کر دیتی ہے۔

گفتیم سپاس و منتِ خدائے عز و جل ترا کہ از فوائدِ درویشاں محروم نہ اندم اگرچہ
بصورت از صحبت جدا افتادم بدیہ کایت کہ گفتی مستفید گشتم و امثالِ مرا ہمہ عمراں
نصیحت بکار آید۔

ترجمہ :- میں نے کہا خدائے عز و جل شانہ کا شکر و احسان ہے کہ فقیروں کے فائدوں سے میں محروم نہیں
رہا۔ اگرچہ ظاہر میں صحبت سے الگ تھلگ رہا مگر اس قصہ سے جو آپ نے کہا میں نے فائدہ اٹھایا اور مجھ جیسے
آدمیوں کے لئے عمر بھر یہ نصیحت کام آئے گی۔

مثنوی۔ بیک نازا شیدہ در محلے بر نجد دل ہو شمنداں بے

اگر بر کہ پُر کنند از گلاب سگے دروے افتد کند منجّلاب

ترجمہ :- (۱) کسی ایک مجلس میں ایک غیر مہذب کی وجہ سے۔ بہت سے عقلمندوں کا دل رنجیدہ ہو جاتا ہے۔
 (۲) اگر گلاب سے ایک حوض بھر دیں۔ ایک کتاب اس میں گرے تو وہ سب کو ناپاک کر دے گا۔
 حل الفاظ و مطلب :- قوی میں قوی تنگیر کیلئے ہے۔ کسی قوم۔ بیدار نشی بے وقوفی۔ کہ مخفف سے کثیر کا۔ بمعنی چھوٹا۔ مخفف ہے مہتر کا بمعنی بڑا۔ گادے گائے علف زار چراگاہ۔ یہاں کھیت مراد ہے۔ بیالائی۔ آلائی۔ آلودن سے مضارع کا صیغہ ہے۔ ملوث کر دیتی ہے۔ ہمہ سب۔ گادان گادہ کی جمع ہے۔ وہ گاؤں۔ خدائے عزوجل خدائے بزرگ و برتر فوائد فائدہ کی جمع ہے۔ نفع بخش چیزیں۔ بدیں اصل میں بایں تمام کا اسم اشارہ کے ساتھ ملنے کی وجہ سے اسم اشارہ کا ہمزہ دال سے بدل گیا۔ مستفید فائدہ حاصل کرنے والا۔ مثال مرآ مجھ جیسے۔ ہمہ عمر پوری زندگی۔ بکار آید کام آئے گی۔ نافرانیدہ غیر تہذیب یافتہ۔ مجلس کسی مجلس و محفل۔ برنجہ رنجیدہ کرتا ہے۔ دل ہو شمنداں بے بہت سے عقلمندوں کے دل کو۔ بر کہ حوض پر کنند بھر دیں۔ سگے میں قی وحدت کے لئے ہے۔ ایک کتاب۔ منجّلاب ناپاک۔ گندہ۔ برہان اور جہانگیری میں یہی معنی بیان کئے گئے ہیں اور خیاباں میں لکھا ہے کہ یہ لفظ مرکب ہے منجّل اسم ظرف اور آب سے پورے کے معنی ہیں، پانی ڈالنے کی جگہ۔ (غیاث اللغات)

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویشوں اور فقیروں کو چاہئے کہ جس کا ظاہری لباس نیکوں جیسا ہے اس کو نیک ہی تصور کریں۔ اور نا اہل و ناجنس کو اپنی صحبت میں داخل نہ کریں کیونکہ اس سے تکلیفیں اور بدنامیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

حکایت (۶) زاہدے مہمان پادشاہے بود چون بطعام بنشستند کمتر ازاں خورد کہ ارادت او بود و چون بنماز برخاستند بیشتر ازاں گذارد کہ عادت او بود تا ظن صلاح در حق توے زیادت کنند۔

ترجمہ :- ایک عبادت گزار ایک بادشاہ کا مہمان تھا۔ جب کھانے کیلئے بیٹھے تو اس سے کم کھایا جتنی کہ اس کی خواہش تھی اور جب نماز کے لئے اٹھے تو اس سے زیادہ پڑھی جتنی کہ اسکی عادت تھی تاکہ نیکی کا گمان اس کے بارہ میں (بادشاہ) زیادہ کریں۔

فرد س ترسم نرسی بہ کعبہ اے اعرابی کیس رہ کہ تو میروی بترکستان ست

ترجمہ :- میں ڈرتا ہوں اے گاؤں دی اعرابی تو کعبے تک نہ پہنچ پائے گا کیونکہ یہ راستہ جس پر تو چل رہا ہے ترکستان جاتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- زاہدے ایک زاہد۔ پرہیزگار مہمان پادشاہے ایک بادشاہ کا مہمان۔ طعام

کھانا۔ جمع اطعمہ کتر بہت زیادہ کم۔ ارادت عقیدت، خواہش۔ ظن صلاح مرکب اضافی ہے۔ نیکی کا گمان۔ در حق دے اس کے حق میں۔ اعرابی بدو، گاؤں کا رہنے والا۔ جنگلی۔ ترسم ترسیدن سے واحد متکلم کا صیغہ ہے میں ڈرتا ہوں۔ نرسی رسیدن سے واحد حاضر فعل مضارع منفی ہے۔ تو نہیں پہنچ پائے گا۔ کیوں کیونکہ۔ میردی تو چل رہا ہے۔ ترکستان شمالی توران میں واقع ہے اور توران شمال ہند میں ہے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم) مطلب یہ ہے اس فقیر نے اپنی عادت سے کم کھانا کھایا اور اپنے معمول سے زیادہ نماز پڑھی یعنی ریاء کاری کی تاکہ اس کو لوگ بہت زیادہ نماز پڑھنے والا کہیں۔

چوں بمقام خود آمد سفرہ خواست تا تناول کند پسرے داشت صاحب فراست
گفت اے پدر چرادر مجلس سلطاں طعام نخوردی گفت در نظر ایشاں چیزے نخوردم
کہ بکار آید گفت نماز را ہم قضا کن کہ چیزے نکردی کہ بکار آید۔

ترجمہ :- جب اپنے ٹھکانے پر آیا تو دسترخوان مانگا تاکہ کھانا کھائے اس کا ایک لڑکا بہت سمجھدار تھا اس نے کہا اباجی آپ نے بادشاہ کی محفل میں کھانا کیوں نہیں کھایا۔ درویش نے جواب دیا کہ اُن کے سامنے میں نے کوئی چیز اس وجہ سے نہیں کھائی تاکہ دُنیا میں کام آئے۔ لڑکا بولا نماز کی بھی قضاء کر لیجئے کیونکہ آپ نے کوئی ایسی چیز نہیں کی جو آخرت میں کام آئے۔

قطعہ :- اے ہنر ہا نہادہ بر کف دست عیب ہا بر گرفتہ زیر بغل
تاچہ خواہی خریدن اے مغرور روز در ماندگی بسیم و غل

ترجمہ :- (۱) اے وہ شخص کہ تو ہنروں کو ہاتھ پر رکھے ہوئے ہے۔ اور اپنے عیبوں کو بغل کے نیچے چھپائے ہوئے ہے۔

(۲) آخر اے مغرور تو کیا خریدنا چاہتا ہے۔ عاجزی کے دن کھوٹی چاندی ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- بمقام خود اپنی جائے قیام میں آمد آیا۔ سفرہ دسترخوان۔ تا علت کے لئے ہے۔ تاکہ۔ تناول کند کھانا کھائے۔ چرا کیوں۔ نخوردی نہ کھایا۔ چیزے میں ی تغیر کے لئے ہے۔ کوئی چیز۔ کہ کاف تعلیل کے لئے ہے۔ نماز را ہم قضا کن نماز کی بھی قضا کیجئے۔

مطلب یہ ہے کہ ہوشیار اور عقلمند لڑکے نے کہا جب بات ایسی ہی ہے کہ کم کھانے کی وجہ سے بادشاہ کی عقیدت بڑھ جائے اور دنیا میں کام آئے تو نماز کا بھی اعادہ کر لیجئے۔ اس لئے کہ آپ نے ریاکاری اور دکھاوے کے لئے نماز پڑھی ہے اور ایسی نماز آخرت میں کام نہیں آسکتی۔ اس لئے دوبارہ نماز پڑھ لیجئے تاکہ آخرت میں کام آئے۔ ہنر ہا ہنر کی جمع ہے۔ زیر بغل بغل میں۔ مغرور دھوکہ باز سیم و غل مرکب توصیفی ہے۔ کھوٹی چاندی۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ درویشوں کو چاہئے کہ ریاکاری سے پرہیز کریں اس لئے کہ آخرت میں

ریاکاری سے کئے ہوئے اعمال کام نہ آئیں گے اور بڑی رسوائی اٹھانی پڑے گی۔

حکایت (۷) یاد دارم کہ در ایام طفولیت معتقد بودم و شب خیز و موع زبده، پادشاه تاشی در خدمت پدر رحمۃ اللہ علیہ نشستہ بودم وہمہ شب دیدہ برہم نہ بستہ و نہ صبح عزیز در کنار گرفته و طائفہ گرد ما خفتہ پدر را کفتم ازیں جماعت یکے سر بر نمی دارد اگر دو گانہ بگذارد چنان خفتہ اند کہ کوئی مردہ اند گفت اے جان پدر اگر تو نیز بخفتی از ان بہ کہ در پوستین خلق افتی۔

ترجمہ :- مجھے ابھی تک یاد ہے کہ میں اپنے بچپن کے زمانہ میں بڑا عبادت گزار شب بیدار تھا۔ اور زبده و پادشاه کی خدمت میں تھا۔ اتفاقاً ایک رات کو میں پدر بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور ساری رات آنکھ نہ پٹی تھی، قرآن شریف بغل میں لئے ہوئے تھا۔ اور ایک جماعت ہمارے پاس سو رہی تھی میں نے باپ سے کہا کہ اس جماعت میں سے ایک بھی سر نہیں اٹھلے تاکہ تہجد کی نماز پڑھ لے ایسے سو رہے ہیں کہ جیسے مر گئے ہوں والد صاحب نے کہا کہ اے بیٹا اگر تو بھی سو جاتا تو اس سے اچھا تھا کہ مخلوق کی بدگوئی اور غیبت میں پڑے۔

قطعہ :- نہ بیند مدعی جز خوشیشتن را کہ دارد پردہ پندار در پیش
گرت چشم خدا بنی بہ بخشند نہ بنی ہچکس عاجز تر از خویش

ترجمہ :- (۱) دعویٰ کرنے والا اپنے سوائے کسی کو نہیں دیکھتا۔ اسلئے کہ غرور کا پردہ اپنے سامنے رکھتا ہے۔
(۲) اگر خدا تجھ کو خدا بنی کی آنکھ بخش دے۔ تو تو کسی کو اپنے سے زیادہ عاجز نہ دیکھے گا۔
حل الفاظ و مطلب :- ایام طفولیت بچپن کا زمانہ۔ معتقد عبادت گزار۔ شب خیز شب بیدار یعنی تہجد گزار موع زبده، عاشق زبده تقویٰ، پرہیز گاری۔ ہمہ شب پوری رات۔ مصحف قرآن۔ طائفہ جماعت۔ جمع طوائف۔ گردما۔ ہمارے پاس۔ دو گانہ دور کعت۔ بگذارد ادا کریں۔ چنان اس طرح۔ اے جان پدر اے باپ کی جان۔ حقیقی تو سو جاتا۔ مدعی باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ دعویٰ کرنے والا، بڑے چہرہ کر باتیں بنانے اور ڈٹکیں مارنے والا۔ خوشیشتن را اپنے آپ کو۔ پردہ پندار بڑائی و تکبر کا پردہ۔ گرت یہ لفظ اگر اور ت ضمیر سے مرکب ہے۔ معنی ہیں۔ اگر تجھ کو۔ اگر کا ہمزہ وزن شعری کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے۔ چشم خدا بنی بصیرت کی آنکھ۔ ہچکس کسی کو کمتر۔ مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے بصیرت کی آنکھ دی ہے تو تم کسی کو کمتر اور حقیر نہ سمجھو۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ درویشوں اور عبادت گزاروں کو چاہئے کہ وہ اپنی عبادت پر گمنام نہ کریں اور دوسروں کو حقیر و کمتر نہ سمجھیں۔

حکایت (۸) یکے را از بزرگاں بکھلے اندر ہی ستودند و در اوصاف جمیلش

مبالغت ہی کردند سر بر اور دو گفت من آنم کہ من دانم۔

ترجمہ :- بزرگوں میں سے ایک بزرگ کی لوگ محفل میں تعریف کر رہے تھے۔ اور اس کے عمدہ اوصاف میں مبالغہ کر رہے تھے اس بزرگ نے سر اٹھایا اور کہا میں ایسا ہوں کہ میں خود ہی جانتا ہوں۔

شعر :- کَفِيتُ اَذَى يَا مَنْ يَّعْذُ مُحَاسِنِي عَلَا يَنْتَقِي هَذَا وَلَمْ تَدْرِ بِاطْنِي

ترجمہ :- اے میری خوبیاں شمار کرنے والے تو میرے ستارے کے لئے کافی ہے۔ یہ بی ظاہری حالت تو یہ ہے اور میری اندرونی حالت تو جانتا نہیں۔

قطعہ :- تخصم پچشم عالمیاں خوب منظرست وز حبث باطنم سر خجالت فکندہ پیش طاؤس را بہ نقش نگارے کہ ہست خلق تحسین کنند او بخل از زشت پائے خویش

ترجمہ :- (۱) میری ذات دنیا والوں کی نظر میں بہت اچھی ہے۔ اور میرے باطن کی گندگی کی وجہ سے شرمندگی کا سر جھکا ہوا ہے۔

(۲) مور کی اس ظاہری نقش و نگار کی وجہ سے۔ پوری دنیا تعریف کرتی ہے اور وہ اپنے پچشم کی بد صورتی سے شرمندہ ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- ہی ستودند ماضی استمراری سے جمع غائب کا صیغہ ہے۔ لوگ تعریف کر رہے تھے۔ اوصاف ہمیشہ اس کے عمدہ اوصاف۔ مبالغہ بڑھ چڑھ کر کرتا، کہتا، زیادتی بیان کرتا۔ سر بر اور سر اٹھایا۔ من آنم میں وہ ہوں۔ کہ من دانم کہ میں خود ہی جانتا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ میرے اندر جتنے عیوب ہیں اُس کو میں ہی جانتا ہوں میرے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ کفیت اذی اے وہ شخص جو میری اچائیاں بیان کر رہا ہے تو میرے ستارے کے لئے کافی ہے۔ یہ تو صرف میرا ظاہر ہے۔ میرے باطن کی تجھے کیا خبر ہے۔ اذی تکلیف دینا ستانا۔ یا حرف ندا ہے اے۔ یَعْذُ واحد غائب فعل مضارع معروف ہے۔ شمار کر رہا ہے۔ محاسن خلاف قیاس حسن کی جمع ہے۔ یعنی لفظ محاسن حسن کی جمع ہے مگر قاعدہ کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ فعل کی جمع مفاعل کے وزن پر نہیں آتی۔ علانی میرا ظاہر لم تدْرِ اصل میں تدْرِ کی تمام کی وجہ سے پتہ نہ گئی۔ تو نہیں جانتا۔ باطنی میرے باطن کو۔ تخصم میری ذات۔ خوب منظر خوبصورت۔ حبث خباثت، گندگی۔ خجالت شرمندگی، گندہ اصل میں اگندہ ہے وزن شعری کی وجہ سے ہمزہ گر گیا ہے۔ طاؤس مور۔ تحسین کنند تعریف کرتے ہیں۔ زشت پائے پاؤں کی بد صورتی۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویش اپنی تعریف سن کر خوش نہیں ہوا کرتے بلکہ اپنے گناہوں پر نظر کر کے شرمندہ رہتے ہیں۔

حکایت (۹) :- یکے از صلحائے کوہ لبنان کہ مقامات او در دیار عرب مذکور بود

و کرامت او مشہور بجامع دمشق در آمد بر کنار بر کہ گلاسہ طہارت ہی ساخت پائش

بلغزید و بحوض در افتاد بمشقت بسیار ازال جایگہ خلاص یافت چوں از نماز پیر و اختدیکے
از جملہ اصحاب گفت مرا مشکلی ہست گفت آں چیست گفت یاد دارم کہ شیخ بر روی
دریائے مغرب برفت و قدمش تر نشد امر و زچہ حالت بود کہ دریں قائمتے آب از ہلاک
چیزے نمازند شیخ سر بجیب تفکر فرو بردہ پس از تا مائل بسیار سر آورد و گفت نشیدہ کہ سید
عالم صلی اللہ علیہ وسلم گفت لی مع اللہ وقت لا یسغنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل
و نگفت علی الدوام وقتے چنین بودے کہ بحیرئیل و میکائیل پیر داختے و دیگر وقت با حصہ

وزینب در ساختے مُشاہدۃ الأبرار بین التجلی والایستقامی نمایند و می رُبایند
ترجمہ :- کوہ لبنان کے بزرگوں میں سے ایک بزرگ جس کے مراتب عرب کے ممالک میں ذکر کئے جاتے تھے (یعنی
لوگ بیان کرتے تھے) اور جن کی کرامتیں بہت مشہور تھیں۔ دمشق کی جامع مسجد میں آئے اور چونے سے بنے ہوئے
حوض کے کنارے پر وضو بنا رہے تھے اس میں ان کا پاؤں پھسل گیا اور حوض میں جا پڑے اور بڑی مشکل سے اُس جگہ سے
پھٹکار پایا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان کے رفقاء میں سے ایک شخص نے کہا مجھے ایک اشکال ہے۔ شیخ نے پوچھا وہ کیا
ہے وہ بولا مجھے یاد ہے کہ شیخ ایک مرتبہ دیار مغرب کے پانی پر سے گذر گئے اور اُن کا قدم تر نہیں ہوا آج کیا ہو گیا تھا کہ اس
قد آدم پانی میں مرنے میں کوئی کسر ہی نہیں رہی شیخ نے فکر کی وجہ سے سر جھکا لیا اور بہت دیر سوچنے کے بعد سر اٹھایا اور
جواب دیا کہ کیا تو نے نہیں سنا ہے کہ سردار عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے لئے خداوند قدوس کے ساتھ
ایک وقت ایسا ہے کہ اس وقت نہ کسی مقرب فرشتہ کی گنجائش ہوتی ہے اور نہ بھیجے ہوئے نبی کی۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ ہمیشہ
ایسا ہی ہوتا ہے ایک وقت ایسا ہوتا تھا کہ جبرئیل و میکائیل کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے اور دوسرے وقت حصہ اور زینب
کے ساتھ رہتے تھے۔ نیکوں کی حالت مُشاہدہ تجلی اور پردہ پوشی کے درمیان میں ہے۔ دکھاتے ہیں اور لے جاتے ہیں۔

حل الفاظ و مطلب :- صلحائے صالح کی جمع ہے۔ معنی ہیں نیک لوگ۔ کوہ لبنان لبنان پہاڑ۔ لبنان۔
ام کے ضمہ کے ساتھ ایک پہاڑ کا نام ہے جو ملک شام میں واقع ہے۔ اور شیخ سعدی کے زمانے میں فقراء اور
صلحاء اس میں رہا کرتے تھے۔ دیار عرب مرکب اضافی ہے۔ عرب کے ممالک مذکور بود زبان زد تھے۔ یعنی
اس بزرگ کے مراتب اور درجات کا لوگ تذکرہ کرتے تھے۔ کرامت وہ امور جو خلاف عادت غیر نبی کے
ہاتھ سے سرزد ہوں۔ جمع کرامات ہے۔ جامع دمشق دمشق کی جامع مسجد۔ جامع مسجد اس بڑی مسجد کو کہتے
ہیں جس میں جمعہ کی نماز بھی ہوتی ہو۔ در آمد اس میں لفظ در زائد ہے۔ کنار کنارہ۔ برکہ حوض۔ دمشق
ملک شام کے ایک مشہور شہر کا نام ہے۔ کلاسہ کاف کے زبر کے ساتھ ہے کلس سے بنایا گیا ہے۔ گچ اور چونہ
کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لہذا کلاسہ کے معنی یہ ہوں گے جو گچ اور چونہ سے ملا کر بنایا گیا ہو۔ طہارت
اسی سائست وضوء بنا رہے تھے۔ بلغزند پھسل گیا۔ حوض، جمع حیاض۔ در افتاد گر پڑے۔ جا پڑے بمشقت

بسیار بڑی مشکل ہے خاص معنی میں پھنکارا۔ ازاں جایک۔ اس جگہ ہے۔ چہ داخند فارغ ہوئے۔ ہمارے تمام۔ اصحاب رفقاء ساتھی۔ یعنی مریدین حضرات۔ مٹیل ایک پریشان کن مسئلہ ترغذ تر نہیں ہوا۔ دریں قاتلے اس قدر آدم میں۔ بجیب فکر فکر کی وجہ ہے۔ فرو بردہ نیچے لے گئے۔ یعنی سر جھکالیا۔ تاہل بسیار مرکب تو مسلمی ہے۔ دیر تک سوچنا۔ سر آورد سر اٹھایا۔ سید رخ سردار۔ شیخ نے جواب دیا کہ کیا تم نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی نہیں سنا ہے کہ حق تعالیٰ کے ساتھ میرے لئے ایک وقت ایسا آتا ہے جس میں اس وقت میرے ساتھ نہ کسی نبی مرسل کی گنجائش ہوتی ہے اور نہ کسی مقرب فرشتہ کی۔ جبرئیل و میکائیل یہ دونوں مقرب فرشتوں کا نام ہے۔ حصہ حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ہیں اور حضرت عمر فاروقؓ کی صاحبزادی ہیں۔ ہجرت کے تیسرے سال آپ ﷺ کا نکاح ان سے ہوا۔ زینبؓ یہ بھی زوجہ مطہرہ میں سے ہیں۔ اور جحش صحابی کی لڑکی تھیں۔ مُشاهدة الابوار الخ یعنی اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے لئے حق تعالیٰ کے دیدار کا میسر ہونا تجلی اور مستور ہونے کے درمیان دائرہ رہتا ہے۔ الحاصل شیخ نے مرید کو جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے ولیوں کی ہر وقت یکساں کیفیت نہیں ہوتی۔ کبھی تجلی کا ظہور ہوتا ہے۔ اور کبھی پردہ آجاتا ہے۔

فردہ دیدار می نمائی و پرہیز میکنی بازار خویش و آتش ماتیز میکنی

ترجمہ :- تو دیدار کراتا ہے اور پرہیز کرتا ہے۔ تو اپنا بازار اور ہمارے شوق کی آگ تیز کرتا ہے۔

قطعہ :- اَشَاهِدُ مَنْ اَهْوَى بِغَيْرِ وَاسِيْلَةٍ فَيَلْحَقْنِي شَانَ اَضْلُ طَرِيْقًا
يُوْجِبُ نَارًا اَنْتُمْ يُطْفِئُ بِرَشْتِهِ لَذَاكَ تَرَانِي مُحْرَقًا وَ غَرِيْقًا

ترجمہ :- (۱) میں جس سے عشق کرتا ہوں اس کو بغیر وسیلے کے دیکھتا ہوں۔ پھر مجھے ایک ایسی حالت لاحق ہوتی ہے کہ راستہ سے بھٹک جاتا ہوں۔

(۲) آگ بھڑکاتا ہے اور پھر پانی چھڑک کر اُسے بجھاتا ہے۔ اسی وجہ سے تو مجھ کو جلا ہوا اور ڈوبا ہوا دیکھتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- می نمائی تو دکھاتا ہے۔ آتش ما ہماری آگ یعنی ہماری محبت کی آگ۔ اَشَاهِدُ میں دیکھتا ہوں۔ نظارہ کرتا ہوں۔ مَنْ اَهْوَى من اہوی جس سے عشق کرتا ہوں۔ جس کی خواہش کرتا ہوں۔ بغیر وَاسِيْلَةٍ بغیر واسطہ کے۔ فَيَلْحَقْنِي پس مجھے لاحق ہوتی ہے۔ شَانَ حالت۔ اَضْلُ طریقاً میں راستہ سے بھٹک جاتا ہوں۔ يُوْجِبُ نَارًا جمع نیران یطفتی بجھاتا ہے رشتہ چھینٹا مارتا۔ تَرَانِي تو مجھے دیکھتا ہے۔ مُحْرَقًا باب افعال اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ معنی ہے جلا ہوا۔ غَرِيْقًا کبھی فعلیل مفعول کے معنی میں آتا ہے۔ اس طرح یہاں غریق مغروق کے معنی میں ہے۔ ڈوبا ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ شیخ نے مرید کو جواب دیتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ میں اپنے محبوب کا کسی واسطہ کے بغیر نظارہ کرتا ہوں تو میرے اندر ایسی ایسی کیفیت ہو جاتی ہے جس سے راہِ حق سے بھٹک جاتا ہوں۔ اور وہ محبوب کبھی تو عشق کی آگ میں بھڑک دیتا ہے اور کبھی وصال کا ایک چھینٹا مار کر اس کو بالکل ٹھنڈا کر دیتا ہے اس وجہ سے تو مجھے

دیکھ رہا ہے کہ میں عشق کی آگ میں جلا ہوا اور وصال کے چھینٹے میں ڈوبا ہوا ہوں۔

مثنوی :- یکے پر سید ازاں گم کردہ فرزند کہ اے روشن گہر پیر خردمند
زمصرش بوئے پیرا ہن شنیدی چرا در چاہ کنعانش ندیدی
بگفت احوال ما برقی جہان ست دے پیدا و دیگر م نہان ست
گہے بر طارم اعلیٰ نشینم گہے بر پشت پائے خود نہ ینم
اگر درویش بر حالے بماندے سر دست از دو عالم بر فشاندے

ترجمہ :- (۱) ایک شخص نے اس گم کردہ فرزند سے پوچھا۔ کہ اے روشن دل عقل مند بڑھے۔

(۲) تو نے مصر سے یوسفؑ کے پیرا ہن کی خوشبو سونگھی۔ تو نے کنعان کے کنویں میں اسے کیوں نہ دیکھا۔

(۳) انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا حال چمکنے والی بجلی کی طرح ہے۔ ایک دم ظاہر اور دوسرے وقت پوشیدہ ہے۔

(۴) کبھی ہم بلند کوٹھے پر بیٹھتے ہیں۔ اور کبھی اپنے پاؤں کی پشت کو بھی نہیں دیکھتا۔

(۵) اگر فقیر ایک حال پر رہا کرتا۔ تو دونوں عالم سے ہی ہاتھ جھاڑ دیتا۔

حل الفاظ و مطلب :- روشن گہر مرکب تو صنی ہے۔ روشن دل۔ پیر خردمند یہ بھی مرکب تو صنی

ہے۔ عقلمند بڑھا۔ مصر کے لغوی معنی شہر ہیں۔ لیکن مصر سے یہاں وہ ملک مراد ہے جو افریقہ کے شمال مشرق

میں واقع ہے اور جو حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ اور فرعونؑ العین کی وجہ سے لوگوں کے درمیان معروف

و مشہور ہے۔ بوی پیرا ہن مرکب اضافی ہے۔ پیرا ہن کی خوشبو۔ شنیدی تو نے سنا ہے۔ چرا حرف استفہام

ہے۔ معنی ہیں کیوں۔ چاہ کنواں۔ کنعان وہ جگہ جہاں حضرت یعقوب علیہ السلام تشریف فرما تھے۔ اور وہی

جگہ حضرت یوسفؑ کا مسکن تھی۔ اسی کنعان کے کنویں میں بھائیوں نے دشمنی اور عداوت و بغض و حسد کی وجہ

سے حضرت یوسفؑ کو ڈالا تھا۔ ندیدی واحد حاضر فعل ماضی مطلق بحث نفی ہے۔ آپ نے نہیں دیکھا۔ احوال

ما ہمارے احوال۔ برقی جہاں چمکنے والی بجلی۔ دی ایک سانس۔ ایک دم، ایک وقت۔ پیدا ظاہر۔ نہاں

پوشیدہ۔ گہے کبھی۔ طارم اعلیٰ بلند کوٹھا۔ یہاں طارم اعلیٰ سے قرب الہی کا وہ مقام ہے جہاں کشف ہوتا

ہے۔ ماندے ماضی تمنائی ہے۔ رہتے۔ رہتا۔ سر بر فشاندے سر جھاڑ دیتا۔ یعنی دونوں عالم کو ترک کر دیتا۔ اور

صرف اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا۔ بزرگ صاحب نے جواب دیتے ہوئے حضرت یعقوبؑ اور یوسفؑ کا

واقعہ ذکر فرمایا۔ کہ ایک شخص نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ اس قدر روشن دل ہیں کہ جب

یوسف علیہ السلام کی قمیص مصر سے آرہی تھی تو اس وقت آپؑ نے فرمایا کہ مجھے یوسفؑ کی خوشبو آرہی ہے۔

مگر جب کہ یوسفؑ کو کنویں میں ڈالا تو کیوں خبر نہ ہوئی؟ حالانکہ وہ کنواں کنعان ہی میں تھا۔ تو انہوں نے جواب

دیا کہ ہمارا حال ایسا ہے جیسا کہ چمکنے والی بجلی ہر وقت ظاہر نہیں ہوتی اسی طرح کبھی ہم مقامات عالیہ حاصل

کر لیتے ہیں اور عرش تک کی خبر لیتے ہیں اور کبھی اپنے پاؤں کی پشت بھی دیکھ نہیں پاتے۔ اگر ہمیشہ ولیوں کی ایک ہی کیفیت رہتی تو دونوں عالم یعنی دنیا و آخرت سے کنارہ کش ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا۔ الغرض اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویشوں کی ہمیشہ ہمیش ایک ہی حالت نہیں رہتی۔ اُن حضرات کو کبھی بے پیش آتا ہے۔ تو کبھی قبض کبھی عروج ہوتا ہے تو کبھی نزول۔ اس لئے اگر کسی وقت عام لوگوں جیسی حالت ہو جائے تو فقیر و درویش کو اس سے رنجیدہ نہ ہونا چاہئے۔ اور مریدین کو بد اعتقادی سے بچنا چاہئے۔

حکایت (۱۰) در جامع بعلبک وقتے کلمہ چند ہی گفتیم بطریق وعظ باجماعتے افسردہ دل مردہ راہ از عالم صورت بعالم معنی نبردہ دیدم کہ نقسم در نمی گیر دو آتشم در میز م ترا اثر نمی کند در رخ آمد م تربیت ستوراں و آئینہ داری در محلت کوراں ولیکن در معنی باز بود و سلسلہ سخن در از در معنی ایں آیت کہ وَنَحْنُ اقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرْدِ سخن بجائے رسانیدہ بودم کہ می گفتیم۔

ترجمہ :- ایک وقت میں بعلبک کی جامع مسجد میں چند باتیں بطور وعظ ایک افسردہ اور مردہ دل جماعت سے کہہ رہا تھا جو عالم ظاہر سے عالم باطن کی طرف پہونچائی نہ تھا میں نے دیکھا کہ میری نصیحت کا اثر نہیں ہو رہا ہے اور میری آگ گیلی لکڑیوں میں اثر نہیں کر رہی ہے مجھے افسوس ہوا کہ میں کی تربیت کرنے اور اندھوں کو آئینہ دکھانے سے۔ لیکن حقائق کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور بات کا سلسلہ دراز تھا۔ اس آیت کے معنی میں کہ ہم اس بندے سے اس کی شے رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ میں نے بات یہاں تک پہونچائی تھی کہ کہہ رہا تھا۔

قطعہ :- دوست نزدیکتر از من بمن ست ویں عجب ترکہ من از دے دورم
چہ کنم باکہ تو اں گفت کہ او در کنار من و من مہجورم

ترجمہ :- (۱) دوست مجھ سے بھی زیادہ میرے پاس ہے۔ اور اس سے زیادہ تعجب کی بات ہے کہ میں اس سے دور ہوں۔
(۲) میں کیا کروں اور کس سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ وہ میری بغل میں ہے اور میں اس سے جد ہوں۔

حل الفاظ و مطلب :- جامع بعلبک مرکب اضافی ہے۔ بعلبک کی جامع مسجد۔ بعلبک ملک شام کا ایک مشہور شہر ہے۔ چونکہ وہاں کے لوگ بعل نام ایک بت کی پرستش کرتے تھے اس لئے اس شہر کا یہ نام پڑ گیا۔
وقتے ایک وقت۔ کلمہ چند مرکب توصیفی ہے۔ چند کلمات، چند باتیں۔ ہی کثرت ماضی استمراری سے واحد حکم کا صیغہ ہے۔ میں کہہ رہا تھا۔ بطریق وعظ بطور وعظ و نصیحت کے۔ وعظ جمع خلاف قیاس مواظظ آتی ہے۔ بمعنی نصیحت کرنا۔ باجماعتی اخیر میں یای موصولہ ہے۔ ایک ایسی جماعت سے جو۔ افسردہ دل رنجیدہ دل اور مردہ تھی۔ عالم صورت عالم ظاہر۔ یعنی دنیا۔ بعالم معنی عالم باطن کی طرف۔ یعنی آخرت کی

طرف۔ قسم میری نصیحت۔ در نمی گیرد اثر نہیں کرتی ہے۔ آئتم میری آگ۔ ہیزم تر مرکب تو صلی ہے۔ بھگی لکڑی۔ در بلیغ افسوس۔ سوراں سوراں کی جمع ہے۔ بمعنی گدھے۔ گھوڑے۔ تربیت رخ تعلیم و تہذیب۔ اخلاق کی تعلیم دینا۔ کوراں کور کی جمع ہے۔ معنی ہیں اندھے۔ لیکن در معنی باز بود یعنی ابھی تک میں وعظ ہی کر رہا تھا۔ اور آیت شریفہ نحن اقرب الیہ من حبل الودید کے یعنی بیان کرنے میں گفتگو کا سلسلہ دراز تھا۔ رسانیدہ بودم میں نے پہنچائی تھی۔ ازیں مجھ سے۔ دوست نزدیک ترست دوست بہت زیادہ نزدیک ہے۔ دیں عجب تر اور یہ بہت زیادہ تعجب کی بات ہے۔ چہ کنم کیا کروں۔ کنار بغل مہجورم میں اس سے جدا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ دوست تو میرے شہ رگ سے بھی زیادہ مجھ سے قریب ہے یعنی خداوند قدوس شہ رگ سے بھی زیادہ انسان کے قریب ہے۔ لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ انسان اس سے بہت دور ہے۔

من از شرابِ ایں سخن مست بودم و فصالہ قدح در دست کہ روندہ بر کنارِ مجلس گذر کرد و دورِ آخر دروے اثر نعرہ بزد کہ دیگران بموافقت وے در خروش آمدند و حاضران مجلس در جوش گفتم سبحان اللہ دورانِ باخبر در حضور و نزدیکانِ بے بصر دور۔

ترجمہ :- میں اس بات کی شراب سے مست تھا اور پیالہ کی پچی ہوئی میرے ہاتھ میں تھی۔ کہ ایک جانے والے نے مجلس کے کنارے پر گزر کیا۔ اور آخری دور نے اس میں اثر کیا نعرہ لگایا کہ دوسرے لوگ بھی اس کی موافقت میں شور میں آئے، اور حاضرین مجلس جوش میں آگئے میں نے کہا۔ سبحان اللہ۔ جو دور کے لوگ ہیں وہ باخبر ہونے کی وجہ سے سامنے ہیں۔ اور نزدیک والے اندھے ہونے کی وجہ سے دور ہیں۔

قطعہ :- فہم سخن گر نکند مستمع قوتِ طبع از متکلم مجوی
فست میدانِ ارادت بیار تا بزند مردِ سخن گوئے گوئی

ترجمہ :- (۱) اگر سننے والا بات سمجھنے کا (ارادہ) نہ کرے۔ تو بات کرنے والے سے قوتِ طبع مت ڈھونڈ۔
(۲) عقیدت کے میدان کی کشادگی لا۔ تاکہ کلام کرنے والا کلام کی گیند مارے۔
حل الفاظ و مطلب :- شرابِ ایں سخن اس بات کی شراب۔ مست بودم میں مست ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ اس بات کے نشہ میں مست تھا۔ فصالہ بجا ہوا۔ قدح پیالہ فصالہ قدح پیالے کی پچی ہوئی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ابھی کچھ کلمے کہنے کے لئے باقی تھے۔ روندہ جانے والے۔ بر کنار مجلس مجلس کے کنارے پر۔ دور آخر آخری دور۔ نعرہ بزد زور سے چیخا خروش شور حاضران موجودہ لوگ سبحان اللہ اللہ کی ذات پاک ہے۔ دوران دور والے۔ حضور سامنے۔ بھر بینائی۔ مطلب یہ ہے کہ میری گفتگو چل ہی رہی تھی کہ گفتگو کی آخری کڑی نے دور میں بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص پر اثر کیا اور وہ چیخ ماری اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی جوش میں آکر چیخنے لگے میں نے کہا سبحان اللہ یعنی کیسی تعجب کی بات ہے کہ دور رہنے والے باخبر حقیقت میں قریب ہیں اور مجلس کے

اندہر قریب رہنے والے اندھے ہیں۔ فصحت کشادہ، ارادت عقیدت بپار، قوت طبع۔ سمجھنے کی قوت۔ متکلم بات کرنے والا۔ تابزندگویی تاکہ گیند مارے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر سننے والا کلام کو نہیں سمجھتا تو پھر کہنے والے کی طبیعت بگھ جاتی ہے۔ اے مخاطب کلام سننے سے پہلے اعتقاد پیدا کر لے تاکہ متکلم فراخ دلی سے کلام کرے۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر وعظ کا اثر کسی وقت ظاہر نہ ہو تو وعظ کہنے والے کو بد دل نہ ہونا چاہئے اور سننے والوں کو علماء و صلحاء کی باتوں کو پوری عقیدت کے ساتھ سنا چاہئے اس لئے کہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے اعتقاد شرط ہے۔

حکایت (۱۱) :- شبے در بیابانِ مکہ از بیخوابی پائے رقصم بماند سر بہنام و شہرِ باں را گفتم دست از من بدار۔

ترجمہ :- ایک رات مکہ مکرمہ کے جنگل میں نہ سونے کی وجہ سے میرے اندر چلنے کی طاقت باقی نہ رہی تھی میں نے سر رکھ دیا یعنی لیٹ گیا اور اونٹ والے سے کہا کہ مجھ سے ہاتھ اٹھالے۔

قطعہ :- پائے مسکین پیادہ چند رود کز تحمل ستوہ شد بختی
تا شود جسم فریبے لاغر لاغرے مردہ باشد از سختی

ترجمہ :- (۱) پیدل چلنے والے غریب کا پاؤں کب تک چلے گا۔ کہ بوجھ اٹھانے سے اونٹ عاجز ہو گیا ہے۔

(۲) جب تک موٹے آدمی کا جسم دبلا ہوگا۔ ایک دبلا آدمی تکلیف سے مر جائے گا۔

گفت اے برادر حرم در پیش ست و حرامی از پس اگر رفتی بُردی واگر رفتی مُردی نشیدہ کہ گفتہ اند۔

ترجمہ :- اونٹ والے نے کہا اے بھائی حرم سامنے ہے اور چور پیچھے لگے ہوئے ہیں اگر تو چلا تو جان بچا لیجا بیگا اور اگر سو گیا تو مرا کیا تو نے نہیں سنا ہے کہ لوگوں نے کہا ہے۔

بیت :- خوش ست زیرِ مغیلاں براہِ خفت بادیہ
شبِ رحیل ولے ترکِ جاں باید گفت

ترجمہ :- کوچ کی رات بولوں کے نیچے جنگل کے راستہ میں سونا بہتر ہے۔ لیکن جان سے ہاتھ دھو لینے چاہئیں

حل الفاظ و مطلب :- بیابانِ مکہ مرکب اضافی ہے مکہ کے جنگل۔ بیخوابی بغیر نیند کے۔ سر بہنام

میں سے سر رکھ دیا۔ یعنی لیٹ گیا۔ دست از من بدار ہاتھ مجھ سے اٹھالے۔ پائے مسکین پیادہ پائے

مضاف مسکین موصوف۔ پیادہ صفت موصوف ملکہ مضاف الیہ ہو پائے مضاف کا۔ معنی ہیں پیدل چلنے

والے غریب کا پاؤں۔ مسکین محتاج، غریب۔ جمع مساکین۔ چند رود کب تک چلے گا۔ تحمل برداشت

کرنا۔ بوجھ اٹھانا۔ ستوہ عاجز ہونا۔ سختی وہ اونٹ جس کی پشت پر دو کوہاں ہوتے ہیں۔ اس نسل کو بخت نصر نامی

بادشاہ نے تیار کر لیا تھا اس لئے اس نسل کے اونٹوں کو سختی کہا جانے لگا۔ جسم فریبے موٹے آدمی کا جسم، لاغر

ڈبلا۔ باشد ہو جائے۔ سختی تکلیف، پریشانی۔ رفتی تو چلا۔ بُردی تو لے گیا۔ حتیٰ تو سویا۔ مُردی تو مر
مطلب یہ ہے کہ جنگلات کے دور دراز کے اسفار لوگ عام طور سے رات ہی کو کرتے ہیں اور دوپہر کو ٹھہر سکتے
ہیں اور کھانے پینے اور آرام کرنے میں بسر کرتے ہیں اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ سعدیؒ بھی اسی سفر پر
پیدل سفر کر رہے تھے اور قافلہ میں جو اونٹ سوار تھا وہ ان کا دوست تھا جب سعدیؒ چلتے چلتے تھک گئے تو عاجز ہو کر
ایٹ گئے اور اپنے دوست و ساتھی سے کہا مجھے مت جگانا دوست نے کہا کہ حرم قریب ہے اس لئے اگر آپ چلتے رہیں
تو بچ جائیں گے اور جان و مال محفوظ رہے گا۔ اور چور چونکہ پیچھے لگے ہوئے ہیں اسلئے اگر آپ سو گئے تو سمجھ لیجئے کہ
جان و مال کی خیریت نہیں۔ خوش ست اچھا ہے۔ زیر مغیلاں بولوں کے نیچے۔ براہ بادیہ جنگل کے راز
میں۔ شب رحیل کوچ کی رات۔ ولے لیکن ترک جان بیاہد جان سے ہاتھ دھولینا چاہئے۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جنگل کے خطرناک اسفار میں آرام و راحت کا خیال ترک کر دینا چاہئے
اس لئے کہ سو جانا گویا کہ اپنے کو بلاکت میں ڈالنا ہے۔ نیز یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ رفقاء اور ساتھیوں سے
جدائی اختیار نہ کرنی چاہئے۔

حکایت (۱۲) : پار سائے را دیدم بر کنارِ دریا کہ زخمِ پلنگ داشت و بچِ دار وہ
نمی شد مدتِ ہا در اں رنجور بود و شکرِ خدائے عز و جل علی الدوام گفتے پر سیدندش کہ
شکرِ چہ میگوئی گفت شکرِ آنکہ بمصیبتِ گرفتارم نہ بمعصیت۔

ترجمہ :- میں نے ایک پرہیزگار کو دریا کے کنارے پر دیکھا کہ وہ چپتے کا زخم رکھتا تھا۔ اور کسی دوا سے اچھا نہیں
ہوتا تھا۔ عرصہ دراز تک اس تکلیف میں مبتلا رہا۔ اور ہمیشہ خدائے بزرگ و برتر کا شکر ادا کرتا رہتا تھا۔ لوگوں
نے پوچھا کہ تو کس بات کا شکر ادا کرتا ہے؟ اس پر ہیزگار نے فرمایا اس بات کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں مصیبت
میں گرفتار ہوں مگر گناہ میں نہیں ہوں۔

قطعہ :- اگر مزارِ بلشتن دہد آں یارِ عزیز تا گویم کہ در اں دم غمِ جانم باشد
گویم از بندہٗ مسکین چہ گنہ صادر شد کہ دل آزرده شد از من غمِ آنم باشد

ترجمہ :- (۱) اگر مجھ ضعیف کو وہ پیارا دوست قتل کرنے کے واسطے دے دے۔ ہرگز میں یہ نہیں کہوں گا کہ
اس وقت مجھے اپنی جان کا غم ہوگا۔

(۲) میں کہوں گا کہ عاجز بندہ سے کیا گناہ صادر ہوا کہ تو مجھ سے رنجیدہ دل ہوا مجھے اس کا غم ہوگا۔

بلے مردانِ خدا مصیبت را بر معصیت اختیار کنند نہ بنی کہ یوسف صدیق
در اں حالتے چہ گفت قال رَبِّ السَّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ۔

ترجمہ :- سچ ہے کہ اللہ والے گناہ کے مقابلے میں معصیت کو پہاڑ کی مانند سمجھیں اور ان کے لئے یہ گناہوں کی طرف مدینہ کے لئے اس حالت میں کیا کہا تھا۔ اسے خداوند غنا مجھے زیادہ دیکھتا ہے اس چیز سے جس کی طرف یہ مورتیں مجھے بلاری ہیں۔

حل الفاظ و مطلب :- زخم پلنگ پختہ کا زخم۔ داشت رکتا تھا۔ دارہ وہاں مدت یا زمانہ کا لفظ ہے۔ خدا نے عزوجل خدائے بزرگ و برتر کا شکر۔ علی الدوام دائمی طور پر ہمیشہ۔ شکر چینی گوئی کے تو اس بات کا شکر ادا کرتا ہے۔ معصیت نافرمانی۔ یار عزیز مرکب تو مٹی ہے پیارا دوست۔ تا بہ کتب و راہ دوم اس وقت۔ غم جانم اپنی جان کا غم۔ بلے ہاں مردانہ خدا اللہ والے۔ اختیار پسند کرنا۔ یوسف حضرت یوسف اللہ کے برگزیدہ نبی ہیں۔ بھائیوں نے دشمنی کر کے ان کو کنویں میں ڈال دیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ عزیز مصر تک پہنچ گئے اور پھر زلیخا آپ کو برائی کی طرف دعوت دے رہی تھی اور انکی کانٹے والی مورتیں بھی زلیخا کی تائید میں حضرت یوسف کو سمجھا رہی تھیں اور زلیخا نے کہا تھا کہ اگر یہ میرے بھندے میں نہ آئے گا تو میں اس کو قید کر دوں گی اس وقت حضرت یوسف نے فرمایا تھا اور دعاء کی تھی کہ اے پروردگار قید کی معصیت مجھے اس گناہ سے زیادہ پسندیدہ ہے جس کی طرف یہ مجھے بلاری ہے۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ خدا کی مرضی پر راضی رہنا چاہئے اور معصیت پر صبر کرنا چاہئے اور اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ گناہ سے بچنے کے لئے معصیت اٹھانی پڑے تو اس کا بھی تحمل کر لینا چاہئے اور ہر حالت میں حق جل مجدہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ (تفسر غفر اللہ عنہ)

حکایت (۱۳) درویشے را ضرورتی روئے نمود قلمی از خانہ یارے بدزدید و نفقہ کرد حاکم فرمود کہ دستش پرید صاحب گھیم شفاعت کرد کہ من اور انکلہ کردم گفتا بشفاعت تو حد شرع فرو نگذارم گفت انچہ فرمودی راست ست و لیکن ہر کہ از مال وقف چیزے بدزدد قطعش لازم نیاید کہ الفقیر لا یمک ہر چہ درویشاں راست وقف محتاجاں ست حاکم ازوے دست برداشت و ملامت کردن گرفت کہ جہاں بر تو تنگ آمدہ بود کہ دزدی نکردی الا از خانہ چنیں یارے گفت اے خداوند نشنیدہ کہ گفتہ اند خانہ دوستانہ بروب و در دشمنان مکوب۔

ترجمہ :- کسی درویش کو کوئی ضرورت پیش آئی اور اپنے دوست کے گھر سے ایک کبل چرا لیا اور (اس کو فروخت کر کے پیسہ) خرچ کر دیا۔ حاکم نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو۔ کبل والے نے سفارش کی کہ میں نے اس کو معاف کر دیا قاضی نے کہا کہ تیری سفارش پر میں شریعت کی حد نہیں چھوڑ سکتا۔ کبل والے نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا سچ ہے لیکن جو شخص وقف کے مال میں سے چرا لے اس کا ہاتھ کاٹنا ضروری نہیں ہے کیونکہ فقیر اپنے مال کا مالک نہیں ہوتا۔ جو کچھ فقروں کے پاس ہے وہ محتاجوں کے لئے وقف ہے۔ حاکم نے اس

سے ہاتھ اٹھالیا اور اسے ملامت کرنی شروع کی کہ ساری دنیا تیرے لئے تنگ ہو گئی تھی کہ تو نے چوری نہیں کی مگر ایسے دوست کے گھر سے (جس نے تم کو بچالیا) چور بولا کہ جناب کیا آپ نے سنا نہیں ہے کہ لوگوں نے کہا ہے کہ دوستوں کے گھر (کا ساز و سامان) لیجا، دشمنوں کے دروازہ کو نہ کھٹکھا۔

شعر: چوں فردمانی بہ سختی تن بجز اندر مدہ دشمنان را پوست بر کن دوستان را پوست
ترجمہ:- جب تو مصیبت کی وجہ سے عاجز ہو جائے تو اپنے جسم کو عاجزی میں مت دے، دشمنوں کی کھال کھینچ لے اور دوستوں کا پوستین لے لے۔

حل الفاظ و مطلب:- روئے نمود پیش آئی۔ بدزدید پھر لیا۔ وفاقہ کرد اور خرچ کر ڈالا۔ کہ دستش برید شرعی حکم ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ شفاعت سفارش کرنا۔ بخل کسی کو معاف کر دینا۔ فرد نکذارم میں نہیں چھوڑوں گا۔ راست است درست ہے، سچ ہے۔ قطعش اس کا کاٹنا۔ الفقیر لا یمکن فقیر کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ ہرچہ جو کچھ۔ محتاجاں محتاج کی جمع ہے۔ ضرورت مند لوگ۔ ملامت لعن طعن کرنا۔ ازوے دست بداشت اس سے ہاتھ اٹھالیا۔ یعنی چور کو معاف کر دیا۔ بر تو تیری وجہ سے بلا حرف استثناء ہے۔ مگر۔ بر دپ ب زائد ہے۔ ربودن سے روب امر کا صیغہ ہے تو لے جا۔ لے آ۔ ملکوب کو بیدن سے ہے۔ مت کھٹکھا۔ چوں فردمانی جب تو عاجز ہو جائے۔ تن جسم۔ مدہ دادن سے نہیں حاضر۔ مت دے۔ پوست کھال۔ بر کن برکندن سے امر حاضر ہے۔ تو کھینچ لے۔ نکال لے۔ پوستین فارسی لفظ ہے۔ منکھ ہیں۔ کھال کا کوٹ۔ چمڑے کا پتھر۔ یہاں مطلقاً کپڑے کے معنی میں ہے مطلب واضح ہے۔ البتہ اس حکایت کا خلاصہ ذکر کیا جا رہا ہے۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ جو صحیح معنوں میں درویش ہوتا ہے وہ اپنی ہر چیز کا مالک حق جل مجدہ کو خیال کرتا ہے۔ اور اپنے مال کو مال وقف سمجھتا ہے اور معاملات میں نرمی اور چشم پوشی سے کام لیتا ہے۔

حکایت (۱۴) یکے از پادشاہاں پار سائے را دید گفت ہچت از مایاد می آید گفت
بلے وقتے کہ خدای را فراموش میکنم۔

ترجمہ:- بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے ایک فقیر کو دیکھا اور اس سے کہا کہ کبھی تجھے ہماری یاد بھی آتی ہے کہاں جس وقت میں خدا کو بھولتا ہوں تو آپ کو یاد کرتا ہوں۔

فرد: ہر سود و دود آغلش ز درِ خویش براند وال را کہ بخواند بدر کس ندواند

ترجمہ:- ہر طرف دوڑتا پھرتا ہے وہ شخص جس کو خدا اپنے دروازے سے نکال دیتا ہے۔ اور جس شخص کو نکالتا ہے پھر کسی کے دروازے پر نہیں دوڑاتا۔

حل الفاظ و مطلب:- دید واحد غائب فعل ماضی مطلق۔ اس نے دیکھا۔ از مایاد ہماری یاد۔ بلے ہال سچ۔ وقتیکہ جس وقت کہ۔ فراموش بھولنا۔ ہر سو ہر طرف۔ دود و بیدن سے واحد غائب فعل

ولا یقطع المسارقی من عبث اللال ولا من مال السارق فیہ شکرہ (فرد و من کتاب الزینۃ و خطا الزین)

مضارع۔ دوڑتا ہے۔ بدو کس کسی کے دروازے پر۔ نداوند نہیں دوڑاتا۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ درویش کو چاہئے کہ غیر اللہ کے خیال سے اپنے آپ کو پاک رکھے اور ہر ایسا تعلق جو خداوند قدوس کے لئے نہ ہو اس کو خدا سے دوری کی علامت خیال کرے۔

حکایت (۱۵) یکے از صالحاں بخواب دید پادشاہے را در بہشت و پار سائے را در دوزخ پر سید کہ موجب درجات ایں چیست و سبب درجات آں چہ کہ مردم بخلاف آن می پنداشتند ندا آمد کہ ایں پادشاہ بار اوت در ویشاں در بہشت ست و ایں پار ساقرب پادشاہاں در دوزخ۔

ترجمہ :- نیک لوگوں میں سے ایک نیک شخص نے خواب کے اندر بادشاہ کو بہشت میں دیکھا اور ایک درویش کو دوزخ میں دیکھا پوچھا کہ بادشاہ کے اعلیٰ درجات کا سبب کیا ہے اور درویش کے بُرے درجوں کی وجہ کیا ہے کیونکہ آدمی تو اس کے خلاف خیال کرتے تھے۔ آواز آئی کہ یہ بادشاہ درویشوں سے عقیدت کی وجہ سے بہشت میں ہے اور یہ درویش بادشاہوں کی نزدیکی حاصل کرنے کی وجہ سے دوزخ میں ہے۔

قطعہ :- دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع خود را ز عملہائے نکوہیدہ بری دار حاجت بکلاہ بر کی داشتنت نیست درویش صفت باش و گلاہ تتری دار

ترجمہ :- (۱) تیری کلمی اور گدڑی اور تسبیح کس کام آئے گی۔ اپنے آپ کو بُرے اعمال سے علیحدہ رکھ۔ (۲) بر کی ٹوپی تجھے رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ درویشوں کی صفت اختیار کر لے اور تاتاری ٹوپی (سر پر) رکھ حل الفاظ و مطلب :- بخواب نیند۔ بہشت جنت، آرام کی جگہ۔ دوزخ جہنم، تکلیف کی جگہ۔ درجات درجہ کی جمع ہے۔ بلند مرتبہ درجات درگتہ کی جمع ہے۔ پست مرتبہ بخلاف آں اس کے برخلاف۔ ارادت عقیدت۔ تقرب قرب حاصل کرنا۔ دلقت تیری گدڑی۔ مرقع پونڈ لگے ہوئے کپڑے۔ عملہائے عمل کی جمع ہے۔ نگوہیدہ عملہائے کی صفت ہے۔ دونوں کا ترجمہ ہے۔ بُرے کام، برے اعمال۔ بری دار علیحدہ رکھ۔ بر کی باؤ اور را کے فتح کے ساتھ برک کی طرف منسوب ہے۔ اور برک اونٹ کی اون کا بنا ہوا ایک مونا کپڑا ہوتا ہے جس کی ٹوپی وغیرہ نادار اور غریب لوگ بناتے تھے۔ اور فقراء اس زمانے میں عموماً اسی کا کرتا اور ٹوپی بناتے تھے۔ تتری یہ لفظ تاتاری کا مخفف ہے تاتار ملک ترکستان کا ایک علاقہ ہے اس زمانے میں تاتاری ٹوپی سپاہی لوگ اوڑھا کرتے تھے کیونکہ تاتاریوں کی ٹوپی قیمتی ہوا کرتی تھی۔

مطلب :- اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بادشاہوں کے واسطے اللہ والوں سے محبت اور عقیدت رکھنا نجات اور بلندی درجات کا سبب ہے اور فقیروں کے واسطے بادشاہوں کی ہم نشینی اور مصاحبت باعث بربادی ہے۔

حکایت (۱۶) پیادہ سروپا برہنہ باکاروان حجاز از کوفہ بدر آمد و ہمراہی داشتند نظر کردم کہ معلومے نہ داشت خراماں ہی رفت و میگفت۔

ترجمہ :- ایک پیدل چلنے والا ننگے پاؤں ننگے سر حجاز کے قافلہ کے ساتھ کوفہ سے باہر نکلا اور ہمارے ساتھ ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ اپنے پاس کچھ نقدی نہ رکھتا تھا، مستانہ چال چل رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔

قطعہ : نہ باشر بر سوارم نہ چواشر زیر بارم نہ خداوند رعیت نہ غلام شہریارم
غم موجود و پریشانے معدوم ندارم نفسے میزنم آسودہ و عمرے میگزارم

ترجمہ :- (۱) نہ میں اونٹ پر سوار ہوں اور نہ اونٹ کی مانند بوجھ میں دبا ہوا ہوں۔ نہ رعایا کا بادشاہ ہوں نہ بادشاہ کا غلام۔ (۲) موجود کا غم اور معدوم کی پریشانی نہیں رکھتا ہوں، آرام سے سانس لیتا ہوں اور عمر گزارتا ہوں۔

حل الفاظ و مطلب :- سروپا برہنہ ننگے سر اور ننگے پاؤں۔ کاروان قافلہ۔ حجاز عرب کا وہ حصہ جس میں مکہ اور مدینہ اور طائف شامل ہیں۔ کوفہ ملک عراق کے ایک شہر کا نام ہے۔ معلومے کوئی روپیہ پیسہ۔ خراماں اکڑ کر چلنا۔ ٹھک ٹھک کر چلنا۔ مستانہ چال چلنا۔ ہی رفت ماضی استمراری ہے۔ جارہا تھا۔ می گفت ماضی استمراری ہے کہہ رہا تھا۔ اشتر اونٹ۔ بر یہ لفظ اس مقام پر زائد ہے۔ سوارم میں سوار ہوں۔ بار بوجھ۔ خداوند رعیت رعایا کا مالک یعنی بادشاہ۔ شہریار بادشاہ غم موجود مرکب اضافی ہے۔ موجودہ کا غم۔ معدوم جو چیز وقوع پذیر نہیں ہوئی ہے۔ نفسے میزنم آسودہ میں آرام سے سانس لیتا ہوں۔ میں سکون و چین کا سانس لیتا ہوں۔ مطلب :- اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویشوں اور اللہ والوں کو اسباب دنیاوی پر زیادہ اعتماد نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ متوکلین کے مقاصد اسباب ظاہری کے بغیر پورے فرمادیتا ہے۔

اشتر سوارے گفتش اے درویش کجا میروی برگرد کہ بہ سختی بمیری نشید و قدم در بیاباں نہاد و برفت چوں بہ نخلہ محمود بر سیدیم تو انگر را اجل فرار سید درویش ببالینش فرود آمد و گفت۔

ترجمہ :- ایک اونٹ سوار نے اس سے کہا اے درویش تو کہاں جا رہا ہے جا پٹ جا اس لئے کہ تو سختی اٹھاتا اٹھاتا مر جائے گا اس نے نہ سنا اور جنگل میں قدم رکھ دیا اور چلا گیا۔ جب ہم نخلہ محمود پر پہونچے تو اس مالدار کو موت آگئی فقیر اس کے سر ہانے آیا اور بولا۔

مصرع :- مابہ سختی نہ بمردیم و تو بر سخت بمردی

ترجمہ :- ہم تو سختی کے باوجود نہیں مرے اور تو سختی پر مر گیا۔

بیت :- شخصے ہمہ شب بر سر بیمار گریست چوں روز آمد بمرد و بیمار بزیست
ترجمہ :- ایک شخص پوری رات مریض کے سر ہانے رہتا رہا۔ جب دن نکلا تو وہ تو مریگا اور مریض تندرست ہو گیا۔

قطعہ : اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند کہ بژ لنگ جاں بمنزل بُرد
بسکہ در خاک تندرستاں را دفن کردیم وز خم خورده نمرود

ترجمہ :- (۱) اے مخاطب بارہا ایسا ہوا ہے کہ تیز رفتار گھوڑا رہ گیا۔ اور لنگڑا گدھا اپنی جان بمنزل بُرد لے گیا۔
(۲) بہت سی مرتبہ ہم نے تندرستوں کو خاک میں دفن کر دیا اور زخم کھایا ہوا آدمی نہیں مرا۔
حل الفاظ و مطلب :- کجا میروی تو کہاں جا رہا ہے۔ برگرد پلٹ جا۔ ہمیری تو مر جائے گا۔ قدم رُخ
بیر۔ جمع اقدام۔ بیاباں جنگل۔ نہاد رکھا۔ نخلہ محمود مرکب اضافی ہے۔ محمود کا باغ۔ یا نخلہ سے مراد
کھجورستان ہے جو مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان ایک گاؤں کا نام ہے۔ فراف پہلے اجل موت۔ جمع
آجال۔ بخت خاص نسل کا اونٹ جس کے دو کوہاں ہوتے ہیں اور جسے بخت نصر نے تیار کر لیا تھا۔ گریست
روتارہا۔ بسا بہت سی مرتبہ اسپ تیز رو تیز رفتار گھوڑا۔ بژ لنگ مرکب توصیفی ہے۔ لنگڑا گدھا۔ مطلب
واضح ہے۔ حکایت کا خلاصہ اوپر ذکر کر دیا گیا ہے لہذا اسی کو ذہن نشین فرمائیں۔

حکایت (۱۷) : عابدے را پادشاہے طلب کرد اندیشید کہ داروئے بخورم تا
ضعیف شوم تا مگر اعتقادے کہ در حق من دارد زیادت کند آورده اند کہ داروئے
قاتل بود بخورد و بمرد۔

ترجمہ :- ایک عبادت گزار کو ایک بادشاہ نے بلایا اس نے سوچا کہ کوئی ایسی دوا کھاؤں کہ میں کمزور اور ضعیف
ہو جاؤں شاید میرے حق میں جو وہ اعتقاد رکھتا ہے وہ اور زیادہ کرے۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ دوا قاتل تھی
اس نے کھائی اور مر گیا۔

قطعہ : آنکہ چوں پستہ دید مش ہمہ مغز پوست بر پوست بود ہچو پیاز
یار سایان روئے در مخلوق پشت بر قبلہ میکنند نماز

ترجمہ :- (۱) وہ شخص جس کو میں نے پستہ کی طرح سراپا مغز سمجھا تھا۔ وہ پیاز کی طرح چھلکے پر چھلکا نکلا۔
(۲) وہ پرہیزگار جن کی توجہ مخلوق کی طرف ہے۔ وہ گویا قبلہ کی طرف پشت کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

فرد :- چوں بندہ خدائے خویش خواند باید کہ بجز خدا نماند

ترجمہ :- جب بندہ اپنے خدا کو پکارے۔ تو چاہئے کہ خدا کے سوا کسی کو نہ مانے۔
حل الفاظ و مطلب :- طلب کرد بلایا۔ اندیشید اس نے سوچا۔ داروئے کوئی دوا۔ بخورم میں کھاؤں

ضعیف کمزور۔ ڈبلا۔ در حق من میرے متعلق۔ میرے حق میں۔ زیادت کنند زیادہ کر دے۔ داروئے
 قاتل مرکب توصیف ہے۔ قاتل دولہ زہریلی دوا۔ آنکھ وہ شخص جو۔ یہ لفظ آل اسم اشارہ اور کہ اسم
 موصول سے مرکب ہے۔ پستہ یہ لفظ پائے کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ معنی ہیں۔ سبز رنگ کا ایک میوہ جس میں
 صرف مغزی مغز ہوتا ہے۔ پوست چھلکا۔ مطلب یہ ہے کہ جسے میں نے سمجھا تھا کہ یہ پستہ ہے جو کہ خاص
 مغزی مغز ہوتا ہے۔ مگر وہ پیاز نکلا جس میں چھلکا ہی چھلکا ہوتا ہے۔ پشت بر قبلہ پشت قبلہ کی طرف کر کے۔
 میکہ نماز نماز ادا کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ عابد جو ریاکاری سے اور لوگوں کو دکھلانے کے لئے عبادتیں کیا
 کرتا ہے۔ یہ شخص قبلہ کی طرف رخ کر کے اللہ کے واسطے نماز نہیں پڑھ رہا ہے بلکہ لوگوں کیلئے نماز ادا کر رہا
 ہے۔ خدائے خویش اپنا خدا۔ بجز سوا اس فرد کا مطلب یہ ہے کہ نماز وہی قابل قبول ہوگی جس نمازی کے
 دل میں خدا کے سوا کسی دوسرے کا خیال نہ ہو اگر کسی کو یہ حالت نصیب نہیں تو وہ نماز نماز نہیں ہے بلکہ صورت
 اور جسم کے اعتبار سے نماز ہے۔

مطلب :- اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویشوں کو ریاکاری سے پرہیز کرنا چاہئے ورنہ دنیا و آخرت
 دونوں کی بربادی کا اندیشہ ہے۔

حکایت (۱۸) کاروانے رادر زمین یونان بزدند و نعمت بقیاس بردند بازار گاناں
 گریہ وزاری بسیار کردند و خدا پیمبر را بشفاعت آوردند فائدہ نبود۔

ترجمہ :- ایک قافلہ کو یونان کی سر زمین میں لوٹ لیا اور ڈاکو بہت دولت لے گئے سوداگر بہت روئے پیٹے خدا اور
 رسول کا واسطہ دیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔

شعر :- چو پیروز شد وز دستیر رواں چہ غم دارد از گریہ کارواں

ترجمہ :- جب سیل بدل چور کامیاب ہو گیا۔ تو وہ قافلہ کے رونے کا کیا غم کرے گا۔

لقمان حکیم اندراں کارواں بود یکے گفتش از کاروانیاں ایناں را مگر نصیحتے کنی
 و موعظت گوئی باشد کہ برخیز از مال مادست بدارند کہ در بلیغ باشد چندیں نعمت کہ
 ضائع شود گفت در بلیغ باشد کلمہ حکمت بایشاں گفتن۔

ترجمہ :- حکیم لقمان اس قافلہ میں تھے قافلہ والوں میں سے ایک آدمی نے اُن سے کہا کہ آپ اُن ڈاکوؤں کو کوئی
 نصیحت کریں اور کچھ وعظ بیان کریں ممکن ہے کہ ہمارے مال میں سے تھوڑا حصہ ہاتھ میں رکھیں کیونکہ افسوس آتا
 ہے کہ اتنا مال و دولت ضائع ہو جائے۔ حضرت لقمان نے کہا ان سے حکمت کی گفتگو باعث افسوس ہوگی۔

قطعہ :- آہنے را کہ موریانہ بخورد نتواں برد از وہ صیقل زنگ

باسیہ دل چہ سود گفتن و عظم نرود میخ آہنی در سنگ

ترجمہ :- (۱) وہ لوہا کہ جس کو زنگ نے کھالیا ہو۔ تو صیقل سے اس کا زنگ دور نہیں کیا جاسکتا۔

(۲) سیاہی دل سے دغظ کہنے کا کیا فائدہ ہے۔ کیونکہ لوہے کی میخ پتھر میں نہیں ٹھسکتی ہے۔

قطعہ :- بروزگار سلامت شکستگاں دریاب کہ جبر خاطر مسکین بلا بگرداند
چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے بدہ و گرنہ شکر بزور بستاند

ترجمہ :- (۱) سلامت اور عافیت کے زمانے میں ٹوٹے دل لوگوں کو فائدہ پہنچا، اس لئے کہ مسکین کے ٹوٹے دل کو جو زنا مصیبت کو دور کر دیتی ہے۔

(۲) جب مانگنے والا رو کر تجھ سے کوئی چیز طلب کرے۔ تو اُسے دیدے ورنہ ظالم زبردستی تجھ سے لے لیگا۔

حل الفاظ و مطلب :- کاروانے ایک قافلہ۔ بزوند ب زائد ہے زوند کے معنی ہیں لوٹ لیا نعمت بقیاس بہت زیادہ مال و دولت بردند لے گئے۔ بازار گاناں بازار گان کی جمع ہے۔ بمعنی تجارت۔ سوداگر۔

گریہ رونا۔ شفاعت سفارش کرنا۔ فائدہ نہ ہو فائدہ نہیں ہوا۔ پیروز ف کامیاب ہونا۔ تیرہ رواں

جس کا دل سیاہ ہو۔ اندراں کارواں اسی قافلے میں۔ کاروانیاں قافلہ والے ایٹارا ان سے۔ موعظت و عظم

کہنا۔ ضائع برباد۔ کلمہ حکمت حکمت کی بات۔ آہنے لوہا۔ موریانہ زنگ۔ صیقل صاف کرنا۔ قلعی کرنا۔

نرود میخ پتھر میں کیل نہیں گھسا کرتی۔ روزگار سلامت مرکب اضافی ہے۔ سلامت کا زمانہ۔ جبر خاطر مسکین

جبر مضاف خاطر مضاف الیہ مضاف مسکین مضاف الیہ ہے۔ معنی ہیں مسکین کے ٹوٹے ہوئے دل کو جو زنا۔ دریاب

مدد کر سائل مانگنے والا۔ زاری رو کر۔ بدہ تو دے دے۔ ستم گر ظالم۔ بستاند لے جائیگا۔

مطلب :- اس حکایت سے معلوم ہوا کہ ظالمندوں کو چاہئے کہ ہر ایک کو نصیحت نہ کریں جس سے قبولیت کی

امید ہو اس کو نصیحت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حکایت (۱۹) چندانکہ مرا شیخ اجل ابو الفرج بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بترک

سماع فرمودے و خلوت و عزلت اشارت کردے عنقوان شابم غالب آمدے و ہوا

و ہوس طالب ناچار بخلاف رای مربی قدے چند برفتے و از سماع و مخالطت ہٹے

برگرفتے و چوں نصیحت شخم یاد آمدے گفتے۔

ترجمہ :- جتنا جتنا شیخ اجل ابو الفرج بن جوزی اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے (آمین) سماع یعنی قوالی چھوڑنے کا حکم

فرماتے اور خلوت و گوشہ نشینی کے لئے اشارہ کرتے۔ میری شروع جوانی کا زمانہ اس پر غالب آجاتا۔ اور حرص

و ہوس اُن امور کی طالب ہو جاتی مجبور اپنے مربی کی رائے کے خلاف میں چند قدم چلتا اور گانے اور میل جول

سے کچھ لطف اٹھاتا تھا اور جب شیخ کی نصیحت یاد آتی تو میں یہ پڑھتا۔

فرد - قاضی اربابا نشید بر فشانہ دست را مختب گرے خورد معذور دار دست را

ترجمہ :- قاضی اگر ہمارے ساتھ بیٹھے ہاتھ جھاڑنے لگے (ناچنے لگے) مختب اگر ایک مرتبہ شراب پئے تو شراب سے مست کو معذور سمجھے۔

تا شبے مجمعے بر سیدم و در اں میاں مطر بے دیدم۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ ایک رات کو میں ایک مجمع میں پہونچا اور وہاں ایک گانے والے کو دیکھا۔

بیت :- گوئی رگ جاں میکسلد زخمہ ناسازش ناخو شتر از آوازہ مرگ پیدر آوازش

ترجمہ :- تو کہے گا کہ اس کی بے ڈھنگی مضراب شہ رگ کو چھیل ڈالتی ہے۔ باپ کے مرنے پر رونے سے زیادہ اس کی آواز بُری تھی۔

حل الفاظ و مطلب :- چند اٹک جتنا جتنا کہ۔ نرا مجھ کو۔ شیخ ع، جمع شیوخ، اشیاء، مشائخ، مشائخ اس کے معنی ہیں بوڑھا۔ نیز پیر کو بھی شیخ کہتے ہیں اسی طرح ہر بڑے آدمی کو بھی شیخ کہا جاتا ہے۔ یہاں شیخ سے مراد استاد ہے۔ اجل بلند مرتبہ والا۔ ابوالفرج یہ شیخ سعدی کے استاد کا نام ہے۔ سماع سنا۔ یہاں گانا بجانا، سنانا مراد ہے۔ ہوا خواہش۔ ہوس ہاؤ کے فتح اور واؤ کے کسرہ کے ساتھ معنی ہیں۔ حرص۔ ناچار مجبور۔ مُربا تر بیت کرنے والا۔ مخالطت میل جول۔ حظ لطف۔ نصیحت۔ شخم میرے استاد کی نصیحت۔ نشید نقشست واحد غائب فعل مضارع ہے۔ بیٹھ جائے گا۔ مست شراب میں چور۔ ار حرف شرط ہے۔ قاضی رالغ کا مطلب یہ ہے کہ قاضی جو ہم کو گانے کی مجلسوں سے منع کرتا ہے اگر وہ ایک مرتبہ بھی اس مجلس میں پہنچ جائے تو ہم کو روکنے کے بجائے خود محفل میں شریک ہو کر ناچنے لگے۔ اور مختب چونکہ شراب کی لذت سے ناواقف ہے اگر وہ واقف ہو تا تو شراب نوش کو شراب پینے سے منع نہ کرتا۔ بلکہ اس کو معذور سمجھ کر چھوڑ دیتا۔ مطرب گانے والا۔ قوال۔ گوئی رگ جان رالغ گانے والے کی نامناسب مضراب خود ہی اس کی شہ رگ توڑ ڈالتی ہے باپ کے مرنے پر رونے والے کی آواز سے بھی زیادہ اس کی آواز خراب اور ناگوار ہے۔ شیخ سعدی نے اس حکایت میں اپنے اس دور کا تذکرہ کیا ہے جو قوالی میں گذرا ہے۔

گاے انگشت حریفان از دور گوش و گہے بر لب کہ خاموش۔

ترجمہ :- کبھی اہل مجلس کی انگلیاں اس کی وجہ سے کانوں میں تھیں۔ اور کبھی ہونٹوں پر کہ چپ ہو جا۔

شعر :- نہاجُ اِلٰی صوتِ الآ غانی طیبۃً وَاَنْتَ مُغْنٍ اِنْ سَكَّتْ نَطِیْبُ

ترجمہ :- ہمیں خوشی کی وجہ سے گانوں کی آواز پر بھڑکایا جاتا ہے۔ اور تو اس طرح کا گانے والا ہے کہ اگر تو خاموش ہو جائے تو ہم جب ہی خوش ہوں گے۔

بیت :- نہ بیند کسے در سماعت خوشی مگر وقت رفتن کہ دم در کشتی

ترجمہ :- تیرا گانا سننے سے کوئی خوشی نہیں پاسکتا۔ مگر تیرے جانے کے وقت کہ جب تو چپ ہو جائے گا۔

مثنوی :- چوں با آواز آمد آں بر بطن سرائی کہ خدا را لقمہ از بہر خدا ی

پنبہ ام در گوش کن تا نشوم یاد رم بکشای تا بیرون روم

ترجمہ :- (۱) جب وہ سارنگی پر گانے والا بلند آواز سے گانے لگا۔ تو میں نے گھر کے مالک سے کہا کہ خدا کیلئے۔

(۲) میرے کانوں میں روئی ٹھونس دے تاکہ میں نہ سنوں۔ یا میرے لئے دروازہ کھول دے تاکہ میں باہر چلا جاؤں۔

حل الفاظ و مطلب :- حریفان حریف کی جمع ہے۔ شریک محفل لوگ۔ ازد اس سے یعنی اس گانے والی

کی بد آوازی کی بنا پر اہل مجلس کبھی تو انگلیاں اپنے کانوں میں دیتے تھے تاکہ وہ نہ سنیں۔ اور کبھی اپنے ہونٹوں پر

انگلیاں رکھ چپ رہنے کا اشارہ کرتے تھے۔ خاموش امر کا صیغہ ہے۔ تو چپ رہو۔ ٹہاج ہمیں بھڑکایا جاتا ہے۔

صوت آواز۔ جمع اصوات۔ اغائی اغیہ کی جمع ہے۔ گانا بجانا۔ طبعہ خوشی۔ مغن گانے والا۔ ان سکتا اگر

تو خاموش ہو جائے۔ نطیب ہم خوش ہو جائیں گے۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ ہم گانے کی آواز پر خوشی سے

دوڑتے ہیں اور تیری آواز ایسی بھدی ہے اگر تو خاموش ہو جائے اور گانا بند کر دے تب ہم کو خوشی و مسرت

ہوگی۔ نہ بیند نہیں دیکھتا۔ کسے کوئی شخص۔ سماعت سننا۔ وقت رفتن جانے کے وقت۔ بر بطن سارنگی کی

مانند ایک قسم کا باجہ۔ کہ خدا مالک مکان۔ بہر خدائے خدا کے واسطے۔ پنبہ روئی۔ تان شوم تاکہ میں نہ

سنوں در دروازہ۔ یا حرف عطف ہے۔ بکشای تو کھول دے تا بیرون روم تاکہ باہر چلا جاؤں۔

فی الجملہ پاس خاطر یاراں را موافقت کر دم و شبے بچند یں محنت بروز آور دم۔

ترجمہ :- آخر کار دوستوں کی طبیعت کا لحاظ کرتے ہوئے میں نے ان کی موافقت کی اور اس رات کو بہت سی

مشقتوں کے ساتھ دن کیا۔

قطعہ : مؤذن بانگ بے ہنگام برداشت نمیداند کہ چند از شب گذشت ست

درازی شب از مرثگان من پرس کہ یکدم خواب در چشمم نہ گشت ست

ترجمہ :- (۱) مؤذن نے بے وقت اذان دے دی۔ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ رات کا کتنا حصہ گزرا ہے۔

(۲) رات کی درازی میری پلکوں سے پوچھ۔ کہ ایک سانس کے لئے نیند میری آنکھ میں آکر گردش نہیں کی۔

بامدادان بحکم تبرک دستارے از سر و دنیا رے از کمر بکشادم و پیش مغنی بنہادم

و در کنار گفتم و بے شکر گفتم یاراں ارادت من در حق توے خلاف عادت دیدند و بر

نہت عقلم نہفتہ بخندیدند یکے از آل میاں زبان تعرض دراز کرد و ملامت کردن

آغاز کہ اس حرکت مناسب رائے خرد منداں نگر دی خرقہ مشائخ بچنیں مظر ہے
دادن کہ ہمہ عمرش درمے در کف نبوده است و قراضہ در دُف۔

ترجمہ :- صبح کے وقت بطور تبرک سر سے گہڑی اتاری اور دینار کمر سے کھولے اور اس گانے والے کے سامنے رکھا اور اس سے بغل گیر ہوا۔ اور اس کا بڑا شکر یہ ادا کیا۔ دوستوں نے میری یہ عقیدت مندی اس کے حق میں عادت کے خلاف دیکھی اور میری نادانی پر پوشیدہ طور پر ہنسے۔ ان دوستوں میں سے ایک نے اعتراض کرنے کے لئے زبان درازی کی اور ملامت کرنی شروع کی کہ تو نے یہ کام عقلمندوں کی رائے کے موافق نہیں کیا بزرگوں کا عطا کردہ خرقہ ایک ایسے گانے والے کو دے دینا کہ ساری عمر ایک درہم بھی اس کے ہاتھ میں نہیں رہا ہے اور سونے کا ریزہ بھی ڈھولک میں نہیں پڑا۔

حل الفاظ و مطلب :- خاطر یاراں دوستوں کا دل۔ انرا ان کی۔ موافقت کردم موافقت کی۔ شبی رات۔ بچندیں محنت بہت سی مشقتوں اور تکلیفوں کے ساتھ۔ بروز آوردم دن کیا۔ یعنی شیخ سعدی فرماتے ہیں وہ رات میں نے بہت سی مصیبتوں اور تکلیفوں کا سامنا کیا اور بڑی مشکل سے صبح کیا۔ مؤذن اذان دینے والا۔ بانگ اذان۔ بے ہنگام بے وقت۔ نمیداند اس بے چارہ۔ مؤذن کو یہ بھی پتہ نہ تھا کہ آیا وقت ہوا کہ نہیں اور رات کا کتنا حصہ گزرا ہے۔ درازی شب رات کی درازی۔ مژگان پلک۔ پُرس تو پوچھ۔ نہ گشت نہیں پھری۔ بجکم تبرک تبرک کے طور پر۔ مولانا عبدالباری آسی نے فرمایا ہے کہ جن نسخوں میں لفظ تبرک ہے اس کے معنی پیدا کرنے میں تکلف ہوتا ہے اس لئے قدیم نسخہ کے مطابق بجکم ترک۔ ہی مناسب ہے۔ اور اگلی عبارت خرقہ مشائخ سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ ترک ہی صحیح ہے نہ کہ تبرک۔ اس لئے کہ بزرگوں نے گانا سننے سے منع فرمایا تھا۔ تو ان کے منع کرنے کی وجہ سے میں نے دستار اور درہم گانے والے کو دے دیے۔ بکشادم میں نے کھولا۔ معنی گانا گانے والا۔ خفت عقلم میری نادانی۔ نہفتہ پوشیدہ۔ تعرض طعنہ زنی کرنا۔ خرقہ مشائخ بزرگوں کی دستار جو ان سے منتقل ہوتی چلی آئی ہے مشائخ کا دستور اور طریقہ ہے کہ کوئی پیر جب اپنے مرید کو خلافت دیتا ہے تو وہ اس مرید کو اپنا خرقہ اور دستار بطور تبرک عطا کر دیتا ہے درہم ایک سکہ جو چاندی سے بنتا تھا اس کا وزن عرب میں تقریباً ساڑھے تین ماشہ ہوا کرتا تھا۔ قراضہ چاندی کا ٹکڑا اس جگہ کوڑی اور پیسہ مراد ہے۔ دُف ڈھولک گانے والوں کا دستور ہوا کرتا تھا کہ گانے بجانے کے وقت انہیں جو کچھ ملتا رہتا وہ اس کو ڈھولک کے اندر ڈالتے جاتے تھے اور بعد میں اسے آپس میں تقسیم کر لیتے تھے۔

مثنوی : مظر بے دور ازیں جختہ سرای کس دوبارش ندید در یکجای
راست چوں بانگش از دہن برخاست خلق راموی بر بدن برخاست
مرغ ایواں زہول او بر مید مغز ما خورد و خلق خود بدرید

ترجمہ :- (۱) خدا کرے ایسا گانے والا اس مبارک گھر سے دور ہے۔ کسی نے اسکو دوبارہ ایک جگہ نہیں دیکھا۔
 (۲) یہ بات صحیح ہے کہ جب اس کی تان کی آواز منہ سے نکلے تو لوگوں کے بدن پر روکتے کھڑے ہو گئے۔
 (۳) محل کے پرند اس کی بھیاںک آواز سے بھاگ گئے اس نے ہمارا مغز خالی کھا لیا، اور اپنا حلق پھاڑ لیا۔

گفتم زبان تعرض مصلحت آنست کہ کوتاہ کنی بحکم آل کہ مرا کرامت ایں شخص
 ظاہر شد گفت مرا بر کیفیت آل واقف گردان تا بچنین تقرب نمایم و بر مطاہبت کہ
 کردم استغفار کنم گفتم بعلت آل کہ شیخ اجلتم بارہا ترک سماع فرمودہ است و مواعظ بلخ
 گفتہ و در سمع قبول من نیامدہ تا امشب کہ مرا طالع میمون و بخت ہمایوں بدیں بقعہ
 رہبری کرد و بدست ایں توبہ کردم کہ بقیت زندگانی گرد سماع و مخالطت نکر دم۔

ترجمہ :- میں نے کہا مصلحت یہی ہے کہ اعتراض کی زبان کوتاہ کیجئے اس وجہ سے کہ مجھ پر اس شخص کی
 کرامت ظاہر ہو گئی ہے دوست بولا کہ مجھ کو اس کی کیفیت سے مطلع کر دتا کہ اسی طرح میں بھی نزدیکی حاصل
 کروں اور جو کچھ میں نے خوش طبعی کی ہے اس سے توبہ کر لوں۔ میں نے کہا اس وجہ سے کہ شیخ بزرگ نے مجھ
 کو بہت سی مرتبہ سماع کے چھوڑنے کا حکم دیا اور وعظ و نصیحت حد سے زیادہ فرمائی اور میری قبولیت کے کان میں
 وہ نصیحت نہیں آئی یہاں تک کہ آج کی رات میرے مبارک اور نیک نصیب نے اس جگہ تک میری رہبری کی
 اور اس کے ہاتھ پر سماع سے میں نے توبہ کی کہ باقی عمر گانا سننے اور میل جول کے پاس نہ پھنکوں گا۔

قطعہ : آواز خوش از کام و دہان و لب شیریں گر نغمہ کند و نکلند دل بفریب
 در پردہ عشاق و نہاند و حجازست از حنجرہ مطرب مکروہ زنبید

ترجمہ :- (۱) اچھی آواز تالوں اور منہ اور شریں ہونٹ سے۔ خواہ نغمہ کرے خواہ نہ کرے پھر بھی دل لہا لیتی ہے۔
 (۲) اور اگر عشاق اور نہاوند اور حجاز کا سر ہے بھدی آواز سے گانے والے کے حلق سے زیب نہیں دیتا۔
 حل الفاظ و مطلب :- ازیں نغمہ سرائے اس مبارک مکان سے۔ یکجائے ایک جگہ۔ ندید نہیں
 دیکھا۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی آواز اتنی بھدی تھی کہ اگر کوئی شخص ایک مرتبہ اس کا گائے لیتا تو دوبارہ اس کو بلانا
 پسند نہیں کرتا۔ راست صحیح ہے۔ بانگش اس کی آواز۔ برخاست اٹھی۔ نکلے۔ موی بر بدن بدن کے
 بال۔ برخاست کھڑے ہو گئے۔ مرغ پرندہ۔ ہول بھیاںک، ذرا دلی۔ بر مید زمین سے بھاگ گئے۔ مغز ما
 ہمارا مغز۔ درید پھاڑ لیا۔ زبان تعرض اعتراض کی زبان۔ کوتاہ کنی کوتاہ کر لیجئے۔ مرا جھ کو۔ کرامت وہ کام جو
 خلاف عادت غیر نبی سے صادر ہو۔ تقرب قریب ہونا۔ مطاہبت مذاق کرنا۔ دل لگی کرنا۔ خوش طبعی کی باتیں
 کرنا۔ طالع میمون خوش نصیب۔ بارہا بہت سی مرتبہ۔ بقعہ زمین کا حصہ۔ جگہ بقیت زندگانی زندگی کا بقیہ حصہ

سہل گہا سترہ محفلت آپسی میل جول۔ آواز خوش اچھی آواز۔ کام حلق۔ نغمہ گانا۔ عشاق عاشق کی جمع ہے۔ مگر اس مقام پر موسیقی کے پردوں میں سے ایک پردے کا نام ہے جو تیسرے پہر چھیڑا جاتا ہے وہی سرلو ہے۔ نہادند وہ پردہ جو نصف رات کو چھیڑا جاتا ہے، حجاز اس سے مراد وہ پردہ ہے جس کو دو پہر کے وقت چھیڑا جاتا ہے۔ حنجرہ بمعنی گلا، جمع حناجر۔ مطرب مکروہ ناپسندیدہ آواز سے گانے والا۔ اس حکایت کا ظاہر یہ ہے کہ شاگردوں کو چاہئے کہ اپنے مشائخ و اساتذہ کی نصیحت پر عمل کرے ورنہ شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔

حکایت (۲۰) لقمان را گفتند کہ ادب از کہ آموختی گفت از بے ادبیاں ہر چہ از ایشاں در نظر من ناپسند آمد از فعل آں پر ہیز کردم۔

ترجمہ:- حضرت لقمان سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے ادب کس سے سیکھا انہوں نے جواب دیا کہ بے ادبوں سے۔ جوابات ان کی میری نظر میں پسند نہیں آئی اس کے کرنے سے میں نے پرہیز کیا۔

قطعہ:-
نگویند از سر بازیچہ حرفے کز اں پندے نگیرد صاحب ہوش
وگر صد باب حکمت پیش ناداں بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

ترجمہ:- (۱) کھیل کے خیال سے کوئی ایسی بات نہیں کہتے۔ کہ اس سے عقلمند آدمی نصیحت حاصل نہ کرے۔
(۲) اگر حکمت اور دانائی کے سو باب ہو قوف کے سامنے پڑھیں۔ تو اس کے کان میں وہ کھیل و مذاق ہی معلوم ہوگا۔
حل الفاظ و مطلب:- لقمان ایک مشہور حکیم گذرے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ نبی تھے۔ لیکن ان کے دلی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ نے ادب اور دانائی کی باتیں کس سے سیکھیں انہوں نے فرمایا کہ بے ادبوں سے۔ اس لئے کہ ان کی وہ تمام باتیں جو مجھے اچھی نہیں لگیں۔ ان سے میں نے پرہیز کیا۔
قطعہ:- کا حاصل یہ ہے کہ عقلمند اور روشن دل کے سامنے بطور دل گئی بھی اگر لوگ کوئی بات کہیں تو وہ اس سے بھی نصیحت حاصل کر لیتا ہے۔ اور اگر نادان اور بے وقوف کو حکمت و دانشمندی کی سینکڑوں باتیں بھی کوئی سکھائے تو وہ ان سب کو کھیل و مذاق سمجھے گا۔ اور اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ کرے گا۔ از سر بطور۔ بازیچہ یہ لفظ بازی اور چم سے مرکب ہے۔ چہ تو کلمہ نسبت ہے اور بازی کے معنی ہیں کھیل کود۔ کز اں کہ اس سے۔ صاحب ہوش والا۔ ہوش والا۔ صد باب حکمت حکمت کے سو دروازے۔ گوش کان۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ عقلمند وہ شخص ہے جو کہ نادانوں کی باتوں میں بھی غور کر کے فائدہ حاصل کرے اور کج فہم آدمیوں کے انجام سے عبرت حاصل کرے۔

حکایت (۲۱) عابدے را حکایت کنند کہ شب دہ من بخوردے و تا سحر ختمے بکردے صاحب دلے بشنید و گفت اگر میمہ نان بخوردے و بخفتے بسیار از یں فاضل تر بودے۔

ترجمہ :- ایک عبادت گزار کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک رات دس سیر خوراک کھاتا تھا اور صبح ہونے تک قرآن شریف کا ایک ختم کر لیتا ایک اللہ والے نے یہ حال سنا اور کہا کہ اگر آدمی روٹی کھاتا اور سو رہتا تو اس سے زیادہ بہتر ہوتا۔

قطعہ - اندروں از طعام خالی دار تادرونویر معرفت نبی
تہی از حکمتی بعلت آن کہ پری از طعام تا نبی

ترجمہ :- (۱) پیٹ کو کھانے سے خالی رکھ۔ تاکہ تو اس میں معرفت کے نور کا مشاہدہ کرے۔

(۲) تو حکمت سے اس وجہ سے خالی ہے کہ پیٹ کو کھانے سے ناک تک بھر لیتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- وہ من دس کیلو بخوردے کھاتا تھا۔ صبح۔ جمع سحر۔ ختمے ایک ختم قرآن شریف صاحب دلے اللہ والے میرے مان آدمی روٹی۔ بسیار ازیں اس سے بہت۔ فاضل تر بودے بہت زیادہ بہتر ہوتے۔ اندروں باطن۔ یعنی پیٹ خالی دار خالی رکھ۔ مطلب یہ ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا مت کھاتا کہ اپنے باطن میں تو معرفت کا نور مشاہدہ کرے۔ بعلت آن اسکی وجہ سے تمہی خالی۔ پری تو بھر لیتا ہے۔ نبی ناک مطلب یہ ہے کہ تو ناک تک اپنے پیٹ کو بھر لیتا ہے اسلئے تو عقلمندی اور دانائی سے خالی ہے۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویش و فقیر کے لئے پیٹ بھر کر نہ کھانا انتہائی ضروری ہے اسلئے کہ پیٹ بھر کھانے سے طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے اور قلب پر غفلت طاری ہو جاتی ہے۔

حکایت (۲۲) : بخشایش الہی گم شدہ را در منای چراغ توفیق فرارہ داشت تا بحلقہ اہل تحقیق در آمدنیمن درویشاں و صدق نفس ایشاں ذمائم اخلاق او بھماند مبدل گشت دست از ہوا و ہوس کو تاہ کرد و زبان طاعناں در حق وے بچناں دراز کہ بر قاعدہ اول ست و زہد و صلاحش بے معول۔

ترجمہ :- خدا کی بخشش نے ایک ایسے شخص کے راستہ میں جو ممنوعات اور خلاف شرع کاموں میں راستہ بھولا ہوا تھا ہدایت کا چراغ رکھ دیا۔ یہاں تک کہ وہ اہل تحقیق کے حلقہ میں آگیا۔ فقیروں کی برکت اور ان کی باتوں کی سچائی کی وجہ سے اس کے برے اخلاق و اعمال اچھے اخلاق سے بدل گئے۔ اور اس نے اپنے ہاتھ کو دنیا کی خواہش و حرص سے روک لیا لیکن بڑا کہنے والوں کی زبان اس کے حق میں اسی طرح دراز رہی اور کہتے رہے کہ وہ اپنی پہلی ہی حالت پر ہے اور اس کی نیکی و پرہیزگاری ناقابل اعتماد ہے۔

فرد سے بعد و توبہ تو اں رستن از عذاب خدا کی ولیک مے نتواں از زبان مردم رست

ترجمہ :- عذر و توبہ کر کے خدا کے عذاب سے رہائی پانا ممکن ہے۔ لیکن آدمیوں کی زبان سے چھوٹا ممکن نہیں۔

حل الفاظ و مطلب :- بخشایش الہی خدا کی بخشش۔ گم شدہ را راستہ سے بھٹکے ہوئے کو۔ منای منہج کی

جمع ہے۔ خلاف شرع امور۔ چراغ توفیق توفیق کا چراغ۔ فرا آگے، سامنے۔ داشت اس نے رکھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک گنہگار شخص کے راستے کو روشن کر دیا۔ حلقہ جماعت۔ اہل تحقیق تحقیق واسطے۔ اس سے مراد درویش ہے۔ یمن برکت۔ صدق سچائی۔ نفس بات۔ ذمائم اخلاق یہاں صفت کو مضاف بنا دیا ہے۔ اور موصوف کو مضاف الیہ۔ فن معانی کی اصطلاح میں اس کو اضافۃ الصفة الی الموصوف کا عنوان دیا ہے۔ اصل عبارت اس طرح ہے۔ اخلاق ذمیرہ۔ بُرے اخلاق۔ حمائد حمیدہ کی جمع ہے۔ اچھے اوصاف۔ مبدل کشت بدل گئے ہوا خواہش۔ نفوس حرص۔ طاعتاں طعنہ دینے والے، برا کہنے والے۔ بچیاں اسی طرح۔ اس سے پہلے کہ سابق بود عبارت محذوف ہے۔ قاعدہ اول پہلی حالت۔ زہد پرہیزگاری۔ صلاح نیکی ہے۔ ایسا شخص جن پر اعتماد نہ کیا جائے۔ رُستن رہائی پانا۔ از عذاب خدای خدا کے عذاب سے۔ ولیک لیکن۔ رُستن رُستن سے ماضی کا صیغہ ہے لیکن جب اس کو تو اب۔ یا تو اند یا تو انست کے بعد ذکر کیا جاتا ہے تو مصدر کے معنی میں ہو جاتا ہے۔ یہاں بھی چونکہ تو اب کے بعد ذکر کیا گیا ہے لہذا اسکے معنی چھوٹنے کے ہوں گے۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ لوگوں کے لعن و طعن اور بُرا کہنے کو بُرا نہ ماننا چاہئے اور نہ رنجیدہ خاطر ہونا چاہئے۔

طاقت جو زبانہاں اور دو شکایت پیش پیر طریقت برد و گفت از زبان مردم
بر نجم جوابش داد کہ شکرِ ایں نعمت چگونہ گذاری کہ بہتر از انی کہ می پندارندت۔

ترجمہ :- زبانوں کے ظلم کی برداشت نہ ہو سکی اور اپنے پیر کے پاس شکایت لے کر گیا اور عرض کیا میں آدمیوں کی زبان سے رنجیدہ ہوں۔ پیر نے اس کو جواب دیا کہ تو اس نعمت کا شکر کیسے ادا کرے گا کہ تو اس سے بہتر ہے جیسا کہ تیرے متعلق لوگ خیال کرتے ہیں۔

قطعہ: چند گوی کہ بداندیش و حسود عیب گویان من مسکیند
کہ بخوں رختنم بر خیزند کہ بہ بدخواستنم بنشیند
نیک باشی و بدت گوید خلق بہ کہ بدباشی و نیکت بیند

ترجمہ :- (۱) تو یہ کب تک کہتا رہے گا کہ دشمن اور حسد کرنے والے۔ مجھ غریب کی عیب جوئی کرتے ہیں۔
(۲) کبھی میری خوں ریزی کی خاطر اٹھتے ہیں۔ اور کبھی میرا اچاہنے کے لئے بیٹھتے ہیں۔
(۳) تو نیک ہو اور مخلوق تجھ کو بُرا کہے۔ اس سے بہتر ہے کہ تو بُرا ہو اور تجھے نیک سمجھیں۔

لیک مرا کہ حسن ظن خلایق در حق من بکمال ست و من در عین نقصان ردا
باشد اندیشہ کردن و تیمار خوردن۔

ترجمہ :- لیکن میرے واسطے کہ لوگوں کا اچھا خیال میرے کمال سے متعلق ہے اور حال یہ ہے کہ میں پورے

نقصان میں ہوں۔ اندیشہ کرنا اور غم کھانا جائز ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- طاقت برداشت۔ جور غ ظلم و ستم زبانہ زبان کی جمع ہے۔ طریقت تصوف۔ لازری تو ادا کرے۔ حسود غ حاسد کی جمع ہے حسد کرنے والے۔ گہ گاہ کا مخفف ہے۔ معنی ہیں کبھی۔ در حق من بکمال است۔ اُن کو میری کامل بزرگی کا خیال ہے۔ لیکن۔ مُرا مطلب یہ ہے کہ اگر میں افسوس کروں تو ٹھیک ہے کہ میں اچھا نہیں ہوں۔ اور لوگ مجھے اچھا جانتے ہیں تجھے کس بات کا غم ہے تو تو اس سے بہتر ہے جیسا کہ تیرے لئے لوگوں کا خیال ہے۔ اندیشہ ڈرنا۔ فکر کرنا۔ تیار غم درخ۔

شعر: اِنِّی لِمُسْتَقَرٍّ مِّنْ عَیْنِ جِیْرَانِی وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِسْرَارِیْ وَ اِعْلَانِیْ

ترجمہ :- میں اپنے ہمسایوں کی آنکھ سے چھپا ہوا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ میری چھپی ہوئی اور ظاہری حالت کو جانتا ہے۔

قطعہ: در بستہ بروئے خود ز مردم تا عیب نگسترند ما را
در بستہ چہ سود عالم الغیب دانائے نہان و آشکارا

ترجمہ :- (۱) ہم نے اپنے اوپر دروازہ آدمیوں کی وجہ سے اسلئے بند کیا ہے۔ تاکہ ہمارے عیبوں کو لوگ پھیلانہ سکیں۔

(۲) اور دروازہ بند کرنے سے کیا فائدہ کیونکہ خدا عالم الغیب ہے۔ پوشیدہ اور ظاہر کی باتیں جاننے والا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- مستقر عربی لفظ ہے۔ باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ میں پوشیدہ ہوں۔ عین غ آنکھ جمع عین۔ عیون۔ جیران جار کی جمع ہے۔ معنی ہیں پڑوسی۔ اللہ باری تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ یعلم جانتا ہے۔ اسرار میری پوشیدہ باتیں۔ اعلانی میری ظاہری باتیں در دروازہ بستہ بستن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ بند کیا ہوا۔ بروئے خود اپنے اوپر۔ ز مردم لوگوں کی وجہ سے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم نے دروازہ لوگوں کی آمد و رفت کے واسطے اس لئے بند کیا ہے تاکہ کوئی ہمارے عیوب کو پھیلانہ سکے۔ سود فائدہ۔ عالم الغیب غیب کی باتیں جاننے والا۔ دانائے اسم فاعل سماعی ہے۔ جاننے والا۔ نہان پوشیدہ۔ آشکارا ظاہر اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویش کو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ اور ہر لمحہ اپنے باطن کی اصلاح میں مشغول رہنا چاہئے۔

حکایت (۲۳) : پیش کیے از مشائخ کبار گلہ کردم کہ فلاں در حق من بفساد گواہی دادہ است گفت بصلاحش تجل کن۔

ترجمہ :- میں نے بڑے بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے شکایت کی کہ فلاں آدمی نے میرے حق میں بُرائی کے متعلق گواہی دی ہے۔ شیخ نے جواب دیا تو تو نیکی کر کے اسے شرمندہ کر دے۔

رباعی : تو نیکو روش باش تا بد سگال بنقص تو گفتن نیابد مجال

چو آہنگ بربط بود مستقیم کے از دست مُطرب خورد گوشمال

ترجمہ :- (۱) تو نیک چلن رہ تاکہ دشمن تیری بُرائی کرنے کی گنجائش نہ پائے۔

(۲) جب سارنگی کی آواز درست ہوتی ہے۔ تو وہ گانے والے کے ہاتھ سے کب گوشمالی کھاتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- پیش سامنے۔ مشائخ کبار مرکب تو صافی ہے۔ بڑے بزرگ حضرات۔ مشائخ شیخ کی جمع ہے۔ جگہ شکایت۔ فساد بُرائی۔ صلاح نیکی۔ نجل شرمندہ۔ بد سبکال سین کے کسرہ کے ساتھ بمعنی بُرائی سوچنے والا۔ مستقیم درست۔ کے کب۔ گوشمال کان اینٹھنا۔ اس حکایت میں شیخ سعدیؒ نے فرمایا بڑے بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے کسی نے شکایت کی کہ فلاں مجھے فساد ی کہتا ہے۔ حضرت نے جواب دیا تو اس کو اپنی نیکی سے شرمندہ کر دے۔ یعنی تو نیکی کرتا رہ تیری نیکیاں دیکھ کر خود ہی اپنی جگہ پر وہ شرمندہ ہو جائیگا۔ تو نیک چلن رہ لوگوں کو بُرا بھلا کہنے کی ہمت نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ بربط کی آواز جب درست ہوتی ہے تو گانے والا اس کے کان نہیں اینٹھتا۔ دستور ہے کہ جب کسی باجہ کی آواز خراب ہو جاتی ہے تو اس کی کھوٹیاں اور تار اینٹھ کر اس کی آواز درست کی جاتی ہے۔ تو تم بھی جب بُرائی نہیں کرو گے تو لوگ زبان درازی نہیں کریں گے۔ الغرض اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویشوں کو چاہئے کہ دوسرے لوگوں کے اعتراض سن کر اپنی اصلاح کر لے اور اعتراض کرنے والوں سے لڑنے کے لئے تیار نہ ہو بلکہ اُن کے ساتھ بھی نیکی و اچھائی کا برتاؤ کرے۔

حکایت ۲۴) یکے را از مشائخ پر سید ند کہ حقیقت تصوف چیست گفت از یں پیش طائفہ بودند در جہاں بصورت پراگندہ و بمعنی جمع و اکنوں خلقے اند بظاہر جمع و بدل پراگندہ۔

ترجمہ :- بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے لوگوں نے پوچھا کہ تصوف کی حقیقت کیا ہے۔ اس نے جواب دیا اس سے پہلے دنیا میں ایک جماعت تھی جو ظاہر میں پریشان تھی اور باطن کے اعتبار سے جمع تھے۔ اور اب ایک مخلوق ہے کہ ظاہر میں جمع خاطر ہے اور دل سے پریشان ہے۔

قطعہ : چو ہر ساعت از تو بجائے رود دل بہ تنہائی اندر صفائے نہ بنی
ورت مال و جاہ است و زرع و تجارت چو دل با خدا یست خلوت نشینی

ترجمہ :- (۱) جب ہر گھڑی تیرا دل ایک جگہ سے دوسری جگہ جایگا، تو تو تنہائی میں دل کے اندر صفائی و پاکیزگی نہیں دیکھ سکتا۔
(۲) اگر تیرے پاس مال و مرتبہ دیکھتی اور تجارت سب کچھ ہے۔ جب تیرا قلب اللہ کی طرف ہے تو تو گوشہ نشین ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- را علامت مفعول ہے۔ حقیقت تصوف مرکب اضافی ہے۔ تصوف کی حقیقت پراگندہ پریشان۔ بمعنی باطن۔ دل جمع مطمئن۔ اکنوں اب۔ چو جب۔ ساعت گھنٹہ۔ رود جاتا ہے یا جائے گا۔ زرع کھیتی۔ خلوت تنہائی، گوشہ۔

اس حکایت میں شیخ سعدیؒ نے فرمایا لوگوں نے ایک بزرگ سے معلوم کیا کہ حضرت یہ تو بتائیے کہ تصوف کس کو

کہتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک جماعت اہل اللہ کی تھی جو اپنے ظاہر حال سے پریشان تھی اس لئے کہ ان کے پاس: سبب دنیاوی نہیں تھے اور کوئی ساز و سامان نہیں تھا۔ اور ان کو اطمینان قلب حاصل تھا جو اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتا ہے اور اس زمانے میں جو لوگ ہیں ظاہر میں تو نظر آتے ہیں کہ ان کو اطمینان کی زندگی میسر ہے اس لئے کہ وہ حضرات دنیا کی زینت و تفاخر و غیرہ سب رکھتے ہیں لیکن باطن سے پریشان حال ہیں یعنی ان کو تعلق مع اللہ حاصل نہیں ہے اور غیروں سے ان کے دل پاک و صاف بھی نہیں ہیں۔ اے مخاطب اگر تیرا یہ حال ہو کہ تو دنیا کی محبت سے بھٹکتا پھرے تو تنہائی اور خلوت میں بھی تو صفائی قلب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اگر تو مالدار ہے اور تیرے پاس ساز و سامان ہے اور اللہ کے ساتھ دل لگا ہوا ہے تو مالدار کی بادیجود تو خلوت نشیں ہے اور تجھ کو تصوف کی حقیقت حاصل ہے۔ الغرض اس حکایت میں بتایا گیا ہے کہ درویشی اور تصوف اطمینان قلب اور تعلق مع اللہ کا نام ہے اگر کسی کو یہ مرتبہ حاصل ہے تو تخت شاهی پر ہوتے ہوئے بھی وہ درویش اور مردانِ راہِ خدا ہے۔

حکایت (۲۵) یاد دارم کہ شبے در کاروانے ہمہ شب رفتہ بودم و سحر بر کنارِ بیشہ خفته شوریدہ کہ در اں سفر ہمراہ ما بود سحر گاہاں نعرہ بز دوراہِ بیاباں گرفت و یک نفس آرام نیافت چوں روز شد گفتش آں چہ حالت بود گفت بلبلوں را دیدم کہ بناش در آمدہ بودند از درخت و کبکاں از کوہ و غوکاں از آب و بہائم از بیشہ اندیشہ کردم کہ مرؤت نباشد ہمہ در تسبیح و من در غفلت خفته کجا روا باشد۔

ترجمہ:- مجھے یاد ہے کہ میں ایک رات قافلہ کے ہمراہ پوری رات چلا تھا۔ اور صبح کے وقت ایک جنگل کے کنارے پر سویا ہوا تھا اس سفر میں ہمارے ساتھ ایک دیوانہ تھا صبح کے وقت اس نے نعرہ لگایا اور جنگل کا راستہ پکڑا اور دم بھر کے لئے چین نہ پایا جب دن نکلا تو میں نے اس سے کہا وہ کیا بات تھی؟ اس نے کہا کہ میں نے بلبلوں کو دیکھا کہ درختوں پر گریہ و زاری میں لگی ہوئی تھی۔ اور چکوروں کو دیکھا کہ پہاڑ سے اور مینڈک پانی سے اور درندہ چرند جنگل سے شور مچا رہے تھے میں نے سوچا کہ یہ کوئی انسانیت کی بات نہیں ہے کہ سب تو خدا کی پاکی بیان کرنے میں مشغول ہیں اور میں غفلت میں سویا ہوا ہوں یہ کب جائز ہو سکتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- یاد دارم مجھے یاد ہے۔ سحر صبح۔ بیشہ جنگل۔ بن۔ سحر گاہاں صبح کا وقت۔ نا لاش گریہ و زاری۔ کَبَن چکور۔ غوکاں مینڈکیں۔ بہائم بھیمہ کی جمع ہے۔ چوپائے۔ مرؤت انسانیت۔ آدمیت۔ نرمی۔ تسبیح اللہ تعالیٰ کی پاکی اور بڑائی بیان کرنا۔ خفته سویا ہوا۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ درویشوں کو چاہئے کہ وہ اللہ کا ذکر کر کے اپنے دل میں نرمی پیدا کریں تاکہ تھوڑی محنت سے لذت شوق خداوندی پیدا ہو جائے۔

قطعہ:- دوش مرغی بھج مینالید عقل و صبر مہر دو طاقت و ہوش
یکے از دوستان مخلص را مگر آواز من رسید بگوش

گفت باور ندا شتم کہ ترا با نیک مرغی چنیں کند مدہوش
گفتم ایں شرط آدمیت نیست مرغ تسبیح خوان و من خاموش

ترجمہ :- (۱) اے بات کو ایک پرندہ صبح کے وقت نالہ و فریاد کر رہا تھا۔ وہ میری عقل و صبر و قوت و ہوش لے گیا۔
(۲) میں نے جواب میں سے ایک نکلے دوست کے کان میں۔ شاید میری آواز پہنچی۔

(۳) اس نے کہا مجھے یہ یقین نہیں تھا کہ تجھے ایک چڑیا کی آواز اس طرح مدہوش کر دے گی۔

(۴) میں نے کہا کہ یہ آدمیت کی شرط نہیں ہے۔ کہ پرندہ تسبیح پڑھیں اور میں چپ رہوں۔

حاصل الفاظ و مطالب :- دوش آخری رات۔ مرغی ایک پرندہ صبح کے وقت۔ می نالید نالہ و فریاد کر رہا تھا۔ ایک آدمی مدہوش مست۔ آدمیت انسانیت۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اخیر شب دعاؤں کی قبولیت اور ذکر و تسبیح کا وقت ہے۔ اس وقت پرندے چہ نمے سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس کے ذکر میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ہم کو چاہئے کہ انسان ہوتے ہوئے اس وقت غفلت کے ساتھ سوتے نہ رہیں اور درویش کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ذکر اللہ کے ذریعہ قلب میں نرمی پیدا کرے۔

حکایت (۲۶) وقتے در سفر حجاز طائفہ جوانان صاحب دل ہمراہ ما بودند ہمد
و ہمقدم و قہار مزملہ بگردندے و بیتے محققانہ بر گفتندے و عارفی در سبیل منکر
حال درویشاں بود و بنیجر از درویشاں تا بر سیدیم بنخیل بنی ہلال کود کہ سیاہ از حی
عرب بدر آمد و آوازے بر آورد کہ مرغی از ہوا در آوردشتر عابد را دیدم کہ بر قص
اندر آمد و عابد را بینداخت و راہ بیاباں گرفت و گرفت گفتم اے شیخ در حیوانے اثر کرد
و ترا چناناں تفاوت نمی کند۔

ترجمہ :- کسی وقت حجاز کے سفر میں زندہ دل نوجوانوں کی ایک جماعت ہمارے ساتھ تھی ایک دوسرے کے رفیق
اور ساتھی ایک اوقات کا حکمت اور محققانہ شعار پڑھتے تھے۔ اور ایک عابد اسی راستہ میں درویشوں کے حال کا منکر تھا
اور درویشوں کے در سے بے خبر تھا۔ یہاں تک بنی ہلال کے نفاستان تک پہنچے ایک حبشی لڑکا قبیلہ عرب سے نکلا اور
اس نے ایک نرمی آواز میں کہا کہ پرندہ کو ہوا سے اٹار لے اور میں نے عابد کے اونٹ کو دیکھا کہ وہ ناچنے لگا اور عابد
کو کہہ دیا کہ جھکی لی۔ لہذا وہ چلا گیا۔ میں نے کہا کہ اسے شیخ کاٹنے نے ایک جانور میں تاثیر کی اور تیرے اندر اسی طرح
اچھی فرق پیدا نہیں کر سکتا۔

حاصل الفاظ و مطالب :- در حجاز حجاز کا سفر۔ صاحب دل زندہ دل۔ اہل دل۔ ہمراہ بنا ہمارے ساتھ۔ ہمد
رفیق۔ ہمقدم ساتھی۔ بیتے چلتا ہمارا عرف۔ شریعت کا جاننے والا۔ سبیل راستہ۔ جمع سبیل۔

سکر حال درویشاں بود فقیروں کے احوال کا منکر تھا۔ یعنی وہ یہ کہتا تھا کہ فقیروں اور صوفیوں کو جو حال آتا ہے اس کی کوئی اصلیت نہیں یہ محض تصنع اور بناوٹ ہے۔ نخیل بنی ہلال بنی ہلال کا نخلستان۔ بعض شراح نے لکھا ہے نخیل سے مراد کھجوروں کا باغ ہے اور ہلال ایک شخص کا نام ہے اور یہ باغ اس کی اولاد کی طرف منسوب تھا۔ بعض نسخہ میں نخل بنی ہلال ہے اور وہ ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ کے راستے میں پڑتا ہے۔ غالباً فارس سے جاتے ہوئے یہ جگہ ملتی ہے (حاشیہ گلستاں مترجم) کودک چھوٹا بچہ۔ سیاہ کالا۔ کودک سیاہ جھٹی لڑکا۔ جی قبیلہ جمع احیاء۔ رقص ناچ تفاوت فرق راویاں جنگل کا راستہ۔ اس حکایت کا مطلب ترجمہ سے واضح ہے۔ لہذا ترجمہ ہی پر اکتفا کریں۔

لظم :- دانی چہ گفت مرا آن بلبل سحری تو خود چہ آدمی کز عشق پیخبری
اُشتر بشعر عرب در حالتست و طرب گر ذوق نیست ترا کثر طبع جانوری

ترجمہ :- (۱) تجھے معلوم ہے کہ مجھ سے اس صبح کے وقت بولنے والی بلبل نے کیا کہا۔ تو کیا آدمی ہے کہ عشق سے بے خبر ہے۔ (۲) اونٹ عرب کے شعر سے خوشی اور مستی میں ہے۔ اگر تجھ کو ذوق سماع نہیں ہے تو تو نیز ہی طبیعت کا جانور ہے۔

شعر :- وَ عِنْدَ هُبُوبِ النَّاشِرَاتِ عَلَى الْحِمَى
تَمِيلُ غُصُونُ الْبَانِ لَا الْحَجَرُ الصَّلْدُ

ترجمہ :- گھنوں کی پریشان کرنے والی ہوا کے مر غزار پر چلتے وقت۔ (درخت) بان کی شاخیں جھکتی ہیں نہ کہ سخت پتھر۔

مثنوی :- بذکرش ہر چہ بنی درخروش ست ولے داند دریں معنی کہ گوش ست
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست کہ ہر خارے بہ تسبیح زبانیست

ترجمہ :- (۱) اسکی یاد میں تو جس کو دیکھے وہ شور میں ہے۔ لیکن اس حقیقت کو وہی جان سکتا ہے جو کان رکھتا ہے۔ (۲) اس کے پھول پر صرف بلبل ہی تسبیح نہیں پڑھتی۔ بلکہ ہر کانٹا اس کی تسبیح کے لئے زبان بنا ہوا ہے۔ حل الفاظ و مطلب :- دانی تجھے معلوم ہے۔ سحری صبح کے وقت۔ چہ آدمی تو بھی کیا انسان ہے۔ حالت کھیلنا۔ حال۔ طرب مستی۔ ذوق باطنی کیفیت کا نام ہے۔ یعنی گانے کا چسکہ۔ کثر طبع نادان تیز ہی طبیعت والا۔ ہبوب الناشرات پریشان کن ہوا۔ احمی چراگاہ۔ مر غزار۔ تمیل جھکتی ہے۔ جھومتی ہے۔ غصون البان بان درخت کی شاخیں۔ الحجر پتھر۔ الصلد سخت۔ درخروش شور کرنا۔ چلانا۔ ولے لیکن۔ گوش کان۔ تسبیح اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا۔ خار کاٹا۔ مطلب یہ ہے کہ یہ خیال مت کر کہ صرف بلبل ہی اللہ تعالیٰ کے اوصاف کے پھول پر تسبیح خواں ہے بلکہ تمام موجودات کو اس کی پاکی بیان کرنے میں ایک مخصوص زبان حاصل ہے جس کو ہم سمجھ نہیں پاتے۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ خواہش نہ ہو کہ ہم صرف زاہد خشک بن جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے عشق کا ذوق اور اس کی چاشنی کا حاصل ہونا بھی

ضروری ہے اور یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف ہیں اس لئے انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے اس کے لئے بڑے شرم کی بات ہے کہ وہ غافل رہے۔ (بہارِ ستار)

حکایت (۲۷) یکے را از ملوک مدتِ عمر سپری شد و قائم مقامے نداشت وصیت کرد کہ بامداداں نخستیں کسے کہ از شهر در آید تاج شاہی بر سروے نہید و تفویض مملکت بویے کنید اتفاقاً اول کسے کہ در آمد گدائے بود ہمہ عمر او لقمہ اندوختہ ورقعہ بر رقعہ دوختہ ارکانِ دولت و اعیان حضرت وصیتِ ملک بجا آوردند و تسلیم مفتاح قلاع و خزائن بدو کردند و مدتِ ملک راند تا بعضے امرائے دولت گردن از اطاعت او بہ بیچانیدند و ملوک از ہر طرف بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند فی الجملہ سپاہ و رعیت بہم بر آمدند و بر خے طرفِ بلاد از قبضہ تصرف او بدر رفت در ویش از یں واقعہ خستہ خاطر می بود تا یکے از دوستان قدیمش کہ در حالتِ درویشی قرین او بود از سفر باز آمد و در چنناں مرتبہ دیدش گفت منتِ خدائے راعز و جل کہ بختِ بلندت یاوری کرد و اقبال و دولت رہبری تا گلت از خار و خارت از پا بر آمدن مع العسر یسراً۔

ترجمہ :- بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کی عمر کی مدت ختم ہو گئی اور وہ کوئی اپنا قائم مقام نہیں رکھتا تھا تو اس نے نصیحت کی کہ صبح کے وقت پہلے جو کوئی شہر کے دروازہ سے آئے بادشاہی کا تاج اسکے سر پر رکھ دیا جائے اور سلطنت اسکے سپرد کر دو، اتفاقاً پہلے جو آدمی آیا وہ ایک فقیر تھا جس نے ساری عمر نکلے جمع کئے تھے اور پیوند پر پیوند لگائے تھے۔ ارکانِ سلطنت اور سرداران دربار نے بادشاہ کی وصیت پوری کی اور قلعوں اور خزانوں کی کنجیاں اُسے سوپ دیں اور اس نے ایک مدت تک بادشاہت کی یہاں تک کہ امرِ سلطنت نے اسکی فرمانبرداری سے منہ موڑ لیا اور بادشاہان وقت ہر ملک سے جھگڑا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور مقابلہ کیلئے فوج تیار کی۔ حاصل یہ ہے کہ فوج اور عوام باہمی ہو گئی اور شہروں کا تھوڑا سا حصہ اس کے قبضہ سے نکل گیا۔ فقیر اس بات سے رنجیدہ دل رہتا تھا۔ حتیٰ کہ اسکے پڑانے دوستوں میں سے ایک دوست جو فقری کی حالت میں اس کا ساتھی تھا۔ سفر سے لوٹ کر آیا اور اس کو ایسے درجہ پر دیکھا تو اس نے کہا کہ خدائے بزرگ و برتر کا شکر ہے کہ تیرے بلند نصیب نے مدد کی اور نصیب و دولت نے رہنمائی کی یہاں تک کہ تیرا پھول کانٹے سے اور کانٹا تیرے پاؤں سے نکل آیا۔ بلاشبہ ہر پریشانی کے ساتھ سہولت ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- مدتِ عمر عمر کی مدت۔ سپری شد ختم ہو گئی۔ قائم مقام نائب۔ وارث۔ وصیت مرنے والے کی طرف سے موت کے وقت نصیحت کرنے کو وصیت کہتے ہیں۔ بامداداں صبح کے وقت۔ نخستیں اول اور خاتمہ کے ساتھ بمعنی پہلا۔ اول۔ ابتدا۔ شروع کا۔ تاج شاہی مرکب اضافی ہے۔ بادشاہ کا تاج۔

سید نہاد سے فعل مجہول ہے رکھ دیا جائے گا۔ تفویض ع۔ سوچ دینا۔ گدا فقیر۔ ہمہ عمر پوری عمر۔ لقمہ اندوختہ ایک ایک لقمہ مانگ مانگ کر جمع کرتا تھا۔ رقعہ ٹکڑا۔ پیوند ارکان دولت سلطنت کے امراء و وزراء۔ مفتاح مفتاح کی جمع ہے بمعنی کنجیاں۔ قلاع ع۔ قلع کی جمع ہے۔ بمعنی قلع۔ بدو اس کو۔ بدو اصل میں باد تھا۔ قاعدہ۔ یہ ہے کہ جب اسم اشارہ یعنی آل، ایں، او، پر لفظ باد داخل کیا جاتا ہے تو اسم اشارہ کا ہمزہ دال سے بدل جاتا ہے۔ لہذا یہاں بھی اسی قاعدہ کے مطابق ہمزہ کو دال سے بدل دیا گیا ہے۔ پیچانیدند انہوں نے موڑ لیا۔ منازعت لڑائی، جھگڑا، مقاومت آپس کا مقابلہ بہم برآمد وہ ناراض ہو گئے۔ برخ کچھ، تھوڑا، بلاد بلد کی جمع ہے بمعنی شہر، طرف ع۔ کنارہ۔ جمع اطراف قرین ساتھی۔ خستہ خاطر رنجیدہ دل۔ ٹوٹا ہوا دل۔ قدیم پُرانا۔ پادری کرد تیری مدد کی۔ گلت تیرا بھول۔ از خار برآمد کانٹے سے نکل گیا۔ مطلب یہ ہے کہ تیری پریشانیاں ختم ہو گئیں اور تم مصیبتوں سے نجات پا گئے۔ اِن حرف مشبہ بالفعل ہے الفسر دشواری۔ یسر آسانی، سہولت۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ اللہ والوں کو چاہئے کہ دنیا کی دولت کی جانب التفات نہ کریں۔ دنیا سے نہ سیرابی حاصل ہوتی اور نہ صحیح معنوں میں سکون حاصل ہوتا ہے۔

شعر:- شگوفہ گاہ شگفت ست و گاہ خوشیدہ درخت وقت برہنہ ست و وقت پوشیدہ

ترجمہ:- کلی کبھی کھلی ہوئی ہے اور کبھی سوکھی ہوئی۔ درخت کسی وقت برہنہ ہے اور کسی وقت سرسبز و شاداب۔

گفت اے عزیز تعزیم کوئی کہ جائے تہنیت نیست انگہ کہ تو دیدی غم نانے داشتیم و امروز غم جہانے۔

ترجمہ:- اس نے کہا اے دوست میری تعزیت کہ مبارکباد دینے کا موقعہ نہیں ہے۔ جب تو نے دیکھا تھا تو مجھے

ایک روٹی کا غم تھا۔ اور آج دنیا بھر کا غم ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- شگوفہ کلی۔ گاہ کبھی۔ شگفت کھلی ہوئی۔ خوشیدہ سوکھی ہوئی۔ برہنہ ننگا۔

پوشیدہ پنہا ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ کلی ہمیشہ ایک ہی کیفیت پر نہیں رہتی بلکہ کبھی کھلتی ہے اور کبھی سوکھ جاتی

ہے۔ اور درخت کبھی ننگا ہو جاتا ہے یعنی موسم خزاں کے وقت درخت کے سارے پتے جھڑ جاتے ہیں اور موسم

بہار میں وہ سرسبز و شاداب نظر آتا ہے۔ تو اسی طرح تو پہلے فقیر تھا اب مالدار ہو گیا ہے یہ تیری تقدیر اور قسمت ہے

لہذا تم اللہ کا شکر ادا کرو۔ عزیز ع۔ پیارا۔ دوست۔ تعزیت مرنے پر مرنے والے کے یہاں جا کر ہمدردی کا اظہار

کرنے کو تعزیت کہتے ہیں۔ تہنیت خوشی کے وقت مبارکبادی دینا۔ انگہ اس وقت غم نانے ایک روٹی کا غم۔

امروز آج۔ غم جہانے دنیا کا غم۔ فقیر نے اپنے دوست سے کہا کہ اے دوست وہ زمانہ کتنا سہانہ تھا جبکہ ہم فقیر تھے

اور یہ زمانہ کتنا ہی میرے لئے کٹھن اور دشوار ہے۔ اس لئے کہ جب ہم فقیر تھے تو صرف روٹی ہی کی فکر تھی اور آج

جبکہ مجھے بادشاہ بنا دیا گیا ہے تو ساری دنیا بھر کی فکر دامن گیر ہے۔

مثنوی:- اگر دنیا نباشد درد مندیم و گر باشد بمہر ش پائے بندیم

بلائے ز بجهنال آشوب تر نیست کہ رنج خاطر ست ارہست ورنیست

ترجمہ :- (۱) اگر دنیا نہیں ملتی ہے تو ہم درد مند ہوتے ہیں۔ اور اگر مل جاتی ہے تو اس کی محبت میں قید ہیں۔
(۲) کوئی مصیبت اس دنیا سے زیادہ پریشان کن نہیں ہے۔ کیونکہ دنیا دل کا رنج ہے خواہ ہو یا نہ ہو۔

قطعہ :- مَطْلَبِ گر تو انگری خواہی جز قناعت کہ دولت است ہنی
گر غنی زربد امن افشانند تا نظر در ثواب او نہ کنی
کز بزرگاں شنیدہ ام بسیار صبر در ویش بہ کہ بذلِ غنی

ترجمہ :- (۱) اگر تو مالدار بننا چاہتا ہے تو طلب نہ کر۔ سوائے صبر کے اس لئے صبر کہ خوشگوار دولت ہے۔

(۲) اگر مالدار اپنے دامن سے سونا جھاڑے ہر گز اس کے ثواب پر نظر نہ کرنا۔

(۳) اس لئے کہ میں نے بزرگوں سے بہت سی مرتبہ سنا ہے۔ فقیر کا صبر کرنا بہتر ہے مالدار کے خرچ کرنے سے۔

فرد :- اگر بریاں کند بہرام گورے نہ چوں یائے ملخ باشد ز مورے

ترجمہ :- اگر بہرام بادشاہ ایک گور خریاں کرے۔ تو اسکی حقیقت چیونٹی کی طرف سے ایک مڈی کے پاؤں کے برابر نہیں۔

حل الفاظ و مطلب :- پھر مِم کے کسرہ کے ساتھ بمعنی محبت۔ بلا مصیبت۔ آشوب لوگوں کو پریشان

کرنے والا۔ رنج خاطر دل کا رنج۔ حرف شرط ہے۔ اگر۔ در یہ بھی حرف شرط ہے۔ اگر۔ مطلب یہ ہے کہ اگر

ی کو دنیا نہیں ملتی ہے تو وہ درد مند ہوتا ہے۔ لیکن جب مل جاتی ہے تو اس کی محبت میں غرق ہو کر حقیقی مقصود کو بھول

جاتا ہے۔ پوری دنیا میں دنیا سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں خواہ دنیا حاصل ہو یا نہ ہو۔ اس لئے کہ اگر دنیا حاصل ہے تو اس

کی حفاظت کی فکر اور زیادتی کا خیال پریشان کرتا ہے اور اگر دنیا حاصل نہیں ہے تو اس کے حاصل کرنے کی فکر پریشان

کن ہوتی ہے۔ مَطْلَبِ طلبیدن سے نہیں حاضر ہے، مت طلب کر۔ تو انگری مالدار۔ ہنی خوشگوار۔ معنی مالدار۔

جمع اغنیاء۔ افشانند وہ جھاڑے۔ بذل غنی مالدار شخص کا خرچ کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا تو پریشان کن ہی ہے لہذا

اگر تم دنیا کے خواہشمند ہو تو صبر کے سوائے کوئی چیز طلب نہ کر اس لئے کہ قناعت سے بڑھ کر کوئی دولت ہی نہیں ہے۔

لہذا اگر مالدار سونا بھی بکھیر رہا ہو تو ہر گز اس کی طرف نظر نہ کر۔ اس لئے کہ میں نے بزرگان دین سے سنا ہے کہ فقیر

کا صبر کرنا مالدار کے خرچ کرنے سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔ بہرام عراق عجم کا ایک بادشاہ گذرا ہے جسے گور خرنای

جانور کے شکار کرنے کا بڑا شوق تھا اور یہ بہت فیاض۔ عیش پسند اور صاحب عقل و ہوش تھا۔ بہرام گوری گور سے

مراد گور خر ہے چونکہ بہرام اکثر گور خر کا شکار کھیلتا تھا اس واسطے بہرام گور کے نام سے مشہور ہوا۔ پائی ملخ مڈی کا

پیر۔ موری ایک چیونٹی۔ مطلب یہ ہے کہ اگر چیونٹی مڈی کا پاؤں مہمانی میں صرف کرے جیسا کہ ایک چیونٹی نے

حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے مڈی کا پاؤں پیش کیا تھا اس کی قدر و قیمت زیادہ ہے بہرام گور کے گور خرمہانی

میں بھوننے سے۔ خلاصہ یہ ہے کہ غریب و کم استطاعت والے کی عبادت اور معمولی صدقہ مالدار کے کثیر صدقہ

کے مقابلہ میں زیادہ مقبول و عزیز ہے۔

حکایت (۲۸) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر روز بخد مت محمد مصطفیٰ ﷺ آمدے
گفت یا ابا ہریرہ زدن غباً نزد حباً یعنی ہر روز میا تا محبت زیادہ شود صاحب دلے
را گفتند بدیں خوبی کہ آفتاب ست نشیدہ ایم کہ کسے اور ادوست گرفته است و عشق
آوردہ گفت از برائے آنکہ ہر روز می توانش دید مگر در زمستان کہ محبوب ست و محبوب

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ ہر روز حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ ایک دن ناغہ کر کے مجھ سے ملا کر کہ وہ محبت کو بڑھادے گی یعنی روزانہ نہ آیا کرو تا کہ محبت زیادہ ہو ایک اللہ والے سے لوگوں نے معلوم کیا کہ سورج باوجود کہ اتنا خوبصورت ہے ہم نے نہیں سنا ہے کہ کسی نے اس کو دوست بنایا ہو اور اس پر عاشق ہو گیا ہو۔ انہوں نے فرمایا اس واسطے کہ تم اس کو ہر روز دیکھ سکتے ہو مگر جالے کے زمانے میں کہ وہ چھپا رہتا ہے تو وہ محبوب ہوتا ہے۔

شعر: بدیدار مردم شدن عیب نیست
لیکن نہ چند آنکہ گویند بس
اگر خوشتن را ملامت کنی
ملامت نیاید شنیدن ز کس

ترجمہ :- (۱) آدمی کے دیدار کے لئے جانا کوئی عیب نہیں ہے۔ لیکن اتنا نہیں کہ وہ کہدے کہ بس کیجئے۔

(۲) اگر تو اپنے آپ کو ملامت کرتا رہے گا تو کسی سے ملامت نہ سنے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- ابو ہریرہ یہ آنحضرت ﷺ کے ایک مقرب صحابی کی کنیت ہے۔ جس کا نام زمانہ جاہلیت میں عبد شمس تھا۔ اسلام سے مشرف ہونے کے بعد ان کا نام عبد الرحمن رکھا گیا چونکہ وہ بلی بہت پالتے تھے ایک روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو بلی ساتھ تھی۔ آپ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا نف ابو ہریرہ (تو ابو ہریرہ ہے) اسی وقت سے ان کی یہ کنیت مشہور ہوئی۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ عہد میں اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے اور اسلام لانے کے بعد سے تا وصال رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں اکثر اوقات حاضر رہ کر کتاب فیض کیا احادیث کی کتابوں میں سب سے زیادہ روایات ان ہی کی ملتی ہیں۔ صرف بخاری شریف میں چار سو چھیالیس روایات ان ہی کی ہیں۔ الغرض یہ روزانہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جایا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے ان سے ایک دن فرمایا اے ابو ہریرہ کبھی ناغہ کر دیا کہ اس لئے کہ ایسا کرنے سے محبت بڑھ جاتی ہے۔ ایک اللہ والے سے لوگوں نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا بات ہے کہ سورج اتنا حسین و خوبصورت ہے لیکن اس کے باوجود کوئی بھی اس سے محبت نہیں کرتا اور اس کو اپنا دوست نہیں بناتا تو انہوں نے فرمایا کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ سورج روزانہ طلوع ہوتا ہے اور ہم اس کو دیکھتے رہتے ہیں اسلئے اس کی قدر و قیمت نہیں ہوتی اور اس سے محبت نہیں کرتے لیکن یہی سورج جب سردی کے زمانے میں پس پردہ رہتا ہے اور لوگ سردی سے پریشان ہوتے ہیں تو سورج کے نکلنے کی خواہش کرتے ہیں اور سورج ان کی نظر میں محبوب اور پیارا ہوتا ہے۔ زدن غباً کبھی کبھی۔ محبوب غ چھپا ہوا۔ محبوب

یار و دیدار ملاقات کرنا۔ زیارت کرنا۔ کس کوئی شخص۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ لوگوں کے پاس آمد و رفت اور اس کی زیارت کرنے میں کوئی قیادت نہیں ہے لیکن اتنی ملاقات نہ کرنی چاہئے کہ اس کو یہ کہنا پڑے کہ بھائی! مجھے معاف کیجئے اتنا نہ آیا کیجئے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ لوگ اس کی بُرائی بیان نہ کریں۔ تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے نفس کی ملامت کرے۔ الغرض اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویشوں کو چاہئے کہ لوگوں سے زیادہ میل جول نہ کریں اسلئے کہ مخلوق سے زیادہ ملنے اور تعلق رکھنے سے قلب میں کدورت پیدا ہو جاتی ہے۔

حکایت (۲۹) یکے از بزرگاں بادے مخالف در شکم پیچیدن گرفت و طاقت ضبط آں نداشت پس بے اختیار ازوے صادر شد گفت اے درویشاں مرادرنچہ کردم اختیارے نبود و بڑوے بر من نوشتند و راحتے بدرون من رسید شمانیز بکرم معذور دارید۔

ترجمہ :- ایک بزرگ کے پیٹ میں مخالف ہوانے گڑبڑ مچانا شروع کی اور اس کو روکنے کی طاقت نہ تھی لہذا بے اختیارانہ طور پر اس سے نکل گئی وہ بولا کہ اے فقیر جو کچھ میں نے کیا ہے اس میں میرا کچھ اختیار نہ تھا۔ اور اس کا گناہ بھی فرشتوں نے میرے نامہ اعمال میں نہیں لکھا۔ اور مجھے اس سے آرام ملا تم بھی براہ کرم مجھے معذور سمجھو۔

شعر :- شکم زندان بادست اے خردمند ندارد پیچ عاقل بادور بند
چو باداندر شکم پیچد فروہل کہ باداندر شکم باریست بردل

ترجمہ :- (۱) اے عقلمند پیٹ رتھ کے لئے جیل خانہ ہے۔ کوئی عقلمند ہوا کو جیل میں نہیں رکھتا ہے۔
(۲) جب رتھ تیرے پیٹ میں پیچ و تاب کھائے تو اسے چھوڑ دو۔ اس لئے کہ رتھ کے پیٹ میں رہنے سے دل پر ایک بوجھ ہوتا ہے۔

شعر :- حریف گرانجان ناسازگار چو خواہد شدن دست پیشش مدار

ترجمہ :- سخت جان دشمن اور ناموافق اگر جانا چاہے تو اس کے سامنے ہاتھ مت رکھ (یعنی اس کو مت روک)
حل الفاظ و مطلب :- باد مخالف گوز۔ رتھ۔ پار۔ شکم۔ پیچیدن گرفت گڑبڑ مچانا شروع کی طاقت ضبط روکنے کی طاقت۔ صادر شد نکل گئی۔ بڑوے گناہ۔ نہ نوشتند فرشتوں نے نہیں لکھا۔ زندان باد رتھ کا جیل خانہ۔ بند قید۔ پیچد پیچ و تاب کرتا ہے۔ بل بلیدن سے امر حاضر ہے۔ تم چھوڑ۔ حریف مقابل۔ دشمن۔ گراں جان سخت جان۔ جس چیز کا طبیعت پر بار ہو۔ دست پیشش اس کو مت روک۔ ناسازگار ناموافق۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ درویشوں کو ایسی کسی حرکت پر کسی کا مذاق نہیں اڑانا چاہئے کہ جس کا صادر ہونا ان سے بھی ضروری ہے اور یہ کہ حالت اضطراری سے مجبوری کی حالت ہوتی ہے جو قابل ممانعت ہے۔

حکایت (۳۰) از صحبت یاران و مستقم ملاستے پدید آمدہ بود سرور بیابان قدس

نہادم و با حیوانات انس گرفتم تا وقتے کہ اسیرِ قیدِ فرنگ شدم و در خندقِ طرابلس
باجہودانم بکارِ گل داشتند یکے از رؤسائے حلب کہ سابقہ معرفتے در میان ما بود گذر
کرد و شناخت گفت اینچہ حالتست کہ موجبِ ملائتست گفتیم چکویم۔

ترجمہ :- دمشق کے دوستوں سے مجھے ایک مرتبہ رنجش پیش آگئی تھی، اسی لئے میں شہرِ قدس کے جنگل کی طرف نکل
گیا تھا اور جانوروں سے محبت کرنے لگا تھا۔ یہاں تک کہ میں فرنگیوں کا قیدی ہو گیا اور طرابلس کے خندق میں یہودیوں
کیساتھ مجھے بھی مٹی کے کام میں لگایا حلب کے رئیسوں میں سے ایک رئیس جسکے ساتھ میری پہلے سے جان پہچان
تھی ہمارے درمیان گذر اور اس نے مجھے پہچان کر کہا یہ کیا حالت ہے جو کہ رنج کا سبب ہے۔ میں نے کہا کیا کہوں۔

قطعہ :- ہمیں گرختم از مردماں بکوہ و بدشت کہ از خدای نبودم بدگیرے پرداخت
قیاس کن کہ چہ عالم بود دریں ساعت کہ در طویلہ نامردم ببايد ساخت

ترجمہ :- (۱) میں لوگوں سے پہاڑوں اور جنگلوں میں بھاگتا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوا دوسرے سے مشغول نہ ہوں۔
(۲) اب تو قیاس کر کہ اس وقت میرا کیا حال ہوگا۔ کہ جانوروں کے اصطبل میں مجھے موافقت کا اظہار کرنا پڑا ہے۔

فرد :- پائے در زنجیر پیش دوستاں بہ کہ بابیگانگاں در بوستاں

ترجمہ :- دوستوں کے سامنے پاؤں میں بیڑی پہنے رہتا۔ اس بات سے بہتر ہے کہ غیروں کیساتھ باغ میں رہے۔
حل الفاظ و مطلب :- دمشق ملک شام کے ایک مشہور شہر کا نام ہے۔ قدس بیت المقدس کے ارد گرد کی
زمین۔ اور بعض کی رائے یہ ہے کہ ایک بڑے بڑے پہاڑ کا نام ہے جو بیت المقدس میں واقع ہے۔ انس انیسیت۔
الفت محبت۔ فرنگ یہ لفظ فرانس سے بنا ہے اور یہ شیخ سعدی کے زمانہ میں عیسائیوں کا مسکن اور دار السلطنت تھا۔
طرابلس طلاء کے فتح اور بلاء کے ضمہ کے ساتھ شام کے ایک شہر کا نام ہے اور اسی نام کا دوسرا شہر ہے جس کو طرابلس
الغرب کہا جاتا ہے۔ جہوداں انکار کرنے والے۔ مراد یہودی ہے۔ کارِ گل مٹی دھونے کا کام۔ روساء رئیس کی
جمع ہے بمعنی سردار۔ حلب حاء اور لام کے فتح کے ساتھ۔ شام کے ایک شہر کا نام ہے اس جگہ کے آئینے مشہور
ہیں۔ سابقہ پہلے سے۔ معرفتی جان پہچان۔ شناخت اس نے پہچان لیا۔ ہمیں گرختم ماضی استمراری سے واحد
متکلم ہے۔ میں بھاگ رہا تھا۔ دشت جنگل۔ طویلہ یہ لفظ عربی اردو فارسی ہر ایک میں استعمال ہوتا ہے۔ معنی ہیں۔
اصطبل۔ گھوڑوں کا تھان۔ ببايد ساخت موافقت کا اظہار کرنا پڑے۔ زنجیر بیڑی۔ پیش دوستاں دوستوں کے
سامنے۔ بابیگانگاں غیروں کے ساتھ۔ بوستاں ف باغ۔ مطلب یہ ہے کہ غیروں کے ساتھ چمن کی زندگی
سے دوستوں کے ساتھ جیل خانہ کی زندگی بہتر ہے۔

بر حالت من رحمت آورد و بدہ دینار از قیدِ فرنگم باز خرید و باخویشتن بحلب برد

دُخترے داشت بنکاح من در آورد بکابین صد دینار چوں مُدّتے بر آمد بد خوئی
و ستیزه روئی آغاز کرد و زباں درازی کردن گرفت۔ و عیش مرا مُنْقَض می کرد۔

ترجمہ :- اس کو میرے حال پر رحم آیا اور دس اشرفیاں دے کر فرنگ کی قید سے مجھ کو چھڑا دیا۔ اور اپنے ساتھی
حلب لے گیا اس کی ایک لڑکی تھی اس سے میرا نکاح کر دیا۔ سو اشرفیوں کے مہر پر جب ایک زمانہ گزر گیا تو کج خلق
اور لڑائی شریع کی اور زبان درازی کرنے لگی اور میرا عیش مکرر کرتی تھی۔

شعر : زنِ بد در سرائے مردِ نکو ہمدریں عالم ست دوزخ او
ز بہار از قرین بد ز نہار وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ :- (۱) بُری عورت نیک آدمی کے گھر میں۔ اسی عالم میں اس کا دوزخ ہے۔

(۲) پناہ ہے بُرے ساتھی سے پناہ ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

حل الفاظ و مطلب :- رحمت آورد اس کو رحم آگیا۔ وہ دینار دس اشرفیاں دینار سونے کا ایک سکہ ہے
جس کا وزن ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے۔ کابین مہر۔ مدّتے ایک زمانہ۔ بد خوئی بُرے اخلاق۔ ستیزہ لڑائی۔
عیش زندگی۔ آرام۔ و راحت۔ مُنْقَض مکرر ہونا۔ کرکرا۔ سرائے محل۔ مرد نکو نیک آدمی۔ ز بہار پناہ۔ قرین
ساتھی۔ مُراو بیوی ہے، جمع قُرَنَاء۔ وَقِنَا الخ وقتی یقی سے قی فعل امر ہے اور تاجع متکلم کی ضمیر ہے۔ ہم کو بچا
رہنا اے ہمارے پروردگار۔ عذاب النار دوزخ کے عذاب سے۔ مطلب یہ ہے کہ اس رئیس کو تو میری اس
شکستہ حالت پر رحم آگیا اور دس دینار سے مجھے اس سے خرید لیا اور اپنی ایک صاحبزادی سے میرا نکاح سو اشرفیوں کے
عوض کر دیا لیکن وہ عورت بہت بد زبان تھی جو زندگی تلخ بنا رکھی تھی۔ اور ہر وقت پریشان کیا کرتی تھی۔

بارے زبان نعت دراز کردہ ہی گفت تو آں نیستی کہ پدرم ترا از قیدِ فرنگ بدہ
دینار باز خرید گفتم بلے من آنم کہ بدہ دینار از قیدِ فرنگم باز خرید و بصد دینار بدست تو
گرفتار کرد۔

ترجمہ :- ایک مرتبہ طعنہ زنی کی زبان دراز کر کے کہہ رہی تھی کہ کیا تو وہ نہیں ہے کہ میرے باپ نے تجھ کو
فرنگیوں کی قید سے دس دینار کے بدلے خریدا تھا۔ میں نے کہا ہاں میں وہی ہوں جس کو دس دینار کے بدلے
فرنگیوں کی قید سے (میرے باپ نے) خریدا اور سو دینار کے بدلے تیرے ہاتھ میں گرفتار کر دیا۔

اشعار :- شنیدم گو سپندے را بزرگے رہانید از دہان و دستِ گرگے
شبانگہ کار در حلقش بمالید رَوَان گو سفند از دے بنالید
کہ از چنگالِ گرگم در ر بودی چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

ترجمہ :- (۱) میں نے سنا ہے کہ ایک بکری کو ایک بزرگ نے۔ ایک بھیڑیے کے ہاتھ اور منہ سے چھڑالیا۔

(۲) رات کے وقت اس کے گلے پر چھری پھیرنے لگا، بکری کی جان اس سے فریاد کرنے لگی۔

(۳) کہ تو نے بھیڑیے کے پنجے سے مجھے نجات دلائی۔ جب انجام کو میں نے دیکھا تو خود بھیڑیا نکلا۔

حل الفاظ و مطلب :- بارے ایک مرتبہ زبان تعنت طامت کی زبان طعنہ زنی کی زبان۔ اسی گفت ماضی استمراری سے واحد غائب کا صیغہ۔ کہہ رہی تھی۔ تو آں نیستی الخ کہ کیا تو وہ نہیں جس کو میرے باپ نے فرنگیوں سے دس دینار میں خریدا ہے۔ بلے ہاں۔ من آئم میں وہی ہوں۔ بدست تو گرفتار کرد تیرے ہاتھ میں گرفتار کر دیا۔ مطلب یہ ہے کہ ایک مرتبہ طعنہ دیتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ تو تو وہی ہے کہ جس کو میرے باپ نے دس دینار میں عیسائیوں سے خریدا ہے شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ ہاں میں تو وہی ہوں جس کو دس دینار میں تیرے باپ نے خریدا اور دس دینار میں تیرے ہاتھ گرفتار کر دیا یعنی میرے اندر اتنی طاقت نہیں کہ میں تیرا ہر جس کی مقدار اسودر ہم ہے طلاق دیکر ادا کر سکوں اس لئے میں تیرے ہاتھ میں مقید ہوں۔ رہانید رہیدن سے بنا ہے۔ یہ فعل متعدی ہے۔ معنی ہیں چھڑالیا۔ شاہانگہ رات کے وقت۔ کارڈ چھری۔ خلق گلا۔ مالید پھیر دی۔ روان گو سپند بکری کی جان۔ چنگال پنجہ۔ عاقبت آخر کار۔ انجام۔

شیخ سعدیؒ بکری اور بزرگ کا واقعہ بیان کر کے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں نے تو یہ سمجھا تھا کہ میں اس قید و بند سے نجات پا گیا لیکن جب انجام کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس سے بھی زیادہ یہ پریشان کن ہے۔ اس حکایت سے یہ مستفاد ہوتا ہے۔ کہ درویش کو مصائب پر صبر کرنا چاہئے اور گھریلو معاملات میں بہت تحمل و حلم سے کام لینا چاہئے۔

حکایت (۳۱) : یکے از پادشاہاں عابدے را پرسید کہ عیال داشت اوقات عزیزت چوں میگذرد گفت ہمہ شب در مناجات و سحر و دعائے حاجات و ہمہ روز در بند اخراجات ملک را مضمون اشارت عابد معلوم گشت فرمود تا وجہ کفاف او معین دارند تا بار عیال از دل او بر خیزد۔

ترجمہ :- بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے ایک بال بچوں والے عابد سے پوچھا کہ آپ کے اوقات عزیز کس طرح گزرتے ہیں بولا کہ ساری رات مناجات میں اور صبح کو ضروریات دنیاوی کی دعا میں اور دن بھر اخراجات کی فکر میں بادشاہ کو عابد کے اشارے کا مفہوم معلوم ہو گیا حکم دیا کہ اس کا وظیفہ مقرر کر دیں تاکہ اس کے دل سے بال بچوں کے خرچ کی فکر کا بوجھ اٹھ جائے۔

مثنوی :- اے گرفتار پائے بند عیال دگر آزادگی مبد خيال
غم فرزند و نان و جامہ و قوت بازت آرد ز سیر در ملکوت
ہمہ روز اتفاق میازم کہ شب با خدا ی پر دازم

شب چو عقد نماز بر بندم چہ خورد بامداد فرزندم

ترجمہ:- (۱) اے اہلِ عیال کی فکر کی زنجیر میں گرفتار۔ دوبارہ آزادی کا خیال نہ کر۔

(۲) (اسلئے کہ) لڑکوں اور روٹی اور کپڑے اور روزی کا غم۔ تجھ کو عالمِ ملکوت کی سیر سے واپس لے آئے گا۔

(۳) دن بھر میں یہ نیت کرتا ہوں۔ کہ رات کو خدا کی عبادت میں مشغول رہوں گا۔

(۴) رات کو جب نماز کی نیت باندھتا ہوں۔ تو یہ خیال آتا ہے کہ صبح کو میرے بچے کیا کھائیں گے۔

حل الفاظ و مطلب:- عیال بال بچے جن کی کفالت کرنی پڑتی ہے۔ اوقات عزیزت تیرے عزیز اوقات

چوں کی گزرد کس طرح گزرتے ہیں۔ مناجات آہستہ آہستہ بات چیت کرنا۔ سرگوشی کرنا۔ سحر صبح کے

وقت۔ حاجات حاجت کی جمع ہے۔ ضروریات۔ ہمہ روز دن بھر۔ بند اخراجات اخراجات کی فکر۔ مضمون

اشارات عابد کے اشارے کا مفہوم بادشاہ سمجھ گیا۔ معلوم گشت معلوم ہو گیا۔ فرمود فرمایا۔ تا علت کے لئے

ہے۔ معنی ہیں تاکہ۔ وجہ کفاف وہ آمدنی جس سے معمولی روزانہ کا خرچ چل سکے۔ معین دارند مقرر کردہ

بار عیال آلِ اولاد کی فکر کا بوجھ بر خیزد اٹھ جائے۔ بند عیال بال بچوں کی فکر۔ مہند خیال خیال مت کر

قوت غذا۔ سیر تفریح کرنا۔ ملکوت وہ عالم جس میں فرشتے رہتے ہیں۔ چہ خورد کیا کھائیں گے۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویشوں کو حتی الامکان گھریلو معاملات سے دور رہنا چاہئے ال

لئے کہ اس سے روحانی کمال میں فرق پڑ جاتا ہے۔

حکایت (۳۲): یکے از متعبداں در بیشہ زندگانی کردے و برگ درختاں
خوردے پادشاہی بحکم زیارت نزدیک دے رفت گفت اگر مصلحت بنی بشر از
برائے تو مقامے بسازم کہ فراغ عبادت ازیں بہ دست دہد و دیگر اہم بہرکات
انفاس شامستفید گردند و بمصلح اعمال شماقتدا کنند ز اہد را ایں سخن قبول نیامد روی
بر تافت یکے وزیراں گفتش پاس خاطر ملک را روا باشد کہ دوسہ روزے بشہر آئی
و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر صفائی وقت عزیزاں را از صحبت اغیار کدورتے باشد
اختیار باقیست آوردہ اند کہ عابد بشہر در آمد و بستانسرای خاص ملک بدو پرداخت
مقامے دلکشاں روان آسای چوں بہشت۔

ترجمہ:- عابدوں میں سے ایک عابد جنگل میں زندگی بسر کرتا تھا۔ اور درختوں کے پتے کھاتا تھا۔ ایک بادشاہ

زیارت کے لئے اس کے پاس گیا اور کہا کہ اگر آپ مصلحت سمجھیں تو شہر میں آپ کے لئے ایک مکان بنوا دوں تاکہ

عبادت کی ایک سوئی اس سے زیادہ اور اچھی طرح حاصل ہو اور دوسرے لوگ بھی آپ کی ذات بابرکات سے فائدہ

حاصل کریں اور آپ کے نیک اعمال کی پیروی کریں زاہد کو یہ بات پسند نہ آئی اور منہ پھیر لیا دُریوں میں سے ایک نے اس سے کہا کہ بادشاہ کی دل جوئی کے لئے مناسب ہے کہ دو تین دن کے لئے آپ شہر میں آجائیں اور مکان کی کیفیت معلوم کر لیں پھر اگر آپ کے وقت عزیز کی صفائی میں غیروں کی صحبت سے کوئی کدورت پیدا ہو تو اختیار باقی ہے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ شہر میں آگیا اور بادشاہ کی ایک خاص کوٹھی اس کے لئے خالی کر دی وہ ایک نہایت دل آویز اور روح کو آسودہ کرنے والی بہشت کے مانند جگہ تھی۔

حل الفاظ و مطلب :- زندگی کر دی زندگی بسر کرتا تھا۔ خوردے کھاتا تھا۔ بجگم زیارت ملاقات کی بہ پر۔ نزدیک وے اس کے پاس۔ اگر مصلحت بینی اگر مصلحت سمجھیں۔ برائے تو تیرے واسطے۔ مقامے بسا زم ایک مکان بنوادوں گا۔ فراغ فراغت، یکسوئی۔ عبادت بندگی۔ انفاس نفس کی جمع ہے بمعنی سانس۔ مصالح اعمال نیک اعمال۔ اقتداء کسی کی پیروی کرنا۔ زاہد پرہیزگار۔ پاس خاطر ملک بادشاہ کی دل جوئی کے لئے۔ وقت عزیزاں آپ کا وقت عزیز صحبت ساتھ رہنا۔ اغیار غیر کی جمع ہے۔ دوسرے لوگ۔ کدورتے۔ گدلا۔ رنجش۔ بستانسرائے وہ مکان جو باغ میں بنا ہوا ہو۔ روان آسای جان کے لئے سکون کا سبب۔ بہشت جنت۔ عبارت کا مطلب ترجمہ سے واضح ہے۔

مثنوی :- گل سرخ خوش چو عارضِ خواہاں سنبلش ہچموز لطفِ محبوباں
ہچناں از نہیبِ بردِ عجوز شیرِ ناخوردہ طفلِ دایہ ہنوز

ترجمہ :- (۱) اسکے سرخ پھول معشوقوں کے رخسار کی طرح تھے۔ اور اس کا سنبل محبوبوں کی لطف کی طرح تھا۔ (۲) (سنبل ایسا سگڑا ہوا تھا جیسا کہ) جاڑے کی تختی سے بڑھیا، پھول شدتِ سردی سے ایسے تھے جیسے، تازہ پیدا شدہ بچہ جس نے ابھی تک ماں کا دودھ نہ پیا ہو۔

شعر :- وَاَفَانِيْنَ عَلَیْهَا جُلْنَارُ عُلِقَتْ بِالشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارُ

ترجمہ :- اور شاخوں پر انار کے پھول (ایسے تھے) جیسے سرسبز و شاداب درخت پر آگ لٹکا دی جائے۔

ملک در حالِ کنیزِ کماہر و پیش او فرستاد کہ و صفش اینست۔

ترجمہ :- بادشاہ نے اسی وقت ایک باندی نہایت حسین چاند جیسے چہرہ والی (باندی) عابد کے پاس بھیجی جس (باندی) کی صفت یہ تھی۔

شعر :- ازیں مہ پار ہ عابد فریے ملائک صورتے طاؤس زیے
کہ بعد از دیدنش صورت نہ بندو و جو دیار سایاں را شکبے

ترجمہ :- (۱) وہ باندی چاند کا کٹڑا عابد کو فریب دینے والی، فرشتوں کی سی صورت مور کی مانند زیب و زینت رکھنے والی تھی۔ (۲) اس کی حسین صورت دیکھنے کے بعد پرہیزگاروں سے بھی صبر نہیں ہو سکتا تھا۔

ہچکناں در عقبش غلامے بد لعل الجہال لطیف الاعتدال۔

ترجمہ :- اسی طرح اس کے بعد ایک غلام عجیب حسن اور مناسب الاعضاء والا بھیجا۔

حل الفاظ و مطلب :- گل سرخش اس کے سرخ پھول یعنی گلاب کا پھول۔ عارض رخسار خوابان حسین چہرہ۔ سنبل بال جہر نیب لوٹ مار۔ یہاں سختی کے معنی میں ہے۔ برد شندک۔ عجوز رخ بڑھاپا۔ عجائز شیر ناخوردہ طفل ایسا بچہ جس نے دودھ نہ پیا ہو۔ ہچکناں اسی طرح اس لفظ سے پہلے۔ کہ سابق یوں عبارت مخدوف ہے۔ عجوز یوزھی عورت۔ ایام عجوز جاڑے کے دنوں میں وہ ہفتہ جو نہایت شندک کا ہوتا ہے اس کو ایام عجوز کہا جاتا ہے۔ ہچکناں اسی طرح یعنی انتہائی سردی کے باوجود اس باغ کے پھول اور سنبل سب پرے بھرے تھے جیسا کہ موسم بہار میں ہوتے ہیں اور ان پھولوں کی نزاکت ایسی ہی نازک تھی جیسے وہ نازک بچہ جس نے ابھی دلیا کے دودھ نہ پیا ہو۔ افانین درخت کی وہ شاخ جس میں گل انار لگا ہوا ہو ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے پرے بھرے درخت پر آگ لگائی گئی ہو اس جگہ گل انار کو آگ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ماہ رو چاند جیسی چمک والی۔ زین۔ پارہ اس چاند جیسے کھڑے والی سے بھی زاہد فریب میں مبتلا ہو جائے۔ فریب فریب دینے والی۔ خاؤں۔ زین۔ زیب وزینت رکھنے والی۔ مطلب یہ ہے کہ باندی ایسی حسین و جمیل تھی کہ صورت و شکل میں فرشتہ اور نور جیسی زیب وزینت والے لباس پہنی ہوئی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی خوبصورت چہرہ والی باندی کو دیکھنے سے بعد بڑے سے بڑا عابد سے بھی صبر ناممکن تھا۔ نہ بندو نہیں ہو سکتا تھا۔ عقب ایزی لیکن یہاں بعد کے معنی میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس بادشاہ نے باندی کے بعد ایک خوبصورت اور نو عمر لڑکے کو بھیجا غلامے ایک غلام۔ بد لعل الجہال نادر حسن والا، عجیب خوبصورت۔ لطیف الاعتدال سڈول جسم والا۔ مناسب الاعضاء والا۔

قطعہ :- هَلْكَ النَّاسُ حَوْلَهُ عَطَشًا وَهُوَ سَاقٍ يَرَى وَلَا يَسْقَى
دیدہ از دید نش نکشتے سیر ہچکناں کز فرات مستقی

ترجمہ :- (۱) لوگ اس کے ارد گرد پیاس کے مارے مر گئے۔ اور ایسا ساقی ہے کہ دیکھتا ہے اور پلاتا نہیں ہے۔ (۲) آنکھ اس کے دیکھنے سے سیر نہیں ہوتی تھیں۔ جیسا کہ دریائے فرات سے استقامت والا سیر نہیں ہوتا۔

عابد از طعامہائے لذیذ خوردن گرفت و کسو تہائے لطیف پوشیدن و از فواکہ و مشموم و حلالات تمتع یافتن و در جمال غلام و کنیزک نظر کردن کہ خرد منداں گفتہ اند زلف خواباں زنجیر بائے عقل ست و دام مرغ زیرک۔

ترجمہ :- عابد عمدہ کھانا کھانے اور پاکیزہ کپڑے پہننے شروع کر دیئے۔ اور میوؤں اور خوشبوؤں، میٹھائیوں سے فائدہ اٹھانے لگا اور باندی اور غلام کے حسن پر نظر کرنے لگا۔ اسی لئے عقلمندوں نے کہا ہے کہ معشوقوں کی زلف عقل کے پلوں کی زنجیر ہے اور ہوشیار پرندے کے لئے جال ہے۔

بیت:- در سر کار تو کردم دل و دیں باہمہ دانش مرغ زیرک تحقیقت منم امروز تو دایم
ترجمہ:- دل اور دین اور ہوش باوجود پوری عقل کے میں نے تیری محبت کے خیال میں صرف کر دیں۔ آج میں در
حقیقت ہوشیار پرندہ ہوں اور تو جال ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- هَلْكَ ع واحد غائب فعل ماضی۔ حلاک ہو گئے۔ الناس لوگ۔ حولہ اس کے
ارد گرد۔ عطشاً پیاس کی وجہ سے۔ ساق دو پلانے والا ہے۔ پری دیکھتا ہے۔ لایسقی سیراب نہیں کرتا۔
ویدہ آنکھ۔ نکلتے سیر سیر نہیں ہوتی تھی۔ قرات کوفہ میں ایک نہر ہے جس کا پانی نہایت شیریں ہے۔ مستقی
ایسا آدمی جس کو استقلہ کی بیماری لاحق ہو۔ جس کو پانی پی کر تسلی نہیں ہوتی اور پیاس نہیں بجھتی۔ طعامبائے لذیذ
عمدہ اور مزیدار کھانے۔ کسوت کاف کے کسرہ کے ساتھ۔ کپڑا لباس لطیف ع پاکیزہ۔ فواکہ ع فاکہ کی جمع
ہے۔ میوہ مشوم شمع سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں سو بجھتی جانے والی چیز۔ حلاوات میٹھائیاں۔
بحال خوبصورتی۔ کینر باندی۔ تمتع یافتن فائدہ اٹھانا۔ زلف بال۔ دام جال۔ سرکار خواہش۔ دانش دانائی۔
زیرک ہوشیار۔ چالاک۔ امروز آج۔ مطلب یہ ہے کہ عابد کو ان عمدہ اور پاکیزہ لباس وغیرہ کو دیکھ کر صبر
نہیں ہو سکا اور ان تمام چیزوں سے لطف اندوز ہونے لگا۔

فی الجملہ دولتِ وقتِ مجموعش بزوال آمد چنانکہ گفتہ اند۔

ترجمہ:- حاصل کلام یہ ہے کہ اس کے اطمینانِ قلب کی دولت زائل ہونے لگی جیسا کہ عقلمندوں نے کہا ہے۔

قطعہ:- ہر کہ ہست از فقیہ و پیر و مرید وزباں آورالِ نپاک نفس
چوں بہ دنیاے دُوں فرود آمد بحسل در بماند ہچو مگس

ترجمہ:- (۱) جو شخص بھی ہو خواہ عالم یا مرید یا پیر یا پاک نفس شاعر۔

(۲) جب ذلیل دنیا کی طرف متوجہ ہو تو کبھی کی طرح شہد میں پھنس گیا۔

حل الفاظ و مطلب:- مجموع اطمینانِ قلب جو عبادت و ریاضت کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے جب عابد ان
لذائذ اور عمدہ چیزوں کی طرف متوجہ ہو گیا تو وہ دولت زائل ہو گئی۔ اسی لئے عقلمندوں نے کہا ہے کہ خواہ کوئی کتنا ہی
بڑا عالم ہو یا مرید یا پیر یا پاک نفس شاعر اگر دنیا کی محبت میں لگ گیا تو اس میں پھنس کے رہ جائے گا۔ پھر اچھے کاموں کی
توفیق نہیں ہوتی۔ بحسل ع شہد۔ مگس شہد کی مکھی۔

بار دیگر مملک بدیدن اور غبت کرد عابد را دید از ہیأتِ نخستین بگردیدہ و سرخ
و سفید بر آمدہ و فرہ شدہ و بر بالاش دیبا تکیہ زدہ غلام پری پیکر بمروحہ طاووسی بر بالائے
سرایستادہ بر سلامتِ حالش شادمانی کرد و از ہر درے سخن گفتند تا مملک بانجام سخن گفت

چنانکہ من ایں ہر دو طائفہ را دوست میدارم کس ندارد یکے علماء و دیگر زہاد وزیر
فیلسوف جہان دیدہ حاذق کہ باو بود گفت اے خداوند روئے زمین شرط دوستی آنست کہ
باہر دو طائفہ نکوئی کنی علماء از ربدہ تا دیگر بخوانند و زاہدال را چیزے مدہ تازاہد بمانند۔

ترجمہ :- بادشاہ نے دوبارہ اس کے دیکھنے کی رغبت ظاہر کی، عابد کو دیکھا کہ پہلی حالت سے بدلا ہوا ہے اور سرخ
و سفید نکل آیا ہے۔ اور موٹا تازہ ہو گیا ہے اور ریشمی تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے ہے اور ایک خوبصورت لڑکا سرہانے
مور کے پروں کا پنگھالے کر کھڑا ہے۔ بادشاہ نے اس کے حال کی سلامتی پر خوشی ظاہر کی۔ اوہر اُدھر کی باتیں کہیں
حتی کہ بادشاہ آخر میں بولا جیسا کہ میں ان دونوں جماعتوں کو دوست رکھتا ہوں کوئی نہیں رکھتا۔ ایک علماء کو دوسرے
زاہدوں کو۔ ایک دنیا دیکھے ہوئے تجربہ کار ماہر عقلمند وزیر نے جو بادشاہ کے ہمراہ تھا کہا۔ اے روئے زمین کے مالک
دوستی کی شرط یہ ہے کہ ان دونوں جماعتوں سے نیکی کا برتاؤ کریں۔ عالموں کو روپیہ دیں تاکہ اور زیادہ پڑھیں۔ اور
زاہدوں کو کوئی چیز نہ دیں تاکہ وہ زاہد باقی رہیں۔

حل الفاظ و مطلب :- بدین او اس کو دیکھنے کی۔ رغبت ع خواہش کرنا۔ ہیأت تختیں پہلی حالت۔
گردیدہ بدلا ہوا۔ باش تکیہ۔ دیبا قیمتی ریشمی کپڑے کی ایک قسم۔ تکیہ زدہ سہارا لگائے ہوئے۔ ٹیک لگائے
غلام پری پری کی مانند خوبصورت غلام۔ مردہ طاموسی مور کے پروں سے بنا ہوا پنگھالے۔ ایستادہ کھڑا ہوا۔ سلامت حال اچھے حال۔
شادمانی خوشی۔ طائفہ جماعت۔ زہاد زہد کی جمع ہے۔ پرہیزگار۔ فیلسوف یہ لفظ فیلا بمعنی محبت کرنے والا۔ اور
سوف بمعنی حکمت سے مرکب ہے۔ فیلسوف اس کو کہتے ہیں جو علم و حکمت سے محبت رکھنے والے ہوں۔ یہاں عقلمند
کے معنی میں ہے۔ حاذق ماہر۔ تاو دیگر بخوانند تاکہ اور زیادہ پڑھیں۔ اور کسی چیز کی فکر نہ ہو اور مطالعہ کرنے
میں یکسوئی ہو۔ اس لئے علماء کو روپیہ وغیرہ سے نوازیئے۔ تازاہد بمانند تاکہ زاہد باقی رہیں۔ مطلب واضح ہے۔

عبد
کہہ دیجئے
نہ صورت
یعنی کوئی
ضرورت
نہیں ہے

قطعہ :- خاتون خوبصورت و پاکیزہ روی را نقش و نگار و خاتم فیروزہ گو مباحش
درویش نیک سیرت و فرخندہ روی را نال را باط و لقمہ در یوزہ گو مباحش

ترجمہ :- (۱) خوبصورت اور پاکیزہ چہرہ والی بی بی کو چاہے نقش و نگار اور فیروز کی انگوٹھی نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں۔
(۲) اچھی سیرت درویش اور مبارک چہرہ والے کے یہاں۔ خانقاہ کی روٹی اور بھیک لقمہ اگر نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں۔

فرد :- تا مرا هست دیگر م باید گر بخوانند زاہد م شاید

ترجمہ :- جب تک مجھ میں یہ بات ہے کہ مجھے اور چاہئے۔ اگر مجھے زاہد نہ کہیں تو درست ہے۔

فرد :- نہ زاہد را درم باید نہ دینار چو بستہ زاہدے دیگر بدست آر

ترجمہ :- زاہد کو نہ درہم چاہئے نہ دینار۔ اگر وہ لیتا ہے تو دوسرا زاہد ہاتھ میں لا (یعنی تلاش کر)

قطعہ :- آل را کہ سیرت خوش و سرست با خدا ی بے نان وقف و لقمہ در یوزہ زاہد ست انگشت خوروی و بنا گوش و لفریب بے گو شوار و خاتم فیروزہ شاہد ست

ترجمہ :- (۱) جس شخص کو اچھی سیرت اور اللہ سے راز و نیاز کی دولت حاصل ہے۔ وہ وقف کی روٹی اور بھیک کے لقمہ کے بغیر بھی زاہد ہے۔

(۲) خوبصورت انگلی اور دل فریب کان کی لو۔ جھومکیوں اور فیروزہ کی انگوٹھی کے بغیر بھی پیاری ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- خاتون خوبصورت خوبصورت بی بی۔ پاکیزہ روی پاکیزہ چہرہ والی۔ خاتم فیروزہ فیروزہ کی انگوٹھی۔ فیروزہ ایک قیمتی پتھر جو آسمانی رنگ کا ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خوبصورت اور حسین بیوی کو بناؤ سنگار اور فیروزہ کی انگوٹھی نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں اس لئے کہ اس کا حسن و جمال اس کے لئے کافی ہے۔ درویش اللہ والا۔ نیک سیرت اچھی عادت والا۔ فرخندہ روی مبارک۔ نان رباط مسافر خانہ کی روٹی لقمہ در یوزہ بھیک کا لقمہ کو مباح کہہ دیجئے کہ مت ہو یعنی اگر اچھی عادت اور نیک خصلت اور مبارک چہرہ والے درویش کے پاس مسافر خانہ کی روٹی اور بھیک کا لقمہ نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں اس لئے کہ اس کا غنائے نفس اس کو کافی ہے۔ دیگر م باید اور چاہئے۔ مطلب یہ ہے کہ جب تک میرے اندر قناعت نہیں تو لوگ اگر مجھے زاہد نہ کہیں تو میں اسکے لائق ہوں اور ان لوگوں کا یہ کہنا درست و بجا ہے۔ درہم چاندی کا ایک سکہ ہے جس کا وزن بعض کے نزدیک ساڑھے تین ماشہ اور بعض کے نزدیک دو ماشہ دورتی ہوتا ہے۔ دینار سونے کا ایک سکہ جس کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہوتا ہے۔ بسد طلب کرے۔ بدست آر ہاتھ میں لا۔ یعنی تلاش کر۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی زاہد پرہیزگار شخص درہم و دینار طلب کرنے لگے تو حقیقت میں وہ زاہد نہیں ہے لہذا تم کسی دوسرے زاہد کو تلاش کرو۔ آل را وہ شخص جس کی عادت اچھی ہو۔ بر راز و نیاز کی باتیں۔ با خدا ی خداوند تعالیٰ کے ساتھ۔ بے نان وقف وقف کی روٹی کے بغیر۔ وقف کہتے ہیں کہ آدمی کسی چیز کو اپنی ملکیت سے نکال کر اللہ کے نام پر چھوڑ دے اور اس کا کوئی شخص مالک نہ ہو۔ یہاں وقف سے مراد خیرات ہے۔ انگشت خوروی خوبصورت انگلی۔

اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ درویش جب کمال درویشی تک نہ پہنچ جائے اس سے پہلے اس کو دنیا اور دنیا داروں کے اختلاط سے بچنا چاہئے ورنہ طمانیت قلب کی دولت بھی زائل کر دے گا۔

حکایت (۳۳) مطابق اس سخن پنچنیں پادشاہے رامھے پیش آمد گفت اگر انجام ایں حالت بمراہ من بر آید چندیں درم دہم زاہد ال را چوں حاجتش بر آمد و تشویش خاطرش بر رفت وفائے نذرش بوجود شرط لازم آمد یکے را از بندگان خاص کیسہ درم داد تا بزاہد ال صرف کند گویند غلامے عاقل و ہشیار بود ہمہ روز بگردید و شبانگہ

باز آمد و در مہار ابوسہ داد و پیش ملک نہاد و گفت ز اہد اں را چند اں کہ طلب
نیافتم گفت ایں چہ حکایت ست انچہ من دانم دریں ملک چہار صد زاہد ست گفت
اے خداوند جہاں آنکہ زاہد ست کمی ستاند و آنکہ می ستاند زاہد نیست ملک
وند میاں را گفت چند آنکہ مراد حق درویشاں و خدا پرست اں ارادت ست و اقرار
شوخی دیدہ را عداوت ست و انکار و حق بجانب اوست۔

ترجمہ :- اس واقعہ کی مانند اسی طرح سے ایک بادشاہ کو ایک اہم کام پیش آگیا اور بولا کہ اگر اس کام کا انجام یہ ہے
کہ موافق ہو تو زاہدوں کو اتنے درہم دوں گا جب اس کی وہ ضرورت پوری ہو گئی اور اس کے دل کی پریشانی چلی
منت کا پورا کرنا شرط کے پائے جانے کی وجہ سے ضروری ہو گیا۔ اپنے خاص غلاموں سے ایک کو درہموں کی تعمین
تاکہ زاہدوں پر خرچ کرے لوگ کہتے ہیں کہ وہ غلام عقلمند اور ہوشیار تھا سارے دن پھر تارہا اور شام کے وقت
لوٹ آیا درہموں کو چوم کر بادشاہ کے سامنے رکھ دیا اور کہا میں نے زاہدوں کو بہت تلاش کیا نہیں پایا۔ بادشاہ نے
یہ کیا قصہ ہے جہاں تک مجھے معلوم ہے اس ملک میں چار سو زاہد ہیں۔ غلام نے کہا اے مالک جہاں جو شخص زاہد
لیتا نہیں ہے اور جو شخص لیتا ہے وہ زاہد نہیں ہے۔ بادشاہ ہنساور مصاحبوں سے کہا جتنا مجھے کو درویشوں اور خدا پرستوں
سے اعتقاد ہے اور ان کی بزرگی کا اقرار ہے اس بے حیا کو اتنی ہی عداوت اور انکار ہے اور حق بجانب یہی ہے۔

شعر :- زاہد کہ درم گرفت و دینار زاہد تر از دیکے بدست را

ترجمہ :- جو زاہد کہ درہم و دینار لینا شروع کر دیا۔ تو پھر اس سے اچھا زاہد تلاش کر
حل الفاظ و مطلب :- مطابق اس سخن شیخ سعدی نے فرمایا کہ ابھی جو واقعہ گذرا اسی کے مانند ایک واقعہ
ہے یہ واقعہ چونکہ ترجمہ سے بخوبی سمجھ میں آرہا ہے اس لئے تفصیل نہیں کی جا رہی ہے۔
اس حکایت سے معلوم ہوا کہ زہد اور پرہیزگاری کے لیے قناعت ضروری ہے اگر قناعت کی دولت نصیب نہیں
زاہد نہیں بلکہ زاہدوں کو بدنام کرنے والا ہے۔ مہم مشکل کام، بڑا کام۔ تشویش پریشان ہونا۔ مُراد
تندرست ماننا۔ کیسہ تھلی، جیب۔ درمہائے بوسہ دلا اس نے درہموں کو بوسہ دیا۔ بوسہ دینے کی وجہ یہ تھی کہ
ہانت کو واپس کرتے وقت ہر خادم اس چیز کو چوما کر تا تھا اس لئے اس نے بھی چوما یا اس سے مقصود اظہار تظہیر
کیونکہ ان پر بادشاہ کا نام لکھا ہوا تھا۔ چنداں کتنی ہی۔ کافی۔ بہت۔ ایں چہ حکایت است یہ کیا قصہ ہے۔ شوخی
دیدہ بے حیا۔ زاہد تر الخ۔ حقیقی زاہد کو تلاش کرو۔

حکایت (۳۴) : یکے از علمائے راسخ را پر سید ند چہ گوئی در نان وقف گفت اگر

نان از بہر جمعیت خاطر می ستاند حلال ست و اگر جمع از بہر نان می نشیند حرام۔

ترجمہ :- ایک کامل عالم سے لوگوں نے پوچھا کہ وقف کی روٹی کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں اس نے جواب دیا کہ اگر روٹی سکون قلب کے لئے لیتا ہے تو جائز ہے اور اگر سکون قلب کے ساتھ روٹی حاصل کرنے کے لئے بیٹھتا ہے تو حرام ہے۔

بیت :- نان از برائے کنج عبادت گرفتہ اند صاحب دلاں نہ کنج عبادت برائے نان

ترجمہ :- درویشوں نے گوشہ عبادت کے لئے روٹی لی ہے۔ نہ کہ گوشہ عبادت کو روٹی حاصل کرنے کے لئے۔
حل الفاظ و مطلب :- علمائے راسخ کامل اور پختہ عالم۔ چہ گوئی آپ کیا کہتے ہیں۔ کیا فرماتے ہیں۔ نان وقف خیرات کی روٹی۔ بہر جمعیت خاطر سکون قلب کیلئے۔ کنج گوشہ۔ کنارہ۔ صاحب دلاں اللہ والے، درویش۔ مطلب یہ ہے کہ اس حکایت میں شیخ سعدیؒ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ایک کامل اور پختہ عالم سے لوگوں نے یہ مسئلہ معلوم کیا کہ حضور وقف کی روٹی کے بارے میں آپکی کیا رائے ہے آیا اس کا لینا جائز ہے یا نہیں تو اس عالم نے ارشاد فرمایا جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر روٹی حاصل کرنے کی نیت سے تنخواہ لیتا ہے تو تنخواہ لینا حرام ہے اور اگر روٹی اور تنخواہ کی نیت نہیں بلکہ سکون قلب سے کام کرنے اور عبادت کرنے کی نیت ہے تو روٹی لینا جائز ہے۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ درویشوں کو چاہئے کہ نان وقف لینے میں نیت درست رکھیں اور خیرات کا روپیہ بقدر ضرورت حاصل کریں۔

حکایت (۳۵) : درویشے بمقامے در آمد کہ صاحب آں بقعہ کریم النفس بود طائفہ اہل فضل در صحبت او ہر یکے بذلہ و لطیفہ ہی گفتند و درویش راہ بیاباں قطع کردہ بود و ماندہ شدہ و چیزے نخوردہ یکے ازاں میاں بطریق ظرافت گفت ترا ہم چیزے باید گفت مرا چوں دیگر اں فضل و ادبے نیست و چیزے نخواندہ ام بیک بیت از من قناعت کدید ہمکنار بر غبت گفتند بگو گفت۔

ترجمہ :- ایک درویش ایک ایسی جگہ پر پہنچا جس کا مالک نہایت سخی اور شریف النفس تھا۔ اور بزرگوں کی ایک جماعت اس کی صحبت میں تھی ہر ایک خوش طبعی کی باتیں اور لطیفے کہتے تھے درویش تھا کا ماندہ جنگل کا راستہ طے کر کے آیا تھا اور کچھ کھایا نہیں تھا ان بزرگوں میں سے ایک نے خوش طبعی کے طور پر کہا کچھ تمہیں بھی کھنا چاہئے وہ بولا کہ میں دوسروں کی طرح فاضل اور ادیب نہیں ہوں اور میں نے پڑھا بھی نہیں ہے صرف ایک شعر پر مجھ سے اکتفا کیجئے سب نے رغبت سے کہا کہیے اس نے یہ شعر پڑھا۔

شعر :- من گر سنہ در برابر سفر دناں ہچو عزیم بر در حمام زناں

ترجمہ :- میں بھوکا روٹی کے دسترخوان کے برابر۔ اسی طرح ہوں جیسے غیر شادی شدہ عورتوں کے حمام کے دروازے پر۔

حل الفاظ و مطلب :- بقہ سرزمین کریم النفس شریف انسان۔ بذلہ عمدہ کلام، خوش طبعی کی باتیں۔ اہل فضل اہل علم۔ بزرگ۔ راہ بیاباں جنگل کا راستہ۔ ماندہ شدہ تھکا ہوا۔ چیزے خوردہ کچھ نہیں کھایا تھا۔ طرافت خوش طبعی۔ چیزے باید آپ بھی کچھ فرمائیے۔ مراچوں دیگران الخ میں دوسروں کی طرح ادیب اور فاضل نہیں ہوں۔ اور نہ ہی میں پڑھا ہوا ہوں کہ آپ حضرات کی طرح خوش طبعی کی باتیں کروں البتہ ایک شعر عرض کر رہا ہوں اسی پر آپ حضرات قناعت (اکتفاء) کیجئے۔ چنانچہ فقیر نے شعر پڑھا۔ جس کا مفہوم ترجمہ میں گذر چکا ہے گرسنہ بھوکا۔ سفرہ دسترخوان عزب غیر شادی شدہ۔

یاراں نہایت عجز ابدانستند و سفرہ پیش او آوردند صاحب دعوت گفت اے یار زمانے توقف کن کہ پرستار انم کوفتہ بریاں ہی سازند درویش سربر آورد و بخندید و گفت

ترجمہ :- دو ستون نے اس سے اس کی انتہائی عجز کو سمجھ لیا اس کے رو برو دسترخوان بچھا دیا میزبان بولا اے دوست ذرا ٹھہر جا۔ لونڈیاں کوفتے بھون رہی ہیں درویش نے سر اٹھا کر ہنستے ہوئے کہا۔

شعر :- کوفتہ بر سفرہ من گو مباش کوفتہ راناں تہی کوفتہ است

ترجمہ :- اگر کوفتہ میرے دسترخوان پر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ تھکے ہوئے کیلئے خشک روٹی ہی کوفتہ ہے۔ حل الفاظ و مطلب :- نہایت عجز انتہائی عجز۔ صاحب دعوت میزبان۔ پرستار نوکر و ملازم۔ کوفتہ را تھکے ہوئے کو۔ نان تہی روکھی روٹی۔ کوفتہ مصرع میں دوسرے کوفتے کے معنی ہیں کوٹے ہوئے قے کے گول کباب جو شوربے میں ڈالتے ہیں۔

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ درویش کو بے تکلف ہونا چاہئے اور بھوک کے وقت جو کچھ مل جائے کھا لینا چاہئے اس لئے کہ بھوک کی حالت میں روکھی روٹی بھی مزیدار ہوتی ہے۔

حکایت (۳۶) : مریدے گفت پیر راچہ کنم کز خلایق برنج اندرم از بس کہ بزیارت من ہی آیند و اوقات مرا از تردد ایشان تشویش می باشد گفت ہرچہ درویشانند مرا ایشاں را واسے بدہ و انچہ تو انگر اند از ایشاں چیزے بخواہ کہ یکے گرد تو نگر دند۔

ترجمہ :- ایک مرید نے پیر سے عرض کیا کہ میں مخلوق سے تکلیف میں ہوں اس لئے کہ لوگ میری زیارت کو بہت آتے ہیں اور میرے اوقات میں ان کے آنے جانے سے ایک خلل پیدا ہوتا ہے پیر نے ارشاد فرمایا جو فقیر ہیں ان کو کچھ قرض دے دے اور جو امیر ہیں ان سے کچھ مانگ پھر تیرے پاس نہیں آئیں گے۔

بیت :- گر گدایش و لشکر اسلام بود کافرا ز بیم توقع برود تا دژ چین

ترجمہ :- اگر اسلامی لشکر کے آگے آگے مانگنے والا ہو۔ تو کافر مانگنے کے خوف سے چین تک چلا جائیگا۔

حل الفاظ و مطلب :- پیرا پیرے۔ چہ کتم کیا کروں۔ از بس بہت۔ زیارت من میری زیارت۔ میری ملاقات۔ تردد آنا جانا۔ تشویش پریشانی۔ خلل۔ پیشرو لشکر لشکر کے سامنے۔ بیم خوف، ڈر۔ برود چلا جائیگا۔ در چین یہ ملک چین میں ایک قلعہ ہے اس کا دوسرا نام شیاطین کی قرار گاہ کہلاتا ہے جس پر شرق دنیا کی آبادی ختم ہو جاتی ہے۔ اس حکایت سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ قرض زوال محبت کا سبب ہے القرض بقراض المحبة، دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ مزید مبتدی اور متوسط الحال کو ایسی تدابیر اختیار کرنی ضروری ہیں جن سے اوقات عزیز میں خلل واقع نہ ہو اس لئے کہ درجہ کمال تک پہنچنے سے پہلے مخلوق سے ملنا جلنا انتہائی نقصان دہ ہے۔

حکایت (۳۷) : فقیہے پدر را گفت بیچ ازیں سخنان دلاویز رنگین متکلمان در من اثر نمیکند بحکم آنکہ نمی بینم مرا ایشان را کردارے موافق گفتار۔

ترجمہ :- ایک عالم نے اپنے باپ سے کہا کہ ان داعظوں کا رنگین اور دل چسب کلام مجھ میں اثر نہیں کرتا اس لئے کہ میں ان حضرات کے اعمال اقوال کے مطابق نہیں دیکھتا ہوں۔

مثنوی :-	ترک دنیا بمردم آموزند	خویشتن سیم و غلہ اندوزند
	عالی را کہ گفت باشد و بس	ہر چہ گوید نگیرد اندر کس
	عالم آں کس بود کہ بد نکند	نہ بگوید بخلق و خود نہ کند

ترجمہ :- (۱) دنیا کا ترک کرنا لوگوں کو سکھاتے ہیں۔ اور خود چاندی اور غلہ اکٹھا کرتے ہیں۔
(۲) ایسا عالم جس کا صرف قول ہی قول ہو۔ وہ جو کہے گا اس کا کسی پر اثر نہ پڑے گا۔
(۳) عالم وہ شخص ہوتا ہے جو خود بُرائی نہ کرے۔ نہ کہ لوگوں کو بتائے اور خود عمل نہ کرے۔

آیت :- اَتَا مُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنَسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ۔

ترجمہ :- کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔

حکایت :- عالم کہ کامرانی و تن پروری کند او خویشتن گم ست کرار ہبری کند

ترجمہ :- ایسا عالم جو کہ خواہشات نفسانی اور تن پروری میں لگا رہے وہ خود راستہ سے بھٹکا ہوا ہے کسی کی کیا ہبری کرے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- سخنان دلاویز دل کھینچنے والی بات۔ متکلم کی جمع ہے بات کرنے والے۔ مراد داعظ ہیں۔ کردار عمل۔ گفتار بات۔ ترک دنیا دنیا کو پس پشت ڈال دینا۔ آموزند سکھاتے ہیں۔ اندوزند جمع کرتے ہیں، اکٹھا کرتے ہیں۔ عالمی الخ یعنی جو عالم اپنے کہنے پر خود عمل نہ کرے اسکی بات کسی کے دل میں اثر نہیں کرتی۔ نامزوں تم حکم دیتے ہو۔ نیکی۔ کامرانی مقصد حاصل کرنا۔ تن جسم۔ کرا کسکو۔ مطلب یہ

ہے کہ عالم کی بات لوگوں کے قلوب پر اسی وقت اثر انداز ہوگی جبکہ وہ خود اس پر عمل پیرا ہوگا۔ اگر اس کے اندر عمل نہیں آتا تو چاہے کتنی ہی عمدہ باتیں کہہ دے لوگوں پر اس کا اثر نہیں ہوگا۔

پدر گفت اے پسر بجز دایں خیالِ باطل نہ شاید روی از تربیتِ ناصحاں بگردانیدن و غلامِ رابضالات منسوب کردن و در طلبِ عالم معصوم از فوائدِ علم محروم ماندن ہچو نایبناے کہ شبے در و حل افتادہ بود وی گفت آخر اے مسلماناں چراغے فرار اہ من دارید زنی فارحہ بشدید و گفت تو کہ چراغِ نمی بنی پچراغِ چہ بنی ہچنین مجلسِ وعظ چوں کلبہٗ بزازست آنجا تا نقدے ند ہی بضاعتے نستانی و اینجا تا ارادتے نیادری سعادتے نیری۔

ترجمہ :- باپ نے کہا کہ اے بیٹے محض اس غلط خیال کی وجہ سے نصیحت کرنے والوں کی نصیحت سے منہ پھیرنا اور علماء کو گمراہی کی طرف منسوب نہ کرنا چاہئے اور معصوم عالم کی جستجو میں علم کے فائدوں سے محروم نہ رہنا چاہئے یہ ایسا ہے جیسا کہ ایک اندھا ایک رات کیچڑ میں پھنس گیا تھا اور کہہ رہا تھا آخر اے مسلمانوں ایک چراغ تو میرے راز کے سامنے رکھو ایک خوش مزاج عورت نے سنا اور کہا تجھے چراغ تو دکھائی نہیں دیتا تو چراغ سے کیا دکھائی دے گا۔ اسی طرح وعظ کی مجلس کپڑا فروش کی دوکان کی طرح ہے وہاں جب تک تو نقد نہیں دے گا کوئی سامان نہیں لے سکتا اور یہاں جب تک عقیدت نہ لے جائے گا سعادت حاصل نہ کرے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- مجرد ع محض۔ صرف۔ خیالِ باطل مرکب تو صیغی ہے۔ فاسد خیال۔ بیہودہ خیال۔ تربیت اصلاح کرنا۔ کسی شئی کو آہستہ آہستہ درجہ کمال تک پہنچانا۔ ضلالت گمراہی۔ معصوم بے گناہوں سے پاک شدہ فوائد ع فائدہ کی جمع۔ محروم ع مرا کو نہ پانا۔ و حل ع کیچڑ۔ زنی فارحہ ایک خوش مزاج عورت وعظ نصیحت کرنا۔ کلبہٗ کو ٹھری۔ دوکان۔ بزاز کپڑا فروش۔ کپڑا بیچنے والا۔ سعادت ع نیک بخت ہونا۔ مطلب :- باپ نے بیٹے کو جو نصیحت کی اس کا حاصل یہ ہے کہ علماء سے جب تک عقیدت نہ ہوگی اس وقت علماء کے اقوال سے کوئی فائدہ بھی حاصل نہ ہوگا۔

قطعہ :- گفت عالم بگوشِ جاں بشنو
ور نما ند بہ گفتش کردار
باطل ست انچہ مدعی گوید
خفتہ را خفتہ کے کند بیدار
مرد باید کہ گیر داند رگوش
ور بنشت ست پند بردیوار

ترجمہ :- (۱) عالم کی گفتگو دل لگا کر بغور سن۔ اگرچہ اس کی گفتگو اس کے عمل کے مطابق نہ ہو۔ (۲) جو کچھ دعویٰ کرنے والا کہتا ہے وہ غلط ہے۔ کہ سوئے ہوئے کو سویا ہوا کب بیدار کر سکتا ہے۔ (۳) آدمی کو چاہئے کہ نصیحت کان میں ڈال لیوے۔ اگرچہ نصیحت دیوار پر لکھی ہوئی ہو۔

قطعہ :- صاحب دلے بدر سے آمد ز خانقاہ
 گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود
 بشکستہ عہد صحبت اہل طریق را
 تا کردی اختیار از ایں فریق را
 گفت اولیٰ خموش بد رمیز و موج
 ویں جہد میکند کہ بگیرد غریق را

ترجمہ :- (۱) ایک اللہ والا خانقاہ سے مدرسہ میں آیا۔ درویشوں کی صحبت کے عہد کو توڑ کر۔

(۲) میں نے اس سے پوچھا کہ عالم اور عابد کے درمیان کیا فرق ہے۔ کہ تو نے اس فریق کو چھوڑ کر اسکو پسند کیا۔

(۳) اس نے کہا کہ عابد دن سے صرف اپنی کملی باہر لے جاتا ہے۔ اور یہ عالم کوشش کرتا ہے کہ ہر ڈوبنے والے کو پکڑے (اور اس کو موج سے باہر نکالے)

حل الفاظ و مطلب :- گفت عالم مرکب اضافی ہے۔ عالم کی گفتگو۔ بشنو شنیدن سے فعل امر ہے، تو سن۔

نمائند نہ ہو۔ مدعی دعویٰ کرنے والا بیدار جگانا۔ بشت میں ب زائد ہے اور نشت اصل میں نوشت ہے اور یہ

فعل مجہول ہے معنی ہیں لکھا ہوا۔ پند نصیحت۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ عالم کا عمل اس کے قول کے موافق نہ ہو

لیکن اُن کی گفتگو غور سے سن۔ اور تمہارا جو یہ خیال ہے کہ سونے والا دوسرے سونے والے کو کس طرح بیدار

کرے گا یہ مثال غلط ہے اس لئے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بُرے آدمی سے کسی کو فائدہ ہو پختا ہے اور اس کے ذریعہ

دوسرے لوگ نیکی و بھلائی حاصل کرتے ہیں لہذا تمہیں یہ ہونا چاہئے کہ جو بات بھی سنو اس کو کان میں ڈال لو۔

خواہ نصیحت دیوار پر لکھی ہوئی ہو اس کو بھی لے کر عمل شروع کر دو۔ صاحب دلے ایک دل والا یعنی اللہ والا۔

مدرسہ جہاں دین کی تعلیم دی جاتی ہے۔ آمد آیا۔ خانقاہ جہاں تصوف کی تعلیم دی جاتی ہے۔ شکستہ ٹوٹا ہوا۔

اہل طریق حضرات صوفیہ کرام گفتم میں نے کہا۔ فرق تفاوت۔ جہد کوشش۔ غریق ڈوبنے والا۔

مطلب :- اس حکایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں (۱) اول یہ ہے کہ علماء کے پند و نصائح کو عقیدت سے سننا

چاہئے تاکہ اس سے فائدہ حاصل ہوں۔ (۲) دوسری یہ ہے کہ علماء کے عمل کی طرف دھیان نہ دینا چاہئے ورنہ علم

کے ثمرات سے محروم رہ جاؤ گے اس لئے کہ علماء معصوم نہیں ہوتے۔ (۳) تیسری یہ ہے کہ عالم کا درجہ عابد سے

ہزار گنا زیادہ ہے۔ چنانچہ مروی ہے فقیہ واحد اشدّ علی الشیطان من ألف عابد۔ یعنی ایک فقیہ عالم،

شیطان پر ہزار عابد کے مقابلے میں بھاری ہے۔ عابد کو تو شیطان بہکا سکتا ہے لیکن عالم علم کی روشنی میں شیطان کو

جواب دے گا اور ان کے جال میں پھنسنے سے بچ جائے گا۔

حکایت (۳۸) : یکے برسے را ہے خفتہ بود و زمام اختیار از دست رفت عابدے

بروے گذر کرد و در اں حالت مستقیم او نظر کرد و جواں از خواب مستی سر بر آورد و گفت

و اذا مرو باللغو مرو کراماً۔

ترجمہ :- ایک شخص راستہ میں سویا ہوا تھا اور اختیار کی باگ ڈور ہاتھ سے چھوٹ چکی تھی۔ ایک عابد کا اس پر سے

گذر ہوا اور اس کی خراب حالت میں نظر کی جوان نے مستی کی نیند سے سر اٹھایا اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے جب مومنین گذرتے ہیں یہودی پر تو کریموں کی طرح گذر جاتے ہیں۔

شعر: **إِذَا رَأَيْتَ أَثِيمًا كُنْ سَاتِرًا وَحَلِيمًا يَا مَنْ يُقْبَحُ أَمْرِي لِمَ لَا تَمُرُّ كَرِيمًا**

ترجمہ:- جب تو کسی گناہگار کو دیکھے تو پردہ پوش اور بردبار بن جا۔ اے وہ شخص جسے میرے کام بُرے معلوم ہوتے ہیں تو کریم ہو کر کیوں نہیں گذرتا۔

قطعہ:- **مَتَابِ اے پارِ ساروی از گنہگار** **بخشایندگی و روئے نظر کن**
اگر من نا جوانِ مردم بگردار **تو بر من چوں جو انمرداں گذر کن**

ترجمہ:- اے پرہیزگار گنہگاروں سے منہ مت پھیر۔ بخشش کے ساتھ اس کی طرف نظر کر۔

(۲) اگر میں عمل کے اعتبار سے جوانمرد نہیں ہوں۔ تو تو مجھ پر جوانمردوں کی طرح گذر کر۔

حل الفاظ و مطلب:- **زمام** باگ ڈور۔ **جمع الزمۃ** ہے۔ اختیار قابو۔ **بروئے** اس پر سے۔ **حالت** مسطح بُری

حالت۔ **خراب حالت**۔ **خواب نیند**۔ **اذا مَرَوَا** جب وہ گذرتے ہیں۔ **اللفو** یہودگی۔ **کرام** شریف لوگ۔

اثیم گنہگار۔ **ساتر** پردہ پوشی کرنے والا۔ **حلیم** بردبار۔ **یُقْبَحُ** وہ بُرا سمجھتا ہے۔ **امری** میرا کام۔ **لِمَ لَا**

تَمُرُّ تو کیوں نہیں گذرتا۔ **بخشایندگی** بخشش۔ **مہربانی**۔ **جوانمرد** طاقتور۔ **بر من** مجھ پر۔ **گذر کن** گذر کر۔

اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ درویشوں و پرہیزگاروں کو چاہئے کہ گناہگاروں کو دیکھ کر اُن پر شفقت

کریں اور اُن کے گناہوں کو چھپائیں اُن کو حقیر نہ جانیں اور اپنی نیکیوں کو خدا تعالیٰ کا فضل سمجھیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کا

شکر بجالائیں اور قطعاً فخر نہ کریں۔ کیونکہ اس سے نیک کام سلب ہو جاتے ہیں اور عمل کی توفیق نہیں ہوتی۔

حکایت (۳۹) **طائفہ رنداں بخلاف درویشے بدر آمدند و سخنان ناسزا گفتند**

و بزوند و برنجانیدند شکایت از بیطاعتی پیش پیر طریقت برد کہ چنین حالے رفت

گفت اے فرزند خرقہ درویشاں جامہ رُضاست ہر کہ دریں رسوت کھمکِ بيمرادی

نکند مدعیست نہ درویش و خرقہ برو حرام ست۔

ترجمہ:- اوباش لوگوں کی ایک جماعت درویش کی مخالفت کے لئے نکلی اور نامناسب باتیں کہیں اس کو مارا اور ستایا

وہ فقیر بے طاقت ہونے کی وجہ سے اپنے پیر طریقت کے پاس (ان کی) شکایت لے گیا اور بیان کیا کہ ایسا حال

گذر۔ پیر نے کہا فقیر کی گدڑی رضا کا جامہ ہے جو شخص اس لباس میں نامرادی اور تکلیفوں کی برداشت نہیں کر سکتا

و دعویٰ کرنے والا ہے نہ کہ درویش اور گدڑی اس پر حرام ہے۔

فرد سے **دریائے فراواں نشود تیرہ سنگ** **عارف کہ برنجید تنک آبست ہنوز**

ترجمہ:- بڑا دریا پتھر سے گدلا نہیں ہوتا۔ جو عابد کہ رنجیدہ ہو جائے وہ ابھی تک تھوڑا پانی ہے۔

قطعہ :- گر گزندت رسد تحمل کن کہ بعفو از گناہ پاک شوی
اے برادر چو عاقبت خاک ست خاک شو پیش از آنکہ خاک شوی

ترجمہ :- (۱) اگر تجھ کو تکلیف ہو بچے تو برداشت کر۔ اس لئے کہ معاف کرنے سے تو گناہ سے پاک ہو جائے گا۔
(۲) اے بھائی جب آخر کار خاک ہوتا ہے۔ تو تو خاک ہو جا اس سے پہلے کہ (قبر میں) خاک ہو جائے۔
حل الفاظ و مطلب :- خلاف مخالفت کرنا۔ سخاوت نازا نامناسب باتیں۔ بزدل انہوں نے مارا۔
برنجابیدن اور اس بزرگ کو ستایا۔ پیر طریقت مُرشد۔ خرقہ کٹڑ کفنی۔ جامہ رضا اس سے مراد فقیری کی
گدڑی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کو پچھن کر خوش رہنا چاہئے۔ بے مرادی ناکام ہونا۔ دریائے فرداں وہ دریا جس
میں بہت زیادہ پانی ہو، وہ دریا جو بہت ہی زیادہ گہرا ہو تیرہ گدلا۔ سنگ پتھر۔ عارف خدا شناس۔ تنگ آب
معمول پانی۔ گزند نقصان۔ تکلیف۔ عفو معاف کرنا۔ عاقبت آخر کار۔ انجام کار۔ خاک مٹی۔
اس حکایت سے معلوم ہوا کہ درویشوں کو فاسقوں اور نالائقوں کی ایذا رسائی پر صبر و تحمل سے کام لینا
چاہئے اور ان کو معاف کر دینا چاہئے۔

حکایت منظوم (۴۰) :-

ایں حکایت شنو کہ در بغداد	رایت و پردہ را خلاف افتاد
رایت از گردِ راہ و رنجِ رکاب	گفت با پردہ از طریقِ عتاب
من و تو ہر دو خواجہ تا شانیم	بندہ بارگاہِ سلطانیم
من ز خدمت دے نیا سودم	گاہ و بیگاہ در سفر بودم
تو نہ رنجِ آزمودہ نہ ہصار	نہ بیابان و باد و گرد و غبار

ترجمہ :- (۱) یہ قصہ سن کہ (شہر) بغداد میں۔ جھنڈے اور پردے کے درمیان اختلاف ہو گیا۔
(۲) جھنڈے نے راستہ کی گرد و غبار اور ساتھ رہنے کی تکلیف۔ کا حال پردہ سے غصہ کے طریق پر کہا۔
(۳) میں اور تو دونوں ہی ایک بادشاہ کے ملازم ہیں۔ دربار سلطانی کے ہم دونوں غلام ہیں۔
(۴) میں خدمت سے ایک سانس کے لئے آرام نہیں پایا۔ وقت بے وقت سفر میں رہا۔
(۵) تو نے نہ کسی قسم کا رنج برداشت کیا اور نہ قلعہ کی لڑائی آزمایا۔ نہ جنگل اور نہ گرد و غبار سے تم کو واسطہ پڑا۔
حل الفاظ و مطلب :- حکایت منظوم یعنی اس حکایت کو بصورت اشعار بیان کیا ہے۔ بغداد ایک ملک کا نام
ہے۔ رایت جھنڈا۔ اس حکایت میں جھنڈا سے مراد وہ سالک ہے جو راہ سلوک میں محنت و مشقت برداشت
کرنے کے باوجود اپنی ریاضت پر غرور اور فخر کرنے کی وجہ سے مقصد اصلی سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور پردہ سے
مراد وہ سالک ہے جو تھوڑی محنت و ریاضت کرنے پر اپنی عاجزی کی بناء پر تجلیاتِ خداوندی کے مشاہدہ سے قانع

المرام ہو جاتا ہے۔ گردِ راہ راستہ کی گرد و غبار رنجِ رکاب ساتھ رہنے کی معیبت۔ طریقِ قباب غصہ کی معنی ہے۔ خواجہ تاش یہ اصل میں تاشِ خواجہ ہے۔ تاش کے معنی غلام۔ اور خواجہ کے معنی تاش کا مالک۔ اور بار۔ گاہ دیکھا وقت بے وقت۔ حصار قلعہ۔

قدم من بسعی پیشترست	پس چرا عزت تو پیشترست
تویر بندگانِ مہ روی	باکنیزانِ یاسمنِ بوئی
من فادہ بدستِ شاگرداں	بسرِ پائے بند و سرگرداں
گفت من سر بر آستارم	نہ چو تو سر بر آسمان دارم
ہر کہ بیہودہ گردنِ افرازد	خویشتن را بگردنِ اندازد

ترجمہ :- (۱) میرا قدم کو شش میں آگے ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تیری عزت زیادہ ہے۔

(۲) تو چاند جیسے چہرہ والے غلاموں۔ اور چینیلی کی بودالی لونڈیوں کے پاس رہتا ہے۔

(۳) میں خادموں کے ہاتھوں میں پڑا ہوں۔ بیروں میں سفر کی بیڑی پڑی ہوئی اور پریشان رہتا ہوں۔

(۴) پردہ نے جواب دیا میں تو اپنا سر دروازے پر ٹھکائے رکھتا ہوں۔ تیری مانند آسمان پر سر نہیں رکھتا ہوں۔ (یعنی تیری طرح تکبر نہیں کرتا ہوں۔)

(۵) جو شخص بے فائدہ گردن بلند کرتا ہے وہ اپنے آپ کو گردن کے بل گراتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- قدم من میرا قدم۔ مہ روی چاند جیسا چہرہ خوبصورت۔ یاسمن چینیلی۔ شاگرداں ملازمین۔ سفر پائے بند بیدار میں سفر کی بیڑی آستار چوکھٹ۔ دروازہ۔ سرگرداں پریشان۔ سر بر آسمان داشتن فارسی میں یہ لفظ تکبر کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ بیہودہ بے فائدہ۔ افرازد بلند کرتا ہے۔ بگردن اندازد گردن کے بل گرا دیتا ہے۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ تکبر کرنا اور غرور کرنا بہت بُری بات ہے جو باعثِ ذلت ہے اور عاجزی و انکساری کرنا بہت اچھی بات ہے جو ترقی و درجات کا سبب ہے۔

حکایت (۴۱) : یکے از صاحبِ دلاں زور آزمائے را دید کہ ہم آمدہ و کف بردہاں انداختہ گفت ایں راچہ حالتست گفتند فلاں دشنام دادش گفت ایں فرومایہ ہزار من سنگ بر میدارد و طاقتِ سخنِ نمی آرد۔

ترجمہ :- اللہ والوں میں سے ایک اللہ والے نے ایک پہلوان کو دیکھا کہ غصہ میں بھرا ہوا اور منہ میں جھاگ بھرے ہوئے ہے انہوں نے کہا کہ اس کی یہ کیا حالت ہے۔ لوگوں نے کہا کہ فلاں شخص نے اس کو گالی دی ہے۔ تو اللہ والے نے کہا کہ یہ کہینہ ہزار من کا پتھر اٹھالیتا ہے اور ایک بات کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھ سکتا۔

قطعہ:-

لاف سرپنجگی و دعویٰ مردی بگذار عاجز نفس فرومایہ چہ مردے چہ زنی
گرت از دست بر آید دہنے شیریں کن مردی آں نیست کہ مُشتے بزنی بردہنے

ترجمہ:- (۱) طاقت وری کی سچی اور مردانگی کا دعویٰ چھوڑ دے۔ کمینہ نفس سے عاجز مرد و عورت برابر ہیں۔

(۲) اگر تیرے ہاتھ سے ہو سکے تو کسی کام نہ بیٹھا کر۔ مردانگی یہ نہیں ہے کہ کسی کے منہ پر مکہ مار دے۔

قطعہ:- اگر خود برد و پیشانی پیل نہ مردست آنکہ دروے مردی نیست
بنی آدم سرشت از خاک دارند اگر خاکی نباشد آدمی نیست

ترجمہ:- (۱) اگر کوئی ہاتھی کی پیشانی بھی پھاڑ ڈالے۔ تو پھر بھی وہ مرد نہیں اگر اس کے اندر انسانیت نہیں ہے۔

(۲) حضرت آدمؑ کی اولاد مٹی سے پیدا کی گئی ہے۔ اگر وہ عاجزی کرنے والا نہ ہو تو آدمی نہیں ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- انداختہ ڈالا ہوا۔ فرومایہ کم عزت۔ کمینہ۔ طاقت خنہ ایک بات کی طاقت۔ لاف
سچی بگھڑانا۔ اپنی تعریف کرنے والا۔ سرپنجگی پہلوانی۔ قوت۔ مردی۔ مردانگی۔ نفس فرومایہ کمینہ نفس۔
مردی انسانیت۔ خالی متواضع۔ عاجزی کرنے والا۔ سرشت خیر۔ فطرت۔ اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ
حقیقی بہادر وہ شخص ہے جو اپنے نفس پر قابو پالے اپنے دشمن اور مد مقابل کو پچھاڑ دینا یہ بہادری نہیں ہے۔

حکایت (۲۲) بزرگے را پر سیدم از سیرت اخوان صفا گفت کمینہ آنکہ مراد
خاطر یاراں بر مصالح خویش مقدم دارد و حکما گفته اند برادر کہ در بند خویش ست نہ
برادر ست ونہ خویش ست۔

ترجمہ:- میں نے ایک بزرگ سے کامل ترین درویش کا حال پوچھا انہوں نے کہا کہ کم سے کم مرتبہ یہ ہے کہ
دوستوں کے کام کو اپنی مصلحتوں پر مقدم سمجھے۔ علمندوں نے کہا ہے جو بھائی اپنے کام کی فکر میں ہے وہ نہ بھائی ہے
اور نہ اپنا عزیز ہے۔

فرد ۳ ہمرہ اگر شتاب کند در سفر بایست دل در کسے مبند کہ دل بستہ تو نیست
ترجمہ:- ساتھی اگر سفر میں جلدی کرے تو تو ٹھہر جا۔ اس شخص سے دل نہ لگا جس کا دل تجھ سے نہ لگے۔

فرد ۴ چوں نبود خویش را دیانت و تقویٰ قطع رحم بہتر از موذتِ قربی

ترجمہ:- جب اپنے رشتہ داروں میں دینداری اور پرہیزگاری نہ ہو۔ تو رشتہ دار سے قطع تعلق بہتر ہے رشتہ
داروں کی محبت سے۔

حل الفاظ و مطلب:- پرسیدم پرسیدن سے واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ میں نے پوچھا۔ اخوان صفا کامل ترین

درودیش۔ کہینہ کم تر لوگ۔ کم سے کم مرتبہ۔ نر و خاطر یاراں دوستوں کی دلی آرزو۔ مصالح خویش معصیت۔ در بند خویش است وہ شخص صرف اپنی ہی فکر میں لگا ہوا ہے۔ شباب جلدی۔ بایست۔ بہ زانہ سے اور ایست ایستادن سے امر حاضر کا مینہ ہے۔ معنی ہیں تو کھڑا ہو جا۔ ٹھہر جا۔ مبد نہی حاضر ہے۔ مت ایک۔ نینت ویندار ہونا۔ تقویٰ، پرہیزگاری۔ قطع رحم رشتہ داروں سے تعلق قطع کرنا۔ مودت محبت۔ قربی قربت۔ وار۔ رشتہ دار۔ اس حکایت میں شیخ سعدی نے حقیقی درویش کی علامت ذکر کی ہے چنانچہ فرمایا کہ ایک بزرگ سے میں نے پوچھا کہ کامل ترین درویش کی پہچان کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ ایسے حضرات کی ادنیٰ صفت یہ ہے کہ اپنے مقاصد اور ضروریات پر دوستوں کے مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور فرد ثانی کا خلاصہ یہ ہے کہ درویشوں کو ختم الی کے تافرانوں سے تعلق رکھنا مناسب نہیں خواہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

یاد دارم کہ یکے مدعی دریں بیت بر قول من اعتراض کردہ بود و گفته کہ حق تعالیٰ در کتاب مجید از قطع رحم نہی کردہ است و بمودت ذوالقربیٰ فرمودہ و آنچه تو گفتی مناقض است گفتہ آیت و ان جاهدک علیٰ ان تشرک بى ماليس لک بہ علم فلا تطعہما

ترجمہ:- مجھے یاد ہے کہ علم کا دعویٰ کرنے والوں میں سے ایک نے میرے اس شعر پر اعتراض کیا تھا اور کہا تھا کہ حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں قطع رحم سے منع فرمایا ہے اور رشتہ داروں کی محبت کا حکم فرمایا ہے اور جو کچھ کہ آپ نے فرمایا ہے اس کے خلاف ہے۔ میں نے کہا اور اگر ماں باپ کو شش کریں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرا جس کا تجھے علم نہیں ہے تو ان کی اطاعت مت کر۔

بیت ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد فدائے یک تن بیگانہ کا شنابا شد

ترجمہ:- اپنے ہزار ایسے جو خدا سے بیگانہ ہوں۔ اس ایک آدمی پر قربان جو غیر ہو مگر خدا شناس ہو۔ حل الفاظ و مطلب:- مدعی۔ دعویٰ کرنے والا۔ مخالف۔ بیت۔ شعر۔ جمع ابیات۔ اعتراض۔ اشکال۔ کتاب مجید بزرگ اور بابرکت کتاب۔ یعنی قرآن شریف۔ مناقض مخالف۔ ان جاهدک الخ اگر وہ دونوں کو شش کریں۔ ان تشرک کہ تو شریک کرے۔ ہزار خویش اپنے ہزار۔ بیگانہ از خدا خداوند تعالیٰ سے دور۔ فدا قربان۔ یک تن ایک جسم۔ ایک شخص۔ آشنا اسم فاعل سماعی ہے۔ پہچاننے والا۔ اس حکایت میں شیخ سعدی کا مقصد یہ ہے کہ درویش کو چاہئے کہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دے اور خدا کی تافرمانی کرنے والوں سے قطع تعلق کر لے۔ خواہ وہ تافرمان اپنا عزیز و رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

حکایت منظوم (۴۳):-

بیمہ مردے لطیف در بغداد دخترک را بہ کفش دوزے داد

مردک سنگدل چناں بگزید	لب دختر کہ خون از و بچکید
بامداداں پدر چناں دیدش	پیش داماد رفت و پرسیدش
کائے فروماہ ایں چه دندانست	چند خالی لبش نہ انبانست
بمزاحت تلفتم ایں گفتار	ہزل بگذار و چداز و بردار
خوئے بدور طبیعتی کہ نشست	نرود جز بوقت برگ از دست

ترجمہ :- (۱) ایک خوش مزاج بوڑھے نے بغداد شہر میں اپنی چھوٹی لڑکی کا نکاح ایک موچی سے کر دیا۔
 (۲) اس ذلیل سخت دل نے لڑکی کا ہونٹ ایسا کاٹا کہ اس سے خون ٹپک پڑا۔
 (۳) صبح کے وقت باپ نے جب اس کو اس طرح دیکھا۔ تو وہ داماد کے پاس گیا اور اس سے پوچھا۔
 (۴) کہ اے کینے یہ کیسے دانت ہیں۔ تو اس کے ہونٹ کو اس طرح چباتا ہے وہ تو رنگا ہوا چہرہ نہیں۔
 (۵) میں نے یہ قصہ مذاق کیلئے تم سے نہیں کہا ہے۔ تو مذاق کو چھوڑ اور جو اس میں واقعیت ہے اس سے فائدہ اٹھالے
 (۶) بُری عادت جس طبیعت میں بیٹھ جاتی ہے۔ تو وہ پھر سوائے مرنے کے وقت کے ہاتھ سے جان نہیں سکتی۔
 حل الفاظ و مطلب :- دخترک دختر کی تصغیر ہے۔ چھوٹی لڑکی۔ کفش دوزے جو تاننے والا۔ یعنی موچی۔
 مردک مرد کی تصغیر ہے، ذلیل آدمی۔ سنگدل سخت دل۔ بے رحم۔ بگوند ب زائد ہے۔ گزیدن سے واحد
 غائب فعل ماضی ہے اس نے کاٹا۔ چکید چکیدن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق ہے۔ ٹپکا۔ ایں چه داندانست
 یہ کیسے دانت ہیں۔ خالی خاندن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے۔ تو چباتا ہے۔ انبان اس چہرے کو کہتے ہیں جسے
 دباغت دی گئی ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے ہونٹ میں کوئی دباغت شدہ چہرہ نہیں ہے کہ اس پر تیرا کاٹنا کوئی اثر نہ
 کرے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم) مزاحت خوش طبعی کی بات۔ ہزل مذاق کی بات۔ جذ سنجیدہ بات۔
 حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ اے مخاطب میں نے یہ واقعہ صرف ہنسی اور خوش مزاجی کے لئے بیان نہیں
 کیا۔ بلکہ تیرے لئے ضروری ہے کہ مذاق سے کنارہ کش ہو کر اس واقعہ میں سنجیدگی اور نصیحت کی جو باتیں ہیں اسے
 اختیار کر اور وہ نصیحت یہ ہے کہ جس کے اندر بُری عادت رچ بس جاتی ہے تو پھر انسان سے اسی وقت نکلتی ہے جب
 موت ہوتی ہے۔ اس سے پہلے نہیں چھوٹی۔ الغرض اس حکایت کا فائدہ یہ ہے کہ بُری عادتیں جب طبیعت میں
 رائج ہو جاتی ہیں اور طبیعت ثانیہ بن جاتی ہیں تو وہ مرنے سے پہلے نہیں چھوٹتی۔ جیسا کہ کہادت مشہور ہے۔ جبل
 کرد جلت نہ گردد۔ کہ پہاڑ تو اپنی جگہ سے ٹل سکتا ہے مگر عادت اور فطری طبیعت نہیں بدلتی۔

حکایت (۴۴) : آورده اند کہ فقیہی دخترے داشت بغایت زشت رو بجائے

زناں رسیده با وجود جہاز و نعمت کسے در مناکحت اور غبت نمی کرد۔

ترجمہ :- لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک عالم فقیہ کی ایک لڑکی انتہائی بد صورت تھی۔ اور بالغ ہو گئی تھی، مگر دولت اور جہیز کے باوجود کوئی شخص اس سے نکاح کرنے کی خواہش نہیں کرتا تھا۔

فرد :- زشت باشد و بیتی و دیبا کہ بود بر عروس نازیبا

ترجمہ :- دیتی اور دیبا بھی بُرے معلوم ہوتے ہیں۔ جبکہ بد صورت دولہن (کے جسم) پر ہو۔

فی الجملہ بحکم ضرورت با ضریرے عقد نکاح بستند و آوردہ اند کہ حکیمے درال تاریخ از سر اندیپ آمدہ بود کہ دیدہ نابینا را روشن ہی کرد فقیہ را گفتند چرا داماد خود را علاج کنی گفت ترسم کہ بینا شود و خترم را طلاق دہد۔

ترجمہ :- حاصل کلام یہ ہے کہ مجبور ایک نابینا کے ساتھ شادی کر دی لوگ بیان کرتے ہیں کہ اسی زمانہ میں ایک حکیم سر اندیپ سے آیا تھا جو اندھوں کی آنکھیں بناتا تھا۔ مولوی صاحب سے لوگوں نے کہا کہ تو اپنے داماد کا علاج کیوں نہیں کرتا ہے اس نے جواب دیا کہ میں ڈرتا ہوں کہ وہ بینا ہو کر میری لڑکی کو طلاق دیدے۔

ع :- شوئے زن زشت روئے نابینا بہ

ترجمہ :- بد شکل عورت کا شوہر نابینا ہی بہتر ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- دخترے ایک لڑکی۔ بغایت زشت رو انتہائی بد صورت۔ بجائے زناں رسیدہ و بالغ ہو گئی تھی۔ جہاز و نعمت جہیز و دولت۔ مناکحت ع نکاح کرنا۔ دیتی مصر کا بنا ہوا اعلیٰ قسم کا ریشمی کپڑا۔ عروس دولہن۔ نازیبا بد شکل۔ ضریر اندھ۔ درال تاریخ اسی زمانے میں۔ روشن ہی کر دیا تھا۔ فقیہ وہ عالم جس کو علم فقہ سے واقفیت ہو۔ چرا کیوں۔ ترسم میں ڈرتا ہوں۔ طلاق دہد طلاق دیدے۔ شوئے شوہر۔ زن زشت روئے بد صورت عورت۔ اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ درویشوں کو دنیاوی معاملات میں بھی ہوشیاری چاہئے جیسا کہ اس عالم نے اپنے داماد کا علاج نہیں کرایا۔

حکایت (۴۵) : پادشاہے بدیدہ استحقار در طائفہ درویشاں نظر کردے یکے ازاں میاں بفرست بجای آورد و گفت اے ملک مادریں دنیا بہ عیش از تو خوشتریم و بہ جیش از تو کمتریم و بمرگ برابریم و بقیامت بہتر انشاء اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ :- ایک بادشاہ فقیروں کی ایک جماعت کو حقارت کی نظر سے دیکھا کرتا تھا۔ ان میں سے ایک نے دانائی سے اس بات کو سمجھ لیا اور کہا ہم اس دنیا میں زندگی کے معاملہ میں تجھ سے زیادہ اچھے ہیں اور لشکر میں تم سے کم ہیں اور مرنے میں برابر اور انشاء اللہ بزرگ قیامت اچھے ہونگے۔ زندگی گزارنے میں

مثنوی :- اگر کشور کشائے کامران ست و گرد و ریش حاجتمندان ست
 در اں ساعت کہ خواہند ایں و آل مرد نخواہند از جہاں بیش از کفن برد
 چورخت از مملکت بر بست خواہی گدائی بہتر ست از یاد شاہی

ترجمہ :- (۱) اگر کوئی بادشاہ کامیاب ہے۔ یاد ریش روئی کا ضرورت مند ہے۔

(۲) جس گھڑی یہ اور وہ مریں گے۔ دنیا سے کفن سے زیادہ کچھ نہیں لے جائیں گے۔

(۳) جب تجھے مملکت چھوڑ کر سامان سفر باندھنا ہی ہے۔ تو پھر ایسی بادشاہی سے فقیری اچھی ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- دیدہ استحقار حقارت کی نظر۔ جیش رع جمع جیوش۔ بمعنی لشکر۔ مرگ مرنا۔

انشاء اللہ تعالیٰ اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ کشور ف ولایت۔ اقلیم۔ ملک۔ دیس۔ کشور کشائے کوئی بادشاہ۔

کامراں کامیاب۔ ساعت وقت۔ گھڑی۔ خواہند چاہتے ہیں۔ بُرد لے جائے گا۔ رخت سامان۔ بست

خواہی تو کشادگی چاہتا ہے۔ باندھنا چاہتا ہے۔ گدائی فقیری۔

جہاں فقیر نے بادشاہ سے اور باتیں بھی کہی ہیں وہیں ایک بات یہ بھی کہی کہ سن لے ہم قیامت میں انشاء اللہ

الغریز تم سے بہتر ہوں گے اس لئے کہ حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ غریب امیروں سے پانچ سو برس

پہلے جنت میں پہنچ جائیں گے۔ الحاصل جب دنیا چھوڑ کر جانا ہی ہے تو بادشاہی سے فقیری کی زندگی ہی بہتر ہے۔

طریقت : ظاہر درویشی جامہ نڈست و موئے ستردہ و حقیقت آن دل زندہ و نفس مردہ۔

ترجمہ :- درویشی کا ظاہر تو پھٹا ہوا کپڑا ہے اور منڈے ہوئے بال ہیں۔ اور اس کی حقیقت زندہ دل اور مرا ہوا

نفس ہے۔

قطعہ :- نہ آں کہ بر در دعویٰ نشیند از جلفی و گر خلاف کنندش بجنگ بر خیزد

کہ گر ز کوہ فرو غلطہ آسیا سنگے نہ عارفست کہ از راہ سنگ بر خیزد

ترجمہ :- (۱) وہ شخص فقیر نہیں جو دعویٰ کے دروازہ پر کینہ پن کی وجہ سے بیٹھے۔ اور اگر اس سے اختلاف کریں

تو لڑنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔

(۲) بلکہ اگر پہاڑ سے چٹکی کے پاٹ کے برابر پتھر لڑھک آئے۔ تو وہ عارف نہیں ہے جو پتھر کے راستے سے اٹھ جائے۔

حل الفاظ و مطلب :- ژند پھٹا ہوا۔ بوسیدہ۔ موئے ستردہ موٹے ہوئے بال۔ ستردہ ستردن سے

اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ موٹا ہوا۔ دل زندہ دل کا زندہ ہونا۔ نفس مُردہ نفس کا کچلا ہوا ہونا۔ مرا ہوا ہونا۔

جلفی کینہ۔ بے وقوف۔ برخیزد اٹھ جائے۔ خیزد خاستن سے فعل مضارع ہے۔ غلطہ لڑھک جائے۔ فرو

نیچے۔ آسیا سنگے چٹکی کا پاٹ۔ مطلب یہ ہے کہ درویشوں کی علامت یہ ہے کہ ظاہر کے اعتبار سے پراگندہ حال

نظر آتے ہیں۔ اور ان کا لباس گدڑی ہی ہوتا ہے۔ لیکن ان کا باطن روشن اور زندہ ہوتا ہے۔ اور نفس کچلا ہوا ہوتا ہے۔ عارف اس کو نہیں کہتے کہ جو خالی دعوے ہی دعوے کرے اور اگر اس کے دعوے سے اختلاف کیا جائے تو وہ لڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اسی طرح وہ شخص بھی حقیقی عارف نہیں کہ اگر پتھر پہاڑ سے لڑھک کر آ رہا ہو تو وہ اس کے راستہ سے بھاگنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اس لئے کہ عارف کو اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ کوئی تکلیف بغیر مشیت الہی کے اس کو نہیں پہنچ سکتی۔

طریقت:- طریق درویشاں ذکر ست و شکر و خدمت و طاعت و ایثار و قناعت و توحید و توکل و تسلیم تحمل ہر کہ بدیں صفتہا کہ گفتہ موصوف ست بحقیقت درویش شست و اگر در قباست اما ہرزہ گرد بے نماز ہو اپر ست ہوس باز کہ روز با شب آرد در بند شہوت و شبہاروز کند در خواب غفلت و بخورد ہر چہ در میاں آید و بگوید ہر چہ بر زباں آید رند ست و اگر در عباست۔

ترجمہ:- درویشوں کی راہ خدا کا گھرنا ہے اور نعمت کا شکر ادا کرنا۔ اور خدمت کرنا۔ اور اطاعت۔ ایثار صبر۔ توحید پرستی۔ خدا پر بھروسہ کرنا اور رضائے الہی پر راضی رہنا۔ اور برداشت کرنا ہے۔ جو شخص ان صفتوں سے جو میں نے بیان کیں متصف ہو وہ حقیقت میں درویش ہے۔ اگرچہ وہ قیمتی لباس میں ہو۔ لیکن بے ہودہ گو۔ بے نماز۔ خواہشات کا بھجاری۔ کہ شہوات کی فکر میں دنوں کو رات کر دے اور غفلت کی نیند میں راتوں کو دن کر دے۔ اور جو کچھ سامنے آئے کھائے اور جو زبان پر آئے بک دے وہ فاسق ہے اگرچہ کملی میں ہو۔

قطعہ:- اے درونت برہنہ از تقویٰ کز بروں جامہ ریاداری
پردہ ہفت رنگ در بگذار تو کہ در خانہ بور یاداری

ترجمہ:- (۱) اے وہ شخص کہ تیرا باطن پرہیزگاری سے خالی ہے۔ کہ باہر سے تو ریا کے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔ (۲) دروازے پر سات رنگ کے پردے چھوڑ۔ جب تو گھر میں صرف بوریا رکھتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- طریق درویشاں درویشوں کی راہ۔ ذکر اللہ کو یاد کرنا۔ شکر نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرنا۔ طاعت خداوند تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنا۔ ایثار اپنے نفع پر دوسرے کے نفع کو ترجیح دینا۔ توکل حق تعالیٰ پر بھروسہ کرنا۔ تسلیم سونپنا۔ سلام کرنا۔ رضائے الہی پر راضی رہنا۔ رند شریعت کی پابندی سے بے پروا۔ علماء و صلحاء کا لباس۔ قبا بیش قیمت لباس۔ درونت تیرا باطن۔ بروں باہر۔ ظاہر۔ جامہ ریا دکھلا دے کا کپڑا۔ بگذار گذاشتن سے فعل امر ہے۔ تو چھوڑ۔

مثنوی:-

دیدم گل تازہ چند دستہ برگنبدے از گیاه بستہ

تاد رصف گل نشیند او نیز	کفتم چه بود گیاه ناچیز
صحبت نہ کند کرم فراموش	بگریست گیاه و گفت خاموش
آخر نہ گیاه باغ اویم	گریست جمال و رنگ و بویم
پروردہ نعمت قدیم	من بندہ حضرت کریم
لطف ست امیدم از خداوند	گر بے ہنرم و گر ہنرمند
سرمایہ طاعتی ندارم	با آنکہ بضاعتی ندارم
چوں ہیج و سیلتش نماند	او چارہ کار بندہ داند
آزاد کنند بندہ پیر	رسمت کہ مالکان تحریر
بر سعدئے پیر خود بخشای	اے بار خدای عالم آرای
اے مردِ خدا رہ خدا گیر	سعدی رہ کعبہ رضا گیر
زیں در کہ در دگر نیابد	بد بخت کسیکہ سر بتابد

- ترجمہ :- (۱) میں نے تازہ پھولوں کے چند گلدستے دیکھے۔ کہ ایک گنبد پر گھاس سے بندھے ہوئے رکھے تھے۔
 (۲) میں نے کہا ناچیز گھاس کی کیا حیثیت ہے۔ کہ وہ بھی پھولوں کی صف میں بیٹھے۔
 (۳) گھاس نے رو کر کہا خاموش رہ۔ شریف انسان صحبت کو فراموش نہیں کرتا۔
 (۴) اگرچہ خوبصورتی اور رنگ و بو میرے اندر نہیں ہے۔ آخر کیا میں اس باغ کی گھاس نہیں ہوں۔
 (۵) میں خداوند کریم کی بارگاہ کا بندہ ہوں۔ اور اس کی قدیم نعمت کا پروردہ ہوں۔
 (۶) چاہے میں بے ہنر ہوں یا باہنر۔ مجھے خداوند قدوس سے مہربانی کی توقع ہے۔
 (۷) اس کے باوجود کہ میں کوئی پونجی نہیں رکھتا ہوں۔ اور کسی طاعت کا سرمایہ نہیں رکھتا ہوں۔
 (۸) وہ بندہ کے کام کا علاج جانتا ہے۔ جب کہ اس کا اور کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔
 (۹) یہ ضابطہ ہے کہ آزادی کے مالک۔ بوڑھے غلام کو آزاد کر دیتے ہیں۔
 (۱۰) اے خدائے بزرگ، عالم کو آراستہ کرنے والے۔ اپنے بوڑھے سعدی کو معاف فرما۔
 (۱۱) اے سعدی کعبہ رضا کا راستہ پکڑ۔ اے مردِ خدا خدا کا راستہ اختیار کر۔

(۱۲) بد بخت وہ شخص ہے جو منہ موڑ لے۔ اس دروازے سے اس لئے کہ وہ دوسرا دروازہ بھی نہیں پائے گا۔
 حل الفاظ و مطلب :- گل تازہ تازہ پھول۔ گیاه گھاس۔ گریست گریستن سے واحد غائب فعل ماضی
 مطلق ہے۔ رویا۔ خاموش خاموشیدن سے امر حاضر ہے۔ چہ رہ۔ فراموش بھولنا۔ جمال خوبصورتی۔
 مطلب یہ ہے کہ اگرچہ میں خوبصورت و حسین نہیں اور میرے اندر رنگ و بو نہیں لیکن میں بھی تو اسی باغ کی

گھاس ہوں۔ مالکانِ تحریر وہ لوگ جو غلام آزاد کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ کعبہ رضا راضی ہونے کا کعبہ۔ مراد اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے کیونکہ خدا کی رضامندی کی طرف توجہ کرنا ایسا ہی ضروری ہے جس طرح نماز میں خانہ کعبہ کی جانب۔ کہ اس لئے کہ، کیونکہ۔ یہاں کاف تعلیل ہے۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی ہر وقت پیش نظر رہے اپنی ریاضت و بندگی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔

حکایت (۴۶) : حکیم را پر سید نند از سخاوت و شجاعت کہ کدام بہتر ست گفت
آں کس را کہ سخاوت ست بشجاعت حاجت نیست۔

ترجمہ :- لوگوں نے ایک حکیم سے پوچھا کہ سخاوت اور شجاعت میں سے کون بہتر ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جو شخص سخی ہے اس کو شجاعت کی ضرورت نہیں۔

فرد ۵۔ بنشتِ ست بر گور بہرام گور کہ دستِ کرم بہ کہ بازوئے زور
ترجمہ :- بہرام گور کی قبر پر لکھا ہوا ہے۔ کہ سخاوت کا ہاتھ مضبوط بازو سے بہتر ہے۔

قطعہ :- نماںد حاتم طائی ولیک تا بہ ابد بماند نام بلندش بہ نیکوئی مشہور
ز کوۃ مال بدر کن کہ فضلہ رزرا چو باغبان بزند بیشتر دہد انگور

ترجمہ :- (۱) حاتم طائی نہیں رہا لیکن قیامت تک۔ اس کا بلند نام بھلائی میں مشہور رہے گا۔
(۲) مال کی زکوٰۃ نکالا کر اس لئے کہ انگور کی بڑھی ہوئی ٹہنیوں کو۔ جب باغبان کاٹ دیتا ہے تو انگور کا درخت بہت زیادہ انگور دیتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- کدام کون۔ زور طاقت، قوت۔ حاتم طائی عرب کا ایک معروف و مشہور شخص۔ بنو طے ایک قبیلہ ہے اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کو طائی کہا جاتا ہے۔ ابد ہمیشہ بدرکن نکال دے۔ نکالا کر۔ فضلہ رزار بڑھی ہوئی شاخیں۔ باغبان مالی۔ باغ کا محافظ۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر درویش روحانی درجات و مراتب حاصل کرنا چاہے تو سخاوت و فیاضی کرے اس لئے کہ سخاوت بہترین عبادت ہے۔

(تمام شد باب دوم بعون اللہ تعالیٰ)

ظفر ابن مبین عفا اللہ عنہما

خادم التدریس مدرسہ مرادیہ

مظفر نگر یوپی

.....باب سوم در فضیلت قناعت.....

(تیسرا باب صبر کی فضیلت کے بیان میں)

حکایت (۱) خواہندہ مغربی در صف بزازان حلب میگفت اے خداوندانِ نعمت اگر شمار انصاف بودے و ما را قناعت رسم سوال از جہاں برخاستے۔

ترجمہ :- ملک مغرب کا ایک بھیک مانگنے والا حلب کے کپڑا فروخت کرنے والوں کی جماعت میں کہہ رہا تھا اے دولت مندو۔ اگر تمہارے اندر انصاف ہو تا اور ہم میں قناعت ہوتی تو سوال کا رسم و رواج دنیا سے اٹھ جاتا۔

قطعہ :- اے قناعت تو انگر م گرداں کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست
کنج صبر اختیار لقمان ست ہر کر صبر نیست حکمت نیست

ترجمہ :- (۱) اے قناعت تو مجھ کو مالدار کر دے۔ اس لئے کہ تیرے علاوہ کوئی نعمت ہی نہیں ہے۔

(۲) صبر کا گوشہ حضرت لقمان کا پسندیدہ ہے۔ جس شخص کو صبر نہیں دانا ئی نہیں ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- باب معنی دروازہ۔ یہاں مجازاً حصہ کتاب مراد ہے۔ اس کی جمع ابواب اور یہاں آتی ہے۔ سوم ف یہ عدد رتبی کے لئے ہے یعنی مرتبہ اور رتبہ بیان کرنے کے لئے ہے۔ معنی ہیں تیسرا۔

فضیلت عربی لفظ ہے۔ بمعنی بزرگی۔ اس کی جمع فضائل آتی ہے۔ خواہندہ خواستن سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ بمعنی چاہنے والے۔ طلب کرنے والے۔ یہاں بھیک مانگنے والے اور فقیر مراد ہے۔ مغربی یہ لفظ مغرب اور ی

ہتی سے مرکب ہے۔ معنی ہیں مغرب کا رہنے والا۔ جیسے۔ دیوبندی دیوبند کے رہنے والے کو کہتے ہیں۔ صف ع صاد کے فتح کے ساتھ بمعنی جماعت، لائن، جمع صفوف۔ بزازان بزاز کی جمع ہے۔ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں کپڑا

فروشن۔ کپڑا فروخت کرنے والے۔ حلب ملک شام کا ایک مشہور شہر ہے۔ کی گفت کہہ رہا تھا۔ اے حرف ندا ہے۔ نعمت اگر اس لفظ کو نون کے کسرہ کے ساتھ پڑھیں تو معنی انعام کے ہوں گے۔ اور اگر فتح نون

کے ساتھ پڑھا جائے تو معنی تنعم یعنی خوشگوار بنانا۔ اور اگر نون کے ضمہ کے ساتھ پڑھا جائے تو معنی ہوں گے۔ خوشی اور مسرت۔ شمار تم لوگوں کو۔ ثنا جمع حاضر کی ضمیر ہے۔ انصاف باب انعال کا مصدر ہے۔ بمعنی انصاف

کرنا۔ حقوق کی رعایت کرتے ہوئے فیصلہ کرنا۔ عدل و مساوات کا لحاظ رکھنا۔ بودے ماضی تمنائی ہے۔ ہوتا۔ ما۔ ہم کو۔ ہم لوگوں میں۔ یہاں دونوں جگہ۔ را ظرف یعنی میں کے معنی میں ہے۔ رسم رواج، طریقہ۔ جمع سوم۔

سوال سین کے ضمہ اور واؤ کے فتح کے ساتھ۔ بمعنی درخواست کرنا۔ مانگنا۔ جمع اسئلۃ، سوالات۔ از بمعنی سے۔ برخاستے خواستن سے ماضی تمنائی ہے اٹھ جانا، تو انگر یہ لفظ کے ضمہ اور واؤ کے فتح کے ساتھ ہے۔ معنی

ہیں، مالدار، امیر، دولت مند۔ ورائے ف ع علاوہ۔ سو۔ کنج کاف کے ضمہ کے ساتھ بمعنی گوشہ۔ کونہ۔ کنارہ۔

صبر رکنا۔ اختیار پسندیدہ۔ لقمان ایک مشہور حکیم کا نام ہے۔ جس کے چند نصائح معروف و مشہور ہیں۔ لیکن یہاں مطلقاً عقلمند کے معنی میں ہے۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کسی سے سوال کرنا بہت بُرا عیب ہے انسان کو قناعت و صبر سے کام لینا چاہئے۔ نیز مالدار کے لئے بخل کرنا بھی بہت بُرا عیب ہے۔ اگر مالدار بخل نہ کریں اور لوگوں کی ضروریات کا لحاظ کرتے ہوئے ان کی اعانت کریں تو سوال اور مانگنے کا رسم ہی ختم ہو جائے لیکن آج چونکہ مالدار بھی بخل کرنے لگے اور اچھے خاصے تندرست لوگ قناعت کو پس پشت ڈال کر مانگنا ایک پیشہ بنائے ہیں جو کہ بہت ہی بدترین عیب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کی دولت عطا فرمائے آمین۔

حکایت (۲) دو امیر زادہ در مصر بودند یکے علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبۃ الامر یکے علامہ گشت و آل دگر عزیز مصر شد پس ایں تو انگر پنجشم حقارت در فقیہ نظر کر دے و گفتے من بسلطنت رسیدم و اں ہچناں در مسکنت بماند گفت اے برادر شکر نعمت باری عز اسمہ ہچناں بر من افزوں ترست کہ میراث پیغمبر ال یا فتم یعنی علم و ترا میراث فرعون و ہامان رسید یعنی ملک مصر۔

ترجمہ :- امیر کے دو لڑکے مصر میں تھے۔ ایک نے علم حاصل کیا اور دوسرے نے مال جمع کیا آخر کار ایک بڑا عالم ہو گیا اور دوسرا عزیز مصر ہو گیا۔ پس وہ مالدار حقارت کی نظر سے عالم کو دیکھا کرتا اور کہتا میں سلطنت کے مرتبہ تک پہنچ گیا اور یہ ویسا ہی مسکنت و غربت میں رہا عالم نے کہا اے بھائی اللہ عز اسمہ کی نعمت کا شکر میرے اوپر تجھ سے زیادہ واجب ہے۔ اس لئے کہ میں نے پیغمبروں کی میراث پائی یعنی علم اور تجھے فرعون اور ہامان کی میراث ملنی یعنی ملک مصر۔

مثنوی :- من آں مورم کہ در پایم بمالند نہ ز نبورم کہ از نیشم بنالند
بکجا خود شکر ایں نعمت گزارم کہ زور مردم آزارے ندارم

ترجمہ :- (۱) میں وہ چوٹی ہوں کہ مجھ کو پاؤں میں پامال کرتے ہیں۔ میں بھڑ نہیں ہوں کہ میرے ڈنک سے دگ روئیں۔

(۲) بھلا میں اس نعمت کا شکر کہاں بولا کر سکتا ہوں۔ کہ میں لوگوں کو ستانے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔
حل الفاظ و مطلب :- زادہ جٹا ہوا۔ دو امیر زادہ امیر کے دو لڑکے۔ مصر ایک شہر ہے جس کے بادشاہوں کا لقب فرعون ہوا کرتا تھا۔ علم جاننا۔ آموخت واحد غائب فعل ماضی مطلق۔ معنی سیکھا۔ دیگر دوسرا۔ اندوخت جمع کیا۔ عاقبۃ الامر آخر کار۔ علامہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت زیادہ جاننے والا۔ بڑا عالم۔ عزیز مصر کا عزیز۔ زمانہ سابق میں وزیر مصر کو عزیز کہتے تھے۔ فقیہ فاء کے فتح کے ساتھ بمعنی عالم۔ نظر کر دی دیکھا کرتا۔ سلطنت سرداری۔ مسکنت غربت۔ فقر۔ عز اسمہ اسمہ میم کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ عز کا

فاعل بن رہا ہے۔ باری تعالیٰ کا نام با عزت ہے۔ افزوں تر زیادہ تر۔ میراث مع کسی کے مرنے کے بعد جو مال میں سے ترکہ ملتا ہے اس کو میراث کہتے ہیں۔ پیغمبر ال پیغمبر کی جمع ہے۔ بمعنی، قاصد۔ خبر پہونچانے والا۔ یا قسم میں نے پایا۔ فرعون یہ قدیم بادشاہان مصر کا خطاب تھا۔ اس کی جمع فراعنہ آتی ہے۔ مگر یہاں فرعون سے مراد وہ فرعون ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ اور اس کا نام مصعب بن ولید بن ریان تھا۔ اور ہامان اس کا وزیر تھا۔ مورم میں چیونٹی ہوں۔ بمالند میں ب زائد ہے۔ مالند۔ مالیدن سے جمع غائب کا صیغہ ہے۔ پامال کر دیتے ہیں۔ نہ زبورم میں تتیا یعنی بھڑ نہیں ہوں۔ زبور بمعنی بھڑ۔ جمع زنا بھر۔ نیش ڈنک نالند نالیدن سے ہے معنی ہیں۔ فریاد کرتے ہیں۔ روتے ہیں۔ یہاں مضارع استقبال کے معنی میں ہے۔ یعنی رویں۔ فریاد کریں۔ کجا طرف مکان ہے۔ کہاں۔ گزارم ادا کردں۔ زور طاقت۔ آزاری ستانا۔ ندارم میں نہیں رکھتا ہوں۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ صبر و قناعت میں دین کا بھی فائدہ ہے اور دنیا کا بھی۔ اسی قناعت کی وجہ سے فقیر بھائی نے پیغمبروں کی میراث یعنی دولتِ علم حاصل کر لی تھی۔

حکایت (۳) درویشے راشنیدم کہ در آتش فاقہ می سوخت و خرقہ بخرقہ می دوخت و تسکین خاطر خود را می گفت۔

ترجمہ :- میں نے ایک فقیر کے متعلق سنا ہے کہ وہ فاقہ کی آگ میں جلتا تھا۔ اور پوند پر پیوند لگاتا تھا۔ اور اپنے دل کی تسکین کے لئے کہتا تھا۔

شعر :- بنانِ خشک قناعت کنیم و جامہ دلّی کہ رنجِ محنتِ خود بہ کہ بارِ منتِ خلق
ترجمہ :- ہم خشک روئی اور پھٹے پڑانے کپڑے پر صبر کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اپنی مصیبت کا رنجِ مخلوق کے احسان کا بوجھ اٹھانے سے بہتر ہے۔

کسے گفتش چہ نشینی کہ فلاں دریں شہر طبعے کریم دارد و کرے عمیم میاں
بخدمتِ آزادگاں بستہ و بردرِ دلہانشتہ اگر بر صورت چنانکہ ہست و قوف یا بد پاس
خاطر عزیزان داشتند منتِ دارد و غنیمت شمارد گفت خاموش کہ در پستی مردن بہ کہ
حاجت پیش کسے بردن۔

ترجمہ :- کسی نے اس سے کہا تو بیٹھا کیوں ہے فلاں آدمی اس شہر میں سخی طبیعت اور عام احسان رکھتا ہے۔ اور آزاد لوگوں کی خدمت کیلئے کرباندھے رہتا ہے۔ اور لوگوں کے دلوں میں گھر کئے ہوئے ہے۔ اگر تیری صورت حال پر جیسا کہ ہے اطلاع پائے تو عزیزوں کا دل داری کرنا اپنے اوپر احسان جانے گا اور غنیمت شمار کرے گا۔ فقیر نے کہا چپ رہ اس لئے کہ فقر و فاقہ میں مرجانا کسی کے سامنے حاجت لے جانے سے بہتر ہے۔

قطعہ:- ہم رقعہ دو ختن بہ والزام کنج صبر کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگان بنشت
ہکا کہ با عقوبت دوزخ برابر است رفتن پائے مردیے ہمسایہ در بہشت

ترجمہ:- (۱) گدڑی میں پیوند پر پیوند لگانا اور گوشہ صبر کو لازم پکڑنا بہتر ہے۔ اس بات سے کہ پختہ کے واسطے بڑے آدمیوں کے پاس خط لکھا جائے۔

(۲) خدا کی قسم دوزخ کے عذاب کے برابر ہے۔ پڑوسی کی مدد و نصرت سے بہشت میں جانا۔

حل الفاظ:- را علامت مفعول ہے۔ کہ کاف حرف بیان ہے۔ آتش فادہ مرکب اضافی ہے۔ فقر و فاقہ کی آگ۔ می سوخت سو ختن سے ہے۔ جلتا تھا۔ خرقہ بخرقہ پیوند پر پیوند۔ می دوخت سینا تھا۔ تسکین دینا۔ تلقی وال اور لام کے فتنے کے ساتھ معنی ہیں۔ گدڑی۔

کے کسی نے۔ کوئی شخص۔ طبع کریم سخاوت کرنے والی طبیعت۔ عظیم عام۔ آزادگان آزادی کی جمع ہے۔ وہ حضرات جو دنیا کی بندشوں سے آزاد ہوں مراد فقراء ہیں۔ بست باندھا ہوا۔ نشست۔ بیٹھا ہوا۔ چنانکہ جس طرح کہ۔ جیسا کہ۔ وقوف ع واقف ہونا۔ مطلع ہونا۔ عزیزاں عزیز کی جمع ہے۔ بمعنی جناب والا۔ خاموش چپ رہ۔ فقر محتاج کی۔ حاجت ضرورت۔ نردن لے جانا۔ رقعہ پیوند لگے ہوئے کپڑے۔ الزام پکڑنا۔ کنج صبر صبر کا گوشہ۔ بہر جامہ کپڑے کے واسطے۔ خواجگان خواجہ کی جمع ہے۔ بڑے لوگ۔ بنشت یہ اصل میں بنوشت ہے وزن شعری کی وجہ سے واو کو حذف کر دیا۔ حقا یقیناً۔ خدا کی قسم۔ عقوبت عربی۔ سزا دینا۔ پائردی مدد و نصرت۔ ہمسایہ پڑوسی۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص محتاج و غریب ہو اور فقر و فاقہ میں زندگی گذر رہی ہو تو ایسی حالت میں صبر و قناعت سے کام لینا چاہئے۔ سوال نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ مانگنا اور ہاتھ پھیلانا اس قدر ذلت کی بات ہے کہ دوزخ میں جانے کے برابر ہے۔ تو معلوم ہوا کہ فقر و فاقہ کو برداشت کرنا مالداروں کے پاس ہاتھ پھیلانے سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔

حکایت (۴) یکے از ملوک بنجم طیبے حاذق را بخند مت محمد ﷺ فرستاد سالے چند در دیار عرب بود کے تجربے پیش او نیاورد و معاہجتے ازوے درخواست پیش پیغمبر ﷺ آمد و گلہ کرد کہ مرا میں بندہ را برائے معاہجت اصحاب بخند مت فرستادہ اند و میں مدت کے التفاتے نکرد تا خدمتے کہ بر بندہ معین است بجا آورد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام گفت ایں طائفہ را طریقے ہست کہ تا اشتہا غالب نشود نخورند و ہنوز اشتہا باقی بود کہ دست از طعام بدارند حکیم گفت ہمین است موجب تندرستی زمین خدمت ہو سید و رفت۔

ترجمہ :- عجم کے بادشاہوں میں سے کسی نے ایک ماہر طبیب کو رسول اکرم ﷺ کی خدمت بابرکت میں بھیجا وہ حکیم چند سال تک عرب کے شہروں میں رہا کوئی آدمی مانگے کے لئے اس کے پاس نہیں آیا اور کسی قسم کے علاج کی اس سے خواہش نہیں کی وہ حکیم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور حکایت کی کہ خاص کر اس غلام کو اصحاب کے علاج کے ہی لئے خدمت میں بھیجا ہے۔ اس مدت میں کسی نے توجہ نہیں کی تاکہ جو خدمت بندہ کے سپرد کی گئی تھی اس کو بجالائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس جماعت کا ایک طریقہ ہے کہ جب تک بھوک خوب نہیں لگتی نہیں کھاتے اور ابھی تھوڑی بھوک باقی رہتی ہے کہ کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں۔ طبیب نے کہا یہی تندرستی کا سب سے پس زمین کو بوسہ دیا اور وہاں سے روانہ ہو گیا۔

مثنوی :- سخن آنگہ کند حکیم آغاز
یاسر انگشت سوئے لقمہ دراز
کہ زنا گفتش خلل زاید
یاز ناخوردنش بجاں آید
لا جرم حکمتش بود گفتار
خوردنش تندرستی آرد بار

ترجمہ :- (۱) عقلمند اس وقت گفتگو کرنا شروع کرتا ہے۔ یا ہاتھ لقمے کی طرف اس وقت بڑھاتا ہے۔

(۲) کہ اس کے نہ بولنے سے خلل پیدا ہوتا ہے۔ یا کھانا نہ کھانے کی وجہ سے جان پر بن جاتی ہو۔

(۳) یقیناً اس کی گفتگو حکمت ہوتی ہے۔ اور اس کا کھانا تندرستی کا پھل دیتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- عجم عرب کے علاوہ ممالک کو عجم کہتے ہیں۔ طبیبی میں تی وحدت کے لئے ہے ایک طبیب۔ حکیم۔ معالج۔ حاذق ماہر۔ را مفعول کی علامت ہے۔ محمد حضور پر نور ﷺ کا نام نامی اسم گرامی ہے۔ فرستاد بھیجا۔ سالے میں کی تنگی کے لئے ہے۔ چند سال۔ تجربہ۔ ہاء کے فتح، جیم کے سکون اور راہ کے کسرہ اور ہاء کے فتح کے ساتھ معنی ہیں آزمائش۔ علاج۔ پیش دے اس کے پاس۔ اس کے سامنے۔ نیام نہیں آیا۔ معالجت علاج کرنا۔ ازوی اس سے۔ مرایں خاص کر یہ۔ اصحاب صاحب کی جمع ہے۔ بمعنی ساتھی۔ التفات توجہ کرنا۔ معین متعین کیا گیا ہے۔ بجا آرد انجام دے۔ طائفہ جماعت۔ اشتہا خواہش۔ بھوک۔ غالب اکثر۔ خوب۔ بداند رکھتے ہیں۔ یہاں کھینچ لینے کے معنی میں ہے۔ ہمیں ست یہی ہے۔ آغاز شروع۔ سر انگشت انگلی کا پرہ۔ مراد ہاتھ ہے۔ سوئی لقمہ۔ لقمے کی طرف۔ دراز بڑھانا۔ پھیلا نا۔ ز اصل میں از ہے قافیہ کی رعایت کی وجہ سے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ زنا گفتش اس کے نہ بولنے سے، لفظ ”ز“ اصل میں از تھا، ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ خلل خلاء اور لام اول کے فتح کے ساتھ۔ بمعنی نقصان۔ زاید زائیدین سے واحد غائب فعل مضارع ہے پیدا ہوتا ہے۔ لا جرم یقیناً۔ بار پھل۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ صحت کے برقرار رکھنے کے لئے کم کھانا بہت ضروری ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہی طریقہ تھا جو اس حکایت میں ذکر کیا گیا ہے اور کم کھانے سے باطن بھی درست ہوتا ہے۔ عقلمند اسی کا نام ہے جو بلا ضرورت بات نہ کرے اور بلا ضرورت نہ کھائے۔

حکایت (۵) :- در سیرت اردشیر بابکاں آمده است کہ حکیم عرب را پرسیدند کہ روزے چہ مایہ طعام باید خوردن گفت صد درم کفایت کند گفت ای قدر چہ قوت دہد گفت هذا المقدار یحملک وما زاد علی ذلک فانت حاملہ یعنی اس قدر برابر پامیدارد و ہر چہ بریں زیادت کنی حمل آئی۔

ترجمہ :- اردشیر بابکان کے احوال میں مذکور ہوا ہے کہ عرب کے ایک طبیب سے پوچھا کہ ایک دن میں کس قدر کھانا کھانا چاہئے۔ اس نے جواب دیا کہ سو درہم (یعنی ڈیڑھ پاؤ سے کچھ کم) کافی ہے۔ اس نے کہا اتنی مقدار کیا طاقت دے گی۔ حکیم نے کہا یہ مقدار تجھے اٹھائے گی اور جو اس پر زائد ہوگی تو اس کا بوجھ تجھے اٹھانا ہوگا۔ یعنی اس قدر تجھے زندہ رکھے گی۔ اور جو کچھ اس پر بڑھ جائے گا تو اس کا بوجھ آپ پر ہوگا۔

شعر :- خوردن برائے زیستن و ذکر کردن ست تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست

ترجمہ :- کھانا زندہ رہنے اور عبادت کرنے کے لئے ہے۔ اور تو اس کا معتقد ہے کہ زندگی کھانے کیلئے ہے۔ حل الفاظ و مطلب :- سیرت بمعنی عادت۔ یہاں سیرت سے مراد وہ کتاب تاریخ ہے جس میں اردشیر بابکان کا حال مرقوم ہے۔ اردشیر بابکان میں الف کے فتح اور راء کے سکون اور وال کے موقوف کے ساتھ ہے اور شیر میں یائی مجہول ہے۔ اردشیر ایک بادشاہ کا نام ہے جو ظلم و ستم میں مشہور تھا۔ اور یہ ساسان بن ساسان نبیو بہمن اور بابک کا نواسہ ہے اسی لئے اس کو بابک کی طرف نسبت کرتے ہوئے بابکان کہا جاتا ہے۔ (حاشیہ گلستان) چہ مایہ کس قدر۔ صد درہم۔ سو درہم۔ جس کے انیس (۱۹) تولے بنتے ہیں، اور سنگ سے مراد وزن ہے۔ وهذا المقدار یحملک الخ یعنی اتنی مقدار تجھے اٹھائے گی یعنی زندہ رکھے گی اور جو اس سے زائد ہوگی اس کو تجھے برداشت کرنا پڑے گا یعنی وہ تجھ پر گراں گذرے گی۔ بریا قائم ہوگی۔ زیادت اضافہ۔ حمل بوجھ اٹھانا والا۔ زیستن زندہ رہنا۔ معتقد اعتقاد کرنے والا۔ بہر خوردن کھانے کے واسطے۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ کم کھانے میں صحت برقرار رہتی ہے زیادہ کھانے کی وجہ سے صحت خراب ہو جاتی ہے۔ یہ بات تو آج سے بہت پہلے کی ہے جبکہ اس زمانے میں آدمی طاقتور بھی ہوا کرتے تھے اور آج کے انسان تو بہت ہی کمزور ہیں اس لئے انھیں چاہئے کہ اس سے بھی کم کھائیں تاکہ تندرستی اور صحت باقی رہے۔

حکایت (۶) : دودر ویش خراسانی ملازم صحبت یکدیگر سفر کردند کے ضعیف بود کہ بعد و شب افطار کردند و دیگر قوی کہ روزے سے بار خوردے اتفاقاً بردر شہرے بہ تہمت جاسوسی گرفتار آمدند ہر دورا بخانہ در کردند و بگل بر آوردند بعد از دو ہفتہ کہ معلوم شد کہ بیگناہانند قوی را دیدند مردہ و ضعیف جاں سلامت

برودہ مردم دریں عجب بمانند حکیمے گفت خلافِ ایں عجب بودے کہ ایں بسیار
خوار بودہ است طاقتِ بینوائی نیاور دو ہلاک شد و آں دگر خویشتن دار بود لاجرم
بر عادتِ خویش صبر کرد و بسلاست خلاص یافت۔

ترجمہ :- ملک خراسان کے دو فقیر ایک ساتھ رہتے اور ایک ساتھ سفر کرتے تھے۔ ان میں ایک کمزور بڑھا تھا جو
دورات کے بعد کھانا کھاتا تھا۔ اور دوسرا طاقتور تھا جو ایک دن میں تین مرتبہ کھاتا تھا۔ اتفاقاً ایک شہر کے
دروازے پر جاسوسی کی تہمت میں دونوں گرفتار ہو گئے۔ اور دونوں کو ایک کوٹھری میں قید کر دیا اور مٹی سے
دروازہ بند کر دیا دو ہفتہ کے بعد جو معلوم ہوا کہ دونوں بے گناہ ہیں۔ لوگوں نے دروازہ کھولا طاقتور کو دیکھا کہ وہ
مر گیا تھا اور کمزور بڑھا صحیح سلامت تھا۔ آدمی اس سے تعجب میں رہ گئے ایک عقلمند نے کہا اگر اس کے خلاف ہوتا
تو تعجب ہوتا اس لئے کہ یہ زیادہ کھانے والا تھا۔ فقر و فاقہ کی برداشت نہ کر سکا اور مر گیا۔ اور وہ دوسرا مصیبت پر
صبر کرنے والا تھا۔ مجبور اپنی عادت کے مطابق صبر کیا۔ اور سلامتی کے ساتھ چھٹکار پایا۔

قطعہ :- چو کم خوردن طبیعت شد کسے را چو سختی پیشش آید سہل گیرد
و گرتن پرورست اندر فراخی چو تنگی بیند از سختی بمیرد

ترجمہ :- (۱) جب کم کھانا کسی کی عادت بن گئی۔ جب سختی سے سامنا ہوگا تو وہ اسے آسان سمجھے گا۔

(۲) اور اگر کشادگی کے زمانہ میں جسم پرور ہو۔ تو جب وہ تنگی دیکھے گا سختی سے مر جائے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- خراسان خلاء کے ضمہ کے ساتھ ایران کا ایک شہر ہے۔ ملازم صحبت ایک
دوسرے کے ساتھ رہتا تھا۔ افطار کھانا کھانا۔ خوردی کھاتا۔ شہرے ایک شہر۔ بہ تہمت جاسوسی
تہمت میں۔ ہر دورا دونوں کو۔ در کردند قید کر دیا۔ گل مٹی۔ معلوم شد پتہ چلا۔ کشادند لوگوں نے
دروازہ کھولا۔ عجب تعجب حکیمے ایک عقلمند۔ اگر خلاف ایں بودے اگر اس کے خلاف ہوتا۔ بسیار خوار
بہت زیادہ کھانے والا۔ بینوائی فاقہ کشی۔ ہلاک مر جانا۔ بر عادت خود اپنی عادت پر۔ صبر رکنا۔ خلاص
چھٹکار۔ چو حرف شرط ہے۔ اصل میں چوں تھا۔ وزن شعری کی وجہ سے ن کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اس کے
مثنوی ہیں۔ جب طبیعت عادت۔ سختی مصیبت۔ سہل آسان۔ تن بوڈی۔ جسم۔ پرور پالنے والا۔ فراخی
کشادگی۔ میرد مر جائے گا۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بھوکا رہنے اور روزہ رکھنے کی عادت ڈالنا چاہئے۔ اس
لئے کہ یہ عادت دنیا میں بھی کام آتی ہے اور آخرت میں باعث ثواب ہوتی ہے۔

حکایت (۷) : یکے از حکما پسر را نہی ہی کرد از بسیار خوردن کہ سیری مردم
را رنجور کند گفت اے پدر گر تنگی خلق را بکشد نشیدہ کہ ظریفان گویند بہ سیری
مردن بہ کہ گر تنگی بردن گفت اندازہ نگہدار ٹکلو او اشربوا ولا تسرفوا۔

ترجمہ :- حکیموں میں سے ایک حکیم اپنے بیٹے کو زیادہ کھانے سے منع کرتا تھا اس لئے کہ پیٹ بھر کھانا آدمی کو بیمار کرتا ہے بیٹے نے کہا کہ اے باپ بھوک مخلوق کو مار ڈالتی ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ خوش مزاج لوگ کہتے ہیں کہ پیٹ بھرا ہوا مرنا بھوکے مرنے سے بہتر ہے۔ باپ نے کہا کہ اندازہ کا خیال رکھ۔ کھاؤ پیو اور فضول خرچی مت کرو۔

شعر :- نچند اں بخور کزدہانت بر آید نہ چند اٹکھ از ضعف جانت بر آید

ترجمہ :- نہ اتنا زیادہ کھا کہ تیرے منہ سے نکل پڑے۔ اور نہ اتنا کم کھا کہ کمزوری سے تیری جان نکلنے لگے۔

قطعہ :- با آنکہ در وجود طعامت عیش نفس رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بود
گر گلشکر خوری بہ تکلف زیاں کند ورنایا خشک دیر خوری گلشکر بود

ترجمہ :- (۱) اس بات کے باوجود کہ کھانے میں نفس کی لذت موجود ہے۔ وہ کھانا جو مقدار سے زیادہ ہوتا ہے بیمار کر دیتا ہے۔

(۲) اگر گل شکر منجائی تو زبردستی کھائے گا تو نقصان کرے گی۔ اور اگر سوکھی روٹی دیر سے خوب بھوک لگنے پر کھائے گا تو گل شکر کا کام دے گی۔

حل الفاظ و مطلب :- منع کرنا۔ سیری چھٹنا۔ گرسنگی بھوکا شخص۔ ظریفیاں ظریف کی جمع ہے۔ خوش طبع لوگ۔ نگہدار خیال رکھ۔ نچند اں نہ اتنا۔ کزدہانت کہ تیرے منہ سے۔ بر آید نکل پڑے۔ جانت تیری جان۔ کُلُوا کھاؤ۔ اشربوا پیو۔ لاشرفوا فضول خرچی مت کرو۔ عیش نفس نفس کی لذت۔ قدر اندازہ۔ گل شکر پھول اور شکر کا مجموعہ۔ مُراو۔ گل قند زیاں۔ تکلف زبردستی۔ نایا خشک سوکھی روٹی۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا والوں کو چاہئے کہ وہ درمیانہ کھانا استعمال کریں۔ اور فقیروں کو اس سے بھی کم کھانا چاہئے۔

حکایت (۸) : رنجورے را گفتند دلت چہ میخوابد گفت آنکہ دلم چیزے نخواہد۔

ترجمہ :- ایک بیمار سے لوگوں نے پوچھا تیرا دل کس چیز کو چاہتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میرا دل کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا۔

شعر :- معدہ چوپر گشت شکم درد خاست سود ندارد ہمہ اسباب راست

ترجمہ :- معدہ جب بھر گیا اور پیٹ میں درد اٹھا۔ تو تمام صحیح تدبیریں بھی کوئی فائدہ نہیں رکھتیں۔

حل الفاظ و مطلب :- چہ می خواہد کیا چاہتا ہے۔ کس چیز کی خواہش کرتا ہے۔ گفت اس نے کہا۔ چیزے خواہد میں کی تکمیل کیلئے ہے۔ کس چیز کی خواہش نہیں کرتا۔ معدہ عربی لفظ ہے۔ پیٹ کے اندر کی تھیلی جس میں کھانا ہوتا ہے اور ہضم ہوتا ہے۔ نہ پایہ کے ضمہ کے ساتھ بمعنی بھرنا۔ شکم شین کے کسرہ کے ساتھ بمعنی

ہیں۔ پیٹ۔ دردِ خاست درد اٹھا۔ سود سین کے ضمہ اور واؤ کے سکون کے ساتھ معنی ہیں۔ فائدہ مند۔ اسباب
سبب کی جمع ہے۔ ذرائع، وسائل، تدبیریں۔ راست صحیح اور درست۔ یہ لفظ اسباب کی صفت واقع ہے۔ اس
حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ زیادہ کھانا اندامت کا باعث ہوتا ہے۔ اور نقصان دہ ہے اور صحت کے لئے بہت ہی مضر
ہے اسی لئے انسان کو چاہئے کہ کھانے میں احتیاط کو مد نظر رکھے۔

حکایت (۹): بقالے رادرے چند بر صوفیاں گرد آمدہ بود در واسطہ ہر روز مطالبت
کردے و خنہای باخسونت گفتے و اصحاب از تعنت او خستہ خاطر ہی بودند و از تحمل چارہ نبود
صاحب دلے در اں میاں گفت نفس را وعدہ دادن بطعام آسان ترست کہ بقال را بدرم۔

ترجمہ:- ایک غلہ فروش کے چند درہم صوفیوں پر قرض ہو گئے تھے شہر واسطہ میں روزانہ مطالبہ کرتا۔ اور سخت
سخت باتیں کہتا۔ صوفیوں کے یار و دوست اس کی سرکشی سے رنجیدہ دل رہا کرتے تھے۔ اور سوائے برداشت کرنے
کے کوئی چارہ نہ تھا۔ ایک اہل دل نے ان میں سے کہا کہ نفس سے کھانے کا وعدہ کرنا زیادہ آسان ہے غلہ فروش
سے درہم کا وعدہ کرنے سے۔

قطعہ:- ترک احسانِ خواجہ اولیٰ تر کا حتمالِ جفائے بواباں
بہ تمنائے گوشتِ مردن بہ کہ تقاضائے زشتِ قصاباں

ترجمہ:- (۱) بڑے آدمیوں کے احسان کے فوائد کا چھوڑنا زیادہ اچھا ہے۔ بمقابلہ دربانوں کی سختیاں برداشت
کرنے کے۔

(۲) گوشت کی آرزو میں مرجانا بہتر ہے۔ بمقابلہ قصائیوں کے سخت تقاضہ اٹھانے کے۔

حل الفاظ:- بقالے اسکے معنی ہیں سبزی فروخت کرنے والا۔ لیکن یہاں غلہ فروش کے معنی میں مستعمل
ہے۔ بقالے ایک سبزی فروش۔ درے چند چند درہم۔ صوفیاں صوفی کی جمع ہے۔ اس سے مراد کھل پوش فقیر
ہیں۔ واسطہ فارس کے ایک شہر کا نام ہے۔ ہر روز روزانہ۔ مطالبت مطالبہ کرنا۔ تقاضہ کرنا۔ خنہائے باخسونت
سخت اور سخت باتیں۔ اصحاب صاحب کی جمع ہے۔ دوست، یار، ساتھی۔ تعنت سرکشی۔ زبان درازی۔ خستہ خاطر
رنجیدہ دل۔ وعدہ دادن وعدہ کرنا۔ طعام کھانا۔ جمع اطعمہ۔ آسان ترست بہت زیادہ آسان ہے۔ کہ کاف
زرف مقابلہ کیلئے ہے۔ درم چاندی کا ایک سکہ جواب ۳/۱ ماشہ ہوتا ہے۔ ترک ع چھوڑنا۔ احسان خواجہ
بڑے لوگوں کا احسان۔ احتمال برداشت کرنا۔ جفا ظلم۔ بواباں بواب کی جمع ہے، معنی ہیں، دربان۔ تمنا آرزو،
خواہش۔ زشتِ قصاباں قصائیوں کی سختی۔ بد گوئی۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ ادھار لے کر کام چلانا بُری عادت
ہے۔ کیونکہ اسکی وجہ سے بعض دفعہ رسوائی اٹھانی پڑتی ہے۔ لہذا ادھار لے کر کام چلانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

حکایت (۱۰): جو انمردے را در جنگ تاتار جراحے رسید کے گفت فلاں بازارگان
نوش دارد اگر بخوابی باشد کہ در بلیغ ندارد گویند بازارگان بخجل معروف بود۔

ترجمہ:- ایک طاقتور اور جوانمرد کو تاتاری میں زخم پہونچا۔ ایک آدمی نے اس سے کہا فلاں تاجر کے پاس
نوش دارد (دواء) ہے اگر تو مانگے تو ممکن ہے کہ محروم نہیں رکھے گا۔ لوگ کہتے ہیں کہ سوداگر کنبوسی اور بخل میں
معروف و مشہور تھا۔

شعر: گر بجائے نالش اندر سفرہ بودے آفتاب تا قیامت روز روشن کس ندیدے در جہاں
ترجمہ:- اگر اسکی روئی کی جگہ دسترخوان میں آفتاب ہوتا۔ تو قیامت تک کوئی شخص دنیا میں روشن دن نہ دیکھ پاتا
جواں مرد گفت اگر دار و خواہم از و دہد یا ندہد و اگر دہد نفع کند یا نکند بارے
خواستن از وز ہر کشندہ است۔

ترجمہ:- جو انمرد نے کہا کہ اگر میں دو مالگوں تو معلوم نہیں وہ دے یا نہ دے اور اگر دے بھی تو دو فائدہ کرے یا
نہ کرے۔ بہر حال اس سے ایک بار سوال کرنا مار ڈالنے والا زہر ہے۔

شعر:- ہر چہ از دونائ بمنت خواستی در تن افزودی و از جاں کاستی
ترجمہ:- جو کچھ تو نے کینے لوگوں سے خوشامد کر کے مانگا۔ تو جسم میں تو بڑھ گیا اور روح گھٹ گئی۔

حکیمان گفتہ اند اگر آب حیات فروشند فی المثل با بروی دانا نخر د کہ مردن
بعزت بہ از زہد گانی بمذلت۔

ترجمہ:- عقلمندوں نے کہا ہے کہ اگر آب حیات آبرو کے بدلے لوگ فروخت کریں۔ تو عقلمند نہ خریدے گا اس
لئے کہ عزت کے ساتھ مر جانا ذلت کی زندگی سے بہتر ہے۔

شعر:- اگر حظل خوری از دست خوشروی بہ از شیریں زدست تر شردی

ترجمہ:- اگر اچھی عادت والے کے ہاتھ سے تو ابد رائن کھائے تو وہ ترش رو کے ہاتھ سے مٹھائی (کھانے) سے
بہتر ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- جو انمردے یہ لفظ جواں اور مرد اور پائی مجہول سے مرکب ہے۔ جس کے معنی ہیں

ایک طاقتور آدمی۔ ایک جوان آدمی۔ تاتار ترکستان کا علاقہ۔ جنگ تاتار اس سے چنگیز خاں اور ہلاکو خاں کے
حملے مراد لیے گئے ہیں۔ یہ حملہ انہوں نے اسلامی ملکوں پر کئے تھے۔ جراحے رسید زخم پہونچا۔ یعنی زخمی ہو گئے۔

نوش دارد یہ ایک دوا کا نام ہے جو زخموں اور ان کی تمام تکالیف کو دور کرتی ہے۔ اگر بخوابی اگر آپ چاہیں
گے۔ مانگیں گے۔ باشد ممکن ہے۔ کہ ربط کے لئے ہے۔ در بلیغ منع کرنا۔ محروم کرنا۔ معروف مشہور۔ مان

روٹی۔ سفر و دسترخوان۔ ازو اصل میں ازاد تھا۔ معنی میں اس سے۔ بار۔ خواستنی ایک مرتبہ مانگنا۔ زہر شہدہ است زہر قافل ہے۔ افزودی تو بڑھائے گا۔ کاست کھٹنا۔ آب حیات زندگی کا پانی۔ امرت۔ جس کے پینے سے موت نہیں آتی۔ کہتے ہیں کہ حضرت خضرؑ نے آب حیات پیا تھا۔ فروشدن یعنی مثال کے طور پر اپنی عزت کے بدلے بیچ ڈالیں۔ نخر و نہیں خریدیں گے۔ کہ کاف غلت کے لئے ہے۔ مذلت ذلت کی جگہ۔ ترش رو بُرے مزاج والا۔ خوش رو خوش مزاج آدمی۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ کسی بخیل اور سنجوس آدمی سے کوئی چیز نہ مانگنی چاہئے۔ غذا تو غذا حتیٰ کہ دو امانت سے بھی احتراز کرنا چاہئے۔ شعر کا حاصل یہ ہے کہ۔ بخیل اور کہنے آدمی سے مانگنے کی وجہ سے عزت و وقار گھٹ جاتی ہے۔

حکایت (۱۱) یکے از علما خورندہ بسیار داشت و کفاف اندک یکے را از بزرگاں کہ معتقد او بود بگفت روی از توقع او در ہم کشیدہ تعریض سوال از اہل ادب در نظرش قبیح آمد۔

ترجمہ:- عالموں میں سے ایک عالم کھانے والے (افراد) زیادہ رکھتا تھا اور روزی تھوڑی۔ مجبوراً بڑے لوگوں میں سے ایک بڑے آدمی سے جو اس کا معتقد تھا یہ حال کہا۔ اس نے اس کی امید سے منہ پھیر لیا۔ اور سوال کا پیش کرنا اہل ادب سے اس کی نظر میں برا معلوم ہوا۔

قطعہ:- ز بخت روی ترش کردہ پیش یار عزیز مرو کہ عیش برو نیز تلخ گردانی
بحاجتے کہ روی تازہ روی و خندال رو فرو نہ بند و کار کشادہ پیشانی

ترجمہ:- (۱) بد نصیبی کی وجہ سے منہ بنا کر عزیز دوست کے سامنے نہ جا کہ ایسا کرنے سے تو اس کی زندگی بھی بگڑ کرے گا۔

(۲) جس ضرورت کیلئے جائے تازہ چہرہ کیساتھ اور ہنستا ہوا جا۔ اسلئے کہ کشادہ پیشانی والے کا کام بند نہیں ہوتا ہے۔

آوردہ اند کہ اند کے در و وظیفہ کو زیادت کر دو بسیاری از ارادت کم دانشمند چوں
پس از چند روز موڈت معہود بر قرار ندید گفت۔

ترجمہ:- لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس سردار نے تو اس عالم کے وظیفہ میں تو اضافہ کر دیا لیکن بہت سا اعتقاد کم کر دیا۔ غمگین نے جب چند روز کے بعد پرانی دوستی برقرار نہ دیکھی تو کہا۔

شعر: بئس المطاعم حین الذل تکسبہا القدر منتصب و القدر مخفوض

ترجمہ:- وہ کھانے بڑے ہیں جنہیں تو حالت ذلت میں حاصل کرے۔ ہانڈی چڑھ جائے گی اور مرتبہ گھٹ جائیگا۔

فرد س نام افزود و آبرو ویم کاست بینوایی بہ از مذلت خواست

ترجمہ:- میری روٹی بڑھ گئی اور میری عزت گھٹ گئی۔ بہے مفلسی مانگنے کی ذلت سے بہتر ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- خوردہ خوردن سے اسم فاعل کا صیغہ ہے کھانے والے۔ بسیار زیادہ طلب یہ ہے کہ اس کے بال بچے زیادہ تھے اور آمدنی کم تھی اس نے اپنی اس مفلسی کا حال اپنے معتقد سردار سے بیان کیا تو وہ یہ بات سن کر ناراض ہو گیا گویا کہ اس کے نزدیک عالموں کا سوال کرنا برا معلوم ہوا۔ الغرض اس نے تو سخاوت میں انفرادی کر دیا لیکن جس طرح دوستانہ تعلق پہلے تھا پھر وہ تعلق باقی نہ رہا۔ معتقد باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اعتقاد کرنے والا۔ گردیدہ۔ تعریف باب تفعلیل کا مصدر ہے۔ معنی ہیں پیش کرنا۔ سوال مانگنا۔ اہل ادب عقیدہ زبخت اصل میں از بخت تھا۔ وزن شعری کی وجہ سے از کا ہمزہ گر گیا ہے۔ معنی ہیں۔ بد نصیبی کی وجہ سے۔ روئے ترش کردہ منہ بگاڑ کر۔ منہ بنا کر۔ رخ کڑوا۔ حاجت میں ی موصولہ ہے۔ جس کا ترجمہ حسب مقام۔ جو، جس، اس سے کیا جاتا ہے۔ زوی تو جائے۔ تازہ روی ہشاش بشاش، تازہ چہرے کے ساتھ۔ خنداں ہو اور ہنستا ہوا۔ نہ بند و بند نہیں ہوتا۔ آوردہ اند بیان کیا ہے۔ زیادت اضافہ۔ مودت معبود پرانی دوستی۔ بخش برائے۔ المطاعم طعام کی جمع ہے۔ کھانے۔ عین الدل ذلت کے وقت تکسب تو کمائے گا۔ حاصل کرے گا۔ القدر قاف کے کسرہ کے ساتھ بمعنی عزت و وقار۔ مخفوض خفوض بخفوض سے اسم مفعول کا صیغہ جاتی ہے۔ القدر قاف کے فتح کے ساتھ بمعنی عزت و وقار۔ مخفوض خفوض بخفوض سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ پست ہو جانا۔ نانم میری روٹی۔ افروزد بڑھ گئی۔ کاست گھٹ گئی۔ بینوائی مفلسی۔ بے سامانی۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اہل علم کو چاہئے کہ تنگدستی اور پریشانی کی حالت میں بھی شاداں و فرحاں رہے اور تھوڑی روزی پر قناعت کرے۔ اور سرداروں سے سوال نہ کرے، اس لئے کہ سرداروں سے سوال کرنا اپنی عزت و آبرو کو گونا گونا اور کھوتا ہے۔

حکایت (۱۲) : درویشے را ضرورت پیش آمد کے گفت فلاں نعمتے وارد کامل و کرم نفسی شامل اگر بر حاجت تو واقف گردد ہمانا کہ در قضائے آں توقف رواند ارد گفت من اور اندانم گفت مکت رہبری کنم دستش گرفت تا بمنزل آں شخص در آورد یکے را دید لب فرو ہشتہ و تند نشہ برگشت و خن نگفت کے گفتش چہ کردی گفت عطائے اور ابلقائے او بخشیدم۔

ترجمہ :- ایک فقیر کو کوئی ضرورت آپڑی۔ کسی نے اس سے کہا کہ فلاں آدمی بہت دولت رکھتا ہے۔ اور وہ غنی بھی ہے۔ اگر تیری ضرورت پر وہ مطلع ہو تو یقین جان کہ اس کے پورا کرنے میں وہ دیر نہ کرے گا۔ اس فقیر نے کہا کہ میں تو اس کو جانتا نہیں۔ اس نے کہا میں تیری رہبری کروں گا۔ اس کا ہاتھ پکڑا تا کہ اس شخص کے گھر تک پہنچا دے ایک آدمی کو دیکھا کہ ہونٹ لٹکائے ہوئے ہے اور غصے میں بیٹھا ہوا ہے۔ فقیر واپس ہو گیا اور غصہ بھی نہ کی۔ کسی نے اس سے کہا تو نے کیا کیا۔ فقیر نے کہا میں نے اس کی سخاوت کو اس کی ملاقات پر صدقہ کر دیا۔

قطعہ :- مہر حاجت نزدیک تر شروی کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی
اگر حاجت بری نزدیکے بر کہ از رویش بنقد آسودہ گردی

ترجمہ :- (۱) کسی تیز مزاج کے سامنے اپنی ضرورت لے کے نہ جا۔ اس لئے کہ اس کی بُری عادت سے تجھے تکلیف ہوگی۔

(۲) اگر تو ضرورت لے کرے جائے بھی تو اس کے پاس ضرورت لے کر جا۔ کہ اسکے چہرہ سے تو نقدی ملنے کی برابر خوش ہو جائے۔

حل الفاظ و مطلب :- نعمتی دارد کامل کامل نعت کی صفت واقع ہے۔ بہت دولت رکھتا ہے۔ واقف گردد مطلع ہو جائے۔ ہمارا یقیناً قضا پورا کرنا۔ توقف ٹھہرنا۔ مُنت میں تیری۔ میں تجھ کو۔ رد اندازد جائز نہیں سمجھتا۔ کم کر دوں گا۔ لب فرو بہشت ہوٹ لٹکائے ہونے۔ تند نشست تیز مزاج لوگوں کی طرح بیٹھا ہوا ہے۔ برگشت فقیر یہ ماجرا دیکھ کر اٹھے پاؤں لوٹ گیا۔ لقاء ملاقات۔ مہر مت لے جا۔ ترش روی تیز مزاج۔ فرسودہ گردی تم دل شکستہ ہو جاؤ گے۔ بری تو لے جا۔ رویش اس کا چہرہ۔ نقد اسی وقت۔ آسودہ گردی آسودہ ہو جائے۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ درویش اور فقیر لوگوں کو کسی ایسے بخیل اور کنجوس سے سوال نہیں کرنا چاہئے جس کے مزاج اچھے نہ ہوں اس لئے کہ اس سے روحانی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔

حکایت (۱۳) : خشک سالے در اسکندریہ پدید آمد چنانکہ عنان طاقت در ویشاں
از دست رفتہ بود و در ہائے آسماں بر زمیں بستہ و فریاد اہل زمین بآسماں پیوستہ۔

ترجمہ :- شہر اسکندریہ میں ایک سال اس قدر قحط سالی پیش آئی کہ طاقت کی باگ فقیروں کے ہاتھ سے چھوٹ گئی تھی۔ اور آسمان کے دروازے زمین پر بند ہو گئے تھے۔ اور زمین والوں کی فریاد آسمان سے مل گئی تھی۔

قطعہ : نماند جانور از وحش و طیر و ماہی و مور کہ بر فلک نشد از ہمرادی افغانش
عجب کہ دو دِل خلق جمع می نشود کہ ابر گرد و سیلاب دیدہ بارانش

ترجمہ :- (۱) وحش اور پرندے۔ چوئی اور مچھلی میں سے کوئی جانور باقی نہ رہا تھا۔ کہ نامرادی کی وجہ سے اس کی فریاد آسمان تک نہ پہنچی ہو۔

(۲) تعجب کی بات یہ تھی کہ مخلوق کے دل کا دھواں جمع نہ ہوتا تھا۔ کہ بادل بن جائے اور آنکھوں کا سیلاب اس کی بارش ہو۔

حل الفاظ و مطلب :- خشک قحط۔ سالے ایک سال۔ اسکندریہ ملک مصر میں ایک شہر کا نام ہے جو اسکندر نے آباد کیا تھا۔ (بحوالہ حاشیہ گلستان از مولانا عبدالباری) عنان عین کے کسرہ کے ساتھ۔ باگ۔ طاقت قوت، مہر۔ درہائے در کی جمع ہے۔ بمعنی دروازے۔ فریاد آہ و بکا کرنا۔ اپنے دل کا درد کسی سے بیان کرنا۔ پیوستہ

اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ملا ہوا ہونا۔ نہ رہا۔ جانور یہ لفظ جان بمعنی روت اور زور کلمہ نسبت سے مراد جاندار۔ جان والا۔ جاندار۔ وحش جنگلی جانور، وحشی کی جمع ہے۔ طیر غ پرندہ۔ قبیح طیور۔ مائی ف مچھلی۔ چوٹی۔ فلک آسمان۔ جمع افلاک۔ ابر بادل۔ باراں بارش۔ مطلب یہ ہے کہ اس طرح ہواں مری جاندار تھی کہ فقیروں کے ہاتھ سے صبر کی باگ ڈور چھوٹ گئی تھی۔ اور آسمان سے ایک بوند بارش بھی نہیں پڑی تھی۔ اور زمین کے ساری مخلوقات کی فریادیں آسمان تک پہنچ گئی تھیں۔ مگر تعجب کی بات یہ تھی کہ ان کو اس آہ اور رونے میں کوئی اثر نہیں تھا۔ دعائیں بھی قبول نہیں ہو رہی تھیں۔ اس لئے کہ ایک قطرہ بھی پانی نہیں پڑا تھا۔ اگر دعائیں قبول ہوتیں تو ضرور پانی برستا۔

در چنین سالے مخشنے دور از دوستان کہ سخن در وصفِ او ترکِ ادب است خاصہ در حضرت بزرگاں و بطریق اہمال ازاں در گذشتن ہم نشاید کہ طائفہ بر عجز گویند، حمل کنند بریں دو بیت اختصار کنیم کہ اندک دلیل بسیارے باشد و مشتے نمونہ خروارے۔

ترجمہ :- ایسے سخت سال میں کہ ایک ہجرا دوستوں سے دور رہے کہ اس کی تعریف میں گفتگو کرنا ترکِ ادب ہے۔ خصوصاً بڑے لوگوں کے دربار میں اور مہمل طور پر اس کو چھوڑنا بھی نہیں چاہئے کہ ایک جماعت کہنے والے کی عاجزی کا خیال کرے گی۔ اس لئے ہم ان دو شعروں پر اکتفاء کرتے ہیں اس لئے کہ تھوڑا بہت کی دلیل ہوتی ہے اور ایک مٹھی پوری پوری کا نمونہ ہوتی ہے۔

قطعہ :- تتری گر کشد مخنت را تتری را دگر نباید کشت
چند باشد چو جسر بغدادش آب در زیر و آدمی بر پشت

ترجمہ :- (۱) تاتاری کا فر اگر ہجڑے کو مار ڈالے۔ تو قصاص میں تاتاری کو مارنا نہ چاہئے۔

(۲) اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بغداد کے پل کی طرح اس کی پشت پر آدمی ہوتا ہے اور پانی نیچے بہتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- در چنین سالے ایسے سال میں۔ مخنت ہجڑا۔ دور از دوستان خدا کرے کہ دو کم بخت دوستوں سے دور ہی رہے۔ وہ ہجرا ایسا تھا جس کا ذکر کرنا بھی بے ادبی ہے خاص کر ایسے بد فعل کا ذکر بزرگوں کی بارگاہ میں کرنا اور بھی بُرا ہے اور اس کے ذکر کرنے کو چھوڑ دینا یہ بھی مناسب نہیں۔ اس لئے کہ لوگ یہ خیال کریں گے کہ سعدی کے پاس ایسے الفاظ نہ تھے کہ ان کے پردہ میں چھپ کر بیان کر دیتے۔ اس لئے ہم اس کے حال کے بارہ میں دو شعروں پر اکتفاء کرتے ہیں۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ہجرا لواطت کرانے والا۔ ایسا بد فعل اور ناپاک تھا کہ اگر اس کو کافر حربی بھی مار ڈالے تو اس کے خون کا بدلہ نہیں لینا چاہئے۔ کب تک وہ بدکار باقی رہے گا اور اصل جہنم نہ ہو گا۔ جو کہ بغداد کے پل کے مانند تھا۔ یعنی بغداد کا پل شہر کے درمیان واقع ہے اس لئے اس سے آنا جانا بڑی کثرت سے ہوتا ہے۔ اور آدمی اس پر سے گزرتے رہتے ہیں۔ اور نیچے پانی چلتا رہتا ہے۔ ایسے ہی

بد فعلی کرنے والے اُس کی پشت پر اور ان کا آب منی اس کے نیچے بہتا رہتا ہے۔ وصف تعریف کرنا۔ ترک
ادب ادب چھوڑنا۔ خاصہ خاص طور پر حضرت درگاہ دربار۔ اہمال بیکار۔ ازاں اس سے۔ گذشتن چھوڑ
دینا۔ شاید نہیں چاہئے۔ عجز عربی لفظ ہے۔ عاجز ہونا۔ اختصار کلمہ کہتے ہیں۔ اندک تھوڑا۔ دلیل
بسیارے بہت سارے کی دلیل۔ خردارے ایک گدھے کے برابر کا بوجھ۔ تتری دونوں تہ کے فتح اور آہ کے
اکسرہ کے ساتھ۔ تاتار کا مخفف ہے۔ جو منسوب ہے تاتار کی طرف۔ جو ترکستان کا ایک شہر ہے۔ شیخ کے زمانے
میں یہاں اسلام نہیں آیا تھا۔ اور یہاں کے سب لوگ کافر تھے اور ان کے ہاتھ سے اکثر مسلمان اور مسلمانوں کے
شہر تباہ ہوئے۔ چنانچہ سلاطین چنگیزیہ کی افواج میں اکثر کافران تاتاری شامل تھے۔ شیخ کا یہ کہنا کہ کافر اگر محنت کو مار
ڈالے تو اس کو قصاص میں نہ مارنا چاہئے برسبیل مزاج ہے نہ کہ حکم شرعی۔ (حاشیہ گلستان مترجم مؤلف مولانا
عبدالباری آسی) جسور عربی لفظ ہے۔ معنی ہیں ہٹل۔ آب در زیر رخ نیچے پانی اور اُس کی پشت پر لوگ۔ اس
لفظ سے اس ججزے کے برے افعال کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔ جسکو قدرے تفصیل سے اوپر ذکر کر دیا گیا ہے۔

چنیں شخصے کہ یک طرف از نعتِ او شنیدی دریں سال نعتِ بیکراں داشت
تنگد ستاں را سیم و زردادے و مسافراں را سفرہ نہادے گروہے درویشاں از جورِ فاقہ
بطاقت رسیدہ بودند آہنگِ دعوت او کردند و مشورت بمن آوردند سر از موافقت
باز زدند و گفتم۔

ترجمہ :- ایسا شخص جس کی کچھ تعریف تو نے سنی اس سال میں بے حد دولت رکھتا تھا۔ مفلسوں کو روپیہ پیسہ دیتا
تھا۔ اور مسافروں کے واسطے دسترخوان بچھاتا تھا۔ فقیروں کی ایک جماعت فاقہ کی تکلیف سے جان سے عاجز آگئی
تھی۔ اس نے اسکی دعوت کا ارادہ کیا اور میرے پاس مشورہ کیلئے آیا میں نے اتفاق کرنے سے انکار کر دیا اور کہا۔

قطعہ :-
نخورد شیر نیم خوردہ سگ گر بہ سختی بمیرد اندر غار
تن بہ بیچارگی و گر سنگی بہ دست پیشِ سفلہ مدار
گرفریدوں شود بہ نعت و ملک بے ہنر را بچ کس شمار
پر نیاں و نسج بر نا اہل لاجورد و طلاست بردیوار

ترجمہ :- (۱) کہ شیر کتے کا جھوٹا نہیں کھاتا۔ اگرچہ غار میں سختی کی وجہ سے مر بھی جائے۔

(۲) بھوک اور عاجزی میں جسم کو۔ رکھ اور کہنے کے سامنے ہاتھ نہ پھیلا۔

(۳) اگر نعمت اور ملک میں فریدوں بھی ہو جائے۔ بے ہنر کو پھر بھی کسی شمار میں نہ لا۔

(۴) پر نیاں نسج نا اہل کے اوپر ایسے ہیں۔ جیسا کہ لاجورد (نیلم) اور سوناد یوار پر ہو۔

حل الفاظ و مطلب :- چنیٹے ایا شخص۔ طرف۔ ایک حصہ۔ نعت تعریف کرنا۔
 تنگہ ستاں مفلس لوگ۔ سفرہ دسترخوان۔ سفرہ نہادے کھانا کھلاتا۔ ضیافت کرتا۔ گردے ایک جماعت۔
 جور ظلم و ستم۔ مشورت مشورہ کرنا۔ موافقت اتفاق کرنا۔ بازدم میں نے انکار کر دیا۔ خورد نہیں کھاتا۔
 نیم خوردہ سگ کتے کے کھائے ہوئے کا بقیہ۔ یعنی جھوٹا۔ میرد مر جاتے ہیں۔ بہ نہادوں سے امیر کا صیغہ
 ہے، تو رکھ۔ سفلہ کمینہ۔ تالائق۔ فریدوں فاء کے فتح اور راء کے کسرہ کے ساتھ اسی طرح فاء اور راء دونوں
 کے کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔ فریدوں ایک بادشاہ گذرا ہے جس کے بارے میں باب اول میں بیان کر دیا
 گیا ہے۔ اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ کسی ہنر اور کمال کے بغیر مال اور دولت میں تو اپنے زمانے کا فریدوں میں
 بن جائے تو اس کو کسی حیثیت کا نہ شمار کر۔ پر نیاں اور بیج یہ دوریشی کپڑوں کے نام ہیں لا جورد ایک قیمتی
 معدنی پتھر ہے۔ جو نخل گوں ہوتا ہے۔ نقاش سونے کے قریب لا جورد کے نقش و نگار بھی بناتے ہیں۔ طلا سونے
 اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ کریم لوگ فقر و فاقہ برداشت کر سکتے ہیں لیکن کمینوں کے احسان کا بوجھ سر پر نہیں
 لے سکتے اور عزت نفس کے خلاف کوئی چیز برداشت نہیں کر سکتے۔ (بہار ستاں)

حکایت (۱۴) : حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ ہمت تر در جہاں دیدہ یا شنیدہ
 گفت بلے روزے چہل شتر قربان کردہ بودم امرائے عرب را پس بگوشہ صحرائے
 بحاجتے بروں رفتہ بودم خار کشے را دیدم پشتہ خار فراہم آوردہ گفتمش بہمان حاتم
 چرا ز روی کہ خلقے بر ساط او گرد آمدہ اند گفت۔

ترجمہ :- حاتم طائی سے لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے اپنے سے زیادہ بلند ہمت دنیا میں کسی کو دیکھا ہے یا
 ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں ایک دن چالیس اونٹ میں نے قربان کئے تھے عرب کے رئیسوں کی دعوت کے لئے اور
 میں جنگل کے ایک گوشہ میں اس دن کسی ضرورت سے گیا تھا۔ میں نے ایک لکڑہارے کو دیکھا کہ اس نے لکڑیوں
 کا گٹھر جمع کئے ہوئے تھا۔ میں نے اس سے کہا حاتم کی مہمانی میں کیوں نہیں گیا کہ ایک مخلوق اس کے دسترخوان
 پر جمع ہوئی ہے۔ اس لکڑہارے نے کہا۔

فردے ہر کہ نان از عمل خویش خورد مفت حاتم طائی نبرد
 ترجمہ :- جو شخص اپنی کمائی سے روٹی کھاتا ہے۔ وہ حاتم طائی کا احسان نہیں اٹھاتا ہے۔

انصاف دادم کہ من اور ابہمت وجوانمردی بیش از خود دیدم۔

میں نے انصاف کیا کہ میں نے اس کو اپنے آپ سے ہمت والا اور جوانمردی بیش از خود دیدم۔
 حل الفاظ و مطلب :- حاتم طائی قبیلہ بنی طی کا مشہور سخی گذرا ہے۔ بزرگ ہمت بلند ہمت۔ بلے ہاں۔
 روزے ایک دن۔ چہل شتر چالیس اونٹ۔ امرائے عرب عرب کے سردار۔ امیر کی جمع ہے۔

ہیں رئیس و سردار۔ صغرائے جنگل۔ غائبے کی ضرورت تھی۔ غارتگی ایک لکڑہارہ پڑا۔ شعر۔ ہمارے درخت
نوان۔ عمل خویش اپنی محنت و مزدوری۔ نبرد نہیں اٹھاتا ہے، نہیں لے جاتا ہے۔ اور اس کو۔ پیش از خود
اپنے سے زیادہ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنے دست و بازو کی کمائی میں اصل شرافت ہے۔

حکایت (۱۵) :- موسیٰ علیہ السلام درویشے را دید از برہنگی بریگ اندر شدہ
گفت اے موسیٰ دعا کن تا خدائے عز و جل مرا کفایت دہد کہ از بیطاعتی بجاں آدم
موسیٰ دعا کرد و برفت پس از چند روزے کہ باز آمد از مناجات مر اور ادید گرفتار
و خلعے انبوه بروے گرد آمدہ گفت ایں چہ حالت ست گفتند خمر خوردہ و عریبہ کردہ
و کسے را کشتہ اکنون بقصاص فرمودہ اند۔

ترجمہ :- موسیٰ علیہ السلام نے ایک درویش کو دیکھا ننگے ہونے کی وجہ سے ریت میں گھسٹا ہوا تھا۔ کہا اے موسیٰ
دعا کر کہ خدائے بزرگ دیر تجھے گزر بسر کے لائق عطا فرمائے کیونکہ کمزوری کی وجہ سے جان سے عاجز آگیا
ہوں، موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور چلے گئے پھر چند دنوں کے بعد جب واپس آئے تو فقیر کو دیکھا کہ گرفتار
ہے۔ اور لوگوں کی بھیڑ اس کے گرد جمع ہے موسیٰ نے کہا یہ کیا بات ہے لوگوں نے کہا اس نے شراب پی اور لڑائی
کی اور کسی کو قتل کر ڈالا۔ اب قصاص کا حکم ہوا ہے۔

قطعہ :- گر بہ مسکین اگر پر داشتے تخم گنجشک از جہاں برداشتے
ہیچ کس را گرد خود نگذاشتے ایں دو شاخ گاؤ گر خرداشتے

ترجمہ :- (۱) غریب بلی اگر پر رکھتی۔ تو چڑیوں کی نسل کو دنیا سے اٹھا دیتی۔
(۲) کسی آدمی کو اپنے پاس باقی نہ چھوڑتا۔ یہ بیل کے دو سینگ اگر گدھے رکھتے۔

شعر :- عاجز باشد کہ دست قوت یابد بر خیزد و دست عاجزاں بر تابد

ترجمہ :- وہ عاجز جس کو قدرت ہو جاتی ہے۔ وہ اٹھتا ہے اور عاجزوں کے ہاتھ مروڑتا ہے۔

وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ

ترجمہ :- اور اگر اللہ تعالیٰ رزق کو اپنے بندوں کے لئے کشادہ فرمادیتا تو وہ یقیناً زمین میں بغاوت پھیلا دیتے۔

شعر :- مَاذَا آخَا ضَكَ يَا مَغْرُورٌ فِي الْخَطَرِ حَتَّى هَلَكْتَ فَلَيْتَ النَّمْلُ لَمْ تَطْرُ

ترجمہ :- کس چیز نے اے مغرور مجھے خطرے میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ تو ہلاک ہو گیا کاش چوٹی نہ اڑتی۔

نظم :- سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش سیلی خواہد بضر و رت سرش
آں نشیدی کہ فلاں طوں چہ گفت مور ہماں بہ کہ نباشد یرش

ترجمہ :- (۱) کہنے کو جب مرتبہ اور روپیہ و دولت ہوتی ہے۔ تو اس کا سر حسب ضرورت طمانچہ چاہتا ہے۔
(۲) تو نے وہ نہیں سنا ہے کہ افلاطون نے کیا کہا ہے۔ چیونٹی وہی اچھی کہ جس کے پر نہ ہوں۔

پدر را غسل بسیار ست و لیکن پسر گرمی دار ست۔

ترجمہ :- باپ کے پاس شہد بہت ہے مگر لڑکے کا مزاج گرم ہے۔

فردے آں کس کہ تو انگریز کی گرداند او مصلحت تو از تو بہتر داند

ترجمہ :- وہ ذات کہ تجھ کو مالدار نہیں بنائی۔ وہ تیری بھلائی تجھ سے زیادہ جانتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- موسیٰ علیہ السلام اللہ کے پیغمبر ہیں اور ان پر مشہور کتاب تورات نازل ہوئی ہے۔

وید اس نے دیکھا۔ برہنگی ننگا ہونا۔ ریگ ریت۔ بالو۔ اندر شدہ چھپا ہوا، گھسا ہوا۔ دعا کن دعا کر دیجے۔

کفاف گذر بسر کے لائق روزی۔ بی طاقت کمزور۔ پس از چند روزے چند دن کے بعد۔ انہو کثیر جمع۔

عربہ لڑائی کرنا۔ قصاص بدلہ لینا۔ قتل وغیرہ کی شرعی سزا۔ خر خوردہ اس نے شراب پیا ہے۔ گر بہ گاف کے

ضمہ کے ساتھ معنی ہیں بلی۔ مسکین جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ یعنی عاجز۔ تخم گنجشک چڑیوں کا بیج ہی مار دیتی۔

دو شاخ گاؤ بیل کے دو سینگ۔ گر خرداشتے یعنی اگر کسی گدھے کے بیل کی مانند سینگ ہو کر تے تو وہ بھی کو

مار ڈالتا کسی کو بھی نہ چھوڑتا۔ برتاہد بر تافتن سے ہے۔ موڑ دیتا ہے۔ سبط کشادہ کیا۔ عبادہ عبد کی جمع ہے۔ یعنی

بندے۔ بغوا جمع مذکر کا حاضر صیغہ ہے وہ بغاوت کرتے۔ الارض زمین، ملک جمع اراضی۔ ارضون۔ اراض۔ اڑا

حرف استفہام ہے۔ کس چیز نے۔ اخاض گھسا دیا۔ ڈال دیا۔ مبتلا کر دیا یا مغرور غرور کرنے والے۔ الخظر خطرہ

التمل چیونٹی۔ واحد نملہ۔ سئلہ کینہ۔ جاہ مرتبہ۔ رتبہ۔ سیم چاندی۔ ذر سونا۔ سنلی تھپڑ، چاٹنا، طمانچہ۔

افلاطون ایک مشہور حکیم فلاسفر کا نام ہے۔ مور چیونٹی۔ غسل بسیار است الخ یعنی خداوند کریم ہر شخص کو

دولت دے سکتا ہے مگر خود ہر آدمی میں اس کے ضبط اور صحیح مصرف کی طاقت نہیں ہے چونکہ شہد کی خاصیت گرم

ہے اس لئے وہ صفر آوی مزاجوں کو نقصان کرتا ہے۔ آں کس وہ ذات۔ تو انگریز تجھے مالدار۔ مصلحت تو تیری

بھلائی۔ داند وہ جانتی ہے۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ مفلس و نادار کو چاہئے کہ وہ اپنے افلاس و غربت پر راضی

رہے اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ حکیم مطلق ہے۔ اس نے ہمیں مال و دولت عطاء نہیں فرمائی تو اس میں ضرور

ہمارے کچھ فائدے ہوں گے۔ اس لئے کہ اللہ سبحانہ کا کوئی کام مصلحت و خیر سے خالی نہیں ہوتا۔

حکایت (۱۶) :- اعرابے را دیدم در حلقہ جو ہریان بصرہ کہ حکایت میکرد کہ

وقتے در بیابان راہ گم کردہ بودم و از زاد معینے چیزے با من نماںدہ دل بر ہلاک نہادہ کہ

ناگاہ کیسہ یافتم پر از میر و ارید ہر گز آں ذوق و شادی فرا موش نلکنم کہ پنداشتہ کہ گندم

ہریان ست باز آں خنی و نومیدی کہ معلوم کردم کہ مر و ارید ست۔

ترجمہ :- میں نے ایک دیہاتی کو شہرِ بصرہ کے جوہریوں کی جماعت میں دیکھا کہ وہ قصہ بیان کر رہا تھا۔ کہ میں ایک وقت جنگل میں راستہ بھول گیا تھا اور توشہ مقررہ سے کوئی چیز میرے پاس باقی نہ رہی تھی میں نے دل ہلاکت پر رکھا کہ اچانک موتوں سے بھری ہوئی تھیلی پا گیا میں کبھی اس لذت اور خوشی کو نہیں بھولوں گا کہ میں نے یہ سمجھا کہ (یہ) بھٹنے ہوئے گیہوں ہیں پھر اس ناامیدی اور تلخی کو فراموش نہیں کروں گا کہ جب معلوم کر لیا کہ یہ گیہوں نہیں بلکہ سچے موتی ہیں۔

قطعہ :- درِ بیابانِ خشک و ریگِ رواں تشنہ را در دہاں چہ دُر چہ صدف

مرد بے توشہ کا وقتِ آوارِ پائے بر کمر بند او چہ زر چہ خرف

ترجمہ :- (۱) خشک جنگل اور اڑتی ہوئی ریت میں۔ پیاسے کے منہ میں سیپ اور موتی برابر ہیں۔

(۲) مرد بغیر توشہ کے جو عاجز ہو کر گر گیا۔ اس کے کمر بند میں روپیہ اور ٹھیکر برابر ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- اعرابی یہ لفظ اعراب اور کی وحدت سے مرکب ہے۔ یعنی دیہاتی۔ اور اعراب عرب کی اس قوم کو کہتے ہیں جو جنگل میں بود و باش رکھتے ہیں۔ دیدم میں نے دیکھا۔ بصرہ ایک شہر کا نام ہے۔ راہ نام کردہ بودم راستہ بھول گیا تھا۔ زاد معینے مقررہ توشہ۔ چیزے کوئی چیز۔ نماوند نہیں رہی تھی۔ ناگاہ اچانک۔ یکایک۔ کیسہ تھیلی۔ یا تم میں نے پایا۔ مژوا ریند موتی۔ ذوق شوق۔ شادی خوشی۔ فراموش ظنم نہ بھولوں گا۔ چند اشم میں نے معلوم کر لیا۔ گندم گیہوں۔ بریاں بھنے ہوئے۔ ریگ رواں باریک ترین ریت جو ہوا سے اڑ جاتی ہو۔ تشنہ۔ پیاسا۔ چہ یہاں دو مرتبہ آیا ہے۔ اور باب اول میں یہ قاعدہ گذر گیا ہے کہ جب چہ دو مرتبہ ایک ہی مصرع میں آئے تو اس کا ترجمہ اردو میں برابر سے کیا جاتا ہے۔ دُر موتی۔ جمع دُرُر۔ صدف ریح سیپ۔ خرف ٹھیکرا، کنکری۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ روپیے پیسے سونا چاندی کو مقصد اصلی سمجھنا سر اسر جہالت و نادانی ہے۔ بلکہ روپیہ تو ضروریات پوری کرنے کا ایک ذریعہ ہے جیسا کہ اس حکایت سے معلوم ہوا اور سفر میں توشہ ہمارا ہونا بہت ضروری ہے اس لئے کہ توشہ ساتھ نہ ہو تو بعض وقت روپیہ کچھ کام نہیں دیتا۔

حکایت (۱۷) :- یکے از عرب در بیابانے از غایت تشنگی میگفت۔

ترجمہ :- ایک شخص عرب کے ایک جنگل میں بے انتہاء پیاس کی وجہ سے کہہ رہا تھا۔

نظم :- یا لیتَ قَبْلَ مَنِّیَّتِی یوماً آفَورُ بِمَنِّیَّتِی

زَہْرَ تَلَا طَمَ رُکَبَتِی وَ أَظْلُ أَمْلًا قَرَبَتِی

ترجمہ :- (۱) اے کاش میں اپنے مرنے سے پہلے۔ ایک روز اپنی مُراد کو کامیاب ہو جاتا۔

(۲) یعنی ایک نہر موتی موجیں مارتی ہوئی میرے گھٹنوں تک۔ اور میں اس سے اپنی مشک بھر لیتا۔

حل الفاظ و مطلب :- عرب ملک عرب کے رہنے والے۔ غایت بے انتہاء۔ تشنگی پیاس۔ یا حرف ندا

ہے۔ بمعنی اے۔ ریت حروف مشبہ بالفضل میں سے ہے۔ معنی ہیں۔ کاش۔ یہ لفظ آرزو اور تمنا کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جمع موت جمع مٹایا۔ یوں ایک دن۔ یوم کی جمع ایام۔ انور کامیاب ہو جاتا۔ میت آرزو۔ جمع میت۔ بمعنی۔ نہر یہ لفظ قرآن میں میت سے بدل واقع ہو رہا ہے۔ تلاطم جوش مارتی ہوئی، موجیں مارتی ہوئی۔ رکتہ گشتا۔ اٹا میں بحر ایما۔ قرب۔ جمع قرب۔ شعر کا حاصل یہ ہے کہ وہ تمنا کر رہا ہے کہ کاش موت سے پہلے میری آرزو کی تکمیل ہو جائے۔ آرزو یہ ہے کہ ایک نہر ہو اور اس میں گھٹنوں تک پانی ہو اور اس سے میں اپنا مشکیزہ اطمینان سے بھر لیا کروں۔

حکایت (۱۸) بچیاں درویشہ در قاع بسیط گم شدہ و قوت و قوتش نماںدہ درے
چند داشت بسیار بگردید رہ بجائے نبرد پس بہ سختی ہلاک شد طائفہ برسیدند در
مہادیدندش پیش روئے نہادہ و بر خاک بنشتہ۔

ترجمہ :- اسی طرح ایک درویش ایک چٹیل کشادہ میدان میں راستہ بھول گیا تھا۔ اور طاقت اور قوت اس کے پاس نہیں رہا۔ چند درہم وہ رکھتا تھا۔ بہت پھر اور کسی جگہ نہیں پہنچا۔ پس سختی اٹھا کر مر گیا۔ ایک جماعت وہاں پہنچی۔ اس کے درہم کو دیکھا کہ اس کے منہ کے سامنے رکھے تھے۔ اور خاک پر لکھا تھا۔

قطعہ :- گر ہمہ زیر جعفری دارد مرد بے توشہ بر نگیرد کام
در بیاباں فقیر سوختہ را شلغم پختہ بہ کہ نقرہ خام

ترجمہ :- (۱) اگرچہ تمام کا تمام خالص سونا رکھتا ہو۔ مگر بے توشہ آدمی قدم نہ اٹھائے۔

(۲) جنگل میں (بھوک کی آگ) سے جلے ہوئے فقیر کے لئے۔ یکے ہوئے شلغم بہتر ہیں خالص چاندی سے۔

حل الفاظ و مطلب :- بچیاں اسی طرح۔ قاع چٹیل میدان۔ بسیط کشادہ۔ قاع کی صفت واقع ہے۔ گم شد بھٹک گیا تھا۔ راستہ بھول گیا تھا۔ قوت قاف کے ضمہ اور واؤ کے سکون کے ساتھ بمعنی غذا۔ گردیدہ پھرا۔ زر جعفری جعفر ایک کیا گر کا نام تھا۔ جس کا بنایا ہوا سونا نہایت کھرا اور خالص ہوتا تھا۔ بعض کہتے ہیں یہ جعفر برکی کی طرف منسوب ہے کہ اس کے حکم سے تمام کھوٹے سونے کو خالص کیا گیا۔ گام ف بمعنی قدم۔ سوختہ جلا ہوا۔ نقرہ چاندی کا ڈالا۔ خام خالص۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ انسان کے پاس خالص سونا کافی مقدار میں موجود ہو لیکن دانائی اور عقلمندی کی بات یہ ہے کہ بغیر توشہ کے آدمی کو سفر کے لئے قدم نہ اٹھانا چاہئے اس لئے کہ خشک جنگلات کے سفر میں توشہ ہی کام دیتا ہے۔ روپیہ پیسہ کام نہیں آسکتا۔ اس حکایت کا مطلب وہی ہے جو شعر سے آپ کو معلوم ہو گیا۔

حکایت (۱۹) :- ہرگز از دور زماں نالیدہ ام و ردی از گردش ایام در ہم نکشیدہ
مگر وقتیکہ پایم برہنہ بود و استطاعت پای پوشے نداشتم بجامع کوفہ در آمدم دلنگ کیے
را دیدم کہ پای نداشت سیاس نعمت حق بجای آوردم و بر بے کفشی صبر کردم۔

ترجمہ :- ہر گز دنیا کی گردش سے میں رویا نہیں ہوں۔ اور زمانہ کے مصائب سے کبھی منہ نہیں بگاڑا۔ مگر ایک وقت میں جبکہ میرے پاؤں ننگے تھے۔ اور میں جوتہ (خریدنے) کی طاقت بھی نہیں رکھتا تھا۔ میں کوفہ کی جامع مسجد میں آیا رہنجدہ دل تھا۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ پاؤں ہی نہیں رکھتا تھا۔ میں نے یہ دیکھ کر خدا کی نعمت کا شکر ادا کیا۔ اور جوتہ نہ ہونے پر میں نے صبر کیا۔

قطعہ :- مرغ بریاں چشم مردم سیر کمتر از برگ ترہ بر خوان ست
وانکہ رادستگاہ و قدرت نیست شلغم پختہ مرغ بریان ست

ترجمہ :- (۱) بھنا ہوا مرغ پیٹ بھرے ہوئے کی نگاہ میں۔ ساگ کے پتوں سے بھی دستر خوان پر کم معلوم ہوتا ہے۔
(۲) اور جس شخص میں طاقت اور قدرت نہیں ہے۔ اس کے لئے پکا ہوا شلغم بھنا ہوا مرغ ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- دورِ زمانِ زمانے کی گردش۔ نالیدہ ام میں نہیں رویا۔ رویٰ چہرہ۔ وقتیکہ اس وقت جبکہ۔ پائیم میرے پاؤں۔ استطاعت پای پوشی جوتہ پہننے کی طاقت۔ نداشتم میں نہیں رکھتا تھا۔ بجامع کوفہ کوفہ کی جامع مسجد میں۔ سپاس سین اول کے کسرہ کے ساتھ، معنی ہیں شکریہ۔ شکر گزاری۔ سپاس نعمت حق تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کیا۔ بے کفکش الخ بغیر جوتہ کے میں نے صبر کیا۔ مرغ بریاں بھنا ہوا مرغ۔ چشم مردم آدمی کی آنکھ۔ سنید پیٹ بھرا ہوا شخص۔ برگ پتہ۔ ترہ تہ کے فتح کے ساتھ بمعنی ساگ۔ سبزی۔ خوان دستر خوان۔ پختہ پکا ہوا۔

اس حکایت سے ہمیں یہ سبق ملا کہ انسان کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ اپنے سے کم درجہ آدمیوں پر نظر کرے اس لئے کہ ایسا کرنے سے شکر کی توفیق ہوتی ہے۔ اور ہر حال میں حق تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ نیز اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اگر بھوک نہ ہو تو کھانا نہ کھانا چاہئے۔
اور شعر کا مطلب یہ ہے کہ اگر بھوک ہو تو پکا ہوا شلغم بھی بھنے ہوئے مرغ کا حرا دیتا ہے اور اگر بھوک نہ ہو تو بہترین بھنا ہوا مرغ بھی اچھا نہیں لگتا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساگ سبزی کھا رہے ہیں۔

حکایت (۲۰) :- یکے از ملوک باتنے چند خاصاں در شکار گاہے بز مستاں از عمارت دور افتادند تا شب در آمد خانہ دہقانے رادیدند ملک گفت شب آنجا رویم تا ز حمت سرما نباشد یکے از وزرا گفت لائق قدر بلند پادشاہاں نباشد بخانہ دہقانے ریک التجا کردن ہم اینجا خیمہ بزیم و آتش افروزیم دہقان را خبر شد ما حضرے کہ داشت ترتیب کرد و پیش آورد و زمین بوسید و گفت قدر بلند سلطاں بدیں قدر نازل نشدے و لیکن نخواستند کہ قدر دہقان بلند شود سلطان را سخن گفتن او مطبوع آمد شبانگہ بمنزل او نقل کردند بامدادش خلعت و نعمت فرمود شنیدند شن کہ قدمے چند در رکاب سلطان بود و می گفت۔

ترجمہ :- بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ اپنے چند خاص آدمیوں کے ساتھ ایک شکار گاہ میں گیا۔ سردی کے موسم میں آبادی سے دور نکل گیا۔ اور رات ہو گئی کسی دیہاتی کا گھر دکھائی دیا۔ بادشاہ نے کہا کہ رات کو وہیں چلیں تاکہ جاڑے کی تکلیف نہ ہو۔ وزیروں میں سے ایک نے کہا بادشاہوں کے بلند مرتبہ کے لائق و مناسب نہیں کہ ایک ذلیل دیہاتی کے گھر میں (ٹھہرنے کی) درخواست کرنا۔ ہم یہیں خیمہ لگا دیتے ہیں اور آگ روشن کر دیتے ہیں۔ دیہاتی کو خبر ہو گئی جیسا کچھ کھانا موجود تھا اس نے تیار کیا۔ اور بادشاہ کے سامنے لایا۔ اور زمین کو چوما اور عرض کیا کہ بادشاہ کا بلند مرتبہ اتنی بات سے کم نہ ہوتا مگر لوگوں نے یہ بات پسند نہ کی۔ کہ ایک دیہاتی کا مرتبہ بلند ہو۔ بادشاہ کو اس کی یہ بات پسند آگئی رات کے وقت اس کے مکان میں منتقل ہو گئے۔ صبح کے وقت اس کو خلعت اور نعت بخشی۔ اس کے متعلق سنا ہے کہ چند قدم بادشاہ کی سواری کے ساتھ چل رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔

قطعہ :- ز قدر شوکت سلطان نگشت چیز کم از التفات بمہمانسرائے دہقانے
کلاہ گوشہ دہقان بآفتاب رسید کہ سایہ بر سرش انداخت چون تو سلطانے

ترجمہ :- (۱) بادشاہ کی عزت اور مرتبہ سے کوئی چیز کم نہ ہوئی۔ ایک دیہاتی کے مکان کی طرف توجہ کرنے سے۔ (۲) دیہاتی کی ٹوپی کا گوشہ آفتاب کی بلندی پر پہنچ گیا۔ جبکہ تجھ جیسے بادشاہ نے اس کے سر پر سایہ ڈالا۔
حل الفاظ و مطلب :- شکار گاہ شکاری کی جگہ۔ زمستان جاڑے کا موسم۔ عمارت آبادی۔ افتادہ جاڑے۔ خانہ دہقانی ایک دیہاتی کا گھر۔ قدر بلند مرکب توصیفی ہے۔ بلند مرتبہ۔ زحمت تکلیف۔ رنگ ذلیل۔ التجا کروں درخواست کرنا۔ خوشامد کرنا۔ ایجا خیمہ اس جگہ خیمہ۔ و آتش افروزیم ہم آگ جلاؤں گے۔ روشن کریں گے۔ دہقان دیہاتی۔ ماحضر جو حاضر ہو۔ یا جو کچھ سامنے موجود ہو۔ ترتیب کر دیا۔ پیش آور اور سامنے لایا۔ وزمین بوسید اور زمین کو بوسہ دیا۔ بدیں اصل میں بایں تھا۔ ہاؤ کی وجہ سے اسم اشارہ کا ہنرمند وال سے بدل گیا۔ قدر نازل نشدے مرتبہ نہ گھٹتا۔ نازل نیچا درجہ۔ پست مرتبہ۔ مطبوع جو چیز طبیعت کے موافق ہو۔ شاہانہ اسی رات۔ خلعت خانہ کے کسرہ اور فتح کے ساتھ۔ وہ مفتخر اور عمدہ لباس جو بادشاہ اور امراء کی طرف سے کسی کو دیا جائے اس میں کم سے کم تین چیزیں ہوتی ہیں۔ (۱) پٹری (۲) جامہ (۳) پنکا۔ شوکت التفات متوجہ ہونا۔ کلاؤ گوشہ یہ اصل میں گوشہ کلاہ ہے۔ ٹوپی کا گوشہ۔ چوں تو سلطان تجھ جیسے بادشاہ۔

اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ صاحب دولت لوگوں کو غریبوں کی ولداری کرنی چاہئے اور بچے کے ذائقہ سے بھی آشیار بننا چاہئے۔

حکایت (۲۱) :- گدائے سؤل را حکایت کنند کہ نعمتے وافر اندوختہ بود یکے از پادشاہاں گفتش ہی نمایند کہ مال بیکراں داری و مارا مہمیت اگر بر خنے ازالہ و سنگیری کنی چوں ارتقاء برسد وفا کردہ شود و شکر گفتہ آید گفت اے خداوند روئے

زمین لائقِ قدرِ بزرگوارِ پادشاہِ نباشد دستِ بمالِ چوں من گدائے آلودہ کردن کہ جو جو بگدائی فراہم آوردہ ام گفت غم نیست کہ بکا فرمید ہم کہ الخبیثُ للخبیثین۔

ترجمہ :- ایک بھیک مانگنے والے فقیر کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے بڑی دولت جمع کر لی تھی۔ بادشاہوں میں سے ایک نے اس سے کہا لوگ بیان کرتے ہیں کہ تو بہت مال و دولت رکھتا ہے، اور ہمیں ایک سخت مہم آپڑی ہے۔ اگر تھوڑے سے مال سے اس میں تومد کرے تو جب آمدنی وصول ہوگی تو ادا کر دیا جائے گا۔ اور شکریہ ادا کیا جائے گا۔ فقیر نے کہا اے روئے زمین کے مالک بادشاہ کی قدر اور شان کے لائق نہیں ہوتا کہ مجھ جیسے فقیر کے مال میں ہاتھ گندہ کرے اس لئے کہ ایک ایک جو میں نے بھیک مانگ کر اکٹھا کیا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ کوئی حرج نہیں کہ میں (ریال) ایک کافر کو دوں گا۔ کیوں کہ ناپاک چیزیں ناپاکوں کے لئے ہوتی ہیں۔

شعر :- گر آبِ چاہِ نصرانی نہ پاک ست جہودِ مردہ می شوئی چہ پاک ست

ترجمہ :- اگر عیسائیوں کے کنویں کا پانی ناپاک ہے۔ تو یہودی مردہ کو غسل دیتا ہے تو کیا خوف ہے۔

شعر :- قالوا عجینُ الکلسِ لیسَ بطاہر قلنا نَسُدُّ بہ شقوقَ المبرز

ترجمہ :- لوگوں نے کہا چونے کا خمیر پاک نہیں ہوتا۔ ہم نے کہا ہم اس سے بیت الخلاء کی درزیں (شکافیں) بند کریں گے۔

شنیدم کہ سر از فرمانِ ملک باز زد و بخت آوردن گرفت و شوخ چشتی کردن
ملک بفرمود تا مضمونِ خطاب را از دے بز جرو تو بیخِ مخلص کردند۔

ترجمہ :- میں نے سنا ہے کہ بادشاہ کے حکم سے سرتابی کی اور دلیل پیش کرنے لگا اور گستاخی کرنی شروع کی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ حکم کا مضمون (یعنی مال کو) اس سے زبردستی اور ڈرا دھکا کر لے لیں۔

مثنوی :- بہ لطافتِ چو بر نیاید کار سر بہ بھر متی کشد ناچار
ہر کہ بر خویشتن بخشاید گر نہ بخشد برو کسے شاید

ترجمہ :- (۱) جب نرمی سے کام نہیں نکلتا۔ تو مجبوراً بے عزتی کے ساتھ سر (کے بال) کھینچے جاتے ہیں۔

(۲) جو کوئی اپنے اوپر بخشش نہیں کرتا۔ اگر اس پر کوئی بخشش نہیں کرتا تو ٹھیک ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- گدائے ایک فقیر۔ سؤل کثرت سے سوال کرنے والا۔ حکایت کنند قصہ بیان کرتے ہیں۔ نعمت وافر بہت زیادہ نعمت۔ مہم دشوار۔ مشکل کام۔ دہگیری مدد۔ ارتقاع آمدنی۔ وفا کردہ شود ادا کر دیا جائے گا۔ چوں من گدائے مجھ جیسے فقیر۔ آلودہ کردن لت پت کرنا۔ بھو ایک ایک جو۔ بگدائی بھیک مانگ کر۔ فراہم آوردہ ام میں نے جمع کیا ہے۔ غم نیست کوئی پرواہ نہیں ہے، کوئی حرج نہیں۔ بکا فر کافر کو۔

کہ کہتے ہیں کہ ہے۔ الحبیبۃ الخندی عورتیں نہ سے مردوں کے لئے مناسبت ہے۔ یہاں مطلقاً نہیں ہے۔
 بچہ نہ لے مہر کے کہیں کا پائی۔ پاک خوف۔ ڈر۔ کہیں گوندھا ہوا آہ۔ خیر۔ یہاں مطلقاً نہیں ہے۔
 کہیں میں جہاں جس چوہ۔ لیس بطلو پاک نہیں ہے۔ نصد بند کر دیں گے۔ شوق شوق کی جہاں ہے۔
 میں جہاں۔ درزینہ۔ پھن۔ شنیدم میں نے سنا۔ المہرور باخانہ۔ حجت دلیل۔ شوخ چشتی۔ سب حیاتی۔ خطاب
 کہ کہتے ہیں کہ کہتے ہیں۔ یہ لاف زنی سے۔ کار کام۔ بے حرمتی بے عزتی۔ ناچار مجبور۔
 کہ کہتے ہیں کہ یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر کسی جگہ مال دے کر عزت محفوظ ہوتی ہو تو مال خرچ کر دے
 چاہے۔ اور اگر کوئی میاں بہ دست مال طلب کرے کہ جس کو اگر نہ دیا جائے تو وہ زبردستی چھین لے گا تو فوراً لو لے
 چاہے۔ اور یہ کہنا چاہئے۔

حکایت (۲۲) بازار گانے راویدم کہ صد و پنجاہ شتر بارداشت و چہل بندہ و خد متکار
 شے در جزیرہ کیش مرا نجرہ خویش بردہم شب نیار مید از خنہائے پریشاں گفتن کہ
 فلاں مہدم بترکستان است و فلاں بضاعت بہند و ستاں و ایں قبالہ فلاں زمین است و
 فلاں چیز را فلاں کس ضمیں ست و گاہ گفتم کہ خاطر اسکندر یہ دارم کہ ہوائے خوش
 مت باز گفتم کہ دریائے مغرب مشوش ست سعد یا سفرے دیگر در پیش ست اگر
 آں کردہ شود ہفتیت عمر خویش بگوشتہ بنشینم و قناعت کنم گفتم آں کدام سفر ست گفت
 گو گوہر دپہ سی خواہم بردن کہچین کہ شنیدم کہ قیمتی عظیم دارد و کاسہ چینی بروم آرم
 و دیبائے رومی بند و پولاد ہندی بکلب و آہکینہ حللی بہ یمین و برد یمانی بیارس و ازاں پس
 ترک سفر کنم و بد کانے بنشینم انصاف ازیں ماخولیا چنداں فرو گفتم کہ پیش طاقت
 گفتن نما نہ گفتم اے سعدی تو ہم سخنے بگوی از انہا کہ دیدہ و شنیدہ گفتم۔

ترجمہ۔ میں نے ایک سوداگر کو دیکھا کہ ایک سو پچاس اونٹ سامان کے رکھتا تھا اور چالیس غلام اور خد متکار ایک
 جزیرہ کیش میں مجھے اپنے کمرہ میں لے گیا۔ رات بھر آرام نہیں کیا، بہکی بہکی باتیں کرتا رہا کہ میرا فلاں
 (سامان) ترکستان میں ہے، اور فلاں پونجی ہندوستان میں ہے، اور یہ فلاں زمین کی دستاویز ہے، اور فلاں چیز
 فلاں آدمی ضامن ہے اور کہی کہتا کہ اسکندر یہ کار لارہ رکھتا ہوں کہ وہاں کی آب و ہوا اچھی ہے پھر کہتا نہیں کہ
 لے کر دیبائے مغرب میں طغیانی ہے۔ پھر کہتا اے سعدی ایک دوسرا سفر در پیش ہے۔ اگر وہ بھی کر لیا جائے تو
 تمام عمر کیلے گوشہ نشین ہو جاؤں گا اور قناعت کر لوں گا۔ میں نے کہا وہ کون سا سفر ہے؟ اس سوداگر نے کہا کہ
 کہ تک جہن میں بیجاؤں گا اس لئے کہ میں نے سنا ہے وہاں وہ بڑی قیمت رکھتی ہے۔ اور وہاں سے چینی پیالے

جوڑوں گا۔ روم کا ریشم ہندوستان میں اور ہند کالو با حلب میں اور حلب آئینے یمن میں اور یمنی چادریں فارس میں۔
پس اس کے بعد سفر چھوڑ دوں گا اور ایک دوکان پر بیٹھ جاؤں گا ایسی پاگل پن کی باتیں اتنی کہیں کہ اس سے زیادہ کہنے
کی طاقت نہ رہی۔ اس سوداگر نے مجھ سے کہا اے سعدی تم بھی کچھ کہو جو تم نے دیکھا یا سنا ہو میں نے کہا۔

قطرہ :- آں شنیدستی کہ در صحرائے غور بار سالارے بیفتاد از ستور
گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور

ترجمہ :- (۱) تو نے سنا ہے کہ صحرائے غور میں پچھلے سال ایک سوداگر گھوڑے سے گر پڑا۔
(۲) اس نے کہا دنیا دار کی تنگ آنکھ کو یا تو صبر بھر سکتی ہے یا قبر کی مٹی۔
اصل الفاظ و مطلب :- صد و پنجاہ ایک سو پچاس۔ شتر بار بوجھ لادنے والا اونٹ۔ وچھل بندہ اور چالیس
غلام۔ خدمت گزار خدمت کرنے والے۔ کیش۔ کاف کے فتح اور یائے مجہول کے ساتھ، ایک مقام کا نام ہے۔ بحجرہ
خوش اپنے کمرے میں۔ ہمہ شب پوری رات۔ تنہائے پریشان ادھر ادھر کی بہکی باتیں۔ انبار ڈھیر۔ بضاعت
پیسہ۔ دریائے مغرب اس سے مراد محیط اعظم کی وہ خلیج ہے جو حوائی ملک مغرب سے آکر مصر میں مل گئی ہے۔
سین عربی لفظ ہے معنی ہیں ضامن ہے۔ قبائلی تحریری ثبوت خاطر خیال۔ دریائے مغرب مشوش سمندر کے
مغربی جانب طغیانی آئی ہوئی ہے۔ گور گور گندھک۔ گور دیاری ایرانی گندھک۔ کاسہ چینی چین کے پیالے۔
روم اٹلی کا دوسرا نام ہے۔ پولاد فولاد۔ آئینہ شیشہ۔ بردیمانی یمن کی چادریں۔ پارس ایران۔ ماخولیا مالخولیا
بالے پن کی ایک قسم ہے۔ فرد زائد دیدہ و شنیدہ تو نے دیکھا اور سنا ہے۔ صحراء جنگل۔ غور یہ لفظ غین کے فتح
اور وا مجہول کے ساتھ، ایک شہر کا نام ہے۔ یمن ایک شہر کا نام جو عرب میں جنوب مکہ کی طرف واقع ہے۔ برد
ایک قسم کی چادر جس پر سیاہ و حاریاں ہوتی ہیں۔ بار گذشتہ سال۔ سالار تجارت کرنے والے کاسر دار۔ چشم تنگ
تنگ آنکھ۔ دنیا دار دنیا والا۔ خاک گور قبر کی مٹی۔ اس حکایت کا مطلب اور خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو چاہئے کہ
نعمت کرے زیادہ کا حرص نہ کرے۔ اس لئے کہ جو شخص حرص میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ ایسی مصیبت میں مبتلا
ہو جاتا ہے جس کا کوئی کنارا نہیں ہوتا۔

حکایت (۲۳) : مالدارے راشنیدم کہ بہ بخل اندر چناں معروف بود کہ حاتم طائی
در کرم ظاہر حالش بہ نعمت دنیا آراستہ و خست نفس چلبلی ہچناں بروے متمکن تا بجائے
رسید کہ نانے از دست بجائے ندائے و گربہ ابو ہریرہ را بہ لقمہ ستواختے و سگ اصحاب
کہف را استخوانے نینداختے فی الجملہ خانہ اور اکس ندیدے در کشادہ و سفرہ اور اسر۔

ترجمہ :- میں نے ایک مالدار کو سنا ہے کہ بخلی میں اتنا ہی معروف و مشہور تھا جتنا حاتم طائی سخاوت میں اس کی
ظاہری حالت دنیا کی نعمتوں سے آراستہ تھی۔ اور پیدائشی خصلت کا کہنے پن اسی طرح اس کے اندر برقرار تھا

حالت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ جان کے بدلہ ایک روٹی ہاتھ سے نہ دیتا اب ہریرہ کی ملی کو ایک اقمہ سے تھپتھپاتا کرتا اور اصناف کھف کے کتے کو ایک ہڈی بھی نہ ڈالتا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اس کے گھر کا دروازہ دہلی خزانہ کی طرف دیکھتا۔ اور اس کا درستر خزانہ کھلا ہوا کوئی نہ دیکھتا۔

بیت : درویش بجز بوئے طعاش نشیدے مرغ از پئے نان خور و ن اور یزہ خیدے
ترجمہ :- فقیر اس کے کھانے کی بو کے سوانہ سو گھٹاتا تھا۔ مرغ اس کے کھانا کھانے کے بعد یزہ نہ چناتا تھا۔

شنیدم کہ بدریاے مغرب اندر راہ مصر پیش گرفتہ بود و خیال فرعونی در سر حشمتی
اذا ادرکہ الغرق بادے مخالف بہ کشتی بر آمد چنانکہ گویند۔

ترجمہ :- میں نے سنا ہے کہ اس نے مغربی سمندر سے مصر کا راستہ اختیار کیا تھا اور فرعونی خیالات اس کے دماغ میں تھے یہاں تک کہ ڈوبنے نے اس کو یا کشتی کے مخالف ہوا چلنے لگی جیسا کہ کہتے ہیں۔

فرد - با طبع ملولت چہ کند دل کہ نساؤ شرطہ ہمہ وقتے نبود لائق کشتی
ترجمہ :- دل تیری رنجیدہ طبیعت کے سامنے موافقت نہ کرے تو کیا کرے۔ اس لئے کہ ہر وقت ہوا کشتی کے موافق نہیں ہوتی۔

دست بدعا بر آورد و فریاد بیفانکہ خواندن گرفت فاذا ركبوا فی الفلک
دعوا اللہ مخلصین لہ الدین۔

ترجمہ :- دعا کے لئے ہاتھ اٹھایا اور بے فائدہ فریاد کرنی شروع کی۔ پھر جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو پکارنے ہیں اللہ کو گویا کہ خالص کرنے والے ہیں اللہ کے لئے دین کو۔

شعر - دست تضرع چہ سود بندہ محتاج را وقت دعا بر خدا وقت کرم در بغل
ترجمہ :- دست تضرع چہ سود بندہ محتاج را وقت دعا کے لئے اٹھانے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ دعا کے وقت خدا کو پکارتے ہیں اور کرم کے وقت بغل میں ہاتھ دبا لیتے ہیں۔

قطعہ :- از زرو سیم راحت بر ساں خوشن ہم تمشے بر گیر
وانگہ ایں خانہ کز تو خواہد ماند خستے از سیم و خستے از زرو گیر

ترجمہ :- (۱) سونے چاندی سے دوسروں کو آرام ہو نچا۔ اور اپنے آپ بھی فائدہ اٹھا۔
(۲) اور جس وقت یہ گھر تجھ سے چھوٹ جائے گا، اور یہیں رہ جائے گا۔ چاہے ایک چاندی کی اینٹ لے لے لے
ایک سونے کی۔

ترجمہ :- (۱) سخت افسوس ہوتا اگر مردہ واپس آجاتا۔ قبیلے اور رشتہ داروں کے گھر میں۔

(۲) ترکہ کا واپس کرنا زیادہ سخت ہوتا۔ وارثوں کو اپنے عزیز کے مر جانے سے۔

بسابقہ معرفت کہ درمیان مابود آستینش گرفتہ و فتم

ترجمہ :- پہلی واقفیت کی وجہ سے جو ہم دونوں کے درمیان تھی میں نے اس کی آستین پکڑی اور کہا۔

بیت :- بخور لے نیک سیرت سرہ مرد کاں فرومایہ گرد کرد و بخورد

ترجمہ :- کھالے نیک عادت اور پاکیزہ آدمی۔ کیونکہ اس کینہ نے جمع کیا اور نہیں کھایا۔

حل الفاظ و مطلب :- مصر ایک شہر کا نام ہے۔ اقارب درویش فقیر کے رشتہ دار۔ ہلاک مر مر۔ بقیہ مال دے اس کے مال کا بچا ہوا حصہ، یعنی ترکہ۔ تو انگر مالدار۔ جامہائے کہن پڑانے پڑے۔ بمرگ اب اس کے مرنے سے۔ دریدند انہوں نے بھڑا دیا۔ خڑا ریشم سے بنا ہوا کپڑا۔ دمیاطی وہ کپڑا جو دمیاط نامی شہر میں تیار کیا گیا ہو۔ بادپائی تیز رفتار گھوڑا۔ دواں دوڑتا ہوا۔ وہ کلمہ افسوس ہے۔ معنی ہیں ہائے افسوس۔ قبیلہ کنبہ۔ خاندان۔ پیوند برادری کے لوگ۔ رد واپس کرنا۔ خویشاوند اپنے لوگ۔ سرہ سین اور راء کے فتح کے ساتھ بمعنی پاکیزہ نفس۔ گرد کرد اکٹھا کیا۔ اس حکایت اور اشعار سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر انسان کنجوسی کرتا ہے اور نہ خود کام ہے اور نہ ہی دوسروں کو کھلاتا ہے تو اس کے رشتہ دار اس کی موت کے منتظر رہتے ہیں۔ اور اس کی وفات کے بعد اس کے مال کو بے تحاشا خرچ کرتے ہیں۔

حکایت (۲۴) صیاد ضعیف راماہی قوی بدام افتاد طاقت حفظ آں نداشت مایہ

برو غالب آمد و دام ازدستش درر بود۔

ترجمہ :- ایک کمزور شکاری کے جال میں ایک بڑی مچھلی آ پھنسی۔ اس کے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ مچھلی اس پر غالب آگئی اور جال ہاتھ سے چھڑا لے گئی۔

قطعہ :- شد غلامے کہ آب جو آرد آب جو آمد و غلام بہر د

دام ہر بار مایہ آوردے مایہ ایں بار رفت و دام بہر د

ترجمہ :- (۱) ایک غلام گیا کہ ندی کا پانی لائے۔ ندی کا پانی آیا اور غلام کو بہا لے گیا۔

(۲) جال ہر مرتبہ مچھلی لاتا ہے۔ اس مرتبہ مچھلی آئی اور جال لے گئی۔

بیت :- صیاد نہ ہر بار شکارے بہر د یک روز بہ بنی کہ پلنگش بخورد

ترجمہ :- ایسا نہیں کہ شکاری ہر بار شکار لے جائے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک دن چیتا اُسے کھا جائے۔

دیگر صیاداں در لبع خوردند و ملا متش کردند کہ چنین صیدے در دامت افتادند و توانست

نگاہداشتن گفت اسے برادر ال چه تو اس کرد مراروزی نبود و اورا چھنیں روزی ماندہ۔

ترجمہ :- دوسرے شکاریوں نے افسوس کیا اور اسکو ملامت کی کہ ایسا شکار تیرے جال میں پھنسا اور تو اسکی حفاظت کر سکا اس نے کہا کہ اے بھائیو کیا کیا جائے میری روزی نہیں تھی اور اس کی روزی ویسی ہی باقی رہی تھی۔

حکمت :- صیاد بے روزی در دجلہ نگیرد و ماہی بے اجل بر خشکی نمیرد۔

ترجمہ :- شکاری بغیر روزی کے دجلہ میں شکار نہیں کر سکتا۔ اور مچھلی بغیر موت کے خشکی پر نہیں مرتی۔
حل الفاظ و مطلب :- صیاد ع شکار کرنے والا۔ ضعیف ع کمزور۔ جمع ضعفاء۔ ماہی قوی طاقتور مچھلی۔
بدام جال میں۔ طاقت حفظ حفاظت کرنے کی طاقت۔ روکنے کی طاقت۔ ربود لے گئی۔ غلامے ایک غلام۔ آب جو نہر کا پانی۔ آرد لائے۔ ہر بار ہر مرتبہ۔ پلنگ چیتا۔ نگاہداشتن خیال رکھنا۔ حفاظت کرنا۔ چہ تو اس کرد کیا کیا جائے۔ روزی نبود روزی نہیں تھی۔ دجلہ بغداد کی ایک بڑی ندی کا نام ہے۔ اجل موت۔ نمیرد نہیں مرتی۔ نہیں مرتا۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر نقصان کو خدا کی طرف سے خیال کر کے اس پر صبر کرنا چاہئے۔ اور روزی ملنی نہ ملنی یہ بھی تقدیر میں سے ہے۔ اس بچہ کی تقدیر میں وہ مچھلی نہیں تھی اس لئے اسی کے ہاتھ نہیں آئی بلکہ مچھلی خود تو گئی ہی جال کو بھی لے گئی۔

حکایت (۲۵) :- دست و پا پریدہ ہزار پائے را بکشت صاحب دلے برو بگذشت
و گفت سبحان اللہ با ہزار پائے کہ داشت چوں اجلش فراز آمد از بیدست و پائے
گر یختن نتوانست۔

ترجمہ :- ایک لٹھے لو لے نے ایک ہزار کھجورے کو مار ڈالا۔ ایک عارف اس کے پاس سے گزرا اور کہا سبحان اللہ باوجود ہزار پاؤں ہونے کے جب اس کی موت آئی تو ایک بے ہاتھ پاؤں والے کے سامنے سے بھاگ نہ سکا۔

مثنوی :- چو آید ز پے دشمن جانستاں پند داجل پائے مرد و دواں
دراں دم کہ دشمن پیا پے رسید کمانے کیانی نباید کشید

ترجمہ :- (۱) جب پیچھے سے جان لینے والا دشمن آتا ہے۔ تو موت دوڑنے والے آدمی کے پاؤں باندھ دیتی ہے۔
(۲) جس وقت کہ دشمن پے در پے پہنچے۔ کیانی کمان کھینچنی نہ چاہئے۔

حل الفاظ و مطلب :- دست و پا پریدہ ہاتھ پیر کٹے ہوئے۔ مراد سانپ ہے۔ ہزار پائے وہ جانور جس کے ہزار پاؤں ہوتے ہیں۔ کن کھجور ایک زہریلا کیڑا جو کان میں گھس جاتا ہے یا جسم سے چمٹ کر اپنے پاؤں گاڑ دیتا ہے۔ ہزار بگذشت اس کے پاس سے گزرا۔ سبحان اللہ اللہ کی ذات پاک ہے۔ اجلش اس کی موت۔ فراز پہلے۔ جانستاں یہ اسم فاعل سائی ہے بمعنی جان لینے والا۔ مرد و دواں تیز دوڑنے والا آدمی۔ کیانی وہ کمان جو ایران کے بادشاہوں کی شان

کے مناسب ہو۔ کمان کیانی کیانی کمان یہ منسوب ہے بادشاہان کیان کی طرف ارباب تواریخ نے بادشاہان عجم کو پہلے حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ (۱) ملوک پیشین جن کا اول کیو مرث اور آخر کیاوس ہے۔ (۲) ملوک کیان جو خرم سے شروع ہو کر اسکندر بن داراب پر ختم ہوتے ہیں۔ (۳) اشکانیان جو قباد سے شروع ہو کر بہرام پر ختم ہوتے ہیں۔ (۴) ساسانی جو اردشیر بابکان سے شروع ہو کر تیردجرد پر ختم ہوتے ہیں۔ (حاشیہ گلستاں مترجم)

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی مصیبت کا دور کرنا انسان کی قدرت سے باہر ہے۔ لہذا ان کو مبرا کے ساتھ برداشت کرنا چاہئے۔

حکایت (۲۶) :- ایلہے را دیدم سمین و خلعتی تین در بر و مرکب تازی در ز پر و قصبہ مصری بر سر کسے گفت سعدی چگونہ ہی بنی ایس دیباے معلّم بریں حیوان لا یعلم گشتہ۔

ترجمہ :- میں نے ایک بے وقوف کو دیکھا کہ موٹا تازہ قیمتی لباس پہنے ہوئے عربی گھوڑے پر سوار اور ایک مصری قصب کا عمامہ سر پر تھا۔ کسی نے کہا کہ اے سعدی تجھے یہ کیا معلوم ہوتا ہے یہ منقش دیبا اس بے علم جانور کے اوپر، میں نے کہا۔

شعر :- قَدْ شَابَہَ بِالْوَرَى حِمَارٌ عَجَلًا جَسَدًا لَهُ خَوَارٌ

ترجمہ :- تحقیق کہ گدھا آدمی سے مشابہ ہو گیا ہے۔ یا ایک چھڑا ہے کہ اس کے جسم ہے اور اس کیلئے آواز ہے۔

گفتہ اندیک طلعت زیبا بہ از ہزار خلعت دیبا۔

ترجمہ :- عقلمندوں نے کہا ہے کہ ایک اچھی صورت ہزار ریشمی جوڑوں سے بہتر ہے۔

قطعہ :- شریف اگر متضعف شود خیال مبند کہ پا نگاہ بلندش ضعیف خواہد شد

ور آستانہ سیمیں بہ تیخ زربزند گماں مبر کہ یہودی شریف خواہد شد

ترجمہ :- (۱) شریف آدمی اگر ضعیف ہو جائے تو یہ خیال مت کر۔ کہ اس کا بلند مرتبہ بھی کم ہو جائیگا۔

(۲) اور اگر چاندی کی چو کھٹ میں سونے کی میخیں لگالے۔ تو یہ گمان نہ کر کہ یہودی شریف ہو جائے گا۔

قطعہ :- بآدمی نتواں گفت ماند ایس حیواں مگر ذراعہ دستار و نقش بیرونش

بگرو در ہمہ اسباب ملکہ و ہستی او کہ ہیچ چیز نہ بنی حلال جز خوش

ترجمہ :- (۱) یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ یہ حیوان آدمی سے مشابہ ہے۔ مگر پیراہن اور پگڑی اور اسکی ظاہری نقش و نگار۔

(۲) اس کے تمام اسباب بے ملک اور ہستی میں تلاش کر۔ کہ کوئی چیز تو سوائے اس کے خون کے حلال نہ پائیگا۔

حل الفاظ و مطلب :- ایلہے ایک بے وقوف۔ سمین موٹا۔ خلعتی تین ایک قیمتی جوڑا۔ مرکب سواری۔ تازی عربی۔ قصب قاف اور صاد کے فتح کے ساتھ ہے۔ ایک ریشمی مصری کپڑے کا نام ہے۔ چگونہ حرف استعلا

ہے۔ معنی ہیں۔ کیا ہے۔ مقام منقش۔ حیوان جانور۔ لایعلم جانتا نہیں ہے۔ بے علم۔ انقتم میں نے کہا۔ شاہ۔ مشابہ ہونا۔ الوری مخلوق۔ جلد رگ گدھا۔ جمع نمز۔ عجل پکھڑا۔ جمع کاجیل۔ جسٹ جسم جمع اجساد۔ خوار غ آواز۔ طلعت زیبا اچھی صورت۔ خلعت دینا ریشمی جوڑا۔ متضعف کمزور۔ پانگاہ مرتبہ۔ درجہ۔ آستانہ۔ ہمیں وہ چوکھٹ جو چاندی کی بنی ہوئی ہو۔ شریف معزز آدمی۔ یہاں سید کے معنی میں ہے۔ شریف حاکم مکہ کا لقب تھا۔ ذراعہ لمبا کرتہ۔ دستار پگڑی۔ نقش ظاہری صورت۔

اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ کسی جاہل کے مال و دولت کو دیکھ کر اس کو بلند مرتبہ نہ سمجھنا چاہئے اس لئے کہ شرافت اور بڑائی کا دار و مدار علم و فضل پر ہے نہ کہ دنیاوی مال و دولت پر۔

حکایت (۲۷) :- دزدے گداے را گفت شرم نمیداری از برائے جوئے سیم دست پیش ہر لئیم دراز کردن گفت۔

ترجمہ :- ایک چور نے ایک فقیر سے کہا تجھے شرم نہیں آتی کہ ایک جو چاندی کے لئے ہر بخیل اور کمینہ کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ اس فقیر نے کہا۔

بیت : دست دراز یے یک جبہ سیم بہ کہ بر ند بدانگے دو نیم

ترجمہ :- ایک رتی چاندی کے لئے ہاتھ پھیلاتا بہتر ہے اس سے کہ ایک دانگ کے عوض ہاتھ کاٹ کر دو ٹکڑے کر دیں۔

حل الفاظ و مطلب :- شرم نمی داری تجھے شرم نہیں آتی۔ لئیم کمینہ، لئیم اور کمینہ میں فرق یہ ہے کہ بخیل تو وہ ہے جو خود کھالے لیکن دوسرے کو نہ کھلائے اور لئیم وہ ہے جو نہ خود کھائے اور نہ کسی کو کھلائے۔ دراز کردن لمبا کرنا۔ پھیلاتا۔ جبہ ایک رتی۔ دانگ چھ رتی۔

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بھیک مانگنا زلت کی بات ہے اور چوری کرنے سے ہاتھ بھی کٹتا ہے اور آخرت بھی خراب ہوتی ہے۔ اسی لئے انسان کو چاہئے کہ دونوں چیزوں سے پرہیز کرے اور بلا ضرورت در در پھرنا اور بھیک مانگنا زلت کی بات تو ہے ہی لیکن چوری کرنے سے کم درجہ کا جرم ہے۔

حکایت (۲۸) :- مشت زنی را حکایت کنند کہ از دہر مخالف بغضال آمدہ بود و از خلق فراخ و دست تنگ بجاں رسیدہ شکایت پیش پدر برد و اجازت خواست کہ عزم سفر دارم مگر بقوت باز و دامن کاے فراچنگ آرم کہ بزرگاں گفتہ اند۔

ترجمہ :- ایک پہلوان کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ مخالف سے فریاد میں آیا ہوا۔ اور بھوک کی زیادتی اور مفلسی کی وجہ سے جان سے عاجز تھا۔ باپ کے سامنے جا کر شکایت کرنے لگا۔ اور اجازت چاہی کہ میں سفر کا اردہ رکھتا ہوں۔ شاید قوت بازو کی وجہ سے اپنا مقصد حاصل کر سکوں کیونکہ بزرگوں نے کہا ہے۔

بیت :- فضل و ہنر ضائع ست تا نہماید
عود بر آتش نہند و مشک بسایند

ترجمہ :- فضل اور ہنر سب بے کار ہے جب تک ظاہر نہ کریں۔ عود کو آگ پر رکھتے ہیں اور مشک کو گھسا کر ستے ہیں۔

پدر گفت اے پسر خیال محال از سر بدر کن و پائے قناعت در دامن سلامت کش
کہ خرد منداں گفتہ اند دولت نہ بکوشیدن ست و چارہ آل کم جوشیدن ست۔

ترجمہ :- باپ نے کہا اے بیٹے یہ ناممکن خیال سر سے نکال دے اور صبر کا پیر سلامتی کے دامن میں رکھ (یعنی صبر کیا تو سلامتی سے رہ) کیونکہ عقلمندوں نے کہا ہے کہ دولت کو شش سے نہیں ملتی اور اس کا علاج صبر سے کام لینا ہے۔

شعر :- کس نتواند گرفت دامن دولت بزور کوشش بیفائدہ ست و سمہ برابر وے کور

ترجمہ :- دولت کا دامن کوئی زور کے ساتھ نہیں تھام سکتا۔ کوشش کرنا ایسا ہی بے فائدہ ہے جیسا کہ اندر کے بھوؤں پر خضاب لگانا۔

فرد :- اگر بہر سر مویت ہنر دو صد باشد
ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد

ترجمہ :- اگرچہ تیرے ہر بال پر دو سو (یا سیکڑوں) ہنر ہوں۔ ہنر کام میں نہ آئے گا جب نصیب بُرا ہو۔

بیت :- چہ کند زور مند و اثر و بخت
باز وے بخت بہ کہ باز و سخت

ترجمہ :- الٹی تقدیر والا زور مند کیا کرے گا۔ نصیب کا قوی ہونا بہتر ہے بازو کے قوی ہونے سے۔

حل الفاظ و مطلب :- کفایں فریاد۔ خلق فراخ چوڑا خلق۔ عزم پختہ ارادہ کرنا۔ قوت طاقت۔ فراہنگ حاصل کرنا۔ فضل ع بزرگی۔ بسانید گھٹنا۔ محال جو واقع نہ ہو۔ بدر کن باہر نکال دے۔ مشک ایک دولہا۔

خوشبودار۔ کام مقصد۔ سلامت محفوظ رہنا۔ کوشیدن کوشش کرنا۔ کم جوشیدن صبر سے کام لینا۔ دامن دولت

دولت کا دامن۔ دسمہ نیل کے پتوں کا رنگ۔ ابرو پر دسمہ لگانا عورتوں کی منجملہ سات آرائشوں کے ایک آرائش

ہے۔ کور اندھا۔ ملک ایران میں دستور ہے کہ وہاں کے لوگ ابرو کو کالا کرنے کے لئے دسمہ لگاتے ہیں۔ لیکن اگر

کوئی اندھا ہو اور اس کی آنکھ کو دسمہ سے کالا کیا جائے تو وہ حسن پیدا نہ ہوگا۔ اگر بہر سر مویت اگرچہ تیرے بالوں

پر سینکڑوں ہنر ہوں۔ بخت بد وہ شخص جس کی تقدیر خراب ہو۔ اثر و بخت الٹی تقدیر والا شخص۔ بازوئے بخت

مطلب یہ ہے کہ طاقت و قوت کے بل بوتے پر کچھ نہیں ہوتا اگر نصیب قوی ہے تو کام ہو جاتا ہے ورنہ پھر نہیں۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ رزق کی ہوس اور لالچ میں انسان کو ادھر ادھر مارا مارا نہ پھرنا چاہئے۔

پدر گفت اے پدر فوائد سفر بسیار ست از نزہت خاطر و جر منافع و دیدن عجائب

و شنیدن غرائب و تفریح بلدان و محاورت خلان و تحصیل جاہ و ادب و مزید مال

و مکتسب و معرفت یاران و تجربت روزگار چنانکہ سالکان طریقت گفتہ اند۔

ترجمہ :- لڑکے نے کہا اباجی سفر کے فوائد بہت ہیں۔ دل کی خوشی۔ اور نفع حاصل کرنا۔ اور عجیب چیزیں دیکھنا اور انوکھی باتیں سننا۔ اور شہروں کی سیر اور دوستوں کی ہم نشینی۔ ادب اور مرتبہ کا حاصل کرنا۔ دولت مال کی زیادتی۔ نئے دوستوں کی جان پہچان۔ زمانے کا تجربہ۔ چنانچہ راستہ چلنے والوں (عارفوں) نے کہا ہے۔

لظم :-
تا بد گان خانہ در گروی ہر گزائے خام آدمی نشوی
برواندر جہاں تفریح کن پیش ازاں روز کز جہاں بروی

ترجمہ :- (۱) جب تک گھر کی دوکان میں تو رہن رہے گا۔ ہر گزائے نا تجربہ کار تو آدمی نہ ہوگا۔

(۲) جادوئیہ کے اندر سیر کر۔ اس دن سے پہلے کہ تودنیا سے چلا جائے۔

پدر گفت اے پسر منافع سفر چنیں کہ تو گفتی بیشمار ست لیکن مسلم پنج طائفہ
راست نخستیں باز رگانے را کہ باوجود نعمت و ملکیت غلاماں و کنیراں دارد و شاگردان
چابک ہر روز بشہرے و ہر شب بمقارے و ہر دم بتفریح گاہے و ہر لحظہ از نعیم دنیا متمتع۔

ترجمہ :- باپ نے کہا کہ بیٹا سفر کے منافع جیسا کہ تو نے بیان کئے بہت ہیں۔ مگر پانچ جماعتوں کے لئے مناسب ہیں۔ اول۔ سوداگر کے لئے جو باوجود نعمت اور قدرت کے غلام اور لونڈیاں رکھتا ہے اور پخت و چالاک نوکر روزانہ ایک نئے شہر میں جاتا ہے اور ہر رات کو ایک نئے مقام میں پہنچتا ہے اور ہر دم ایک تماشگاہ میں بیٹھتا ہے۔ اور ہر لحظہ دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

قطعہ : منعم بکوہ و دشت و بیاباں غریب نیست ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت
واں را کہ بر مراد جہاں نیست دسترس در زاد بوم خویش غریب ست و ناشناخت

ترجمہ :- (۱) دولت مند پہاڑ اور جنگل اور بیاباں میں مسافر نہیں ہے۔ جہاں گیا خیمہ لگایا اور دربار بنالیا۔

(۲) اور اس شخص کو دنیا کی مراد پر قدرت نہیں ہے۔ وہ اپنے وطن میں مسافر اور گم نام ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- فوائد فائدہ کی جمع ہے۔ بسیار زیادہ۔ نزہت عربی لفظ ہے۔ تفریح۔ خاطر طبیعت جمع خواطر۔ جز منافع نفع حاصل کرنا۔ دیدن دیکھنا۔ عجائب عجیبہ کی جمع ہے۔ انوکھی چیزیں۔ غرائب غریبہ کی جمع ہے عجیب و غریب باتیں۔ تفریح تفریح۔ سیر کرنا۔ خلان خلیل کی جمع ہے دوست تحصیل، حاصل کرنا۔ مکتب کھانا۔ سالکان سالک کی جمع ہے۔ راہ سلوک پر چلنے والے۔ دکان دوکان۔ خام کچا۔ بیکار۔ بے شمار بہت زیادہ ہے۔ مسلم مناسب۔ ملکیت قدرت۔ طاقت۔ شاگردان چابک چالاک نوکر۔ تفریح گاہ تفریح کرنے کی جگہ۔ نعیم نعمت۔ منعم انعام کرنے والا۔ غریب عربی لفظ ہے۔ معنی ہیں۔ مسافر، کوچ کرنے والا۔ اجنبی۔ خیمہ زد خیمہ لگایا۔ بارگاہ ساخت اس نے اپنا دربار سجایا۔ مطلب وہی ہے کہ جو ترجمہ سے واضح ہو چکا ہے۔ فرد بوم بہرہ اشر کی مراد

فرد بوم بہرہ اشر کی مراد

دوم عالمے کہ بہ منطق شیریں وقوت فصاحت و مایہ بلاغت ہر جا کہ رود
بخدمت اواقدا م نمایند و اکرام کنند۔

ترجمہ :- دوسرے دو عالم کہ شیریں بیانی۔ فصاحت کی قوت۔ اور بلاغت کی پونجی کی وجہ سے جہاں جاتا ہے وہاں
اس کی خدمت کے لئے آگے بڑھتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں۔

قطعہ :- وجودِ مردم و انا مثال زر طلاست کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند
بزرگ زاد و ناداں بشہر و ماند کہ در دیار غریبش بکج نستانند

ترجمہ :- (۱) عالم کا وجود خاص ہونے کی طرح ہے کہ وہ جہاں جاتا ہے لوگ اس کی قدر و قیمت جانتے ہیں۔
(۲) اور جاں بزرگ زادہ کھونے سکے کی مانند ہے کہ اجنبی ملکوں میں کسی قیمت پر نہیں لیتے۔

حل القاط و مطلب :- منطق بات چیت۔ گفتگو۔ گویائی۔ شیریں محاسن۔ فصاحت صاف اور واضح بات۔
مایہ بلاغت بلاغت کی پونجی۔ مردم و انا عالم، عقلمند انسان۔ مثال جیسے۔ طلا خاص۔ جہاں جس جگہ۔ رود
جاتا ہے۔ دانند لوگ جانتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح وہ سکے جو اسی ملک میں چلتا ہے دوسرے ملک میں
نہیں چلتا وہاں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی اسی طرح وہ جاہل ہے کہ اس کی اپنے دلیس میں خوب عزت ہوتی
ہے اور پردیس میں اس کو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ لیکن عالم کی مثال ایسی ہے جیسا کہ خالص سونا۔ اسے کہ وہ پردیس
میں چلتا ہے اسی طرح عالم جہاں جاتا ہے اسکی قدر و قیمت ہوتی ہے۔

سوم خوب روئے کہ درون صاحب دلاں بکمال طست او میل کند کہ بزرگاں گشتہ
انداند کے جمال بہ از بسیار یے مال و گویند روئے زیبا مرہم دلہائے خستہ ست
و کلید درہائے بستہ لاجرم صحبت او ہمہ جا غنیمت شناسند و خدمت متش را امت دانند۔

ترجمہ :- تیسرے وہ خوبصورت کہ دل والوں کا دل اس سے ملنے کی خواہش کرتا ہے۔ کیونکہ بزرگوں نے کہا ہے
کہ تمہارا جمال بہت سے مال سے بہتر ہے اور کہتے ہیں خوبصورت چہرہ زخمی دلوں کا مرہم ہے اور بند دروازوں کی
پونجی ہے مجبور اس کی صحبت کو سب جگہ غنیمت سمجھتے ہیں۔ اور اس کی خدمت کو اپنے اوپر احسان سمجھتے ہیں۔

قطعہ :- شاہد آنجا کہ رود عزت و حرمت بیند و برانند بقیہ رش پدر و مادر خویش
پر طاؤس در اوق مصاحف دیدم گفتم ایں منزلت از قدر تو می بینم بیش
گفت خاموش کہ ہر کس کہ جمالے دارد ہر کجا پائے نہد دست بداندش پیش

ترجمہ :- (۱) معشوق جہاں جائے گا عزت اور تعظیم دیکھے گا۔ اور اگرچہ اسے اسکے ماں باپ غصہ سے نکال دیں۔
(۲) میں نے مور کے پر کو قرآن شریف کے درقوں میں دیکھا۔ تو کہا یہ مرتبہ میں تیرے مقدور سے زیادہ دیکھتا ہوں۔

۳۔ اود بولا چپ رہ جو کوئی کہ خوبصورتی رکھتا ہے۔ جہاں کہیں پاؤں رکھتا ہے لوگ اس کے آگے ہاتھ رکھتے ہیں۔
 اصل الفاظ و مطلب :- خوب روئے خوبصورت۔ درون صاحبِ دلاں دل والوں کا دل۔ مخالفت میل جول۔
 خوبصورتی۔ میل رغبت۔ روئے زیبا حسین چہرہ۔ کلید تالی۔ کنجی شاہد حسن والا۔ حرمت عزت۔ قہر عربی
 بھنی غصہ۔ اور ارق ورق کی جمع ہے۔ مصاحف مصحف کی جمع ہے قرآن شریف دست پیش کسی داشتن
 کی تعظیم کرنا۔ لہذا اس جگہ یہ معنی ہوں گے کہ خوبصورت جہاں جائے گا اس کی تعظیم سب لوگ کریں گے۔

قطعہ :- چوں در پسر موافقت و دلبری بود اندیشہ نیست گریہ ازوے بری بود
 او جو ہرست گو صدف اندر میان مباحش در یتیم را ہمہ کس مشتری بود

ترجمہ :- (۱) جبکہ لڑکے میں موافقت اور دلبری ہو تو اس کو کوئی اندیشہ نہیں اگر باپ اس سے بیزار ہو جائے۔
 (۲) وہ موتی ہے اگرچہ سیپ کے اندر نہیں ہے۔ یکتا موتی کا ہر آدمی خریدار ہوتا ہے۔
 اصل الفاظ و مطلب :- موافقت دوسرے کے موافق ہونا۔ دلبری لوگوں کے دل مائل کرنا۔ بری بیزار۔
 جو ہرست موتی۔ جمع جواہر۔ صدف سیپ۔ در یتیم یکتا موتی۔ مشتری خریدار۔

چہارم خوش آوازے کہ کنجرہ دآوادی آب از جریان و مرغ از طیران باز دارد
 پس بوسیلۃ آں فضیلت دل مشتاقاں صید کند وارباب معنی بمناد مت اور غبت
 نمایند و بانواع خدمت کنند۔

ترجمہ :- چوتھے وہ خوش آواز کہ دآوادی گلے کے ساتھ پانی کو جاری ہونے سے اور پرند کو اڑنے سے باز رکھتا
 ہے۔ اور پھر اسی فضیلت کی وجہ سے خواہشمندوں کے دل کو شکار کرتا ہے۔ اور صاحبِ باطن اس کی ہم نشینی کی
 طرف رغبت کرتے ہیں اور طرح طرح کی خدمت کرتے ہیں۔

شعر :- سَمْعِي إِلَى حُسْنِ الْأَغَانِي مَنْ ذَا الَّذِي جَسَّ الْمَثَانِي

ترجمہ :- میرا کان نغموں کی خوبی کی طرف (متوجہ) ہے۔ کون ہے وہ شخص جس نے دو تارے کو بجایا ہے۔

قطعہ :- چہ خوش باشد آہنگ نرم و حزیں بگوش حریفان مست صبح
 بہ از روئے زیباست آواز خوش کہ ایں حظ نفس ست و آں قوت روح

ترجمہ :- (۱) درد بھری اور اچھی آواز کیسی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ صبح کے وقت کی شراب پینے والے دوستوں
 کے کان میں۔

(۲) اچھی آواز خوبصورت چہرہ سے بھی بہتر ہے۔ کیونکہ اچھی صورت میں نفس کی لذت ہے اور اچھی آواز روح
 کا غذا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- پہارم پوتھا۔ نوش آواز ای اہمی آواز۔ خجرہ داؤدی داؤدی گا۔ بیان لیا باجی بیکار
 مسرت داؤد عالیہ السلام کی آواز کو سن کر پرندے اڑنا بند کر دیتے تھے اور بہتا ہوا پانی رک جاتا تھا۔ جریان مین
 بحر کی کہ مصدر ہے۔ یعنی جاری ہونا۔ مرغ پرند۔ طیران اڑنا۔ مشتاقان مشتاق کی جمع ہے۔ خواہش مند لوگ۔
 سید شکار۔ ارباب معنی دل والے۔ منامت ایک دوسرے کے پاس مل کر بیٹھنا۔ سمنی میرا کان۔ حسن
 اچھائی۔ خوبی۔ الاغائی اغنیہ کی جمع ہے۔ باجے، نئے۔ بجنائ۔ مثالی باجا۔ دو تارہ۔ آہنگ آواز۔ نرم اچھا
 نرم و نغسین۔ صبح وہ شراب جو صبح کے وقت آفتاب سے پہلے پی جائے۔ حظ حصہ۔ قوت۔ غذا۔ روزی۔

پنجم پیشہ ورے کہ بہ سعی باز و کفافی حاصل کند تا آبر و از بہر لقمہ ریختہ نگرند
 و چنانکہ بزرگان گفتہ اند۔

ترجمہ :- پانچویں وہ پیشہ ور جو بازو کی کوشش سے روزی حاصل کرے تاکہ آبر و لقمہ کے لئے تباہ نہ ہو جیسا کہ
 بڑے لوگوں نے کہا ہے۔

قطعہ :- گر بغریبی رود از شہر خویش سختی و محنت نکشد پنبہ دوز
 در بحر ابی قند از ملک خویش گر سنہ خفتد ملک نیمروز

ترجمہ :- (۱) اگر دُھنیا اپنے شہر سے سفر میں چلا جائے تو وہ بھی اپنے ہنر کی وجہ سے تکلیف نہیں اٹھاتا ہے۔
 (۲) اگر ملک سیستان کا بادشاہ اپنے ملک سے کسی دیران میں جا پڑے۔ تو بادشاہ بھی بھوکا سوئے گا۔
 حل الفاظ و مطلب :- پنجم پانچواں۔ پیشہ ورے وہ آدمی جس کا کام نیچے درجہ کا ہو۔ مثلاً سوچی، نالی، اور
 درزی۔ غریبی سفر کی حالت۔ پنبہ دوز کپڑوں میں رنوکرنے والا۔ گر سنہ بھوکا۔ نیم روز سیستان کا دارالسلطنت
 ملک نیمروز سے اس جگہ رستم مراد لیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہنر مند اگر اپنے ملک سے دوسری جگہ بھی چلا جائے تو
 وہ بھوکا نہیں رہے گا لیکن اگر بادشاہ بے ہنر ہو اور وہ دوسری ولایت میں چلا جائے تو اس کو بھوکا سونا پڑے گا۔

چنین صفحہا کہ بیان کردم اے پس در سفر موجب جمعیت خاطرست و داعیہ طیب عیش
 و آنکہ ازیں جملہ بے بہرہ ست بخیاں باطل در جہاں برود و دیگر کشش نام و نشان نشود۔

ترجمہ :- بیجا جو باتیں کہ میں نے بیان کیں وہ سفر میں دل جمعی کا سبب بنتی ہیں۔ اور زندگی کی خوبی کا داعیہ اور جو
 شخص ان سب باتوں سے محروم ہے خیال باطل سے دنیا میں جاتا ہے، اور کسی سے اس کا نام و نشان نہیں سنا جاتا۔

قطعہ :- ہر آنکہ گردش گیتی بکین او بر خاست بغیر مستش رہبری کند ایام
 کبوترے کہ دگر آشیاں نخواہد دید قضا ہی بردش تا بسوئے دانہ و دام

ترجمہ :- (۱) وہ شخص جس کی مخالفت کے لئے دنیا کی گردش آمادہ ہے۔ زمانہ خلاف مصلحت کی طرف اس کی

رہبری کرتا ہے۔

(۲) وہ کبوتر دوبارہ (اپنا) آشیانہ دیکھے گا جس کو موت دانہ اور جال کی طرف لے جا رہی ہو۔

حل الفاظ و مطلب :- داعیہ ابھارنے والی۔ سبب۔ طیب نیش اتھی زندگی۔ بہرہ حصہ۔ جتنی دنیا۔ کینہ۔ دشمنی۔ آشیاں آشیانہ۔ گھونسلہ۔ دام جال۔ مطلب واضح اور ظاہر ہے۔

پسر گفت اے پدر قول حکماء را چگونه مخالفت کنم کہ گفتہ اند رزق اگرچہ مقسوم است با سبب حصول آں تعلق شرط است و بلا اگرچہ مقدور است از ابواب دخول آں حذر کردن واجب۔

ترجمہ :- لڑکے نے کہا اے باپ میں عقلمندوں کے قول کی کس طرح مخالفت کروں کیونکہ انہوں نے کہا ہے۔ رزق اگرچہ قسمت میں لکھا ہوا ہے لیکن اس کے حاصل ہونے کا تعلق اسباب کے ساتھ شرط ہے اور پریشانی اگرچہ تقدیر میں لکھی ہو (لیکن) اس کے داخل ہونے کے دروازوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

قطعہ :- رزق ہر چند بے گماں برسد شرط عقل ست جستن از درہا
ورچہ کس بے اجل نخواہد مُرد تو مرد در دہان اثر درہا

ترجمہ :- (۱) رزق اگرچہ بے حساب پہنچتا ہے۔ لیکن عقل کے نزدیک شرط ہے اسکے دروازوں پر تلاش کرنا۔
(۲) اور اگرچہ کوئی بے موت نہیں مرے گا۔ لیکن خود اثر دھم کے منہ میں مت جا۔

دریں صورت کہ منم با پیل دماں بزنم و باشیر زیاں پنچہ در افکنم پس مصلحت آنست اے پدر کہ سفر کنم کہ ازیں پیش طاقت بینوائی ندارم۔

ترجمہ :- جس حالت میں میں ہوں مست ہاتھی کے ساتھ مقابلہ کر سکتا ہوں۔ اور غضب ناک شیر سے پنچہ لڑا سکتا ہوں، اے ابا جان پس اسی میں مصلحت ہے کہ سفر کروں اس لئے کہ اس سے زیادہ مفلسی کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔

قطعہ :- چوں مرد بر فدا ز جای و مقام خویش دیگرچہ غم خورد ہمہ آفاق جائے اوست
شب ہر تو انگرے بسرائے ہمیرود درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

ترجمہ :- (۱) جب آدمی اپنے وطن اور جگہ سے نکل گیا۔ تو پھر کیا غم ہے ساری دنیا اس کی جگہ ہے۔
(۲) مالدار ہر رات کو ایک گھر میں جاتا ہے۔ فقیر کو جہاں رات ہو گئی وہی اس کا گھر ہے۔

ایں بگفت و پدر راوداع کرد و ہمت خواست و رواں شد و باخویشتن ہمی گفت۔

ترجمہ :- یہ کہا اور باپ کو رخصت کیا اور دعا کی درخواست کی اور روانہ ہوا اور اپنے دل میں (یہ) کہہ رہا تھا۔

شعر :- ہنرور پویش نباشد بکام بجائے رود کش ندانند نام

ترجمہ :- ہنر مند جب اس کا نصیب مقصد (کے مطابق) نہ ہو۔ جس جگہ بھی جائے گا کوئی اس کا نام نہ بنائے گا۔
نیکس تا بر سید بر کنار آئے کہ سنگ از صلابت او بر سنگ ہی آمد و خرو شش
بفر سنگ می رفت۔

ترجمہ :- اس طرح یہاں تک کہ ایک دریا کے کنارے پر پہنچا کہ اس کی روانی کی سختی سے پتھر پر پتھر گر رہا تھا۔
اور اس کا شور میوں تک جاتا تھا۔

بیت :- سہمگیں آئے کہ مرغابی دروایمن نبودے
کمتریں موج آسیا سنگ از کنارش درو بودے

ترجمہ :- ایسا خوفناک پانی کہ مرغابی بھی اس میں بے خوف نہ تھی۔ اس کی ادنی موج چکی کے پاٹ کو کنارے سے
برائے جاتی تھی۔

حاصل الفاظ و مطلب :- چگونہ کس طرح۔ رزق روزی۔ مقصوم تقسیم کردی گئی۔ اسباب جمع سبب، معنی ذرائع،
وسائل۔ تعلق شرط است۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ روزی قسمت میں لکھ دی گئی ہے لیکن کوشش کرنی چاہئے اور
اسباب کو کام میں لانا چاہئے۔ بلا مصیبت۔ حذر پرہیز کرنا۔ یعنی بلا کے دروازوں میں خود داخل نہ ہونا چاہئے۔ بے
گمان بے حساب۔ بختن تلاش کرنا۔ دربار کی جمع ہے۔ معنی ہیں دروازہ۔ اجل موت۔ مژد رفتن سے غمی حاضر ہے،
مست جا۔ دہان بزم مقابلہ کر سکتا ہوں۔ بیوائی بے سامانی۔ مقام خولش اپنا وطن۔ آفاق عالم، دنیا۔ سرائے محل،
حر۔ بھی رود جاتا ہے۔ ہنرور ہنر مند۔ صلابت سختی ہے۔ فرسنگ تین میل و دواغ رخصت ہمت دلاء توجہ، مقصد۔
بخت نصیب۔ خروش شور سہمگیں خوفناک۔ مرغابی پانی کا مشہور پرند۔ سنگ آسیا چکی کا پاٹ۔ بڑا پتھر۔

گروہے مردماں را دید ہر یک بقراضہ در مغبّر نشستہ و رخت سفر بستہ جواں را
دست عطا بستہ بود زبان شابر کشود چندانکہ زاری کردیاری نکردند ملاج بیمروت از
و بخندہ بر گروید و گفت۔

ترجمہ :- آدمیوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ ہر ایک معمولی سکتہ دے کر کشتی میں بیٹھا تھا۔ اور سفر کا اسباب
باندھے ہوئے تھے۔ پہلوان کا بخشش کا ہاتھ بندھا ہوا تھا۔ ملاج کی تعریف میں زبان کھولی کتنی ہی عاجزی کی لوگوں
نے کوئی ہمدردی نہ کی بے حروت ملاج بننا ہوا واپس ہو گیا۔ اور اس نے کہا۔

شعر :- بے زرن توائی کہ کئی برس زور در زرداری بزور محتاج نہ

ترجمہ :- یہ ممکن نہیں بغیر رقم کے تو کسی پر زور جتا سکے۔ اور اگر تو روپیہ پیسہ رکھتا ہے تو آجھے زور کی ضرورت نہیں

زرداری نتوال رفت بزور از دریا زور وہ مرد چہ باشد زریک مرد بیار

ترجمہ:- اگر تو روپیہ نہیں رکھتا تو زور کر کے دریا سے نہیں گذر سکتا۔ دس آدمیوں کا زور کوئی چیز نہیں ایک آدمی کا کرایہ ۱۱۔
عالم الفاظ و مطلب:- قراضہ سونے چاندی کے ریزے۔ ریزگاری۔ مغبور میم کے کسرہ اور باء کے فتح کے
بغیر یعنی کشتی۔ رخت سفر کا سامان۔ دست عطا بخشش کا ہاتھ۔ زبان بتا تعریف کی زبان۔ زاری
بروزن رونما۔ یاری کردن مدد کرنا۔ زور وہ مرد وہ دس آدمیوں کی طاقت۔ ملاح کشتی چلانے والا۔ بیار تولا۔ زر
یک مرد ایک آدمی کا کرایہ۔

جواں رادل از طعنہ ملاح بہم بر آمد خواست کہ از و انتقامے کشد کشتی رفتہ بود آواز داد
کہ اگر بدیں جامہ کہ پوشیدہ ام قناعت کنی در بلغ نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید۔

ترجمہ:- جوان کا دل ملاح کی طعنوں سے جوش میں بھر گیا چاہا کہ اس سے بدلہ لے۔ کشتی جاچکی تھی آواز دی اور
کہا اگر ان کپڑوں پر جن کو میں پہنے ہوئے ہوں کفایت کر لے تو (مجھے دینے میں) افسوس نہیں۔ ملاح کو لالچ آگیا
اور کشتی واپس لائی۔

بیت :- بدوزد شرہ دیدہ ہو شمند در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند

ترجمہ:- حرص عقلمند آدمی کی آنکھیں سی دیتی ہے۔ حرص چیزوں اور مچھلیوں کو جال میں لاتی ہے۔

چند آنکہ دست جواں بریش و گریبانش رسید بخود در کشید و بے محابا فرو گرفت
یارش از کشتی بدر آمد کہ پشتی کند ہچنین در شتی دید پشت بگردانید مصلحت آں دیدند
کہ بالو بمصلحت گرانید و بہ اجرت کشتی مساحت نمایند۔

ترجمہ:- یہاں تک کہ جوان کا ہاتھ ملاح کی ڈاڑھی اور گریبان تک پہنچ گیا۔ اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور بے
محاک انداز شروع کیا اس کا دست کشتی سے باہر آیا تاکہ ملاح کی مدد کرے اس نے ایسی ہی سخت دیکھی پیٹھ پھیر کر
جاک لیا۔ ملاح اور اسکے ساتھی نے اس میں خیر دیکھی کہ اس سے صلح کر لیں اور کشتی کے کرایہ سے در گذر کریں۔

مثنوی :- چو پر خاش بنی تحمل بیار کہ سہلے بہ بند و در کار زار
بشیریں زبانی و لطف و خوشی توانی کہ پیلے بموئے کشی
لطافت کن آنجا کہ بنی ستیز نبرد قز نزم را تیغ تیز

ترجمہ:- (۱) جب چھیڑ چھاڑ دیکھے تو برداشت کر۔ اس لئے کہ نرمی لڑائی کا دروازہ بند کر دیتی ہے۔
(۲) میٹھی باتوں اور نرمی اور خوشی سے۔ یہ ممکن ہے کہ تو ایک ہاتھی کو ایک بال میں باندھ کر کھینچ لے۔
(۳) نرمی کر جس جگہ تو لڑائی دیکھے۔ (کیونکہ) نرم ریشم کو تیز تلوار نہیں کاٹتی۔

حل الفاظ و مطلب :- طعنہ بُرا بھلا کہنا۔ انتقام بدلہ لینا۔ جامہ کپڑا۔ لباس۔ قناعت صبر، کفایت۔ دروغ افسوس۔ مضائقہ۔ طمع لالچ، حرص۔ مرغ پرندہ۔ مای پھلی۔ چند انکہ یہاں تک کہ۔ ریش ڈاڑھی۔ بے محابا۔ دھڑک۔ بے خوف۔ ہشتی کند مدد کرے۔ دُرُشتی سختی۔ مصالحت آپس میں صلح کرنا۔ مسامحت درگزر کرنا۔ چشم پوشی کرنا۔ پر خاس جنگ۔ محل برداشت۔ سہیلی نرمی۔ کارزار جنگ۔ قز ریشم۔ تیغ تیز مرکب تو صلابت۔ تیز تلواریں۔ مطلب واضح ہے۔

بعدِ ماضی بقدرِ مش در افتادند و بوسہ چند بنفاق بر سر و چشمش دادند پس بہ کشتی در آوردند و رواں شدند تا برسیدند بستونے کہ از عمارت یونان در آب ایستاده بود ملاح گفت کشتی را خللے هست یکے از شما کہ زور آور ترست باید کہ بریں ستون بروی خطام کشتی بگیرد تا عمارت کنیم جواں بغرور دلاوری کہ در سر داشت از خصم آزرده دل نیندشید و قول حکما را کار نفرمود کہ گفتہ اند ہر کرار بجے بدل رسانیدی اگر در عقب آں صدراحت برسانی از پاداش آں یک رنجش ایمن مباش کہ پیکاں از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند۔

ترجمہ :- گذری ہوئی باتوں کی معافی مانگنے کے لئے اس کے قدموں میں گر پڑے اور ظاہر داری کے طور پر چہرہ بوسے اس کے سر اور آنکھوں کو لئے پس کشتی میں بٹھایا اور روانہ ہو گئے۔ چلتے چلتے ایک ستون کے قریب پہنچے جو یونان کی عمارت سے پانی میں کھڑا تھا۔ ہوئے۔ ملاح نے کہا کشتی میں خرابی پیدا ہو گئی ہے جو آدمی تم میں سے زیادہ زوردار ہو اس کو چاہئے کہ اس ستون پر چڑھ جائے اور کشتی کی رسی کو پکڑے رہے تاکہ ہم کشتی کی مرمت کر لیں۔ پہلوان کے سر میں جرأت اور دلیری کا غرور سار ہا تھا۔ رنجیدہ دل و دشمن کا اندیشہ نہیں کیا۔ اور عقلمندوں کے قول پر عمل نہیں فرمایا کہ انہوں نے کہا ہے جس کو تو نے ایک دلی رنج پہنچایا ہے اگر اس کے پیچھے تو سو آرام پہنچائے تو اس ایک رنجش سے بے خوف نہ ہو جا۔ کیونکہ تیر زخم سے باہر نکل جاتا ہے۔ اور درودل میں باقی رہ جاتا ہے۔

لظم :- چہ خوش گفت یکتاش با حیلتاش چو دشمن خراشیدی ایمن مباش

ترجمہ :- ایک سپاہی نے اپنے افسر سے کیا عمدہ بات کہی۔ کہ جب تو نے دشمن کو تکلیف پہنچائی تو اس سے بے خوف نہ رہ۔

قطعہ :- مشوا ایمن کہ تنگ دل گردی چوں زد دستت دے لے بہ تنگ آید
سنگ بر بارہ حصار مزین کہ بود کز حصار سنگ آید

ترجمہ :- (۱) بے خوف نہ ہو کہ تو بھی رنجیدہ ہو گا۔ جب تیرے ہاتھ سے کوئی دل رنجیدہ ہو جائے۔

(۲) قلعہ کی دیوار یا فسیل پر پتھر نہ پھینک۔ کیونکہ ممکن ہے کہ قلعہ پر سے پتھر آوے۔

حل الفاظ و مطلب :- غدر معانی۔ ماضی زمانہ گزشتہ۔ بقدر مش اس کے قدموں میں۔ در افتادہ
 اور پڑے۔ دوسرے چند اور چند ہوتے۔ اتفاق ظاہر باطن کے خلاف ہو۔ خلل رخنہ۔ خرابی۔ خطام انعام۔ مہار۔
 فارت لہجہ ٹوٹی ہوئی چیز کو بتالیں۔ خصم آزرده رنجیدہ دشمن۔ عقب پیچھے۔ پاداش بدلہ۔ پیکاں تیز۔
 جراحت زخم۔ ماند رہتا ہے۔ چہ خوش کیا ہی اچھی ہے۔ یکتاش سپاہی۔ یکتاش یہ مرکب اضافی ہے اور اضافت
 منقولی ہے اصل عبارت اس طرح ہے۔ تاش قیل جماعت کا بڑا۔ سردار۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یکتاش اور
 یکتاش دونوں الگ الگ دو آدمیوں کے نام ہیں۔ تنگ دل رنجیدہ دل۔ بارہ حصار قلعہ کی دیوار۔

چند انکہ مقود کشتی بساعد بہ پیچید و بالائے ستون رفت ملاح زمام از کفش در گسلانید
 و کشتی بر اند بیچارہ متخیر بماند روزے دو بلاؤ محنت کشید سختی دید سوم روز خوابش گریباں
 گرفت و در آب انداخت بعد از شب روزے دگر بر کنار افتاد از حیاتش رخصت ماندہ بود برگ
 در ختاں خوردن گرفت و تیغ گیاہاں بر آوردن تانند کے قوت یافت سردر بیاباں نہاد
 و برفت تا تشنہ و بی طاقت شد و بر سر چاہے رسید قوسے را دید شربت آب بہ پیشیزے
 ہی آشامیدند جواں را پیشیزے نبود طلب کرد و بیچارگی نمود رحمت نیاوردند دست
 تعدی اور از کرد و تنے چند را فرد کو گفت مرداں غلبہ کردند و بھیجا باز دندش مجروح شد۔

ترجمہ :- جب کہ کشتی کی رسی کلائی میں لپیٹ لی اور ستون پر چڑھ گیا۔ ملاح نے رسی اسکے ہاتھ سے چھڑائی اور کشتی
 چلا دی۔ بے چارہ حیران رہ گیا۔ دو دن بلائیں اور مصیبتیں اٹھائیں اور سختی دیکھی۔ تیسرے دن نیند نے اس کا گریبان
 کچرا اور پانی میں گرا دیا۔ ایک رات دن اور سختی اٹھا کر کنارے پر جا لگا۔ تھوڑا سا زندگی کا حصہ اس میں باقی رہ گیا تھا۔ درختوں
 کے پتے کھانا شروع کئے اور پیڑوں کی جڑیں نکالیں اور کھائیں۔ اور تھوڑی سی طاقت آئی۔ جنگل کی طرف متوجہ ہوا
 اور چلایا یہاں تک کہ پیاسا اور کمزور ہو گیا۔ اور ایک کنویں پر پہنچا وہاں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ پیاس بھری پانی ایک کوڑی
 قیمت لے کر پلا رہے تھے۔ پہلوان کے پاس ایک کوڑی بھی نہ تھی۔ پانی مانگا اور عاجزی کی انہوں نے رحم نہیں کھلایا۔
 اس نے ظلم کرنا شروع کیا۔ اور چند آدمیوں کو خوب ٹھونکا لوگ جمع ہو گئے۔ اور اس کو بے تحاشا مارا زخمی ہو گیا۔

قطعہ :- پشہ چور شد بزند پیل را باہمہ مروی و صلابت کہ اوست

مور چگاں را چو بود اتفاق شیر ثریان را بدر آرنند پوست

ترجمہ :- (۱) مجھ جب زیادہ ہوتے ہیں تو ہاتھی کو مار ڈالتے ہیں۔ باوجود اس قوت اور سختی کے جو ہاتھی کو حاصل ہے۔
 (۲) چوینیاں جب اتفاق کر لیتی ہیں تو غضبناک شیر کی کھال نوچ لیتی ہیں۔

حل الفاظ و مطلب :- بندوق کشتی کشتی کی رتی۔ ساعد کلائی، پہنچے۔ پیچید پیٹ لی۔ نقش اس کا ہاتھ
کسانید چھڑایا۔ متحیر پریشان۔ روزے دو دودن۔ بلا پریشانی۔ محنت مصیبت۔ سختی دید سختی و یکمی۔ خواہش
اس کی غیند۔ گریبان گرفت گریبان کو پکڑ لیا۔ در آب پانی میں۔ انداخت گرا دیا۔ رمتے تھوڑی سی جان۔ بیک
پشہ۔ سرد دریاں نہاد جنگل کی جانب روانہ ہو گیا۔ شربت۔ آب پانی کے چند گھونٹ۔ پشیرہ کوزی، پیرہ۔ بیک
آشامید نہ پلا رہے تھے۔ رمت رحم کرنا۔ دل کا نرم ہو جانا۔ تعدی ظلم۔ دراز پھیلا نا۔ بے محابا بے تحاشہ۔
مخرج زخمی۔ پشہ چوڑا شد پھھر جب زیادہ ہو گئے۔ مورچکاں مورچہ کی جمع ہے۔ چوئیاں۔ ملاہت غصہ
ہونا۔ مطلب یہ ہے کہ دل آزر دہ دشمن سے انسان کو کبھی بھی بے خوف نہ ہونا چاہئے۔ ورنہ پھر سخت تکلیف
پہونچتی ہے جیسا کہ اس پہلوان کو سخت تکالیف اٹھانی پڑیں۔

بحکم ضرورت در پئے کارواں افتاد و برفت شبانگہ بر سیدند بمقارے کہ از دزدواں
پر خطر بود کاروانیاں را دید لرزہ بر اندام افتادہ و دل بر ہلاک نہادہ گفت اندیشہ مدارید کہ
دریں میاں یکے منم کہ بہ تنہا پنجاہ مرد را جواب گویم و دیگر جوانان ہم یاری کنند ایں
بگفت و مردم کارواں بلا ف او قوی دل شدند و بصحبتش شادمانی کردند و بزد و آبلش
دستگیری واجب دانستند جواں را آتش معدہ بالا گرفتہ بود و عنان طاقت از دست رفتہ۔

ترجمہ :- مجبور ایک قافلہ کے پیچھے ہو لیا اور چلتا رہا۔ رات کی وقت ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں چوروں کا خطرہ تھا قافلہ
والوں کو دیکھا کہ بدن میں کچکی پڑ گئی ہے۔ اور دل ہلاکت پر رکھ دیا ہے۔ پہلوان بولا گھبراؤ نہیں اس درمیان میں
اکھلا میں ہی ہوں کہ تنہا چچاس آدمیوں کو جواب دوں گا۔ اور دوسرے جوان بھی مدد کریں یہ کہا اور قافلہ کے آدمیوں
کی اسکی شغی سے قافلہ والوں کے دل قوی ہو گئے۔ اور اسکے ساتھ ہونے میں خوشی کا اظہار کیا اور اسکے کھانے پر
پینے کی خبر لینا ضروری سمجھا۔ پہلوان کے پیٹ میں آگ لگ رہی تھی۔ اور طاقت کی باگ ہاتھ سے جا چکی تھی۔
حل الفاظ و مطلب :- بحکم ضرورت مجبوراً کارواں قافلہ۔ شبانگہ رات کے وقت۔ لاف شغی۔ بر سیدند
میں ب زائد ہے۔ رسید جمع غائب کا صیغہ ہے۔ قافلہ والے پہونچے۔ بمقارے ایک جگہ۔ خطرہ خوف۔ اندیشہ
کاروانیاں قافلہ والے۔ لرزہ بر اندام کپ کپی۔ تھر تھری۔ ہلاک مرنا۔ جواب گویم مقابلہ کروں گا۔ زلا و تشہ
دستگیری مدد۔ عنان باگ۔ مطلب یہ ہے کہ جب قسمت میں روزی نہیں تو لاکھ کوشش کرو ملنے کی نہیں۔

لقمہ چند از سر اشتہا تناول کرد و دے چند آب در پئے آں آشامید تا بدو
۔ درویش بیارمید و بخت پیر مردے جہاں دیدہ درواں کارواں بود گفت اے جماعت
من ازیں بدرقہ شما اندیشنا کم بیش از انکہ از دزدواں چنانکہ حکایت کنند غریبے را

درے چند گرد آمدہ بود و شب از تشویش لوریان در خانہ نمی خفت یکے را از دوستان
بر خود خواند تا وحشت تنہائی بدیداروے منصرف کند شے در صحبت او بود چند آنکہ
بر در مہاش و قوف یافت بر دو بخورد و سفر کرد بامداداں دیدند غریب گریاں و عریاں
کے گفت حال چیست مگر آں در مہائے ترا دزد بردو گفت لا واللہ بدرقہ برد۔

ترجمہ :- بھوک میں چند لقمے تناول کئے اور چند گھونٹ پانی اس کے بعد پیا۔ یہاں تک کہ پیٹ کے دیونے آرام
کیا اور سو گیا۔ ایک بڑھا تجربہ کار اس قافلہ میں تھا کہنے لگا کہ اے میرے دوستوں تمہارے اس ساتھی سے میں ڈر
رہا ہوں اور اس سے زیادہ ڈرتا ہوں جتنا کہ چوروں سے جیسا کہ ایک قصہ بیان کرتے ہیں۔ ایک اعرابی کے پاس
تھوڑے سے درم جمع ہو گئے تھے اور اگلے ڈر کے مارے رات کو وہ گھر میں سوتا نہیں تھا دوستوں میں سے کسی
دوست کو اپنے پاس بلا لیا تاکہ تنہائی کی وحشت اس کی صحبت کی وجہ سے دور کر دے ایک رات کو اس کی صحبت میں
رہا یہاں تک کہ اس کے درموں کی اسے خبر مل گئی اڑا لے گیا اور کھاپی ڈالے اور سفر کے لئے چل دیا۔ صبح کے
وقت لوگوں نے غریب کو روتے ہوئے نگا دیکھا۔ کسی نے کہا کیا حال ہے۔ شاید تیرے ان درموں کو چور پڑا لے
گئے۔ کہا نہیں خدا کی قسم ساتھی اڑا لے گیا۔

قطعہ :- ہر گز ایمن زیار نہ کشستم تاندا لستم انچہ عادت اوست
زخم دندان دشمنیہ تیزست کہ نماید پچشم مردم دوست

ترجمہ :- (۱) میں ہر گز دوست سے بے خوف نہیں بیٹھا۔ جب سے میں نے وہ بات نہ جان لی جو اسکی عادت ہے۔
(۲) اس دشمن کے دانتوں کا زخم بہت تیز ہے۔ جو آدمی کو بظاہر دوست معلوم ہوتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- لقمہ چند چند لقمے۔ اشتہا خواہش، بھوک۔ تناول کھانا۔ دی چند آب پانی کے چند
گھونٹ۔ دیو دروں اندرونی دشمن۔ مراد نفس مارہ ہے۔ بذرقہ رہبر، راستہ بنانے والا۔ تشویش پریشانی۔
لوریان ایک جماعت جس کا کام صرف گانا بجانا ہے۔ منصرف پلٹنے والا۔ قوف مطلع ہونا۔ عریاں ننگ۔ زخم
دندان اس دشمن کے دانتوں کا زخم گہرا لگتا ہے جو ظاہر میں دوست بنا ہوتا ہے۔ مطلب واضح و ظاہر ہے۔

چہ دانید کہ اگر ایس ہم از جملہ دزدان باشد بگیری در میان ما تعبیه شدہ تا بوقت
فرست یاران را خبر کند مصلحت آں بینم کہ مریں خفتہ را بگذاریم و رخت برداریم
جو اناں زاپند پیر استوار آمد و مہا بے عظیم از مشقت زن در دل گرفتند و رخت برداشتند
و جوان را خفتہ بگذاشتند انگہ خبر یافت کہ آفتابش بر کف سر بر آورد و کارواں رفتہ دید
بیچارہ بے بگردید رہ بجائے نبرد و تشنہ و بیناروی بر خاک و دل بر ہلاک نہادہ می گفت۔

ترجمہ :- تم کیا جانتے ہو کہ اگر یہ بھی تمام چوروں میں سے ہو اور مکاری کر کے ہم لوگوں کے درمیان مل گیا ہو کہ فرصت کے وقت اپنے ساتھیوں کو خبر کر دے۔ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ اس کو ہم سوتا ہوا چھوڑ دیں اور سامان سفر لا کر چلیں۔ جوانوں کو بوزھے کی نصیحت پسند آئی، اور پہلوان کی طرف سے دل میں بڑا خوف محسوس کیا، اسباب اٹھایا اور جوان کو سوتا چھوڑا اور چل دیئے۔ (جوان کو) اس وقت معلوم ہوا جب اس کے موٹے حوں پر دھوپ آگئی سر اٹھایا اور دیکھا کہ قافلہ جا چکا ہے، بے چارہ بہت دوڑا پھرا مگر راستہ کسی جگہ اس کو نہیں ملے گیا، اور بھوکا پیاسا خاک پر لوٹ رہا تھا۔ مرنے پر آمادہ تھا اور کہہ رہا تھا۔

شعر :- مَنْ ذَا يُحَدِّثُنِي وَزُمَ الْعَيْسِ مَا لِلْغَرِيبِ سِوَى الْغَرِيبِ أَنْيَسِ

ترجمہ :- وہ کون شخص ہے وہ جو مجھ سے بات چیت کرے اور حال یہ کہ اونٹوں کی مہار چڑھادی گئی، مسافر کا مسافر کے سوا کوئی غم خوار نہیں ہوتا۔

فرد - درشتی کند بر غریباں کسے کہ نابودہ باشد بغربت بے

ترجمہ :- مسافروں پر وہ آدمی سختی کرتا ہے۔ جو سفر میں زیادہ نہ رہا ہو۔

حل الفاظ و مطلب :- چہ دانید تمہیں کیا خبر۔ کہ کاف حرف بیانہ ہے۔ ایں اسم اشارہ قریب کے لئے آتا ہے۔ عیاری چالاکی کرنا۔ در میاں ہمارے درمیان۔ تعبیہ چھپ جانا۔ مہابت خوف کرنا۔ خفتہ سویا ہوا۔ گزاریم ہم چھوڑ دیں۔ رخت سامان کف بازو۔ من ذادہ کون ہے جو مجھ سے بات کرے۔ اونٹوں کی مہاریں کس دی گئی یعنی قافلہ جا چکا۔ غریب اجنبی، مسافر۔ جمع غریب۔ حدیثی جو مجھ سے بات کرے۔ انیس غم خوار۔ درشتی سختی۔ بے زیادہ مطلب یہ ہے کہ مسافر کی قدر وہی شخص کر سکتا ہے جو سفر میں رہا ہو اور مسافروں پر سختی وہی شخص کرتا ہے جس کو سفر کا سابقہ نہ پڑا ہو۔ عیس عمرہ و سعید اونٹ

مسکین دریں سخن بود کہ پادشہ پسرے بصید از لشکریاں دور افتادہ بود و بالائے سرش ایستادہ ہی شنید و در ہیئتش ہی نگرید صورتش پاکیزہ دید و حالش پریشاں پر سید از کجائی و بدیں جانکہ چوں افتادی بر رخ از انچہ بر سر اور فتہ بود اعداوت کرد ملک زادہ را بر حال تباہ اور حمت آمد و خلعت و نعمت داد و معتمدے را باوے بفرستاد تا بشہر خویش باز آمد پدرش بدیدن او شادمانی کرد و بر سلامت حالش شکر گفت شبانگہ از انچہ بر سر اور فتہ بود از حالت کشتی و جور ملایح و ظلم روستایان بر سر چاہ و غدر کاروانیاں در راہ با پدر ہی گفت پدر گفت اے پسر نہ گفتمت ہنگام رفتن کہ جہید ستاں را دست دلیری بستہ ست و پنچہ شیریں شکستہ۔

ترجمہ :- غریب یہی باتیں کر رہا تھا کہ ایک بادشاہ زادہ شکار کھیلتا ہوا لشکر والوں سے پھڑ گیا تھا اور اس کے

سر ہانے کھڑا تھا اور یہ باتیں سن رہا تھا اور اس کی صورت دیکھ رہا تھا۔ اس کا ظاہر اچھا دیکھا۔ اور اس کا دل پریشان نہ تھا۔ پوچھا تو کہاں سے آیا ہے اور یہاں کیونکر پہنچ گیا اس نے تھوڑے سے اپنے واقعات گذشتہ ذہیرائے۔ تھوڑے کو اس کے تباہ حال پر رحم آگیا اور خلعت و نعمت دی۔ اور ایک معتبر آدمی کو اس کے ساتھ بھیج دیا۔ پھر اپنے شہر میں آگیا۔ اس کا باپ اُسے دیکھنے سے خوش ہوا۔ اور اُس کے زندہ و سلامت رہنے پر شکر کیا۔ رات کے وقت جو اس پر گزری تھی۔ کشتی کا قصہ۔ ملاح کا ظلم اور کنویں کے اوپر لگاؤں والوں کا ظلم۔ راستہ میں قند وادوں کی عید ملنی (کی باتیں) باپ سے کہہ رہا تھا باپ نے کہا اے بیٹا کیا میں نے تجھ سے جاتے وقت کہا نہیں تھا کہ مفلس کا دلیری کا ہاتھ بندھا ہوا ہے اور شیر انہ نیچے ٹوٹا ہوا۔

شعر:- چہ خوش گفت آل تہید ست سکھشور جوئے زر بہتر از ہشتاد من زور

ترجمہ:- کیا اچھی بات کہی ہے اس مفلس سیاحی نے کہ ایک جو کی برابر زر ستر من زور سے بہتر ہے۔
حل الفاظ و مطلب:- ایستادہ کھڑا ہوا۔ ہی شنید سن رہا تھا۔ بیات صورت، حالت۔ پُتہ سید اس نے پوچھا۔
بریں جاگے اس جگہ میں۔ اعادت کرد دہر ادا کیا۔ حال تباہ او اس کا تباہ حال۔ خلعت جوڑا۔ معتد جس پر اعتماد ہو۔
ترستہ بھیجا۔ باز آمد واپس آیا۔ بدیدن او اس کے دیکھنے سے۔ ظلم کسی شئی کو اس کے مقام کے علاوہ میں رکھنا۔
شہر میں خوش ہونا۔ روستاں دیہات کے رہنے والے۔ ہنگام وقت۔ سکھشور سیاحی۔

مطلب وہی ہے جو ترجمہ سے واضح ہے۔ یعنی یہ پہلوان لاکھ پریشاںیاں اٹھانے کے بعد پھر گھر واپس آیا۔ اس کا باپ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور اس نے سارے واقعات باپ سے بیان کئے۔ باپ نے اپنی نصیحت و حیرائی اور کہا کہ زور اور طاقت سے کچھ نہیں ہوتا اصل چیز نصیب ہے۔

پسر گفت اے پدر ہر آئینہ تاریخ نبری گنج برداری و تاجان در خطر نہ نہی
بر دشمن ظفر نیابی و تادانہ پریشاں کنی خر من نگیری نہ بنی باندک مایہ رنجے کہ بردم
چہ تحصیل راحت کردم وہ بیشے کہ خوردم چہ مایہ غسل آوردم۔

ترجمہ:- لڑکے نے کہا کہ اے باپ بہر حال جب تک آپ رنج نہ اٹھائیں گے خزانہ نہ ملے گا۔ اور جب تک آپ جان بچائیں گے دشمن کے ڈالیں گے دشمن پر فتح نہ پائیں گے۔ اور جب تک دانہ نہ بکھیریں گے گا کھلیاں نہ اٹھائیں گے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں۔
تھوڑا سا رنج جو میں نے اٹھایا اس سے کس قدر آرام حاصل کیا اور میں نے جو ایک مرتبہ ڈنک کھایا کس قدر شہد لایا۔

فرد:- گرچہ بیرون ز رزق نتواں خورد در طلب کاہلی نباید کرد

ترجمہ:- اگرچہ رزق مقدار سے زیادہ نہیں کھا سکتا۔ اس کے باوجود رزق کی طلب میں سستی نہ کرنی چاہئے۔

فرد:- غواص گر اندیشہ کند کام نہنگ ہر گز نکند دُر گر انما یہ بہ چنگ

ترجمہ:- غوطہ کھانے والا اگر مگر مچھ کے حلق سے ڈرے گا۔ تو قیمتی موتی ہر گز حاصل نہیں کر سکتا۔

حل الفاظ و مطلب :- اے حرف ندا ہے۔ ہیری نہیں اٹھائیں گے۔ گنج ف خزانہ۔ ظفر ع فتح۔ نیش
 ڈنگ۔ غسل ع شہد۔ بزمین کھلیاں۔ اندک تھوڑا۔ راحت آرام۔ غوامس پانی میں غوطہ مارنے والا۔ کام
 مقصد۔ یہاں خلق کے معنی میں ہے۔ ہنگ ناگو، گھڑیاں، مگر مجھ۔ چنگ حاصل کرنا۔
 مطلب یہ ہے کہ ہر چیز کے حصول کے لئے تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔

حکمت :- آسیانگ زیریں متحرک نیست لاجرم کل بارگراں ہی کند۔

ترجمہ :- چکی کے نیچے کپاٹ ہلتا نہیں ہے۔ خواہ مخواہ بھاری بوجھ کو برداشت کرتا ہے۔

قطعہ :- چہ خورد شیر شرزہ در بن غار باز افتادہ را چہ قوت بود
 گر تو در خانہ صید خواہی کرد دست و پایت چو عنکبوت بود

ترجمہ :- (۱) سرکش شیر غار کی جڑ کیا کھائیگا۔ گرے ہوئے باز کو کیا غذا ملے گی۔
 (۲) اگر تو گھر بیٹھے بیٹھے شکار کرے گا۔ تو تیرے ہاتھ پاؤں مکڑی کی طرح ہو جائیں گے۔

پدر پسر را گفت ترا دریں نوبت فلک یادری کرد و اقبال رہبری کہ صاحب
 دولتے بتور سید و بر تو بخشید و کسر حالت را بتفقہی جبر کرد چنین اتفاق نادر افتد
 و بر نادر حکم نتواں کرد۔

ترجمہ :- باپ نے بیٹے سے کہا اس مرتبہ آسمان نے تیری مدد کی اور اقبال نے راستہ بتایا کہ ایک دولت مند
 تیرے پاس پہنچ گیا اور تیرے اوپر رحم کیا اور تیری ٹوٹی ہوئی حالت کو اپنی مہربانی سے درست کر دیا۔ ایسا اتفاق
 بہت ہی کم ہوتا ہے۔ اور نادر باتوں پر حکم نہیں لگایا جاتا۔

بیت :- صیاد نہ ہر بار شغالے ببرد باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد

ترجمہ :- شکاری ہر مرتبہ گیدڑ کا شکار کر کے نہیں لے جاتا ہے۔ ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایک دن اس کو چیتا
 پھاڑ ڈالتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- آسیانگ چکی کپاٹ۔ متحرک ع حرکت کرنا۔ لاجرم خواہ مخواہ۔ تحمل برداشت
 کرنا۔ بارگراں بھاری بوجھ۔ شرزہ غصہ میں بھرا ہوا۔ غضبناک۔ بن جنگل۔ باز ایک پرندہ ہے۔ افتادہ پڑا ہوا۔ قوت
 غذا۔ عنکبوت مکڑی۔ نوبت باری۔ نمبر۔ درجہ۔ یادری کرد مدد کی۔ کسر ٹوٹنا۔ شکست ہونا۔ تفقہ گم ہونا۔ صاحب
 دولتے ایک دولت مند۔ نادر گم پایا جانے والا۔ شغال سیر۔ گیدڑ۔ پلنگ چیتا۔ تیندو۔ بدرد پھاڑ ڈالتا ہے۔

چنانکہ یکے از ملوک پارسرائنگینے گرانمایہ در انگشتی بود بارے بحکم تفرج با تنے چند
 خاصاں بمصلائے شیر از بیرون رفت فرمود تا انگشتی را بر گنبد عضد نصب کردند تا

ہر کہ تیر از حلقہ انگشتی بگذراند خاتم اور باشد اتفاقاً چہار صد حکم انداز کہ در خدمت او بودند بیند اخند جملہ خطا کردند مگر کود کے کہ بر بام رباطے بازیچہ تیر از ہر طرف می انداخت باد صبا تیر او از حلقہ انگشتی بگذراند خلعت و نعمت یافت و خاتم بوے ارزانی داشتند آوردہ اند کہ پسر تیر و کمان را بسوخت گفتند چرا چنین کردی گفت تار و نق نخستیں بر جائے ماند۔

ترجمہ :- چنانچہ فارس کے بادشاہوں میں سے ایک کے پاس ایک قیمتی نگینہ انگوٹھی میں جڑا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ تفریح کے لئے چند خاص آدمیوں کے ساتھ شیراز کی عید گاہ میں گیا حکم دیا کہ اس انگوٹھی کو عضد الدین بادشاہ کے گنبد پر نصب کر دیں کہ جو شخص اس انگوٹھی کے حلقے سے تیر پار کرے گا۔ انگوٹھی اسی کی ہوگی۔ اتفاقاً چار سو تیر انداز جو نشانہ پر حکماً تیر لگاتے تھے جو اس کے مصاحب تھے سب نے تیر اس پر مارے اور سب کے تیروں نے خطا کی نشانہ پر نہیں بیٹھے۔ مگر ایک چھوٹا لڑکا جو ایک مکان کے کوٹھے پر سے کھیل میں تیر ہر طرف پھینک رہا تھا ہوانے اس کے تیر کو انگوٹھی کے حلقے سے گزار دیا خلعت اور دولت پائی اور انگوٹھی اسکو سوئپ دی۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ لڑکے نے تیر و کمان جلا دیا لوگوں نے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا اس واسطے کہ پہلی عزت برقرار رہے۔

قطعہ :- گہ بود کز حکیم روشن رای بر نیاید در ست تدبیرے
گاہ باشد کہ کود کے ناداں بغلط بر ہدف زند تیرے

ترجمہ :- (۱) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہوشیار حکیم سے۔ صحیح تدبیر نہیں بن پڑتی۔

(۲) اور کبھی ایسا (اتفاق) ہوتا ہے کہ ایک نادان لڑکا۔ غلطی سے نشانہ پر تیر لگا دیتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- چنانکہ یعنی کسی دولت مند کا معین و مددگار ثابت ہونا حالت سفر میں شاذ و نادر ہے یہ

نصہ بعینہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک بچہ نے تیر نشانہ پر لگا دیا اور انعام پایا اور چار سو تیر انداز نشانہ پر تیر نہ لگا سکے۔

لرغایہ قیمتی۔ انگشتی انگوٹھی۔ تفریح سیر و تفریح کرنا۔ مصلائے شیراز شیراز کی عید گاہ۔ یہ ایک نہایت

تفریح کی جگہ ہے۔ عضد ایک بادشاہ کا مختصر نام ہے پورا نام عضد الدین ہے۔ نصب قائم۔ کھڑا۔ حکم انداز صحیح

نشانہ پر تیر مارنے والا۔ بام مکان کا بالائی حصہ۔ بالا خانہ۔ رباط مسافروں کے قیام کرنے کی جگہ۔ مسافر خانہ۔ خطا

روند غلطی کی۔ کود کے ایک بچہ۔ باد صبا صبح کی ٹھنڈی ہوا جو شمال مشرق کی طرف سے آتی ہے۔ حلقہ انگشتی انگشتی کا حلقہ۔ خاتم انگوٹھی۔ رونق نختیں سابق آبرو۔ یہ حکایت جو صفحہ (۱۲۸) سے شروع ہوئی

تھی اور یہاں آکر پوری ہوئی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے انسان جب سفر کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ مذکورہ

بیڑوں کے بغیر سفر نہ کرے یا تو علم جانتا ہو۔ یا حسین و جمیل ہو۔ یا شیریں اور خوش الحان ہو۔ یا صاحب ہنر ہو۔ ان

کے علاوہ صرف جسمانی طاقت پر بھروسہ کر کے سفر کرنا نادانی اور بیوقوفی کی علامت ہے۔

حکایت (۲۹) :- درویشے راشنیدم کہ بخارے نشسته بود و در بروی از جہاں
بستہ و ملوک و اغنیار اور چشم ہمت او شوکت و ہیبت نماںد۔

ترجمہ :- میں نے ایک درویش کے متعلق سنا ہے کہ ایک غار میں رہتا تھا اور دنیا کی آمد و رفت کا دروازہ بند کر دیا
تھا اور بادشاہوں اور مالداروں کی اس کی نگاہ میں عزت اور ڈر باقی نہیں رہا تھا۔

قطعہ :- ہر کہ بر خود در سوال کشاد تا بمیر دنیا ز مند بود
آز بگذار و پادشاہی کن گردن بے طمع بلند بود

ترجمہ :- (۱) جس کسی نے اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھول لیا۔ مرنے تک حقیر ہو کر رہے گا۔
(۲) حرص چھوڑ دے اور بادشاہی کر۔ جو حرص نہیں کرتا ہے وہ سر بلند رہتا ہے۔

یکے از ملوک آں طرف اشارت کرد کہ توقع بکرم و اخلاق مرداں چنین ست کہ
یکے باماینان و نمک موافقت کنند شیخ رضا داد بحکم آنکہ اجابت دعوت سنت ست دیگر
روز مملک بعذر قد و مش رفت عابد از جای برجست و مملک را در کنار گرفت و تلطف کرد
و شاگفت چوں غائب شد یکے از جماعت پر سید شیخ را کہ چنین ملاطفت امر وز کہ پایادشہ
کردی خلاف عادت بود دیگر ندیدم گفت نشنیدی آنکہ یکے از صاحب دلاں گفتہ ست۔

ترجمہ :- اس طرف کے بادشاہوں میں سے ایک نے اشارہ کیا کہ بزرگوں کے اخلاق اور کرم سے یہ امید ہے کہ
ایک بار تان و نمک کی دعوت منظور کی جائے درویش نے منظور کر لی۔ اس لئے کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہے۔
دوسرے دن بادشاہ اس کی تشریف آوری کی تکلیف کے عذر کرنے کے لئے گیا عابد اپنی جگہ سے اٹھا اور بادشاہ سے
بغل گیر ہوا اور مہربانی کی اور تعریف کی۔ جب بادشاہ چلا گیا جماعت میں سے ایک شخص نے شیخ سے پوچھا کہ جس
قدر نرمی کہ آج آپ نے بادشاہ سے کی ہے یہ آپ کی عادت کے خلاف تھی۔ میں نے کبھی نہیں دیکھی درویش
بولا تو نے نہیں سنا کہ ایک صاحب دل نے فرمایا ہے۔

فرد :- ہر کہ ابر ساط بنشستی واجب آمد بخند متش بر خاست

ترجمہ :- تو جس کے دسترخوان پر بیٹھا۔ اس کی تعظیم کے واسطے اٹھنا ضروری ہے۔

﴿شعری﴾

گوش تواند کہ ہمہ عمر دے نشود آواز دف و چنگ و ن
دیدہ شکبہ ز تماشاے باغ بے گل و سرین بسر آرد دماغ

گر نبود بالش آگندہ پر خواب تو اں کرد جگر زیر سر
ورنہ بود دلبر ہنخوا بہ پیش دست تو اں کرد باغوش خویش
دیں شکم بے ہنر و پیچ پیچ صبر ندارد کہ بسازد پیچ

ترجمہ :- (۱) کان کے لئے یہ بات ممکن ہے کہ تمام عمر دف اور چنگ اور بانسری کی آواز نہ سنے۔

(۲) آنکھ باغ کی سیر سے صبر کر سکتی ہے۔ گلاب اور چنبیلی کے بغیر دماغ بسر کر سکتا ہے۔

(۳) اگر پروں سے بھرا تکیہ نہ ہو۔ تو پتھر سر کے نیچے رکھ کر سو سکتے ہیں۔

(۴) اور اگر ساتھ سونے والا معشوق موجود نہ ہو۔ تو اپنی بغل میں ہاتھ دے کر رات گزاری جاسکتی ہے۔

(۵) اور یہ بے ہنر اور بچہ دار پیٹ۔ صبر نہیں کر سکتا کہ تھوڑی سی چیز پر گزر کرے۔

حل الفاظ و مطلب :- بخاری ایک غار میں۔ یعنی ترک دنیا اور ترک آبادی کر کے ایک کھوہ یا ایک گڑھے

میں رہنا اختیار کیا تھا۔ بستہ بند کر دیا تھا۔ اغنیاء غنی کی جمع ہے۔ بمعنی مالدار۔ شوکت و ہد بہ۔ بہت خوف۔ در سوال

سوال کا دروازہ۔ نیاز مند عاجز۔ آرز حرم۔ لالچ۔ طمع عربی لفظ ہے۔ بمعنی لالچ۔ توقع بکرم و اخلاق آپ کے

آرمان اخلاق سے امید ہے۔ اجابت قبولیت۔ سنت سنت ہے۔ دیگر روز دوسرے دن۔ قدم آنا۔ کنار

جانب۔ بغل۔ تعلق مہربانی کرنا۔ غائب شد چھپ گیا۔ یعنی جب بادشاہ چلا گیا۔ جماعت یعنی مریدین۔ چندیں

اس قدر۔ مٹا طفت باہم۔ نرمی کرنا۔ امروز آج۔ سلاطین و ستر خوان۔ بخت متش برخواست اس کی تعظیم کرنے کے

لئے کھڑا ہو گیا۔ گوش کان۔ نشوونہ سنے۔ سرین سپوتی۔ چنبیلی۔ بالش آگندہ پر وہ تکیہ جس میں پر بھرے

ہوئے ہوں۔ خواب نیند۔ سونا۔ نیز اس کیفیت کو بھی خواب کہتے ہیں جو حالت نوم میں دکھائی دیتی ہے۔ شکم

پیٹ۔ صبر ندارد صبر نہیں کر سکتا۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ درویشوں اور فقیروں کو چاہئے کہ بادشاہ کی

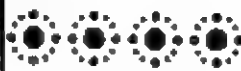
محبت سے احتراز کرے ورنہ صبر و قناعت کا داعیہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گا۔

تمام شد۔ باب سوم بتوفیق اللہ تعالیٰ

بعد نماز مغرب۔ بروز سہ شنبہ۔

ظہو بن مبین عفا اللہ عنہ

خادم القدر لیس مدرسہ مراد یہ مظفر نگر یوپی



باب چہارم در فوائد خاموشی

(چوتھا باب چہارم کے فائدوں کے بیان میں)

حکایت (۱) :- یکے از دوستان گفتم امتناعِ سخن گفتنم بعلتِ آں اختیار آمدہ است کہ غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد و دیدہ دشمنان جز بر بدی نمی آید گفت اے برادر دشمن آں بہ کہ نیکی نہ بیند۔

ترجمہ :- دوستوں میں سے ایک دوست سے میں نے کہا مجھے بات نہ کرنا اس وجہ سے پسند آیا ہے کہ اکثر اوقات بات کرنے میں اچھی بُری بات کرنے کا اتفاق پڑتا ہے۔ اور دشمنوں کی نگاہ سوائے بدی کے نہیں پڑتی۔ اس دوست نے کہا اے بھائی دشمن وہی بہتر ہے جو بھلائی کو نہ دیکھے۔

شعر :- وَأَخُو الْعَدَاوَةِ لَا يَمُرُّ بِصَالِحٍ إِلَّا وَيَلْمِزُهُ بِكَذَّابٍ أَشْرٍ

ترجمہ :- اور دشمنی کرنے والا کسی نیک پر نہیں گذرتا۔ مگر یہ کہ اشاروں سے اس کو جھوٹے اور فساد ہی ہونے کا عیب لگاتا ہے۔

شعر :- ہنرِ پچشمِ عداوت بزرگتر عیبِ ست گلِ ست سعدی و در چشمِ دشمنان خارِ ست

ترجمہ :- ہنر دشمن کی نگاہ میں ایک بہت بڑا عیب ہے۔ سعدی بھول ہے اور دشمنوں کی آنکھ میں کاٹنا معلوم ہوتا ہے۔

بیت :- نورِ گیتی فروزِ چشمہ ہور زشت باشد پچشمِ موشکب کور

ترجمہ :- دنیا کو روشن کرنے والے آفتاب کا نور۔ چھو ندر کی آنکھ میں بُرا معلوم ہوتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- چہارم یہ عدد درجی کے لئے ہے معنی۔ چوتھا۔ فوائد جمع منتہی المجموع ہے۔ اس کا مفرد فائدہ آتا ہے۔ معنی منافع۔ یکے از دوستان کی اصل عبارت اس طرح ہے۔ دوست از دوستان۔ دوستوں میں سے ایک دوست۔ گفتنم میں نے کہا۔ امتناع یہ عربی لفظ ہے۔ باب افعال کا مصدر ہے۔ منع سے مشتق ہے۔ اس کے معنی ہیں رُک جانا۔ علت عین کے کسرہ کے ساتھ۔ معنی وجہ۔ سبب۔ اختیار عربی لفظ ہے۔ باب افعال کا مصدر ہے۔ مادہ خیر ہے۔ معنی ہیں پسند کر لینا۔ غالب اوقات اکثر اوقات۔ اوقات وقت کی جمع ہے۔ معنی ہیں نام، وقت۔ سخن نیک و بد لفظ نیک اور بد معطوف معطوف علیہ مل کر سخن کی صفت واقع ہے اچھی اور بُری بات۔ اتفاق افتد محاورہ میں اس کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں دیکھا گیا ہے۔ سابقہ پڑا ہے۔ دیدہ دشمنان مرکب اضافی ہے۔ دشمن کی آنکھ۔ جزء بولہ، علاوہ۔ نمی آید نہیں جاتی۔ نہیں پڑتی۔ نہیں آتی۔ برادر منادئی۔ برادر کے معنی میں۔ بھائی۔ منادئی اس کو کہتے ہیں جس کو حرفِ ندا کے ذریعہ اپنی طرف متوجہ کیا جائے۔ آں بہ وہی

اجماع، بہتر ہے۔ آں اسم اشارہ ہے۔ اس کا مشابہ دشمن ہے۔ کہ اسم موصوف ہے۔ نہ بیند نہیں دیکھتا۔
 اخو العداۃ دشمن کا بھائی۔ مراد دشمن ہے۔ اخو یہ عربی لفظ ہے۔ معنی ہیں بھائی۔ اس کی جمع اخوة اور اخوان
 آتی ہے۔ العداۃ دشمنی۔ لایمر نہیں گذرتا ہے۔ ینظر باب نصر سے واحد غائب فعل مضارع بحث اثبات
 معروف ہے۔ صالح نیک آدمی۔ صالح میں باء الصاق کے لئے ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ ملنا۔ پاس ہونا۔ قریب
 ہونا۔ الا حرف استثناء ہے۔ معنی ہیں، مگر یلزم عیب لگاتا ہے۔ کذاب مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں۔ بہت
 زیادہ جھوٹ بولنے والا۔ آشدر اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ اصل میں شین کے فتح کے ساتھ ہے۔ لیکن وزن شعری
 کی وجہ سے یہاں شین کو کسرہ دیا گیا ہے۔ بہت زیادہ بُرا۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ دشمن کو چونکہ نیک اور اچھے
 آدمی سے حسد ہوتا ہے۔ اس معنی کر کے وہ کسی بھی نیک آدمی کے پاس سے گذرتا ہے تو اس پر جھوٹا اور متکبر ہونے
 کے عیب تھوپ دیتا ہے۔ اور بُرا کہنے لگتا ہے۔ کہ فلاں شخص بہت ہی بُرا ہے اور گندی باتیں کرتا رہتا ہے۔ اور غرور
 و تکبر سے چلتا ہے۔ چشم عداوت دشمنی کی نگاہ۔ بزرگتر بہت بُرا۔ عیب اس کی جمع عیوب آتی ہے۔ معنی ہیں۔
 نقص، بُرائی، خرابی، داغ، روگ، گناہ، قصور۔ سعدی صاحب کتاب مراد ہے۔ خار کاٹنا۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے
 کہ ہنر سے دشمنوں کو بہت زیادہ حسد ہوتا ہے۔ اور کتنا ہی اچھا ہنر ہو دشمن اس کو بڑا سے بڑا عیب شمار کرتا ہے۔ شیخ
 سعدی فرما رہے ہیں کہ اے سعدی تو یہ بات اپنے دل میں یاد رکھ کہ تو ہنر مند ہونے کی وجہ سے پھول کی مانند ہے
 اور دشمن کو چونکہ ہنر سے بغض ہوتا سلتے تو دشمن کی آنکھ میں کانٹا ہے۔ نور رخ روشنی۔ جمع انوار۔ قیمتی دنیا، زمانہ۔
 فروز روشن کرنے والا۔ بُور باء کے ضمہ اور واؤ مجہول کے ساتھ ہے۔ معنی ہیں سورج۔ آفتاب۔ زشت زلف کے
 کسرہ کے ساتھ ہے۔ معنی ہیں بُرا۔ موشک ف یہ لفظ میم کے ضمہ اور واؤ کے سکون اور شین کے فتح کے ساتھ
 ہے معنی ہیں۔ چھوٹا سا چوہا۔ چوہیا۔ چھنچھو ندر۔ کور کاف کے ضمہ اور واؤ مجہول کے ساتھ۔ معنی ہیں اندھا۔ نابینا۔
 مطلب :- اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اکثر و بیشتر چپ رہنا ہی بہتر ہے کیونکہ بات کرنے میں یہ
 خرابی ہے کہ عمدہ سے عمدہ بات پر بھی نکتہ چینی شروع ہو جاتی ہے۔

حکایت (۲) :- بازار گانے را ہزار دینار خسارت افتاد پسر را گفت نباید کہ باکے
 ایں سخن در میاں نہی گفت اے پدر فرمان تراست نگویم و لیکن باید کہ مرا برابر فائدہ
 ایں مطلع گردانی کہ مصلحت در نہاں داشتن چیست گفت تا مصیبت دو نشود یکے
 نقصان مایہ دیگر شامت ہمسایہ۔

ترجمہ :- ایک سوداگر کو ہزار دینار کا نقصان ہوا۔ لڑکے سے کہا تجھے کسی شخص سے اس بات کا ذکر نہ کرنا چاہئے۔ لڑکے نے
 کہا اے بابا جان آپ جو حکم دیں درست ہے ہم (کسی سے) نہیں کہیں گے۔ لیکن چاہئے کہ مجھے اسکے فائدہ پر مطلع کر دیجئے
 کہ پوشیدہ رکھنے میں کیا مصلحت ہے؟ کہا تا کہ مصیبت دُہری نہ ہو جائے ایک مال کا نقصان۔ دوسرے پڑوسی کی خوشی۔

شعر :-

مگو اندہ خویش بادشمنان

کہ لاحول گویند شادی کنان

ترجمہ :- اپنا غم دشمنوں سے مت کہہ۔ کہ وہ خوشی کرتے ہوئے لاحول پڑھیں گے۔

حل الفاظ و مطلب :- خسارت نقصان اٹھانا۔ نباید نہیں چاہئے۔ فرمان ف حکم۔ جمع فرامین۔ فرامین کو مطلع باب افعال سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ لام کے فتح کے ساتھ ہے۔ آگاہ کر دینا۔ نہاں فنون کے نام کے ساتھ۔ چھپانا۔ مصیبت پریشانی۔ تکلیف۔ جمع مصائب۔ دو واو مجہول ہے۔ دہری۔ مایہ مال، ہر مایہ۔ شہادت دوسرے ک برائی دیکھ کر خوش ہونا۔ ہمسایہ پڑوسی۔ مگو گفتن سے نہی حاضر کا صیغہ ہے۔ مت کہہ۔ اندہ اندہ کا مخفف ہے، غم۔ شادی کنان یہ جملہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ معنی ہیں خوشی کرتے ہوئے۔

اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ اپنے نقصان اور خسارہ کا ذکر دوستوں کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرنا چاہئے۔ دشمنوں کو سنانے سے نقصان کی تلافی تو ہو نہیں سکتی البتہ دشمنوں کو خوش ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔

حکایت (۳) :- جو نے خرد مند از فنون فضائل خطے وافر داشت و طبعے نافر چنانکہ در محافل دانشمندان نشستے زبان سخن بستے بارے پدرش گفت اے پسر تو نیز انچہ دانی بگوی گفت ترسم از انچہ ندانم پر سند و شر مساری برم۔

ترجمہ :- ایک عقلمند جوان طرح طرح کے فضیلتوں کے فنون میں کافی معلومات رکھتا تھا۔ اور طبیعت نافر کرنے والی۔ (رکھتا تھا) چنانچہ عقلمندوں کی مجلسوں میں بیٹھتا تھا اور زبان سے بات نہ کہتا۔ ایک بار باپ نے اس سے کہا بیٹا جو کچھ تو جانتا ہے تو بھی کہہ۔ وہ کہنے لگا میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ جو کچھ میں نہیں جانتا لوگ دوپوچھ بیٹھیں اور مجھے شرمندگی اٹھانی پڑی۔

قطعہ :- آں شنیدی کہ صوفیئے میکوفت زیر نعلین خویش میخے چند
آستینش گرفت سر ہنگے کہ بیا نعل برستورم بند

ترجمہ :- (۱) تو نے وہ سنا ہے کہ ایک صوفی۔ اپنی جوتیوں کے تلے میں چند کیلیں ٹھوک رہا تھا۔
(۲) ایک سپاہی نے اس کی آستین پکڑی۔ کہ آاور میرے گھوڑے کے نعل بچھو دے۔

فرد :- ننگفتہ ندارد کے باتوکار و لیکن چو گفتی دلپیش بیمار

ترجمہ :- نہ کہی ہوئی بات پر کوئی تجھ سے کام نہ رکھے گا۔ مگر جب تو نے کوئی بات کہی تو اس کی دلیل بیان کر۔
حل الفاظ و مطلب :- جو نے ایک جوان۔ اس میں کی وحدت کے لئے ہے۔ جس کا ترجمہ اردو میں ایک سے کیا جاتا ہے۔ فنون فن کی جمع ہے۔ طرح طرح، قسم قسم کے فنون۔ فضائل فضیلت کی جمع ہے۔ بزرگی۔ فضائل سے مراد علوم ہے۔ اور فنون سے مراد اقسام ہے۔ اب پورے کا ترجمہ ہو گا۔ اقسام علوم۔ خطی خط کے معنی حصہ کے ہیں۔ وافر پور پورا۔ مکمل۔ نافر نفرت کرنے والی۔ محافل محفل کی جمع ہے۔ مجلس۔ آنچہ دانی جو

کچھ تو جانتا ہے۔ ترسم میں ڈرتا ہوں۔ شرمساری شرمندہ ہونا۔ برم بردن سے واحد مشکلم کا صیغہ ہے۔ اٹھوں۔ لے جاؤں۔ صوفیئے ایک صوفی۔ می کوفت کوٹ رہا تھا۔ زیر تعلین جو توں کا تلا۔ میخ میں کی تعمیر کے لئے ہے۔ چند کیل۔ لفظ چند اس باء کی تاکید کیلئے لایا گیا ہے۔ بیا آمدن سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ اورب زائد ہے معنی ہیں۔ تو آ۔ کلفتہ نہ کہی ہوئی بات۔ کے کاف کے فتح کے ساتھ کوئی شخص۔ باتو تجھ سے۔ بیار آوردن سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ تو لا۔ بیان کر۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تم اپنی زبان سے کوئی بات نہیں نکالو گے اس وقت تک لوگ تم سے بحث و مباحثہ نہیں کریں گے۔ ہاں جب بیان کرو گے تو لوگ اسکی علت اور وجہ بھی پوچھیں گے لہذا بات بیان کرنے سے پہلے اسکی دلیل بھی تلاش کر لے۔ تاکہ لوگوں کے معلوم کرنے پر بات کو دلیل سے مدلل کر سکو۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ علم والوں کے سامنے خاموش رہنا ہی بہتر ہے ورنہ اپنی جہالت کا پردہ کھل جاتا ہے۔ اور پھر شرمندگی اٹھانی پرتی ہے۔

حکایت (۴) :- عالمی معتبر را مناظرہ افتاد بایکے از ملاحدہ لعنہم اللہ علی حدہ و تجت او بر نیامد سپر بینداخت و برگشت کسے گفتار ابا چندیں فضل و ادب کہ داری بابیدینے حجت نماوند گفت علم من قرآن ست و حدیث و گفتار مشائخ و اوبدینہما معتقد نیست و نمی شنود و مر اشیدین کفر او بچہ کار آید

ترجمہ :- ایک معتبر اور بڑے عالم کا ملحدوں میں سے ایک ملحد سے (اللہ تعالیٰ ان سب ملحدوں پر لعنت فرمائے) مباحثہ ہوا اور دلائل میں اس سے جیت نہ سکا عاجز ہو گیا۔ اور واپس آگیا۔ کسی نے کہا کہ آپ کو علم و ادب میں کافی معلومات رکھتے ہیں (اسکے باوجود) ایک ملحد کو دلیل نہ دے سکے۔ کہا میرا علم قرآن اور حدیث اور بزرگوں کے اقوال میں ہے اور وہ ان باتوں کا نہ معتقد ہے اور نہ سنتا ہے پھر اس کی کفر کی باتیں سننا میرے کس کام آئے گا۔

بیت :- آنگس کہ بقرآن و خبر زور ہی آنست جوابش کہ جوابش ند ہی

ترجمہ :- وہ شخص جس سے قرآن و حدیث بیان کر کے بھی تونہ چھوٹے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اُسے جواب نہ دے۔ حل الفاظ و مطلب :- عالمی ایک عالم۔ معتبر ایسا آدمی جس کی بات معتبر ہو۔ یعنی بہت بڑا عالم۔ مناظرہ ایک دوسرے سے بحث مباحثہ کرنا۔ دراصل حق بات کو ثابت کرنے کے لئے دلیل پیش کرنے کا نام مناظرہ ہے۔ ملاحدہ ملحد کی جمع ہے وہ شخص جو بے دین ہو۔ یعنی کافر۔ لعنہم اللہ حق تعالیٰ ان سب ملحدوں پر لعنت فرمائے۔ آمین۔ حجت حاء کے ضمہ اور جیم کے فتح اور تشدید کے ساتھ بمعنی دلیل۔ بر نیامد جیت نہ سکا۔ سپر بینداخت اپنی پوری طاقت ڈال دی۔ یعنی عاجز ہو گیا۔ برگشت واپس آگیا۔ گفتار مشائخ مرکب اضافی ہے۔ بزرگوں کی بات۔ خبر حدیث پاک۔ زور ہی زواصل میں ازو تھا۔ اور زہی رستن سے واحد غائب کا صیغہ ہے۔

پورے کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔ اس سے تو چھٹکارہ حاصل نہ کر سکے۔ آنت جوابش اس کا جواب یہی ہے کہ اس کو کوئی جواب نہ دیا جائے۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ بے دین لوگوں سے سخت ضرورت کے بغیر متاثر نہ کرنا چاہئے۔ اور اگر مجبوری ہو اور گفتگو کرنا ضروری ہو تو ان کے سامنے قرآن و حدیث سے دلائل پیش نہ کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ وہ تو قرآن و حدیث کو ماننا نہیں لہذا وہاں صرف عقلی دلیل پر اکتفا کرنا چاہئے۔

حکایت (۵) :- جالینوس اہلے رادید دست در گریبان دانشمندے زدہ و بخر متی
ہمی کرد گفت اگر ایس دانا بودے کار او بنادال بد اینجانر سیدے۔

ترجمہ :- جالینوس حکیم نے ایک بیوقوف کو دیکھا کہ وہ ایک عقلمند کے گریبان میں ہاتھ ڈالے بے عزتی کر رہا ہے۔ جالینوس نے کہا کہ اگر یہ عقلمند ہوتا تو اس کا کام بیوقوفوں کیساتھ اس درجہ تک نہ ہو پختا۔

مثنوی :-

دو عاقل را نباشد کین و پیکار	نہ دانائے ستیزد با سبکار
گر ناداں بو حشت سخت گوید	خرد مندش ببری دل بجوید
دو صاحب دل نگہدارند موئے	ہمیدوں سرکش و آزر م جوئے
و گرد در ہر دو جانب جاہلانند	اگر زنجیر باشد بکسلانند
یکے راز شتخوئے داد دشنام	تخل کرد و گفت اے نیک فرجام
بتر زانم کہ خواہی گفت آنی	کہ دانم عیب من چوں من ندانی

ترجمہ :- (۱) دو عقلمندوں میں کینہ اور لڑائی نہیں ہوتی۔ اور نہ ایک عقلمند بیوقوف سے الجھتا ہے۔

(۲) اگر بے وقوف جنوں کی حالت میں سخت ست کہے۔ تو عقلمند نرمی سے دل جوئی کرے گا۔

(۳) دو عقلمند ایک بال کو بھی حفاظت سے رکھیں گے۔ اسی طرح ایک سرکش اور ایک صلح پسند آدمی بھی۔

(۴) اور اگر دونوں طرف جاہل ہیں۔ اگر زنجیر بھی ہوگی تو اس کو بھی تو زڈالیں گے۔

(۵) ایک آدمی کو ایک بُری خصلت والے نے گالی دی۔ اس نے برداشت کی اور کہا کہ اے نیک انجام۔

(۶) میں اس سے زیادہ بُرا ہوں جو تو کہے گا کہ تو ایسا ایسا ہے۔ اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ میرا عیب تو میری طرح نہیں جانتا۔

حل الفاظ و مطلب :- جالینوس یونان کے ایک مشہور طبیب و حکیم کا نام ہے۔ اہلے ایک بیوقوف۔ بے

حرمی ہی کر دے عزتی کر رہا تھا۔ بدیں جا اصل میں بایں جاتھا۔ اسم اشارہ کا ہمزہ دال سے بدل گیا ہے۔ قاعدہ

یہ ہے کہ جب لفظ باء کو اسم اشارہ کے ساتھ ملاتے ہیں تو ہمزہ گر جاتا ہے۔ عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جالینوس

نے اس ماجرا کو دیکھ کر فرمایا کہ اگر صحیح معنی میں یہ شخص عقلمند ہوتا تو بے وقوفوں کے ہاتھوں اس کو اتنی ذلت اٹھانی

نہیں پڑتی۔ سبکسار بے وقوف۔ ہلکا پن آدمی۔ وحشت بد تمیزی۔ دل بجوید دل جوئی کرے گا۔ ان دونوں معرعوں کا مطلب یہ ہے کہ اگر کہیں دو عقلمند جمع ہو جائیں اسی طرح دو آدمیوں میں سے ایک عقلمند اور ایک بے وقوف جمع ہو جائیں تو وہاں لڑائی کی نوبت نہیں آئے گی۔ اس لئے کہ عقلمند لڑنا اور بے فائدہ بکواس کرنا پسند نہیں کرتا اور جب ایک عقلمند ہو گا اور ایک بے وقوف تو اگر بے وقوف بد تمیزی کی وجہ سے سخت اور بُری بھلی باتیں کہہ دے گا۔ تو عقلمند خاموش رہے گا۔ اور نرمی سے اس کی دل جوئی کرے گا اور لڑائی کی نوبت نہیں آئے گی۔ موئی ایک بال۔ ہمیدوں۔ اسی طرح۔ آزر م صلح۔ جوئے متلاشی۔ مطلب یہ ہے کہ دو شریف اور اچھے آدمیوں کے ہاتھوں میں اگر ایک بال ہو یا ایک اچھے اور ایک بُرے کے ہاتھ میں ایک بال ہو تو یہ دونوں کھینچا تانی کر کے اس کو توڑیں گے نہیں۔ اگر دونوں ہی بھلے آدمی ہیں تو اس میں رسہ کشی ہوگی ہی نہیں اور اگر ایک اچھا اور دوسرا بُرا ہے تب بھی رسہ کشی نہ ہوگی اس لئے کہ اگر سرکش آدمی کھینچے گا تو دوسرا چونک اور بھلا آدمی ہے وہ ڈھیلا کر دے گا لہذا اس کمزور بال کے ٹوٹنے کی نوبت نہیں آئے گی۔ وگر اور اگر۔ جاہلانداصل میں جاہلاں اند تھا۔ وزن شعری کی وجہ سے اند کا ہمزہ گر گیا ہے۔ دونوں جاہل ہوں۔ گسلا نند اس میں بے زائد ہے گسلا نیدن سے جمع غائب فعل مضارع ہے معنی ہیں۔ توڑ ڈالیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر دونوں طرف جاہل ہوں اور ان کے درمیان ایک لوہے کی زنجیر ہو تو اس کو بھی توڑ ڈالیں گے اس لئے کہ ہر ایک شخص اپنی ہی طرف کھینچے گا۔ نیک فرجام نیک انجام۔ ہر زانم اصل میں۔ بدتر ازاں نم تھا۔ معنی ہیں میں اس سے بھی زیادہ بُرا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ایک بد خصلت آدمی کسی نیک آدمی کو گالی بھی دینے لگے تو وہ نیک شخص برداشت کر لے گا اور کوئی جواب نہیں دے گا۔ بلکہ اپنے نیکیوں کی موتی بکھیرتے ہوئے اور اس کی دل جوئی کرتے ہوئے کہے گا کہ بھائی میں تو اس سے بھی زیادہ جتنا کہ آپ نے کہا ہے اس لئے کہ میرے اندر جتنی خرابیاں ہیں وہ میں ہی تو جانتا ہوں۔ آپ تو صرف ظاہر کو جانتے ہیں۔

فائدہ :- اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بُرے اخلاق والوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا چاہئے اس لئے کہ ایسا کرنے سے اس کا دل بھی تمہاری طرف مائل ہو جائے گا۔ اور لڑائی کا درد ازہ بند ہو جائے گا۔

حکایت (۶) سحبان وائل ر اور فصاحت بے نظیر نہادہ اند بجکم آنکہ سالے بر سر جمعے سخن گفتے کہ لفظ مکرر نکر دے واگر ہماں اتفاق افتادے بعبارت دیگر بگفتے واز جملہ ادب ندمائے حضرت ملوک یکے اینست۔

ترجمہ :- سحبان جو کہ وائل کا بیٹا تھا لوگوں نے اس کو فصاحت میں بے نظیر تسلیم کیا ہے۔ اس وجہ سے کہ ایک سال تک ایک مجمع میں کوئی ایسی گفتگو نہ کرتا تھا جس میں کوئی لفظ مکرر آئے۔ اگر ایسا ہی اتفاق ہوتا تو وہ بات دوسرے لفظ میں کہتا۔ اور بادشاہ کے ہم نشینوں کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے۔

مثنوی :- سخن گر چہ دل بند و شیریں بود سزاوار تصدیق و تحسین بود
چو یکبار گفتی مگو باز پس کہ حلوا چو یکبار خوردند و لبس

ترجمہ :- (۱) بات اگر چہ دل چسپ اور شیریں ہو۔ اور تعریف اور تصدیق کے قابل ہو۔

(۲) مگر جب تو نے ایک بار کبھی تو دوبارہ نہ کہہ۔ اس لئے کہ حلوا جب ایک مرتبہ کھالیں تو کافی ہو جاتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- حبان وائل اصل میں حبان بن وائل کا مخفف ہے۔ جو عرب کا ایک مشہور اور نہایت

قابل مقرر اور فصیح و بلیغ شاعر گذرا ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ سب سے پہلے ابابعد کا استعمال حبان بن وائل نے

کیا ہے۔ فصاحت ایسی گفتگو جس کے سمجھنے میں دشواری نہ ہو بے نظیر ہے مثل۔ بحکم اس وجہ سے۔ بر سر جمع

مجمع عام میں۔ مکرر میم کے ضمہ اور کاف کی تشدید اور فتح کیساتھ ہے۔ معنی ہیں۔ بار بار۔ اتفاق افتادی موقع ہوئے

عبارات لفظ۔ دل بند و دلچسپ۔ سزاوار لائق۔ حلوا چو یکبار خوردند جب ایک مرتبہ کھاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے

کہ حلوا جیسی مرغوب اور لذیذ چیز بھی جب بار بار کھائی جاتی ہے تو اس کی لذت باقی نہیں رہتی۔ طبیعت اس سے

ہٹ جاتی ہے۔ اسی طرح کلام کتنا ہی شیریں اور عمدہ ہو جب بار بار سن لیا جاتا ہے تو پھر سننے کا شوق نہیں رہتا۔

مطلب :- اس حکایت کے اندر گفتگو کرنے کا طریقہ اور سلیقہ اور شاہی ہم نشینوں کے لئے ادب بتایا گیا ہے کہ

ایک مضمون کو ایک مرتبہ جن الفاظ و عبارات سے ادا کیا ہے دوسری دفعہ نئی عبارت اور نئے الفاظ سے بیان کرنا

چاہئے تاکہ کلام کی لذت و حلاوت باقی رہے۔

حکایت (۷) :- یکے را از حکما شنیدم کہ می گفت ہر گز کہے بچہل خود اقرار نکردہ
است مگر آں کس کہ چوں دیگرے در سخن باشد بچہناں تمام ناگفتہ سخن آغاز کند۔

ترجمہ :- حکیموں میں سے ایک حکیم کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ کہ ہر گز کسی نے اپنی جہالت کا اپنے منہ سے

اقرار نہیں کیا ہے۔ مگر اس شخص نے کہ جب دوسرا آدمی بات کر رہا ہو۔ اور ابھی اس کی بات چیت پوری نہ ہوئی

ہو کہ یہ بات شروع کر دے۔

مثنوی :- سخن را سرست اے خرد مند و بین میا و سخن در میان سخن
خداوند تدبیر و فرہنگ و ہوش نگوید سخن تانہ بیند خاموش

ترجمہ :- (۱) اے عقلمند بات کی ابتداء اور انتہا ہوتی ہے۔ بات کے درمیان بات نہ چھیڑ۔

(۲) عقل اور تدبیر اور ہوش والا آدمی۔ اس وقت تک بات نہیں کہتا جب تک کہ دوسرے کو خاموش نہیں دیکھتا۔

حل الفاظ و مطلب :- بچہل خود اپنی جہالت۔ آغاز کند شروع کر دے۔ سر ابتداء۔ اور کلام کا شروع۔

باء کے ضمہ کے ساتھ خاتمہ کلام۔ میا و آوردن سے نہیں حاضر ہے۔ مت بیان کر۔ فرہنگ عقل کی بات

خاموش چپ رہنا۔

مطلب :- اس حکایت کا حاصل بھی وہی ہے جو سابقہ حکایت میں گذرا یعنی اس میں بات کرنے کا ڈھنگ سکھایا گیا ہے۔ کہ جب کوئی شخص گفتگو کر رہا ہو اور ابھی اس کی بات پوری نہ ہوئی ہو تو اس کی گفتگو کے درمیان اپنی بات شروع نہ کرنی چاہئے یعنی اس کی گفتگو کاٹ کر اپنی بات نہ شروع کرنی چاہئے اس لئے کہ ایسا کرنے سے بے وقت شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ اور اپنی جہالت کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔

حکایت (۸) تین چند از بندگان محمود گفتند حسن میمندی را کہ سلطان امروز چه گفت ترا در فلاں مصلحت گفت بر شما ہم پوشیده نماند گفتند آنچه با تو گوید با مثال ما گفتن رواندارد گفت با اعتماد آنکہ داند کہ نگویم پس چرا ہمی پرسید۔

ترجمہ :- سلطان محمود کے چند غلاموں نے حسن میمندی سے کہا کہ آج بادشاہ نے فلاں مصلحت کے بارے میں تجھ سے کیا کہا ہے۔ اس نے کہا تم سے بھی وہ بات چھپی نہیں رہے گی۔ وہ بولے جو کچھ تم سے کہتا ہے ہم جیسے لوگوں سے اِکا کہنا جائز نہیں رکھتا۔ اس نے جواب دیا اس بھروسے پر کہ وہ جانتا ہے کہ میں نہ کہوں گا تو پھر مجھ سے کیوں پوچھتے ہو۔

بیت :- نہ ہر سخن کہ بر آید بگوید اہل شناخت بسر شاہ سر خوشن نشاید باخت

ترجمہ :- عقلمند جو بات ان پر ظاہر ہو اس کو کہہ نہیں دیا کرتے۔ خاص طور پر بادشاہ کا راز کہہ کر اپنا سر ختم نہ کرنا چاہئے۔
حل الفاظ و مطلب :- حسن سلطان محمود غزنوی کے وزیر کا نام ہے۔ میمند ایک قصبہ کا نام ہے جو مضافات غزنین میں واقع ہے اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو میمندی کہا جاتا ہے۔ با مثال ما ہم جیسوں سے۔
رواندارد جائز نہیں رکھتا۔ اعتماد بھروسہ۔ اہل شناخت عقلمند اور سمجھدار لوگ۔ بسر شاہ بادشاہ کا راز۔ سر خوشن اپنا سر۔ باخت باختن سے برباد کرنا، ہارنا۔

مطلب یہ ہے کہ اس حکایت کے اندر ایک نصیحت کی گئی ہے کہ اگر بادشاہ کسی کو اپنا رازدار سمجھ کر کوئی راز کی بات اس سے بیان کرے تو اسے چاہئے کہ راز کی پردہ پوشی اور حفاظت کرے اگر کوئی معلوم کرے تو بیان کرنے کے بجائے خاموشی اختیار کرے۔ یہ نصیحت اگرچہ خاص طور سے بادشاہ کے راز کی بات کے سلسلہ میں کی گئی ہے مگر ہر ایک کے راز کی بات کے لئے عام ہے۔

حکایت (۹) : در عقد بیع سرائے متردد بودم جہودے گفت بخبر کہ من از کد خدایان محکتم وصف ایں خانہ چنانکہ ہست از من پرس بیچ عیبے ندارد گفتتم بجز آنکہ تو ہمسایہ من باشی۔

ترجمہ :- میں ایک مکان کے خریدنے کے بارے میں متردد تھا کہ ایک یہودی نے کہا خرید لے کیونکہ میں اسی محلہ کا رہنے والا ہوں۔ اور اس مکان کی حالت جو کچھ ہے مجھ سے پوچھ وہ مکان میں کوئی عیب نہیں رکھتا ہے میں

نے کہا سوائے اس کے کہ تو میرا بڑوسی ہوگا۔

قطعہ :- خانہ راکہ چوں تو ہمسایہ ست وہ درم سیم کم عیار اُردو
لیکن امیدوار باید بود کہ پس از مرگ تو ہزار اُردو

ترجمہ :- (۱) جس گھر کا تجھ جیسا بڑوسی ہو۔ وہ دس درہم کھوٹی چاندی قیمت رکھتا ہے۔

(۲) لیکن امیدوار رہنا چاہئے کہ۔ تیرے مرنے کے بعد اس کی قیمت ہزار (دینار) ہو جائے گی۔

حل الفاظ و مطلب :- عقد بیع خریدنے کا معاملہ۔ متردد حیران و پریشان۔ فکر مند۔ جھوٹا شہید انکار کرنے والا۔ مراد یہاں یہودی ہے۔ کد مکان۔ کد خدا مکان کا مالک۔ حاکم میرا محلہ۔ وصف ایں خانہ۔ اس گھر کی تعریف۔ پُرس پر سیدن سے امر حاضر ہے تو مجھ سے پوچھ۔ بیچ عیب نداشت کوئی عیب نہیں رکھتا ہے۔ عیبے میں کی تکمیل کیلئے ہے۔ جس کا ترجمہ اردو میں کوئی، اور چند، سے کیا جاتا ہے۔ ہمسایہ من میرا بڑوسی۔ وہ درم دس درہم۔ کم عیار غیر مخلص۔ یہاں کھوٹا کے معنی میں ہے۔ ہزار اُردو اس مکان کی قیمت ہزار روپیہ ہے۔ مرگ موت۔ اس حکایت کا آدھا مضمون ماقبل سے وابستہ ہے۔ یعنی اگر بلا وجہ وہ یہودی و غل نہ دیتا تو ان سے اس یہودی کو اس قسم کی باتیں سننی نہ پڑتیں۔ اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ مکان خریدنے یا کرایہ پر لینے سے پہلے اس مکان کے ہمسایوں کو دیکھنا چاہئے کہ کیسے ہیں اگر ہمسائے اچھے ہوں تو مکان کی قیمت بڑھ جاتی ہے ورنہ کم ہو جائے گی۔

حکایت (۱۰) :- کہے از شعر پیش امیر دزدان رفت و شاگفت فرمود تا جامہ اش
بر کنند و از دہ بدر کنند مسکین برہنہ بسر ما میرفت سگاں در قفائے وے افتادند خواست
تاشنگے بردار دو سگاں را دفع کند زمین بخ بستہ بود عاجز شد گفت اینچہ حرامزادہ مردمانند
سگاں را کشادہ اند و سنگ را بستہ امیر دزدان از غرہ بیدید بشنید و بخندید و گفت اے
حکیم از من چیزے بخواہ گفت جامہ خودے خواہم اگر انعام فرمائی۔

ترجمہ :- شاعروں میں سے ایک شاعر چوروں کے سردار کے سامنے گیا اور تعریف کی اسے حکم دیا کہ اس کے کپڑے اتار لیں اور گاؤں سے نکال دیں غریب بیچارہ جاڑے میں تنگا چلا جا رہا تھا۔ کئے اس کے پیچھے پڑ گئے اس نے چاہا کہ ایک پتھر اٹھائے اور کتوں کو بھگائے۔ زمین پر برف جمی ہوئی تھی عاجز ہو گیا اور بولا کہ یہ کیسے حرام زادے لوگ ہیں، کم بختوں نے تو کتوں کو تو کھول دیا ہے اور پتھروں کو باندھ دیا ہے چوروں کے سردار نے کھڑکی سے دیکھا اور یہ بات سنی اور ہنسنا اور بولا اے عقلمند آدمی مجھ سے کوئی چیز مانگ۔ شاعر بولا میں اپنے کپڑے چاہتا ہوں اگر آپ عطا فرمادیں۔

مصرع :- رَضِينَا مِنْ نَوَالِكَ بِالرَّحِيلِ۔

ترجمہ :- ہم آپ کی بخشش سے بس کوچی کو پسند کرتے ہیں۔

بیت:- امیدوار بود آدمی بخیر کساں مرا بخیر تو امید نیست شر مرسان

ترجمہ:- آدمی لوگوں سے بھلائی کا امیدوار ہوتا ہے۔ مجھے آپ سے بھلائی کی امید نہیں ہے۔ بس بدی (تکلیف) نہ ہو نچائیے۔

سالارِ دزدان را بر درِ حمت آمد جامہ او باز داد و قبائے پوستینے براں مزید کرد
و درے چند۔

ترجمہ:- چوروں کے سردار کو اس پر رحم آگیا اور اس کے کپڑے اس کو دے دیئے اور ایک ادنیٰ قبا اور چند درہم اس پر اضافہ کر دیئے۔

حل الفاظ و مطلب:- شعراء، شاعر کی جمع ہے۔ شعر کہنے والے۔ شاکست تعریف و توصیف کی۔ فرمود حکم دیا۔ جامہ اش اس کے کپڑے۔ برکتند اتار لیں۔ وہ دیہات۔ بدر کنند باہر نکال دیں۔ برہنہ ننگ۔ ی رفت جارہا تھا۔ قفائے دے اس کے پیچھے۔ خواست اس نے چاہا۔ سنگے بردار و پتھر اٹھائے۔ دفع کنند سٹے کو دور کرے۔ بھگا وے۔ بخ برف۔ غرفہ بالا خانہ۔ کرہ۔ حرام زادہ حرامی لڑکا۔ جس کا باپ معلوم نہ ہو۔ مراد شریعہ اور فتنہ پرداز ہے۔ اگر انعام فرمائی اگر آپ عنایت فرمادیں۔ مصرع شعر کے ایک جزء کو کہتے ہیں۔ دھینا وین نوالک بالوجیل تیری جود و عطا کے مقابلے میں ہم یہاں سے روانہ ہو جانے پر راضی ہیں۔ کساں مراد نیک لوگ۔ مرا بخیر مجھے آپ کے اچھائی کی کوئی توقع نہیں ہے مگر کم از کم میرے ساتھ بُرائی کا معاملہ نہ کیجئے۔ قبا پوستینے بالدار چڑے کا چونہ۔ مزید اضافہ۔ زیادہ۔ حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر یہ شاعر چوروں کے سردار کی تعریف نہ کرتا اور خاموش رہتا تو یہ ذلت اس کو اٹھانی نہیں پڑتی۔ نیز اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ شریعہ اور بد اخلاق آدمیوں سے بھلائی کی امید نہ رکھنی چاہئے۔ ایسے لوگوں سے اگر نقصان نہ ہوئے تو یہی غنیمت ہے۔

حکایت (۱۱):- منجے بخانہ در آمد مردِ بیگانہ دید باز را و با ہم نشست و شام داد و سخت

گفت در ہم افتادند فتنہ و آشوب بر خاست صاحب دلے بریں واقف گشت گفت۔

ترجمہ:- ایک نجومی اپنے گھر میں داخل ہوا۔ ایک غیر آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھا۔ اس نے گالی دی اور سخت باتیں کہیں۔ دونوں لڑ پڑے ایک فتنہ اور ہنگامہ برپا ہوا۔ ایک صاحب دل نے اس پر واقف ہو کر کہا۔

شعر:- تو بر اوج فلک چہ دانی چیست چوں ندانی کہ در سرائے تو کیست

ترجمہ:- تم آسمان کے اوپر کی باتیں کیا جانو گے۔ جبکہ یہی نہیں جانتے ہو کہ خود تیرے گھر میں کیا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- منجے ایک نجومی۔ بخانہ گھر میں۔ نجم علم نجوم کا جاننے والا۔ مرد بیگانہ انجان آدمی۔ باز را اس کی بیوی کے ساتھ۔ در ہم افتادند آپس میں لڑ گئے۔ آشوب شور و ہنگامہ۔ برخاست اٹھا۔ اوج بلند مرتبہ۔ فلک آسمان۔ جمع افلاک۔ سرائے گھر۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ نبوی کا عالم ظنی ہے اس لئے نبویوں کی باتوں پر اعتقاد نہ کرنا چاہئے۔ چونکہ نبوی اپنی طرف سے باتیں گزر گزر بیان کرتا ہے اس لئے اس کو اس وقت یہ باتیں سننی پڑی ہے۔ اگر اس کا علم یقینی ہو تا تو اپنے گھر کی حالات سے واقف ہوتا معلوم ہوا کہ وہ صرف اٹکل پنچ کی باتیں کرتا ہے۔

حکایت (۱۲) :- خطیب کریمہ الصوت خود را خوش آواز پنداشتے و فریاد بیفائدہ برداشتے گفتی نعیب غراب البین در پردہ الحان اوست یا آئیہ ان انکر الا صوت در شان اوست۔

ترجمہ :- ایک بد آواز خطیب اپنے آپ کو خوش آواز سمجھتا تھا اور شور بے فائدہ مچایا کرتا تھا۔ تو کہہ سکتا ہے کہ جدائی کے کٹے کی آواز اس کی آواز کے پردہ میں پوشیدہ ہے یا یہ آیت کہ سب سے بُری آواز گدھے کی ہے اس کی شان میں ہے۔

شعر :- إِذَا نَهَقَ الْخَطِيبُ أَبُو الْفَوَّارِ لَهْ صَوْتُ يَهْدُ اصْطَخْرَ فَارِسَ ترجمہ :- جب خطیب ابو الفوارس گدھے کی طرح چیختا ہے۔ اس کی آواز ایسی ہے کہ فارس کے اصطخر قلعہ کو گرا دیتی ہے۔

مردم قریہ بعلت جا ہے کہ داشت بلیتش را میکشیدند و از پیش را مصلحت نمیدیدند تا یکے از خطبائے آل اقلیم کہ با او عداوتے نہانی داشت بارے پر سیدن او آمدہ بود گفت ترا خوانبے دیدہ ام خیر باد گفت چه دیدی گفت چناں دیدم کہ ترا آواز خوش است و مردماں از انفاں تو در راحت خطیب اندریں نختے میندیشید و گفت جَزَاكَ اللّٰهُ ایں چه مبارک خوابست کہ دیدی کہ مرا بر عیب خود واقف گردانیدی معلوم شد کہ آواز ناخوش دارم و خلق از بلند خواندن من در رنجند عہد کردم کہ ازیں پس خطبہ نگویم مگر باہستگی۔

ترجمہ :- گاؤں کے لوگ اس مرتبہ کی وجہ سے جو وہ رکھتا تھا اس کی مصیبت برداشت کرتے تھے اور اس کے ستانے کو مصلحت نہیں دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ اس ولایت کے خطیبوں میں سے ایک خطیب جو اس کے ساتھ پوشیدہ طور پر دشمنی رکھتا تھا ایک مرتبہ اس کی مزاج پرسی کے لئے آیا تھا۔ اس نے اس خطیب سے کہا میں نے تیرے متعلق ایک خواب دیکھا ہے خدا خیر کرے۔ اس نے کہا تو نے کیا دیکھا جواب دیا میں نے ایسا دیکھا ہے کہ لوگ آپ کے کلمات سے راحت میں ہیں۔ خطیب مذکور نے اس معاملہ میں تھوڑی دیر سوچا اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے یہ کیسا مبارک خواب ہے جو تو نے دیکھا ہے کہ تو نے مجھ کو میرے عیب پر واقف کر دیا۔ معلوم ہو گیا کہ میں ناپسندیدہ آواز رکھتا ہوں۔ اور لوگ میرے زور سے پڑھنے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔

میں نے عہد کر لیا ہے کہ اس کے بعد خطبہ نہیں پڑھوں گا مگر آہستگی سے۔

قطعہ :-
 از صحبت دوستے بر نجم
 کا خلاق بدم حسن نماید
 عییم ہنر و کمال بیند
 خارم گل دیا سمن نماید
 کود شمن شوخ چشم بیاک
 تا عیب مرا بمن نماید

ترجمہ :- (۱) مجھے اس دوست کی صحبت سے تکلیف ہے جو میری بڑی عادتوں کو میرے سامنے اچھا ظاہر کرے۔

(۲) میرے عیب کو ہنر اور کمال سمجھے۔ میرے کانٹے کو گلاب اور چنبیلی بتائے۔

(۳) وہ دشمن بے حیا اور نڈر کہاں ہے۔ تاکہ میرا عیب مجھے بتائے۔

فرد :- ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش ہنر داند از جاہلی عیب خویش

ترجمہ :- وہ شخص جسکے سامنے لوگ اس کا عیب بیان نہیں کرتے۔ وہ جہالت کی وجہ سے اپنے عیب کو ہنر جانتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- خپلے ایک خطیب۔ خطبہ دینے والا۔ واعظ۔ کریم الصوت بھد سی آواز والا۔ فریاد

شور و غل۔ نجیب بروزن حبیب۔ کوئے کی آواز۔ غراب البین ایک قسم کا کوا جس کی چونچ اور پاؤں سرخ ہوتے ہیں

غراب البین یعنی جدائی کا کوا اس واسطے کہتے ہیں کہ عرب جاہلیت کا خیال اور عقیدہ تھا کہ جب آدمی گھر سے نکلے اور

وہ کوا نظر پڑے تو یہ اس بات کی دلالت ہے کہ اس میں اور اسکے مطلوب میں جدائی واقع ہوگی۔ (حاشیہ گلستان مترجم)

الحان لحن کی جمع ہے۔ آواز۔ ان انکر الاصوات الایۃ بلاشبہ تمام آوازوں میں ناپسندیدہ اور مکروہ آواز گدھے کی

ہے۔ اذا صرخ الخ جب ابو الفوارس نامی واعظ گدھے کے مانند بھوں بھوں کرتا ہے تو اس کی آواز سے فارس کا قلعہ

جس کا نام اصطر ہے لرز جاتا ہے۔ ابو الفوارس اس واعظ کی کنیت تھی۔ مردم قریہ اس گاؤں کے رہنے والے۔

بلینشس رامی کشند اس کی مصیبت کو لوگ برداشت کرتے تھے۔ از پیش اس کی ایذا رسانی۔ عداوتے نہانی

پوشیدہ طور پر دشمنی۔ ترا خواب دیدہ ام میں نے تیرے بارے میں ایک خواب دیکھا ہے۔ خیر باد خدا کرے۔ بہتر

ہی ہو۔ لختے تھوڑی دیر۔ بر نجم مجھے تکلیف پہنچتی ہے۔ یعنی مجھے اس دوست سے شدید تکلیف پہنچتی ہے جو میری

بد اخلاقی کو اچھا کہے۔ کو حرف استفہام۔ کہاں۔ وہ کہاں ہے۔ جاہل نادانگی۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اس

دوست سے جو تمہارے سامنے عیبوں کو ہنر ظاہر کرے وہ دشمن اچھا ہے جو تمہارے عیب تم پر ظاہر کرے۔

حکایت (۱۳) :- یکے در مسجد بطوع بانگ نماز گفتے بادائے کہ مستمعان را

از و نفرت بودے و صاحب مسجد امیرے بود عادل نیک سیرت نمیخواستش کہ دل

آزردہ گردو گفت اے جواں مرد مر ایں مسجد را موڈنان قدیمی اند کہ ہر یکے از ایشان

را پنج دینار مرتب داشتہ ام ترادہ دینار میدہم تا جائے دیگر روی بریں قول اتفاق

کردند پس از مدتے در گذرے پیش امیر باز آمدو گفت اسخداوند بر من حیف کردی

کہ بدو دینار ازاں بقعہ ام بیرون کردی کہ آنجا رفتہ ام بست دینار میدہند کہ جائے دیگر روم قبول نمی کنم امیر بخندید و گفت ز بہار نستانی کہ بہ پنجاہ دینار راضی گردند۔

ترجمہ :- ایک شخص مسجد میں خوشی خوشی اذان کہتا تھا اس طرح سے کہ سننے والوں کو اس سے نفرت ہوتی تھی۔ اور مسجد کا متولی ایک انصاف اور نیک سیرت آدمی تھا۔ جو نہیں چاہتا تھا کہ اس کا دل رنجیدہ ہوئے۔ اسے جو امر خاص کر اس مسجد کے لئے قدیمی مؤذن مقرر ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے میں پانچ دینار مقرر کئے ہوئے ہوں۔ تجھے میں دس دینار دیتا ہوں تاکہ تو اور کسی جگہ چلا جائے یہ بات دونوں میں طے ہو گئی مدت کے بعد ایک راستہ میں پھر امیر سے سامنا ہوا اور بولا کہ خداوند نعمت آپ نے میرے اوپر ظلم کیا کہ دس دینار کے بدلے مجھے اپنی اس جگہ سے باہر نکال دیا کیونکہ اب میں جہاں گیا ہوں میں دینار دیتے ہیں کہ میں دوسری جگہ چلا جاؤں اور میں ان کو قبول ہی نہیں کرتا ہوں۔ امیر ہنسنا اور بولا ہر گز نہ لینا یہاں تک کہ وہ پچاس دینار دینے پر رضامند ہو جائیں گے۔

شعر :- بہ تیشہ کس نخر اشد ز روئے خارا گل چنانکہ بانگ درشت تو میخراشد دل

ترجمہ :- کوئی شخص پھاڑو سے سخت پتھر جیسے مٹی کو نہیں چھیلتا۔ جیسا کہ تیری سخت آواز دل کو چھیلتی ہے۔ حل الفاظ و مطلب :- در مسجد مسجد میں۔ بعض نسخوں میں مسجد سنجاریہ ہے۔ اور ابراہیمی میں سنجار قلعہ سنجار شاہ کا نام ہے جو موصل کے قریب ہے۔ یہی سلطان سنجار کا مولد ہے۔ (حاشیہ گلستان مترجم) بطور طاء کے فتح کے ساتھ۔ معنی ہیں خوشی خوشی۔ بانگ اذان۔ مستمعان سننے والے۔ صاحب مسجد مسجد والا۔ یعنی متولی مسجد۔ عادل انصاف کرنے والا۔ مؤذنان قدیمی پڑانے مؤذن ہیں۔ مرتب وہ تنخواہ جو ماہ پر متعین ہو۔ اتفاق کر دند بات طے ہو گئی۔ گذرے ایک راستہ۔ بقعہ ٹکڑا۔ جگہ۔ ز بہار نستانی ہر گز مت لینا۔ پنجاہ دینار پچاس دینار۔ راضی گردند راضی ہو جائیں گے۔ تیشہ زمین کھودنے کا کدال۔ پھاڑو۔ خارا خاص قسم کا پتھر۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ پتھر کے ذریعہ اگر مٹی کھرچی جائے تو اس کے دل کو خراش کرنے والی آواز نکلتی ہے۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر کسی کے غیب کو اس پر ظاہر کرنا ہو تو سلیقہ سے کام لینا چاہئے۔ اس کے دل کو تکلیف نہ دینی چاہئے۔

حکایت (۱۴) :- ناخوش آوازے بہانگ بلند قرآن خواندے صاحب دلے روزے برو بگذشت و گفت ترا مشاہرہ چند ست گفت ہیچ گفت پس ایں زحمت بخود چرامید ہی گفت از بہر خدا میخواستہم گفت از بہر خدا دیگر نخواں۔

ترجمہ :- ایک بھدی آواز والا بلند آواز سے قرآن شریف پڑھ رہا تھا ایک خوش مزاج ایک دن اس کی طرف سے گذرنا اور کہنے لگا کہ تیری تنخواہ کتنی ہے۔ اس نے کہا کچھ نہیں۔ کہا پھر اپنے آپ کو تو اتنی تکلیف کیوں دیتا ہے؟ کہا میں خدا کے لئے پڑھتا ہوں اس نے کہا کہ خدا کے لئے پھر نہ پڑھنا۔

بیت :- گرتو قرآن بدیں نمط خوانی ببری رونق مسلمانی

ترجمہ :- اگر تو قرآن اس طریقہ سے پڑھیں گے۔ تو اسلام کی رونق کو ختم کر دیگا۔

حل الفاظ و مطلب :- ناخوش آواز سے وہ شخص جس کی آواز بہت بھدی ہو۔ بباگ بلند بلند آواز سے۔

قرآن خواند قرآن پڑھ رہا تھا۔ برو بگذشت اس کے پاس سے گذرا۔ مشاہرہ ماہواری تخواہ۔ چند ست کتنی ہے۔

رحمت تکلیف۔ لفظ رحمت اردو میں بھی مستعمل ہے۔ بہر خدا خدا کے واسطے۔ نمط طریقہ۔ روش۔ ببری ختم

کر دے گا۔ رونق مسلمانی اسلام کی رونق کو۔ مطلب یہ ہے کہ اگر اس طرح قرآن شریف کی تلاوت کرو گے تو

مسلمانوں کی عزت و آبرو کو خاک آلودہ کر دو گے۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ ایسا شخص جسکی آواز اچھی نہ ہو۔ بھدی ہو تو اسکو بلند آواز سے تلاوت نہیں کرنی چاہئے

بلکہ ہلکی آواز سے تلاوت کرنی چاہئے تاکہ اسکی آواز سن کر لوگ اس سے متنفر نہ ہو اور قرآن کے سننے سے اعراض نہ

پایا جائے۔

تمام شد باب چہارم بتوفیق اللہ و عونہ

ظفر بن مبین عفا اللہ عنہما

خادم التدریس مدرسہ مرادیہ مظفر نگر یوپی

باب پنجم در عشق و جوانی

(پانچواں باب عشق اور جوانی کے بیان میں)

حکایت (۱) :- حسن میمدی را گفتند سلطان محمود چندیں بندہ صاحب جمال دارد کہ ہر یکے بدلیج جہانے اند چگونہ افتادہ است کہ باہچ کدام از ایشان میلے و جتے ندارد چنانکہ بالیاز با آنکہ زیادت بحسنے ندارد گفت ہر چہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید۔

ترجمہ :- حسن میمدی سے لوگوں نے دریافت کیا کہ سلطان محمود اس قدر خوبصورت غلام رکھتے ہیں کہ جن

میں سے ہر ایک دنیا کا ایک عجیب تحفہ ہے پھر یہ کیا بات ہے کہ بادشاہ ان میں سے کسی کے ساتھ رغبت اور محبت

نہیں رکھتا جتنا کہ ایاز کے ساتھ حالانکہ وہ زیادہ خوبصورت نہیں ہے، حسن میمدی نے کہا کہ جو چیز دل میں اتر جاتی

ہے آنکھ میں اچھی معلوم ہوتی ہے۔

نشان صورت یوسف دہد بنا خوبی

فرشتہ اش بنماید بچشم محبوبی

کسے بد بدہ انکار گر نگاہ کند

وگر بچشم ارادت نگہ کند در دیو

قطعہ :-

ترجمہ :- (۱) اگر کوئی مخالف کی نگاہ سے دیکھے گا۔ تو یوسف علیہ السلام کی صورت بھی خراب بتائے گا۔
(۲) اور اگر عقیدت کی نظر سے شیطان کو دیکھے گا۔ تو نگاہِ محبوبی میں وہ اس کو فرشتہ دکھائی دے گا۔

مثنوی :- ہر کہ سلطان مرید او باشد
گر ہمہ بد کند نگو باشد
وانکہ رایادشہ بیند ازد
ککش از خیل خانہ نواز د

ترجمہ :- (۱) وہ شخص جس کا بادشاہ ارادت مند ہو۔ اگر وہ تمام بُرے کام کرے تو اچھے شمار کئے جائیں گے۔
(۲) اور جس شخص کو بادشاہ نگاہ سے گرا دے۔ تو کوئی اس پر خاندان والوں میں سے بھی نوازش نہ کرے گا۔
حل الفاظ و مطلب :- باب ع جمع ابواب، دیباچہ۔ معنی دروازہ۔ لیکن یہاں مجاز اھستہ کتاب مراد ہے۔
پنجم یہ عدد درجی ہے۔ اسکے معنی ہیں پانچواں۔ (عدد درجی اس عدد کو کہتے ہیں جو مرتبہ کو بیان کرنے کیلئے آتا ہے۔)
باب پنجم مرکب تو صلی ہے۔ پانچواں باب۔ عشق ع بہت محبت کرنا۔ محمود بادشاہ کا نام ہے۔ جنہیں اتنے۔
صاحب جمال خوبصورت۔ حسن والے۔ دارد داشتن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ رکھتا ہے۔ بدیع ع
انوکھا۔ نادر۔ عجیب۔ ایاز سلطان محمود کے غلام کا نام ہے۔ میلے میلان۔ رغبت۔ محسنے اس میں کی تغیر کے لئے
ہے۔ کوئی حسن۔ نگو اچھی۔ انکار باب افعال کا مصدر ہے۔ معنی ہیں، اعتقاد نہ ہونا۔ ارادت عقیدت۔ دیو
شیطان۔ یہاں بد صورت کو دیو سے تشبیہ دی گئی ہے۔ نشان دہد بیان کر دے۔ ناخوبی خوبی نہ ہو یعنی بُرائی۔ اس
حکایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ (۱) عشق کے لئے حسن و جمال کا ہونا ضروری نہیں۔ (۲) جس کو بادشاہ پسند
کرے اس کے سارے عیب ہنر بن جاتے ہیں۔ (۳) اگر کوئی شخص کسی کو بُری نظر سے دیکھے اور اس سے بغض
و حسد رکھے تو اس کی ساری خوبیاں اس کو بُری ہی نظر آتی ہیں۔

حکایت (۲) :- گویند خواجہ را بندہ نادر الحسن بود باوے بسبیل موذت و دیانت
نظرے داشت با یکے از دوستان گفت در لیغ این بندہ من با حسن و شما کلمے کہ دارد اگر
زباں دراز و بے ادب نبودے چہ خوش بودے گفت اے برادر چوں اقرار دوستی کردی
توقع خدمت مدار کہ چوں عاشقی و معشوقی در میاں آمد مالکی و مملو کی برخاست۔

ترجمہ :- اوگ کہتے ہیں کہ ایک سردار کے پاس ایک عجیب حسین غلام تھا۔ اس پر دوستی اور پرہیزگاری کے
طریقے سے نظر رکھتا تھا۔ اس نے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست سے کہا۔ افسوس ہے کہ یہ میرا غلام اس قدر
حسن اور خصلتیں جو یہ رکھتا ہے اگر زبان دراز اور بے ادب نہ ہوتا تو کیا اچھی بات ہوتی۔ وہ کہنے لگا کہ بھائی
صاحب جب آپ نے دوستی کا اقرار کر لیا تو خدمت کی امید نہ رکھے۔ کیونکہ جب عاشقی و معشوقی درمیان میں آگئی
تو مالکی اور غلامی کی بات اٹھ گئی۔

قطعہ:- خواجہ بابتہ پری رخسار چوں در آید بازی و خندہ
چہ عجب کو چو خواجہ حکم کند ویں کشد بار ناز چوں بندہ

ترجمہ:- مالک خوبصورت غلام کے ساتھ۔ جب کھیل کود اور ہنسی مذاق کرنے لگا۔

(۲) تو کیا تعجب ہے کہ وہ غلام مالک کی طرح حکم کرنے لگے۔ اور یہ ناز کا بوجھ غلام کی طرح اٹھائے۔

بیت:- غلام آبلش باید و خشت زن بود بندہ ناز نیں مشیت زن

ترجمہ:- غلام پانی کھینچنے والا اور اینٹیں بنانے والا ہونا چاہئے۔ کیونکہ ناز نین غلام گھونے مارنے والا ہوتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- نادرا الحسن نادر حسن والا۔ اس جیسا حسن کم یاب ہو۔ سبیل راستہ۔ جمع سبیل۔ مودت

محبت۔ دیانت ایمان داری۔ مراد پرہیز گاری ہے۔ شاکل عادتیں۔ فصلتیں۔ بودے ماضی تمنائی ہے۔ ہوتے۔

قرار دوستی مرکب اضافی ہے، دوستی کا اقرار۔ توقع کاف کی تشدید اور ضمہ کے ساتھ۔ امید۔ آب کش پانی کھینچنے

والا۔ بار ناز مرکب اضافی ہے، ناز کا بوجھ۔ خشت زن اینٹ بنانے والا۔ ناز نین معشوق۔ غلام آب کش

و خشت زن سے مراد محنتی غلام ہے۔

خلاصہ:- اس حکایت سے معلوم ہوا کہ عشق و محبت ہو جانے کے بعد غلاموں اور شاگردوں سے بھی خدمت

کی امید نہ رکھنی چاہئے۔ اس لئے کہ جب محبت پیدا ہو جائے گی تو خدمت گزاروں کے قلب و جگر سے ہیبت

و دبدبہ ختم ہو جائے گا۔ اور بے تکلفی و گستاخی درمیان میں پیدا ہو جائے گی۔ لہذا اگر آقا اور استاد اپنے غلاموں اور

شاگردوں کو کنٹرول میں رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ غلاموں اور شاگردوں کے ساتھ بے تکلفانہ گفتگو نہ کرے۔

حکایت (۳):- پار سائے را دیدم بہ محبت شخصے گرفتار نہ طاقت صبر نہ یارائے
گفتار چنداں کہ ملامت دیدے و غرامت کشیدے ترک تصابی نکردے گفتے۔

ترجمہ:- میں نے ایک پرہیزگار کو دیکھا کہ ایک شخص کی محبت میں گرفتار تھا نہ صبر کی طاقت تھی نہ بات کرنے

کی۔ وہ جس قدر ملامت سنتا اور سختیوں کو برداشت کرتا۔ لیکن عشق بازی ترک نہ کرتا اور کہتا۔

قطعہ:- کوتہ غنم ز دامن دست در خود بزنی بہ تیغ تیزم
بعد از تو ملاذ و ملجائے نیست ہم در تو گر یزم ار گر یزم

ترجمہ:- (۱) میں تیرے دامن سے ہاتھ کوتاہ نہ کروں گا۔ اگرچہ تو مجھے تیز تلوار سے مار ڈالے۔

(۲) تجھے چھوڑ کر میرے لئے کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ میں اگر بھاگوں گا تو تیری ہی طرف بھاگوں گا۔

بارے ملا متش کردم و کفتم عقل نفیست را چہ شد کہ نفس خسیست غالب آمد
زمانے بفکرت فرورفت و گفت۔

ترجمہ :- ایک مرتبہ میں نے اس کی ملامت کی اور میں نے کہا تیرے پاکیزہ عقل کو کیا ہو گیا۔ کہ تیرا کمینہ نفس ناب آگیا۔ تھوڑی دیر سوچتا رہا اور بولا۔

قطعہ :- ہر کجا سلطان عشق آمد نماید
قوت بازوئے تقویٰ را محل
پاک دامن چوں زید بیچارہ
اوفتادہ تا گریباں در و حل

ترجمہ :- (۱) جس جگہ عشق کا بادشاہ آگیا۔ تو قوت بازو اور پرہیزگاری کی جگہ نہیں رہتی۔

(۲) پاک دامن کیونکر رد سکتا ہے۔ جو بیچارہ گریبان تک دلدل میں پھنسا ہوا ہو۔

حل الفاظ و مطلب :- رائے گفتار گفتگو کرنے کی قدرت۔ غرامت مصیبت، تکلیف۔ تصالی عشق۔ غلم نہ کروں گا۔ بڑی تو مارے۔ عقل نفیس مرکب تو صغی ہے، عمدہ عقل۔ بہترین عقل۔ نفس خیس یہ بھی مرکب تو صغی ہے۔ بُرائی نفس۔ ذلیل نفس۔ زید جینا، زندگی پانا۔ دحل دلدل۔ کچھڑ۔

خلاصہ حکایت :- اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو آدمی کسی کی محبت میں مبتلا ہو جائے تو پھر اس کو کسی کی نصیحت اثر نہیں کرتی۔ ایسے آدمی کو نصیحت کرنا ہی بے کار ہے۔

حکایت (۴) :- یکے را دل از دست رفته بود و ترک جاں گفتہ ^{مطمح} نظرش جائے
خطرناک و مظنہ ہلاک نہ لقمہ مصور شدے کہ بکام آید یا مرغی کہ بدام افتد۔

ترجمہ :- ایک شخص کا دل ہاتھ سے چلا گیا تھا اور جان جان جانے کے متعلق کہہ چکا تھا، اور جس جگہ پر اسکی نظر پہنچی تھی۔ وہ بڑی خطرناک اور ٹھیک جگہ تھی نہ ایسا لقمہ تھا کہ حلق تک پہنچ جائے گا۔ نہ ایسا پرندہ جو جال میں پھنس جائے

بیت :- چو در چشم شاہد نیاید زرت
زرو خاک یکساں نماید برت

ترجمہ :- جب معشوق کی نگاہ میں تیرا روپیہ نہ آئے۔ تو روپیہ اور خاک تیرے نزدیک یکساں ہوں گے۔

حل الفاظ و مطلب :- رفته بود ماضی بعید کا صیغہ ہے۔ چلا گیا تھا۔ ترک جاں گفتہ اس نے جان دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ ^{مطمح} نظر مقصد۔ جائے خطرناک یعنی وہ جگہ ایسی خطرناک تھی کہ وہاں اس کی جان جانے کا خوف تھا۔ نہ لقمہ یعنی معشوق نہ کا لقمہ نہیں تھا۔ کہ حلق کے نیچے اتر جاتا۔ دام جال۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ عشق مجازی میں جب عاشق کامل ہوتا ہے۔ تو محبوب کی یاد میں فنا ہو جاتا ہے۔ اور مقصود اور مطلوب کے حصول کی فکر میں رہتا ہے۔ اسی طرح عاشقان الہی کو سمجھنا چاہئے کہ وہ بھی محبوب و معشوق کی یاد میں مست ہو جاتے ہیں۔ اور دنیا و مافیہا سے غافل ہو جاتے ہیں۔ چو در چشم شاہد جب معشوق کی نظر میں۔ زرت تیرا سونا۔ تیرا روپیہ۔ برت تیرے نزدیک۔ مطلب یہ ہے کہ اگر معشوق کی نظر میں تیرے روپے پیسے کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے تو پھر سونا اور مٹی تیرے لئے دونوں برابر ہیں۔ سونے کو مٹی پر کوئی فضیلت نہیں ہے اس لئے کہ سونا حصول مطلوب کا ذریعہ ہے خود مطلوب و مقصود نہیں ہے۔

بارے نصیحتش گفتند ازیں خیالِ محال تجنب کن خلقے ہم بدیں ہوس کہ تو
داری اسیرندوپائے دل در زنجیر بنالید و گفت۔

ترجمہ :- ایک مرتبہ یاروں نے اس کو نصیحت کی کہ اس ناممکن خیال سے پرہیز کر ایک مخلوق اس حرص کی وجہ سے جو تو رکھتا ہے قیدی ہے اور ان کے دل کا پاؤں زنجیر میں جکڑا ہوا ہے وہ عاشق رویا اور کہا۔

قطعہ :- دوستاں گو نصیحتم مکید کہ مرادیدہ بر ارادتِ دوست
جنگ جو یاں بزورِ پنچہ و کف دشمنان را کشند و خواباں دوست

ترجمہ :- (۱) دوستوں سے کہہ دو کہ مجھے نصیحت نہ کریں۔ اس لئے کہ میری نظر صرف اس کی خواہش پر ہے۔
(۲) لڑنے والے لوگ پنچہ اور بازو کے زور سے۔ دشمنوں کو مارتے ہیں اور خوبصورت لوگ دوستوں کو۔

شرطِ مودت بنانشد باندیشہ جان دل از مہر جاناں بر گرفتن۔

ترجمہ :- محبت کی شرط یہ نہیں ہے کہ جان کے اندیشے کی وجہ سے معشوق کی محبت سے دل اٹھالیں۔
حل الفاظ و مطلب :- محال میم کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ ناممکن۔ تجنب پرہیز کرنا۔ ہوس ہاؤ کے فتح اور واؤ کے کسرہ کے ساتھ لائی۔ اسیر اند مقید ہیں۔ بنالید واحد غائب کا صیغہ ہے۔ رویا۔ مرادیدہ میری آنکھ۔ کف ہاتھ کا بازو، مونڈھا۔ خواباں دوست اس جملہ کا عطف دشمنان را پر ہے۔ پوری عبارت اس طرح ہے خواباں دوست را کشند مودت دوستی، محبت۔ اندیشہ جان مرکب اضافی ہے۔ جان کا اندیشہ۔ مہر محبت۔
مطلب یہ ہے کہ عاشق معشوق کی وجہ سے ہزاروں مصیبتیں اور تکلیفیں برداشت کرتا ہے اور اگر جان کے خطرہ کی وجہ سے عاشق معشوق سے کنارہ کش ہو جائے تو یہ محبت نہیں ہے بلکہ شرط محبت یہ ہے کہ چاہے جان چلی جائے لیکن معشوق کے وصل کی فکر میں رہے۔

ابیات :- تو کہ در بند خویشتن باشی عشق بازی دروغ زن باشی
گر نشاید بدوست رہ بردن شرطِ عشق ست در طلب مردن

ترجمہ :- (۱) اگر تو اپنی فکر میں رہے گا۔ تو تیرا عشق بازی کا دعویٰ جھوٹ ہو گا۔

(۲) اگر دوست کے راستہ تک پہنچنا ممکن نہ ہو۔ تو عشق کی شرط ہے دوست کی تلاش میں مر جانا۔

فرد سے گردست رسد کہ آستینش گیرم ورنہ بروم بر آستانش میرم

ترجمہ :- اگر ہاتھ پہنچے تو میں اس کی آستین پکڑوں۔ ورنہ جاؤں اور اس کے دروازہ پر مرجاؤں۔

متعلقانش را کہ نظر در کار او بود و شفقت بروز گار او پندش دادند و بندش نہادند۔

ترجمہ :- اس کے رشتہ دار جو اس کے کاموں کو دیکھ رہے تھے اور اس کے حال پر مہربانی کرتے تھے۔ انہوں نے

اور کو نصیحت کر اور اس کو قید کر دیا۔

۱۷ شمر۔ درد اکہ طیب صبر میفرماید ویں نفس حریص را شکر بیاید
ترجمہ:- بڑے افسوس کی بات ہے کہ حکیم تو پر ہیز مانتا ہے۔ اور اس حریص نفس کو شکر کی خواہش ہے۔

۱۸ بیت۔ آں شنیدی کہ شاہدے بہ نہفت بادل از دست دادہ میمانت
تا ترا قدر نویشتن باشد پیش ہشمت چہ قدر من باشد

ترجمہ:- (۱) تو نے دو بات سنی ہے کہ ایک معشوق تنہائی میں ایک عاشق سے کہہ رہا تھا۔

(۲) جب تک تجھے اپنی قدر ہوگی۔ تو تیری نظر کے سامنے میری کیا قدر ہوگی۔

۱۹ اصل الفاظ و مطلب:- عشق باز عشق کرنے والے۔ بدوست رہ بردن دوست کے قریب تک پہنچنا۔

شرط عشق مرکب اضافی ہے۔ عشق کی شرط۔ یعنی دوستی اس کا نام نہیں ہے کہ صرف اپنی فکر ہو بلکہ دوستی یہ ہے

کہ اگر معشوق تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو اس کی طلب و جستجو میں اپنے آپ کو کھودے۔ گردست رسید اگر باتو

سہو پختہ۔ گیرم میں پختہ لیتا۔ بروم میں جاتا۔ متعلقش اس کے متعلقین۔ شفقت مہربانی۔ پندش دانند اس کو

انصیت کی۔ ضییب ڈاکٹر، حکیم، معالج۔ جمع اطباء۔ صبر روکنا۔ نفس حریص مرکب تو ملتا ہے۔ اپنی نفس۔

شنیدی تو نے سنا ہے۔ شاہد رخ گواہ۔ یہاں معشوق کے معنی میں ہے۔ دردا ہائے درہائے افسوس، اخیر میں الف

کثرت کے لئے ہے۔ نہفت پوشیدہ رکھا۔ چھپایا۔ تا ترا تاکہ تجھ کو۔ قدر من میری عزت۔ مطلب یہ ہے کہ ایک

معشوق اپنے عاشق سے کہہ رہا ہے کہ تجھے میں اپنا عاشق اسی وقت خیال کروں گا جبکہ تو میری یاد میں اپنے آپ کو

کھودے۔ اس لئے کہ جب تک تجھے اپنی ہی فکر ہوگی تو میری عزت تیری نظر میں کیا ہو سکتی ہے۔

آوردہ اند کہ مر آں پادشاہزادہ را کہ رخ نظر او بود خبر کردند کہ جوانے بر سر

ایں میدان مدامت می نماید خوش طبع شیریں زبان سخنہائے لطیف میگوید و نکبتہائے

بدایع ازو میشنوند چنین معلوم می شود کہ شورے در سردارد و سوزے در جگر و شیدا

عفت می نماید پس دانست کہ دل آویختہ دوست و اس گرد بلا ایگنختہ او مرکب بجانب

وراند چوں دید کہ شاہزادہ ہنزدیک او عزم آمدن دارد بگریست و گفت۔

ترجمہ:- لوگوں نے بیان کیا ہے کہ خاص اسی شہزادے کو جس پر اس کی نظر تھی خبر کی کہ ایک جوان اس میدان

میں ہمیشہ آتا ہے۔ وہ خوش طبع اور شیریں زبان ہے پاکیزہ اور لطیف باتیں کہتا ہے۔ اور لوگ اس سے اجتناب

کرتے سنتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ سر میں عشق اور جگر میں سوز بھی رکھتا ہے۔ اور عاشق جیسا معلوم ہوتا

ہے۔ شہزادہ سمجھ گیا کہ وہ میرا عاشق ہے اور یہ مصیبت کی گرداسی کی اٹھائی ہوئی ہے۔ گھوڑا اس عاشق کی طرف

دو ایجاب دیکھا کہ شاہزادہ اس کے پاس آنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اور دروہ لریہ شعر پڑھتا ہے۔

بیت:۔ آنکس کہ مرا بکشت و باز آمد پیش مانا کہ دلش بسوخت بر کشتہ خویش

ترجمہ:۔ جس شخص نے کہ مجھے مارا اور پھر میرے سامنے آیا۔ شاید کہ اس نے دل کو اپنے بقول پر نرم آیا۔

چند انکہ ملا لفت کرد و پرسید کہ چونی و از کجائی و چہ نام داری و چہ صنعت دانی
جوان اور قعر نکر مودت چناں غریق ماندہ کہ مجال نفس نداشت۔

ترجمہ:۔ شاہزادہ نے بہت نرمی کی۔ اور پوچھا کہ تو کیسا ہے کہاں سے آیا ہے۔ اور تیرا نام کیا ہے۔ اور تو کیا کام جانتا ہے۔ جوان محبت کے دریا کی گہرائی میں اتاڑا ہوا تھا کہ سانس لینے کی بھی طاقت نہ رکھتا تھا۔

صل الفاظ و مطلب:۔ مراں خاص کر۔ رخ نظر منظور شدہ۔ مداومت ہمیشہ رہنا۔ بیٹگی۔ خبر کردن خبر کی۔ خوش طبع خوش مزاج۔ شیریں زباں اچھی اچھی باتیں کرنے والا۔ لطیف پاکیزہ۔ بدیع عجیب۔ الوکھا۔ جنس معلوم می شود ایسا معلوم ہوتا ہے۔ شور جنون عشق۔ سوز آکلیف، درد، جگر، دل۔ مرکب سواری۔ عزم پختہ ارادہ۔ مانا اصل میں مہمان تھا، در حقیقت۔ آنکس جو شخص۔ مرا مجھ کو۔ ملا لفت مہربانی۔ پرسید اس نے پوچھا۔ چونی حرف استفہام ہے تو کیسا ہے۔ وچہ نام داری اور تیرا نام کیا ہے۔ صنعت پیشہ، ہنر، قعر گہرائی۔ مودت محبت، دوستی۔ غریق ماندہ عشق میں ڈوبا ہوا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ وہ محبوب کی یاد میں اس طرح مستغرق تھا کہ بولنے اور کلام کرنے کی بھی اسے طاقت نہیں تھی۔

بیت:۔ اگر خود ہفت سبع از بر بخوانی چو آشفستی الف، باء، تا، ندانی

ترجمہ:۔ اگر تو قرآن کی ساتوں منزلیں حفظ پڑھ لے۔ جب تو عاشق ہو گیا تو الف، باء، تا بھی یاد نہیں رہے گی۔

گفتا سخن با من چرا نگوی کہ ہم از حلقہ درویشا نم بلکه حلقہ بگوش ایشا نم انگہ بقوت
استینا س محبوب از میان تلاطم امواج محبت سر بر آورد و گفت۔

ترجمہ:۔ شاہزادہ نے کہا تو مجھ سے باتیں کیوں نہیں کرتا ہے۔ کہ میں خود فقیر کی جماعت کا آدمی ہوں بلکہ ان کا غلام ہوں۔ اس وقت محبوب کے مانوس کرنے کی قوت سے محبت کی موجوں کے تلاطم سے سر اٹھایا اور کہنے لگا۔

شعر:۔ عجب ست با وجودت کہ وجود من بماند تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند

ترجمہ:۔ تعجب ہے کہ تیرے ہوتے ہوئے میرا وجود باقی ہے۔ تو کلام کرنے لگے اور مجھ کو بھی گفتگو کی طاقت رہے۔

ایں بگفت و نعرہ بزد و جان بحق تسلیم کرد۔

ترجمہ:۔ یہ کہا اور نعرہ مارا اور جان حق تعالیٰ کو سونپ دی۔

بیت :- عجب از کشتہ بناشد بدر خیمہ دوست عجب از زندہ کہ چوں جاں بدر آورد سلیم
ترجمہ :- جس نے دوست کے دروازے پر جان دیدی اس پر تعجب نہیں۔ تعجب تو اس پر ہے جو دوست کے
دروازے سے زندہ لوٹ آئے کہ کس طرح زندہ جان سلامت لے کر واپس آگیا۔

حل الفاظ و مطلب :- ہفت سہ یعنی قرآن کریم کی سات منزلیں جس کا مجموعہ فی بشوق ہے اور یہ تمام
قرآن کریم کی منزلیں ہیں جس کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے دن سورہ فاتحہ سے سورہ مائدہ تک۔ دوسرے روز سورہ
مائدہ سے سورہ یونس تک۔ تیسرے روز سورہ یونس سے سورہ بنی اسرائیل تک۔ چوتھے روز سورہ بنی اسرائیل سے
سورہ شعراء تک۔ پانچویں روز سورہ شعراء سے سورہ صافات تک۔ چھٹے روز سورہ صافات سے سورہ ق تک۔ ساتویں
روز سورہ ق سے آخر تک۔ اسی طریقہ سے تلاوت کلام اللہ کی جاتی تھی۔ اور سات دن میں ختم کر
تھے۔ اور طریقوں سے بھی تلاوت قرآن اور ختم قرآن سات روز میں کیا جاتا تھا۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ ہفت
سہ کی طرف مضاف ہے اور ہفت سے ہفت قرأت مراد ہے۔ جو سات قاریوں کی طرف منسوب ہیں۔ مطلب
یہ ہے کہ اگرچہ قرآن کی ساتوں منزلیں تو از بر یاد کر لے لیکن اگر تو عشق کی میدان میں آجائے تو الف با تا
بھی بھول جائیگا۔ یعنی کچھ یاد نہیں رہیگی۔ گفتا اس نے کہا۔ چراغی تو بات کیوں نہیں کرتا۔ حلقہ بگوش غلام
استیاس مانوس کرنا۔ تلاطم موجیں مارنا۔ یہاں محبت کو دریا سے تشبیہ دی ہے اور اس کی موجوں کے تھیزوں کا
تلاطم امواج کہا ہے۔ عجب است تعجب ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تعجب خیر بات یہ ہے کہ تیرے وجود کے ہوج
ہوئے میرا علاحدہ سے وجود باقی ہے۔ تو بات کرنا شروع کرے اور اس کے باوجود میرے اندر بولنے کی طاقت باقی
رہے۔ اس نے یہ بات کہی اور ایک چٹخ ماری اور دار فانی کو چھوڑ کر دار بقا کی طرف رحلت فرمائی۔

حکایت (۵) :- یکے را از متعلمان کمال بچتے بود و طیب لچتے معلم از انجا کہ جس
بشریت ست با حسن بشرہ او معاملتے داشت ز جرد تو بنچے کہ بر کو دکان دیگر کر دے در
حق توے روانداشتے وقتے کہ بخلو تش دریا فتنے گفتے۔

ترجمہ :- (ایک استاد کے) شاگردوں میں سے ایک شاگرد بہت خوبصورت اور خوش آواز تھا۔ استاد بوج
تقاضائے بشریت اس کی خوبصورتی سے ایک قسم کی دل چسپی رکھتا تھا اور وہ سختی ڈانٹ ڈپٹ کہ دوسرے لڑکوں
کرتا تھا اس کے حق میں جائز نہیں رکھتا تھا۔ اگر اس کو تنہائی میں پاتا تو کہہ دیتا تھا۔

قطعہ :- نہ آنچناں بتو مشغولم اے بہشتے روی کہ یادِ خوشنم در ضمیر می آید
ز دیدنت نتوانم کہ دیدہ بر بندم گراز مقابلہ بنم کہ تیری آید

ترجمہ :- (۱) اے بہشتی صورت میں تیرے ساتھ ایسا مشغول نہیں ہوں۔ کہ اپنی یادِ کبھی میرے دل میں آتی ہو
(۲) مجھ سے یہ ممکن نہیں کہ تیرے دیکھتے دیکھتے آنکھ بند کر لوں۔ اگرچہ میں یہ دیکھ لوں کہ سامنے سے تیرا آ رہا ہے

حل الفاظ و مطلب :- محلمان معلم کی جمع ہے۔ طالب علم۔ شاگرد۔ علم حاصل کرنے والے۔ بہجت خوبصورتی۔ معلم پڑھانے والا۔ استاد۔ جس احساس کرنا۔ احسن عمدہ۔ بشرہ کھال۔ مراد یہاں چہرہ ہے۔ زجر اٹنا۔ توبخ سرزنش کرنا۔ بتو تجھ سے۔ تیرے ساتھ۔ بہشتی روی بہشتی چہرہ۔ ضمیر دل۔ مقابلہ سامنے۔
 حکایت سے معلوم ہوا کہ جب عشق مجازی میں معشوق کا ہر عیب ہنر معلوم ہوتا ہے تو عشق حقیقی رکھنے والوں
 و بھی حق سبحانہ و تعالیٰ کا ہر فعل پسندیدہ نظر آئے گا۔ اور وہ اس پر راضی رہیں گے۔

بارے پسرش گفت چند آنکہ در آداب درس من نظر میفرمائی در آداب نفسم
 ہمچنین تامل می فرمائی تا اگر در اخلاق من ناپسندے بینی کہ مرا آں پسندیدہ ہی نماید
 برانم اطلاع فرمائی تا بہ تبدیل آں سعی کنم گفت اے پسر ایں سخن از دیگرے پرس
 کہ آں نظر کہ مرا باتست جز ہنرمی بینم۔

ترجمہ :- ایک مرتبہ اس لڑکے نے استاد سے کہا کہ جس قدر کہ آپ میرے پڑھانے کے آداب میں نظر رکھتے
 ہیں میرے اخلاق کے درست کرنے میں بھی اسی طرح توجہ فرمائیے۔ اگر میری عادتوں میں آپ ناپسندیدہ بات
 دیکھیں کہ خاص طور پر وہ عادت مجھے اچھی معلوم ہوتی ہو۔ آپ مجھ کو اس پر اطلاع فرمادیجئے تاکہ اس کے بدلنے
 کی میں کوشش کروں۔ استاد نے فرمایا کہ اے بیٹا یہ بات کسی اور آدمی سے دریافت کر لو اس لئے کہ میری جو نظر
 محبت تیرے ساتھ ہے اس کی وجہ سے میں ہنر کے سوا کچھ نہیں دیکھتا ہوں۔

قطعہ :- چشم بداندیش کہ بر کندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر
 در ہنرے داری و ہفتاد عیب دوست نہ بیند بجز آں یک ہنر

ترجمہ :- (۱) خدا کرے کہ دشمن کی آنکھیں نکال لی جائیں۔ اس لئے کہ اس کی نظر میں ہنر بھی عیب معلوم
 ہوتے ہیں۔

(۲) اگر تیرے اندر ایک ہنر ہے اور ستر عیب ہیں۔ تو دوست ایک ہنر کے سوا کچھ نہیں دیکھے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- آداب درس مرکب اضافی ہے۔ آداب مضاف اور درس مضاف الیہ ہے۔
 پڑھانے کے طریقے۔ تامل میم کی تشدید اور ضمہ کے ساتھ۔ غور کرنا۔ اخلاق عادات، اطلاع، خبر دینا۔
 بداندیش دشمن، مخالف۔ بر کندہ باد اللہ کرے کہ وہ ٹوٹ پھوٹ کر خراب ہو جائے۔ یہ جملہ درمیان میں معترضہ
 ہے جس میں دشمن کی آنکھ کے لئے بدو علم مقصود ہے۔ ہنرے میں کی تکمیل کے لئے ہے۔ کوئی ہنر۔ مطلب یہ
 ہے کہ عاشق کے سامنے معشوق کی برائی بھی ہنر ہی معلوم ہوتی ہے۔

حکایت (۶) :- شے یاد دارم کہ یار عزیزم از در در آمد چنانا بے خود از جای

بر جستم کہ چراغم بہ آستین کشتہ شد۔

ترجمہ :- مجھے ایک رات کی بات یاد ہے کہ میرا پیارا دوست دروازے سے آیا میں ایسا دیوانہ ہو کر اپنی جگہ سے اٹھا کر چراغ میری آستین سے بچھ گیا۔

شعر :-
سَرِی طَیْفٌ مَّنْ یَجْلُو بِطَلْعَتِهِ الدُّجَى
فَقُلْتُ لَهُ اَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرَحَبًا

ترجمہ :- رات کو اس شخص کا خیال آیا جو اپنی پیاری صورت سے تاریکی کو روشن کر دیتا ہے تو میں نے اس سے اہلا و سہلا مرحبا کہا۔

بشست و عتاب آغاز کرد کہ در حال کہ مرا بیداری چراغ بکشتی بچہ معنی گفتیم
بدو معنی یکے آنکہ گمان بردم کہ آفتاب بر آمد و دیگر آنکہ اس بیتم بخاطر گذشت۔

ترجمہ :- وہ بیٹھ گیا اور غصہ شروع کیا کہ جیسے ہی تو نے مجھے دیکھا چراغ بجھا دیا ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا درودج سے ایک تو یہ ہے کہ میں نے خیال کیا کہ دن نکل آیا۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ شعر میرے خیال میں آیا۔

قطعہ :-
چوں گرانے بہ پیش شمع آید خیزش اندر میان جمع بکش
ور شکر خندہ ایست شیریں لب آستینش بگیرد شمع بکش

ترجمہ :- (۱) جب کوئی بد صورت شمع کے سامنے آئے۔ تو اٹھ اور اس کو محفل میں مار ڈال۔

(۲) اور اگر کوئی ہنس مکھ اور شیریں لب آجائے۔ تو اس کی آستین پکڑ اور شمع بجھا دے۔

حل الفاظ و مطلب :- در آمد داخل ہوا۔ آیا۔ کشتہ شد مر گیا۔ یہاں بجھ جانے کے معنی میں ہے۔ یعنی چراغ بجھ گیا۔ سرنی رات کو آیا۔ طیف خیال۔ بجلو روشن کر دیتا ہے۔ طلعت صورت۔ دُجی تاریکی۔ اہلا و سہلا مرحبا سب مبارکبادی کے کلمات ہیں۔ عتاب آغاز ناراضگی شروع کر دی۔ بچہ معنی کس وجہ سے۔ آفتاب بر آمد سورج طلوع ہو گیا۔ گران بوجھ۔ یعنی جس آدمی کو دیکھ کر طبیعت میں گرانی ہو۔ شمع بکش چراغ بجھا دے تاکہ اندھیرے میں لپٹنے چمٹنے کا موقع خوب مل جائے۔ اور بوس و کنار رکھا جائے۔

اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ کسی عاشق کو معشوق کی ملاقات کے موقع پر قابو سے باہر نہ ہونا چاہئے۔ لیکن اگر بے مہری میں کوئی غلط حرکت ہو جائے تو اس کی بہتر تاویل کر لینی چاہئے۔ ورنہ ایک دوسرے سے نفرت اور دوری پیدا ہو جاتی ہے۔

حکایت (۷) :- یکے دو سے راکہ زما نہا ندیدہ بود گفت کجائی کہ مشتاق بودم گفت
مشتاقی بہ کہ ملولی۔

ترجمہ :- ایک شخص نے ایک ایسے دوست سے جسے عرصہ دراز سے نہیں دیکھا تھا۔ کہا کہ تو کہاں ہے میں (عرصہ) عاشق تھا اس نے کہا مشتاق رہنا (سیر ہو کر) آگئے سے اچھا ہے۔

مثنوی :- دیر آمدی اے نگارِ سرمست زودتِ ندیمِ دامنِ از دست
معتوقہ کہ دیر دیر بیند آخر بہ از آنکہ سیر بیند

ترجمہ :- (۱) اے سرمست معشوق تو دیر میں آیا ہے۔ میں تیرا دامن جلد ہاتھ سے نہ چھوڑوں گا۔
(۲) جس معشوق کو کبھی دیکھنے کو (موقع) مل جاتا ہو۔ (آخر) اس سے بہتر ہے کہ جی بھر کر دیکھیں۔

طیفہ :- شاہدے کہ بارِ فیقاں آید بجھا کردن آمدہ است بحکمِ آنکہ از غیرت
و مضائقِ خالی نباشد۔

ترجمہ :- معشوق اگر اپنے دوستوں کے ساتھ آئے تو ظلم کرنے کے لئے آیا ہے اس واسطے کہ (اس کا یہ آنا) غیرت اور مخالفت سے (عاشق کے لئے) خالی نہ ہوگا۔

بیت :- إِذَا جِئْتَنِي فِي رُفْقَةٍ لِّتُرْوِدَنِي وَإِنْ جِئْتَ فِي صَلَاحٍ فَأَنْتَ مُحَارِبٌ
ترجمہ :- جب کہ تو دوستوں کے ساتھ مجھ سے ملے آیا ہے۔ اگرچہ تو صلح کے لئے آیا ہے (مگر) تو دشمن ہے۔

نقطہ :- بیکِ نفس کہ در آمیخت یارِ باغیار بے نماںد کہ غیرت و جودِ من بکشد
بخندہ گفت کہ من شمعِ جمعِ اے سعدی مر از ازاں چہ کہ پروانہ خویشتن بکشد

ترجمہ :- (۱) اگر ایک لحظہ کے لئے بھی محبوب غیروں کے ساتھ ملا۔ زیادہ دن نہیں گزریں گے کہ غیرت میرے وجود کو ختم کر دے گی۔

(۲) اس نے ہنس کر کہا کہ میں اے سعدی محفل کی شمع ہوں۔ مجھے اس کی کیا پرواہ کہ پروانہ اپنے آپ کو ہلاک کر دے۔
علی الفاظ و مطلب :- زمانہ ایک عرصہ دراز، لمبا زمانہ۔ ندیدہ بود بحث نفی فعل ماضی بعید ہے۔ نہیں دیکھا
خدا کجائی تو کہاں ہے۔ مشتاق خواہشمند۔ آرزو مند۔ طول آگتا جانا۔ مطلب یہ ہے کہ ایک دوست نے اپنے
ایک ایسے دوست سے جس سے عرصہ دراز سے ملاقات نہیں ہوئی تھی کہا۔ کہ ارے یار تو اتنے دنوں سے کہاں تھا
لہذا کہ میں تیرے دیدار کے لئے بے قرار تھا۔ اس نے جواب دیا کہ ملاقات کی آمد و کرنا آگتا جانے یعنی رنج میں
جتنا ہونے سے بہتر ہے۔ اسی طرح ملاقات کے شوق میں رہنا تنگ دل ہونے سے بہتر ہے۔ معشوقہ جس سے
منش کیا جائے۔ دیر آمدی دیر سے آیا ہے۔ نگار محبوب۔ سرمست متوالا۔ زود جلدی۔ سیر جھکتا۔ مطلب یہ
ہے کہ جس معشوق کو کبھی دیکھنے کو مل جاتا ہو تو یہ بہتر ہے اس سے کہ اس کو دل بھر کر دیکھ لیا جائے اور پھر
بدلتی ہو جائے۔ شاہدے معشوق۔ رفیقاں رفیق کی جمع بمعنی دوست۔ یہاں مراد رقیب ہے۔ جفا ظلم و ستم کرنا۔

مضادات دال کی تشدید کے ساتھ۔ مخالفت کرنا۔ بحکم اس وجہ سے۔ غیرت رشک۔ خالی نباشد خالی نہیں ہوگا۔ اذاجنتنی اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی معشوق چند احباب و دوستوں کے ساتھ اپنے کسی عاشق کو دیکھنے کیلئے آئے۔ تو چاہے صلح و مصالحت ہی کیوں نہ ہو۔ درحقیقت یہ جنگ و لڑائی کرنے کیلئے آیا ہے۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ عاشق کو چاہئے کہ محبوب و معشوق کا زیادہ پیچھا نہ کرے اور نہ زیادہ روک ٹوک کرے اس لئے کہ معشوق شمع محفل کے مشابہ ہے۔ شمع کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ کوئی پروانہ جل جائیگا۔ جلنے کو نہیں دیکھتی بلکہ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کے ارد گرد پروانوں کی بھیڑ ہو۔

حکایت (۸) :- یاد دارم کہ در ایام پیشیں من و دوستے چوں دو مغز بادام در پوستے صحبت و اشتیم ناگاہ اتفاق غیبت افتاد پس از مدتے کہ باز آمد عتاب آغاز کرد کہ دریں مدت قاصدے نفرستادی گفتیم در بلیغ آدم کہ دیدہ قاصد بجمال تو روشن گرد و من محروم۔

ترجمہ :- مجھے یاد ہے کہ اگلے زمانے میں میں اور ایک دوست ایسے ملے ہوئے رہتے تھے جیسے کہ بادام کی دو گریاں ایک چھلکے میں۔ یکایک جدائی کا اتفاق ہو گیا۔ ایک مدت کے بعد جب لوٹ کر آیا تو اس نے ناراض ہونا شروع کر دیا۔ کہ اس زمانہ میں آپ نے کوئی قاصد بھی نہ بھیجا۔ میں نے کہا مجھے رشک آیا کہ قاصد کی نظر تیرے جمال سے روشن ہو۔ اور میں محروم رہوں۔

قطعہ :- یاد دیرینہ مرا گو بزباں توبہ مدہ کہ مرا توبہ بستم شیر نخواہد بودن
رشکم آید کہ کسے سیر نگہ در تو کند باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن

ترجمہ :- (۱) میرے پرانے دوست سے کہہ دو کہ زبان کی زور سے مجھے توبہ پر آمادہ نہ کرے۔ اس لئے کہ میں تلوار کے خوف سے بھی محبت سے توبہ نہ کروں گا۔

(۲) مجھے رشک آتا ہے کہ کوئی تجھے جی بھر کر دیکھے۔ پھر میں کہتا ہوں کہ (سعدی تیرا کہنا غلط ہے) یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی کا اس کو دیکھنے سے جی بھر جائے۔

حل الفاظ و مطلب :- یاد دارم یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔ اس کے معنی ہیں مجھے یاد ہے۔ ایام پیشیں مرکب تو صیغی ہے۔ پہلے زمانے۔ مغز گری۔ دو مغز دو گریاں۔ پوستے ایک کھال۔ چھلکا۔ ناگاہ اچانک، یکایک۔ قاصد اسم فاعل کا صیغہ ہے پیغام پہنچانے والا۔ بزبان توبہ مدہ زبان سے بُرا بھلا کہہ کر عشق سے توبہ نہ کرنا۔ نفرستادی تو نے نہیں بھیجا۔ در بلیغ رشک۔ یاد دیرینہ مرکب تو صیغی ہے۔ پرانا دوست۔ باز گویم اس کے بعد دل ہی دل میں سوچتا ہوں۔ سیر نخواہد بودن تجھے دیکھنے سے کسی کو سیرابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ عشق کے لئے رشک ضروری چیز ہے اور عاشق کبھی محبوب و معشوق کے دیدار سے سیر نہیں ہوتا۔

حکایت (۹):۔ دانشمندے را دیدم کہ بہ کسے مبتلا شدہ و رازش از پردہ بر ملا افتادہ جو فراواں بردے و تحمل بیکراں کردے بارے بہ لطافتش گفتم دانم کہ ترا در محبت این منظور غلتے و بنائے محبت بر زلتے نیست پس با وجود چنین معنی لائق قدر علما نباشد خود را متہم گردانیدن و جو رہے ادباں بردن گفت اے یار دست عتابم از دامن بدار کہ بارہا مصلحت کہ تو بنی اندیشہ کردم صبرم بر جفاے او سہل تر ہی نماید از نادیدن او دریں حکیمان گویند دل بر مجاہدت نہادن آسان ترست کہ چشم از مشاہدت فرو گر فتن۔

ترجمہ:- میں نے ایک عقلمند کو دیکھا کہ وہ کسی پر عاشق ہو گیا تھا اور اس کا بھید کھل گیا تھا۔ بہت زیادہ ظلم اٹھاتا تھا۔ اور بے انتہا برداشت کرتا تھا ایک مرتبہ میں نے اس سے نرمی کے ساتھ کہا میں جانتا ہوں کہ تیری اس محبوب کی محبت میں کوئی نفسانی غرض نہیں ہے۔ اور محبت کی بنیاد کسی گناہ پر قائم نہیں۔ اس کے باوجود عالموں کے مرتبہ کے یہ لائق نہیں کہ اپنے کو متہم کریں اور بے ادبوں کے ظلم اٹھائیں۔ کہنے لگا اے یار میرے دامن سے ہٹ کر ہاتھ کو تھام کر کہ کتنی ہی بار اس مصلحت میں جو تو نے سوچی ہے میں نے بھی غور کیا ہے۔ مجھے اس کی سختیوں پر ہرگز زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اس کے نہ دیکھنے سے۔ اور عقلمند حضرات فرماتے ہیں کہ سختی اٹھانے پر دل کو آدہ کرنا زیادہ آسان ہے۔ محبوب کے دیکھنے سے آنکھیں بند کر لینے سے۔

مثنوی

ہر کہ دل پیش دلبرے دارو	ریش در دست دیگرے دارد
آہوئے پالہنگ در گردن	ن تواند بخویشتن رفتن
آنکہ بے او بس نہ شاید بُرد	گر جفاے کند باید بُرد
روزے از دوست گفتمش ز نہار	چند ازاں روز گفتم استغفار
نکند دوست ز نہار از دوست	دل نہادم بدانچہ خاطر اوست
گر بہ لطفم بنزد خود خواند	ور بقہرم براند او داند

ترجمہ:- (۱) ہر وہ شخص جو کسی دلبر سے دل لگائے رکھتا ہے۔ وہ اپنی ڈانڈھی دوسروں کے ہاتھ میں رکھتا ہے۔

(۲) وہ ہرن جس کی گردن میں باگ ڈور پڑی ہے۔ وہ اپنے اختیار اور ارادے سے نہیں چل سکتا۔

(۳) وہ شخص جس کے بغیر گزر نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ کوئی ظلم کرے تو اس کو برداشت کرنا چاہئے۔

(۴) ایک روز میں نے دوست سے کہا تجھ سے اللہ کی پناہ اس روز سے بہت سی مرتبہ توبہ کر چکا ہوں۔

(۵) دوست دوست سے پناہ نہیں مانگتا۔ میں نے دل اسی پر رکھ دیا جو اس کی مرضی ہے۔

(۶) چاہے معشوق مہربانی سے اپنے پاس مجھے بلا لے۔ چاہے غصہ کر کے مجھے نکال دے وہ جانے۔
 حل الفاظ و مطلب :- بے کسی پر۔ رازش اس کا راز۔ راز بھید کی بات کو کہتے ہیں۔ جو فرداں بہت زیادہ
 ظلم۔ محل بیکراں مرکب تو مٹی ہے۔ بے انتہاء برداشت۔ لطافت مہربانی، نرمی۔ ترا تھ کو۔ منظور مقبول نظر۔
 علت معنی بیماری۔ مرض۔ یہاں نفس کی خواہش مراد ہے۔ بنائے محبت محبت کی بنیاد۔ زلت زلہ کے فتح کے
 ساتھ۔ بمعنی لغزش، معمولی غلطی۔ دست عتابم از دامن بدار میرے عتاب کا ہاتھ مجھ سے دور رکھ۔ صبرم یعنی
 یعنی میرا صبر کرنا اور اس کے مظالم کو برداشت کرنا اس کو نہ دیکھنے سے آسان ہے۔ ریش در دست۔ دگری یعنی
 جس کی ڈاڑھی دوسروں کے ہاتھ میں ہو اس کے بے آبرو ہونے کا ہر طرح احتمال ہے۔ پالہنگ یا گڈور۔ آنکھ بے
 دوسر یعنی جس کے بغیر گزر بسر نہ ہو سکے۔ گر جفائے کند اگر ظلم کرے۔ روزے از دوست اچ مطلب یہ ہے
 کہ ایک دن میں نے اپنے دوست سے یہ کہہ دیا کہ تجھ سے خدا ہٹا میں رہ سکے اس کہنے کے بعد کئی روز تک اپنی اس غلطی
 پر توبہ کرتا رہا۔ نکلند دوست مطلب یہ ہے کہ پناہ مانگنے کی بات کبھی بھی دوست دوست سے نہیں کہتا۔ گر بہ ظلم
 اگر مہربانی سے۔ یہ جملہ شرط ہے اور اس کی جزاء اوداند ہے۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ تم اگر کسی سمجھدار آدمی کی
 بھی کسی کے عشق میں مبتلا پاؤ۔ تو اسے بھی برا بھلا مت کہو۔ کیونکہ وہ اپنے اختیار میں نہیں ہے۔

حکایت (۱۰) :- در غنقوان جوانی چنانکہ افتد ودانی باشاہدے سرے دیرے
 داشتہ محکم آنکہ خلقت طیب الادا و خلقتے کالبدر فی الذجی۔

ترجمہ :- اور شروع جوانی میں جیسا کہ ہوتا ہے اور تو بھی جانتا ہے میں ایک محبوب سے عشق اور رازداری رکھتا
 تھا اس وجہ سے کہ وہ خوش آواز گار کھتا تھا اور جسمانی ساخت ایسی تھی جیسا کہ چودھویں رات کا چاند تاریکی میں۔
 بیت :- آنکہ نبات عارضش آنکیات میخورد در شکرش نگہ کند ہر کہ نبات میخورد
 ترجمہ :- وہ شخص کہ جس کے رخسار کا سبزہ آب حیات سے سیراب کیا جاتا ہے۔ جو شخص مصری کھاتا ہے اور
 اس کے شیریں ہونٹوں کی طرف نظر کرتا رہتا ہے۔

اتفاقاً خلاف طبع ازوے حرکتے بدیدم کہ ناپسندیدم دامن ازوے کشیدم و مہرہ بر
 چیدم و گفتم۔

ترجمہ :- اتفاقاً میں نے ایک حرکت اپنی طبیعت کے خلاف اس سے دیکھی جو کہ مجھ کو بہت ناپسند آئی۔ اسی لئے
 دامن اس سے کھینچ لیا اور قطع تعلق کر دیا اور کہا۔

بیت :- برو ہرچہ می بایدت پیش گیر سرمانداری سرخویش گیر

ترجمہ :- جا جو تیرا جی چاہے وہ کام کر۔ جب تجھے ہمارا خیال نہیں تو اپنا خیال کر۔

شنیدم کہ ہمی رفت و میگفت۔

ترجمہ:- میں نے سنا کہ وہ جا رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا۔

بیت:- شب پرہ گروصل آفتاب نخواہد رونق بازار آفتاب نکاہد

ترجمہ:- چگاڑا اگر آفتاب کا وصل نہ چاہے۔ تو آفتاب کے بازار کی رونق نہیں گھٹ سکتی۔

حل الفاظ و مطلب:- افتد ودانی یہ جملہ معترضہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تقریباً سبھی کو اس قسم کے واقعات سے واسطہ پڑتا ہے اور تم بھی جوانی کے جوش سے غالباً واقف ہی ہو گے۔ سرے سین کے فتح کے ساتھ۔ عشق، خیال، تصور۔ بزم سین کے کسرہ کے ساتھ۔ مجید، راز کی بات۔ خلق حلقہ اور لام کے فتح کے ساتھ۔ معنی ہیں گلا۔ صیب اللادہ خوش آواز۔ خلق حلقہ کے فتح اور لام کے سکون کے ساتھ۔ جسمانی بناوٹ۔ بدر چودھویں تاریخ کا چاند۔ رات کی تاریکی۔ نبات سبزہ عارض رخسار۔ نبات عارض سے مراد رخسار کے ہلکے ہلکے بال ہیں جس کو سبزہ خط بھی کہا جاتا ہے۔ نبات میخورد شکر کھاتا ہے۔ اس بیت کا مطلب یہ ہے کہ جو معشوق اس قسم کا ہو کہ جس کے رخسار کے بال آب حیات سے سیراب ہوں یعنی وہ ہر وقت پر رونق رہتا ہو۔ تو وہ کوئی میٹھی چیز بھی کھائے تو وہ بھی اسی معشوق کے ہونٹوں کی مصری یعنی شکر کا خواہشمند رہے گا۔ اتفاقاً اتفاقی طور پر۔ خلاف طبع طبیعت کے خلاف۔ دامن ازو بر کشیدم میں نے اپنا دامن اس سے الگ کر لیا۔ اور بالکلیہ علیحدگی اختیار کر لی۔ دمہرہ بر چیدم اور میں نے اس سے عشق کرنا چھوڑ دیا۔ برو تو جابی بایت جو تو چاہے۔ پیش گیر اختیار کر۔ سر خیال۔ ہمی رفت جا رہا تھا۔ شربہ چگاڑا۔ در من اثر میرے اندر اثر کر گئی۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ مجازی عشق حقیقی عشق کے لئے ایک بل کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے وضع باری کے خیال سے اس میں مصروف رہنا فعل عبث اور بیکار ہے۔

شعر:- فَقَدْتُ زَمَانَ الْوَصْلِ وَالْمَرْءَ جَاهِلٌ بِقَدْرِ لَذِيذِ الْعَيْشِ قَبْلَ الْمَصَائِبِ

ترجمہ:- میں نے وصل کے زمانہ کو کھو دیا۔ اور انسان مصیبتوں سے پہلے زندگی کی لذتوں کی قدر نہیں جانتا ہے۔

شعر:- بازی و مرا بکشد کہ پشت مردن خوشتر کہ پس از تو زندگانی کردن

ترجمہ:- واپس آ جا اور مجھے مار ڈال کہ تیرے سامنے مر جانا۔ تیرے بعد زندگی گزارنے سے بہت اچھا ہے۔

اما بشکر و منت باری پس از مدت باز آمد آں خلق داؤدی متغیر شدہ و جمال یوسفی بزیال آمدہ و بر سیب ز نخلدانش پہچو بہ گردے نشستہ و رونق بازار حسنش شکستہ متوقع کہ در کنارش گیرم کنارہ گرفتہ و گفتم۔

ترجمہ:- بہر حال خدا کے احسان و کرم سے ایک مدت کے بعد وہ واپس آیا۔ مگر اس کا لہجہ داؤدی بدل گیا تھا۔ اور یوسف کی سی خوبصورتی میں کی آگنی تھی۔ اور اس کے زخداں کے سیب پر بھی (دانہ) کی طرح گرد بیٹھی ہوئی

تھی۔ اور اس کے حسن کے بازار کی رونق میں بھی بے انتہاء کمی واقع ہو گئی تھی۔ امیدوار تھا کہ پہلے کی طرح اس سے بغل گیر ہوں میں نے کنارہ کشی کی اور کہا۔

قطعہ :- آن روز کہ خطہ شہادت بود
صاحب نظر از نظر براندی
امروز بیامدی بہ صلحش
کش فتحہ و ضمہ بر نشاندی

ترجمہ :- (۱) جس روز کہ تیرا خط معشوقانہ تھا۔ تو دیکھنے والے کو تو نے نظر کے سامنے سے بھگا دیا۔
(۲) آج تو اس سے صلح کرنے کے لئے آیا ہے۔ جب تو نے زبرد اور پیش اس پر لگائے۔

نظم :- تازہ بہار تو کنوں زرد شد
دیگ منہ کا تش ماسر د شد
چند خرامی و تکبر کنی
دولت پارینہ تصور کنی
پیش کسے رو کہ خریدار تست
نازبراں کن کہ طلب گار تست

ترجمہ :- (۱) تیری تازہ بہار آب خزاں سے بدل چکی ہے۔ اب ہانڈی نہ رکھ اسلئے کہ ہماری آگ بھنڈی ہو گئی۔
(۲) کب تک تو ملک کر چلے گا اور غرور کرے گا۔ اور ہوائی دولت کا خیال کرتا رہے گا۔
(۳) اب اس کے پاس جا جو تیرا خریدار ہے۔ اور اس پر ناز کر جو تیرا چاہنے والا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- فقدت زمان الوصل میں نے ملنے جلنے کے زمانے کو کھو دیا۔ والمرء جائل الخ انسان مصیبتوں سے پہلے لذتوں کی قدر دانی سے ناواقف ہوتا ہے۔ المرء انسان۔ جائل ناواقف۔ قدر قدر و قیمت۔ باز آئی تو واپس آ۔ ومر ابلش اور مجھ کو مار ڈال۔ پشت تیرے سامنے۔ مردن مر جانا۔ خو شتر اچھا ہے۔ پس از تو تجھ سے جدا ہو کر۔ منت احسان۔ باری پیدا کرنے والا۔ خداوند قدوس کے اسماء حسنی میں سے لفظ باری بھی ہے۔ پس از مدتے ایک عرصہ دراز کے بعد۔ باز آمد واپس آیا۔ خلق داؤدی۔ داؤد علیہ السلام کی طرح خوش کن آواز۔ متغیر بدلا ہوا۔ جمال یوسفی حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام جیسا حسن و جمال۔ سیب زرخداں سیب کی جیسی ٹھوڑی۔ یہاں ٹھوڑی کو سیب سے تشبیہ دی گئی ہے۔ شکستہ ٹوٹا ہوا۔ بازار حسنش اور اس کے حسن و جمال کا بازار۔ کنار بغل۔ خط شہادت تیرے معشوق کی مانند خط۔ صاحب نظر قدر کرنے والا۔ از نظر براندی نظر سے بھگا دیا۔ خط شہادت تیرے معشوق کا خط۔ یہاں خط سے مراد وہ ہزرہ ہے جو رخسار وغیرہ پر جما ہوا ہوتا ہے۔ امروز آج۔ فتحہ و ضمہ اس سے مراد وہ اعراب ہے جو حروف پر لگاتے ہیں۔ یہاں رخسار کے بالوں کو زبرد و پیش وغیرہ سے تشبیہ دی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب تو حقیقتاً خوبصورت تھا۔ تو اس وقت تو نے قدر نہ کی۔ اور عاشق کو اپنے سامنے سے ہٹا دیا۔ اور اب جبکہ تیری ڈاڑھی نکل آئی ہے تو تو صلح کے لئے آیا ہے۔ فتحہ اور ضمہ سے لے لے لے اور مڑے ہوئے بال مراد ہیں۔ تازہ بہار موسم بہار کا تازہ ہزرہ۔ زرد شد موسم خزاں کے پانی سے بدل گیا ہے۔ دیگ ف ہانڈی۔ منہ نہاد سے فعل نہیں ہے۔ مت رکھ۔ آتش ماہماری آگ۔ یعنی ہماری محبت کی آگ بھنڈی

ہو گئی ہے۔ خرابی ملک کر چلنا۔ ناز کرنا۔ تکبر غرور کرنا۔ دولت پارینہ مرکب تو مٹتا ہے۔ نہانی دولت۔ رو تو خریدو۔ تست تیرا خریدار ہے۔ طلبکار تست جو تیرا عاشق ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جب تیرے رخسار کے اندر تغیر آگیا تو اب مجھے شوق بھی نہیں رہا۔ لہذا تو میرے سامنے ہزمت کر اور اپنے سابقہ حسن و جمال کا تصور مت کر۔ بلکہ جو تیرا عاشق ہے اسی کے سامنے یہ ناز نماہر کر۔

قطعہ :- سبزہ در باغ گفتہ اند خوش ست داند آں کس کہ ایں سخن گوید
یعنی از روئے نیکو اں خط سبز دل عشاق بیشتر جوید
بوستان تو گند نازارے است بسکہ بر میکنی وی روید

ترجمہ :- (۱) لوگ کہتے ہیں کہ باغ میں سبزہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اسکو وہی شخص بہتر جانتا ہے جو یہ بات کہتا ہے۔

(۲) یعنی معشوقوں کے چہرے پر خط سبز۔ عاشقوں کے دل کو زیادہ چھین لیتا ہے۔

(۳) تیرا باغ رخسار اب گندنا کا ایک کھیت ہے۔ تو اس کو نوچتا جاتا ہے اور ٹکٹا آتا ہے۔

قطعہ :- گر صبر کنی ورنہ نکلی موئے بنا گوش ایں دولت ایام نکوئی بسر آید
گردست بجاں داشتے پہچو تو بر ریش نگذاشتے تا بہ قیامت کہ بر آید

ترجمہ :- (۱) چاہے تو صبر کرے یا نہ کرے ڈاڑھی کے نکلنے پر، بہر حال یہ معشوقی کے زمانے کی دولت ختم ہو جائیگی۔

(۲) اگر میں جیسے کہ تو ڈاڑھی پر ہاتھ رکھے ہے ایسے ہی جان پر ہاتھ رکھتا۔ تو قیامت تک نہ چھوڑتا کہ جسم سے نکلے۔

قطعہ :- سوال کردم و گفتم جمال روئے ترا چہ شد کہ مورچہ بر گرد ماہ جو شید ست
جواب دادند انم چہ بود رویم را مگر بما تم حسنم سیاہ پوشیدہ ست

ترجمہ :- (۱) میں نے سوال کیا اور کہا تیرے چہرے کی خوبصورتی کو۔ کیا ہوا کہ چوٹیاں چاند کے گرد ابل پڑی ہیں۔

(۲) جواب دیا کہ میں نہیں جانتا کہ میرے چہرے کو کیا ہو گیا۔ شاید میرے حسن کے ماتم میں سیاہ لباس پہنا ہے۔

حاصل الفاظ و مطلب :- سبزہ مراد رخسار کے بال ہیں۔ باغ سے مراد رخسار ہے۔ داند دانستن سے واحد غائب

فعل مضارع۔ وہ جانتا ہے۔ روئے نیکو اں محبوب کا چہرہ۔ خط سبز رخسار کے بال۔ یعنی ڈاڑھی۔ دل عشاق

عاشقوں کا دل۔ بوستان تو تیرا چہرہ۔ گندنا ایک گھاس کا نام ہے جس سے لہسن کی سی مہک آتی ہے اس کے پتوں کو

جس قدر تراشتے ہیں وہ اسی قدر بڑھتے ہیں۔ بسکہ جتنا کہ۔ بری کنی تراشتا ہے۔ موئے بنا گوش رخسار کے بال۔

دولت سلطنت۔ گردست اگر ہاتھ جان پر رکھتا۔ تا بہ قیامت قیامت تک۔ مطلب یہ ہے کہ ڈاڑھی کے

بالوں کو چوٹنے کے لئے جس طرح تو ہر وقت اپنے ہاتھ کو ڈاڑھی پر رکھتا ہے اگر اسی طرح میں اپنے ہاتھ کو اپنی

جان پر رکھتا تو قیامت تک بھی اسے باہر نکلنے نہ دیتا۔ دوسرا مطلب ہے کہ اے محبوب جیسا کہ تجھ کو عاشقوں کی

بال پر قدرت ہے اگر مجھ کو تیری ازسی پر ایسی قدرت ہوتی تو اس کو قیامت تک اپنے ہاتھ سے ہال رہے
تیرے چہرے کی خوبصورتی اور پتھر کی پھولی بیانی مراد ازسی نے پھولے پھولے ہال ہیں۔ اگر وہ پانچ
کردہ ہو شید ست اہل پڑی ہے۔ بواب داد اس نے بواب اید اندام مجھے معلوم نہیں کہ کیا کیا۔ شاید میرے
سن نے جاتے رہنے کے فلم میں چہرہ بیاہاں ہے۔

خلاصہ :- یہ لکھا کہ حیدر کو کس پر تلبر و فرور نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ کس و خوبصورتی زائل ہونے والی
ہے۔ اور عشاق کو بھی اس میں مبتلا ہو کر خدا کو نہ بھول جانا چاہئے۔

حکایت (۱۱) :- یکے را پر سیدم از مستعربان ما تقول فی المردان گفت کہ
خیر فیہم ما دام اخذہم لطیفاً یتخاشن فاذا خشن یتلا طف یعنی
چندال کہ لطیف و نازک اندام ست در شتی کند و سختی و چوں سخت و درشت شست
چنانکہ بکارے نیاید تطف کند و دوستی نماید۔

ترجمہ :- میں نے ایک مستعرب سے پوچھا کہ آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں مردوں کے متعلق۔ اس نے کہا ان میں
کوئی خیر اور بھلائی نہیں ہے جب تک نرم و نازک رہتے ہیں لوگوں پر سختی کرتے ہیں اور جب سخت ہو جاتے ہیں
نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں۔ یعنی جب تک لطیف اور نازک بدن ہے۔ سختی کرتا ہے اور بد خوئی سے پیش آتا ہے
جب خود وہ سخت اور کھردرا ہو جاتا ہے ایسا کہ کسی کام میں نہ آ سکے تو نرمی برتا ہے اور دوستی کا اظہار کرتا ہے۔

قطعہ :- امر د آنگہ کہ خوب و شیرین ست تلخ گفتار و تند خوئے بود
چوں بریش آمد و بلاغت شد مردم آمیز مہر جوئے بود

ترجمہ :- (۱) امر د جس وقت کہ اچھا اور خوبصورت رہتا ہے۔ تو اسکی بول چال تلخ ہوتی ہے اور تیز مزاج رہتا ہے۔
(۲) جب ڈاڑھی نکل آتی ہے اور بالغ ہو جاتا ہے۔ تو وہ آدمیوں سے میل جول رکھنے والا اور محبت کا طلبگار ہوتا ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- مستعرب عرب کا وہ باشندہ جس کا اصلی وطن عرب نہ ہو بلکہ عرب کو وطن بنالیا ہو
مردان امر د کی جمع ہے وہ لڑکا جس کے ڈاڑھی مونچھ نہ نکلی ہو۔ لا خیر فیہم ان میں کوئی خیر و بھلائی نہیں
ہے جب تک نرم و نازک رہتے ہیں سختی سے کام لیتے ہیں۔ اور جب سخت ہو جاتے ہیں تو نرمی کا برتاؤ کرنے لگتے
ہیں۔ تطف مہربانی و نرمی۔ خوب حسین و خوبصورت۔ تند خوئے بد مزاج۔ بلاغت شد بالغ ہو گیا۔
حکایت کا مطلب یہ ہے کہ ناقص معشوق سے عشق تکلیف دہ ہو کر رہتا ہے۔

حکایت (۱۲) :- یکے را از علما پرسیدند کہ کسے بامہ روئے در خلوت نشستہ و در
بستہ و رقیباں خفتہ نفس طالب و شہوت غالب چنانکہ عرب گوید التمر یانہ

وَالنَّاطُورُ غَيْرُ مَانِعٍ يَجِبُ بَاشِدُكَ بِقُوَّتِ پَرہیزگاری بسلامت بماند گفت اگر از مہر
ویاں بسلامت ماند از بدگویاں بے ملامت نماند۔

ترجمہ :- لوگوں نے ایک عالم سے پوچھا اگر کوئی شخص کسی حسین کے ساتھ تنہائی میں بیٹھا ہوا ہو اور دروازے
بند ہوں اور گنہگار سوئے ہوئے ہوں۔ نفس خواہشمند اور شہوت کا غلبہ ہو جیسا کہ عرب کہتا ہے کہ چھوڑا پکا ہوا
ہے اور باغبان روکنے والا نہیں۔ کیا ممکن ہے کہ آدمی پریزگاری کی طاقت سے سلامت رہ جائے۔ اس عالم نے
جواب دیا اگر حسینوں سے بھی بچا رہے گا تو بد کہنے والوں کی لعنت و ملامت سے نہیں بچ سکتا۔

شعر :- وَإِنْ سَلِمَ الْإِنْسَانُ مِنْ سُوءِ نَفْسِهِ فَمِنْ سُوءِ ظَنِّ الْمُدَّعَى لَيْسَ يَسْلَمَ

ترجمہ :- اور اگر انسان اپنے نفس کی شرارت سے محفوظ بھی رہے۔ تو دشمن کی بدگمانی سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

شعر :- شاید پس کار خویشتن بنشتن لیکن نواں زبان مردم بستن

ترجمہ :- اپنی عادت کو چھوڑ کر بیٹھنا ممکن ہے۔ لیکن لوگوں کی زبان بند نہیں کی جاسکتی۔

عل الفاظ و مطلب :- غلوت تنہائی۔ نشہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ بیٹھا ہوا۔ بست بند کئے ہوئے ہوں۔
نفس طالب طلبگار نفس۔ شہوت غالب غالب آنے والی شہوت۔ عرب گوید عرب کہتا ہے۔ رقیباں رقیب کی
جائے ہے۔ نگراں۔ گنہگار۔ التمر چھوڑا۔ پکا ہوا ہے۔ الناطور باغبان۔ یجب باشد ناممکن۔ مہر دیاں مہر۔ کی جمع
ہے۔ حسناں اور خوبصورت۔ بدگویاں بُرائی کرنے والے۔ وَإِنْ سَلِمَ الْإِنْسَانُ اگر کوئی شخص اپنے نفس کی بُرائی
سے بچا بھی جائے تو مخالف کی بدگمانی سے نہیں بچ سکتا۔ شاید ممکن ہے۔ نواں بستن بند نہیں کر سکتے۔ زبان
مردم لوگوں کی زبان۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ مردوں (بے ریشوں) اور حسینوں کی صحبت سے پریز کرنا
چاہئے۔ اس لئے کہ نفس کی شرارتوں سے محفوظ رہنا اولاً مشکل ہے اور اگر بفضلہ تعالیٰ نفس کی بُرائیوں سے بچ
جائی جائے تو لوگوں کی زبانیں بند نہیں کی جاسکتیں۔

حکایت (۱۳) :- طوطے را باز آنغے در قفس کردند از تج مشاہدت اور مجاہدت

کی بود و میگفت ایں چہ طلعت مکروہ است و ہیأت ممقوت و منظر ملعون و شمائل
ناموزول یا غراب البین لیت بینی و بینک بعد المشرقین۔

ترجمہ :- لوگوں نے ایک طوطی کو ایک کوئے کے ساتھ بنجرے میں داخل کر دیا۔ طوطی اس کی بُری صورت
دیکھنے کی وجہ سے مشقت میں رہتی تھی اور کہتی تھی یہ کیا بُری صورت ہے۔ اور کیا نامقبول اور خراب منظر اور
میکروہ عادات ہیں۔ اے منحوس کوئے کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب جیسی دوری ہوتی۔

قطعہ :- علی الصباح بروئے توہر کہ بر خیزد صبح روز سلامت برو مسا باشد
بداخترے چو تو در صحبت تو بایستے ولے چنانکہ توئی در جہاں کجا باشد

ترجمہ :- (۱) صبح کے وقت جو آدمی تیرا منہ دیکھتا اٹھے۔ تو عیش کے دن کی صبح اس کے لئے شام ہو جائے۔
(۲) تیرا جیسا بد قسمت تیری صحبت کے لئے ہونا چاہئے تھا۔ لیکن جیسا تو ہے ویسا دنیا میں کہاں ہوگا۔

عجب تر آنکہ غراب از مجاورت طوطی ہم بجاں آمدہ بود و ملول شدہ لاجول کناں از
گردش گیتی ہی مالید و دستہائے تغابن در یکدگر می مالید کہ ایں چہ بخت نگون ست و طالع
دون و لیام بو قلمون لائق قدر من آنست کہ باز آنے بردیوار باغے خراماں ہی رفتے۔

ترجمہ :- اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب بات یہ ہے کہ طوطی کی ہم سائیگی سے کوہ بھی عاجز تھا۔ اور رنجیدہ رہتا
تھا۔ لاجول پڑھتا تھا۔ اور زمانے کی گردش سے روتا تھا۔ اور افسوس کا ہاتھ ملتا تھا کہ یہ کیسا نا نصیب اور کیسی بد بختی اور
زمانے کی رنگارنگی ہے۔ میرے مرتبہ کے لائق تو یہ ہوتا کہ کسی کوئے کیساتھ کسی باغ کی دیوار پر ٹہلے ہو اچھڑتا۔
حل الفاظ و مطلب :- نفس پنجر۔ بیج مشاہدت بدر دئی جو دیکھنے میں برائے۔ مجاہدت مع مشقت اٹھانا۔
طلعت چہرہ۔ مکروہ ناپسندیدہ بری صورت۔ ہیأت معقوت ایسی صورت جس پر غصہ کیا جائے۔ منظر ملعون لعنت
کے قابل منظر۔ شامل ناموزوں غیر مناسب عادتیں یا غراب البین اسے جدائی ڈالنے والے کوئے کا ش کہ
میرے اور تیرے درمیان مغرب اور مشرق کا فاصلہ ہوتا۔ بعد اکثر فین مرکب اضافی ہو کر لیت کا اسم ہے۔
بنی اور بینک لیت کی خبر مقدم ہے۔ علی الصباح صبح سویرے۔ بروئے تو تیرے چہرہ پر۔ ہر کہ بر خیزد جس کی
نظر پڑ جائے۔ صبح روز سلامت سلامتی کے دن کی صبح۔ برو اس پر۔ مسا شام۔ باشد ہو جائیگی۔ بداختر
بد نصیب۔ بد قسمت۔ چو تو تیرا جیسا۔ چنانکہ توئی جیسا کہ تو ہے۔ عجب تر بہت زیادہ عجیب۔ غراب کول۔ جمع
غرابیب۔ مجاورت پڑوسی۔ ہم نشینی۔ صحبت۔ طول رنجیدہ۔ از گردش گیتی زمانے کی گردش سے۔ ہی مالید
رورہا تھا۔ تغابن افسوس۔ می مالید مل رہا تھا۔ طالع نصیبہ۔ دون کمینہ۔ بو قلمون رنگ برنگ۔ نگوں الٹا۔
مطلب :- اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر جنس لوگوں کی صحبت خواہ ان میں اچھی صورت والا بھی ہو
سخت تکلیف دینے والی ہے۔ اس لئے ایسی صحبت سے پرہیز کرنا چاہئے، تاکہ طرفین کو کوفت کا باعث نہ ہو۔

شعر :- پار سار اہل ایں قدر زنداں کہ بود ہم طویلہ زنداں

ترجمہ :- ایک پرہیزگار کے لئے اسی قدر قید خانہ کافی ہے۔ کہ وہ رندوں کا ہم نشین ہو۔

تاچہ گناہ کردہ ام کہ روزگارم بعقوبت آل در سلک صحبت چنیں ایلے خود رائے
ناجنس ہرزہ درائے چنیں بند مبتلا گردانیدہ است۔

ترجمہ :- نہ جانے میں نے کیا گناہ کیا ہے کہ زمانے نے اس عذاب کے بدلے میں ایسے بے وقوف مغرور غیر جن اور بیہودہ بکنے والے کی صحبت اور ایسی قید میں مبتلا کیا ہے۔

قطعہ :- کس نیاید پائے دیوارے کہ براں صورتت نگار کنند
گر ترادر بہشت باشد جای دیگرال دوزخ اختیار کنند

ترجمہ :- (۱) اس دیوار کے نیچے کوئی نہ آکر پھرے گا۔ جس پر کہ تیری صورت کا نقش کر دیں۔
(۲) اگر تیرے لئے بہشت میں جگہ ہو تو دوسرے لوگ دوزخ پسند کریں گے۔

ایں ضرب المثل بداں آوردہ ام تابدانی کہ چندا نکہ دانار از نادان نفرت ست
نادان را از نادان وحشت۔

ترجمہ :- یہ کہادت میں نے اس وجہ سے بیان کی ہے تاکہ تجھے معلوم ہو جائے کہ جس قدر عقلمند کو نادان سے نفرت ہوتی ہے۔ اسی قدر نادان کو عقلمند سے وحشت ہوتی ہے۔

قطعہ :- زاہدے در میان رنداں بود ز اں میاں گفت شاید بلخی
گر ملولی زما ترش منشیں کہ تو ہم در میان ما بلخی

ترجمہ :- (۱) ایک زاہد رندوں کی کے درمیان تھا۔ اس مجمع سے ایک بلخی معشوق نے کہا۔
(۲) اگر تو رنجیدہ ہے تو ہم سے تو منہ بنا کر نہ بیٹھ۔ کیونکہ تو بھی ہمارے درمیان تلخ معلوم ہوتا ہے۔

رباعی :- جمعے چو گل ولالہ بہم پیوستہ تو ہیزم خشک در میان شاں رُستہ
چوں باد مخالف و چوسر مانا خوش چوں برف نشستہ و چو بخ بستہ

ترجمہ :- (۱) ایک جماعت گل دلالہ کی طرح آپس میں ملی ہوتی ہے۔ تو سوکھی لکڑی کی طرح ان کے درمیان اگا ہوا (معلوم ہوتا ہے)۔

(۲) مخالف ہوا اور جاڑے کی طرح بُرا معلوم ہوتا ہے۔ برف کی طرح بیٹھا ہوا اور پالے کی طرح جما ہوا (معلوم ہوتا ہے)۔

حل الفاظ و مطلب :- ہم طویلہ ہم صحبت۔ مطلب یہ ہے کہ نیک اور شریف آدمی کے لئے بس اتنی قید کافی ہے کہ شریر لوگوں کے ساتھ اس کا گٹھ جوڑ دیا جائے۔ چہ گناہ کردہ ام میں نے کیا گناہ کیا ہے۔ سلک سین کے کسرہ کے ساتھ۔ معنی ہیں لڑی۔ ہر زہ دار بکو اس کرنے والا۔ خود رائے اپنی رائے پر چلنے والا۔ پیائے دیوارے کسی دیوار کے نیچے۔ صورت تیری صورت۔ نگار کند نقش بنادیں گے۔ جائے جگہ۔ بند قید۔ مبتلا گرفتار۔ پسند کریں گے۔ ضرب المثل کہادت۔ بداں اس لئے۔ آوردہ ام میں نے پیش کی ہے۔ بیان کی ہے۔

تابدانی تاکہ تو جان لے۔ وحشتِ رمیدگی۔ بھاگنا۔ شاہدِ معشوق۔ بلخِ ملکِ توران میں ایک شہر ہے۔ معشوق
جنگی میں سچ کی قیدِ اتفاقیہ ہے احترازیہ نہیں۔ گر ملولی اگر تورنجیدہ ہے۔ زما تو ہم میں۔ ترشِ منشیں منہ بگاڑ کر مت
بیٹھ۔ جھے یعنی ایسی جماعت جو اپنی رندی اور خوشِ طبعی میں مصروف ہیں کسی کا زاہد نہ خشک صورت بنا کر بیٹھنا ان
کو اچھا معلوم نہیں ہوتا ہے۔ میزم لکڑی۔ بادِ مخالف مرکبِ توصیفی ہے۔ مخالف ہوا۔ چونچ بست برف کی مانند جم
کر بیٹھ گیا ہے جانے کا نام نہیں لیتا۔

حکایت (۱۴) :- رفیقے داشتہم کہ سالہا با ہم سفر کردہ بودیم و نان و نمک خوردہ
و بیکراں حقوق صحبت ثابت شدہ آخر بسببِ نفع اندک آزارِ خاطر من رواداشت
و دوستی سپری شد و با ایں ہمہ ازدو طرفِ دل بستگی بود بحکم آنکہ شنیدم کہ روزے
دو بیت از سخنان من در مجمعے گفتند۔

ترجمہ :- میں ایک دوست رکھتا تھا کہ ہم دونوں نے مل کر سالہا سال سفر کیا تھا۔ اور ایک دوسرے کا نان و نمک
کھایا تھا۔ اور ایک دوسرے پر بہت سے حقوق صحبت ثابت ہوئے تھے۔ آخر اس دوست نے اپنے تھوڑے سے نفع
کی خاطر میرا دل دکھانا جائز رکھا۔ اور دوستی ختم ہو گئی۔ اور ان باتوں کے باوجود دونوں طرف سے کچھ نہ کچھ لگاؤ باقی
تھا۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ ایک دن اس دوست نے ایک مجمع میں میرے شعروں میں سے دو شعر پڑھے تھے۔

قطعہ :- نگارِ من چو در آید بخندہ تمکینِ نمک زیادہ کند بر جراحِ ریشاں
چہ بودے از سر زلفش بدستم افتادے چو آستینِ کریمیاں بدستِ درویشاں

ترجمہ :- (۱) میرا معشوق جب تمکین نہیں ہنستا ہوا آتا ہے۔ تو وہ زخیوں کے زخم پر نمک زیادہ کرتا ہے۔
(۲) کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس کی زلفوں کا سرا میرے ہاتھ آجاتا۔ جیسے کی خوں کی آستینِ فقیروں کے ہاتھ میں
آجاتی ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب :- باہم ملکر۔ بیکراں غیر محدود۔ حقوق صحبت مرکبِ اضافی ہے۔ صحبت وہم نشینی کے
حقوق۔ بسببِ نفع اندک تھوڑے سے نفع کی وجہ سے۔ رواداشت جائز رکھا ہے۔ دوستی سپری شد دوستی ختم
ہو گئی۔ بحکم آنکہ اس وجہ سے۔ نگار دوست۔ محبوب و معشوق۔ سخنانِ من ہمارے کلام۔ در مجمعے ایک مجمع میں۔
بخندہ تمکین تمکینی نہیں۔ یعنی محبت کی نہیں۔ جراحِ زخم کرنا۔ چہ بودے کیا ہی اچھا ہوتا۔ بودے ماضی تہائی
ہے۔ زلفش اس کی زلفیں۔ بدستم افتادے میرے ہاتھ میں آجاتیں۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دوستوں کے اخلاص کی قدر کرنا بھی ایک قسم کا عشق ہے۔

طائفہ دوستاں بر لطفِ ایں سخن نہ کہ بر حسنِ سیرتِ خویش گواہی دادہ بودند
و آفریں کردہ و آل دوست ہم در اں جملہ مبالغت نمودہ و بر فوتِ صحبتِ دیریں

ہنسے خوردہ و بختائے خویش اعتراف کردہ معلوم شد کہ از طرف او ہم رغبتہ ہست
ایں بیجا فرستادم و صلح کردم۔

ترجمہ :- دوستوں کی ایک جماعت نے اس کلام کے لطف پر نہیں بلکہ اپنی اچھی عادت پر گواہی دی تھی۔ اور
تعریف کی اور اس دوست نے بھی اس تعریفی جملہ میں مبالغہ کیا اور پرانی دوستی کے ختم ہو جانے پر اظہارِ افسوس
کیا۔ اور اپنی غلطی کا اقرار کر لیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ اس کی طرف سے بھی رغبت ہے تو یہ شعر لکھ کر میں نے
اس کی خدمت میں بھیجا اور صلح کر لی۔

نہ مار اور جہاں عہد وفا بود جفا کردی و بد عہدی نمودی
بیکبار از جہاں دل در تو بستم ندانستم کہ برگردی بزودی
ہنوز گر سرِ صلحت باز آئی کز اں محبوب تر باشی کہ بودی

ترجمہ :- (۱) کیا ہمارا اور تیرا دنیا میں وفا کا عہد نہیں تھا۔ تو نے ظلم کیا اور بد عہدی کی۔
(۲) میں نے دفعتاً دنیا کو چھوڑ کر تجھ سے دل لگایا تھا۔ میں یہ جانتا نہیں تھا کہ تو اتنی جلدی اپنے عہد سے پھر جائیگا۔
(۳) اب بھی اگر تجھ کو صلح کی خواہش ہے تو واپس آ۔ کیونکہ اس سے بھی زیادہ پیارا رہے گا جتنا کہ پہلے تھا۔
حل الفاظ و مطلب :- سرِ صلح کا خیال۔ زود جلد۔ محبوب تر زیادہ پیارا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ دوستوں
کے اخلاص و محبت کی قدر کرنی چاہئے۔ یہ اصول دوستی کی بنیاد کے لئے نہایت ضروری ہے۔

حکایت (۱۵) :- یکے راز نے صاحبِ جمال در گذشت و مادر زن فرقت بعلت
کابین در خانہ متمکن بماند مرد از مجاورت او چارہ ندیدے تا گردے آشنایان
پر سیدن آمدندش یکے گفت چگونہ در مفارقت آں یار عزیز گفت نادیدن زن چناں
دشوار نیست کہ دیدن مادر زن۔

ترجمہ :- ایک شخص کی خوبصورت بیوی مرگئی اور عورت کی بوزھی ساس مہر کی وجہ سے گھر میں ٹھہری رہی۔
وہ بے چارہ اس کی ہم نشینی سے بچنے کا کوئی چارہ نہ تھا۔ یہاں تک کہ دوستوں کی ایک جماعت اظہارِ غم کے لئے
ماتم پرسی کے لئے آئی۔ ایک دوست نے کہا کہ اس پیاری بیوی کی جدائی میں کیا حال ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بیوی
گانہ دیکھنا اتنی تکلیف دینے والی نہیں ہے جتنا کہ ساس کا ہر وقت دیکھنا۔

مثنوی :- گل بتاراج رفت و خار بماند گنج برداشتند و مار بماند
دیدہ بر تارک سناں دیدن خوشتر از روئے دشمنان دیدن

واجب ست از ہزار دوست برید تا کیے دشمنیت نباید دید

ترجمہ :- (۱) پھول خزاں کی لوٹ مار میں گیا اور کاٹا رہ گیا۔ خزانہ کو انہوں نے اٹھا لیا اور سانپ باقی رہ گیا۔

(۲) اپنی آنکھ کو نیزہ کے نوک پر دیکھنا۔ دشمنوں کی صورتوں کے دیکھنے سے زیادہ اچھا ہے۔

(۳) ہزار دوستوں سے قطع تعلق کر لینا بہتر ہے۔ تاکہ ایک دشمن کی صورت تجھے دیکھنی نہ پڑے۔

حل الفاظ و مطلب :- صاحبِ جمال خوبصورت۔ درگذاشت مرئی۔ چلی گئی۔ مادرِ زنِ فرقت اور غور

کی بڑھیا ماں۔ مادرِ زن مرکبِ انسانی ہو کر موصوف۔ فرقت بمعنی، بڑھیا ماں کی صفت بن رہی ہے۔ بعزت

کا بین مہر کی وجہ سے۔ ممکن ہما نہ رہنے پہنے لگی۔ مجاورت قریب بیٹھنا۔ ہم نشینی۔ پرسیدن پر سادینا۔ تاراج

لوٹ مار۔ مار سانپ۔ یہاں خزانہ کا سانپ مراد ہے۔ تارک نوک۔ سنان بر چھی، نیزہ، بھالے۔ از ہزار دوست

نمید ہزار دوستوں سے قطع تعلق۔ دشمنیت تیرا دشمن۔ اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ محبوب سے جدائی

تکلیف دینے والی ضرور ہوتی ہے لیکن رقیبوں کا دیدار اس سے کہیں زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اس لئے دوست کی

جدائی برداشت کرنی چاہئے تاکہ اس کی وجہ سے دشمن کا چہرہ نظر نہ پڑے۔ الحاصل دوست کی دوستی اگر دشمن کے

تکلیف دینے کا ذریعہ بن جائے تو اس سے دور رہنا بہتر ہے۔

حکایت (۱۶) :- یاد دارم کہ در ایام جوانی گذرے داشتم در کوئے و نظر بہما ہر وئے

در تموزے کہ حرورش دہاں بخوشانیدے و سمو مش مغز در استخواں بجوشانیدے از

ضعف بشریت تاب آفتاب ہجر نیاوردم و التجا بسایہ دیوارے کردم مترقب کہ کے جز

تمواز من بہر دابے فرو نشاند کہ ناگاہ از ظلمت دہلیز خانہ روشنائی بتافت یعنی جمالے کہ

زبان فصاحت از بیان صباحت او عاجز آید چنانکہ در شب تارے صبح بر آید یا آب

حیات از ظلمات بدر آید قدحے برفاب در دست گرفتہ و شکر در ان ریختہ و بعرق گلش

آمیختہ ندا نم کہ بگلابش مطیب کردہ بود یا قطرہ چند از گل رویش در اں چکیدہ فی الجملہ

شربت از دست نگار نیش بر گرفتہ و بخوردم و عمر از سر گرفتہ۔

ترجمہ :- مجھے اب تک یاد ہے کہ جوانی کے زمانے میں ایک گلی سے گذر رہا تھا۔ اور ایک حسینہ پر نظر پڑی ایسی

سخت گرمی میں کہ اس کی گرمی منہ کو خشک کر دیتی اور اس کی لوگوں کے کوہڑیوں کے اندر سکھا دیتی تھی۔ انسانی

ضعف اور کمزوری کی وجہ سے دوپہر کی دھوپ کو میں برداشت نہ کر سکا۔ اور ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھ گیا۔ امید

دار تھا کہ کوئی میری گرمی کے موسم کی حرارت پانی کی ٹھنڈک سے بجھا دے کہ اپنا ک دہلیز کے اندر میرے سے

روشنی چکی۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا حسینہ کہ فصاحت کی زبان بھی اس کی تعریف سے عاجز ہو جائے۔ جیسے کہ

اندھیری رات میں صبح روشن ہو جائے۔ یا ظلمات سے آبِ حیات باہر نکل آتا ہے۔ ایک پیالہ برف کے پانی کا ہاتھ لئے ہوئے اور اس میں شکر چھوڑے ہوئے اور عرقِ گلاب سے معطر کئے ہوئے میں نہیں جانتا کہ اسے گلاب سے خوشبودار کیا گیا تھا۔ یا اس کے رخسار کے پھول سے چند قطرے اس کے اندر ٹپک گئے تھے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس کے مہندی لگے ہاتھ سے میں نے وہ شربت لے لی اور پی لیا۔ اور نئی زندگی حاصل کی۔

شعر:- ظمًا بقلبی لَا یَکَادُ یُسیغُهُ رَشْفُ الزُّلالِ وَلَوْ شَرِبْتُ بُحُورًا

ترجمہ:- میرے دل میں ایسی پیاس ہے کہ امید نہیں کہ اس کو سیراب کرے۔ تھوڑا سا شیریں پانی چاہے میں سمندر کے سمندر پی جاؤں۔

قطعہ:- خرمِ آنِ فرخندہ طالعِ راکہ چشم بر چنیں وری اوقتہ ہر بامداد
مستِ می بیدار گردِ نیم شب مستِ ساقی روزِ محشر بامداد

ترجمہ:- مبارک ہو اس خوش نصیب کو جس کی نظر ہر صبح کو ایسے چہرے پر پڑے۔

(۲) شراب پی کر سونے والا آدمی رات کو بیدار ہو جاتا ہے۔ اور ساقی کا مست قیامت کے دن کی صبح کو (ہوش میں آئے گا)

حل الفاظ و مطلب:- کوئے علاقہ۔ گلی۔ کوچہ۔ ماہر و چاند جیسا چہرہ۔ یہاں اس سے مراد معشوق ہے۔ تھوڑا سا دن کا مہینہ۔ اس مہینہ میں ملکِ ایران میں گرمی شدید پڑتی ہے۔ حرورش اس کی گرمی۔ حرور وہ لو جو رات کو چلتی ہے۔ سموم دن میں چلنے والی لو۔ ہجر دو پہر کا وقت۔ ضعف بشریت انسانی کمزوری۔ التجا پناہ۔ مرقب انتظار کرنے والا۔ امیدوار۔ برد شندی۔ دلہیز گھر کا دروازہ۔ صباحت کھن و جمال۔ تار تاریکی۔ ظلمات اندھیریاں۔ کہا جاتا ہے کہ آبِ حیات تک پہنچنے کے لئے بہت زیادہ تاریکیوں کو عبور کرنا پڑتا ہے۔ قدح پیالہ۔ برف آب وہ پانی جس میں برف ملی ہوئی ہو۔ عرق گل گلاب کا عرق۔ مطیب وہ چیز جو خوشبودار ہو۔ دست نگاریں مزین کیا ہوا ہاتھ۔ مہندی لگا ہوا ہاتھ۔ عمر از سرِ گرتم پھر سے زندہ ہو گیا۔ ظمًا پیاس۔ قلبی میرا دل۔ یسیغہ اس کو سیراب کرتا ہے۔ رشف چھینٹنے۔ زلال شیریں پانی۔ بخور سمندر۔ بحر کی جمع ہے۔ خرم خوش ہونا۔ فرخندہ طالع اچھا نصیب والا۔ مبارک قسمت۔ بامداد صبح کا وقت۔ مست مٹی شراب پی کر مدہوش ہو جانا۔ نیم شب آدمی رات۔ مست ساقی ساقی کا مست۔ یعنی معشوق کا مست قیامت کے دن کی صبح کو ہوش میں آئے گا۔

مطلب:- اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ محبت کی پیاس ایسی ہے کہ سمندر کے سمندر پی جانے سے بھی اس کو تسکین نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی محبت عطا فرمائے اور عشقِ مجازی سے راہِ راست دکھائے آمین۔

حکایت (۷۱):- سالے محمد خوارزم شاہ رحمۃ اللہ علیہ باخطِ برائے مصلحتے صلح

اختیار کرد بجایع کا شغور در آدمِ پسرے را دیدم بخوبی در غایت اعتدال و نہایت

جمال چنانکہ در امثال گویند۔

ترجمہ :- ایک سال شاہ محمد خوارزم نے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے۔ شاہ خطا سے کسی مصلحت کی وجہ سے صلح کر لی تھی۔ میں کاشغر کی جامع مسجد میں آیا ایک لڑکے کو میں نے نہایت حسین اور متناسب الاعضاء دیکھا جیسا کہ ضرب الامثال میں کہتے ہیں۔

لظم: معلمت ہمہ شوخی و دلبری آموخت جفا و ناز عتاب و شتمگری آموخت
من آدمی پختنیں شکل و خوی و قد و روش ندیدہ ام مگر ایں شیوہ از پری آموخت

ترجمہ :- (۱) تیرے استاد نے ساری شوخی اور دلبری تجھ ہی کو سکھادی۔ جفا اور ناز غصہ اور ظلم سکھادیا۔
(۲) میں نے ایسی شکل و صورت اور خصلت و طریقہ کا آدمی نہیں دیکھا (میں سمجھتا ہوں کہ شاید) تو نے یہ ناز و انداز پری سے سیکھے ہیں۔

مقدمہ سنخوز خشری در دست و ہمی خواند ضرب زید عمراً و کان المتعدی
عمر و گفتم اے پسر خوارزم و خطا صلح کردند و زید و عمرو را خصومت ہنوز باقیست
بخندید و مولد م پر سید گفتم خاک پاک شیر از گفت از سخنان سعدی چہ داری گفتم۔

ترجمہ :- ز خشری کا مقدمہ نحو ہاتھ میں تھا اور پڑھ رہا تھا زید نے عمر کو مارا۔ اور متعدی عمر ہوا۔ میں نے کہا کہ اے لڑکے خوارزم اور خطا نے صلح کر لی اور زید و عمر کا جھگڑا بھی ٹپک چل رہا ہے وہ لڑکا ہنس اور میرا وطن پوچھا میں نے کہا سرزمین شیراز اس نے کہا سعدی کے کلام تجھے یاد ہیں میں نے کہا!

حل الفاظ و مطلب :- سالے ایک سال۔ محمد خوارزم کے بادشاہ کا نام ہے۔ اس نسخہ میں محمد خوارزم شاہ ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ سلطان محمد ہے۔ یہ وہ سلطان محمد ہیں کہ چنگیز خاں سے ان کی جنگ ہوئی۔ اور فتنہ چنگیزی ان ہی کے عہد سے شروع ہوا۔ خوارزم ایک شہر کا نام ہے جو سرحد شمالی ایران پر واقع ہے۔ خطا ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے۔ (حاشیہ نگشتاں مترجم) کاشغر ایک شہر کا نام ہے جو توران میں ہے۔ اور غالباً یہ اس وقت اہل خطا اور ترکوں کے قبضہ میں تھا۔ (بحوالہ بالا) برائے مصلحت کسی مصلحت کی وجہ سے۔ امثال مثل کی جمع ہے۔ کہاوت۔ ایں شیوہ یہ طریقہ۔ ز خشری ان کا نام جار اللہ ہے۔ اور ز خشر ایک قصبہ کا نام ہے جو خوارزم کے علاقہ میں واقع ہے۔ جار اللہ اس قصبہ میں پیدا ہوئے تھے اس لئے اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کو ز خشری کہا جاتا ہے۔ ضرب زید عمراً اس مثال میں فاعل اور مفعول کو سمجھایا گیا ہے۔ اس لفظ کا استعمال نحو کی کتابوں میں کثرت سے ملے گا۔ المتعدی اس کے لغوی معنی ہیں۔ حد سے گزرنے والا۔ ہنوز اب تک۔

شعر :-

بَلِیْتُ بِنَحْوِیْ یَصُولُ مُغَاضِبًا عَلٰی کَرِیْدٍ فِیْ مُقَابَلَةِ الْعَمْرِ
عَلٰی جَرِّ ذَیْلِ لَیْسَ یَرْفَعُ رَاسَهُ وَهَلْ یَسْتَقِیْمُ الزَّفْعُ مِنْ عَامِلِ الْجَرِّ

ترجمہ :- (۱) میں جتلا کیا گیا ہوں ایک نحوی پر کہ وہ حالت غصہ میں حملہ کرتا ہے۔ میرے اوپر جیسا کہ زید عمرو کے مقابلہ میں۔

(۲) وہ دامن کھینچنے پر اپنا سر نہیں اٹھاتا۔ کیا عامل جر کے آنے سے رفیع درست ہو سکتا ہے۔

لختے باندیشہ فرورفت و گفت غالب اشعارِ اودریں زمیں بزبانِ پارسی ست اگر
بگوئی بفہم نزدیک تر باشد گفتم۔

ترجمہ :- تھوڑی دیر سوچتا رہا۔ اور بولا کہ سعدی کے اکثر شعر فارسی زبان کے یہاں مشہور ہیں اگر وہ سنائیں تو سمجھنے میں زیادہ آسانی ہو میں نے یہ شعر پڑھے۔

مثنوی :- طبع ترا تا ہوس نحو کرد صورت عقل از دل ما محو کرد
اے دل عشاق بدام تو صید ماب تو مشغول و تو با عمر و زید

ترجمہ :- (۱) جب سے طبیعت نے تجھے نحو پڑھنے کی خواہش پیدا کر دیا، عقل کی صورت کو ہمارے دل سے زائل کر دیا۔ (۲) اے وہ شخص کہ عاشقوں کا دل تیرے جال میں شکار ہو گیا۔ ہم تو تجھ میں مشغول ہیں اور تو عمر اور زید میں۔

بامداداں کہ عزم سفر مصمم شد مگر کسے از کاروانیاں گفتہ بودش کہ فلاں سعدی
ست دواں آمد و تلطف کرد و تاسف خورد کہ چندیں مدت چرا نگفتی کہ منم تا شکر
قدوم بزرگاں را بخد مت میاں بستے گفتم۔

ترجمہ :- صبح کے وقت جب سفر کا ارادہ پختہ ہو گیا تو شاید قافلے والوں میں سے کسی نے اسکو بتا دیا تھا کہ فلاں شخص سعدی ہے وہ دوڑتا ہوا آیا اور نرمی سے باتیں کیں اور افسوس کیا کہ اتنی دیر تک آپ نے بتایا کیوں نہیں کہ (سعدی) میں ہوں تاکہ بزرگوں کے تشریف لانے کے شکر یہ میں میں خدمت کرنے کیلئے کمر باندھتا، میں نے کہا۔

مصرع :- باوجودت ز من آواز ز نیامد کہ منم

ترجمہ :- تیرے ہوتے ہوئے مجھ سے کہانہ گیا کہ میرا بھی وجود ہے۔

گفتا چہ شود اگر دریں خطہ روز چند بر آسانی تا بخد مت مستفید گردیم گفتم نتوانم

بحکم اس حکایت منظوم۔

ترجمہ :- محبوب نے کہا کہ کیا حرج ہے کہ اگر آپ اس خطہ میں چند روز آرام فرمائیں۔ تاکہ مجھے خدمت کا موقع ملے اور آپ کی خدمت سے استفادہ کر دوں۔ میں نے کہا کہ اس حکایت منظوم کی وجہ سے مجھ سے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔
حل الفاظ و مطلب :- بلیت میں مبتلا کیا گیا ہوں۔ عاشق بنادیا گیا ہوں۔ بنحوی ایک عالم ٹھوکا۔ بوصول حملہ آور ہوتا ہے، حملہ کرتا ہے۔ مغاضباً ترکیب میں حال واقع ہے۔ حالت غضب میں۔ علیٰ ضمیر مجرور متصل ہے، مجھ پر۔ کرید میں کاف تفسیر ہے۔ جز کھینچنا۔ ذیل دامن۔ برفع اٹھاتا ہے۔ راسی اپنا سر۔ بستمقیم درست ہوتا ہے۔ ٹھیک ہوتا ہے۔ عامل عمل دینے والا۔ لختے تھوڑی دیر۔ غالب اشعار او اس کے اکثر اشعار۔ دریں زمین اس سر زمین میں۔ فہم بخسبھا۔ طبع تراخ یعنی جب تک تیری طبیعت نے تیرے واسطے ہوس نہیں کر دیا۔ صورت عقل عقل کی صورت۔ مراد جو ہر عقل ہے۔ ازدول ماہارے دل سے۔ ٹھوکر د مٹا دیا۔ دل عشاق عاشقوں کا دل۔ بدام تو تیرے جال میں۔ مایہ مشغول ہم تجھ میں مشغول ہیں۔ یعنی ہم کو تمہارا خیال رہے گا۔ و تو با عمر وزید اور تو ضرب زید عمروا میں مشغول ہے یعنی اس قسم کی نحوی مثالوں کے حفظ کرنے میں مشغول رہے گا۔ اور تجھ کو میرا کوئی خیال نہیں ہے۔ عزم پختہ اردہ۔ مصمم پختہ۔ پکا۔ کاروانیاں وہ حضرات جو قافلے میں شریک ہیں۔ دواں دوڑے ہوئے۔ تملطف مہربانی کرنا۔ تاسف افسوس کرنا۔ منم میں ہوں۔ مراد شیخ سعدی ہیں۔ قدوم تشریف لانا۔ میاں کمر۔ باوجودت مطلب یہ ہے کہ جب سے تو قریب ہو گیا ہے مجھے اپنی کوئی خبر نہیں رہی۔ اسی وجہ سے اپنے متعلق میں نے کچھ بیان بھی نہیں کیا۔ گفتا اس نے کہا۔ دریں خطہ اس سر زمین میں۔ خطہ زمین کے ایک حصہ کو کہتے ہیں۔ روز چند چند دن۔ بحکم اس وجہ سے۔

بزرگے دیدم اندر کو ہمارے	قناعت کردہ از دنیا بغارے
چرا گفتم بہ شہر اندر نیائی	کہ بارے بندی از دل برکشائی
بگفت آنجا پر یویان لغزند	چو گل بسیار شد پیلاں بلغزند

ترجمہ :- (۱) میں نے ایک بزرگ کو ایک پہاڑ کے اندر دیکھا۔ کہ دنیا کی تمام چیزوں میں سے صرف ایک غار میں قناعت کی تھی۔

(۲) میں نے کہا تو شہر میں کیوں نہیں آتا۔ کہ دل کے رنج و الم کو ذرا دور کر دیں۔

(۳) اس نے کہا وہاں اچھے اچھے حسین رہتے ہیں۔ اور جب کچھ زیادہ ہو جاتی ہے تو ہاتھی بھی پھسل جاتے ہیں۔

ایں بگفتم و بوسہ بر رویے یکدیگر دادیم و وداع کر دیم۔

ترجمہ :- یہ باتیں ہوئیں اور ہم نے ایک دوسرے کا منہ چوما اور ایک دوسرے کو رخصت کر دیا۔

مکتوبی :- بوسہ دادن بروئے یار چہ سود ہم در اں لحظہ گردش پدرود
سیب گفتی وداع یار اں کرد روئے زیں نیمہ سرخ وزاں روزرد

ترجمہ :- (۱) یار کے چہرے پر بوسہ دینے کا کیا فائدہ ہے۔ جب اسی وقت اس کو رخصت بھی کرنا ہے۔

(۲) تو کہے گا کہ سیب نے دوستوں کو رخصت کر دیا ہے۔ اسی وجہ سے اس طرف آدھا چہرہ سرخ اور اس طرف چہرہ زرد ہے۔

شعر :- **إِنْ لَمْ أَمُتْ يَوْمَ الْوَدَاعِ تَأْسُفًا لَا تَحْسَبُونِي فِي الْمَوَدَّةِ مُنْصِيفًا**

ترجمہ :- اگر میں دوست کی رخصت کے دن غم سے نہ مر جاؤں۔ تو آپ مجھے محبت میں منصف خیال نہ کیجئے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- کو ہمار پہاڑ۔ غار پہاڑ کی گہرائی والا حصہ۔ کھو۔ کھتم میں نے اس سے کہا۔ چہ اشہر

اور نیائی تو شہر میں کیوں نہیں آتا ہے۔ بندی از دل الخ افسردہ ہونا۔ پری رویاں وہ حضرات جن کے چہرے

پریوں کی طرح خوبصورت ہیں۔ بلغز نہ پھسل جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب یکپڑ زائد ہو جاتی ہے تو ہاتھی

بھی اس جگہ پھسل جاتا ہے۔ اس طرح اس حسین چہرہ والوں سے کسی پر ہیزگار آدمی کا بچنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

وداع رخصت کرنا۔ پدرود رخصت کرنا۔ یہ لفظ اصل میں پ پدرود تھا۔ جس کے معنی ہیں دعا کرنا۔ جب کسی

کو رخصت کرتے ہیں تو دعا دے کر رخصت کرتے ہیں۔ اس لئے اس معنی میں استعمال کیا جانے لگا۔ اور تخفیف

کیلئے دال کو ساکن کر دیا گیا۔ سیب گفتی الخ تم کہو گے سیب نے دوست کو رخصت کیا ہے اسی وجہ سے غم افسوس

میں آدھا سرخ اور آدھا زرد ہو گا۔ ان لم امت الخ اگر فراق کا غم کھا کر میں مرنے جاؤں تو محبت میں تو مجھے

انصاف کرنیوالا نہ جانتا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس حکایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی محبت کا مستحاجہ آئی ہے۔

اور تمام تعلقات حدود پذیر ہیں۔ البتہ وہ محبت جس میں کوئی گندگی نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حکایت (۱۸) :- خرقہ پوشے در کاروان حجاز ہمراہ ما بود یکے از امرائے عرب

مر اور اصد دینار بخشید تا قربانی کند وزدان خفاچہ ناگاہ بر کارواں زدند و پاک بردند

بازرگاں گریہ وزاری کردن گرفتند و فریاد بیفائدہ خواندن۔

ترجمہ :- ایک گدڑی پہننے والا فقیر حجاز جانے والے قافلے میں ہمارے ہمراہ تھا۔ عرب کے امیروں میں سے

ایک شخص نے خاص کر اسی کو سواشیاں دیں۔ تاکہ (جج کے بعد) قربانی کرے۔ خفاچہ کے ڈاکوؤں نے اچانک اس

قافلہ پر حملہ کیا۔ اور تمام مال لوٹ لیا۔ سودا گروں نے رونائیں شروع کر دیا اور بے فائدہ فریاد کرنی شروع کی۔

شعر :- **گر تضرع کنی و گر فریاد و زرد ز باز پس نخواہد داد**

ترجمہ :- چاہے تو گڑ گڑالے اور چاہے چلائے۔ چور لوٹ کا مال واپس نہیں کرے گا۔

مگر آن درویش صالح کہ بر قرار خویش ماندہ بود و تغیر سے درو نیامدہ گفتم مگر
آں معلوم ترا دزد نہر دگفت بے ہر دند لیکن مرا با آں الفت چنان نبود کہ بوقت
مفارت خستہ دلی باشد۔

ترجمہ :- لیکن وہ فقیر نیک بخت بدستور اپنے سکون پر باقی رہا۔ اور کوئی تغیر اس کے اندر پیدا نہیں ہوا تھا۔ میں
نے کہا کہ شاید تیرے اس روپیہ کو ڈاکو نہیں لے گئے؟ اس نے جواب میں کہا ہاں لے گئے۔ لیکن مجھ کو اس مال کے
ساتھ ایسی الفت و محبت نہ تھی۔ کہ جدائی کے وقت دل رنجیدہ ہو۔

بیت :- نباید بستن اندر چیز و کس دل کہ دل برداشتن کاریست مشکل

ترجمہ :- آدمی کو اور کسی چیز سے دل نہ لگانا چاہئے۔ کیونکہ دل کا جدا کرنا بڑا مشکل کام ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- خرقہ گدزی۔ معمولی کپڑا۔ پوش پوشیدن سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ پہننے والا۔ امرہ
ساتھ۔ امرہ عرب عرب کے سردار۔ دزدان خفاچہ اس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ایک قوم کا نام ہے جو مکہ کی دریا
میں آباد تھی۔ ان میں سے اکثر لوگ جرائم پیشہ تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ بنی عامر کے لوگ ہیں۔ اور
بعض اہل لغت نے لکھا ہے کہ ایک قسم کے ڈاکوؤں کا گروہ ہے جو عرب کا رہنے والا تھا۔ ناگاہ اچانک۔ پاک بردہ
سب کا سب لوٹ کر لے گئے۔ معلوم روپیہ۔ پیسہ۔ خستہ دلی دل کا شکستہ ہونا۔ کہ دل برداشتن کسی سے دل
لگانے کے بعد اس سے دل کو جدا کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔

گفتم موافق حال من ست ایں چہ گفتمی کہ مر اور عہد جوانی با جوانی اتفاق مخالطت
بود و صدق موافقت تا بجائے کہ قبلہ چشم جمال او بودے و سود سرمایہ معمر وصال او

ترجمہ :- میں نے کہا جو آپ نے فرمایا۔ میرے حال کے موافق ہے اس لئے کہ مجھ کو جوانی میں ایک نوجوان سے
ملنے جلنے کا اتفاق ہو گیا تھا۔ دوستی کا اخلاص اس درجہ تک تھا کہ اس کا جمال میری نگاہ کا قبلہ رہتا تھا۔ اور اس کا وصال
میری عمر کے سرمایہ کا نفع تھا۔

قطعہ :- مگر ملائکہ بر آسماں و گر نہ بشر بحسن صورت او در زمی نخواہد بود
بدوستے کہ حرام ست بعد از وصیت کہ بچ نطفہ چنو آدمی نخواہد بود

ترجمہ :- (۱) شاید آسمان پر فرشتہ بھی نہ ہو ورنہ کم از کم آدمی۔ اس کے حسن و صورت کا زمین پر نہ ہوگا۔

(۲) قسم ہے اس دوست کی جس کے بعد دوستی حرام ہے۔ کہ کوئی نطفہ ایسے حسین آدمی کی شکل اختیار نہیں کریگا۔

ناگہ پائے وجودش بگل عدم فرو رفت و دو د فراق از دو دمانش بر آمد روز ہا بر سر

خاکش مجاورت کردم و از جملہ کہ بر فراق او گفتم یکے ایں بود

ترجمہ :- اچانک اس کے وجود کا پاؤں عدم کی کچڑ میں دھنس گیا۔ اور جدائی کا دھواں اس کے خاندان سے اٹھا۔
 پانی دن اسکی خاک پر مجاورت کیا، اور ان تمام اشعار میں سے جو اسکے فراق میں میں نے کہے ایک یہ قطعہ بھی تھا۔

قطعہ :- کاج کال روز کہ در پائے تو شد خار اجل دست کیتی بز دے تیغ ہلاکم بر سر
 نادریں روز جہاں بے تو ندیدے چشمم ایں منم بر سر خاک تو کہ خاکم بر سر

ترجمہ :- (۱) کاش جس روز تیرے پاؤں میں موت کا کانٹا چبھا تھا۔ زمانے کا ہاتھ میرے سر پر ہلاکت کی تلوار مارتا۔
 (۲) تاکہ ان دنوں میری آنکھ زمانے کو تیرے بغیر نہ دیکھتی۔ یہ میں تیری قبر پر بیٹھا ہوں کہ میرے سر پر خاک پڑے

قطعہ :- آنکہ قرارش نگر فتنے و خواب تا گل و نرس نفشان دے شخت
 گردش کیتی گل و رویش بر یخت خار بنا بر سر خاکش برست

ترجمہ :- (۱) وہ شخص جس کو نہ چین پڑتا تھا اور نہ غم آتی تھی۔ جب تک گلاب اور سیونے پہلے نہ بچھائے جاتے۔
 (۲) زمانے کی گردش نے اس کے چہرے کے پھول کو بکھیر دیا۔ اور کانٹوں کی جھاڑیاں اس کی قبر پر اگ آئیں۔

حل الفاظ و مطلب :- در عہد جوانی جوانی کے زمانے میں۔ مخالفت میل جول۔ تعلق۔ صدق مودت
 دوستی کی پچائی۔ قبلہ چشم جمال او بود میری آنکھیں اس کے حسن کی طرف رہتی تھیں۔ گویا اس کا حسن قبلہ
 تھا۔ سو سرمایہ سرمایہ کا نفع وصال ملنا۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی ملاقات میری زندگی کا سرمایہ تھا۔ مگر
 حرف شرط ہے۔ بشر انسان۔ حسن صورت اچھی صورت۔ زنی اصل میں زمین تھا۔ وزن شعری کی وجہ سے نون
 آگیا۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس جیسا حسین و جمیل پایا جانا ممکن ہو تو فرشتے ہی ہو سکتے ہیں۔ ورنہ زمین
 ہی تو اس جیسا خوبصورت ہونا مشکل ہے۔ بدوستی رنج اس دوست کی قسم کہ جس سے جدائی کے لئے کسی
 دوسرے سے دوستی کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ اس لئے کہ کوئی نطفہ اس حسین و جمیل کی صورت میں نہ آسکے گا۔
 کہے اچانک۔ وجود موجود رہنا۔ زندہ رہنا۔ گل عدم موت کی مٹی۔ دود فراق جدائی کا دھواں۔ دود ماں گھر۔
 خاندان کے لوگ۔ بر سر خاکش اس کی قبر کے پاس۔ مطلب یہ ہے کہ میرے محبوب کی اچانک موت واقع ہو گئی
 اور اس کے خاندان سے جدائی کا دھواں اٹھا۔ میں روزانہ اس کی قبر پر جاتا اور مجاورت کرتا اور اس کی قبر پر میں نے
 بہت سے اشعار پڑھے ہیں ان اشعار میں سے جو میں نے اس کے فراق میں کہے ہیں ایک قطعہ یہ ہے کاش جس دن
 تیری موت واقع ہوئی۔ زمانے کا ہاتھ میرے سر پر ہلاکت کی تلوار مارتا۔ یعنی میری ہلاکت بھی ہو جاتی اور ہم
 دونوں ایک ساتھ رہتے تاکہ آج کے دن میری آنکھ تیرے بغیر دنیا کو نہ دیکھتی۔ رنج در پائے تو شد خار اجل
 تیرے بعد میں موت کا کانٹا چبھ گیا۔ یعنی تو مر گیا۔ دست کیتی زمانہ کا ہاتھ۔ بز دے زدن سے زدے ماضی تمنائی
 ہے۔ اور ب زائد ہے۔ مارتا۔ تیغ تلوار۔ قرارش اس کا سکون۔ خواب سونا۔ آرام کرنا۔ گل پھول۔ نرسین

سیوتی۔ مطلب یہ ہے کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ میرے محبوب کو پھولوں کے بستر کے بغیر نیند نہیں آتی تھی اور چین و سکون حاصل نہیں ہوتا تھا اس کا پھول جیسا چہرہ برباد ہو گیا ہے اور اس کی قبر پر کانٹوں کے درخت اُگ آئے ہیں۔ برست ب زائد ہے۔ رست واحد غائب کا صیغہ ہے۔ اگ آیا ہے۔

بعد از مفارقت او عزم کردم و نیت جزم کہ بقیت زندگی فرشی ہوس در نوردم و گرد مجالست نگر دم۔

ترجمہ :- اسکی جدائی کے بعد میں نے ارادہ کر لیا اور پکی نیت کی کہ باقی زندگی میں شوق کا فرش پیٹ دوں گا۔ اور کسی کے پاس بیٹھنے کے قریب نہ پھکوں گا۔

قطعہ :-

دوش چوں طاؤس مے نازیدم اندر باغ وصل دیگر امروز از فراق یاری پیچم چو مار
سو دریا نیک بودے گر بودے بیم موج صحبت گل خوش بدے گر نیست تشویش خار

ترجمہ :- (۱) کل رات میں وصل کے باغ میں مور کی طرح ناز کرتا پھر تا تھا۔ اور آج دوست کی جدائی سے سانپ کی طرح پیچ و تاب کھا رہا ہوں۔

(۲) دریا کا فائدہ اچھا ہوتا اگر موج کا خطر نہ ہوتا۔ پھول کی صحبت اچھی لگتی اگر کانٹے کی تشویش نہ ہوتی۔
حل الفاظ و مطلب :- مفارقت ج جدائی۔ عزم ارادہ۔ جزم پکار ارادہ۔ دوش گذرا ہوا زمانہ۔ گذشتہ رات
فرش ہوس نوردم میں عشق بازی نہیں کروں گا۔ طاؤس مور۔ از فراق یار دوست کی جدائی کی وجہ سے۔ پیچم مل
کھا رہا ہوں۔ پیچ و تاب کھا رہا ہوں۔ چو مار سانپ کی طرح۔ سو دریا دریا کا فائدہ۔ مثال کے طور پر سیر کرتا۔ موتی
حاصل کرنا وغیرہ۔ تشویش خار کانٹے کی فکر۔ بدے اصل میں بودے تھا ماضی تمنائی ہے۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دنیا کی ہر چیز فانی اور زائل ہونے والی ہے۔ کسی چیز سے دل نہ لگانا چاہئے۔ تاکہ اس کے جاتے رہنے پر تکلیف محسوس نہ ہو۔

حکایت (۱۹) :- یکے را از ملوک عرب حدیث لیلیٰ و مجنوں و شورش حال دے
بگفتند کہ با کمال و فضل و بلاغت سر در بیاباں نہادہ است زمام اختیار از دست دادہ
بفرمودش تا حاضر آوردند و ملامت کردن گرفت کہ در شرف نفس انساں چہ
خلل دیدی کہ خوئے بہائم گرفت و ترک صحبت مردم گفتی مجنوں بنالید و گفت۔

ترجمہ :- لوگوں نے عرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ سے لیلیٰ مجنوں کا قصہ اور اس کی پریشان حالی بیان کی کہ باوجود کامل فضیلت اور بلاغت کے بیاباں میں سر رکھا ہوا ہے۔ اور اختیار کی باگ مجنوں نے ہاتھ سے دیدی

ہے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسکو حاضر کرو، حکم کے مطابق حاضر کیا گیا، بادشاہ نے اس کو ملامت کرنی شروع کی کہ انسان کی ذات کی بزرگی میں تو نے کیا خرابی دیکھی ہے کہ چوپایوں کی عادت اختیار کی۔ اور تو نے آدمیوں کی صحبت چھوڑی۔ مجنوں روئے لگا اور کہا۔

شعر:- وَرَبِّ صَدِيقٍ لَا مَنِي فِي وَدَائِهَا أَلَمْ يَرَهَا يَوْمًا فَيُوضَحَ لِي عُذْرِي

ترجمہ:- اور بہت سے دوستوں نے اس لیلیٰ کی محبت میں مجھے ملامت کی۔ کیا انہوں نے اس کو کسی دن نہیں دیکھا کہ میرا عذر محبت الٰہی پر واضح ہو جاتا۔

قطعہ:- کاج کا ناکہ عیب من گفتار
رویت اے دلستاں بدید ندے
تا بجائے ترنج در نظرت
پیخبر دستہا برید ندے

ترجمہ:- (۱) کاش کہ وہ لوگ جنہوں نے مجھے برا کہا۔ اے معشوق تیری صورت دیکھ لیتے۔

(۲) تاکہ بجائے لیموں کے تیرے سامنے۔ بے خبری کی حالت میں ہاتھ کاٹ لیتے۔

حل الفاظ و مطلب:- حدیث لیلیٰ و مجنوں لیلیٰ اور مجنوں کا قصہ۔ مجنوں کا نام قیس تھا۔ اور وہ نبی عامر کے قبیلے سے تھا۔ وہ فاضل اور ادیب تھا جسکی تصنیفات میں ایک دیوان موجود ہے۔ شورش پریشانی۔ فضل فضیلت۔ بزرگی۔ بلاغت موقع اور محل کے مطابق کلام کرنا۔ بیاباں جنگل۔ زمام باگ۔ لگام۔ حاضر آوردند لوگوں نے حاضر کیا۔ ملامت کردن گرفت ملامت کرنی شروع کر دی۔ شرف شرافت، بزرگی۔ نفس ذات۔ غفل خرابی۔ غوغا فضیلت۔ عادت۔ بنالید ب زائد ہے رویا۔ رب صدیق بہت سے دوست۔ لامنی مجھے ملامت کی۔ ودا عذر محبت۔ فیوضیح ظاہر کر دیتا۔ عذری میرا عذر۔ مطلب یہ ہے کہ بہت سے دوستوں نے لیلیٰ کی محبت میں میری بُرائی بیان کی۔ اگر میرے وہ سارے دوست لیلیٰ کو دیکھتے تو مجھ کو اس کی محبت میں معذور خیال کرتے۔ کاج کاش۔ کانا ناکہ کاف موصولہ ہے۔ اور آناں آں کی جمع ہے۔ جو اسم اشارہ ہے۔ رویت میں واحد حاضر کی ضمیر ہے۔ تیرا چہرہ۔ ترنج لیموں کی بڑی قسم۔ دستہا برید ندے تو اپنے ہاتھوں کو کاٹ ڈالتے۔ اس میں حضرت یوسف اور زلیخا کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب مصر کی عورتوں نے زلیخا کو یہ کہہ کر طعنہ دینے لگیں کہ تو اپنے غلام کے عشق میں مبتلا ہے تو زلیخا نے ان عورتوں کی دعوت کی اور ایک ایک چھری اور ایک ایک لیموں سب کے ہاتھ میں دیکر حضرت یوسف کو سب کے سامنے بلایا سب پر ایک کیفیت محویت طاری ہو گیا۔ اور بجائے لیموں تراشنے کے سب نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تو زلیخا نے کہا۔ فذلکن الذی الخ یہی وہ یوسف ہیں جن کے بارے میں تم مجھ کو برا بھلا کہتی تھیں۔ اور مجھے طعنہ دیا کرتی تھیں الخ۔ پورا واقعہ سیرت کی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔ (حاشیہ مترجم گلستاں)

تا حقیقت معنی بر صورت دعویٰ گواہی دادے کہ فذلکن الذی مستثنیٰ فیہ
ملک را در دل آمد کہ جمال لیلیٰ مطالعت کند تاچہ صورت است کہ موجب چندیں

فتنہ است پس بفرمودش طلب کردن در احیائے عرب بگردیدند و بدست آوردند و پیش ملک در صحن سراپہ بداشتند ملک در ہیبت او تامل کرد و در نظرش حقیر آمد بجگم آنکہ کمترین خدم حرم بجمال ازو بیشتر بود و بزینت بیشتر مجنوں بفرستاد دریافت و گفت ازو ریچہ چشم مجنوں بایستہ در جمال لیلی نظر کردن تا سیر مشاہدت اور تو تجلی کند۔

ترجمہ :- تاکہ بات کی حقیقت دعویٰ کے ظاہر پر گواہی دیتی کہ پس وہی شخص ہے کہ تم نے اس کے بارے میں مجھے ملامت کی۔ بادشاہ کے دل میں آیا کہ لیلیٰ کی خوبصورتی دیکھ لے کہ کیسی صورت ہے کہ اتنے فتنے کا سبب ہے پس اس کے نکالنے کا حکم دیا۔ (خدام شاہی) عرب کے قبیلوں میں پھرے اور لیلیٰ کو پالیا۔ اور بادشاہ کے سامنے ایک چھوٹے خیمہ کے صحن میں اس کو ٹھہرایا بادشاہ نے اس کی صورت پر غور کیا اور اس کی نظر میں بڑی معلوم ہوئی اس وجہ سے کہ شاہی محل کی ادنیٰ لوٹیاں حسن و جمال میں اس سے کہیں زیادہ تھیں اور آرائش میں اس سے بڑھی ہوئی تھیں۔ اس بات کو مجنوں نے بھی فرست سے سمجھ لیا۔ اور کہا کہ مجنوں کی آنکھ کے دریچے سے لیلیٰ کے جمال پر نظر کرنی چاہئے تاکہ اس کے دیکھنے کا مجید تیرے اوپر ظاہر ہو۔

شعر: مَا مَزَّ مِنْ ذِكْرِ الْجَمِيِّ بِمَسْمَعِي لَوْ سَمِعْتَ وَرَقَ الْجَمِيِّ صَاحَتَ مَعِي
يَا مَعْشَرَ الْخُلَّانِ قُولُوا لِلْمُعَا فِي لَسْتَ تَدْرِي مَا بِقَلْبِ الْمَوْجِعِ

ترجمہ :- (۱) جو کچھ کہ سبزہ زار کا ذکر کرنے سے میرے کانوں میں گزرا ہے۔ اگر سبزہ زار کے کبوتر سننے تو میرے ساتھ چیختے لگتے۔

(۲) اے دوستوں کی جماعت تم بے عشق آدمی سے کہہ دو۔ کہ تو نہیں جانتا جو کچھ درد مند کے دل میں ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- مطالعہ کند مطالعہ کریں۔ دیکھیں۔ چہ صورت است کہ کیسی صورت ہے۔ سراپہ چھوٹا گھر چھوٹا خیمہ۔ ہیبت صورت۔ ساخت۔ حقیر بُرا۔ بجگم اس وجہ سے۔ کمترین ادنیٰ۔ خدم ۷ شاہی لوٹیاں۔ بجمال خوبصورتی میں۔ ازو اس سے یعنی لیلیٰ ہے۔ فرست ذہانت سمجھداری۔ سیر مشاہدہ دیکھنے کا راز۔ دریچہ روزن۔ سوراخ۔ تجلی ظاہر ہونا۔ مَر گزرا ہے۔ انجی فرد گاہ۔ بمسمعی میرے کانوں میں۔ وَرَقَ الْجَمِيِّ فرد گاہ کے کبوتر۔ صاحت چیختی۔ الْخُلَّانِ خلیل کی جمع ہے۔ دوست و احباب۔ الْمُعَانِي وہ شخص جو عشق سے خالی ہو۔ لَسْتَ تَدْرِي تو نہیں جانتا۔ الْمَوْجِعِ درد مند۔ شعر کا مطلب یہ ہے کہ محبوبہ و معشوقہ کی فرد گاہ کا تذکرہ جو میں نے سنا ہے۔ اس پر میں رو رہا ہوں۔ اگر اس کو کبوتریاں سن لیتیں تو میرے ساتھ وہ بھی چیختے لگتیں۔ اے دوستوں کی جماعت تم ایسے شخص سے کہہ دو جس کے دل میں عشق نہیں ہے تم اس درد سے واقف نہیں ہو جو ایک درد مند کے دل میں ہوتا ہے۔

لظم:- ندرستاں را نباشد در دریش جز بہ ہمدردے گویم درِ خویش
گفتن از زبور بیجا صل بود بایکے در عمر خود ناخوردہ نیش
تا ترا حالے نباشد ہچو ما حال ما باشد ترا افسانہ بیش

ترجمہ:- (۱) تندرستوں کو زخمی سے ہمدردی نہیں ہوتی۔ میں اپنا درد اپنے ہمدرد کے سوا کسی سے بیان نہیں کرتا۔
(۲) بھڑکا کر اس شخص کے سامنے بے فائدہ ہے۔ جس نے اپنی پوری عمر میں ڈنک نہ کھایا ہو۔
(۳) جب تک تیرا حال ہم جیسا حال نہ ہوگا۔ ہمارا حال تیرے سامنے فرضی قصہ ہوگی۔
حل الفاظ و مطلب:- ریش زخم۔ درد خویش اپنا درد۔ گفتن کہنا۔ زبور بھڑ۔ جمع زنا بھر۔ در عمر خود اپنی پوری زندگی میں۔ نیش تکلیف۔ مطلب یہ ہے کہ بھڑکا کاٹنے کی تکلیف اس شخص سے بیان کرنا جس کو ایک مرتبہ بھی بھڑنے نہ کاٹا ہو بے فائدہ اور بیکار ہے۔ ہچو ما ہماری طرح۔ افسانہ من گھڑٹ کہانی۔ اس حکایت و اشعار سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ (۱) عاشق کی محبت کے لئے ظاہری خدوخال کا حسین و جمیل ہونا ضروری نہیں۔ (۲) عشق میں مبتلا کو ملامت نہ کرنی چاہئے بلکہ اس کو معذور سمجھنا چاہئے۔ (۳) دوسرے کی تکلیف کا اندازہ صحیح معنی میں اس شخص کو ہو سکتا ہے جو خود کبھی تکلیف میں مبتلا ہوا ہو۔ (بہارستاں شرح گلستاں)

حکایت (۲۰):- قاضی ہمدان را حکایت کنند کہ بانعلبند پسرے سرخوش بود
و نعل دلش در آتش روزگارے در طلبش متہتف بود و پویاں و مترصد و جویاں
دور حسب واقعہ گویاں۔

ترجمہ:- ہمدان کے قاضی کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک نعلبند کے لڑکے پر عاشق تھا اور اس بارہ میں بے قرار تھا۔ ایک زمانے تک اس کی جستجو میں رنجیدہ تھا۔ اور دوڑ دھوپ کو رہا تھا۔ منتظر اور متلاشی تھا اور واقعہ کے مطابق یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

لظم:- در چشم من آمد آل سہی سر و بلند بر بود ولم زدست و در پای قلند
ایں دیدہ شوخ می برد دل بکمند خواہی کہ بس دل ندہی دیدہ ببند

ترجمہ:- (۱) وہ سید ہاسر و بلند میری آنکھوں میں سما گیا۔ میرا دل ہاتھ سے چھین لیا اور قدموں میں ڈال دیا۔
(۲) یہ شوخ نظر دل کو کمند میں پھنساتی ہے۔ اگر تو چاہے کہ کسی کو دل نہ دے تو آنکھ بند کر۔

شنیدم کہ در گزرے پیش قاضی باز آمد بر رخ ازاں مقالہ بہ سمعش رسیدہ
وزائد الوصف رنجیدہ و شنام بے تحاشا داؤن گرفت و سقط گفتن و سنگ برداشت و ہچ

از بیجر متی نکذاشت قاضی کیے را گفت از علمائے معتبر کہ بمعنائ او بود۔

ترجمہ :- میں نے سنا ہے کہ ایک راستہ میں قاضی کے سامنے پھر آگیا تھوڑی سی دودھ منگوا اس کے کان میں ہنسی چکی تھی۔ اور وہ لڑکا بہت زیادہ رنجیدہ تھا بے تحاشا کالیاں دینی شروع کر دیں۔ اور نہ اجملا کہنے لگا۔ اور پتھر اٹھادیا۔ بے عزت کرنے کی کوئی بات نہ چھوڑی۔ قاضی نے ایک معتبر عالم سے جو اس کا ساتھی تھا کہا۔

آں شاہدی و خشم گر فتن ہمیش
واں عقدہ برابر دئے ترش شیرینش

ترجمہ :- وہ معشوق پن اور وہ اس کا غصہ کرنا دیکھو۔ اور وہ سلوٹ اس کی ترش اور شیریں بھوؤں پر۔
حل الفاظ و مطلب :- قاضی ہمدان ہمدان کا قاضی۔ ہمدان عراق عجم کے ایک شہر کا نام ہے۔ نعل بندہ
پیرے نعل بنانے والے کا لڑکا۔ سرخوش عشق و محبت۔ نعل داش اس کے دل کی نعل۔ یعنی دل آگ میں اس
طرح جل رہا تھا جس طرح نعل آگ میں جلتی ہے۔ نعل جس پر کسی کا نام لکھ کر ڈال دیا جاتا ہے تاکہ جس کا ہر
لکھا ہے اس کا دل جلے اور وہ پریشان ہو۔ مطلب افسوس کرنے والا۔ غمگین۔ مترصد انتظار کرنے والا۔ جو یاں
تلاش کرنے والے۔ پویاں دوڑنے والے۔ حسب موقع۔ موافق۔ گویاں کہنے والے۔ چتر من میری
آنکھ۔ سہمی سین اور ہلہ کے کسرہ کے ساتھ۔ سیدھا ہونا۔ سرو و دورخت ہے جو بالکل سیدھا اور لمبا ہوتا ہے۔ اس
سے معشوق کے قد کو تشبیہ دی جاتی ہے۔ پائی اقلند پامال کر دیا۔ شوخ گستاخ یہ لفظ دیدہ کی صفت واقع ہے۔
گذرے ایک راستہ۔ ازاں اس سے زائد۔ یعنی قاضی کے عشق سے زائد۔ مقالہ گفتگو۔ زائد الوصف و وصف
جو بیان سے باہر ہو۔ بے تحاشا اس کے مجازی معنی ہیں۔ بے دھڑک، بلا اندیشہ۔ معتبر جن کی بات قابل اعتماد
ہو۔ ہمعنان ساتھی۔ ہمعصر۔ ہمارا۔ عقدہ پیشانی کا گرد۔ ابروئے ترش غضبناک بھوئیں۔ اس حکایت کا حاصل
یہ ہے کہ عہدیدار کو عشق بازی وغیرہ سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ خصوصاً نو عمر لڑکوں اور کمینہ زادوں سے اور
دوستوں کے لئے مناسب ہے کہ وہ ان کو سمجھائیں۔ نیز اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کہ بادشاہ کو غلام اور
رفضاء کی لغزش پر درگزر کرنا چاہئے اور بغیر دیکھے کسی کے عیب پر یقین نہیں کر لینا چاہئے۔

ضربُ الحبيب زيب

ترجمہ :- دوست کی مار کشمش ہے۔

بیت :- از دست تو مشّت بردہاں خوردن خوشتر کہ بدست خویش نان خوردن

ترجمہ :- تیرے ہاتھ سے منہ پر گھونسا کھانا۔ بہتر ہے اپنے ہاتھ سے روٹی کھانے سے۔

ہمانا از وقاحت او بوائے ساحت می آید

ترجمہ :- یعنی ہے کہ اس کی بے شری سے جوانی کی بو آتی ہے۔

فرد -

انگور نو آورده ترش طعم بود روز دوسہ صبر کن کہ شیریں گردد

ترجمہ :- نیا آیا ہوا انگور کھٹا ہوتا ہے۔ دو تین دن صبر کر کہ میٹھا ہو جائے۔

ایں بکفت و بمسد قضا باز آمد تنے چند از بزرگان عدول کہ در مجلس حکم دے
بودندے زمین خدمت ہو سیدند کہ باجارت سخنے در خدمت گوئیم اگر چہ ترک
ادبست و بزرگان گفتہ اند

ترجمہ :- یہ کہا اور قضا کی مسند پر واپس آیا۔ عادل بزرگوں میں سے چند لوگوں نے جو قاضی کی کچہری میں نوکر
تھے ادب کے ساتھ زمین کو چوما اور کہا کہ اگر اجازت دیجئے تو خدمت میں عرض کروں۔ اگر چہ یہ گستاخی ہوگی
اور بڑے لوگوں نے کہا ہے

بیت - نہ در ہر سخن بحث کردن رواست خطا بر بزرگان گرفتن خطاست

ترجمہ :- ہر بات میں بحث کرنا جائز نہیں ہے۔ بزرگوں کی غلطی پکڑنی بھی غلطی ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- ضرب - مار۔ پٹائی۔ الحیب دوست۔ زہیب کشش۔ یعنی دوست کی مار بھی
شیریں لگتی ہے۔ ہفتاذا حقیقت میں۔ اس لفظ میں ہاء مفتوح ہے۔ و تاحت بے شرمی۔ سماحت سخاوت کرنا۔
انگور نو نیا انگور۔ ترش کھٹا۔ طعم ذائقہ۔ صبر کن صبر کر۔ شیریں گردد میٹھا ہو جائے۔ مسد قضا قاضی ہونے کی
کری۔ عدول عادل ہونا۔ نیک ہونا۔ مجلس حکم فیصلہ کی مجلس۔ زمین خدمت ہو سیدند خدمت کی زمین کو
دگوں نے بوسہ دیا۔ یعنی اس کی تعظیم کی۔ باجارت سخنی ایک بات کی اجازت۔ ترک ادبست بے ادبی۔ و گستاخی۔
بحث کردن بات چیت کرنا۔ رواست جائز ہے۔ گرفتن پکڑنا۔ مطلب یہ ہے کہ ہر ایک بات میں بحث نہیں کرنی
چاہئے۔ اور بزرگوں کی غلطی کے درپے نہیں ہونا چاہئے اس لئے کہ ایسا کرنا خود غلطی ہے۔

لیکن بحکم سوابق انعام خداوندی کہ ملازم روزگار بندگان ست مصلحتی کہ بینند
در اعلام نکند نوعی از خیانت باشد طریق صواب آنست کہ با ایں پسر گرد طمع نگر دی
و فرش و کعبہ در نور دی کہ منصب قضا پایگا ہے منبع ست تا بکنا ہے شنیع ملوث نگر دی
و حریف اینست کہ دیدی و سخن ایں کہ شنیدی۔

ترجمہ :- لیکن آپ کے پہلے انعامات جو غلاموں کے حال پر ہمیشہ رہے ہیں ان کی وجہ سے کوئی خیر کی بات کہ
ہم دیکھیں۔ اور اس کو بیان نہ کریں۔ تو ایک قسم کی خیانت ہوگی۔ بہتر صورت یہ ہے کہ اس لڑکے کی طرف
محبت نہ کریں۔ اور حرص کا فرش لپیٹ دیں۔ اس لئے کہ قاضی کا عہدہ ایک بلند مرتبہ ہے تاکہ آپ کسی بڑے
گناہ سے آلودہ نہ ہوں۔ اور دوست کی حالت یہ ہے جو آپ نے دیکھی اور باتیں ایسی ہیں جو آپ نے سنیں۔

مثنوی:- یکے کردہ بے آبروئے بے
چشم دارد از آبروئے کے
بسنام نیکوئے پنجاہ سال
کہ یک نام زشتش کند یا بمال

ترجمہ:- (۱) ایک ایسا آدمی جس نے بہت سے لوگوں کی آبروریزی کی ہو۔ وہ کسی کی آبروریزی کا کیا اندیشہ کرے گا۔
(۲) بہت سے اچھے نام پچاس برس کے پیدا کئے ہوئے۔ کو ایک بُرا نام یا مال کر دیتا ہے۔
حل الفاظ و مطلب:- سوابق انعام سابقہ انعام۔ پہلے انعامات۔ بندگان بندہ کی جمع ہے بمعنی غلام۔
مصلحت موقع کے مناسب بات کرنا۔ اعلام بتانا۔ آگاہ کرنا۔ نوے ایک قسم۔ طریق صواب درست راستہ۔ طمع حرص۔ لالچ۔ دُوع فریفتہ ہونا۔ عاشق ہونا۔ منصب چاہ۔ عہدہ۔ یا نگاہ پیر رکھنے کی جگہ۔ مُراد عہدہ قضا ہے۔ طمع بلند۔ شہنچ برا۔ ملوث آلودہ ہونا۔ حریف ساتھی۔ یکے کردہ بے آبروئے یعنی جس کی خود آبروریزی کی گئی۔ نام زشت بُرا نام۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا آدمی جو خود بے آبرو ہو تو اس کو کسی کی آبروریزی کا کیا اندیشہ ہو سکتا ہے۔
دوسرا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص جس نے بہت سے لوگوں کی آبروریزی کی ہو ایسے آدمی کو کسی کی آبروریزی کا کیا غم ہو سکتا ہے۔ کبھی کبھی پچاس سال کی نیکیوں کو ایک مرتبہ کی بدنامی ڈالتی ہے۔

قاضی را نصیحت یاران یکدل پسند آمد و بر حسن رای قوم آفریں خواند و گفت
نظر عزیزاں در مصلحت حال من عین صوابست و مسئلہ بی جواب ولیکن۔

ترجمہ:- قاضی کو مخلص دوستوں کی نصیحت پسند آئی اور لوگوں کی بہترین رائے کی تعریف کی۔ اور کہا کہ عزیزوں کی نظر میرے حال کی مصلحت میں بالکل درست ہے اور بات لا جواب ہے مگر۔

شعر:- وَلَوْ أَنَّ حُبَّابَ الْمَلَامِ يَزُولُ
لَسَمِعْتُ إِفْكَاً يَفْتَرِيهِ عَدُوُّ

ترجمہ:- اور اگر محبت ملامت سے زائل ہو جاتی۔ تو میں اس بہتان کو ضرور سنتا جو کہ نیک لوگوں نے باندھا ہے۔

شعر:- نصیحت کن مرا چند آنکہ خواہی
کہ نتواں شستن از رنگی سیاہی

ترجمہ:- تو مجھے جتنی چاہے نصیحت کر لے۔ کیونکہ رنگی (جہشی) سے سیاہی دور نہیں کر سکتے۔

فرد :- از یاد تو غافل نتواں کرد پیچم
سر کوفتہ مارم نتوانم کہ بہ پیچم

ترجمہ:- تیری یاد سے مجھے کسی طرح غافل نہیں کر سکتے۔ میں سر کچلا ہوا سانپ ہوں کہ پیچ و تاب نہیں کر سکتا۔

ایں بگفت و کہے چند بہ تفحص حال او برا نگیخت و نعمت بیکراں بریخت و گفت
اندہر کر از زور تر از دست زور در بازو ست۔

ترجمہ:- یہ کہا اور چند آدمیوں کو اس کی جستجوئے حال کے لئے مقرر کیا اور بہت دولت خرچ کی اور اسی لئے غفلتوں نے کہا ہے کہ جس کی ترازو میں روپیہ ہے اس کے بازو میں زور ہے۔

شعر :- ہر کہ زردید سر فرود آورد ورترازوئے آہنیں دوش ست

ترجمہ :- جس نے روپیہ دیکھا سر جھکالیا۔ پھر چاہے وہ لوہے کی ڈنڈی والی ترازو ہی کیوں نہ ہو۔
حل الفاظ و مطلب :- یکدل خالص۔ یہ یاراں کی مفت واقع ہے۔ بر حسن رائے اچھی اور بہترین رائے پر۔
نہیں خواند تعریف کی۔ مسئلہ بات۔ بزدل زائل ہو جاتی ہے یا ہو جائیگی۔ انکا گھڑا ہوا جھوٹ۔ تہمت۔ عدول
تیب آدمی۔ چند انکے جتنی۔ شستہ دھونا۔ یا تو تیری یاد۔ سر کو فٹہ کچلا ہوا سر۔ مار سانپ۔ پیچم پھرنا۔ حرکت
ارہ۔ مطلب یہ ہے کہ محبوب کی یاد میرے دل میں اس طرح جاگزیں ہو گئی ہے کہ کسی بھی صورت میں میں محبوب
سے غافل نہیں ہو سکتا۔ نفی تلاش۔ جستجو۔ ریخت خرچ کی۔ عقلمندوں نے کہا ہے کہ جس کے ترازو میں روپیہ
ہے مال وزر ہے۔ اس کے بازو میں زور ہے۔ یعنی جس کے پاس مال وزر ہے اس کو زور بازو کی ضرورت نہیں۔
سر فرود سر جھکالیا۔ مطلب یہ ہے کہ ترازو کے جس پلڑہ میں وزن ہوتا ہے اسی جانب کو کانٹے کا رخ ہوتا ہے۔

فی الجملہ شبے خلوتے میسر شد وہم در اں شب شخنہ را خبر شد قاضی ہمہ شب
شراب در سر و شاہد در بر از تنغم نہ خفتے وہ بہ ترنم گفتے۔

ترجمہ :- حاصل کلام یہ ہے کہ قاضی کو ایک رات حکومت میسر ہوئی اور اسی رات کو کو قوال کو بھی خبر ہو گئی
قاضی تمام رات شراب پیئے اور معشوق کو بغل میں لئے عیش کی وجہ سے سویانہ تھا اور گاکا کر کہہ رہا تھا۔

نظم

امشب مگر بوقت نمین خواند ایں خروس عشاق بس نکر وہ ہنوز از کنار و بوس
یکدم کہ چشم فتنہ مخفت ست ز نہار بیدار باش تازدود عمر بر فسوس
تا نشوی ز مسجد آدینہ بانگ صبح یا از در سرائے اتابک غریب کو س
لب از لب چو چشم خروس ابلہی بود برداشتن بکفتن بیہودہ خروس

ترجمہ :- (۱) آج کی رات کاش یہ مرغ وقت پر اذان نہ دیتا۔ اسلئے کہ عشاق ابھی بوس و کنار پر بس نہیں کیا ہے
(۲) اے دل آج تو مزایا میزا ہے تھوڑی دیر کے لئے فتنہ سویا ہوا ہے خبردار۔ سونا نہیں جاگتا رہتا کہ عمر افسوس
کرتے ہوئے نہ گزرے۔

(۳) جب تک جامع مسجد سے صبح کی اذان۔ یا بادشاہ کے محل کے نقارہ کی آواز نہ سنائی دے۔
(۴) مرغ کی آنکھ کی طرح لب کو لب سے جدا کرنا بے وقوفی ہے۔ مرغ کے بیہودہ اور فضول چلانے کی وجہ سے۔

قاضی دریں حالت بود کہ یکے از خدمتگاراں در آمد و گفت چہ نشہ خیز و تاپای
داری گریز کہ خسو جان بر تو دے گرفتہ اند بلکہ حقے گفتہ اند تا مگر آتش فتنہ کہ ہنوز

اندک ست بآب تدبیر فرو نشانیم مباداکہ فردا چوں بالائے گرد عالمے فراگیر و قاضی بہ تبسم درو نظر کرد و گشت۔

ترجمہ :- قاضی اسی حالت میں تھا کہ خدمتگار نوکروں میں سے ایک آیا اور بولا آپ کیاب فکر پیٹھے ہیں اور اگر بھاننا ممکن ہو تو بھائیے اس لئے کہ حاسدوں نے آپ کی چغنی کی ہے، بلکہ سچ کہا ہے تاکہ شہرہ فتنہ کی ہے کہ ابھی کم ہے تدبیر کے پانی سے ہم بجھاویں ایسا نہ ہو کہ کل جب بھڑک اٹھے۔ تو سارے جہاں کو لے ڈوبے قاضی۔ جس کے اسے دیکھا اور بولا۔

قطعہ :- پنچہ در صید برودہ خنیغم را چہ تفاوت اگر شغال آید
روئی در روی دوست کن بگذار تا عدد و پشت دست می خاید

ترجمہ :- (۱) شکار کے خون میں پنچہ ڈالے ہوئے شیر کے واسطے۔ کیا نقصان ہے اگر گیدڑ آجائے۔
(۲) دوست کے مقابل آئے سامنے بیٹھے اور دشمن کو۔ چھوڑ تاکہ اپنے ہاتھ کی پشت چباتا رہے۔
حل الفاظ و مطلب :- میسر شد میسر ہوئی۔ در آں شب اسی رات میں۔ شخصہ کو تو ال۔ ہر شب پوری رات۔ و شاید در بند اور معشوق کو بغل میں۔ تنعم عیش کرنا۔ مستی لینا۔ نہ خفتے نہیں سویا۔ ترنم بگانا، گن گناہ۔
مطلب یہ ہے کہ قاضی کو ایک دن اپنے محبوب کے ساتھ تہوار بننے کا موقع مل گیا پوری رات نہیں سویا، ہر شراب پی کر نشہ آور ہو کر اور محبوب کو بغل میں بٹھا کر گاربا تھا۔ نظم رچا پڑونا۔ مراد یہاں اشعار ہے۔ ام شب یہ مختلف ہے امروز شب کا بمعنی آج کی رات۔ مگر حرف شک ہے۔ شاید۔ بوقت نمی خواند وہ اپنے متعینہ وقت پر اذان نہیں دے رہا۔ بوس بوسہ دینا۔ یکدم اسی وقت۔ چشم فتنہ مخفت است فتنہ کی آگ دہی ہوئی ہے۔ زہد ہار خبردار۔ یہ حرف تنبیہ ہے۔ بیدار باش جاگتار۔ تازوؤ تاکہ نہ گذرے۔ بر فسوس وزن شعری کی وجہ سے افسوس کا ہمزہ گر گیا ہے۔ بر فسوس کا ترجمہ ہے افسوس کرتے ہوئے۔ تانشوی تاکہ توندے۔ ز مسجد آدینہ لکن مسجد سے جس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہے۔ یعنی جامع مسجد سے۔ بانگ صبح صبح کی اذان۔ سرائے محل۔ اتابک بادشاہ غریو کوس نکار کا شور۔ اس سے مراد وہ نوبت ہے جو پنجوقتہ بادشاہوں کے دروازے پر بجائی جاتی تھی۔ (حاشیہ گلستان مترجم) لب از لب انخ مطلب یہ ہے کہ جس طرح مرغ کی آنکھ کا لب لب سے جدا ہو گیا ہے اسی طرح تجھ کو لب معشوق سے لب جدا کرنا چاہئے اور مرغ کی فضول اور لالچ یعنی بانگ کی طرف متوجہ نہ ہونا چاہئے۔ نیز امر حاضر کا میند ہے اٹھئے۔ دق اعتراض کرنا۔ چغلی کرنا۔ تا مگر میں تا اس جگہ گریز کی علت واقع ہے۔ مگر حرف شک ہے بمعنی شاید۔ بالائے گرد اوپر جائے۔ ترقی کرے۔ فراگیر و گھیر لے۔ تبسم مسکراہٹ۔ درو اسکی طرف، اس میں۔ خنیغم شیر۔ شغال لومڑی۔ آید آئے۔ ایک نسخہ میں بجائے آید کے لاید ہے۔ جو لائیدن سے مشتق ہے اس کے معنی ہیں بکواس کرنا۔ می خاید چباتا ہے۔ غصہ کی حالت یا رنج اور افسوس کی حالت میں ہاتھ چبانا ایک پُرانا دستور ہے۔

ملک راہدراں شب آگہی دادند کہ در ملک تو چنین منکرے حادث شدہ است
فرمائی ملک گفت من اور از فضلانے عصر میدانم ویکانہ روزگاری شمارم باشد کہ
معاندان در حق وے خوئے کردہ اند پس ایں سخن در سمع قبول من نیامد مگر آنکہ
معانیت گردد کہ حکیمان گفتہ اند۔

ترجمہ :- بادشاہ کو اسی رات میں لوگوں نے خبر دی کہ آپ کے ملک میں ایک ایسا بُرا کام ہو رہا ہے۔ آپ کیا حکم
دیتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا میں اس کو زمانہ کے قابل لوگوں میں سے جانتا ہوں۔ اور دنیا کا بے مثل آدمی شمار کرتا
ہوں۔ شاید کہ دشمنوں نے اس کے حق میں سازش کی ہے۔ لہذا یہ بات قبول کرنے میں مجھے تاثر نہیں ہوتا ہے۔ مگر
کہ اس کا معائنہ ہو جائے۔ کیونکہ عقلمندوں کا قول ہے۔

شعر :- بن تندی سبکدست بردن بہ تیغ بدندان گزدپشت دست دروغ

ترجمہ :- غمہ میں جلدی سے تلوار کے اوپر ہاتھ ڈالنا۔ افسوس کے ساتھ ہاتھ کی پشت دانتوں میں کاٹنا ہے۔

شنیدم کہ سحر گاہ با تنے چند خاصان ببالین قاضی آمد شمع را دید استادہ و شاہد نشسته
وے ریختہ و قدح شکستہ و قاضی در خواب مستی بیخبر از ملک ہستی بلطف اندک اندک
بیدارش کرد کہ خیز کہ آفتاب بر آمد قاضی دریافت کہ حال چیست گفت از کدام
جانب بر آمد سلطان را عجب آمد گفت از جانب مشرق چنانکہ معبود دست گفت الحمد للہ
کہ ہنوز در توبہ ہچناں باز ست بحکم حدیث لا یغلق باب التوبۃ علی العباد
حتی تطلع الشمس من مغربہا استغفرک اللہم و اتوب الیک

ترجمہ :- میں نے سنا کہ صبح کے وقت چند خاص آدمیوں کے ساتھ قاضی کے سرہانے آیا۔ شمع کو دیکھا جل رہی
تھی۔ اور معشوق بیٹھا ہوا اور شراب بکھری ہوئی اور پیالہ ٹوٹا ہوا پڑا تھا۔ اور قاضی مستی کی نیند میں ہستی کے ملک
سے بے خبر تھا۔ نرمی سے آہستہ آہستہ اس کو جگایا کہ اٹھ سورج نکل آیا۔ قاضی سمجھ گیا کہ کیا معاملہ ہے کہا کس
طرف سے سورج نکلا۔ جواب دیا کہ مشرق کی طرف سے۔ کہا خدا کا شکر ہے کہ ابھی توبہ کا دروازہ دیا ہی کھلا ہوا
ہے۔ اس حدیث کے موافق (ترجمہ) توبہ کا دروازہ بند نہیں کیا جائیگا بندوں کے اوپر اس وقت تک کہ آفتاب
مغرب سے نکلے والا ہو۔ اے اللہ میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں۔ اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

حل الفاظ و مطلب :- آگہی دادند خبر دی۔ منکری بر اکام۔ حادث شدہ پیدا ہو گیا ہے۔ ہونے لگا ہے۔
عصر زمانہ۔ جمع اعصار۔ یگانہ یگانہ کے فتنے کے ساتھ۔ یکتا۔ روزگار زمانہ۔ دنیا۔ معاندان معاند کی جمع ہے۔
و شکر۔ خوئے سازش۔ دخل دینا۔ غور۔ سمع کان۔ معانیت آنکھ سے دیکھنا۔ شنیدم میں نے سنا۔ سحر گاہ صبح

کے وقت۔ یہ تندی غضبناک حالت میں۔ سبک ہاک۔ تنق تلوار۔ کزد کا تاج۔ بالین سر ہانسنے۔ اتناہ تلواری
تھی۔ یعنی جل رہی تھی۔ شاید معشوق۔ شے شراب۔ ریختہ بکھری۔ قدن پیالہ۔ خواب مستی مستی کی نیند۔
ہستی وجود لطف مہربانی۔ بیدارش کرد اس کو بیدار کیا۔ کدام کہاں۔ کس۔ الحمد للہ تمام تعریف اللہ ہی نے
لئے ہیں۔ بچیاں اسی طرح۔ باز است کھلا ہوا ہے۔ لا یغلق بند نہیں کیا جائیگا۔ تطلق طلوع ہوتا ہے۔ سورج
سورج جمع شمس اے اللہ۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ توبہ قابل قبول اس وقت تک ہوگی جب تک کہ
سورج مغرب کی طرف سے نہ نکلے۔ اگر سورج مغرب کی طرف سے نکل آئے اور کوئی اس وقت توبہ کرے تو
اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔

قطعہ :- اے دو چیزم برگنا نکلچند
گر گر فقام کنی مستوجہم
بخت نافر جام و عقل نا تمام
ور بہ بخشی عفو بہتر از انتقام

ترجمہ :- (۱) ان دو چیزوں نے مجھ کو گناہ پر آمادہ کیا ہے۔ بد نصیبی اور نا تمام عقل نے۔
(۲) اگر تو مجھ کو گر فقام کرے تو میں اس کے لائق ہوں۔ اور اگر تو بخش دے تو معافی بدلہ لینے سے بہتر ہے۔

ملک گفت توبہ دریں حالت کہ بر جزائے گناہ خویش اطلاع یافتی سودے نکند
فَلَمْ يَكْ يَنْفَعَهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاسَنَا۔

ترجمہ :- بادشاہ نے کہا توبہ اس حالت میں کہ تجھے اپنے گناہ کی سزا معلوم ہو گئی ہے۔ کوئی فائدہ نہ کرے گی۔ پس
یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کا ایمان ہمارے خوف کے وقت ان کو فائدہ دے۔

قطعہ :- چہ سود از دزدی انگہ توبہ کردن
بلند از میوہ گو کو تاہ کن دست
کہ فتوانی کمند انداخت بر کاخ
کہ کوتہ خود ندارد دست بر شاخ

ترجمہ :- (۱) چوری سے اس وقت توبہ کرنے کا کیا فائدہ ہے۔ جب تو کوٹھے پر کمند ڈال نہیں سکتا۔
(۲) بے قد والے آدمی سے کہہ دو کہ میوہ سے ہاتھ الگ رکھے۔ اسلئے کہ پستہ قد تو خود ہی شاخ پر ہاتھ نہیں رکھ سکتا۔

ترا باوجود چنین منکرے کہ ظاہر شد سبیل خلاص صورت نہ بندد ایں بگفت
و موکلان عقوبت دروے آویختند گفت مراد خد مت سلطان یک خن باقیمت
ملک بشدید و گفت آں چہست گفت۔

ترجمہ :- تیرے واسطے باوجود ایسے بُرے کام کے جو کہ صادر ہوا چھٹکارے کی صورت ممکن نہیں۔ یہ کہا اور سزا
دینے والے لوگ اس کو لیٹ گئے۔ قاضی نے کہا مجھے بادشاہ سے ایک بات کرنی اور باقی ہے۔ بادشاہ نے سنا
و فرمایا کہ وہ کیا بات ہے۔

قطعہ: بآستین ملا لے کہ بر من افشانی طمع مدار کہ از دامت بدارم دست
اگر خلاص حال ست زیں گنہ کہ مراست بدایں کرم کہ داری امید داری ہست

ترجمہ:۔ (۱) بسبب اس آستین طول کے جو تو میرے اوپر جھاڑتا ہے۔ یہ خیال مت کر کہ تیرے دامن کو میں ہاتھ سے چھوڑ دوں گا۔

(۲) اگرچہ مجھ کو اس گناہ سے چھٹکارا مشکل ہے۔ تو اس کرم سے جو تو رکھتا ہے معافی کی امید ہے۔
حل الفاظ و مطلب:۔ اے دو چیز ایک نسخہ میں بجائے اے کہ اس دو ہے ان ہی دو چیز نے۔ انگشتنہ آمادہ کیا ہے۔ بخت نافر جام بد نصیب۔ عقل ناقص ناقص عقل۔ مستوجہم میں اس کے لائق ہوں۔ بہ بخشی تو بخندے۔ انتقام بدلہ لینا۔ لم یففعہم ان کو فائدہ نہیں دیا ان کا ایمان۔ لہذا جب۔ روائیہوں نے دیکھ لیا۔ باسنا ہماری سختی۔ ہمارا عذاب۔ چہ سود کیا فائدہ۔ دزد چور۔ انداخت اس نے ڈالا۔ کاغ محل۔ بلند۔ لے قد والا آدمی۔ شاخ ڈالی۔ سبیل راستہ۔ طریقہ۔ خلاص رہائی۔ چھٹکارا۔ موکالان عقوبت وہ حضرات جن کو سزا دینے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ آدختند لپٹ گئے۔ بآستین ملالی اٹھ اگر تو نے ملال کی وجہ سے مجھ کو چھوڑ دیا۔ طمع مدار تو یہ خیال مت رکھ۔ دامت تیرا دامن۔ محال مشکل۔ ناممکن۔ زیں اصل میں از میں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قاضی نے بادشاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ ہزار بار مجھ پر ناراضگی کا اظہار کریں پھر بھی میں آپ کا دامن نہ چھوڑوں گا۔ اگرچہ میرا بچنا یہاں مشکل ہے۔ لیکن آپ کی خصلت معاف کرنا بھی ہے۔ اور میں اس معافی کا امیدوار ہوں۔

ملک گفت ایں لطیفہ بدیع آوردی وایں نکتہ غریب گفتی و لیکن محال عقل ست
و خلاف نقل کہ ترا فضل و بلاغت امروز از چنگ عقوبت من رہائی دہد مصلحت آں
بنم کہ ترا از قلعہ بزیر اندازم تا دیگران نصیحت پذیرند و عبرت گیرند گفت اے
خداوند جہاں پروردہ نعمت ایں، خاندانم وایں جرم تنہا در جہاں نہ من کردہ ام
دیگرے را بیند از تا من عبرت گیرم ملک را خندہ گرفت و بعفو از سر جرم او برخواست
و محتنان را کہ اشارت بکشتن او بھی کردند گفت۔

ترجمہ:۔ بادشاہ نے کہا یہ نادر لطیفہ نے بیان کیا اور یہ تو نے نادر بات کہا۔ لیکن عقل کے خلاف ہے اور حدیث کے بھی خلاف ہے کہ تجھ کو تیری بزرگی اور قابلیت آج میرے غصہ کے ہاتھ سے رہائی دے میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تجھے میں قلعہ سے نیچے گرا دوں تاکہ دوسرے لوگوں کو نصیحت ہو جائے اور لوگ عبرت حاصل کریں۔ قاضی نے کہا اے جہاں کے آقا میں اس خاندان کی دولت کا پلا ہوا ہوں اور یہ جرم اکیلے میں نے ہی دنیا میں نہیں کیا ہے۔ کسی اور کو گرا تا کہ میں عبرت حاصل کروں۔ بادشاہ کو ہنسی آگئی۔ اور معاف کر کے اس کے جرم سے درگزر کی۔ اور نکتہ چینیوں سے جو اس کے مار ڈالنے کا اشارہ کر رہے تھے کہہ دیا۔

شعر -

ہمہ جمال عیب خوشنید

طعنہ بر عیب و میراں مزید

ترجمہ :- سب اپنے عیب کے اٹھانے والے ہیں۔ دوسروں کے عیب پر طعنہ مت دو۔

حل الفاظ و مطلب :- بدیع انوکھا۔ نکتہ کام کی بات۔ عمدہ اور باریک بات۔ خلاف نقل حدیث کے خلاف ہے۔ کہ تراصل کے تجھے چھوڑ دوں۔ بلاغت مقتضی حال کے مطابق کلام کرنا۔ امروز آج۔ چنگ عقوبت عذاب کا چنگل۔ اندازم میں تجھے گرا دوں۔ تائید گرانے کی علت ہے۔ عبرت کہتے ہیں دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرنے کو۔ جرم سزا۔ قصور۔ یعنی جب قاضی نے یہ کہا کہ اے بادشاہ سلامت جب آپ کو عبرت ہی کے لئے یہ سزا دی ہے۔ اور جس طرح میں نے یہ گناہ کیا ہے میرے علاوہ بہت سے لوگوں نے بھی تو اس میں سبقت کی ہے تو ان لوگوں کو یہ سزا دیدی جاتی تاکہ میں اس سے عبرت حاصل کر تا بادشاہ کو اس کی اس بات پر ہنسی آگئی اور معاف کر دیا۔ قاضی نے ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جو اس کے قتل کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ اے لوگو ہر ایک کے اندر کچھ نہ کچھ عیب ہے تو پھر دوسروں کو طعنہ دینے کی کیا ضرورت ہے۔ جمال حامل کی جمع ہے۔ اٹھانے والے۔ طعنہ مزیند طعنہ مت مار۔ یعنی دوسروں کو طعنہ مت دو۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ صاحب منصب کو عشق بازی سے پرہیز کرنا چاہئے اور اگر مبتلا ہو جائے تو پاک دامنی کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہئے۔

حکایت (۲۱) منظوم :-

جوانے پاک باز و پاک رو بود	کہ بپاکیزہ روئے در گرد بود
چنین خواندم کہ در دریائے اعظم	بگردا بے در افتادند باہم
چو ملّاح آمدش تا دست گیرد	مبادا کاندراں حالت بمیرد
ہمی گفت از میان موج تشویر	مرا بگذار و دست یار من گیر
دریں گفتن جہانے بروے آشفّت	شنیدندش کہ جان میداد و میگفت
حدیث عشق ز اں بطل مینوش	کہ در سختی کند یاری فراموش
چنین کردند یاراں زندگانی	ز کار افتادہ بشنو تابدانی
کہ سعدی راہ و رسم عشق بازی	چناں داند کہ در بغداد تازی
دل آراے کہ داری دل درو بند	دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند
اگر مجنون و لیلیٰ زندہ گشتے	حدیث عشق ازیں دفتر نوشتے

ترجمہ :- (۱) ایک جوان پاک باز اور خوبصورت تھا۔ جو کہ ایک خوبصورت پر عاشق تھا۔

- (۲) میں نے ایسا پڑھا ہے کہ دریائے اعظم میں۔ دونوں ایک بھنور میں پھنس گئے۔
 (۳) جب ملاح اس کے پاس آیا تاکہ اس کا ہاتھ پکڑ لے۔ کہ مبارک اسی حال میں وہ مر جائے۔
 (۴) یہی کہتا تھا اشاروں کی موجوں کے درمیان سے۔ کہ مجھ کو چھوڑ اور میرے دوست کا ہاتھ پکڑ۔
 (۵) اس کہنے سے بہت سے لوگ اس سے ناراض ہوئے۔ مگر لوگوں نے سنا کہ وہ مرتے مرتے کہہ رہا تھا۔
 (۶) کہ عشق کی بات اس جھوٹے سے نہ سن۔ جو سختی کے زمانے میں دوست کو فراموش کر دے۔
 (۷) دوستوں نے اسی طرح زندگی گزاری ہے۔ تجربہ کار سے تو سن لے تاکہ تو خوب سمجھ جائے۔
 (۸) کیونکہ سعدی عشق بازی کے طریقے۔ ایسے ہی جانتا ہے جیسا کہ بغداد میں زبان عربی۔
 (۹) جو معشوق تو رکھتا ہے اس سے دل لگا۔ باقی تمام عالم سے آنکھیں بند کر لے۔
 (۱۰) اگر مجنوں اور لیلیٰ زندہ ہوتے۔ تو عشق کی باتیں اس دفتر سے لکھتے۔

حل الفاظ و مطلب :- حکایت منظوم یہ ۲۱ ویں حکایت کو اشعار میں بیان کیا گیا ہے۔ پاکباز نیک و صالح آدمی۔ پاک رو خوبصورت۔ حسین و جمیل۔ پاکیزہ روئے حسین صورت۔ گرو رہن رکھنا۔ یعنی باہم ایک دوسرے کا ملا ہوا ہونا۔ خواندم میں نے پڑھا۔ موج تشویر اشاروں سے کہہ رہا تھا یہ اس لئے کہ ڈوبنے والا آدمی منہ سے بات نہیں کر سکتا۔ گرداب گاف کے کسرہ کے ساتھ۔ بمعنی بھنور۔ مبارک ایسا نہ ہو کہ وہ اسی حالت میں مر جائے۔ ہی گفت یہی کہہ رہا تھا۔ جان میداد جان دے رہا تھا۔ دی گفت اور کہہ رہا تھا۔ یعنی ڈوبتے وقت کہہ رہا تھا کہ عشق کی بات اس سے مت سن جو سختی کے زمانے میں معشوق کو بھول جاتا ہے۔ اس لئے کہ ایسا آدمی عشق کی بات میں جھوٹا ہے۔ آشت غمگین ہوں۔ بقال بولنے والا۔ مَنیُوش یہ میخ نمی حاضر ہے۔ نوشیدن بمعنی مننا ہے۔ مت سن۔ سختی مصیبت۔ یاری دوست۔ تابدانی تاکہ آپ خوب سمجھ لیں۔ تازی عربی انسل گھوڑے کو کہتے ہیں۔ یہاں عربی زبان مراد ہے۔ دل آرام معشوق۔ مراد حق جل مجدہ ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا سے الگ تھلگ رہو اور معشوق حقیقی سے دل لگاؤ۔ ازیں دفتر اس دفتر سے۔ اس دفتر سے مراد گلستاں کا باب پنجم ہے۔ یعنی میں نے اس باب میں عشق کی وہ باتیں بکھیری ہیں کہ اگر لیلیٰ و مجنوں زندہ رہتے تو عشق کی باتیں اس دفتر سے اخذ کرتے۔

خلاصہ :- اس حکایت منظوم سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دوست اور عاشق حقیقت میں وہ ہے جو اپنے معشوق کو اپنی جان سے بھی زیادہ پیارا سمجھتا ہے اگر کسی کے اندر عشق کا یہ مرتبہ نہیں تو اس کے عشق میں کمی ہے۔ ایسا شخص عاشق نہیں بلکہ دعا باز ہے۔

تمام شد باب پنجم۔ بروز چہار شنبہ۔ بعون اللہ ونصرہ

ظفر بن مبین عفا اللہ عنہما

خادم التدریس مدرسہ مرادپہ

منظر نگر یوپی

باب ششم در ضعف پیری

(پہناباب بیچاپ کی کمزوری کے بیان میں)

حکایت (۱) باطائفہ دانشمنداں در جامع دمشق بحثی ہی کر دم کہ جوانے در آمد و گفت دریں میاں کسے ہست کہ زبان پارسی داند اشارت بمن کردند گفتش خیر ست گفت پیرے صد و پنجاہ سالہ در حالت نزاع ست و زبان عجم چیزے ہی گوید و مفہوم مانمیگرد اگر بکرم رنجہ شوی مزدیابی باشد کہ وصیتے ہی چناں بپالینش فراز آدم ایں بیت می گفت

ترجمہ :- غفلتوں کی ایک جماعت کے ساتھ دمشق کی جامع مسجد میں ایک بحث کر رہا تھا۔ کہ اچانک ایک جوان آیا اس نے کہا کہ اس جماعت میں کوئی ایسا شخص ہے جو فارسی زبان جانتا ہو۔ میری طرف اشارہ کیا۔ میں نے اس سے پوچھا خیریت ہے۔ جوان نے کہا ایک ڈیڑھ سو سال کا بڑھا جاں کنی کے عالم میں ہے اور فارسی زبان میں کچھ کہہ رہا ہے۔ اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر مہربانی فرما کر آپ زحمت کریں تو معاوضہ پائیے گا۔ شاید کہ وہ وصیت کر رہا ہو۔ جب میں اس کے سر ہانے آیا تو وہ یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

قطعہ :- دے چند گفتم بر آرام بکام در یغا کہ بگرفت راہ نکس
در یغا کہ بر خوان الوان عمر دے چند خوردیم و گفتند بس

ترجمہ :- (۱) میں نے سوچا تھا کہ آرام سے چند سانسیں (اور) لوں گا۔ افسوس کہ سانس کے آنے جانے کا راستہ بند ہو گیا۔

(۲) افسوس کہ عمر کے طرح طرح کے کھانوں سے بھرے ہوئے دسترخوان پر۔ ہم نے چند لقمے کھائے اور کہہ دیا کہ ختم کرو۔

معانی ایں سخن بزبان عربی باشامیاں ہی گفتم و تعجب ہمیکردند از عمر دراز
تاسف او بچناں بر حیات دنیا گفتم چگونہ دریں حالت گفت چہ گویم۔

ترجمہ :- میں اس شعر کے معنی شامیوں سے عربی زبان میں بیان کر رہا تھا۔ اور وہ لوگ تعجب کر رہے تھے اس کی اتنی لمبی عمر اور اس کی بزرگی کے گم ہونے کے افسوس پر۔ میں نے کہا اس حالت میں تیرا کیا حال ہے اس نے کہا میں کیا کہوں۔

قطعہ :- ندیدہ کہ چہ سختی رسد بجان کسے کہ از دہانش بدر میکنند دندانی
قیاس کن کہ چہ حالت بود در اں ساعت کہ از وجود عزیزش بدر رود جانے

ترجمہ :- (۱) نیا تو نے نہیں دیکھا کہ اس شخص کی جان کو کتنی تکلیف پہنچتی ہے۔ جس کے منہ سے ایک دانت باہر نکلتے ہیں۔

(۲) اب قیاس کر کہ اس گھڑی کیا مال ہو گا۔ کہ اس کے پیارے جسم سے جان نکل رہی ہو۔

حل الفاظ و مطالب :- مستم عدد درجی کے لئے ہے۔ بمعنی چٹا۔ ضعف کمزوری۔ پیری بڑھاپا۔ جامع

م فاعل کا سینہ ہے۔ جمع کرنے والا۔ یہاں جامع مسجد مراد ہے۔ جامع دمشق مرکب اضافی ہے۔ دمشق کی

جامع مسجد۔ بحث غ کھود و کرید۔ بحثے مطلب یہ ہے کہ ہم دونوں کے درمیان ایک مسئلہ میں بحث و مباحثہ

ہو رہا تھا کہ اچانک ایک جوان آیا اور کہنے لگا کہ ایک سو پچاس سال کا ایک بوڑھا حالت نزاع میں ہے اور وہ کچھ کہہ رہا

ہے۔ لیکن ہم اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں لہذا آپ میں سے جو فارسی زبان جانتے ہوں برائے کرم ہمارے ساتھ

تشریف لے جائیں اور ہمیں ان کے احوال سے باخبر کیجئے۔ شاید کہ وہ کوئی وصیت کر رہا ہو۔ پیر صد و پنجاہ سالہ

بزرگ سو سال کا بوڑھا۔ زبان جمی مراد فارسی زبان ہے۔ مفہوم مانگی گردو ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہے۔

مرد مزدوری۔ مراد ثواب ہے۔ یابی یافتن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے۔ تو پایگا۔ بایں سرہانے۔ خوان

اوان مختلف رنگوں کا دسترخوان۔ دندان دانت۔ از دہان بدر کردن منہ سے باہر کرنا یعنی نکالنا۔ وجود عزیز

مرکب توصیفی ہے۔ پیارا وجود۔ تلف باب تفعیل کا مصدر ہے۔ بمعنی افسوس۔

گفتم تصویر مرگ از خیال بدر کن وہم را بر مزاج مستولی مگرداں کہ فیلسوفان
گفتہ اند مزاج اگرچہ مستقیم بود اعتماد بقار انشاید و مرض اگرچہ ہائل بود دلالت گلتی بر
ہلاک نکند اگر فرمانی طیبے را بخوانیم تا معالجت کند دیدہ بر کرد و بخندید و گفت۔

ترجمہ :- میں نے کہا مرنے کا خیال اپنے دماغ سے نکال ڈال اور مزاج پر وہم کو غالب نہ ہونے دے کیونکہ یونان

کے حکیموں نے کہا ہے کہ مزاج چاہے درست ہو مگر یہ ضروری نہیں کہ اس کی وجہ سے کوئی زندہ بھی رہے۔ اور

مرض اگرچہ خطرناک ہے مگر وہ موت پر پوری طرح دلالت نہیں کرتا ہے۔ اگر تو کہے تو ہم کسی حکیم کو بلائیں کہ

مان کرے اس نے نظر اٹھائی ہنس اور کہا۔ مثنوی

دست برہم زند طیب ظریف	چوں خرف بیند او قتادہ حریف
خواجہ در بند نفس ایوان ست	خانہ از پای بست ویران ست
پیر مردے بنزع می نالید	پیر زن صندلش ہی مالید
چوں محبط شد اعتدال مزاج	نہ غریمت اثر کند نہ علاج

ترجمہ :- (۱) ہوشیار طیب ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے۔ جب اپنے بوڑھے دوست کو بیمار پڑا ہوا دیکھتا ہے۔

(۲) مالک، مکان پر نقش و نگار بنوانے کی فکر میں ہے۔ اور گھر کی بنیاد ہی کمزور ہو رہی ہے۔

(۳) ایک بوڑھا جان کنی کی حالت میں رو رہا تھا۔ اور ایک بڑھیا اس کے مندل مل رہی تھی۔

(۴) جب مزاج کا اعتدال جا چکا ہے۔ نہ متراثر کرتا ہے اور نہ طمان۔

حل النظار و مطلب :- تصور باب تعلق کا مصدر ہے بمعنی خیال۔ مرکب ف موت۔ خیال مراد دماغ ہے۔ مستولی غالب۔ فیلسوفان یونان مرکب انسانی ہے۔ یونان کے حکماء۔ باکل خطرناک۔ بولناک۔ معاہدہ طمان۔ دیدہ بر کرد اس نے آنکھ کھولی۔ مستقیم درست۔ سیدھا۔ ظریف خوش طبع۔ دانا۔ خریف بہت بوڑھا۔ بدحواس۔ حریف ہم پیشہ، ساتھی، شریک کار۔ مخالف۔ پائے بست پشت۔ عزیمت مراد منتر۔ تعمید گنڈا ہے۔ محبط بے ترتیب۔ فاسد۔ خراب۔ اعتدال مزاج مرکب انسانی ہے۔ مزاج کا بین بین رہنا۔ خلاصہ :- اس حکایت و اشعار کا حاصل یہ ہے کہ عمر کتنی ہی لمبی ہو جائے دنیا دار کا دل مرنے کو نہیں چاہتا۔ اور جب ضعف غالب ہو جائے اور ہوش و حواس جاتے رہیں۔ اس وقت علاج کی طرف زیادہ دھیان نہ دینا چاہئے۔ اور توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رکھنی چاہئے۔

حکایت (۲) : پیرے را حکایت کنند کہ دخترے خواستہ بود و حجرہ بگل آراستہ و خلوت با و نشستہ و دیدہ و دل در و بستہ شبہائے دراز نہ خفتے و بذلہ با و لطیفہ ہا گفتے باشد کہ وحشت و نفرت نگیرد و موانست پذیرد و ازاں جملہ شبے میگفت بخت بلندت یار بود و چشم دولت بیدار کہ بہ صحت پیرے فتادی پختہ پروردہ جہاں دیدہ آرمیدہ و سرد گرم کشیدہ نیک و بد آزمودہ کہ حقوق صحبت بداند و شرط موڈت بجا آورد مشفق مہربان خوش طبع شیریں زبان۔

ترجمہ :- ایک بوڑھے کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک نوجوان لڑکی سے شادی کی تھی۔ اور مکان کو پھول سے آراستہ کیا تھا۔ اور خلوت میں اس کے پاس بیٹھا ہوا آنکھیں اور دل اس میں لگائے ہوئے تھا۔ لمبی لمبی راتوں میں سوٹا نہ تھا۔ اور مزے کی باتیں اور چٹکے کہتا تھا۔ تاکہ اس کی گھبراہٹ اور نفرت دور ہو جائے اور وہ لڑکی مانوس ہو جائے۔ ان ہی راتوں میں سے ایک رات وہ کہہ رہا تھا۔ تیرا بلند نصیبہ مددگار تھا۔ اور دولت کی آنکھ کھلی ہوئی تھی کہ ایک ایسے بوڑھے کی صحبت میں آئی جو عقلمند، تجربہ کار۔ زمانہ کے گرم و سرد کو آزمائے ہوئے ہے۔ اور اچھے برے کو آزمائے ہوئے ہے۔ کہ صحبت کے حقوق کو جانتا ہے، اور محبت کی شرط بجا لاتا ہے۔ شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ اچھی طبیعت والا اور خوش بیان ہے۔

مثنوی :- تا تو انم دولت بدست آرم و ریا زار یم نیاز ارم
در چو طوطی بود شکر خورش و جان شیریں فدائے پرورش

ترجمہ:- (۱) جب تک مجھ سے ہو سکے گا تیری دل جوئی کروں گا۔ اور جو تو مجھے ستائے گی تو میں نہ ستاؤں گا۔
(۲) اگر طوطی کی طرح شکر کھانے والی ہوگی۔ تو میں اپنی جان شیریں تیری پرورش پر نفا کر دوں گا۔

نہ گر۔ فگار آمدی بدست جوئے مجب خیرہ رائے سر تیزے سبکپائے کہ ہر دم
ہو سے پڑو ہر لحظہ رائے زندو ہر شب جائے حسد و ہر روز یارے گیرد۔

ترجمہ:- تو کسی مغرور، خود رائے، بے عقل، لڑاکا، تند مزاج، تیز دوزنے والے جوان کے پتے میں نہ پڑے کہ ہر
وقت ایک نئی آرزو کرتا ہے۔ اور ہر لحظہ ایک رائے دیتا ہے۔ اور ہر رات ایک نئی جگہ سوتا ہے۔ اور ہر روز ایک نیا
مشق رکھتا ہے۔

قطعہ:- جو انال خرم اندو خوب رخسار و لیکن در وفا با کس نپایند
وفاداری مدار از بلبلان چشم کہ ہر دم بر گلے دیگر سرایند

ترجمہ:- (۱) جو انال خرم اندو خوب رخسار و لیکن در وفا با کس نپایند۔
(۲) ان بلبل چشموں سے وفاداری کی امید مت رکھ۔ کہ ہر وقت وہ ایک دوسرے پھول پر نغمہ سرائی کرتے ہیں۔
حل الفاظ و مطلب:- پیرے میں نئی وحدت کے لئے ہے یعنی ایک بوڑھا۔ دخترے خواستہ بود ایک
لڑکی سے نکاح کر لیا تھا۔ حجرہ مع کمرہ جمع حجرات۔ گل مراد کاغذ کے پھول ہیں۔ آراستہ اسم مفعول کا صیغہ
ہے۔ سجایا ہوا۔ بذلہ مشککہ و لطیفہ، دل چسپ بات۔ وحشت گمراہیٹ۔ بھڑکنا۔ موانست آپسی انسیت و محبت۔
بخت بلندت یا ربود تیرا بلند نصیب تیرا دوست تھا۔ بختہ عقلمند جہاں دیدہ دنیا دیکھا ہوا۔ تجربہ کار۔ حقوق
محبت بداند دوستی کے حقوق جانتا ہے۔ مودت دوستی۔ مشفق مہربان۔ خوش طبع اچھی طبیعت۔ شیریں
زبان میٹھی باتیں کرنے والا۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ بڑھاپے کے زمانہ میں نوعمر کنواری لڑکی سے شادی
نہ کرنی چاہئے ورنہ بڑی رسوائی ہوتی ہے۔ معجب تکبر کرنے والا، خود پسند۔ خیرہ رائے بے عقل۔ سر تیز
جلدی کرنے والا۔ نپایند وہ پائنداری نہیں دکھلاتے۔ بلبلان چشم وہ معشوق جن کی آنکھیں بلبل جیسی ہوں۔

انما طائفہ پیراں کہ بہ عقل و ادب زندگانی کنند نہ بمقتضائے جہل و جوانی۔

ترجمہ:- بہر کیف بوڑھوں کی جماعت عقل اور ادب سے زندگی بسر کرتی ہے نہ کہ جہالت اور جوانی کے
فانصوں کے مطابق۔

فرد سے ز خود بہتری جوی و فرصت شمار کہ باچوں خودی گم کنی روزگار

ترجمہ:- تو اپنی بہتری تلاش کر اور فرصت کو غنیمت شمار کر۔ کہ اپنے جیسے کسی جوان کی زندگی برباد کر دیتا تو۔

گشت چنداں بریں نمط انتم کہ گماں بردم کہ دلش در قید من آمد و نصید من

شدنا کہ نفسے سردا زول پر در در آورد و گفت چندیں خن کہ بلفشتی در ترا زوئے عقل
من وزن آل یک خن ندارد کہ وقتے از قبیلہ خویش شنیدہ ام کہ گفت زن جوان را
اگر تیرے در پہلو نشیند بہ از انکہ پیرے۔

ترجمہ :- اس بوڑھے نے کہا کہ اتنی باتیں اس طریقہ کی میں نے کہیں کہ مجھے خیال ہوا کہ اس کا دل میری قید میں
گرفتار ہو گیا اور میری شکار ہو گئی، یکا یک ایک ٹھنڈی سانس در و مند دل سے کھینچی اور بولی جتنی باتیں تو نے بیان کیں
میری عقل کی ترا زو میں ان میں سے ایک بھی کوئی وزن نہیں رکھتی۔ اس لئے کہ ایک وقت میں اپنی ایک دائی سے یہ
بات سن چکی ہوں کہ جوان عورت کے پہلو میں اگر تیر چھا رہے تو اس سے بہتر ہے کہ کوئی بوڑھا پہلو میں بیٹھے۔

شعر :- لَمَّا رَأَتْ بَيْنَ يَدَيَّ بَعْلَهَا شَيْئًا كَارِخِي شَفَّةِ الصَّائِمِ
تَقُولُ هَذَا مَعَهُ مَيِّتٌ وَإِنَّمَا الرُّقِيَّةُ لِلنَّائِمِ

ترجمہ :- (۱) جب عورت نے شوہر کے سامنے ایک چیز لگی ہوئی دیکھی۔ جو روزے دار کے ہونٹ کی طرح تڑپا ہوا ہے۔
(۲) تو کہنے لگی اس کے پاس تو مردہ ہے۔ اور منتر تو صرف سونے والے کو جگا سکتا ہے۔

رباعی :- زن کز بر مرد بے رضا برخیزد پس فتنہ و جنگ ازاں سرا برخیزد
پیرے کہ ز جائے خویش نتواند خاست إِلَّا بعصا کیش عصا برخیزد

ترجمہ :- (۱) عورت اگر مرد کی بغل سے بغیر خوش ہوئے اٹھے۔ تو اس گھر میں فتنہ و فساد پر با ہو جاتا ہے۔

(۲) وہ بوڑھا جس کو اپنی جگہ سے اٹھنا ممکن نہیں مگر صرف لائمی سے تو اس کا عضو کب اٹھ سکتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- مقتضی تقاضہ۔ مطابق۔ فرصت وقت۔ نمط طریقہ، روش۔ نمونہ۔ قابلہ دائی۔

قبیلہ خاندان۔ دلش اس کا دل۔ صید من شد میرا شکار ہو گیا۔ نفسے سرد ایک ٹھنڈی سانس۔ لَمَّا رَأَتْ

البح جب اس نے دیکھا۔ بعل شوہر۔ ارخی لگا ہوا۔ شَفَّةِ ہونٹ۔ الصائم روزہ دار۔ مَیِّت مردہ۔

الرُّقِيَّةُ منتر۔ جب اس عورت نے اپنے شوہر کے سامنے والے حصہ میں کوئی ایسی چیز دیکھی جس طرح روزہ دار

کا ہونٹ سوکھا ہوا ہوتا ہے۔ تو کہنے لگی۔ اس کے پاس مردہ ہے اور جادو صرف سونے والے ہی کو بیدار

کر سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میرا محبوبانہ ناز و انداز اس بوڑھے شوہر کے عضو تاسل کو کب کھڑا کر سکتا ہے۔ یہ

بغل۔ بے رضا بغیر خوش ہوئے۔ ازاں سرا اس گھر سے۔ پیرے کہ ز جائے الخ ایسا بوڑھا جو لائمی کا سہارا

لئے بغیر زمین سے نہ اٹھ سکتا ہو۔ کیش کس طرح۔ کب۔ عصا لائمی۔ یہاں مخصوص عضو مراد ہے۔

فی الجملہ امکان موافقت نبود بمفارقت انجامید چوں مدت عدت بر آمد عقد

نکاحش بستند باجوانے تند ترش روی تہی دست بدخوی جور و جفا کشیدے ورنہ

و عنایہ و شکرِ نعمت حق پہچناں گفستہ الحمد للہ کہ ازاں عذابِ الیم برہیدم و بدیں نعیم
مقیم بر سیدم۔

ترجمہ :- حاصل کلام یہ ہے کہ موافقت کا امکان نہ تھا، طلاق پر نوبت پہنچی۔ جب عدت کا زمانہ پورا ہو گیا۔ اس کا نکاح ایک غصہ ور، بد خو، ترش رو، مفلس جوان کے ساتھ کر دیا۔ وہ عورت ظلم و ستم اور ایذا و رنج اور سختی اٹھاتی تھی۔ پھر بھی خدا کی نعمتوں کا شکر اس طرح ادا کرتی کہ خدا کا شکر ہے کہ اس سخت عذاب سے رہائی ہوئی اور ان سخت نعمتوں پر فائز ہوئی۔

قطعہ :- روئے زیبا و جامہ و دیبا صندل و عود و رنگ و بوی و ہوس
ایں ہمہ زینتِ زناں باشد مرور اکیر و خایہ زینت و بس

ترجمہ :- (۱) خوبصورت چہرہ اور دیبا کے کپڑے۔ صندل اور عود، رنگ و بو اور ہوس۔
(۲) یہ ساری عورتوں کی زینتیں ہوتی ہیں۔ مرد کے لئے اس کی مردانگی کی قوت کافی ہے۔

فرد :- با ایں ہمہ جور و تند خوئی نازت بلبشم کہ خو بروئی

ترجمہ :- باوجود ان ظلم کے اور ترش روئی کے۔ میں تیرا ناز اٹھاؤں گی اس لئے کہ تو خوبصورت ہے۔

قطعہ :- باتو مر اسو ختن اندر عذاب بہ کہ شد باد گرے در بہشت
بوئے پیاز از دہن خو بروی بہ حقیقت کہ گل از دست زشت

ترجمہ :- (۱) تیرے ساتھ مجھے دوزخ میں جلنا۔ اس سے بہتر ہے کہ دوسرے کے ساتھ بہشت میں جاؤں۔
(۲) خوبصورت کے منہ سے پیاز کی بو۔ درحقیقت اس سے بہتر ہے کہ بد صورت کے ہاتھ سے پھول ملے۔

حل الفاظ و مطلب :- امکان موافقت مرکب اضافی ہے۔ موافقت کا امکان۔ مفارقت جدائی۔ مدت
عدت مرکب اضافی ہے۔ عدت کی مدت۔ عدت وہ ایام جن میں عورت کو زینت اور دوسری شادی کی اجازت
نہیں۔ مطلقہ حرۃ کے تین ماہ اور بیوہ کے چار ماہ و س دن۔ مطلقہ باندی کے دو ماہ اور بیوہ کے دو ماہ پانچ دن۔ عتا
تکلیف۔ عذاب الیم دردناک عذاب۔ نعیم مقیم پائیدار نعمت۔ عود عین کے ضمہ کیساتھ۔ ایک خوشبودار
لکڑی۔ ہوس زیور۔ کیر و خایہ مرد کا عضو تناسل۔ نازت تیرا ناز۔ خو بروئی خوبصورت چہرہ والا۔ اس حکایت
کا خلاصہ یہ نکلا کہ بڑھاپے کے زمانے میں نو عمر کنواری لڑکی سے شادی نہ کرنی چاہئے ورنہ بڑی رسوائی ہوتی ہے۔
اور دونوں کے درمیان بات نہ بننے کی وجہ سے طلاق کی نوبت آ جاتی ہے۔

حکایت (۳) :- مہمان پیرے بودم در دیارِ بکر کہ مالی فراوان داشت و فرزندے
خو بروی شے حکایت کرد کہ مرادر عمر خویش بجز ایں فرزند نبودہ است درختے دریں وادی

زیادہ نگاہات کہ مرد ماں سنا: تونان آجبار وندو: یہاں دراز در پائے آل در دست
نشد انالیدہ ام تامر ایں فرزند پیدہ: ت شنیدم کہ پسر بارہ یقال آہ: تہ میگفت چہ
بودے اگر من آل در دست را بدانتے کہ نجاست تا دعالر دے کہ پدرم بمردے۔

ترجمہ :- میں دیار بکر میں ایک بوڑھے کامہان تھا: بہت سے مال کا مالک تھا۔ اور ایسا خوبصورت لڑکے کا باپ تھا۔
ایک رات کو قہر بیان کرنے لگا کہ میرے مریضوں میں سوائے اس لڑکے کے اور پیدا نہیں ہوئی اس جنگل میں ایک
درخت زیارت کی جگہ ہے کہ لوگ اپنی مرائیں مانگنے وہاں جاتے ہیں۔ بہت لمبی لمبی راتوں میں اس درخت کے
نیچے گڑ گڑایا ہوں اور خدا سے دعا مانگی ہے، جب مجھے خدا نے یہ لڑکا دیا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ لڑکا پچھلے پچھلے اپنے دوستوں
سے کہہ رہا تھا، بڑا مزہ ہوتا اگر مجھے اس درخت کی خبر ہوتی کہ وہ کہاں ہے۔ تو میں دعا مانگنا کہ میرا باپ مر جائے۔

حکمت :- خواجہ شادی کناں کہ فرزندم عاقل ست و پسر طعنہ زناں کہ پدرم

فرقوت ست۔

ترجمہ :- باپ خوشی کر رہا ہے کہ میرا بیٹا عقلمند ہے۔ اور بیٹا طعنہ دے رہا ہے کہ میرا باپ کھوسٹ بوڑھا ہو گیا ہے۔

قطعہ :- سالہا بر تو بگزر دک گذار فنی سوئے تربت پدرت
تو بجائے پدر چہ کردی خیر تاہماں چشم داری از پست

ترجمہ :- (۱) برسوں گزر جاتے ہیں کہ تو۔ اپنے باپ کی قبر کی جانب گذر نہیں کرتا ہے۔

(۲) تو نے اپنے باپ کے ساتھ کیا نیکی کی ہے۔ کہ اسی نیکی کی اپنے بیٹے سے امید رکھتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- مہمان پیرے مرکب اضافی ہے۔ ایک بوڑھے کامہان۔ دیار بکر ایک شہر کا نام
ہے۔ جو روم اور عراق عرب کے درمیان واقع ہے۔ دیار دار کی جمع ہے۔ دیس۔ ملک۔ بکر ایک قبیلہ کا نام
ہے۔ شے حکایت کرد شیخ سعدی چند راتیں اس کے یہاں مقیم رہے ہیں۔ فرزند نبودہ است اس کی اولاد
پیدا نہیں ہوئی۔ شبہائے دراز لمبی لمبی راتیں۔ پائے آل درخت اس درخت کے نیچے۔ بخدا خدا کی درگاہ
میں۔ نالیدہ ام گڑ گڑایا ہوں۔ طعنہ زناں عیب بیان کرنا والا۔ فرقوت عمر رسیدہ بوڑھا آدمی۔

اس حکایت سے یہ معلوم ہوا کہ بڑھاپے کی اولاد پریشان کرنے والی ہوتی ہے۔ اور ماں باپ کو ذلیل
سمجھتی ہے۔ اور قطعہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کی اولاد اس کے ساتھ نیکی کا برتاؤ
کرے تو اس کو اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنی چاہئے۔

حکایت (۴) :- روزے بغرور جوانی سخت راندہ بودم و شبانگہ بیای گریوہ

سست ماندہ پیر مردے ضعیف از پس کارواں ہی آمد گفت چہ نصی کہ نہ جائے

نخن است گفتیم چوں روم کہ نہ پائے رفتن ست گفت ایں نشیدی کہ صاحبداں
گفتہ اندر رفتن و نشستن بہ کہ دودین و گسنستن۔

ترجمہ :- ایک روز جوانی کے غرور میں میں تیز دوڑا تھا۔ اور رات کے وقت ایک ٹیلہ کے نیچے ست پڑا ہوا تھا
ایک کمزور بوڑھا بھی قافلہ کے پیچھے پیچھے آرہا تھا۔ اس نے کہا کیا پڑا سو رہا ہے اس لئے کہ یہ سونے کی جگہ نہیں ہے
میں نے کہا کہ چلوں کیسے کہ چلنے کی طاقت نہیں ہے۔ اس نے کہا کیا تو نے یہ نہیں سنا ہے کہ عقلمندوں نے کہا ہے
چلنا اور چل کر بیٹھنا بہتر ہے کہ دوڑنے اور سفر سے عاجز رہنے سے،

قطعہ :- اے کہ مشتاق منز لے مشاب پند من کار بند و صبر آموز
اسپ تازی دو تگ رود بشتاب آشتہ آہستہ میر و شب و روز

ترجمہ :- (۱) اے وہ شخص کہ تو منزل کا آرزو مند ہے مت دوڑ۔ میری نصیحت پر عمل کر اور صبر سیکھ۔

(۲) عربی گھوڑا تیز تھوڑی دور چلتا ہے۔ اونٹ آہستہ آہستہ رات دن چلا کرتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- بغور جوانی مرکب اضافی ہے۔ جوانی کے غرور میں۔ سخت راندہ بودم بہت تیز چلا
تھا۔ پائے گریوہ ٹیلہ کے نیچے۔ چھٹی تو کیا سو رہا ہے۔ حسیدان سے نخسی واحد حاضر مفارع ہے۔ گسنستن
عاجز رہنا۔ سفر سے رکنا۔ چوں روم کس طرح چلوں۔ رفتن و نشستن چلنا اور بیٹھنا۔ مشتاق خواہشمند۔ اسپ
تازی عربی گھوڑا۔ تگ دوڑنا۔ میرود جانا ہے۔ کار بند میری کی ہوئی نصیحت پر عمل درآمد کرو۔ اس حکایت کا
خلاصہ یہ نکلا کہ جوانی پر غرور و گھمنڈ نہ کرنا چاہئے۔ اور اگر کوئی بوڑھا نصیحت کرے تو اس پر عمل کرنا چاہئے۔

حکایت (۵) :- جوان نے چست لطیف خنداں شیریں زباں در حلقہ عشرت مابود کہ
دردش ہیچ نوع غم نیامدے و لب از خندہ فراہم روزگار بے برآمد کہ اتفاق ملاقات
نیتاد بعد ازاں دید مش زن خواستہ و فرزند خاستہ و بیخ نشاطش بریدہ و گل رویش پڑ
مریدہ پر سید مش چگونہ و چہ حالت ست گفت تا کو دکان بیاوردم و گر کو دکی نکردم۔

ترجمہ :- ایک جوان چست و چالاک، لطیف گو، ہنس مکھ، شیریں زباں، ہماری عیش و عشرت کے حلقہ میں شریک
تھا کہ اس کے دل میں کسی طرح کا غم نہیں آتا تھا۔ اور ہونٹ ہنسی سے نہ رکتے تھے۔ ایک زمانہ ہو گیا کہ ملاقات کا
اتفاق نہیں پڑا۔ اس کے بعد میں نے اس کو دیکھا کہ وہ شادی کر لی تھی۔ بال بچے پیدا ہو گئے۔ اور اس کی خوشی کی
جزکت گئی تھی۔ اور اس کے چہرہ کا پھول پژمردہ ہو گیا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا تو کس طرح ہے اور تیرا کیا حال
ہے۔ اس نے کہا جب سے میرے بچے ہو گئے ہیں اس وقت سے میں نے بچپن کی باتیں نہیں کیں۔

شعر :- مَاذَا الصَّبِي وَالشَّيْبُ غَيْرَ لِمَتِي وَكَفَى بِتَغْيِيرِ الزَّمَانِ نَذِيرًا

ترجمہ :- اب بچپن کہاں در افاقہ پڑھانے سے تیری زلفوں کو بدل ڈالا۔ اور زمانے کا انقلاب ڈروٹے کے لئے کافی ہے۔

فرد :- چوں پیر شدی ز کودکی دست بدار بازی و ظرافت بجوانان بگذار

ترجمہ :- جب تو بوزھا ہو گیا تو بچپن سے دست بردار ہو جا، کھیل کود اور انسی ٹھٹھا جوانوں کے لئے چھوڑ دے۔
 حل الفاظ و مطلب :- خنداں ہنس مکھ۔ عشرت زندگی۔ نوع عم کسی قسم کا غم۔ کوئی ریش و مال۔ خندہ فراہم ہنسی ہر وقت موجود رہتی تھی۔ یعنی چہرہ پر ہر دم مسکراہٹ بھلکتی تھی۔ زن خواست ایک عورت سے شادی ہو گئی۔ بخ جز۔ نشاط خوشی۔ بریدہ بریدن سے ہے۔ کٹ گئی۔ تا جب تک، جب سے۔ کودکاں کودک کی جمع ہے۔ بچے۔ باذا حرف استفہام ہے۔ کیا۔ صہبی بچپن۔ شیب بڑھاپا۔ لقا زلف۔ نذیر ڈرانے والا۔ بازی کھیل کود۔ لگی کافی ہے۔ تغیر انقلاب۔ بدلنا۔ ظرافت دل لگی۔ بگذار تو چھوڑ دے۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بڑھاپے میں جوانی کے مذاق اور دل لگی وغیرہ کو چھوڑ دینا چاہئے، اور سنجیدگی و متانت اختیار کر لینی چاہئے اور مذکورہ بالا عربی شعر سے یہ معلوم ہوا کہ آدمی کو ہمیشہ زمانے کی تغیرات سے نصیحت حاصل کرنا چاہئے۔

مثنوی :- طربِ نوجواں ز پیر مجوی کہ دگر ناید آبلش رفتہ بجوی
 زرعِ راچوں رسید وقتِ درو نخراند چنانکہ سبزہ نو

ترجمہ :- (۱) جوانی کی خوشیاں بوڑھے آدمی میں تلاش مت کر۔ کہندی کا گیا ہو اپنی دوبارہ ندی میں نہیں آتا۔
 (۲) کھیتی کے کٹنے کا جب وقت آ پہنچا۔ تو وہ سرسبز نورسیدہ سبزہ کی طرح نہیں لہلاتی۔

قطعہ :- دورِ جوانی بشد از دستِ من آہ و دروغِ آں ز من دلِ فروزد
 قوتِ سر پنچہ شیر کی برفت راضیم اکنوں بہ پنیرے چوپوز
 پیر ز نے موی سیہ کردہ بود گفتمش اے مامکِ دیرینہ روز
 موی بہ تلپیس سیہ کردہ گیر راست نخواہد شدن ایں پشت کوز

ترجمہ :- (۱) جوانی کا دور میرے ہاتھ سے چلا گیا۔ ہائے افسوس وہ دل روشن کرنے والا زمانہ۔

(۲) شیر کے پنچہ کی سی قوت جاتی رہی۔ اب میں چیتے کی طرح تھوڑے سے پنیر پر راضی ہوں۔

(۳) ایک بڑھیا نے خضاب لگا کر بال کالے کئے تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ اے عمر رسیدہ بڑھیا اماں جان۔

(۴) مکاری کر کے تو نے بال کالے کر لئے۔ مگر یہ میڑھی پیٹھ سیدھی نہیں ہوگی۔

حل الفاظ و مطلب :- طرب خوشی۔ مستی۔ مجوی جستن سے واحد حاضر فعل نمی ہے۔ تلاش مت کر۔ رفت رفتن سے اسم مفعول کا میضہ ہے۔ گیا ہوا۔ زرع ع کھیتی۔ جمع زروع۔ وقت درو مرکب اضافی ہے۔

بھتی کے کٹنے کا وقت۔ بزرگ نو نیا بزرگ۔ دور جوانی جوانی کا دور۔ دل فردز دل کو رہن کرنے والا۔ راسم
 کنوں۔ پیرے چو یوز کہا جاتا ہے کہ جب پیتا اپنے شکار میں کامیاب نہیں ہوتا تو اپنے مالک سے غصہ ہو جاتا
 ہے۔ اور مالک اس کی مرغوب خوراک پیر کھلا کر اس کو دوبارہ خوش کر دیتا ہے۔ مالک ف ماں کی تعمیر ہے۔
 والدہ۔ اما جان۔ پیار کا لفظ ہے۔ دیرینہ روز زیادہ عمر والی۔ عمر سیدہ۔ نکمیں دھوکا دینا۔ گیر فرض کرو۔ اس
 کو مان لو۔ راست نخواستہ میڑھی کمر کبھی سیدھی نہ ہو سکے گی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بڑھاپے کے زمانے میں
 جوانی کے مذاق اور دل لگی اور زیب و زینت وغیرہ چھوڑ دینی چاہئے۔

حکایت (۶) :- وقتے بچیل جوانی بانگ بر مادر زدم دل آزرده بکنے بنشست
 اگر یاں ہی گفت مگر خوردی فراموش کردی کہ درشتی می کنی۔

ترجمہ :- ایک مرتبہ جوانی کی جہالت کی وجہ سے میں نے والدہ کو ڈانٹ دیا۔ افسردہ دل ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھ
 گئیں۔ رورور کہہ رہی تھیں کہ شاید تو اپنا بچپن بھول گیا کہ اب سختی کر رہا ہے۔

قطعہ :- چہ خوش گفت زالے بفرزند خویش چو دیدش پلنگ افکن و پیلتن
 گر از عہد خردیت یاد آمدے کہ بیچارہ بودی در آغوش من
 نگر دے دریں روز بر من جفا کہ تو شیر مردے و من پیر زن

ترجمہ :- (۱) ایک بڑھیا نے اپنے لڑکے سے کیا ہی اچھی بات کہی ہے۔ جبکہ اس کو شیر افکن (یعنی قوی) اور
 پیلتن (یعنی عظیم الجثہ) دیکھا۔

(۲) اگر تجھ کو اپنے بچپن کا زمانہ یاد رہتا۔ کہ جب تو میری گود میں عاجز پڑا رہتا تھا۔

(۳) تو تو مجھ پر آج کے دن ظلم نہ کرتا۔ کہ تو اب بہادر ہے اور میں بڑھیا ہوں۔

صل الفاظ و مطلب :- بچیل جوانی جوانی کی جہالت و نادانی کی وجہ سے۔ بانگ چیخ و پکار۔ مادر ماں دل
 آزرده رنجیدہ دل۔ گنج گوشہ کنار۔ گریاں ہی گفت رورور کہہ رہی تھی۔ فراموش کردی تو نے بھلا
 دیا۔ درشتی سختی۔ زالے ایک بڑھیا۔ بفرزند خویش اپنے لڑکے سے۔ چو دیدش جب اس کو دیکھا۔ پلنگ
 افکن شیر کی طرح طاقتور۔ پیلتن ہاتھی کی طرح بڑے اور موٹے جسم والا۔ آغوش گود۔ شیر مرد بہادر۔
 اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ ہر جوان کو چاہئے کہ اپنے بچپن کے زمانہ کو نہ بھولے اور بڑے اور بوڑھوں کے
 ساتھ گستاخی و بدکلامی کر کے ان کو رنجیدہ نہیں کرنا چاہئے۔

حکایت (۷) :- تو نگرے بخیل را پیرے رنجور بود نیک خواہاں گفتندش کہ
 ختم قرآنی کنی از بہر وے یا بذل قربانی لختے باندیشہ فرورفت و گفت ختم مصحف اولیٰ

ترست کہ گلہ دور ست صاحب دلے بشید گفت خمش بعلت آل اختیار آمد کہ قرآن
بر سر زبان ست وز در میان جاں۔

ترجمہ :- ایک بخیل دو لٹند کا ایک لاکھ بیمار تھا۔ اس کے خیر خواہوں نے اس سے کہا کہ اس کی صحت کے لئے
قرآن کریم کا ایک ختم کیا جائے۔ یا کوئی قربانی کی جائے۔ کچھ دیر سوچتا رہا اور بولا قرآن شریف ختم کرنا زیادہ
مناسب ہے اس لئے کہ بکریوں کا گلہ دور جنگل میں چلا گیا ہے۔ ایک دل والے نے سنا اور کہا ختم قرآن شریف اس
کو اس وجہ سے پسند آیا کہ قرآن تو زبان کی نوک پر ہے اور سونا جان میں گڑا ہوا ہے۔

مثنوی :- در یغا گردن طاعت نہادن گرش ہمراہ بودے دست دادن
بدینارے چو خرد رگل بمانند ورا الحمدے بخواہی صد بخوانند

ترجمہ :- (۱) افسوس ہوتا طاعت کیلئے گردن زمین پر رکھنا۔ اگر اس کے ساتھ بخشش کا ہاتھ بھی شامل ہو۔
(۲) ایک دینار کے لئے گدھے کی طرح کچھڑ میں پھنس جاتے ہیں۔ اور اگر الحمد شریف ایک مرتبہ پڑھنے کو کہیں
تو سو مرتبہ پڑھ لیں گے۔

حل الفاظ و مطلب :- ختم قرآنی یعنی ایک قرآن شریف پڑھ کر اس کو بخشا جائے۔ بذل قربانی کسی
جانور کی قربانی کرے۔ لختے ایک لخت، تھوڑی دیر۔ گلہ دور ست یعنی ریوڑ دور دراز مقام پر ہے۔ وہاں سے
بکریاں وغیرہ قربانی کے لئے لے آنا دشوار ہیں۔ قربانی سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے نام پر صدقہ کے طور پر
کسی جانور کو ذبح کیا جائے۔ وزر در میان جان یعنی قربانی کرنے سے جیب سے تو روپیہ خرچ ہوتا ہے اس لئے
اس نے کہا بہتر یہ ہے کہ قرآن شریف پڑھ کر اس کو بخشا جائے۔ در یغا گردن الخ یعنی اگر مالی عبادت کی گنجائش
ہے تو بدنی عبادت پر اکتفا کرنا بڑے افسوس کی بات ہے بدینارے الخ یعنی اگر کبھی ایک دینار خرچ کرنے کی نوبت آئے
تو گدھے کی مانند کچھڑ میں گھس جائے۔ الحمد بخواہی سورہ فاتحہ پڑھانا چاہئے۔ اس حکایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔
(۱) بخل و سنجوسی سے پرہیز کرنا چاہئے اسلئے کہ بڑھاپے میں اس صفت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ (۲) بخیل کو مال خرچ کرنا
بہت دشوار ہوتا ہے ہاں اگر اس سے قرآن پڑھنے اور دیگر کار خیر کرنے کو کہا جائے تو بخوشی راضی ہو جاتا ہے۔ (۳)
اگر مالی عبادت کی گنجائش ہو تو اس میں دریغ نہ ہونا چاہئے۔ بخل کے ساتھ بدنی عبادت بڑے افسوس کی بات ہے۔

حکایت (۸) :- پیر مردے را گفتند چرا زن نہ کنی گفت با پیر ز نانم الفت نیست
پس آزاں کہ جواں باشد با من کہ پیرم دوستی چگونہ صورت بندد۔

ترجمہ :- لوگوں نے ایک بوڑھے سے کہا کہ شادی کیوں نہیں کرتا اس نے کہا بوڑھیوں سے مجھے محبت نہیں۔
اور جو جوان ہوگی اس کو مجھ سے کہ میں بوڑھا ہوں دوستی کی صورت کس طرح بندھے گی۔

شعر:- میر ہفتاد سلہ جنی مکنہ کور متری بخوانی پیش روش
زور باید نہ زر کہ بانوار گزری دوست ترکہ دہ من گوش

ترجمہ:- (۱) اے ستر برس کے بڑھے جوانی نہ کر۔ اندھامیاں جی خواب میں بھی اپنی آنکھ کو روشن نہیں دیکھتا۔
(۲) زور چاہئے نہ کہ زر اس لئے کہ عورت کو۔ دس من گوشت سے ایک گاجر زیادہ پسند ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- پیر مردے ایک بوڑھا مرد۔ چرازن نہ کنی تو شادی کیوں نہیں کرتا۔ باپیر زمانم
وقت نیست بوڑھی عورتوں سے مجھے الفت و محبت نہیں ہے۔ اس لئے کسی بوڑھی سے نکاح کرنے کا جی نہیں
چاہتا۔ دوستی چکونہ بند موافقت نہ ہوگی۔ سلہ سالہ۔ ہفتاد ستر۔ جنی مکنہ جوانی مت کر۔ کور اندھ
متری میاں جی۔ معمولی درجہ کا استاد۔ بخواب خواب میں۔ پیش چشم کا مخفف ہے۔ آنکھ۔ روش روشن۔
بے بوڑھے جوانی کی باتیں مت کر۔ مکتب کا ناپیدا۔ کبھی خواب میں بھی آنکھ کو روشن نہیں دیکھتا۔ زور مردانگی
طاقت۔ گزری گاجر۔ اس سے مراد مرد کا عضو تناسل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عورتیں اپنے شوہر کے موٹا ہونے
کی تمنا نہیں کرتیں بلکہ ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ مرد کا عضو تناسل صحیح ہو اور اس کے اندر جوش جوانی ہو۔

حکایت منظوم (۹):-

شنیدہ ام کہ دریں روز ہاکہن پیرے خیال بست بہ پیرانہ سر کہ گیر دجفت
بخواست دخترے خوبروی گوہر نام چو درج گوہرش از چشم مردماں نہفت
چنانکہ رسم عروسی بود تمنا کرد ولے بمملہ اول عصائے شیخ بخت
کماں کشید و نزدیک ہدف کہ نتوال دوخت مگر بسوزن فولاد جامہ ہنگفت
بدوستان گلہ آغاز کرد و بخت ساخت کہ خان دمان بن اس شوخ دیدہ پاک برفت
میان شوہر و زن جنگ فتنہ خاست چنال کہ سر بشنہ و قاضی کشید و سعدی گفت
پس از ملامت و شعلت گناہ و خرتیست ترا کہ دست بلرز و گہر چہ دانی سفت

ترجمہ:- (۱) میں نے سنا ہے کہ اس زمانے میں ایک پُرانے بوڑھے نے۔ بڑھاپے میں خیال کیا کہ شادی کرنی چاہئے۔
(۲) ایک خوبصورت فوجوان گوہر نامی لڑکی سے شادی کر لیا۔ اور موتیوں کے ڈبے کی طرح اسے لوگوں کی نظر
سے چھپایا۔

(۳) جیسا کہ دولہا دلہن کی رسم ہوتی ہے وہ خواہش کی۔ مگر پہلے ہی حملہ میں بڑے میاں کی لاشی سو گئی (یعنی اٹھ نہ سکی)
(۴) کمان کھینچی اور نشانہ پر تیر نہ لگایا کیونکہ۔ سوائے فولاد کی سوئی کے سخت کپڑا سیا نہیں جاتا۔
(۵) اس نے دوستوں سے شکایت کی اور جت کرنے لگا۔ کہ میرے گھریا کو اس بے حیائے بدنام و تباہ کر دیا۔
(۶) میاں بیوی میں جنگ اور فتنہ اس طرح برپا ہوا کہ قاضی اور کوتوال تک نوبت پہنچی اور سعدی نے کہا۔

(۷) خبردار ملامت اور بُرائی چھوڑ دے لڑکی کی غلطی نہیں ہے۔ جب تیرا ہاتھ کانپتا ہے تو تو موتی کیسے پروں سکا ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- منظوم پرویا ہوا۔ مراد اشعار ہے۔ کہن پیرے ایک بُرا تا بوزعہ۔ خیال بست خیال
 لے گیا۔ ارادہ کیا۔ گیر و بخت شادی کرے۔ دخترے خوب رو ایک خوبصورت لڑکی۔ ذریعہ گویا موتیوں کا
 ڈب۔ از چشم مردماں لوگوں کی نظروں سے۔ رسم عروسی دولہا و دلہن کی رسم۔ تمنا کرد خواہش کی۔ عصائے
 شیخ شیخ کی لاشی۔ مراد یہ ہے کہ بوزعے کے عضو تاسل نے کام نہ دیا۔ کمان کشید کمان کھینچی۔ یعنی عضو
 تاسل کو اٹھایا۔ کھڑا کیا۔ نزد ہدف تیر نشانہ پر نہ بیٹھا۔ یعنی صحبت نہ کر سکا۔ نتواں دوخت نہیں سی سکتے۔ سوزن
 سوئی۔ جامہ ہنکفت مونا کپڑا ٹاٹ جیسا۔ شخہ کو توال۔ گلہ شکایت۔ خان ومان گھر کا سب سامان۔ پاک
 برقت۔ سب لے گئی۔ قاضی فیصلہ کرنے والا۔ سعدی گفت شیخ سعدی نے کہا۔ ملامت بُرائی بیان کرنا۔
 شعلت بُرائی۔ بلرزد کانپتا ہے۔ اس حکایت کا حاصل بھی وہی ہے کہ بڑھاپے کے زمانے میں نوجوان عورت سے
 شادی نہیں کرنی چاہئے ورنہ رسوائی اٹھانی پڑتی ہے۔

تمام شد باب ششم بتوفیق الملک العلام
 ظفر بن مبین عفا اللہ عنہما
 خادم التدریس مدرسہ مرادیہ مظفرنگر

باب ہفتم در تاثیر تربیت

(ساتواں باب تربیت کی تاثیر کے بیان میں)

حل الفاظ و مطلب :- باب موصوف۔ ہفتم صفت۔ موصوف صفت ملکہ مبتدا۔ در حرف۔ تاثیر
 مضاف۔ تربیت مضاف الیہ۔ ملکہ خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ تاثیر باب تفعیل کا مصدر
 ہے۔ اثر ڈالنا۔ تربیت باب تفعیل کا مصدر ہے۔ پرورش کرنا۔ کسی شئی کو آہستہ آہستہ درجہ کمال تک پہنچانا۔
 اس باب میں شیخ سعدی ان امور کو بیان کریں گے جو تربیت کی تاثیر کے سلسلے میں ہیں۔

حکایت (۱) :- یکے را از وزرا پسرے کو دن بود پیش دانشمندے فرستاد کہ
 مرایں را تربیت کن مگر عاقل شود روزگارے تعلیم کرد موثر نبود پیش پدرش کس
 فرستاد کہ ایں عاقل نمی شود و مراد یوانہ کرد۔

ترجمہ :- وزیروں میں سے ایک وزیر کا لڑکا بے عقل تھا اس کو ایک عالم کی خدمت میں بھیجا۔ (اور کہلایا) کہ اس

تعلیم و تربیت کیجئے۔ شاید عقلمند ہو جائے۔ ایک مدت تک تعلیم دی۔ کوئی فائدہ نہ ہوا تو اسے اسکے باپ کے پاس بھیج دیا کہ یہ تو عقلمند نہیں ہوتا مگر مجھے پاگل کر دیا۔

حل الفاظ و مطلب :- وزیر کا جمع ہے۔ منتری۔ بار برداری کا شریک چونکہ سلطنت کے کام کا بوجھ اٹھانے میں وزیر بھی بادشاہ کا شریک ہوتا ہے اس واسطے اس عہدہ کا نام وزیر رکھا گیا۔ (کریم اللغات) کودن ہے عقل۔ کند ذہن۔ فرستاد فرستادن سے واحد غائب ماضی مطلق۔ اس نے بھیجا۔ مراں را خاص طور پر اس کو۔ تربیت علم و حکمت سکھانا۔ روزگارے کافی دنوں تک۔ تعلیم سکھانا۔ موثر اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ میم کے ضمیر پور دلاؤ کے فتح اور تلاء مشدود کے ساتھ۔ اثر کرنے والا۔ فائدہ۔ پیش پدرش اس کے باپ کے پاس۔ دیوانہ۔ بھون۔ پاگل۔ اس حکایت سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ اگر طبیعت کے اندر نصیحت قبول کرنے کی صلاحیت نہ ہو تو نصیحت بے اثر ہوتی ہے۔ جیسا کہ اس وزیر کے بچہ کی ایک مدت تک تربیت ہوتی رہی لیکن چونکہ اس کے اندر صلاحیت نہیں تھی اس لئے تربیت سے ان کو کوئی فائدہ بھی نہ ہوا۔

قطعہ :-
 بیچ صیقل نکلواند کرد آہنے را کہ بد گہر باشد
 چوں بود اصل جوہرے قابل تربیت برادر و اثر باشد
 سگ بدریائے ہفت گانہ بشوی چونکہ ترشد پلید تر باشد
 خر عیسیٰ گرش بمکہ برند چوں بیاید ہنوز خر باشد

ترجمہ :- (۱) کوئی شخص اچھی طرح صاف نہیں کر سکتا۔ اس لوہے کو جس کی ذات بُدی ہوتی ہے۔

(۲) جب کہ اصل جوہر میں قبولیت کا مادہ ہو تو تعلیم کا اس پر اثر ہوگا۔

(۳) (اگر) کتے کو سات سمندروں میں تو دھوئے۔ جتنا کہ بھیکے گا اور ناپاک ہوگا۔

(۴) عیسیٰ کے گدھے کو اگر مکے لے جائیں۔ جب واپس آئے گا تب بھی گدھا ہی رہے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- صیقل ع زنگ دور کرنا۔ صاف کرنا۔ آہنے لوہا۔ بد گہر۔ بد ذات۔ اس سے مراد وہ لوہا ہے جو خراب قسم کا ہو یا زنگ خوردہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ وہ لوہا جو خراب قسم کا ہو کوئی شخص بھی اس کو اچھی طرح کسی صیقل (یعنی چمکدار کرنے کے آلہ) سے چمکدار نہیں بنا سکتا۔ اصل جوہرے مراد انسانی طبیعت ہے۔

جوہرے مراد متعین شخص ہے۔ قابل قبول کرنے والا۔ در و اثر باشد اس میں اثر پڑے گا۔ مطلب یہ ہے کہ

جب اصل طبیعت میں قبول کرنے کی صلاحیت ہو تو تربیت کرنے کا اس پر اثر پڑتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ بدریائے

ہفت گانہ سات سمندر میں۔ بعض شارحین نے کہا ہے کہ کتے کو اگر سات مرتبہ بھی دھویا جائے پھر بھی پاک نہیں

ہوگا۔ مگر یہ معنی کچھ زیادہ لطیف نہیں ہیں بلکہ سات سمندر میں ہی مراد لی جائے۔ اور سات سمندر یہ ہیں۔ (۱)

دریائے اخضر۔ (۲) دریائے عمان۔ (۳) دریائے قزم۔ (۴) دریائے بربر۔ (۵) دریائے اوقیانوس۔ (۶) دریائے

قسط طینیہ۔ (۷) دریائے اسود جس کو دریائے ازرق بھی کہتے ہیں۔ (حاشیہ مترجم گلستان مصنفہ مولانا عبد الباقی

(آسی) ہشوی شستن، شویدن سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ تو دھوئے۔ چونکہ جتنا کہ۔ ترشد بھیکے گا۔ پلید تر اور بھی زیادہ ناپاک ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ چونکہ کتا کی ذات ہی کے اندر ناپاکی ہے لہذا اگر اس کو سات سمندروں میں دھو کر پاک کرنا چاہو پھر بھی پاک نہیں ہوگا۔ بلکہ جتنا زیادہ تر ہوگا اتنا ہی زیادہ ناپاک ہوگا۔ خر عیسیٰ مرکب اضافی ہے۔ حضرت عیسیٰ کا گدھا۔ چونکہ حضرت عیسیٰ ہمیشہ سفر ہی پر رہتے تھے اس لئے بار برداری کے لئے اپنے ساتھ گدھا رکھتے تھے اور اسی میں ان کی آسانی کتاب انجیل بھی رکھی رہتی تھی۔ اسی وجہ سے حضرت عیسیٰ کے گدھے کی مثال پیش کی گئی ہے۔ چوں بیاید جب واپس آئیگا۔ ہنوز خر باشد تب بھی گدھا ہی رہے گا۔ مطلب یہ ہے کہ گدھے کی طبیعت میں چونکہ نفوس ناطقہ نہیں ہوتا بلکہ اس کی اصلیت حیوان صاقل ہے لہذا اگر اس کو مکہ مکرمہ بھی لیجا جائے تب بھی گدھا ہی کا گدھا رہے گا انسان نہیں بنے گا۔

فائدہ :- اگر طبیعت میں فطری طریقہ پر صلاحیت نہ ہو۔ تو ایسی حالت میں تعلیم و تربیت بیکار رہتی ہے۔ (بہار ستار)

حکایت (۲) :- حکیم پسرال را پند میداد کہ اے جانان! پدر ہنر آموزید کہ ملک و دولت دنیا اعتماد را نشاید و سیم وز در محل خطرست یا در و بیکبار ببر دیا خواجہ بتفاریق بخورد اما ہنر چشمہ زاینده است و دولت پائندہ اگر ہنر مند از دولت بیفتد غم نباشد کہ ہنر در نفس خود دولت ست ہر کجا کہ رود قدر بند و صدر نشیند و لے ہنر لقمہ چند و سختی بیند۔

ترجمہ :- ایک عقلمند اپنے لڑکوں کو نصیحت کر رہا تھا کہ اے باپ کے پیارے ہنر سیکھو۔ اس لئے کہ ملک اور دنیا کی دولت بھروسہ کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اور سونا چاندی ہر وقت خطرہ میں ہیں۔ یا چور ایک ہی دفعہ میں لیجائے یا خود مالک تھوڑا تھوڑا کر کے کھا جائے۔ لیکن ہنر ایک اُٹلنے والا چشمہ ہے اور ہمیشہ رہنے والی دولت ہے۔ اگر ہنر والا دولت مند نہ رہے تو کوئی پرداہ نہیں۔ اس لئے کہ ہنر اپنی جگہ پر خود دولت ہے۔ جہاں جائیگا قدر دیکھے گا اور بلند جگہ پر بیٹھے گا اور بے ہنر لقمہ چنے گا اور سختی ہی دیکھے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- ہندی داد ماضی استمراری ہے۔ نصیحت کر رہا تھا۔ اے جانان! پدر باپ کی جان بچو۔ یعنی اے پیارے بچو۔ یہ لفظ بطور محبت کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہنر آموزید جمع حاضر فعل امر۔ ہنر سیکھو۔ اعتماد را نشاید یعنی ملک اور دنیا کی دولت ایسی نہیں کہ اس پر اعتماد کیا جاسکے اس لئے کہ یہ باقی رہنے والی نہیں ہے۔ مثلاً اگر سونا چاندی ہے تو وہ بھی خطرہ میں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ چور ایک دفعہ سب لے چلا جائے۔ یا صاحب مال تھوڑا تھوڑا اپنی ضرورت میں خرچ کرتے رہے یہاں تک کہ ایک دن ختم ہی ہو جائیں گے۔ لیکن ہنر ایک ایسی دولت ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔ مثال کے طور علم ہی کو لے لیجئے یہ بھی ایک ہنر ہے آپ جتنا خرچ کریں گے اتنا ہی بڑھے گا گھٹنے کا نہیں جیسا کہ شاعر کہتا ہے۔

شعر - علم وہ دولت ہے جو لٹی نہیں خرچ کرنے سے کبھی کھٹی نہیں

اس طرف کا سینہ ہے جگہ۔ در محل خطرہ ست خطرہ کی جگہ میں ہے۔ ہر دیو جائے۔ تقدیر تفریق کی
معنی ہیں۔ الگ الگ متفرق طور پر۔ نا بہر حال۔ لیکن۔ زائندہ زائیدین سے اسم فاعل کا سینہ ہے اٹھنے
پیدا ہونے والا۔ چشمہ زائندہ وہ پانی کا چشمہ جس میں پانی کے سوت اٹل رہے ہوں۔ پائندہ پائیدین سے اسم
فعل کا سینہ ہے۔ دیر تک رہنے والا۔ از دولت بھید دولت سے گر جائے۔ غریب اور غفلت ہو جائے۔ در
مفسر خود اپنے دل میں۔ اپنے آپ ہی۔ صدر نصیحت صدر کی جگہ میں بیٹھے گا۔ بے ہنر لقمہ چید اور بے ہنر
لقمہ چنے گا۔ چید چیدین سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ لقمہ چنے گا۔ بے ہنر بھیک مانگتا پھرے گا اور غنی کا
لقمہ مانگا کریگا۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ والدین کی دولت پر اعتماد کر کے اپنے اندر کوئی کمال پیدا نہ کرنا بڑی
بزدلی اور بے وقوفی کی بات ہے۔ حالی نے کیا خوب کہا ہے۔

کوئی دن میں وہ دور آجکا
بے ہنر بھیک تک نہ پائیگا

شعر :- سخت ست پس از جاہ کلم بردن
خو کردہ بنار جور مردم بردن

ترجمہ :- مرتبہ کے بعد کسی کی حکومت سہنا بہت دشوار ہے۔ ناز کی عادت ڈال کے آدمیوں کا ظلم سہنا بہت مشکل ہے۔

قطعہ :- وقتے افتاد فتنہ در شام
ہر کس از گوشہ فرار کنند

روستازادگان دانشمند
بوزیریئے پادشا رقتند

پسران وزیر ناقص عقل
بگدائی بردستا رقتند

ترجمہ :- (۱) ایک وقت ملک شام میں ایک فتنہ برپا ہو گیا۔ ہر ایک شخص اپنے اپنے گوشہ سے روانہ ہو گیا۔

(۲) دہقانوں کے عقلمند لڑکے۔ بادشاہ کی وزیری کے عہدے پر پہنچے۔

(۳) وزیر کے کم عقل لڑکے۔ بھیک مانگتے دہقانوں کے یہاں چلے گئے۔

حل الفاظ و مطلب :- حکم کسی کی حکومت سہنا۔ مطلب یہ ہے کہ جو ایک مرتبہ کسی عہدہ پر رہا ہو۔ پھر وہ

کسی کی سخت برداشت نہ کر سکے گا۔ خو عادت۔ کردہ کر لی گئی۔ جور مردم مرکب اضافی ہے کسی کا ظلم۔ بردن

افغان۔ لیجائے۔ برداشت کرنا۔ شام ایک ملک کا نام ہے۔ فرا یہ لفظ زائد ہے۔ روستازادگان دیہات میں رہنے والوں

کی اولاد۔ روستا گاؤں۔ پسران وزیر وزیر کے لڑکے۔ یعنی دہاتی کے عقلمند لڑکے بادشاہ کے وزیری بن گئے۔ اور

وزیر کے کم عقل لڑکے کسانوں کے گھر بھیک مانگنے گئے۔

فائدہ :- اس حکایت و قطعہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ باپ دادا کی دولت قابل اعتماد نہیں اگر ہو سکے تو کچھ علم

و ہنر حاصل کرو۔ اس لئے کہ علم و ہنر والے کی ہر زمانہ میں اور ہر جگہ قدر و قیمت ہوتی ہے۔

حکایت (۳) : یکے از فضلا تعلیم ملکہ زادہ ہی کردے و ضرب نیچا باز دے و زجر

ہی قیاس کردے بارے پسر از بیطاعتی شکایت پیش پدر بردو جامہ از تن درو مند برداشت

پدر رادل بہم بر آمد استاد را بخواند و گفت پس ان رعیت را چند ال زجر روانہ یاری کہ
فرزند مرا سبب چیست گفت سبب آنکہ خن اندہ شدہ کشتن و حرکت پسندیدہ کردن
ہمہ خلق را علی العموم باید و پادشاہاں را علی الخصوص بموجب آنکہ بردست و زبان ایشاں
ہرچہ رود ہر آئینہ بانواہ بگویند و قول و فعل عوام را چند ال اعتبار سے نباشد۔

ترجمہ :- فاضلوں میں سے ایک فاضل بادشاہ کے لڑکے کو علم سکھایا کرتا تھا۔ اور بے تحاشا مارتا تھا۔ اور بیوہ
ڈانٹ ڈپٹ کرتا تھا۔ ایک بار بے طاقت ہو کر لڑکا باپ کے پاس شکایت لے گیا۔ اور اپنے درد مند جسم سے کپڑے
ٹھا کر باپ کو دکھائے۔ باپ کا دل بھر آیا۔ استاد کو بلایا اور کہہ دیا کہ بچوں کو تو اتنا جھڑکنا آپ ضروری تو نہیں
سمجھتے جتنا کہ میرے بچے کو۔ اس اسکی کیا وجہ ہے۔ استاد نے عرض کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ سوچی سمجھ کر کلام کرنا
اور اچھے کام کرنا۔ عام طور پر تمام مخلوق کے لئے ضروری ہے۔ اور بادشاہوں کے لئے خاص طور پر اس وجہ سے کہ
جو کام ان کے ہاتھ سے ہو گا اور جو کام ان کی زبان اور ہاتھ سے ہو گا اسکی شہرت ہر جگہ پہنچ جائے گی۔ اور عام
لوگوں کے قول و فعل کا ایسا کچھ زیادہ اعتبار نہیں ہے۔

قطعہ :- اگر صد عیب دار و مرد درویش رفیقائش کیے از صد ندامت
و گریک ناپسند آید ز سلطان ز اقلمیے باقلمیے رسانند

ترجمہ :- (۱) اگر ایک فقیر آدمی سو عیب رکھتا ہو۔ تو اس کے رفیق سو میں سے ایک بھی نہ جانیں گے۔
(۲) اور اگر ایک بُری حرکت بادشاہ سے سرزد ہو جائے تو ایک ملک سے دوسرے ملک میں خبر پہنچا دیں گے۔

پس واجب آمد معتمد پادشاہ زادہ را در تہذیب اخلاق خداوند زادگاں انبتہم
اللہ نجاتاً حسناً اجتہاد ازاں پیش کردن کہ در حق ابنائے عوام۔

ترجمہ :- پس شاہزادوں کے استاد کا فرض ہو گیا کہ وہ اپنے مالکوں کے بچوں کے اخلاق سنوارنے میں۔ (خدا ان
کو بہترین طور سے پروان چڑھائے) کوشش اس سے زیادہ کرے جتنی عوام کے بچوں کے حق میں (کرتا ہے)۔

قطعہ :- ہر در خردیش ادب کنی در بزرگی فلاح ازو بر خاست
چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ نشود خشک جز بآتش راست

ترجمہ :- (۱) جس کو تو بچپن میں ادب نہ سکھایا۔ بڑے ہو کر نیکی اس سے اٹھ جائیگی۔
(۲) گیلی لکڑی کو تو جس طرح چاہے موڑ دے۔ سوکھی لکڑی سوائے آگ کے سیدھی نہ ہوگی۔

فرد - ہر آل طفل کو جو پر آموزگار نہ بیند جفا بیند از روزگار

ترجمہ :- وہ بچہ جو سکھانے والے کا قلم نہ دیکھے گا وہ زمانے سے جفا نہیں دیکھے گا۔

ملک را حسن تدبیر فقیہ و تقریر جواب او موافق آمد و خلعت و نعمت بخشید و پایہ منصب بلند گردانید۔

ترجمہ :- بادشاہ کو عالم کی اچھی تدبیر اور اس کے جواب کی تقریر پسند آئی۔ خلعت اور نعمت بخش دی اور اس کا رتبہ اور عہدہ بڑھایا۔

حل الفاظ و مطلب :- ضرب بے محابا بے تحاشہ۔ بے حد و کمر بند۔ زجر ع سرزنش کرنا۔ ثابت کرنا۔ دھمکانا۔ بے قیاس جس کا کوئی حساب نہ ہو۔ بے حد۔ بیطاعتی ضعف و کمزوری۔ دل بہم برآمد۔ دل بھر آنا۔ ناراض ہو گیا۔ جامہ از تن درو مند تکلیف زدہ بدن سے کپڑا اٹھایا۔ مطلب یہ ہے کہ بدن سے کپڑا اٹھا کر کمر پر مارنے پٹنے کے نشانات دکھائے۔ رعیت ماتحتی میں رہنے والے۔ علی العموم عام طور پر۔ زیادہ تر۔ علی الخصوص خاص طور پر۔ بسا اوقات۔ بموجب اس وجہ سے۔ ہر آئینہ البتہ۔ ہانولہ بگویند مشہور ہو جاتی ہے۔ افسوس میں ہی وحدت کے لئے ہے ایک ولایت، ملک۔ یکے از صد نمونے سے ایک۔ واجب آمدہ ضروری ہو گیا۔ تہذیب اخلاق اخلاق کی درستی۔ خداوند زادگان آقا کے لڑکے۔ انبئہم اللہ الخ حق تعالیٰ ان کی اچھی تربیت کرے۔ جتھو سٹی کرنا۔ کوشش کرنا۔ اٹھائے عوام عوام کے لڑکے۔ درخروش بچپن کے زمانے میں۔ غلات غ۔ کامیابی، بہبودی۔ برخاست اٹھ جائے گی۔ زائل ہو جائیگی۔ چوب تر مرکب تو مٹی ہے۔ گیلی لکڑی۔ بیج موزید۔ چوب خشک خشک لکڑی۔ کوف جو۔ کون۔ کس نے۔ جور آموزگار سکھانے والے کا قلم۔ فقیہ سمجھو۔ عالم موافق آمد پسند آئی۔ منصب مرتبہ۔ عہدہ بلند گردانید بلند کر دیا۔ بڑھایا۔

خلاصہ :- یہ ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت میں مناسب سختی کی ضرورت ہوتی ہے، محض شفقت سے کام نہیں چلتا۔ رعایت کسی کی نہ ہونی چاہئے۔ خاص کر بڑے اور رئیسوں کے بچوں پر خاص سخت عمر لینی رکھنی چاہئے۔

حکایت (۴) :- معلم مکتا بے را دیدم در دیار مغرب ترش روی و تلخ گفتار بدخوی و مردم آزار کند طبع و ناپرہیزگار کہ عیش مسلماناں بدیدن او تبہ گشتے و خواندن قرآنش دل مردم سیہ کردے و جمعے پسران پاکیزہ و دختران دوشیزہ بدست جفائے او گرفتار نہ زہرہ خندہ نہ یارائے گفتار کہ عارض سیمین یکے را تبا نہ زوے و گاہ ساق بلورین یکے را شکنجہ کردے القصہ شنیدم کہ طرے از خیانت نفس او معلوم کردند و بزدندش و برانداختند پس آنگہ مکتب وے بمصلحے داود پار سائے سلیمے نیک مردے حکمے کہ خن جز بحکم ضرورت نگفتے و موجب آزار کس بر زبانش نہ رفتے کو دکان را بہت استاد نخستین از سر بر رفت و معلم

دومی را اخلاقِ ملکی دیدند دیو یک یک شدند با اعتمادِ حلم او علم فراموش کردند و پچھیں
اغلب اوقات باز پچھے فراہم نشستندے ولوح درست ناکردہ بر سر ہم شکستہ۔

ترجمہ :- میں نے ایک مکتب کے استاد کو ملکِ مغرب میں دیکھا۔ بو ترش رو۔ سخت گفتگو کرنے والا۔ بد خصلت۔
لوگوں کو ستانے والا۔ سخت طبیعت۔ بد سیرت مسلمانوں کا عیش اس کے دیکھنے سے برباد ہو جاتا۔ اور اس کا قرآن
پڑھنا لوگوں کے دلوں کو سیاہ کرتا تھا۔ اور پاکیزہ لڑکوں اور کنواری لڑکیوں کی ایک جماعت اس کے قلم کے ہاتھ
میں پھنسی ہوئی تھی۔ (اس کے سامنے) نہ اُن کو ہنسنے کی طاقت تھی نہ بات کرنے کی جرأت تھی۔ کبھی کسی کے
گورے گورے گال پر طمانچہ مارتا۔ اور کبھی کسی کی گوری پنڈلی کو شکنجہ میں کس دیتا۔ مختصر یہ ہے کہ میں نے سنا ہے
کہ تھوڑی سی اس کے نفس کی خیانت کا حال لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ لوگوں نے اس کو مارا اور (وہاں سے) نکال دیا۔
اس کے بعد اس مکتب کو ایک نیک آدمی کے سپرد کر دیا۔ وہ پرہیزگار سیم الطبع۔ نیک عقائد آدمی تھا۔ بغیر
ضرورت کے کوئی گفتگو نہ کرتا تھا۔ اور کسی کو دکھ دینے کی بات اس کی زبان پر نہ آتی تھی۔ اس کے آنے پر پہلے
استاذ کا ڈر بچوں کے دل سے نکل گیا اور دوسرے استاذ کے عادات فرشتوں جیسے دیکھے۔ ایک ایک کر کے سب
شیطان ہو گئے۔ اور اس کی بردباری کے بھروسہ پر علم کو بھول گئے۔ اور اسی طرح زیادہ تر کھیل کے لئے جمع ہو کر
بیٹھتے اور سختی بغیر پورے لکھے ایک دوسرے کے سر پر توڑتے۔

حل الفاظ و مطلب :- معلم باب تفعل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ تعلیم دینے والا۔ استاد۔ کتاب۔ تہذیب کی
تشدید کے ساتھ۔ کتب۔ ترش رو منہ بگازنے والا۔ چڑچڑا۔ سخ گفتار سخت کلام کرنے والا۔ بدخوی بری
خصلت والا۔ مردم آزار لوگوں کو ستانے والا۔ کند طبع غبی لڑکا۔ سختی برباد ہو جاتے۔ مجھے میں کی
وحدت کے لئے ہے۔ ایک جماعت۔ پیرانہ پاکیزہ خوبصورت بچے۔ یہ کردے سیاہ کر دیا۔ اس کی آواز بھڑکی
تھی۔ قرآن کی صحیح تلاوت کا بھی سلیقہ نہ تھا۔ دخترانہ دو شیرہ نابالغ لڑکی۔ بدست جفائے او اس کے قلم کے
ہاتھ میں۔ زہرہ زاہ اور را کے فتنے کے ساتھ۔ ایک اندرونی عضو جس میں زرد اور نیلے رنگ کا پانی بھرا ہوا ہوتا
ہے۔ یہاں مراد طاقت و قوت ہے۔ زہرہ خندہ ہنسنے کی طاقت۔ باناچہ تھپڑ۔ طمانچہ۔ ساقی بلوریں شیشہ جیسی
چمکدار پنڈلی۔ شکنجہ کردے شکنجہ میں اس کو کس دیتا۔ شکنجہ ف مجرموں کو سزا دینے کا ایک آلہ۔ عارض
رخسار۔ گال۔ سیمیں گورا۔ خوبصورت۔ عارض سیمیں چاندی جیسا گال۔ نہایت خوبصورت۔ اور گورا چہرہ۔
القصد مختصر۔ طرفے تھوڑی سی۔ ایک جانب۔ ایک سمت۔ خیانت۔ نفس۔ نفس کی خیانت۔ بُرے افعال۔
معلوم کردند لوگوں نے معلوم کیا۔ بزندش اس استاد کو مارا۔ ویرانہ اور نکال دیا۔ بمکادیا۔ مصلحے کی
وحدت کے لئے ہے۔ ایک مصلح۔ نیک آدمی۔ موجب آزار کسی کو تکلیف دینے کا سبب۔ استاد۔ خشتیں
پہلا استاد۔ نخستیں نوں اور خلاء کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ پہلا۔ شروع کا۔ ابتدائی۔ از سر برفت سرے سے ختم
ہو گیا۔ دیو یک یک شدند سب شیطان بن گئے۔ اخلاق ملکی یہ جملہ از قبیل تشبیہات کے ہے۔ یعنی دوسرے

استاد کے اخلاق کو تشبیہ دی گئی ہے فرشتوں کے اخلاق کے ساتھ۔ علم بردہاری۔ الغلب اوقات زیادہ تر۔ اکثر اوقات۔ بازپچ۔ ف۔ کھیل۔ تماشا۔ کھلونا۔ لوح درست نہ کردہ وہ گفتی جس پر کچھ نہ لکھا گیا ہو۔ اس روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بچوں کی تعلیم اور تربیت میں رحم و شفقت سے کام نہیں چلا۔ بلکہ نگاہ سخت رکھی جائے۔ اور دھمکایا جائے۔ سبق یاد نہ کرنے پر پٹائی کی جائے۔

بیت:- استاد معلم چو بود بے آزار خرسک بازند کو دکاں در بازار

ترجمہ:- پڑھانے والا استاد جب سخت نہ ہو۔ تو لڑے بازار میں خرسک کھیلیں گے۔

بعد از دو ہفتہ بر اس مسجد گذر کردم معلم او لیس را دیدم کہ دل خوش کرده بودند و بمقام خویش باز آورده برنجیدم و لاحول گفتم کہ دیگر بارہ ابلیس را معلم ملائکہ چرا کردند پیر مردے ظریف جہاں دیدہ بشنید مخندید و گفت۔

ترجمہ:- دو ہفتہ کے بعد میں اسی مسجد کی طرف سے گذر تو پہلے استاد کو میں نے دیکھا کہ اس کا دل خوش کر دیا گیا تھا۔ اور اپنے مقام پر پھر لایا گیا، میں رنجیدہ ہوا اور میں نے لاحول پڑھی کہ دوسری دفعہ شیطان کو فرشتوں کا معلم کیوں بنا دیا۔ ایک بڑھے خوش مزاج اور تجربہ کار نے یہ بات سنی ہنسا اور کہا۔

مشوٰی:- پادشاہے پسر بمکتب داد لوح سیمینش در کنار نہاد
بر سر لوح او بنشستہ بزر جور استاد بہ زیر پیر

ترجمہ:- (۱) ایک بادشاہ نے اپنے لڑکے کو مکتب میں بھیجا۔ اور ایک چاندی کی تختی اس کے بغل میں رکھ دی۔ (۲) اور اس تختی کے سرے پر سونے سے لکھا۔ کہ استاد کا ظلم باپ کی محبت سے بہتر ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- خرسک ایک کھیل کا نام ہے کہ ایک لکیر کھینچتے ہیں اور ایک لڑکا خط کے درمیان کھڑا ہوتا ہے اور دوسرے لڑکے آکر اس کو مارتے ہیں وہ سب کی طرف اپنی ٹانگ اوجھالتا ہے۔ اور پھر جس کو اس کا پاؤں لگ جاتا ہے۔ وہ اس کی جگہ کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم مصنفہ مولانا عبد الباقی) بازند بازیدن سے جمع غائب کھیلنے لگتے ہیں۔ دل خوش کردہ بودند لوگ معلم کو منا کر لے آئے تھے۔ دیگر بارہ دوسری مرتبہ۔ معلم ملائکہ فرشتوں کا معلم۔ ابلیس شیطان۔ ظریف ع۔ خوش مزاج۔ خوش طبع۔ بمکتب داد پھونکنے والے سے میں بٹھایا۔ لوح سیمیں چاندی کی خوبصورت تختی۔ کنار ف۔ بغل۔ جور استاد مرکب اضافی ہے۔ استاد کا ظلم۔ بہ بہتر ہے۔ مہر میم کے کسرہ کے ساتھ۔ محبت، شفقت، پیار، دوستی، ہمدردی۔ بنشستہ بزر کراد یہ ہے کہ سونے کے پانی سے لکھا ہوا تھا۔

خلاصہ:- یہ ہے کہ استاد کو تعلیم و تربیت کے معاملہ میں سخت ہونا چاہئے۔ نرم دل استاد سے بچے بد تمیز ہو جاتے ہیں اس لئے استاد کی سختی کو نعمت سمجھنا چاہئے اور برداشت کرنی چاہئے۔

حکایت (۵) :- پار ساز ادھر انمت بیلہاں از ترکہ نماں پرست المادہ و اسق و اہور
آغز کرد و مہزوری پیشہ گرفت فی الجملہ نماں از سائر معاصی منکرے کہ ظہر و مسلرے
کہ خور دبارے بہ نصیحت قش لقمہ اے فرزند غل آب روانست و خرچ آبیائے
گرداں یعنی خرچ فراواں کردن سلیم کے رہا باشد کہ دخل معین دارد۔

ترجمہ :- ایک پار سا کے لڑکے کو بہت سی دولت پٹاؤں کے ترکے میں سے ہاتھ لگی۔ بدکاری اور بیگانی شرم کی۔
اور فضول خرچی کا پیشہ اختیار کیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ گناہوں میں سے کوئی ایسا گناہ باقی نہ رہا جو کہ اس نے نہ کیا ہو اور کوئی
نشر آور چیز ایسی نہ رہی جو اس نے نہ کھائی ہو، ایک مرتبہ میں نے اسکو نصیحت کی اے بیٹے آمدنی چلتے پانی کی طرح ہے
اور خرچ گھونسنے والی چکی کی طرح ہے۔ یعنی زیادہ خرچ کرنا اس شخص کیلئے ٹھیک ہے جو کوئی مقررہ آمدنی رکھتا ہو۔
حل الفاظ و مطلب :- پار ساز ادہ پار سا کا لڑکا۔ فسق و فجور بدکاری برائی۔ مہزوری فضول خرچی کرنا۔
منکر میم کے ضمہ اور کاف کے فتح کے ساتھ۔ بُرا کام۔ منکر میم کے ضمہ اور کاف کے کسرہ کے ساتھ۔ نشر
نمانے والی چیز۔ دخل آمدنی۔ آبیہاں چکی، آٹا پیسنے کی چکی۔ مسلم مناسب۔ اچھا۔ بہتر۔ دخل معین مقررہ اور
معین شدہ آمدنی۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ اگر بچپن میں کسی کی صحیح تعلیم و تربیت نہ کی گئی اور جوان ہو کر
اس کے ہاتھ میں دولت آئی تو وہ بُرائیوں میں مبتلا ہو جایا کرتا ہے اور اس کو کسی قسم کی نصیحت اثر نہیں کرتی۔

قطعہ :- چوں دخلت نیست خرچ آہستہ تر کن کہ میگویند ملاحاں سرودے
بکوہستاں اگر باراں نبارد بسالے و جلہ گردد خشک رودے

ترجمہ :- (۱) جب تیری آمدنی نہیں ہے تو خرچ بہت کم کر۔ کیونکہ ملاح گاتے ہوئے کہتے ہیں۔
(۲) کہ پہاڑوں پر اگر پانی نہ برے۔ تو ایک سال میں دجلہ جیسی ندی خشک ہو جائے۔

عقل و ادب پیش گیر و لہو و لعب بگذار کہ چوں نعمت سپری شود سختی بری و پشیمانی
خوری پس از لذت نامی و نوش ایں سخن در گوش نیاورد و بر قول من اعتراض کرد گفت
راحت عاجل را بتثویش محنت آجل منقض کردن خلاف رائے خردمندان است۔

ترجمہ :- عقل اور ادب اختیار کر کھیل کود چھوڑ۔ کیونکہ جب دولت ختم ہو جائے گی۔ تو تو سختی اٹھائے گا۔ اور
شرمندہ ہو گا۔ شراب پینے کے مزے کی وجہ سے لڑکے کے کان میں یہ بات نہیں آئی۔ اور میری بات پر اعتراض
کر دیا اور جواب دیا موجودہ آرام کو آنے والی مصیبت کی پریشانی سے گدلا کرنا عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- دخلت ف تیری آمدنی۔ خرچ خرچ۔ ملاحاں ملاح کی جمع ہے۔ کشتی چلانے
والے۔ سرود سین اور را کے ضمہ کے ساتھ۔ بمعنی نغمہ، گانا، گیت۔ راگ۔ دجلہ ایک مشہور دریا ہے جو

بندار کے نیچے بہتی ہے رودے چھوٹی سی نہر۔ لبو دلعب کھیل کود۔ سیری ختم ہوتا۔ سختی بری سختی اٹھا
گئے۔ لذت نای گانے کی لذت۔ نوش پینا۔ اعتراض کرد رد کر دیا۔ راحت عاجل موجودہ آرام۔ تشویش
فکر۔ فکر میں ڈالنا۔ محنت آجمل وہ سختی جو آئندہ ہونے والی ہے۔ منقش مکتدر کرنا۔ گدلا کرنا۔

خلاصہ :- چونکہ اس بچہ کی شروع میں تربیت نہیں ہوئی اور جوان ہونے کے بعد بہت مال پاکر فتن و فجور میں
بتلا ہو گیا تو پھر اس کو نصیحت کار گر نہیں ہوئی۔ بلکہ نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو رد کر دیتا ہے چنانچہ اس بچہ
نے کہا کیا موجودہ عیش کو آئندہ کے خلاف سے میں چھوڑ دوں یہ تو کوئی عقلمندوں کی بات نہیں۔

مثنوی :- خداوندان کام و نیک بختی چرا سختی بر نداز بیم سختی
بروشادی کن اے یار دل افروز غم فردا شاید خوردن امروز

ترجمہ :- (۱) دولت مند اور خوش نصیب لوگ۔ تنگدستی کے خیال سے کیوں سختی اٹھائیں۔

(۲) اے دل کو روشن کرنے والے دوست جا اور خوشی منا۔ کل کا غم آج نہ کھانا چاہئے۔

فکیف مرا کہ در صدر مرآت نشسته ام و عقد قنوت بسته و ذکر انعام در افواہ عوام افتاده۔

ترجمہ :- یہ مجھ سے کس طرح ہو سکتا ہے اس لئے کہ مرآت کی کدہ پر بیٹھا ہوں۔ اور جو انمردی کامیں نے عہد
کر لیا ہے۔ اور میری بخشش کا ذکر عام لوگوں کی زبانوں میں پڑا ہوا ہے۔

مثنوی :- ہر کہ علم شد بسخاؤ کرم بند نشاید کہ نہد بر درم
نام نگوئی چو بروں شد بکوی در نتوانی کہ بہ بندی بروی

ترجمہ :- (۱) جو آدمی سخاوت اور بخشش میں مشہور ہو گیا۔ تو اس کو خزانے کے اوپر مہر نہ لگانی چاہئے۔

(۲) نیک نام جب کہ گلیوں میں مشہور ہو گیا۔ تو اب تیرے لئے ممکن نہیں کہ کسی کے لئے تو دروازہ بند کرے۔

دیدم کہ نصیحت نمی پذیر دودم گرم من در آہن سرد وے اثر نمیکند ترک
مناصحت کردم و روی از مصاحبت بگردانیدم قول حکمارا کار بستم کہ گفتہ اند بلغ ما
عَلَيْكَ فَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوا مَا عَلَيْكَ ۔

ترجمہ :- میں نے دیکھا کہ نصیحت قبول نہیں کرتا ہے۔ اور میری دل سوزی کی باتیں اس کے ٹھنڈے لوہے میں
اثر نہیں کرتیں۔ تو میں نے نصیحت کرنا چھوڑ دیا اور اس کی ہم نشینی سے پرہیز کرنا شروع کر دیا۔ اور عقلمندوں کے
قول پر میں نے عمل کیا۔ کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ جو بات تیرے ذمہ ہے وہ ہو نچادے پھر اگر قبول نہ کریں تو
تجھ پر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- خداوندان کام مقصد میں کامیاب ہونے والے۔ سختی بر ند تکلیف اٹھائیں۔ یار

دل افروز دل کو روشن کرنے والا دوست۔ افروز خشن افروزیدن سے صفت کا صیغہ ہے۔ روشن کرنے والا۔ برور فتن سے واحد حاضر فعل امر ہے توجا۔ شادی کن خوشی منا۔ کلیف مُرا فضول خرچی سے میں کس طرح رک سکتا ہوں۔ مروت انسانیت۔ فوت فوات سے بنا ہے۔ جوانمردی۔ افواہ غ فوہ کی جمع ہے۔ منہ سے نکلی ہوئی بات۔ غلم عین اور لام کے فتح کیا تھ۔ مشہور کے معنی میں ہے۔ بکوی اس میں ی مجہول ہے بمعنی گل۔ گرم گرم دل سوز اور پُر اثر کلام۔ نصیحت اور کام کی بات، گرم سانس۔ در آہن سرد دے اس کے ٹھنڈے لوہے میں مُراد دل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کا دل لوہے کی طرح مضبوط ہے کہ نصیحت سننے کے لئے نرم نہیں ہوتا۔ مصاحت باب مفاعلت کا مصدر ہے۔ نصیحت کرنا، خیر خواہی کرنا۔ مصاجت ساتھ میں رہنا۔ کار بستم عمل کیا۔ تلغ باب تفعل سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ پہنچا دے۔ یعنی تمہارا فریضہ پہنچانا ہے سو تم پہنچا دو آگے ماننا نہ ماننا اس کا کام ہے تم اس سے بری الذمہ ہو جاؤ گے۔

قطعہ :- گرچہ دانی کہ نشوند بکوی ہرچہ دانی تو از نصیحت و پند
زود باشد کہ خیرہ سر بنی بدو پائے افتادہ اندر بند
دست بردست میزند کہ در لغ نشیدم حدیث دانشمند

ترجمہ :- (۱) اگر تو جانتا ہے کہ وہ نہیں سنیں گے پھر کہے جا۔ جو کچھ تو وعظ و نصیحت جانتا ہے۔

(۲) وہ وقت بہت جلد آئے گا کہ تو خود اس مغرور کو دیکھے گا کہ اسکے دونوں پاؤں میں بیڑی ہے اور وہ قید میں پڑا ہوا ہے۔

(۳) اور وہ ہاتھ مل مل کر افسوس کر رہا ہو گا۔ کہ میں نے عقلمند کی بات نہ سنی۔

حل الفاظ و مطلب :- نشوند وہ نہیں سنیں گے۔ زود ف جلدی۔ خیرہ سر متکبر۔ مغرور۔ سرکش۔ حدیث بات۔ جمع احادیث۔ دانشمند عقلمند۔ یعنی اگر آج وہ نصیحت نہیں سنتا اور خیر کی بات کو نہیں سنتا تو تم اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دو، اور جو تمہارے ذمہ وعظ و نصیحت کرنا ہے کر دو اگر وہ نہیں مانے گا تو عنقریب ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم اس کو جیل میں مقید دیکھو گے۔ اور اس کے پاؤں میں بیڑی ہوگی۔ اور وہ اس وقت کف افسوس ملے گا اور کہے گا کہ کاش کہ میں عقلمند کی نصیحت سن لیا ہوتا اور اس پر عمل کر لیا ہوتا تو آج مجھے یہاں مقید رہنے کی نوبت نہ آتی۔

تاپس از مدّتے آنچہ اندیشہ من بود از غلبتِ حالش بصورت بدیدم کہ پارہ پارہ
برہم می دوخت و لقمہ لقمہ ہی اندوخت دلم از ضعفِ حالش بہم برآمد و مروت ندیدم
در چناں حالے ریش درویش را بملا مت خراشیدن و نمک پاشیدن پس با خود گفتم۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ ایک مدت کے بعد جو کچھ میرا خیال تھا، اس کی بد نصیبی حال سے میں نے ظاہر میں دیکھ لیا کہ بیوند پر بیوند بیٹا تھا۔ اور ایک ایک لقمہ جمع کرتا تھا۔ میرا دل اس کی تباہ حالی دیکھ کر بھر آیا اور میں نے مروت نہیں دیکھی کہ ایسے حال میں فقیر کے زخم کو ملامت سے اور چھیلوں اور نمک چھڑکوں لہذا میں نے اپنے دل میں کہا۔

مثنوی :- حریفِ سفلہ در پایانِ مستی
نَیْنَد یَشْنَد ز روزِ تنگدستی
درختِ اندر بہارِ ال برفشاند
ز مستانِ لاجرم بے برگ ماند

ترجمہ :- (۱) کمینہ ساتھیِ مستی کے غلبہ میں۔ مفلسی کے زمانے سے اندیشہ نہیں کرتا۔
(۲) جو درخت موسم بہار میں پھل بکھیرتا ہے۔ وہی سردی کے موسم میں لاچار بغیر پتوں کے رہ جاتا ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- تا یہاں تک کہ۔ پس از مدتی ایک مدت کے بعد۔ آنجی اندیشہ من جس بات کا
بھی ڈرتا تھا۔ بکت نحوست۔ پارہ پارہ ہو نہ پر پوند۔ می دوخت بیتا تھا۔ لقمہ لقمہ ہی اندوخت ایک ایک
لقمہ مانگ کر جمع کرتا تھا۔ بہم برآمد رنجیدہ ہو گیا۔ خراشیدن چھیلا۔ نمک پاشیدن نمک ملنا۔ حریف سفلہ بے
وقوف۔ کمینہ دوست۔ پایاں مستی وہ مستی جو انتہاء کو پہنچی ہوئی ہو۔ بر پھل۔ زمستان جڑا۔ لاجرم لامحالہ۔
ضروری۔ لاچار۔ بے برگ بغیر پتے کے۔

خلاصہ یہ نکلا کہ اگر بچپن میں تربیت ٹھیک نہ ہو تو جوان ہو کر انسان کو نصیحت مفید نہیں ہوتی۔ اور جو
مال و دولت میں مغرور ہو کر نصیحت نہیں سنتا آئندہ چل کر وہ پریشانیاں اور مصیبتیں جھیلتا ہے۔

حکایت (۶) :- پادشاہ ہے پسرے را بادیہ داد و گفت تربیتش چناں کن کہ یکے از
فرزند ان خود را سالے بروستی کرد و بجائے نرسید و پسران ادیب در فضل و بلاغت منتہی
شدند ملک و انشمنند را مواخذت کرو معاتبت فرمود کہ خلاف کردی و وفا بجایاوردی
گفت بر رای خداوند روئے زمین پوشیدہ نماںد کہ تربیت یکساں است و لیکن طبائع مختلف

ترجمہ :- ایک بادشاہ نے اپنے لڑکے کو ایک ادیب کے سپرد کیا اور فرمایا کہ اس کی تربیت ایسی کر جیسی اپنے بچوں
کی ادیب نے پورے ایک سال اس پر کوشش کی اور کسی مقام تک نہ پہنچا اور ادیب کے بیٹے بزرگی اور بلاغت میں
کامل ہو گئے۔ بادشاہ نے استاد سے باز پرس کی اور غصہ کیا اور فرمایا کہ تو نے وعدہ خلائی کی اور عہد پورا نہیں کیا اس نے
عرض کیا کہ اے ملک کے مالک آپ پر یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ تربیت یکساں ہوئی ہے لیکن طبیعت جدا جدا ہیں۔

قطعہ :- گرچہ سیم و زر ز سنگ آید ہی
در ہمہ شگے نباشد زر و سیم
بر ہمہ عالم ہی یابد سہیل
جائے انباں میکند جائے ادیم

ترجمہ :- (۱) اگرچہ سونا چاندی پتھروں ہی سے نکلتا ہے۔ مگر سب پتھروں میں سونا چاندی نہیں ہوتا۔

(۲) سہیل (ستارہ) تمام دنیا کے اوپر روشنی ڈالتا ہے۔ کسی جگہ انباں پیدا کرتا ہے اور کسی جگہ ادیم۔

حل الفاظ و مطلب :- ادیب استاد۔ ادب سکھانے والا۔ بلاغت ع انتہاء پر دازی۔ مضمون نگاری۔ مثنوی
ع انتہاء کو پہنچنے والا۔ مواخذات باز پرس کرنا۔ معاتبت عقاب کرنا۔ خلاف کردی وعدہ خلائی کی۔ وفا بجا

تیار رہی تو نے وفاداری نہیں کی۔ انہاں وہ بات دیا وہ اپنا اہم کمال۔ روزی۔ بد بودار ہوا۔ سہیل ایک روشن ستارے کا نام نہ سرنی مائل ہوتا ہے۔ جانب جنوب۔ طلوع ہونا ہے وہ کہیں میں دن کو طلوع ہوتا ہے۔ اور سردی کے زمانے میں رات کو نکلتا ہے۔ گرمیوں میں نظر نہیں آتا ہاں ہاڑوں میں دیکھائی دیتا ہے۔ اور اس کے ظاہر ہونے کا زمانہ اس وقت ہے جبکہ آفتاب برج اسد میں ستر ہوئے درجے پر پہنچتا ہے۔ سہیل تمام زمانے میں طلوع نہیں ہوتا مگر یہ لحاظ اکثر جبکہ کے یہ کہا گیا ہے۔ یہ پہلے ملک یمن میں نکلتا ہے کیونکہ یہ ملک دوسری دلاجوں سے بلند ہے۔ یمن کے باشندے بلند مقاموں پر چالیس روز تک ہوا وغیرہ پھیلاتے ہیں۔ سہیل کی تاثیر سے اس میں رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ (حاشیہ گستاخ مترجم)

خلاصہ :- اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ شاگردوں کی صلاحیتیں چونکہ مختلف ہوتی ہیں اسی لئے استاد کی تربیت کا اثر سب پر یکساں نہیں ہوتا۔

حکایت (۷) :- یکے را شنیدم از پیرانِ مربی کہ مریدے را ہی گفت چنانکہ
تعلق خاطر آدمی زادست بروزی دہ بودے بمقام از ملائکہ درگذشتے۔

ترجمہ :- تربیت کرنے والے پیروں میں سے میں نے ایک پیر کا واقعہ سنا ہے کہ وہ ایک مرید سے کہہ رہا تھا جیسا کہ انسان کا دل روزی کی طرف لگا رہتا ہے اگر وہی ہی تعلق روزی دینے والے سے ہوتا تو وہ مرتبہ میں فرشتوں سے بھی بڑھ جاتا۔

قطعہ :- فراموش نکرد ایزد در اں حال کہ بودی لطفہ مدفون و مدہوش
روانت داد و طبع و عقل و ادراک جمال و نطق و رای و فکر و ہوش
وہ انگشتت مرتب کرد بر کف دو بازویت مرتب ساخت بردوش
کنوں پنداری اے ناچیز ہمت کہ خواہد کردنت روزے فراموش

ترجمہ :- (۱) خدا تعالیٰ نے تجھ کو اس حال میں نہیں بھلایا۔ جبکہ تو نطفہ کی شکل میں پوشیدہ اور بے ہوش تھا۔

(۲) تجھ کو جان دی، عقل اور طبیعت اور بات کرنے کی قوت۔ خوبصورتی، گویائی، عقل اور فکر اور ہوش دیا۔

(۳) تیری دس انگلیاں ہاتھ پر بنائیں۔ اور تیرے دونوں مونڈھوں پر دو بازو لگا دیئے۔

(۴) اے کم ہمت اب تو یہ خیال کرتا ہے۔ کہ تجھ کو رزق پہنچانا بھول جایگا۔

حل الفاظ و مطلب :- مربی تربیت کرنے والا۔ مریدے ایک مرید۔ تعلق خاطر دل کا تعلق۔ روزی

وہ اسم فاعل سائی ہے روزی دینے والا۔ فراموش تجھ کو۔ فراموش کرنا۔ ایزد اللہ۔ مدہوش بے ہوش۔

روانت تیری جان۔ ادراک بات کرنے کی قوت۔ رای عقل۔ دوش دو بازو۔ پنداری خیال کرتا ہے تو۔

مطلب یہ ہے کہ خداوند قدوس کی ذات گرامی رازق مطلق ہے اور اپنے بندوں کے احوال سے باخبر ہے۔

نن کو اس پر ایمان رکھنا چاہئے۔ اور روزی سے زیادہ روزی دینے والے کے ساتھ تعلق ہونا چاہئے۔ جب یہ ہندو قدس نے انسان کو ایسے حال میں نہیں بھلایا جبکہ وہ قابل ذکر بھی نہیں تھا۔ تو اب کیسے بھلا دے گا اسی لئے انسان جو کچھ مانگے اللہ سے مانگے اور اسی پر پورا بھروسہ اور اعتماد رکھے۔

حکایت (۸) :- اعرابی را دیدم کہ پسر را ہی گفت یَا بُنّی اِنَّکَ مَسْئُوْلٌ
بِیَوْمِ الْقِیَامَةِ بِمَا ذَا اِکْتَسَبْتَ وَلَا یُقَالُ بِمَنْ اِنْتَسَبْتَ یعنی ترا خواہند پرسید
کہ ہنرت چیست و نگویند پدرت کیست۔

ترجمہ :- میں نے ایک دیہاتی کو دیکھا کہ لڑکے سے کہہ رہا تھا کہ اے میرے بیٹے تجھ سے قیامت کے دن
تیرے کئے ہوئے کاموں کی پریشانی ہوگی یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ تو کس سے نسبت رکھتا ہے یعنی تجھ سے سوال
کریں گے کہ تیرا ہنر کیا ہے۔ یہ نہ کہیں گے کہ تیرا باپ کون ہے؟

قطعہ :- جامہ کعبہ را کہ می بوسند اونہ از کرم پہیلہ نامی شد
باعزیزے نشست روزے چند لاجرم ہمجواو گرامی شد

ترجمہ :- (۱) کعبہ کے غلاف کو جو چومتے ہیں۔ دریشم کے کپڑے کی وجہ سے مشہور نہیں ہوا۔

(۲) بلکہ ایک عزیز کے ساتھ چند روز بیٹھا رہا۔ لامحالہ اس کی طرح بزرگ ہو گیا۔

حل الفاظ و مطلب :- یَا بُنّی اے میرے بیٹے۔ مَسْئُوْلٌ مع اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ پوچھا جائے گا۔
لَا ذَا اِکْتَسَبْتَ تو نے کیا چیز حاصل کی۔ تو نے کیا عمل کیا۔ لَا یُقَالُ یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ تمہارا نسب کیا ہے۔
کرم پہیلہ دریشم کا کپڑا۔ نامی مشہور۔ عزیز پیارا۔ اس جگہ خانہ کعبہ شریف مراد ہے۔ گرامی عزت والا۔
بزرگ۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ نسب شرافت پر اعتماد کر کے نجات کی امید نہ رکھنی چاہئے۔ قیامت کے
دن اعمال صالحہ کام آویں گے نہ کہ خاندانی شرافت۔

حکایت (۹) :- در تصانیف حکما آورده اند کہ کژدم را ولادت معہود نیست
چنانکہ دیگر حیوانات را بلکہ احشائے مادر را بخورند و شکمش را بدرند و راہ صحرا گیرند
و آں پوستان کہ در خانہ کژدم بیند اثر آنست بارے ایں نکتہ پیش بزرگے ہی گفت
گفت دل من بر صدق ایں سخن گواہی میدہد و جز چنین نشاید بود در حالت خردی
را مادر و پدر چنین معاملت کردہ اند لاجرم در بزرگی چنین مقبول و محبوب اند۔

ترجمہ :- حکماء کی تصانیف میں بیان کیا گیا ہے کہ بچہ کی پیدائش مقررہ طور پر نہیں ہوتی ہے جیسا کہ دوسرے
حیوانوں کی بلکہ ماں کی آنتیں کھا جاتے ہیں اور اس کے پیٹ کو پھاڑ ڈالتے ہیں اور جنگل کی راہ لیتے ہیں۔ اور وہ

کھائیں جو بچھوؤں کے سوراخوں کی دیکھتے ہیں وہ اس کی دلیل ہے۔ ایک مرتبہ میں یہ نکتہ ایک بزرگ کے سامنے
کہہ رہا تھا۔ انہوں نے کہا میرا دل اس بات کی سچائی پر گواہی دیتا ہے۔ اور اس کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا۔ بچھن
کے زمانے میں ماں اور باپ کے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہے اس وجہ سے بڑے ہونے پر ایسے مقبول اور محبوب ہیں
(کہ جو دیکھتا ہے جو ساتھ میں لے کر مارنے کو دوڑتا ہے)۔

قطعہ :- پسرے را پدر وصیت کرد
کے جواں مرد یاد گیر ایں چند
نشد دوست روی دانشمند
ہر کہ با اہل خود وفا نکند

ترجمہ :- (۱) باپ نے اپنے ایک بیٹے کو نصیحت کی۔ کہ اے جواں مرد اس نصیحت کو یاد رکھ۔
(۲) کہ جو شخص اپنے عزیزوں کے ساتھ وفا نہیں کرتا۔ وہ عقل مندوں میں محبوب و مقبول نہ ہوگا۔

مثل :- کژدم را گفتند چرا بزمستان بدر نمی آئی گفت بتا بستانم چه حرمت است
کہ بزمستان نیز بیرون آیم۔

ترجمہ :- ننھو سے لوگوں نے کہا تو جازوں میں باہر کیوں نہیں آتا (ننھو نے) کہا کہ گرمیوں میں میری کون سی
عزت ہوتی ہے کہ جازوں میں بھی میں باہر آؤں۔

حل الفاظ و مطلب :- تصانیف کی جمع ہے۔ لکھی ہوئی کتابیں۔ آوردہ اند ذکر کیا گیا ہے۔
کژدم ننھو ولادت معبود پیدائش کا عام طریقہ۔ احشاء جمع ہے حشاک، سینہ اور شکم کے اندرونی اعضاء
احشاء شکم جوف شکم میں رہنے والے اعضاء جیسے معدہ جگر۔ تلی۔ آنت وغیرہ۔ پوست کی جمع ہے۔
کھائیں۔ درخانہ گھر میں مڑا سوراخ ہے۔ در حالت خردی بچپن کے زمانے میں۔ چنیں مقبول و محبوب اس
طرح مقبول و محبوب ہیں کہ جو پاتا ہے وہی جوتے لگاتا ہے۔ باہل خود انہوں کے ساتھ۔ دوست روئی محبوب
چہرہ والا۔ نقل کہادت۔ زمستان جاڑے کا موسم۔ تابستان گرمی کا موسم۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ انسان کو اپنے بڑوں کا ادب کرنا چاہئے اور چھوٹوں کو ایذا نہ پہونچانا چاہئے بلکہ حق
ور گذر سے کام لینا چاہئے۔ اپنے احباب اور متعلقین سے وفاداری اور محبت کا معاملہ کرنا چاہئے اس لئے کہ جو انہوں
کا نہ ہو گا اس سے غیر کیا بھلائی کی امید کر سکتے ہیں۔ چونکہ بچھو خود اپنی ماں کا دشمن ہے اس لئے انسان بھی اس کو اپنا
دشمن سمجھتے ہیں۔ اور جب دیکھتے ہیں تو اس کو مارنے کے لئے دوڑتے ہیں۔

حکایت (۱۰) :- زن درویشہ حاملہ بود مدت حمل بسر آورد و درویش را ہمہ عمر
فرزند نیامدہ بود گفت اگر خداوند تعالیٰ مرا پسرے بخشد جزیں خرقہ کہ پوشیدہ ام ہرچہ
در ملک من ست ایثار درویشاں کنم اتفاقا پسر آورد سفرہ درویشاں بموجب شطر نہاد

پس از چند سال از سفر شام باز آمد ہم بکشتہ آل دوست برگزشتہ و از چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزند ان شکنہ درست گفتہ سبب چیست گفتند پسرش خمر خورده و عریضہ کردہ و خون کسے ریختہ و از میاں گریختہ پدر را بکشتہ و سلسلہ درنائے ست و بند گراں برپائی گفتہ ام ایں بلائے را ویسے حاجت از خدا کی عزت و جل خواستہ است۔

ترجمہ :- ایک فقیر کی عورت حاملہ تھی اور حمل کا زمانہ پورا ہو چکا تھا، اور فقیر کے یہاں تمام عمر میں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا، اس فقیر نے کہا اگر اللہ تعالیٰ مجھے لڑکا عطا فرمائے تو اس گدڑی کے سوا جو کہ میں پہنے ہوئے ہوں اور جو چو میری ملکیت میں ہے سب فقیروں پر قربان کر دوں گا، اتفاقاً لڑکا پیدا ہوا۔ شرط مقررہ کے مطابق فقیروں کی کے واسطے دسترخوان بچھایا۔ چند سال بعد جب میں شام کے سفر سے واپس آیا تو اس دوست کے محلے سے گزرا تو اس کی حالت دریافت کی۔ لوگوں نے کہا وہ کو توالی میں قید ہے میں نے کہا کہ اس کا کیا سبب ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ اس کے لڑکے نے شراب پی اور لڑائی کی اور کسی کو قتل کر دیا اور شہر سے بھاگ گیا اسی وجہ سے باپ کے گلے میں زنجیر ہے اور پاؤں میں بیڑی ہے۔ میں نے کہا اس مصیبت کو اس نے خدائے بزرگ و برتر سے دعا مانگ کر طلب کی ہے۔

قطعہ :- زنان باردار اے مرد ہشیار اگر وقت ولادت مار زائند
ازاں بہتر بنزدیک خردمند کہ فرزند ان ناہموار زائند

ترجمہ :- (۱) اے عقلمند، حاملہ عورتیں۔ اگر جننے کے وقت سانپ جنیں۔

(۲) تو عقلمند کے نزدیک اس سے بہتر ہے۔ کہ تالائق لڑکے جنیں۔

حل الفاظ و مطلب :- زن درویشے مرکب اضافی ہے۔ ایک فقیر کی بیوی۔ مدت حمل وہ مدت جس میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ خرقة کفن کی چادر۔ ایثار اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دینا۔ سفرہ تنہاد دعوت دی۔ محلت محلہ۔ پڑوس۔ شکنہ شین کے کسرہ کے ساتھ۔ کو توالی۔ حاملہ وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔ سلسلہ زنجیر۔ جمع مسائل نائی فگلا۔ حاجت ضرورت۔ مراد یہاں دعا ہے۔ باردار حمل والی عورت۔ ناہموار تالائق۔ پسرش خمر خورہ اس کے لڑکے نے شراب پی۔ عریضہ لڑائی۔ مار سانپ۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ بُری اولاد باپ کے لئے پریشانی کا باعث ہوتی ہے۔ اس لئے حق تعالیٰ سے اولاد صالح طلب کرنی چاہئے۔ اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر خاص دھیان دینا چاہئے۔

حکایت (۱۱) :- طفل بودم کہ بزرگے را پر سیدم از بلوغ گفت در کتب مسطور
ست کہ سہ نشان دارد یکے پانزدہ ساگی و دوم احتلام و سوم بر آمدن موئے زہار امدار
حقیقت یکنشان دارد و بس آنکہ در رضائے خدائے عز و جل ہمیش ازاں باشی کہ در

بند حظ نفس خویش و ہر کہ در و اس صفہا موجود نیست نزد محققان بالغ شمارندش۔

ترجمہ :- میں بچہ تھا۔ میں نے ایک بزرگ سے بالغ ہونے کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ وہ تین علاقہ میں رکھتا ہے (۱) ایک پندرہ سال کا ہونا۔ (۲) دوسرے احتلام۔ (۳) ناف کے نیچے بال نکل آنا۔ لیکن حقیقت میں ایک نشانی ہے اور بس وہ یہ ہے کہ خدائے بزرگ و برتر کی رضامندی کی فکر میں تو اس سے زیادہ رہے جتنا اپنے نفس کی آسائش کی فکر میں رہتا ہے۔ اور وہ شخص جس کے اندر یہ صفات موجود نہیں ہیں بل تحقیق کے نزدیک اس کو بالغ نہیں شمار کیا گیا ہے۔

قطعہ :- بصورت آدمی شد قطرہ آب کہ چل روزش قرار اندر رحم ماند
وگر چل سالہ را عقل و ادب نیست بہ تحقیقش نشاید آدمی خواند

ترجمہ :- (۱) منی کا ایک قطرہ صورت میں آدمی ہو گیا۔ جب چالیس دن رحم میں ٹھہرا رہا۔
(۲) اور اگر چالیس برس کے لڑکے کو عقل اور ادب نہیں ہے۔ تو حقیقت میں اس کو آدمی نہ کہنا چاہئے۔

قطعہ :- جو انردی و لطف ست آدمیت ہمیں نقش ہیولانی مپندار
ہنر باید کہ صورت میتواں کرد با یوانہادراز شگرف وز نگار
چو انسانرا نباشد فضل و احساں چہ فرق از آدمی تا نقش دیوار
بدست آوردن دنیا ہنر نیست یکے را اگر توانی دل بدست آر

ترجمہ :- (۱) آدمیت سخاوت اور مہربانی کا نام ہے۔ اسی ظاہری شکل و صورت کو آدمیت مت سمجھ۔
(۲) آدمیت کے لئے ہنر چاہئے اس لئے کہ صورتیں تو بنا سکتے ہیں۔ مخلوق پر شگرف اور زنگار۔
(۳) جب انسان کے اندر فضل اور احسان نہیں ہوگا۔ تو آدمی اور نقش دیوار میں کیا فرق ہوگا۔

(۴) دنیا کا ہاتھ میں لانا (حاصل کرنا) ہنر نہیں ہے۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو ایک مرتبہ کسی کے دل کو تو ہاتھ میں لا۔
حل الفاظ و مطلب :- بلوغ بالغ ہونا۔ مراد وہ زمانہ جب بچپن ختم ہو کر جوانی شروع ہوتی ہے۔ کتب عام کتاب کی جمع ہے۔ جمع شدہ۔ مسطور لکھا ہوا۔ پانزدہ سالگی پندرہ سال کا ہونا۔ احتلام عام حالت نوم میں خواب دیکھنا کہ میں جماع کر رہا ہوں۔ موئے زہار ناف کے نیچے کے بال۔ رضائے خوشنودی۔ محققان عام محقق کی جمع ہے۔ وہ حضرات جو کسی بات کو دلائل سے ثابت کریں۔ قطرہ آب پانی کا قطرہ۔ یعنی منی۔ چہل روز یعنی چالیس دن ماں کے رحم میں انسان قطرہ منی کی صورت میں رہا۔ چہل سالہ چالیس سال۔ جو انردی سخاوت۔ نقش ہیولانی گوشت اور کھال سے مرکب شدہ بدن۔ مپندار پنداشتیں سے واحد حاضر فعل نہیں۔ مت سمجھ۔ یوانہا یوان کی جمع ہے۔ محل۔ دراز شگرف میں درزائد ہے۔ ہنر باید یعنی انسان بننے کے لئے ہنر مندی کی ضرورت ہے نہ کہ صرف شکل و صورت۔ اس لئے جہاں تک صرف نقش و نگار اور صورت کا تعلق ہے وہ تو

شکرف اور زنگار سے قلعہ کی دیواروں پر بنی رہتی ہیں۔ شکرف ایک سرخ رنگ کی دعوات۔ جو گندھک اور پارے کی آمیزش سے تیار کی جاتی ہے۔ زنگار نیلا تھو تھا جو تانبے آکسیجن اور گندھک سے مل کر بنتا ہے۔
ست آور دن دنیا کا مکالم نہیں ہے اصل کمال دل داری کمانے میں ہے۔

خلاصہ :- اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ حق جل مجدہ کی رضا مندی کو اپنی خواہشات پر مقدم رکھے۔ اور انسانیت۔ علم و ہنر حاصل کرنے اور مخلوق پر شفقت کرنے کا نام ہے۔ ظاہری گوشت پوست کا ہم انسانیت نہیں ہے۔

حکایت (۱۲) :- سالے نزاعے میان پیادگان حجاج افتادہ بود و داعی ہم در اس سفر پیادہ بود انصاف، در سروروی ہم افتادیم و دواؤ فسوق و جدال دادیم کجاوہ نشینے را دیدم کہ با عدیل خویش میگفت یا کلبجب پیادہ عاج عرصہ شطرنج را بسر می برد فرزین میشود یعنی بہ ازان میشود کہ بود و پیادگان حاج بادیہ را بسر بردند و بتر شدند۔

ترجمہ :- ایک سال پیدل سفر کرنے والے حاجیوں میں ایک جھگڑا ہو گیا تھا دعا گو بھی اس سفر میں پیدل تھا۔ ہم ایک دوسرے سے لڑنے بھڑنے لگے۔ اور گالی گلوچ اور لڑائی بھڑائی کی ہم نے حد کر دی۔ ایک اونٹ سوار کو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا۔ عجیب بات ہے کہ ہاتھی دانت کا پیادہ جب شطرنج کی بساط کو طے کر لیتا ہے تو زبردست ہوتا ہے یعنی اس سے بہتر ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ تھا اور حاجی پیادوں نے جنگل کا راستہ طے کیا اور بدتر ہو گئے۔

قطعہ :- از من بگوی حاجے مردم گزائے را کوپو ستین خلق بازاری در در حاجی تو نیستی شترست از برائے آنکہ بیچارہ خار میخورد و بار می برد

ترجمہ :- (۱) میری طرف سے لوگوں کو تکلیف دینے والے حاجی سے کہہ دو۔ کہ وہ تکلیف پہنچانے کے لئے لوگوں کے پردہ کو چاک کرتا ہے۔

(۲) تو حاجی نہیں ہے بلکہ اونٹ حاجی ہے اس لئے کہ۔ بیچارہ کانٹے کھاتا ہے اور بوجھ لیجاتا ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- نزاع جھگڑا۔ پیادہ گان حجاج پیدل حج کرنے والے حضرات۔ داعی اسم فاعل کا میغ ہے۔ دعا گو۔ مراد مصنف ہے یعنی شیخ سعدی۔ در سروروی ہم افتادیم آپس میں خوب لڑائی جھگڑا ہوا۔ ایک دوسرے کو مارا پیٹا۔ جدال ع لڑائی۔ فسوق بدکاری۔ عدیل عدل کرنے والا۔ اس جگہ وہ آدمی مراد ہے جو دوسری جانب کا وزن قائم رکھنے کے لئے اونٹ پر بیٹھتا ہے۔ کجاوہ نشینے را دیدم کجاوہ نشین کو میں نے دیکھا۔ کجاوہ ایک قسم کی عماری یا حوضہ جو اونٹ کے کوہان پر دونوں طرف لٹکاتے ہیں اور اس میں لوگ سوار ہوتے ہیں۔ عرصہ شطرنج شطرنج کی بساط۔ شطرنج کا ہر پیدل جب اپنے پورے خانوں کو طے کر لیتا ہے تو وہ وہی گمراہ بن جاتا ہے۔ جس پردہ ہوتا ہے۔ اسی طرح فرزین کا پیدل دزیر بن جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ پیادے اور

فرزین میں زمین و آسمان کا فرق ہوا کرتا ہے۔ اسی لئے کہا کہ جب باقمی دانت کا پوندو شعر نچ کی بساط کو طے کر لیا ہے تو دوزیر بن جاتا ہے۔ باد یہ جنگل۔ گزائی لوگوں کو پریشان کرنے والی۔ پوشین خلق درد حقوق کی مہم جوی و عیب گوئی کرتا ہے۔ خارف کاٹا۔ بار بوجھ۔

خلاصہ: اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جنگلوں یا باغوں کو طے کر کے بیتِ عمرہ تکسہ سوچ جانے کا مہم ج نہیں ہے۔ اس آیت کے بموجب لا فسوق ولا جدال فی الحج۔ اگر تکلیف اٹھانے کا مہم ج ہے تو حاجی کا لونٹ پہلے چلی ہے۔

حکایت (۱۳) :- ہندوئے نطق اندازی کی آموخت حکیمے گفت ترا کہ خانہ سخن

ست بازی نہ اینست۔

ترجمہ :- ایک ہندو نطق اندازی سیکھ رہا تھا۔ ایک عقلمند نے کہا تیرا گھر جو کہ زکلی کا بنا ہوا ہے تجھ کو یہ کھیل نہ کھیل چاہئے۔ یہ تیرے لئے لائق و مناسب نہیں ہے۔

بیت :- تاندا نی کہ سخن عین صوابست مگو انچہ دانی کہ نہ نیکوش جوابست مگو

ترجمہ :- جب تک تو یہ نہ جان لے کہ یہ بات بالکل صحیح ہے مت کہہ۔ جس بات کو تو جانتا ہے کہ اس کا جواب اچھا نہیں ہے مت کہہ۔

حل الفاظ و مطلب :- ہندوئے میں فی وحدت کیلئے ہے۔ یعنی ایک کافر۔ غلام، چور۔ نطق اندازی آکھڑی یا آتشیں اسلحہ کا کام۔ نیز نطق اندازی اس کو بھی کہتے ہیں کہ نطق ایک روغن ہوتا ہے کہ وہ اگر پانی پر گر جائے تو اس میں آگ لگ جاتی ہے۔ لڑتے وقت اُسے شیشوں میں بھر کر دشمن پر پھینکتے ہیں جیسے ہی وہ اُس کے جسم پر پڑتا ہے اس کا بدن جل جاتا ہے۔ عین نئے کا بنا ہوا گھر۔ اس میں کلمہ نسبت ہے۔ مراد گھاس پھونس کا گھر۔ چھپرہ وغیرہ۔ عین صواب بالکل ٹھیک ہے۔ آنچہ دانی انچ جس بات کا جواب مناسب نہ پائے۔ اس کو زبان سے مت نکالو۔

خلاصہ :- موقع اور محل دیکھ کر بات کرنی چاہئے، اور اس طرح جو کام بھی شروع کرنا ہو تو اس کے موقع اور محل کو بھی دیکھ لینا چاہئے۔

حکایت (۱۴) :- مرد کے را چشم درد خاست پیش بیطارے رفت تا دوا کند

بیطار از انچہ در چشم چہار پایاں میگرد در دیدہ او کشید کور شد حکومت پیش داور بردند گفت برویچ تا دواں نیست اگر ایں خر نبودے پیش بیطار ز فتنے مقصود ازیں سخن آنست تا بدانی کہ ہر کہ نا آرز مودہ را کار برزگ فرماید بآنکہ ندامت برویچ دیک خرد منداں بختت رای منسوب گردد۔

ترجمہ :- ایک بے وقوف آدمی کی آنکھ میں درد ہوا وہ ایک جانوروں کے ڈاکٹر کے پاس گیا تاکہ دوا کرے۔ ڈاکٹر

نے جو کچھ چوپایوں کی آنکھ میں دو اڈالیا تھا اس کی آنکھ میں ڈال دی اندھا ہو گیا۔ معاملہ حاکم کے پاس لے گئے حاکم نے کہا اس پر کوئی جرمانہ نہیں۔ اگر یہ گدھا (بیوقوف) نہ ہوتا تو جالوروں کے ڈاکٹر کے پاس نہ جاتا۔ اس قصہ کا مقصد یہ ہے تاکہ تو سمجھ لے کہ جو کوئی نا تجربہ کار کو بڑا کام سونپ دیتا ہے۔ تو وہ شرمندگی اٹھاتا ہے۔ اور عقلمندوں کے نزدیک کم عقلی سے منسوب ہوتا ہے۔

قطعہ :- نمد ہوشمند روشن رای
بفر و مایہ کار ہائے خطیر
بوریا باف گرچہ بافندہ است
نیرندش بکار گاہ حریر

ترجمہ :- (۱) ہوشیار تیز عقل والا آدمی۔ کہنے کو بڑے بڑے کام سپرد نہیں کرتا۔
(۲) بوریا بننے والا اگرچہ بننے والا ہے۔ مگر اس کو ریشم کے کارخانہ میں نہیں بجا لیں گے۔
حل الفاظ و مطلب :- مردک بے وقوف آدمی۔ مرد کے میں کی وحدت کے لئے ہے اب ترجمہ ہوگا۔
ایک بے وقوف آدمی۔ چشم درد خاست آنکھ میں درد ہو گیا۔ بیطارغ سلوتری۔ یعنی مویشیوں کا ڈاکٹر۔
اور شد اندھا ہو گیا۔ حکومت انصاف۔ ذوق حاکم۔ قاضی۔ نادان جرمانہ۔ خرگدھا۔ ندامت غ شرمندگی۔
خفت رائے کم عقلی۔ کار بزرگ بڑا کام۔ کار ہائے خطیر بڑے کام۔ بافندہ بننے والا۔ بوریا باف بافتن سے ہم فاعل بافندہ کا مخفف ہے۔ بوریا بننے والا۔ کارگاہ کارخانہ۔ حریر ریشم۔

خلاصہ :- اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ہر کام کا ہر آدمی اہل نہیں ہوتا۔ کسی کام کو کسی کے سپرد کرنے سے پہلے اہلیت کا اندازہ کرنا چاہئے پھر سپرد کرنا چاہئے۔ اور کسی بڑے کام کو نا اہل کے سپرد ہرگز نہ کرنا چاہئے۔

حکایت (۱۵) :- یکے از بزرگان ائمہ را پسرے وفات یافت پرسیدند کہ بر صندوق گورش چه نویسم گفت آیات کتاب مجید را عزت بیش از ان ست کہ روا باشد بر چنین جایگاہ نوشتن کہ بروزگار سودہ گردد و خلایق برو گذرند و سگان برو شاشند اگر بضرورت چیزے نویسند اس بیت کفایت میکند۔

ترجمہ :- بزرگ پیشواؤں میں سے ایک بزرگ کے لڑکے نے وفات پائی۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اس کی قبر کے تابوت پر ہم کیا لکھیں انہوں نے فرمایا کہ قرآن شریف کی آیتوں کی عزت اس سے زیادہ ہے کہ ایسی جگہ پر لکھنے کو جائز رکھا جائے کیونکہ ایک زمانے میں (کتبہ) گھس پس جایگا۔ اور مخلوق اس پر سے گذرے گی اور کتے اس پر بیٹاب کریں گے اگر ضرورت کی وجہ سے کچھ لکھیں تو یہ شعر کافی ہے۔

قطعہ :- وہ کہ ہر گہ کہ سبزہ در بستاں
بدمیدے چہ خوش بدے دل من
بگذرے دوست تا بوقت بہار
سبزہ بینی دمیدہ بر گل من

ترجمہ :- (۱) آہا جب کہ سبزہ باغ میں۔ اکتا تھا تو میرا دل کس قدر خوش ہوتا تھا۔

(۲) اے دوست اب تو موسم بہار کے وقت آتو میری قبر پر سبزہ اگا ہوا دیکھے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- ائمہ رع امام کی جمع ہے۔ پیشوا۔ رہنما۔ وفات یافت وفات پائی۔ صندوق

تابوت۔ یہاں قبر کا تعویذ مراد ہے۔ بروزگار زندہ کے گزرنے سے۔ سودہ گردو کھس جائیگا۔ خلافتی برد

گذرند مخلوق اس پر سے گزرے گی۔ نزد شاشند اس پر پیشاب کریں گے۔ ضرورت اس میں ب سبب کے

لئے ہے۔ یعنی ضرورت کی وجہ سے۔ وہ کلمہ افسوس۔ اہل بدے بودن سے ماضی تمنائی ہے۔

حاصل حکایت :- اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی آیتوں کا قبروں پر لکھا ہرگز جائز نہیں اور پسندیدہ

نہیں اسلئے کہ زندہ کے گزرنے سے قبروں کی بے حرمتی کے ساتھ کلام اللہ کے آیتوں کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

حکایت (۱۶) :- پار سائے بریکے از خداوندان نعمت گذر کرد کہ بندہ را دست

وپائے بستہ عقوبت ہمی کرد گفت اے پسر ہچو تو مخلوقے را خدائے عزوجل اسیر

حکم تو گردانیدہ است و ترا بروے فضیلت دادہ شکر نعمت باری تعالیٰ بجا آر و چندیں

جفا بروے پسند نباید کہ فردائے قیامت بہ از تو باشد و شر مساری بری۔

ترجمہ :- ایک پرہیزگار ایک مالدار کے پاس سے ہو کر گذرا کہ وہ اپنے غلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر عذاب دے

رہا تھا۔ اس نے کہا اے لڑکے تجھ جیسی مخلوق کو خدائے بزرگ و برتر نے تیرے حکم کا مطیع بنادیا ہے۔ اور تجھے اس

کے اوپر فضیلت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کر اور اتنا ظلم اس پر پسند نہ کر یہ اچھی بات نہیں ہے کہ کل

قیامت کے دن وہ تجھ سے بہتر ہو اور تو شر مندگی اٹھائے۔

مثنوی :- بر بندہ مکیر حکم بسیار جورش مکن و دلش میازار

اورا تو بدہ درم خریدی آخر بقدرت آفریدی

ایں حکم و غرور و خشم تا چند ہست از تو بزرگتر خداوند

اے خواجہ ارسلان و آغوش فرمان دہ خود مکن فراموش

ترجمہ :- (۱) غلام پر زیادہ غصہ نہ کر۔ اس پر ظلم نہ کر اور اس کا دل رنجیدہ مت کر۔

(۲) اس کو تو نے دس درہم قیمت کے عوض خریدا تھا۔ مگر کوئی اپنی قدرت سے تو تو نے پیدا نہیں کیا۔

(۳) یہ حکم اور غرور اور غصہ کب تک۔ تجھ سے زیادہ بزرگ خدا ہے۔

(۴) اے ارسلان اور آغوش کے مالک۔ اپنے حاکم کو فراموش مت کر۔

در خبرست از سید عالم ﷺ کہ گفت بزرگترین حسرتے در روز قیامت آل

بود کہ بندہ صالح را بہ بہشت برند و خداوندگار فاسق را بدوزخ۔

ترجمہ :- حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب سے بڑی حسرت قیامت کے دن وہ ہوگی کہ غلام کو بہشت میں بھیجیں گے اور بدکار مالک کو دوزخ میں۔

قطعہ :- بر غلامی کہ طوع خدمت تست حتم بخدمت مراں و طیرہ مکیر
کہ فضیحت بود بروز شمار بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر

ترجمہ :- (۱) اس غلام پر جو تیرا فرماں بردار اور خدمت گزار ہے۔ زیادہ غصہ نہ کر اور سختی نہ کر۔

(۲) کہ قیامت کے دن رسوائی ہوگی۔ جب غلام آزاد ہو گا اور مالک زنجیر میں ہو گا۔

حل الفاظ و مطلب :- خداوندانِ نعمت آقا۔ سردار۔ مال والے۔ حکم تو تیرا حکم۔ خراج تہہ کو۔ اسیر حکم کا قیدی۔ یعنی غلام۔ فردائے آئندہ کل۔ بری بردن سے امر حاضر ہے۔ حتم بسیار بہت زیادہ غصہ۔ بد درم دس درہم میں۔ یہاں مراد معمولی رقم ہے۔ ارسلان ترکی زبان کا یہ لفظ ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں بھاڑنے والا شیر۔ بسا اوقات غلام کو بھی ارسلان کہہ دیا جاتا ہے۔ یہاں غلام ہی کے معنی میں ہے۔ فرمان وہ حکم دینے والا۔ وہ دہندہ۔ کا تحفہ ہے۔ فراموش بھولنا۔ آغوش کے لغوی معنی ہیں۔ ران، گود۔ لیکن یہاں غلام یا بونڈی مراد ہے۔ خبر حدیث۔ خداوندگار فاسق بدکار آقا۔ طوع فرماں برداری۔ طیرہ غصہ۔ فضیحت رسوائی۔ خواجہ مالک، آقا۔ شمار اس سے مراد قیامت ہے۔

خلاصہ :- اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ غلاموں اور نوکروں کی معمولی خطاؤں پر درگزر کرنا چاہئے۔ اور سزا سخت نہ دینی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تیرے اعمال کے سبب تجھ کو اپنے ماتحتوں کو سامنے رسوائی اور شرمندگی اٹھانی پڑے۔

حکایت (۱۷) :- سالے از بلخ بامیانم سفر بود و راہ از حرامیاں پر خطر جوانے بہد رقہ ہمراہ ماشد سر باز چرخ انداز سلسلکشور پیش زور کہ وہ مرد توانا کمان اور ابزہ کر دندے و زور آور اناروئے زمین پشت اور اور مصارعت بر زمین نیاوردندے انا چنانکہ دانی متعتم بود و سایہ پروردہ نہ جہاں دیدہ و سفر کردہ رعد کو س دلاور ال بگوشش ز سیدہ و برق شمشیر سوار ال ندیدہ۔

ترجمہ :- ایک سال بلخ سے بامیان کی طرف میرا سفر ہوا اور راستہ ڈاکوؤں کی وجہ سے خطرناک تھا۔ ایک جوان بہد رقہ ہمراہ ماشد سر باز چرخ انداز سلسلکشور پیش زور کہ وہ مرد توانا کمان اور ابزہ کر دندے و زور آور اناروئے زمین پشت اور اور مصارعت بر زمین نیاوردندے انا چنانکہ دانی متعتم بود و سایہ پروردہ نہ جہاں دیدہ و سفر کردہ رعد کو س دلاور ال بگوشش ز سیدہ و برق شمشیر سوار ال ندیدہ۔

نہ دنیا دیکھی تھی اور نہ سفر کیا تھا۔ بہادروں کے نقارہ جنگ کی آواز اس کے کانوں تک نہ پہنچی تھی۔ پورے سواروں کی تلواروں کی چمک بھی اس نے نہیں دیکھی تھی۔

شعر :- نیفتادہ دردست دشمن اسیر
بگردش بناریدہ باران تیر

ترجمہ :- دشمن کے ہاتھ میں بھی قیدی بن کے نہیں پڑا تھا اور اسکے اطراف میں بھی تیروں کی بارش نہیں ہوئی تھی۔
حل الفاظ و مطلب :- بامیان ایک شہر کا نام ہے جو بلخ اور غزنین کے درمیان واقع ہے۔ بعض نسخوں میں از بلخ یا شامیانم ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ چند شاہی جو بلخ میں ٹھہرے تھے۔ ان کے ساتھ سفر کا اتفاق ہوا۔ (حاشیہ)
گلستان مترجم مصنفہ مولانا عبدالباری آسی) حرمیان حرائی کی جمع ہے۔ چور۔ ڈاکو۔ بد رقتہ۔ قاتلے کار ہنما۔ وہ شخص جو راہ میں مسافر کی حفاظت کرے۔ سپر ڈھال۔ سرباز سر کی بازی لگانے والا۔ چرخ انداز کمان چلانے والا۔ سٹک شور مسلح سپاہی۔ بیش زور پہلوان۔ مصارعت کشتی کرنا۔ زہ کردن کمان کا چلتا چڑھانا۔ رند کوس نقارہ کی گرج۔ برتن بجلی۔ منعم ناز و نعمت کا پلا ہوا۔ نیفتادہ وہ جنگ آزمائے ہوئے نہیں تھا۔ بگردش اس کے اطراف میں۔ باران تیر تیر کی بارش۔

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ مشکل اور بڑے کام ناز میں پلے ہوؤں کے حوالہ نہ کرنا چاہئے۔ ورنہ وہی صورت پیش آئے گی جو اس حکایت سے ظاہر ہوتی ہے۔

اتفاقاً من وایں جوان ہر دور پے ہم دواں ہر دیوار قدیمش کہ پیش آمدے بقوت
بازو بیفکندے وہر درخت عظیم کہ دیدے بہ نیروئے سر پنچہ بر کندے و تفاخر کنال گفستے۔

ترجمہ :- اتفاقاً میں اور یہ جوان دونوں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑے جو پڑانی دیوار اس کے سامنے آتی قوت بازو سے گرا دیتا۔ اور جو بڑا درخت عظیم کہ اپنے ہاتھ کی طاقت سے اکھاڑ ڈالتا اور فخر کرتا ہوا کہتا۔

بیت :- پیل گوتا کف و بازوئے گرداں بیند
شیر گوتا کف و سر پنچہ مرداں بیند

ترجمہ :- ہاتھی کہاں ہے کہ وہ پہلوانوں کا شانہ اور بازو دیکھے۔ شیر کہاں ہے کہ مردوں کے ہاتھ اور پنچے دیکھے۔
مادریں حالت کہ دو ہند واز پس سنگے سر بر آوردند و آہنگ قتال ماکرد بدست
یکے چوبے و در بغل یکے دیگر کلوخ کو بے جوان را گفتم چہ پائی کہ دشمن آمد۔

ترجمہ :- ہم اسی حالت میں تھے کہ دو ہند وازوں نے ایک پتھر کے پیچھے سے سر نکالا۔ اور ارادہ ہم سے لڑنے کا کیا۔ ایک کے ہاتھ میں لاشی تھی اور دوسرے کے بغل میں ڈھیلا (دسونگری) میں نے جوان سے کہا کہ کیا دیر ہے کیوں کہ دشمن آگیا۔

حل الفاظ و مطلب :- من دایں میں اور یہ۔ قدیم پرانا۔ قوت بازو مرکب اضافی ہے۔ بازو کی قوت۔

تاریخِ عالمی مرکب تو ملی ہے۔ یاد اور است۔ نبردِ طاقت اور قوت۔ قلعہ خراج باہم لڑ کر رہا۔ پل ف
 باغی۔ کف۔ موندھا۔ ہندو۔ ہندو۔ ڈاکو۔ کلوش۔ اکیلا۔ گرداں۔ پہلوان۔ کو بے ایک۔ موگری۔ یعنی کونے کا
 پانی۔ چھپائی۔ کھڑا۔ اکیلا دیکھتا ہے۔ مطلب۔ کائنات کی توحید میں گھر چکا ہے۔

بیت :- بیار انچہ داری ز مردی وزور کہ دشمن پیائے خود آمد بگور

ترجمہ :- جو کچھ مردانگی اور زور رکھتے ہو دکھاؤ۔ کیونکہ دشمن اپنے پاؤں سے قبر تک آ گیا۔

تیر و کمار ایدم از دست جواں افتادہ ولرزہ براستخوان۔

ترجمہ :- میں نے تیر و کمار کو دیکھا کہ جوان کے ہاتھ سے گر گئی تھی۔ اور بدن تھر تھرا رہا تھا۔

فرد ۷ نہ ہر کہ موی شگاند بہ تیر جوشن خای پرویز حملہ جنگ آوراں بد از دپای

ترجمہ :- ایسا نہیں کہ جو شخص زردہ کو پار کرنے والے تیر سے بال کو چیر ڈالے۔ تو وہ تجربہ کار لڑنے والوں کے
 مقابلے پر بھی ٹھہرا ہے۔

چارہ جز آں ندیدم کہ رخت و سلاخ و جامہ رہا کردیم و جان بسلامت بدر آوردیم۔

ترجمہ :- اس کے سوا میں نے کوئی چارہ کار نہیں دیکھا کہ سامان ہتھیار اور کپڑے ہم نے چھوڑے اور جان
 سلامتی کے ساتھ بچا لائے۔

قطعہ :- بکار ہائے گراں مرد کار دیدہ فرست کہ شیر شرزہ در آرد بزیخ خم کند
 جواں اگرچہ قوی یال و پیلتن باشد بہ جنگ دشمنش از ہول بگسلد پیوند
 نبرد پیش مصاف از مودہ معلوم است چنانکہ مسئلہ شرع پیش دانشمند

ترجمہ :- (۱) بڑے کاموں میں تجربہ کار آدمی کو بھیج۔ اس لئے کہ تجربہ کار طاقتور شیر کو کوند کے حلقہ میں پھانس لے گا۔

(۲) جوان اگرچہ طاقتور بازو والا اور توانا ہو۔ دشمن کی لڑائی میں خوف سے اس کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔

(۳) جنگ از مودہ کے سامنے لڑائی جانی ہوئی چیز ہے۔ جس طرح کہ شرع کا مسئلہ عقلمند کے سامنے۔

حل الفاظ و مطلب :- گور۔ قبر۔ موی شگاند ایسا نشانہ لگا جو بال چیر دیوے۔ جوشن خای یعنی وہ تیرا تا

مضبوط ہو کہ زردہ توڑ کر باہر نکل جائے۔ جامہ۔ کپڑے۔ شرزہ۔ غصہ ور۔ غضبناک۔ کند۔ جال۔ پھانسی۔ مرد کار

دیدہ۔ تجربہ کار آدمی۔ بزیخ خم کند کے حلقہ میں۔ قوی یا قوی بازو والا۔ یال۔ گردن۔

خلاصہ یہی نکلا کہ تجربہ کار کو کام سونپنا نہیں چاہئے۔

حکایت (۱۸) : تو انگرزادہ را دیدم بر سر گور پدر نشست و بادرویش بچہ مناظرہ در پیوستہ

کہ صندوق تربت پدرا مائتین ست و کتاب ز قلین و فرش رخام انداختہ و خشت چہ وزو
درو ساختہ بگور پدرت چہ ماند خشتہ دو فراہم نہادہ و مشتہ دو خاک بر و پاشیدہ و درویش پس را
بشدید و گفت تا پدرت در زیر آں سنگہائے گراں بزخود بجدید پدرا من بہ بہشت رسیدہ بود۔

ترجمہ :- میں نے ایک امیر کے لڑکے کو دیکھا کہ باپ کی قبر پر بیٹھا ہوا ہے اور ایک فقیر کے لڑکے سے بحث
کر رہا ہے۔ کہ میرے باپ کی قبر کا تعویذ پتھر کا ہے۔ اور اس پر قلین لبتہ ہے اور سنگ مرمر کا فرش بچھا ہوا ہے۔
اور فیروزہ کے رنگ کی ایشیں اس میں لگی ہوئی ہیں۔ وہ تیرے باپ کی قبر کی کیا بنا رہی ہو گی۔ دو ایشیں جمع کر کے
رکھ دی ہے اور اس پر دو مٹھی خاک چھڑک دی ہے۔ فقیر کے بچے نے یہ بات سنی اور کہا اب تک تیرا باپ ان
بھاری پتھروں کے نیچے حرکت کرے گا۔ میرا باپ بہشت میں پہنچ جائے گا۔

فرد :- خر کہ بروے نہند کمتر بار پیشک آسودہ ترکندر قنار

ترجمہ :- جس گدھے پر کم بوجھ لاداجاتا ہے، بے شک وہ آرام و راحت سے چل سکتا ہے۔

قطعه :- مرد درویش کہ بار ستم فاقہ کشید بدر مرگ ہمانا کہ سبکار آید
و آنکہ در دولت و در نعمت آسانی زیست مردنش زیں ہمہ شک نیست کہ دشوار آید
بہمہ حال اسیرے کہ ز بندے بچد خوشترش دال ز امیرے کہ گرفتار آید

ترجمہ :- (۱) جس غریب آدمی نے فاقہ کی محنت کا بوجھ اٹھایا۔ وہ یقیناً موت کے دروازے پر ہلکا پھلکا ہو کر آئے گا۔
(۲) جس آدمی نے دولت اور نعمت اور آسانی میں زندگی بسر کی۔ اس میں شک نہیں کہ اسکو مرنا ان تمام (فقر) کے مقابلے دشوار ہوگا۔

(۳) ہر حالت میں وہ قیدی جو قید سے رہائی پا گیا۔ اس کو اس امیر سے اچھا جان جو گرفتار ہو جائے۔
حل الفاظ و مطلب :- تو انگر زادہ را امیر کا لڑکا۔ بر سر گور پدرا باپ کی قبر پر۔ رخام وا کے ضمہ کے
ساتھ۔ معنی ہیں سنگ مرمر۔ بہشت ف اینٹ۔ مٹی دو خاک دو مٹی مٹی۔ فیروزہ ایک مشہور پتھر ہے۔
ماند کیا ہوا۔ در مرگ موت کا دروازہ۔ مہمانا یقیناً۔ سبکار ہلکا۔ پھلکا۔ بہمہ حال ہر حال میں۔

خلاصہ :- اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جو فقر و دنیاوی مصائب و آلام پر صبر کرتے ہیں وہ
آخرت میں امیروں سے بہتر ہوں گے۔

حکایت (۱۹) :- بزرگے را پر سیدم از معنی ایں حدیث اعدی عذوک نفسک
الّتی بین جنبیک گفت بحکم آنکہ ہر آن دشمنی کہ بادے احسان کنی دوست گردد
مگر نفس را چند آنکہ مدار پیش کنی مخالفت زیادہ کند۔

ترجمہ :- ایک بزرگ سے میں نے اس حدیث کے معنی (کہ) تیرے دشمنوں میں سب سے بڑا دشمن تیرا وہ
نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے پوچھا فرمایا اس وجہ سے کہ جس دشمن کیساتھ تو احسان کرے
جو دوست ہو جائے گا سوائے نفس کے کہ اسکی جتنی زیادہ خاطر کرے گا اتنی ہی وہ زیادہ مخالفت کرے گا۔

قطعہ :- فرشتہ خوی شود آدمی بکم خوردن و گر خورد چو بہائم بیوفتد چو جماد
مراد ہر کہ بر آری مطیع امر تو گشت خلاف نفس کہ فرمان دہد چو یافت مراد

ترجمہ :- (۱) آدمی کم کھانے سے فرشتہ خصلت ہو جاتا ہے۔ اور اگر چوپایوں کی طرح کھائے گا تو پتھروں کی طرح
ہمارا ہے گا۔

(۲) جس کی مراد تو پوری کرے گا وہ تیرے حکم کا تابعدار ہو گا۔ بہ خلاف نفس کے کہ جب وہ اپنی مراد پالیتا ہے تو
اور زیادہ حکم کرتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- از معنی ایس حدیث اس حدیث کے معنی اعدائی اسم تفصیل کا صیغہ ہے۔ عدو
سے شتن ہے۔ سب سے بڑا دشمن۔ شب پہلو۔ جمع بکوب۔ مدار خاطر۔ تواضع کرنا۔ بہائم جانور۔ چوپایہ۔
ہیرہ کی جمع ہے۔ جماد بے جان مراد پتھر ہے۔ یعنی اگر جانوروں کی طرح کوئی کھانے لگے تو وہ پتھروں کی طرح
پکار بن کر رہ جاتا ہے۔ مطیع امر تو تیرے حکم کا تابعدار۔ مراد ہر کہ اس جس آدمی کی خواہش کو پورا کر دو۔ تو
وہ تابعدار بن جاتا ہے۔ اور نفس کا حال یہ ہے کہ اگر اس کی خواہش پوری کر دی جائے تو حاکم بن جاتا ہے۔ اور زیادہ
حکومت کرنے لگتا ہے۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ نفس انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے اسی لئے نفس کی اصلاح
بہت ضروری ہے۔ اگر نفس کی اصلاح نہ کی جائے تو انسان گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے اور اپنی آخرت برباد کر
لیتا ہے اسی لئے نفس کشی ضروری ہے۔

حکایت (۲۰) :- جدال سعدی بامدعی در بیان توانگری و درویشی

(شیخ سعدی کا مناظرہ فقیری کا دعویٰ کرنے والے سے مالدار کی اور فقیری کے بارے میں)

کیے بر صورت درویشاں نہ بر ضعف ایشاں در محفلے دیدم نشستہ و شعلتے در پیوستہ
و دفتر شکایت باز کردہ و ذمّ توانگراں آغاز نہادہ سخن بدینجار سانیدہ کہ درویش را
دست قدرت بستہ است و توانگراں را پائے ارادت شکستہ۔

ترجمہ :- ایک شخص جو فقیروں کی صورت میں تھا لیکن ان کی اصلی صفات پر نہ تھا میں نے ایک مجلس میں (اس
کو) بیٹھا ہوا دیکھا۔ برائیاں بیان کرنے اور شکایت کا دفتر کھول کر مالداروں کی بُرائیاں بیان کرنے میں لگا ہوا تھا۔
اور اس نے بات یہاں تک پہنچائی تھی کہ ایک فقیر کی قدرت کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ اور امیروں کی عقیدت
مند کی کاپیوں کو ٹانہا ہوا ہے۔

بیت:- کریمیاں رابدست اندر درم نیست خداوندانِ نعمت را کرم نیست

ترجمہ:- کرم کرنے والوں کے ہاتھ میں درہم نہیں ہے۔ اور دولت مندوں کے پاس بخشش نہیں ہے۔

مرا کہ پروردہ نعمت بزرگانم ایں سخن سخت آمد گنتم اے یار تو انگراںِ دُخاں
مسکینانند و ذخیرہ گوشہ نشیناں و مقصدِ زائران و کہفِ مسافراں و محفلِ بایر گراں از بہر
راحتِ دگراں دست بطعام انگہ برند کہ متعلقانِ دزیرِ دستاں بخورند فضلہٗ مکارم
ایشاں بہ اراطل و پیراں و اقارب و جیراں رسد۔

ترجمہ:- مجھ کو یہ بات گراں گزری اس لئے کہ میں دو گنتوں کی دولت کا پلا بواہوں۔ میں نے کہا۔ اے یار۔
مالدار لوگ غریبوں کی آمدنی کا ذریعہ ہیں اور گوشہ نشینوں کے ذخیرہ کا ذریعہ ہیں۔ اور زیارت کرنے والوں کا
مقصد اور مسافروں کی جائے پناہ ہیں۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے بھاری بوجھ اٹھانے والے ہیں۔ ہاتھ
کھانے کی طرف اس وقت بڑھاتے ہیں جبکہ ملازمین و متعلقین اور عاجز کھالیتے ہیں۔ اور ان کی بخششوں کا پچا ہوا
ہواؤں، بوڑھوں، اور رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو پہنچتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- جدالِ عِ بحث و مباحثہ۔ منظرہ۔ جھگڑا۔ مدعی عِ اسم فاعل۔ دعویٰ کرنے والا۔
شعیت برائی۔ عیب۔ مذمت عِ بُرائی۔ دستِ قدرت مرکب اضافی ہے قدرت کا ہاتھ۔ پائے اربوت
مرکب اضافی ہے۔ عقیدت کا پاؤں۔ کریمیاں کریم کی جمع ہے۔ نخی۔ خداوندانِ نعمت مال والے۔ دُخاں
آمدنی۔ کہف عِ غار۔ جائے پناہ۔ محفل عِ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اٹھانے والا۔ برداشت کرنے والا۔ بایر گراں
بھاری بوجھ۔ فضلہ پچا ہوا۔ مکارم اخلاق۔ اراطل اربلہ کی جمع ہے۔ بیواؤں۔ اقارب اقرب کی جمع ہے۔
رشتہ دار۔ جیراں جار کی جمع ہے، عِ پڑوسی۔ زائران عِ زیارت کرنے والے۔

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ سب مالدار بُرے نہیں ہو جاتے اور نہ سب غریب اچھے ہی ہوتے ہیں۔

نظم:- تو انگراں را وقف ست و نذر و مہمانی ز کوۃ و فطرہ و اعناق و ہدی و قربانی
تو کے بدولتِ ایشاں رسی کہ نتوانی جزیں دور کعت و آنہم بصد پریشانی

ترجمہ:- (۱) مالداروں کے لئے وقف اور نذر اور مہمانی ہے۔ زکوٰۃ ہے فطرہ ہے، غلام آزاد کرنا، ہدی بھیجنا اور
قربانی ہے۔

(۲) تو کب ان کے مرتبہ کو پہنچ سکتا ہے اس لئے کہ تجھ سے ناممکن ہے۔ سوائے ان دور کعتوں کے اور وہ بھی
سیکڑوں پریشانیوں کے ساتھ۔

اگر قدرتِ جود دست و اگر قوتِ سجد تو انگراں را بہتر میترے شود کہ مالِ مزک

دارند و جامہ پاک و عرض معصون و دل فارغ و قوت طاعت در اقمہ لطیف است
و صحت عبادت در کسوت نظیف پیدا است کہ از معدہ خالی چہ قوت آید و از دست
تہی چہ مروت و از پائے بستہ چہ سیر و از دست گرسنہ چہ خیر۔

ترجمہ :- اگر بخشش کی قدرت ہے اور اگر مجدوں کی طاقت ہے۔ تو وہ بھی مالداروں کو بہتر طریقہ پر حاصل
ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہ ان کے پاس پاک مال ہے، پاک کپڑے ہیں، ان کی عزت محفوظ اور دل مطمئن ہے۔
عبادت کی قوت پاکیزہ لقوں میں ہے۔ اور عبادت کی درست پاکیزہ لباس میں یہ بات ظاہر ہے کہ خالی معدہ سے
قوت کی کیا امید ہے۔ اور خالی ہاتھ سے کیا مروت ہو سکتی ہے۔ اور بندھے ہوئے پاؤں سے کیا سیر کر سکتے ہیں۔ اور
بھوکے کے ہاتھ سے کیا خیرات ہو سکتی ہے۔

قطعہ :- شب پر اگندہ حسد آنکہ پدید
نبود وجہ بامداد دانش
مور گرد آورد بتابستان
تا فراغت بود زمستانش

ترجمہ :- (۱) وہ شخص رات کو پریشان ہوتا ہے۔ جس کے پاس صبح کے کھانے کا سامان مہیا نہیں۔
(۲) چوٹی گرمی کے موسم میں (غذا) جمع کرتی ہے۔ تاکہ اسے جازے میں فراغت نصیب ہو۔
حل الفاظ و مطلب :- زکوٰۃ مال کا چالیسواں حصہ سال بھر میں ایک مرتبہ خیرات کرنا۔ وقف وہ چیز جو
اللہ تعالیٰ کے نام کر دی جائے۔ نذر منّت ماننا۔ فطرہ عید الفطر کا صدقہ دینا۔ اعتاق غلام آزاد کرنا۔ ہدی قربانی
کا جانور جو حرم میں لے جا کر ذبح کیا جاتا ہے۔ قربانی۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر جانور کو ذبح کرنا۔ بھد پریشانی
سینکڑوں پریشانیوں کے ساتھ۔ جو دشواریاں۔ مال حرکت وہ مال جس کی زکوٰۃ دیدی گئی ہو۔ عرض عین کے
کمرہ کے ساتھ۔ عزت۔ آبرو۔ اگر عین کے فتح کے ساتھ ہو تو معنی ہوں گے۔ سامان۔ معصون محفوظ۔
مضبوط۔ دل فارغ وہ شخص جس کے دل میں کوئی فکر نہ ہو۔ لطیف پاکیزہ کسوت نظیف مرکب تو صلی ہے۔
پاک کپڑا۔ تہی خالی۔ گرسنہ بھوکا۔ پدید ظاہر کیا۔ وجہ خرچ۔ شب پر اگندہ حسد رات کو پریشان ہوتا ہے۔
مور چوٹی۔ گرد آورد جمع کرتی ہے۔ تابستان گرمی۔ فراغت اطمینان۔ زمستان جازا۔ سردی۔

فراغت بافاقہ نہ پیوند و جمعیت در تنگدستی صورت نہ بند دیکے تحریمہ عشا
بستہ و دیگرے منتظر عشانشتہ ہر گز این بداں کے ماند۔

ترجمہ :- اطمینان فاقہ کے ساتھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور دل جمعی مفلس میں ممکن نہیں۔ ایک تو عشاء کی نماز کی
نیت باندھے ہوئے ہے۔ اور دوسری رات کے کھانے کے انتظار میں بیٹھا ہے کبھی بھی اس کے برابر نہیں ہو سکتا ہے۔

بیت :- خداوند روزی بحق مشغول
پراگندہ روزی پراگندہ دل

ترجمہ :- صاحب روزی خدا کی یاد میں مشغول ہے۔ پریشان روزی والے کا دل بھی پریشان ہوتا ہے۔

پس عبادتِ ایساں بقول نزدیک تر مت کہ جمعہ و حاضر نہ پریشان و پرانگندہ
خاطر اسبابِ معیشت ساختہ وہ اور او عبادت پر داختہ عرب گوید اَعُوذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الْفَقْرِ الْمَكْبَ وَ جَوَارِ مَنْ لَا يُحِبُّ در خبر ست الْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِي
الذَّارِينَ گفت ایں شنیدی و آں نشیدی کہ فرمودہ اند الْفَقْرُ فَخْرِي گفت
خاموش کہ اشارت سید عالم علیہ السلام بفقر طائفہ ایست کہ مرد میدان رضا اند و ہدف
تیر قضا نہ ایناں کہ خر قہ ابرار پوشند و لقمہ ادرار فروشد۔

ترجمہ :- اسی لئے ان کی عبادت قبولیت سے زیادہ نزدیک ہے اس لئے کہ وہ مطمئن ہیں۔ اور حضور قلب انہیں
حاصل ہے۔ نہ خود پریشان ہیں، اور نہ دل پریشان ہے زندگی بسر کرنے کے اسباب ان کو مہیا ہیں۔ اور عبادت کے
وظیفوں میں مشغول ہیں۔ عرب کا قول ہے کہ میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ اوندھے منہ گرانے والی فقری سے اور
ایسے پڑوسی سے جو محبت نہ کرتا ہو۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ فقیری دونوں جہاں کی رو سیاحی ہے۔ اس نے کہا
تو نے یہ تو سنا ہے اور وہ نہیں سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ فقیری میرا آخر ہے۔ میں نے کہا چپ رہ کہ
سید عالم ﷺ کا اشارہ فقر سے اس گروہ کی طرف ہے جو رضائے الہی کے مرد میدان ہیں۔ اور تقدیر الہی کے تیر کا
نشانہ ہیں نہ کہ یہ لوگ جو فقیروں کی گدڑی پہنتے ہیں۔ اور خیرات کے لقمے بیچتے ہیں۔

حل الفاظ و مطلب :- فراغت اطمینان۔ فاقہ بھوکا رہنا۔ محتاجی۔ جمعیت۔ دل کا مطمئن ہونا۔ تحریم۔ وہ
کبیر۔ جس سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور دنیا کی چیز ممنوع ہو جاتی ہے۔ یعنی تحریم۔ وہ کبیر ہے جب ابتداء دونوں
ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہیں۔ نماز عشاء عین کے کسرہ کے ساتھ۔ عشاء کی نماز۔ عشاء عین کے فتح کے ساتھ۔
شام کا کھانا۔ خاطر دل۔ خداوند روزی مالدار۔ پرانگندہ روزی اس آدمی کو کہا جاتا ہے جس کی آمدنی مقرر نہ
ہو۔ جمعہ اصل میں جمع اند تھا۔ اختصاراً ہمزہ کو حذف کر دیا گیا۔ جمع ہیں۔ مطمئن ہیں۔ اسباب معیشت مرکب
اضافی ہے۔ زندگی بسر کرنے کے اسباب و ذرائع۔ اور او معمولات۔ وظائف۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ الرَّحْمٰنِ اللّٰهُ تَعَالٰی کی پناہ مانگتا
ہوں اس فقر و فاقہ سے جو انسان کو اٹلے منہ گرا دیتا ہے۔ اور اس آدمی کے پڑوس سے جو محبت نہیں کرتا۔ الْفَقْرُ
محتاجی۔ الْمَكْبَ اوندھا گرانے والا۔ ذلیل کرنے والا۔ لَا يُحِبُّ محبت نہیں کرتا ہے۔ الدارین دو گھر۔ مراد دنیا
و آخرت ہیں۔ الْفَقْرُ فَخْرِي فقر میرے لئے فخر کا باعث ہے۔ تسلیم حق تعالیٰ کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم جھکانا
طائفہ جماعت۔ ہدف ع نشانہ۔ ابرار۔ بڑی جمع ہے نیک لوگ۔ ادرار روزینہ۔ وظیفہ۔ پوری عبادت کا خلاصہ
یہ ہے کہ فقر بھی اچھی چیز ہے اور مالدار بھی اچھی چیز ہے۔ لیکن سب مالدار بھی بُرے نہیں ہوتے اور نہ ہی سب
غریب اچھے ہوتے ہیں۔ الحاصل نہ مالدار ہی ہر اعتبار سے بُری ہے اور نہ فقر ہر اعتبار سے اچھا ہے۔

رباعی :- اے طبل بلند در باطن پیچ
بے توشہ تدبیر کئی وقت پہنچ
روئے طبع از خلق بہ پیچ امرودی
تسبیح ہزار دانہ بردست پہنچ

ترجمہ :- (۱) اے اونچی آواز کے نثارے تو اندر سے خالی ہے۔ بغیر توشہ کے تو سفر کے وقت کیا تدبیر کرے گا۔
(۲) لالچ کا چہرہ مخلوق کی طرف سے پھیر لے اگر تو مرد ہے۔ اور ہزار دانوں کی تسبیح ہاتھ پر مت لپیٹ۔

درویش بے معرفت نیار آمد تا کارش بکفر نینجامد کہ کاذ الفقر أن یكون
کفر او شاید جز بوجود نعمت برہنہ را پوشیدن یادرا استخلاص گرفتارے کوشیدن اینائے
جنس مارا برتبہ ایشان کہ رساند وید علیا بید سفلے چہ ماند نہ بنی کہ حق جل
شادہ در محکم تنزیل از نعیم بہشت خبر میدہد اولئک لہم رزق معلوم۔

ترجمہ :- بے معرفت درویش اس وقت تک آرام نہیں لیتا جب تک اس کا کام کفر سے نہ مل جائے کیونکہ
حدیث میں آیا ہے قریب ہے کہ محتاجی کفر بن جائے۔ بغیر مال و دولت کے نیچے کو کپڑے پہنانا یا کسی قیدی کے
بھڑانے میں کوشش کرنا ممکن نہیں ہے۔ اور ہم جنس آدمیوں کو ان لوگوں کے مرتبہ پر کون پہنچائے اور اوپر کا
ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے کیا مشابہت رکھتا ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کی تعریف بزرگ و برتر ہے۔
قرآن شریف میں اہل بہشت کی نعمتوں کی خبر دیتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رزق مقرر ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- تسبیح رخصت۔ سفر۔ روئی طمع مرکب اضافی ہے۔ لالچ کا چہرہ۔ امرودی اصل
میں اگر تھایہ حرف شرط ہے۔ اگر تو مرد ہے۔ تسبیح پاکی بیان کرنا۔ یہاں مراد ہاتھ میں رکھنے کی تسبیح ہے۔ کاذ الفقر
مخ قریب ہے کہ فقر کفر تک پہنچا دے۔ شاید امکان نہیں ہے۔ نعمت مال و دولت۔ برہنہ را پوشیدن نیچے کو
کپڑے پہنانا۔ استخلاص رہائی۔ گرفتارے کوئی قیدی۔ ابتداء ابن کی جمع ہے۔ اولاد۔ ید علیا اونچا رہنے والا ہاتھ۔
سفلے دینے والے ہاتھ کو ید علیا کہا جاتا ہے۔ ید سفلے نچلا ہاتھ۔ یہاں مراد لینے والے کا ہاتھ ہے۔ خیرات و صدقات
دینے والے کے ہاتھ کو ید علیا سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور خیرات لینے والے کے ہاتھ کو ید سفلے کہا گیا ہے۔ محکم
مضبوط۔ محکم تنزیل قرآن مجید۔ نعیم نعمت۔ اولئک لہم رزق معلوم یہ وہی لوگ ہیں جن کا رزق مقرر ہے۔
مطلب یہ ہے کہ عام آدمی کے واسطے فقر و محتاجی اچھی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ فقر بے اوقات کفر تک پہنچا دیتا
ہے۔ یہ آیت بہشتیوں کی شان میں ہے اور مصنف نے انصافیت کی وجہ یہ قرار دی ہے کہ ان کے لئے رزق مقرر
ہے اور رزق کا مقرر ہونا ہی سبب اطمینان اور باعث انصافیت ہے۔

فرد :- تشنگاں را نماید اندر خواب
ہمہ عالم بچشم چشمہ آب

ترجمہ :- پیاسوں کو خواب میں۔ تمام دنیا پانی کا چشمہ معلوم ہوتی ہے۔

جائے کہ میں اس سخن بشتم عنان طاقت درویش از دست تحمل برفت تن
زباں بر کشید واسپ فصاحت بمیدان وقاحت جہانید و گفت چنداں مبالغت در
وصف ایثاں کردی و بختہائے پریشاں گفتی کہ وہم تصور کند کہ تریاق اندیا کلید خانہ
ارزاق مشتے متکبر مغرور معجب نفور مشغول مال و نعمت و مفتن جاہ و ثروت کہ سخن
تکوید الا بشفاعت و نظر نکند الا بکراہت علما را بگدائی منسوب کنند و فقر را بہ بے
سروپائی ملعنہ زنند بعلت مالے کہ دارند و عزت جاہی کہ پندارند برتر از ہمہ نشینند
آں در سر در اند کہ بکسے بردارند بے خبر از قول حکیمان کہ گفتہ اند ہر کہ بطاعت
از دیگر اہل کم است وہ نعمت بیش بصورت تو انگرست و بمعنی درویش۔

ترجمہ:- جیسے ہی کہ میں نے یہ بات کہی فقیر کی طاقت کی باگ تحمل اور برداشت کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ زبان
کی تلوار چھلکی۔ اور فصاحت کا گھوڑا بے شری کے میدان میں دوڑایا۔ اور اس نے کہا تو نے ان لوگوں کی تعریف میں
تنی زیادتی اور فضول بکواس کی کہ وہم کو یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ لوگ تریاق ہیں یا رزق کے گھر کی کنجی۔ مالدار لوگ
تھوڑے سے ہیں جو کہ متکبر اور مغرور، خود پسند، نفرت کرنے والے، مال و دولت میں مشغول مرتبہ اور دولت پر
فریفتہ بغیر سفارش کے بات نہیں کرتے، کسی کی طرف نظر نہیں کرتے۔ مگر کراہت کے ساتھ۔ عالموں کو محتاجی
کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور فقیروں کو بے سروسامانی کا طعنہ دیتے ہیں۔ تھوڑا سا مال جو انہیں میسر ہے۔ اور
تھوڑا سا مرتبہ اور عزت جو حاصل ہے تو اس خیال میں رہتے ہیں کہ سب سے اوپر بیٹھیں۔ یہ بات ان کے دماغ میں
نہیں آتی کہ کسی کی طرف سر اٹھائیں۔ حکیموں کے مقولہ سے بے خبر ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ جو کوئی عبادت
میں دوسروں سے کم اور دولت میں زیادہ ہے تو ظاہر میں وہ مالدار ہے اور حقیقت میں فقیر ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- تشکاں ف تشنہ کی جمع ہے۔ پیاسا۔ عنان باگ ڈور۔ تیغ زبان یہاں مراد زبان
ہے۔ اور اس میں اضافت فرضی ہے۔ یعنی یونہی تیغ کو بڑھا کر مضاف بنادیا گیا ہے۔ وقاحت بے شری۔ تریاق
ایک دوا کا نام ہے۔ ارزاق ہمزہ کے فتح کے ساتھ۔ رزق بکسر الہو کی جمع ہے۔ وہ چیز جس پر زندگی گزاری
جائے۔ مشتے معدودے چند لوگ۔ معجب میم کے ضمہ کے ساتھ خود کو پسند کرنے والا۔ اچھا سمجھنے والا۔ نفور
نفرت۔ مفتن وہ شخص جو کسی معیبت میں مبتلا ہو۔ کلید کنجی، تالی۔ ثروت مالداری۔ منسوب نسبت کیا گیا۔
بے سروپا بغیر ساز و سامان کے رہنا۔ طعنہ عیب لگانا۔ علت بیماری۔ احکام کو بجالانا۔ کبر غرور۔

بیت:- گر بے ہنر بہ مال کند کبر بر حکیم
کون خرش شمار اگر گاو غبرست

ترجمہ:- اگر بے ہنر مال کی وجہ سے عالم پر تکبر کرے۔ تو اس کو احمق و گدھا جان اگرچہ وہ غبر کی گائے ہو۔

جواب گفتش بر بکل خداوندان نعمت و قوف نیافته کلا بعلت گدائی و گرنه هر که طمع
یکسوزند کریم و بخیلش یکے نماید محک داند که زر چیست و گدازاند که مسک کیست گفتا
تجربت آں میگویم که متعلقال بر در دارند و غلیظان شدید را بر گمارند تا بار عزیزان ندهند

و دست جفا بر سینه صالحاں و اہل تمیز نہند و گویند کس اینجا نیست و تحقیقت راست گفتہ باشند

ترجمہ :- میں نے اس کو جواب دیا تو نے مالداروں کے بخل پر اطلاع نہیں پائی۔ مگر بھیک مانگنے کی وجہ سے در نہ جو شخص حرم کو الگ رکھ دیتا ہے اور اس کے لئے کریم اور بخیل دونوں ایک ہیں۔ کسوٹی جانتی ہے کہ سونا کون ہے اور فقیر جانتا ہے کہ بخیل و سنجوس کون ہے۔ اس نے کہا میں یہ بات اس تجربہ کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں کہ دولت مند و گدازے پر ملازمین رکھتے ہیں۔ سخت دل اور بے رحم لوگوں کو مقرر کرتے ہیں۔ تاکہ غریبوں کو اندر آنے کا موقع نہ دیں۔ اور ظلم کا ہاتھ نیکوں اور اہل تمیز کے سینہ پر رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہاں کوئی آدمی نہیں ہے۔ اور حقیقت میں سچ کہتے ہیں۔

صل الفاظ و تشریح :- سعی کوشش۔ ہنگ حاصل کرنا۔ بخل سنجوسی کرنا۔ بخل خداوندان نعمت مالداروں کی سنجوسی۔ وقوف اطلاع۔ گدائی بھیک مانگنا۔ طمع یکسو نہند لالچ نہیں کرتا۔ محک کسوٹی۔ مسک روکنے والا۔ مراد بخیل ہے۔ متعلقاں دربان۔ غلیظان غلیظ کی جمع ہے شدید سخت قسم کے بد مزاج و بد خلعت و گ۔ شدید سخت۔ کس اینجا نیست اس جگہ کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ تحقیقت حقیقت میں۔

بیت: آل را کہ عقل و ہمت و تدبیر و رای نیست خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرائی نیست

ترجمہ :- جس شخص میں عقل و ہمت، تدبیر اور رائے نہیں ہے۔ اس کے متعلق دربان نے سچ کہا ہے کہ کوئی گھر میں نہیں ہے۔

گفتم بعد ازاں کہ از دست متوقعان بجاں آمدہ اند و از رقعہ گدایاں بفعلاں و محال عقل ست کہ اگر ریگ بیاباں دُر شود چشم گدایاں پُر شود۔

ترجمہ :- میں نے کہا اس کے بعد کہ وہ مانگنے والوں کے ہاتھ سے جان سے عاجز آگئے ہیں۔ اور بھیک منگوں کی درخواستوں سے چلا اٹھے ہیں اور یہ بات عقل کے نزدیک محال ہے کہ اگر جنگل کی ریت موتی ہو جائے۔ تو فقیروں کی آنکھیں سیر ہو جائیں گی۔

شعر :- دیدہ اہل طمع بہ نعمت دنیا پُر نشود پہچناں کہ چاہ بہ شبنم

ترجمہ :- حرم کرنے والوں کی آنکھ دنیا کی نعمت سے۔ بھر نہیں سکتی جیسے کہ کنواں شبنم سے بھر نہیں سکتا۔

ہر کجاختی دیدہ تلخی کشیدہ را بنی خود را بہ شرہ در کار ہائے خوف اند از دواز عقوبت آخرت نہ ہر اسد و حلال از حرام شناسد۔

ترجمہ :- جس جگہ تلخی اٹھائے ہوئے اور مصیبت جھیلے ہوئے کو دیکھو معلوم ہو گا کہ اس نے لالچ کی وجہ سے اپنے آپ کو خطرناک کاموں میں ڈال دیا ہے اور ایسے لالچی آخرت کے عذاب سے نہیں ڈرتے اور حلال و حرام میں فرق نہیں کرتے۔

حاج الفاضل و مطلب :- آں را کہ عقل الخ اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ ایسے ظالم و جابر لوگوں کے متعلق
 یہ کہ وہ واقعہ آدمی نہیں ہے بجا ہے۔ پردہ دار دربان۔ متوقعان امیدواران۔ بجان آمدن ننگ آنا۔ رقعہ
 بیاں نقیروں کی درخواستیں۔ اغاں فریاد کرنا۔ ریگ بیابان جنگل کی ریت۔ محال مشکل۔ ناممکن۔ چشم
 سید۔ طبع لالچ، حرص۔ چاہ کنواں۔ خوف ڈرانے والا۔ شرہ حرص، لالچ۔ عقوبت آخرت مرکب اضافی
 ہے۔ آخرت کی سزا۔ شناسد نہیں پہچانتے ہیں۔

قطعہ :- سگے را گر کلوخے بر سر آید ز شادی بر جہد کال استخوانے ست
 و گر نعلے دو کس بر دوش گیرند لئیم الطبع پندار دے خوانے ست

ترجمہ :- (۱) اگر کتے کے سر پر ایک ڈھیلا لگے۔ تو وہ خوشی سے کود پڑے گا یہ سمجھ کر کہ وہ ہڈی ہے۔
 (۲) اگر کوئی لاش دو آدمی کندھے پر اٹھالیں۔ تو بخیل یہی سمجھے گا کہ کھانے کا دسترخوان ہے۔

امنا صاحب دنیہ بعین عنایت حق ملحوظ ست و بحلال از حرام محفوظ من ہماں انگار
 کہ تقریر ایں سخن تلفتم و بیان و برہان نیا و ردم انصاف از تو توقع دارم کہ ہر گز دیدی
 دست دغائی بر کتف بستہ یا بینوائے بزندان در نشستہ یا پردہ معصومے در یدہ یا کفے از
 معصم بر یدہ لا بعلت درویشی شیر مرداں را بحکم ضرورت در نقیہا گرفتہ اند و کعبہا سفتہ
 و محتمل ست اینکہ یکے را از درویشاں نفس امارہ مرادے طلب کند چوں قوت
 احصائش نباشد بعضیاں بتلاگرد کہ بطن و فرج توام اند یعنی دو فرزند یک شکم مادام کہ
 ایں یکے بر جائے است آں دیگر بر پای شنیدہ ام کہ درویشے را با حد ثے بر خبثے بدیدند
 آنکہ شرمساری بردہیم سنگساری بود گفت اے مسلماناں قوت ندارم کہ زن کنم
 و طاقت نہ کہ صبر چہ کنم لا رہبانیتہ فی الاسلام و از جملہ مواجب سکون و جمعیت
 دروں کہ تو انگریاں را میترمی شود یکے آنکہ ہر شب صنمے در بر گیرند و ہر روز جوانی از
 سر کہ صبح تاباں را دست از صباحت او بردل و سر و خرماں را پائی از خجالت او در گل۔

ترجمہ :- لیکن مالدار آدمی پر خداوند تعالیٰ کی نظر عنایت ہے۔ اور حلال میسر ہونے کی وجہ سے حرام سے بچا ہوا ہے۔
 یہ خیال کر کہ اس بات کی تقریر میں نے نہیں کی ہے۔ اور بیان اور دلیل میں نہیں لایا۔ میں تجھ سے انصاف کی امید
 رکھتا ہوں۔ (تو ہی بتا) کیا تو نے کسی مالدار کا دھوکہ بازی سے ہاتھ موڑے پر بندھا ہوا دیکھا ہے یا کسی مفلس کو قید
 خانہ میں بیٹھا ہوا ہے۔ یا کسی بے گناہ کا پردہ چاک کیا ہوا ہے۔ یا کوئی ہاتھ کلائی سے کٹا ہوا ہے۔ یہ سب باتیں نہیں ہوتیں

مگر مفلس اور محتاج کی وجہ سے۔ شیر مردوں کو مجبوری کی حالت میں نقب لگاتے ہوئے پکڑا ہے اور ان کے فتنوں میں سوراخ کئے ہوئے دیکھا ہے۔ اس بات کا احتمال ہے کہ کسی فقیر کے نفس سرکش نے کچھ خواہش کی ہو۔ جب اس کے روکنے کی قوت نہ ہو تو وہ گناہ میں مبتلا ہو جائے۔ پیٹ اور شر مگاہ جو جزاں بچے ہیں۔ یعنی دونوں بچے ایک پیٹ کے ہیں۔ اگر ایک زندہ رہے تو دوسرا بھی قائم رہتا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ ایک فقیر کو ایک لڑکے کے ساتھ بد فعلی کرتے ہوئے لوگوں نے دیکھ لیا۔ فقیر کو شرمندگی کے ساتھ سنگساری کی سزا کا خوف بھی تھا۔ اس نے کہا اے مسلمانو! میرے اندر شادی کرنے کی استطاعت نہیں تھی اور نفس پر قابو نہ تھا پھر کیا کرتا۔ اسلام میں رہبانیت جائز نہیں۔ میروں کے لئے دلی اطمینان اور سکون کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ جو ان کو حاصل ہے کہ وہ ہر رات ایک نئے معشوق کو بغل میں رکھتے ہیں۔ اور ہر دن ایک ایسے نوجوان محبوب کو جس کے حسن سے روشن صبح بھی اپنے دل پر ہاتھ رکھنے پر مجبور ہوتی ہے۔ سر و سبکی کا پاؤں شرمندگی کی وجہ سے کچھڑ میں پھنس جاتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- سکے میں یا بچہ بول ہے جو وحدت کے معنی میں ہے یعنی ایک سکتا۔ کلوخ ڈھیلا۔ زشادی بر جہد خوشی سے اچھل پڑیگا۔ نقش مردہ۔ دوش موٹھا۔ اما انگار محفوظ، حفاظت کئے گئے۔ دغالی دھوکہ باز۔ لف موٹھا جینا فقیر۔ زنداں جیل خانہ۔ کف ہتھیلی مراد ہاتھ ہے۔ شیر مرداں بہادر۔ نقب۔ سوراخ۔ کعبہ سغہ جس کا ٹخنہ بندھا ہوا ہو۔ اس زمانے کا دستور یہ تھا کہ طرم کے ٹخنہ میں سوراخ کر دیا جاتا تھا۔ اخصان پاکدامن ہونا عصیاں گنہ گار۔ گناہ کرنا۔ بطن پیٹ۔ فرج شر مگاہ۔ توام ایک ساتھ دو بچے جو پیدا ہوتے ہیں ان کو توام کہا جاتا ہے۔ اسی کو اردو میں جزاں بچے کہا جاتا ہے۔ محتمل گمان کیا گیا۔ نفس امارہ خواہشات کی طرف بلانیا نفس۔ مادام جب تک۔ ایں کے مطلب یہ ہے کہ پیٹ اپنا کام انجام دیتا ہے۔ آل دیگر مراد یہ ہے کہ شہوت قائم رہتی ہے۔ حدث نوجوان لڑکا۔ نبث بُرا کام۔ لارہبانیۃ فی الاسلام اسلام میں رہبانیت کی تعلیم نہیں دی گئی۔ رہبانیت یعنی نصرانیت۔ چونکہ نصرانی لوگ اس غرض سے کہ بے خوف ہو کر فراغت کے ساتھ عبادت کر سکیں اپنے آپ کو نصی کر لیتے تھے۔ اور اسی قسم کی اور حرکتیں کرتے تھے۔ اسلام نے ان سب باتوں کو ناجائز قرار دیا۔ تو اب اس جملہ کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ میرے تو اے شہوانیہ برقرار ہیں اور میں شادی کی استطاعت نہیں رکھتا۔ اور اسلام میں رہبانیت ناجائز ہے پھر آخر اور کیا کرتا۔ مواجب موجب کی جمع ہے۔ بمعنی اسباب۔ صباحت خوبصورتی جس میں سرخی و سفیدی ہو۔ سر و خراماں سرور۔ صنم معشوق۔ ہر روز جوانی از سر وہ روزانہ ایک نئی زندگی حاصل کرتا ہے۔ صبح تاباں روشن صبح۔ مطلب یہ ہے کہ وہ ایسا حسین و جمیل معشوق ہے جس کے حسن کو دیکھ کر صبح کا حسین وقت بھی اپنا دل ٹھانے پر مجبور ہو جاتا ہے اور نہایت شرمندہ بھی ہوتا ہے۔ فحالت شرمندگی۔ در گل گل کے کسرہ کے ساتھ۔ کچھڑ میں۔

بیت :- بخون عزیزاں فرو بردہ چنگ سرا نکشتہا کردہ عتاب رنگ

ترجمہ :- دوستوں کے خون میں ہاتھ ڈبوئے ہوئے۔ اور انگلیوں کے پوروے عتابی رنگ میں رنگے ہوئے۔

محال است کہ باحسن طلعت او گرد منہای گرد دیارائے تباہی زند۔

ترجمہ:- مشکل بات ہے کہ ایسے خوب صورت معشوق کی موجودگی میں ناجائز باتوں کے قریب پھرے یا کوئی بڑی بات کہے۔

شعر:- دلے کہ حور بہشتی رہو دیغما کرد کے التفات کند بر بتان یغمائی

ترجمہ:- جس دل کو بہشتی حور چھین کر لے جائے۔ وہ کب یغمائی معشوق کی طرف رخ کر سکتا ہے۔

شعر:- مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا أَشْتَهَى رُطْبٌ يُغْنِيهِ ذَلِكَ مِنْ رَجَمِ الْعَنَاقِيدِ

ترجمہ:- جو شخص ایسا ہو کہ اس کے سامنے حسب خواہش تر بھجوریں موجود ہوں۔ یہ بات اس کو انگوروں کے اوپر پتھر پھینکنے سے بے نیاز کر دے گی۔

اغلب تہیدستان دامن عصمت بمعصیت آلایند و گر سنگاں نان رہا بند۔

ترجمہ:- اکثر مفلس لوگ عصمت کا دامن گناہ میں آلودہ کرتے ہیں۔ اور اکثر بھوکے ہی روٹی اچک لیجاتے ہیں۔

بیت:- چوں سگ درندہ گوشت یافت نرسد کیں شتر صالح ست یا خرد جال

ترجمہ:- جب پھاڑنے والے کتے نے گوشت پالیا تو وہ نہ پوچھے گا۔ کہ یہ صالح کی اونٹنی ہے یا دجال کا گدھا۔

چہ مایہ مستور ال بعلت درویشی در عین فساد افتادہ اند و عرض گرامی را بباد زشت
نمای بر باد دادہ۔

ترجمہ:- پردہ نشیں عورتوں کی ایک جماعت مفلسی کی وجہ سے عین فساد میں مبتلا ہوئی ہے۔ اور اپنی قیمتی آبرو کو بدنامی کی ہوا سے انہوں نے اڑا دیا ہے۔

فرد - باگر سنگی قوت پر ہیز نما ند افلاس عنای از کف تقویٰ بستاند

ترجمہ:- بھوک کے ساتھ پرہیز کی قوت نہیں رہتی۔ مفلسی پر ہیز گاری کے ہاتھ سے باگ چھڑا لیتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- سرائکشہا وہ اپنی انگلیوں کے کنارہ پر مہندی لگائے ہوئے ہیں۔ محال ست یعنی اس جیسے معشوق کے پاس میں ہوتے ہوئے محال ہے کہ کوئی کسی گناہ میں ملوث ہونے سے بچ جائے۔ منہای منہی کی جمع ہے۔ خلاف شرع کام۔ یغما لوٹ مار۔ بتان یغمائی وہ حسین و جمیل باندیاں جو مال غنیمت میں آئی ہوں۔ مولانا عبد الباری نے فرمایا ہے کہ۔ بتان یغمائی سے مراد یغما کے رہنے والے معشوق ہیں۔ یغما ایک شہر کا نام ہے جو ترکستان میں ہے پہلے مصرے میں جو لفظ یغما آیا ہے اس کے معنی لوٹ کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس کو لوٹ یعنی بوس و کنار کے لئے حور مل جائے وہ یغما کے معشوقوں کی طرف کیا متوجہ ہوگا۔ واضح ہو کہ یغما کے لوگوں کو حسین مانا گیا ہے۔ یعنی مالدار کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ایسی نامعقول باتوں میں پڑے اور ایسے بجرمانہ امور کا ارتکاب

کرے جن میں فقیر اور نادار چھتے ہیں۔ عربی کا شعر بھی اس کا موید ہے۔ ما اشتهی جس چیز کی خواہش ہو۔ رطب تر بجوریں۔ رجم پتھر مارنا۔ سنگسار کرنا۔ عنایت خوش بھجور۔ اغلب اکثر۔ تہید ستاں مفلس اور۔ عصمت پاکدامنی۔ معصیت گناہ۔ سگ درندہ بھانے والا کتا۔ شتر صالح مرکب اضافی ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی۔ صالح ایک پیغمبر کا نام ہے جن کی دعاء سے ایک اونٹنی پتھر کے درمیان سے پیدا ہوئی تھی۔ خرد جال جال مردود کا گدھا۔ دجال ایک کافر کا نام ہے جو قرب قیامت میں پیدا ہو گا اور وہ گدھے پر سوار ہو کر سفر کرے گا۔ مطلب یہ ہے کہ جب ایک نادار اپنی شہوت رانی کا موقع پاتا ہے تو اس کو حلال و حرام کی پرواہ باقی نہیں رہتی۔ (حاشیہ) گلستان مترجم مصنف مولانا عبدالباری آسی) مایہ مستوران پردہ نشیں عورتوں کی جماعت۔ زشت نامی بُرا نام ہونا۔ بدنام ہونا۔ گر شل بھوک۔ افلاس مفلس۔ محتاجی۔ عنان باگ۔ تقویٰ پرہیزگاری۔ مطلب یہ ہے کہ غریبی انسان کو پرہیزگاری کے خلاف کاموں پر مجبور کر دیتی ہے۔ غریبی میں استقامت مشکل ہے۔

آنکہ گشتی در بروئے مسکیناں بہ بندہ حاتم طائی کہ بیاباں نشیں بود اگر شہری بودے
از جوش گدایاں بیچارہ شدے و جامہ برویاریہ کردندے چنانکہ در طہیات آمدہ است۔

ترجمہ :- اور وہ جو تو نے کہا کہ مسکینوں کے اوپر دروازہ بند کر دیتے ہیں۔ حاتم طائی جنگل کا رہنے والا تھا۔ اگر شہر کا رہنے والا ہوتا تو فقیروں کی بھیڑ سے عاجز ہو جاتا۔ اور یہ مانگنے والے اس کے کپڑوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے جیسا کہ کتاب طہیات میں آتا ہے۔

شعر :- در من مَنگَر تا دگر اں چشم نہ دارند کز دست گدایاں نتواں کرد ثوابے

ترجمہ :- میری طرف امید سے نہ دیکھ تاکہ دوسرے بھی امید نہ لگالیں۔ کیونکہ فقیروں کے ہاتھوں سے کارِ ثواب کرنا ممکن نہیں۔

حل الفاظ و مطلب :- آنکہ گشتی جو تو نے کہا ہے۔ طہیات پاک صاف عمدہ باتیں۔ اصل میں طہیات شیخ سہٹی کے ایک دیوان کا نام ہے اسی طرح ان کا دوسرا دیوان ہے جس کا نام خبیات رکھا ہے۔ تو طہیات سے مراد یہاں شیخ سہٹی کی کتاب طہیات ہے۔ در من منگر مجھ سے امید نہ رکھو۔ چشم نہ دارند آرزو و تمنا نہ کیوں۔ نتواں کر د ثوابے تو کوئی ثواب حاصل نہیں کر سکتے۔ مطلب یہ ہے کہ جب فقیر زیادہ تنگ کرتے ہیں تو مالدار بھی تنگ دل ہونے کی وجہ سے اجر و ثواب سے محروم ہو جاتا ہے۔

گفتانہ کہ من بر حال ایشاں رحمت می برم گفتہ نہ کہ بر مال ایشاں حسرت می خوری
مادریں گفتار و ہر دو بہم گرفتار ہر بید قے کہ بر اندے بدفع آں کوشیدے و ہر شاہے کہ
بخواندے بفرزین پیوشیدے تا نقد کیسہ ہمت در باخت و تیر جعبہ تجت ہمہ بیند اخت۔

ترجمہ :- اس نے کہا ایسی بات نہیں ہے بلکہ میں ان کے حال پر رحم کرتا ہوں۔ میں نے کہا نہیں بلکہ ان کے مال

ترجمے حضرت آتی ہے۔ ہم دونوں اسی گفتگو میں پڑے تھے۔ اور دونوں ایک دوسرے سے الجھے ہوئے تھے۔ اور
تقریر کی شطرنج کا جو پیادہ آگے بڑھاتا میں اس کے ہٹانے کی کوشش کرتا۔ اور اگر شاہ نکالتا تو میں فرزین کی ش
سے اس کو چھپا دیتا۔ یہاں تک کہ اس نے ہمت کی تھیلی کا نقد ہار دیا۔ اور دلیل کے ترکش کے سب تیر ڈال چکا۔

قطعہ :- ہاں تا سپر نیفلنی از حملہ فصیح کورا جزیں مبالغہ مستعار نیست
دیں ور زو معرفت کہ خند اں بجمع گوی بر در سلاح دارد کس در حصار نیست

ترجمہ :- (۱) خبر دار فصیح اور چرب زبان کے حملہ سے عاجز نہ ہوتا۔ اس لئے کہ اس کے پاس ادھار مبالغہ کے سوا
کچھ نہیں ہے۔

(۲) دین اور معرفت اختیار کر اس لئے کہ جمع کہنے والا شاعر دروازے پر ہتھیار رکھتا ہے۔ اور قلع میں کوئی شخص
نہیں ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- بر حال ایساں ان کے حال پر۔ رحمت می برم میں رحم کرتا ہوں۔ بیدق شطرنج
کا ایک مہرہ ہے۔ پیدل چلنے والا۔ شاہ اس سے مراد شاہ شطرنج ہے۔ فرزین وزیر شطرنج۔ کیسہ تھیلی۔ جبہ
ترکش۔ مستعار مانگا ہوا۔ حجت دلیل۔ سپر ڈھال۔ فصیح خوش بیان۔ تیز زبان۔ حصار قلعہ۔ مبالغہ زیادتی
بیان کرنا۔ حد سے بڑھنا۔ بڑھ چڑھ کر بیان کرنا۔ سخت کوشش کرنا۔

مطلب یہ ہے کہ میرے دل کے مقابلہ میں ہمت ہار دی اور اس کے پاس کوئی دلیل باقی نہیں رہی۔
قطعہ کا حاصل یہ ہے کہ۔ شاعروں کے پاس الفاظ کے سوا عموماً معنویت نہیں ہوتی۔

تا عاقبتہ الامر دلیش نما ند و ذلیلش کردم دست تعدی در از کرد و بیہودہ گفتن
آغاز و سقت جاہلان ست کہ چوں بدلیل از خصم فرو مانند سلسلہ خصومت بجا نہاند
چوں آزر بت تراش کہ نجات با سپر بر نیامد بجنگ برخاست آیت لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ
لَا رَجْمَنَّكَ دشنام داد سقطش گفتم گریبانم درید ز خندان شکستم۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ آخر کار اس کے پاس دلیل نہیں رہی اور میں نے اس کو ذلیل کیا۔ اس نے ظلم کا ہاتھ دراز
کیا۔ اور بیہودہ کہنا شروع کر دیا۔ اور جاہلوں کا یہی طریقہ ہے کہ جب دلیل سے مخالف کے سامنے عاجز ہو جاتے
ہیں۔ تو دشمنی کی زنجیر ہلاتے ہیں آزر بت تراش کی طرح کہ دہلوں سے لڑ کے سے نہ جیت سکا۔ تو لڑنے کے لئے
دشمن اور کہا کہ اگر تو جتوں کو نہ کہنے سے باز نہ آئے گا تو میں تجھے سنگسار کروں گا۔ اس نے مجھے گالی دی میں نے
اسے سخت ست کہا، اس نے میرا گریبان پھاڑا میں نے اس کی ٹھڈی پر مارا۔

قطعہ :- اودر من و من و در و فتادہ خلق از پے ماد و ال و خندان

انگشتِ تجب جہانے از گفت و شنید مابند اہل

ترجمہ :- (۱) وہ مجھ سے اور میں اس سے الجھ گیا۔ ادگ ہمارے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ اور ہنس رہے تھے۔

(۲) اہل جہاں کی انگلیاں تجب کی وجہ سے۔ ہماری انگٹوں کی دانتوں میں نہیں۔

حل الفاظ و مطلب :- عاقبت الامر انجام کار۔ دلکیش نمائد اس کی دلیل نہ رہی۔ دستِ تعدی علم و زیادتی کا ہاتھ۔ سنت طریقہ۔ عادت۔ سنت جاہلان جاہلوں کی عادت۔ سلسلہ خصوصیت لڑائی کا سلسلہ۔

آزربت تراش آزر۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا اور بعض کے نزدیک ان کے چچا کا نام تھا۔ حضرت ابراہیم نے جب آزر کو بت پرستی سے منع فرمایا اور بتوں کی مذمت کی تو آزر ان کے سامنے پرستش کی کوئی دلیل بیان نہ کر سکا۔ تو حضرت ابراہیم سے کہا کہ اگر تو نہ مانے گا تو میں سنگسار کروں گا۔ اور ایک زمانہ کے لئے تم کو جدا کر دوں گا۔ اس طرح اس شخص کا قصہ ہے کہ وہ جب فقیری کے افضل ہونے کی دلیل نہ دے سکا تو گالیاں دینے لگا۔

(حاشیہ گلستان مترجم مولانا عبد الباقی آسی) جنگ لڑائی۔ سقط بڑا بھلا کہنا۔ وَتَخَذَان ٹھڈی۔ تھوڑی۔ دو ال دوڑتے ہوئے۔ خنداں ہنسنے والا۔ اور من الخ میں نے اس کی اس نے میری آبروریزی کی۔ انگشت بدنداں انگلی کو دانت کے نیچے دبایا۔ افسوس کیا۔

القصہ مرافتِ ایں سخن قاضی بردیم و حکومتِ عدل راضی شدیم تا حاکم مسلماناں مصلحتے بجوید و میان تو انگریاں و درویشاں فرقے بگوید قاضی چوں حالت مابدید و منطق بشدید سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل سر بر آور دو گفت ایکہ تو انگریاں را شنا گفتی و بر در ویشاں جفا و ادا دشتی بدانکہ ہر جا کہ گلے ست خار ست و با خر خار ست و بر سر گنج مار ست آنجا کہ دُر شاہوار ست نہنگِ مردم خوار ست لذتِ عیش و نیار الدغۃ اجل در پے ست و نعیم بہشت را دیوارِ مکارہ در پیش۔

ترجمہ :- آخر کار اس بحث کا مقدمہ ہم قاضی کے پاس لے گئے۔ اور اس کے منصفانہ فیصلہ پر راضی ہو گئے۔ تاکہ مسلمانوں کا حاکم ہم دونوں میں صلح کرادے اور امیروں اور غریبوں کا فرق بیان کر دے۔ قاضی نے جب ہمدردی حالت دیکھی اور کلام سنا تو سوچتے ہوئے سر جھکا لیا۔ اور بہت سوچنے کے بعد سر اٹھایا۔ اور کہا کہ اے وہ شخص کہ تو نے مالداروں کی تعریف کی اور فقیروں پر ظلم کو جائز سمجھایا یہ سمجھ لے کہ جہاں پر کوئی پھول ہوتا ہے کانٹا بھی ہوتا ہے اور شراب کے ساتھ ساتھ نشہ اور خزانہ پر سانپ بھی ہوتا ہے۔ اور جہاں قیمتی موتی ہوتی ہے۔ وہاں آدمی کو کھانے والے مگر مچھ بھی ہوتے ہیں۔ دنیا کی عیش کی لذت کے پیچھے موت کا ڈنٹا بھی ہے اور بہشت کی نعمتوں کے سامنے مکر وہات (نفس کے خلاف مجاہدہ) کی دیوار بھی ہے۔

بیت:- جو دشمن چہ کند گر نکشد طالب دوست گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بہم اند
ترجمہ:- دوست کا طلبگار اگر دشمن کا ظلم برداشت نہ کرے تو کیا کرے۔ خزانہ اور سانپ پھول اور کانٹا، غم اور
خوشی ساتھ ساتھ ہیں۔

حل الفاظ و مطلب:- فراغت حاکم کے پاس فریاد لے جانا۔ مقدمہ دائر کرنا۔ عدل انصاف۔ مصلحت
بہتری۔ صلح کرنا۔ منطق بات کرنا۔ جیب گریبان۔ جفا ظلم و ستم۔ خمار نشہ۔ تامل غور و فکر کرنا۔ ثنا
تریف۔ رزوا جائز۔ خر شراب۔ گنج خزانہ۔ مار سانپ۔ دُر شاہوار بادشاہوں کے لائق موتی۔ ہنگ ناکو۔
مرچ۔ لدغہ اجل موت کا ڈنک۔ نعیم بہشت جنت کی نعمتیں۔

نظر نہ کنی در بستان کہ بید مشک ست و چوب خشک چمنیں در زمرہ تو انگراں
شا کر اند و کفور و در حلقہ درویشاں صابر بند و ضحور۔

ترجمہ:- کیا تو باغ میں دیکھتا نہیں کہ بید مشک ہے اور خشک لکڑی۔ اور اسی طرح مالداروں کے گروہ میں شکر
رہنے والے ہیں اور ناشکرے بھی۔ اور فقیروں کی جماعت میں صبر کرنے والے ہیں۔ اور بے صبر بھی۔

شعر:- اگر ژالہ ہر قطرہ دُر شدے چو خر مہرہ بازار ازو پر شدے

ترجمہ:- اگر اولے کا ہر قطرہ موتی ہو جاتا۔ تو کوڑیوں کی طرح اس سے بازار بھر جاتا۔

مقربات حضرت جل و علا تو انگر نند درویش سیرت و درویشانند تو انگر ہمت و مہین
تو انگراں آنست کہ غم درویش خور و مہین درویشاں آنکہ کم تو انگراں گیرد و من یتو گنل
عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ پس روئے عتاب از من بجانب درویش کرد و گفت اے کہ گفتی
تو انگراں مشغول اند بمنہا ہی و مست ملاہی نغم طائفہ ہستند بریں صفت کہ بیان کردی
قاصر ہمت کافر نعمت کہ بربند و بنہند و نخورند و نہند و اگر بمثل باران نبارد و یا طوفاں
ز جہاں را بردارد با اعتماد مکننت خویش از محنت درویش نرسند و از خدائے تعالیٰ نترسند۔

ترجمہ:- خدائے بزرگ و برتر کی بارگاہ کے مقرب وہ مالدار ہیں جو فقیروں کی سیرت رکھتے ہیں، اور وہ فقیر ہیں
جو امیروں کی سی ہمت رکھتے ہیں۔ اور سب سے بڑا مالدار وہ ہے جو فقیروں کا غم کھاتے ہیں۔ اور سب سے بہترین
فقیر وہ ہے جو امیروں کی آستین نہیں پکڑتے۔ اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے پس اللہ اس کے لئے کافی ہے۔
پھر غصہ کا چہرہ میری طرف سے فقیر کی طرف پھیرا اور کہا کہ اے وہ شخص کہ تو نے کہا تھا کہ مالدار لبو لعب میں
مشغول ہیں اور کھیل و کود میں مست۔ ہاں ایک جماعت اس صفت کی بھی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا۔ کم ہمت اور
رہنا شکرے ہیں کہ جو مال حاصل کرتے ہیں لیجا کر رکھ دیتے ہیں نہ خود کھاتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کو دیتے ہیں

اور ایسے ہیں کہ اگر بارش نہ برے اور خشک سالی ہو جائے یا طوفان دنیا کو تباہ کر ڈالے تو اپنی مالداری کے بھروسہ پر وہ فقیروں کی تکلیف کی بات نہ پوچھیں گے۔ اور خدا تعالیٰ سے بھی نہیں ڈرتے۔

شعر :- گراز نیستی دیگرے شد ہلاک مراہست بطراز طوفاں چہ باک

ترجمہ :- اگر مفلسی کی وجہ سے دوسرا مر گیا۔ میری مثال بط کی سی ہے بط کو طوفان سے کیا ڈر۔

حل الفاظ و مطلب :- بید مشک بید کی ایک قسم ہے اس کا عرق بید مشک بناتے ہیں۔ مغز قلوب اور خوشبودار ہوتی ہے۔ چوب خشک مرکب تو مٹی ہے۔ خشک لکڑی۔ زمرہ جماعت۔ گرد و شاکر شکر کرنے کے والے۔ کفور ناشکری کرنے والا۔ غفور غفیل دل بے مبر۔ ژالہ اولہ۔ شبنم خرمبرہ کوڑی، مقرب معاصی جل و علا بزرگ و برتر سیرت عادت۔ مہین بڑا۔ بیس بہتر۔ کلم آستین۔ جمع اکام۔ مناعی منعی کی جمع ہے۔ جن چیزوں سے روکا گیا ہے۔ مست ملائی کھیل و کود تفریح کا مست۔ طوفان سیلاب۔ اور ہر وہ چیز جو بہت اور غالب ہو۔ مکت قدرت۔ مالداری، توانگری۔ مشغول مشغول۔ قاصر کم ہمت۔ ہلاک مر جانا۔ بط بطن۔

شعر :- وَرَاكِبَاتٍ نِيَا قَا فِي هَوَاٍ جَهَا لَمْ يَلْتَفِتَنَّ إِلَى مَنْ غَاَصَ فِي الْكُتْبِ

ترجمہ :- اور وہ عورتیں جو اونٹنیوں پر ہودھوں میں سوار ہیں۔ توجہ نہیں کرتیں اس شخص کی طرف جو ریت میں دھنس گیا ہے۔

فرد :- دونوں چو گلیم خویش بیروں بردند گویند چہ عم گرہمہ عالم مردند

ترجمہ :- کہنے اگر اپنی کلی نکال کر لے گئے۔ اس وقت کہیں گے اگر تمام عالم مر جائے تو کیا غم ہے۔

تو مے بدیں نمط مستعد کہ شنیدی و طائفہ خوان نعمت نہادہ و دست کرم کشادہ
طالب نام اند و مغفرت و صاحب دنیا و آخرت چوں بندگان حضرت پادشاہ عادل
مؤید مظفر مالک از مہ انام حامی ثغور اسلام وارث ملک سلیمان عادل ملوک زماں
مظفر الدینیا الدین اتابک ابو بکر بن سعد زنگی اَدا مَ اللہ اَیامہ و نصَرَ اَعلامہ۔

ترجمہ :- ایک جماعت اسی قسم کی ہے جیسا کہ تو نے سنا۔ اور ایک گردہ نعمت کا دسترخوان بچھائے ہوئے ہے بخشش اور سخاوت کا ہاتھ کھولے ہوئے ہے۔ نیک نام اور خدا تعالیٰ سے مغفرت کی خواہاں ہیں۔ دنیا اور آخرت کے مالک ہیں۔ جیسے غلام ہمارے بادشاہ کی بارگاہ کے۔ ایسا بادشاہ جو صاحب علم اور انصاف ہے۔ خدا کی طرف سے تائید کیا گیا ہے۔ فتح مند اور دنیا کی باگوں کے مالک۔ اسلام کے سرحدوں کے حامی سلیمان کے ملک کے وارث بادشاہوں میں سب سے زیادہ انصاف کرنے والے۔ دین و دنیا کے فتح مند اتابک ابو بکر بن سعد زنگی خدا ان کا زمانہ برقرار رکھے۔ اور ان کے جھنڈوں کو فتح مند کرے۔

حل الفاظ و مطلب :- راکبات اسم فاعل مونث۔ راکبہ کی جمع ہے سوار ہونے والی عورتیں۔ نیا قانہ

کی جمع ہے۔ اونٹنیاں۔ ہوا و ج۔ ہودج کی جمع ہے۔ کجاوہ۔ عماری۔ لم یلقن وہ عورتیں توجہ نہیں کرتی ہیں۔
 ہنس گیا۔ کُٹِبَ کُتِبَ کی جمع ہے۔ ریت۔ گھیم۔ کلی۔ بدیں اصل میں بایں تھا ہمزہ و ال سے بدل
 طریقہ۔ عالم دنیا۔ عادل انصاف کرنے والا۔ مؤید جس کی تائید کی گئی ہو۔ مظفر فتح مند۔ کامیاب۔
 کی جمع ہے۔ باگ۔ انام مخلوق۔ ثغور نگر کی جمع ہے۔ سرحدیں۔ اندل اسم تفصیل۔ زیادہ انصاف
 کرنے والا۔ انا یک استاد۔ ادا ہمیشہ رکھے۔ نصر مدد کرے۔ اعلام جہندے۔

قطعہ :- پدر بجائے پسر ہر گز ایں کرم نکند کہ دستِ جود تو با خاندانِ آدم کرد
 خدائے خواست کہ بر عالمے بخشاید ترا بر حمتِ خود بادشاہِ عالم کرد

ترجمہ :- (۱) باپ بھی اپنے بیٹے کے ساتھ ہر گز یہ بخشش نہ کرے گا۔ جو کچھ تیری سخاوت کے ہاتھ نے آدم
 کی اولاد کے ساتھ کیا۔

(۲) خدا نے چاہا تھا کہ دنیا کے اوپر بخشش کرے۔ اسی وجہ سے تجھے اپنی رحمت سے دنیا کا بادشاہ بنا دیا۔

قاضی چوں بخیل غایت برسانید و از حدِ قیاس مبالغت در گذرانید بمقتضائے
 حکم قضا و ضدادیم و از ماضی در گذشتیم و بعد از مجازِ طریق مدار اگر قسم دوسر بتدارک بر
 قدم بکد مگر نہادیم و بوسہ بر سر و روئے ہم دادیم و ختم بخیل بریں دو بیت کردیم۔

ترجمہ :- قاضی نے جب یہ بات اس حد تک پہنچادی اور ہمارے قیاس سے زیادہ مبالغہ کا گھوڑا دوڑایا۔ شرعی
 فیصلہ کے مطابق ہم راضی ہو گئے اور گذری ہوئی باتوں سے ہم نے در گذر کی۔ اور ایک دوسرے سے لڑکر صلح کا
 راستہ اختیار کیا۔ اور گذشتہ کی تلافی کے لئے ہم نے ایک دوسرے کے ہیر پر سر رکھ دیا۔ اور ہر ایک نے ایک
 دوسرے کے سر اور چہرہ کو بوسہ دیا۔ اور یہ جھگڑا ہم نے ان دو شعروں پر ختم کر دیا۔

قطعہ :- مکن ز گردشِ کیتی شکایتِ اے درویش کہ تیرہ بجتی اگر ہمیں نسقِ مردی
 تو انگر جودل و دستِ کامرانت ہست بخور بخشش کہ دنیا و آخرت بردی

ترجمہ :- (۱) زمانے کی گردش کی اے فقیر شکایت نہ کر۔ کہ تو بد نصیب ہے اگر اسی حال میں مر جائیگا۔
 (۲) اے مالدار جب تیرا دل اور ہاتھ مقصد حاصل کرنے والا ہے۔ تو کھا اور بخشش کر۔ کہ دنیا و آخرت دونوں تو
 حاصل کر لے گا۔

علی الفاظ و مطلب :- دستِ جود سخاوت کا ہاتھ۔ بر عالمے بخشاید تمام عالم پر رحم فرمائے۔ ترا بر حمت
 خود تجھے اپنی رحمت سے۔ بادشاہِ عالم دنیا کا بادشاہ۔ غایت انتہا۔ قیاس اندازہ۔ قاضی فیصلہ کرنے والا۔
 مقتضی موافق۔ مطابق۔ حکم قضاء عدالت کا فیصلہ۔ رضا خوشنودی۔ ماضی گذرا ہوا۔ ماضی باب ضرب
 سے واحد غائب فعل ماضی ہے۔ گذرا۔ مجازاً مجازات کا مخفف ہے۔ ایک دوسرے کو بدلہ دینا۔ طریق راستہ۔

مدار صبح، نری۔ تدارک ماضی کی تلاقی کرنا۔ قیمتی زمانہ۔ دنیا۔ نسق ترتیب دیا ہوا۔ تیرہ بخت جس کا نصیب ہی خراب ہو یعنی بد نصیب۔ کامران کامیاب ہونا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص محتاج ہو تو وہ گردش زمانہ کی شکایت نہ کرے اس لئے کہ اگر اسی حالت میں اس کی وفات ہو جائے تو اس سے بڑا بد بخت کوئی نہیں۔ اور اگر کوئی مالدار ہو تو اس کو چاہئے کہ خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے تاکہ اپنی دنیا و آخرت مددگار لے۔ اگر خود کھائیگا تو دوسروں کے اموال کی طرف نظر نہیں جائیگی۔ لہذا گناہ سے بچ جائیگا۔ اور دوسروں کو کھائیگا تو آخرت میں اس کو اس کا نعم البدل ملیگا۔

تمام شد باب ہفتم قبل صلوٰۃ الظهر

ظفر بن مبین عفا اللہ عنہما

خادم التدریس والافتاء جامعہ مرادیہ

منظر نگر یوپی

باب ہشتم در آداب صحبت

(آٹھواں باب آداب صحبت کے بیان میں)

مطلب اور حل لغات:- اس آٹھویں باب میں شیخ سعدیؒ یہ بیان کریں گے کہ آپس میں رہنے سہنے کے لئے کیا باتیں ضروری ہیں اور آداب معاشرت کیا ہیں۔ باب ہشتم مرکب تو صلی ہے۔ باب موصوف ہشتم مفت، موصوف مفت مل کر مبتداء آداب صحبت مرکب اضافی ہے۔ آداب مضاف، صحبت مضاف الیہ۔ یہ دونوں مل کر خبر ہے۔ آداب صحیح ادب کی جمع ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔ اس کے معنی ہیں نگہداشت، حفظ مراتب کی بزرگی یا عظمت کا پاس، تہذیب، تمیز، احترام وغیرہ۔ صحبت یہ عربی ہے ثلاثی مجرد کا مصدر ہے۔ اس کے معنی ہیں یاری۔ دوستی۔ مددگاری۔ ساتھ ہونا۔ ساتھ رہنا۔

حکمت:- مال از بہر آسائش عمر ست نہ عمر از بہر گرد کردن مال عاقلے را پر سیدند
نیک بخت کیست و بد بخت چیست گفت نیک بخت آنکہ خور و در کشت و بد بخت آنکہ مرد و ہشت۔

ترجمہ:- مال آرام سے عمر بسر کرنے کے لئے ہے۔ نہ کہ عمر مال جمع کرنے کے لئے، ایک عقلمند سے لوگوں نے پوچھا نیک بخت کون ہے اور بد بخت کون ہے، اس نے کہا نیک بخت وہ ہے جس نے کھایا اور بویا اور بد بخت وہ ہے جو مر گیا اور چھوڑ گیا۔

مطلب:- شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ مال کی حیثیت صرف اتنی ہی ہے کہ اس کے ذریعہ آرام و راحت سے زندگی

گزارہی جائے۔ اور یہ نہیں کہ عمر اور زندگی مال اکٹھا کرنے اور جمع کرنے میں صرف کی جائے۔ بلکہ عمر اس وجہ سے ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اگر مال جمع کیا ہے تو اللہ کے راستے میں خیرات کیا جائے۔ ایسا نہ ہونا چاہئے کہ مال جمع کر کے رکھ دیا جائے اور اس کو رواہ خدا میں صرف نہ کیا جائے۔ ایک عقلمند سے لوگوں نے معلوم کیا کہ یہ تو بتائیے کہ نیک بخت کون ہے اور بد بخت کون ہے؟ تو اس نے کہا کہ کہ نیک بخت وہ شخص ہے جس نے مال جمع کر کے کھایا اور آرام و راحت سے زندگی گزاری اور آخرت کے لئے اللہ کے راستے میں خیرات بھی کیا۔ اور بد بخت وہ شخص ہے جس نے مال جمع کر کے نہ خود کھایا اور نہ ہی دوسروں کو کھلایا یعنی دنیا میں اس مال سے فائدہ بھی نہیں اٹھایا اور آخرت کے واسطے خیرات بھی نہیں کیا بلکہ یوں ہی چھوڑ کے مر گیا۔

حل الفاظ: مال عربی، جمع اموال۔ اس کے معنی ہیں مال ہو نا۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ مال کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی طرف دل مائل ہوتا ہے۔ بہر یہ فارسی لفظ ہے۔ معنی ہیں واسطے، لئے، باعث، آسائش و آرام۔ راحت۔ گرد حاصل مصدر ہے اس کے معنی ہیں جمع۔ گردن کرنا۔ گرد گردن جمع کرنا۔ عاقلے میں کی وحدت کے لئے ہے یعنی اس کا ترجمہ اردو میں ایک سے کرتے ہیں۔ لہذا عاقلے کا ترجمہ ہو گا۔ ایک عقلمند۔ عاقل باب ضرب سے آتا ہے۔ اس کے معنی ہیں روکنا۔ عقل کو عقل اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی اپنے صاحب کو روکے ہوئے ہے۔ پرسیدند جمع غائب کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں۔ لوگوں نے پوچھا۔ نیک بخت مرکب توصیلی ہے۔ نیک موصوف بخت صفت۔ نیک کے معنی ہیں۔ بھلا۔ اچھا۔ بھلا اور اچھا آدمی۔ بخت کے معنی ہیں۔ بھاگ۔ قسمت۔ نصیب۔ خورد خوردن سے۔ ماضی مطلق واحد غائب کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں کھایا۔ کشت کاف کے کسرہ کے ساتھ کشتن سے ماضی مطلق واحد غائب کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں بویا، مرد میم کے ضمہ کے ساتھ خوردن سے واحد غائب کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں۔ مرا۔ ہشت یہ بھی وہی صیغہ ہے۔ بمعنی چھوڑا۔

شعر: ملکن نماز براں پچکلس کہ ہچ نگرد کہ عمر در سر تحصیل مال کر دو نخورد

ترجمہ: اس ناکارہ شخص کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو جس نے کچھ نہیں کیا۔ کہ عمر مال حاصل کرنے کی فکر میں گھودی اور کچھ نہ کھایا۔

مطلب: یعنی جس شخص نے اپنی پوری زندگی مال جمع کرنے ہی کی فکر میں صرف کر دی، اور مال نہ خود کھایا اور نہ ہی دوسرے کو کھلایا، تو ایسے بخیل اور مالالاق کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا تہدید و تشدید اور تعلیظ پر محمول ہے نہ کہ حکم شرعی یعنی یہ حکم اس وجہ سے دیا گیا ہے تاکہ لوگ اس سے سبق حاصل کریں اور اپنی زندگی بے کاریوں ہی ضائع نہ ہونے دیں بلکہ مال جمع کر کے خود بھی کھاپی کر اللہ کا شکر ادا کریں اور دوسرے کی اعانت اور امداد کر کے آخرت کے لئے توشہ تیار کریں۔

تحقیق الفاظ: مکن گردن سے نہی حاضر کا صیغہ ہے معنی ہیں مت کر۔ مت پڑھ۔ نماز نون کے فتح کے ساتھ ہے۔ فارسی لفظ ہے، معنی ہیں بندگی، پرستش، نیاز، عاجزی، انکسار، اہل اسلام کی عبادت۔ برآں بر کے معنی ہیں پر۔ اور آں اسم اشارہ ہے، پچکلس مرکب توصیلی۔ ہچ ف معدوم، کچھ نہیں، کم۔ قلیل۔ بکنا

ناکارہ۔ کس شخص۔ آدمی۔ ہچکس ناکارہ آدمی۔ ناقص آدمی۔ تالاق۔ نکرد کردن سے بحث نفی ماضی مطلق سے غائب کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں نہیں کیا۔ در سر تکمیل مرکب اضافی ہے۔ سر کے معنی، خیال۔ فکر۔ محمول باب تکمیل سے ہے حاصل کرنا۔ اب پورے کا ترجمہ ہوگا۔ حاصل کرنے کی فکر میں۔ نخورد خوردن سے بحث منفی ماضی مطلق نہیں کھایا۔

حکمت :- موسیٰ علیہ السلام کا رونا رانی صحت کرد کہ احسن کما احسن اللہ الیک تشدید عاقبتش شنیدی۔

ترجمہ :- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو نصیحت کی کہ احسان کر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا اس نے نہ سنا اس کا انجام تو نے سنا۔

مطلب :- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے چچا زاد بھائی قارون (س کا نام تورات میں النور تھا) کو نصیحت کی کہ جب اللہ تعالیٰ نے تجھ پر مال و دولت دے کر احسان کیا ہے تو تو بھی خیر و خیرات کر کے مخلوق پر احسان کر اس کم بخت نے اللہ کے راستے میں خیرات کرنے سے انکار کر دیا اور یہ خیال کیا کہ اگر میں خرچ کروں گا تو یہ مال ختم ہو جائیگا اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائی تھی جس کے نتیجے میں قارون کو اس کے مال سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا۔ یہ واقعہ تفسیر کی کتابوں میں بعد میں آپ حضرات پڑھیں گے اس لئے یہاں واقعہ ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

فائدہ :- قارون کو اللہ تعالیٰ نے اتنا خزانہ دیا تھا کہ خزانوں کی کھجیاں ستر نچروں پر لادی جاتی تھیں۔ (ذخیرہ معلومات حصہ دوم ص ۸۸ بحوالہ البدایہ ص ۳۰۹ ج ۱)

تشریح الفاظ :- موسیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ہے۔ یہ لفظ مرکب ہے مو اور سی سے مو کے معنی ہیں پانی اور سی قبطی زبان میں لکڑی کو کہتے ہیں۔ آپ کا یہ نام فرعون کی اہلیہ محترمہ حضرت آسیہ نے رکھا تھا، جس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ جب فرعون مع حشم و خدم دریا کے کنارے گھوم رہا تھا۔ یہ سب لوگ پانی سے دل بہلا رہے تھے اچانک حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تابوت (چھوٹا صندوق) پانی کی سطح پر لکڑیوں کے درمیان بہتا ہوا نظر آیا انھوں نے اس صندوق کو نکال کر دیکھا تو اس میں چاند سے چہرے والا ایک بچہ لیٹا ہوا تھا۔ حضرت آسیہ کو کہا گیا کہ اس کا نام رکھ دو تو حضرت آسیہ نے آپ کا نام اس مناسبت سے کہ آپ پانی اور لکڑیوں کے درمیان بہتے ہوئے آئے تھے۔ موسیٰ رکھا اس لئے کہ ”مو“ بمعنی پانی۔ اور ”سی“ قبطی زبان میں لکڑی کو کہتے ہیں۔ (ذخیرہ معلومات) احسن باب افعال سے امر کا صیغہ ہے تم بھلائی کرو۔ عاقبتش یہ شنیدی کا مفعول مقدم ہے۔ عاقبت عربی لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں۔ انجام۔ آخر۔

قطعہ :- آنکس کہ بدینار و درم خیر نیند وخت سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد خواہی متمتع شوی از نعمت دنیا با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد

ترجمہ :- (۱) جس شخص نے دینار اور درہم کے عوض نیکی جمع نہ کی آخر کار دینار اور درہم کے خیال میں اس نے ہار دے دی۔

(۲) اگر تو چاہے کہ دنیا کی نعمت سے فائدہ اٹھائے۔ تو مخلوق پر مہربانی کر جیسا کہ خدا نے تجھ پر مہربانی کی ہے۔ مطلب :- مطلب یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت دی اور اس کو اللہ کی راہ میں خیرات کر کے نیکی حاصل نہیں کی تو اس شخص کا انجام یہ ہوگا کہ وہ اس دنیا سے چلا بھی جائیگا اور مال و دولت سے اس کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا چنانچہ شیخ سعدی فرماتے ہیں اگر کسی کو خواہش ہے کہ وہ دنیا کے مال و دولت سے آخرت میں نفع اٹھائے تو اس کو چاہئے کہ مخلوق پر رحم و کرم کرے اور ان کو خیر خیرات دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و دولت دے کر اس پر لطف و کرم اور مہربانی کی ہے۔

شرح الفاظ :- بدینار میں باہ عوض کے لئے ہے۔ دینار دال کے کسرہ کے ساتھ، عرب میں سونے کا ایک سکہ جو تقریباً تین روپے کے برابر ہوتا ہے۔ اس کو دینار کہتے ہیں۔ درم دال کے کسرہ اور راہ کے فتح کے ساتھ، درم چاندی کے سکہ کو کہتے ہیں جو دو آنے کے برابر ہوتا ہے، غیر عربی۔ جمع اخبار۔ معنی ہیں بھلائی۔ خوب۔ نیکی، نیند و خست۔ خدا حقن سے ماضی کا صیغہ ہے اور بحث نفی ہے۔ معنی ہیں جمع نہیں کیا۔ سر عاقبت الخ میں پہلے سر کے معنی جان کے ہیں اور دوسرے سر کے معنی ہیں فکر۔ خیال۔ خواہی خواستن سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں تو چاہے۔ متنع باب تفعیل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں۔ فائدہ حاصل کرنے والا۔ نعمت دنیا مرکب اضافی ہے۔ نعمت عربی اس کی جمع نعم اور نعمات آتی ہے۔ مال دولت۔ ثروت۔ بخشش۔ عطیہ۔ لذیذ چیز۔ دنیا عربی۔ یہ لفظ یا تو ذنو سے مشتق ہے یا دماء سے اگر پہلی صورت ہو تو دنیا کو دنیا اس لئے کہتے ہیں کہ وہ آخرت کے مقابلہ میں قریب ہے۔ اور اگر دوسری صورت ہو تو دنیا کو دنیا اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کہن ہے اس کے پیچھے پڑنے والے کہتے ہیں۔ ذنو کے معنی قریب ہونے کے ہیں۔ اور دماء کے معنی کہینہ ہونے کے خالق مخلوق کے معنی میں ہے۔ کرم سخاوت۔ کن کردن سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔ باتو تجھ پر۔

عرب گوید جَد و لَا تَمْنَنَّ لِأَنَّ الْفَائِدَةَ إِلَيْكَ عَائِدَةٌ یعنی بہ بخش و منت
منہ کہ نفع آں بتو بازی گردد۔

ترجمہ :- عرب کہتا ہے بخشش کر اور احسان مت جتا اس لئے کہ اس کا فائدہ تیری طرف پلٹ آئے گا۔ یعنی بخشش اور احسان مت جتا اس لئے کہ اس کا فائدہ تیری طرف لوٹنے والا ہے۔

قطعہ :- درخت کرم ہر کجایں کرد گذشت از فلک شاخ و بالائے او
گر امید داری کز و بر خوری بمقت منہ ازہ برپائے او

ترجمہ :- (۱) سخاوت کے درخت نے جس جگہ جڑ پکڑ لی، تو اس کی شاخیں اور بلندی آسمان سے بھی گذر گئیں۔

(۲) اگر تو امید رکھتا ہے کہ اس سخاوت کے درخت کا پھل کھائے۔ تو احسان جتا کر اس کی جڑ پر آ رہا نہ چلا۔

مطلب:- شیخ سعدی نے عرب کا ایک مقولہ ذکر کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو چاہئے کہ احسان کرنے کے بعد احسان نہ جتائے اس لئے کہ اس کا فائدہ اس کو ملے گا لہذا احسان جتا کر اس فائدہ کو ضائع اور برباد نہیں کرنا چاہئے، قطعہ کے اندر ذکر کردہ شعر کا مطلب یہ ہے کہ آدمی جب کرم و سخاوت کرتا ہے تو آخرت میں اس کے لئے سخاوت کرنے کے نتیجے میں ذخیرہ اندوزی کیا جاتا ہے لہذا اگر کسی کو خواہش ہو کہ ہمارا ذخیرہ شدہ ہمیں آخرت میں ملے تو اس کو چاہئے کہ احسان کرنے کے بعد احسان نہ جتائے اس لئے کہ احسان جتنا نیکوں کو اس طرح ضائع و برباد کر دیتا ہے جس طرح کہ درخت کے تنے پر آ رہ چلانے سے درخت کی بلندی اور ٹہنیاں سب ختم ہو جاتی ہیں۔

حل الفاظ:- عرب باشندگان عرب کو کہتے ہیں۔ جُذ باب نصر سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔ احسان کر۔ وَلَا تَعْنَنَّ باب نصر سے بھی حاضر کا صیغہ ہے۔ احسان مت جتا۔ الفائدۃ پر فتح اس وجہ سے آیا ہے کہ وہ اُن حرف مشبہ بالفعل کا اسم ہے اور اُن حرف مشبہ بالفعل کا اسم منصوب ہوتا ہے۔ فائدۃ عربی لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں نفع، سود، نتیجہ، حاصل، وصف، خوبی، پیداوار، آمدنی، فرض، مطلب، واسطہ، کار آمد، مفید، افاقہ، آرام، بہتری، بھائی، فائدہ اس علم یا مال کو کہتے ہیں جس کو حاصل کیا جائے۔ (جواہر الفرائد) عائدۃ اسم فاعل کا صیغہ ہے باب نصر سے آتا ہے۔ معنی ہیں لوٹنے والا۔ بخشش امر کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں بخشش کرنا۔ منہ نمی کا صیغہ ہے۔ نہادان سے۔ مت رکھ۔ تو تیری طرف۔ می گرد۔ فعل حال ہے۔ ہر کجا جس جگہ۔ پنج جڑ۔ گذشت واحد غائب بحث ماضی مطلق ہے، گذر گئیں۔ فلک آسمان۔ جمع افلاک۔ شاخ ٹہنی۔ بالائے بلندی۔ یہ دونوں لفظ معطوف معطوف علیہ مل کر گذشت کا فاعل بن رہے ہیں۔ کزوبر اس کا پھل۔ بر ف پھل۔ کزوبر اصل میں کہ ازوبر ہے ازو کے معنی ہیں اس کا۔ اور بر کے معنی ہیں پھل۔ خوری خوردن سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔ تو کھائے۔ بر ف یہ حرف ہے اس کے معنی ہیں، پر۔

قطعہ: شکر خدای کن کہ موفق شدی بخیر ز انعام و فضل او نہ معطل (و نہ معطل گذاشت) منت منہ کہ خدمت سلطان ہمکنی منت شناس ازو کہ بخد مت بداشت

ترجمہ:- (۱) خدا کا شکر ادا کر کہ تجھ کو نیکی کی توفیق دی گئی۔ اپنے انعام اور مہربانی سے اس نے تجھے بیکار نہیں چھوڑا، (۲) یہ احسان نہ رکھ کہ تو بادشاہ کی خدمت کرتا ہے۔ (بلکہ) بادشاہ کا احسان مان کہ اس نے تجھے اپنی خدمت کے لئے رکھ لیا ہے۔

مطلب:- جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تجھے اس لائق بنایا کہ تو دوسروں کے ساتھ نیکی کا معاملہ کرے تو نیکی کا معاملہ کر کے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

تشریح الفاظ:- شکر باب نصر سے آتا ہے۔ شکر اس فعل کو کہتے ہیں جس سے انعام کرنے والے کی عظمت کا پتہ چلتا ہو۔ کہ یہ حرف بیان ہے۔ موفق باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ توفیق دی گئی ہے۔ انعام

باب افعال سے، اکرام کرنا۔ نعمتیں عطاء کرنا۔ فضل باب کرم سے، مہربانی کرنا۔ نہ حرف نفی ہے، معطل باب تکمیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ بیکار کر دیا گیا۔ گذاشت اخیر میں ت واحد حاضر کی ضمیر مفعول ہے۔ گذاشت واحد غائب کا صیغہ ہے۔ اس نے چھوڑا۔ جنت شناس ازو اس کا احسان مان۔ شناس شناس سے امر کا صیغہ ہے۔ بخد مت باء کے فتوح کے ساتھ۔ ب کے معنی واسطے میں، لئے۔ ہی کئی کئی امر کا صیغہ ہے۔ تو ہی کرتا ہے۔ بداشتت اس میں باء زائدہ ہے۔ داشت داشت سے واحد غائب کا صیغہ ہے۔ اس نے رکھ لیا۔ اخیر میں ت واحد حاضر کی ضمیر ہے۔ جو داشت کا مفعول بن رہی ہے۔

حکمت :- دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفائدہ کردند کے آنکہ اندوخت و نخورد و دیگر آنکہ آموخت و نکرد۔

ترجمہ :- دو شخصوں نے بیکار تکلیف اٹھائی اور بے فائدہ کوشش کی ایک وہ جس نے جمع کیا اور نہیں کھایا۔ اور دوسرا وہ جس نے علم سیکھا اور اس پر عمل نہیں کیا۔ مطلب :- یعنی اگر کسی نے مال و دولت کمانے میں تکلیف اٹھائی اور کما کر نہ خود کھایا، اور نہ ہی دوسروں کو کھلایا تو اس نے بیکار تکلیف اٹھائی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص علم سیکھے اور اس کے تقاضوں پر عمل نہ کرے مثلاً کسی چیز کے بارے میں اس کو معلوم ہے کہ وہ حرام ہے لیکن پھر بھی اس سے پرہیز نہیں کرتا تو اس نے بے فائدہ محنت اور کوشش کی۔ حل الفاظ :- رنج ف تکلیف۔ مشقت۔ بیہودہ ف بیکار۔ بردند بردن سے جمع غائب کا صیغہ ہے۔ لے گئے۔ سعی بے فائدہ مرکب تو صیغی ہے۔ بے فائدہ کوشش۔ کردند جمع غائب کا صیغہ ہے۔ ان دونوں نے کیا۔ ان سب مردوں نے کیا۔ کے ایک شخص۔ یہ ترکیب میں مبتدا ہے۔ اندوخت واحد غائب کا صیغہ ہے۔ جس نے جمع کیا۔ ترکیب میں یہ صلہ ہے۔ موصول صلہ مل کر تھے مبتدا کی خبر ہے۔ اسی طرح دوسرے جملہ کی ترکیب ہوگی۔ آموخت۔ آموختن سے واحد غائب۔ اس نے سیکھا۔ نکرد واحد غائب بحث نفی ہے۔ اس نے نہیں کیا۔

مثنوی :- علم چند آنکہ بیشتر خوانی چوں عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بودند دانشمند چارپائے برو کتابے چند
آں تہی مغز را چہ علم و خبر کہ برو ہینرم ست یاد فتر

ترجمہ :- (۱) علم کتنا ہی زیادہ تو پڑھ لے۔ جب تیرے اندر عمل نہیں تو تو جاہل ہے۔

(۲) ایسا آدمی نہ محقق ہے نہ عقلمند۔ بلکہ ایک چارپایہ (حیوان) ہے جس پر چند کتابیں لدی ہوئی ہیں۔

(۳) اس خالی مغز والے کو کیا علم اور کیا خبر۔ کہ اس پر لکڑیاں لدی ہوئی ہیں یاد فتر ہے۔

مطلب :- یعنی اگر علم پر عمل نہ ہو تو بے کار ہے جیسا کہ عربی کا مقولہ مشہور ہے۔ العلم بلا عمل گنہگار بلا ماہ یعنی علم بغیر عمل کے ایسا ہی (بے فائدہ) ہے جیسا کہ نہر بغیر پانی کے۔ بے عمل عالم کی مثال ایسی ہے جیسا کہ

حیوان کہ اگر اس کے اوپر لکڑیاں لاودی جائیں تو کیا سمجھے گا کہ اس پر کتاب ہے یا لکڑیاں۔ اسی طرح بے عمل عالم کو بھی تحقیق کا جذبہ نہیں رہتا ہے۔ اور حلال و حرام کے درمیان فرق نہیں کر سکتا ہے۔

تشریح الفاظ:۔ علم باب سمع۔ جمع علوم۔ جاننا۔ چنانکہ۔ کتنا ہی۔ جتنا ہی۔ خوانی خواندن سے واحد حاضر کا صیغہ ہے تو پڑھ لے۔ عمل باب سمع۔ جمع اعمال۔ کام۔ در تُو تجھ میں۔ تیرے اندر۔ نادانی تا حرف نفی ہے۔ نہیں۔ دانی واحد حاضر کا صیغہ ہے۔ تو جانتا ہے۔ پورے کا ترجمہ ہوگا، تو نہیں جانتا ہے۔ چار پائے عدد معدود۔ اسی طرح میز قیڑ سے بھی اس کی ترکیب کر سکتے ہیں۔ چوپایہ۔ جیسے بیل۔ بھینس۔ گدھل۔ گھوڑا۔ برو ف اس پر۔ کتابے اس میں تھی تحکیر کے لئے ہے۔ آں اسم اشارہ۔ تھی مغز مشالہ۔ تھی ف خالی۔ مغز ف گودا۔ دماغ۔ چ۔ ہیزم ف لکڑی۔ دفتر ف کاغذ۔ صاب کتاب کے کاغذ۔ کچھری کے کاغذات۔

حکمت:۔ علم از بہر دین پروردن سست نہ از بہر دنیا خوردن۔

ترجمہ:۔ علم، دین کی خدمت کے لئے ہے نہ کہ دنیا کمانے کے لئے۔

مطلب:۔ یعنی علم حاصل کرنے کا مقصد خداوند قدوس اور اس کے حبیب کو راضی کرنا ہونا چاہئے۔ دنیا کمانے اور روپے پیسے حاصل کرنے کی غرض سے علم حاصل کرنا نہیں چاہئے۔ الغرض۔ حصول علم کا مقصد صرف دین کی حفاظت ہو دنیا کمانا مقصود نہ ہو۔

تشریح الفاظ:۔ بہر دین پروردن کی اصل عبارت اس طرح ہے۔ بہر پروردن دین۔ دین کی خدمت کے واسطے۔ دین دال کے کسرہ کے ساتھ۔ مذہب، ملت، جمع ادیان۔

شعر:۔ ہر کہ پرہیز و علم وز ہد فروخت خرمے گرد و پاک بسوخت

ترجمہ:۔ جس شخص نے علم، پرہیز اور تقویٰ کو بیچا۔ تو اس نے گویا کھلیان جمع کیا اور بالکل جلادیا۔

مطلب:۔ یعنی جس شخص نے علم اور زہد و پرہیز گاری کو دنیا کے حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا تو اس کی مثال بھینس ایسی ہے جیسے کسی نے کھلیان کے اندر گے ہوں و منی وغیرہ جمع کیا اور پھر اس میں آگ لگا دی اور اس کو جلا کر بالکل راکھ کر دیا تو جس طرح اس کا شکار کو فائدہ نہیں ہوتا ہے اسی طرح بے عمل عالم کو آخرت میں اس علم کے ذریعہ کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

حل الفاظ:۔ پرہیز ف بچنا۔ گناہوں سے احتراز کرنا۔ زہد ع پرہیز کرنا۔ تقویٰ اختیار کرنا۔ فروخت فرد حقن سے واحد غائب کا صیغہ ہے۔ اس نے بیچا۔ خرمنی کھلیان۔ ذرا تحکیر کے لئے ہے۔ پاک ف صاف۔ غیر آلود۔ بے گناہ۔ معصوم۔ یہاں اس کا ترجمہ بالکل سے کیا گیا ہے۔

پند:۔ عالم ناپرہیز گار کو ر مشعلہ دارست یھدی بہ وھو لا یھتدی۔

ترجمہ:۔ وہ عالم جو پرہیز گار نہیں۔ اندھا چلنی ہے، اس سے ہدایت حاصل کی جاسکتی ہے۔ مگر وہ خود راست نہیں پاسکتا۔

مطلب:- یعنی فاسق و فاجر عالم کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ اندھا مچھی کہ اندھا ہونے کی وجہ سے اس کی روشنی سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا مگر دوسرے لوگ اس کی روشنی سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اسی طرح بے عمل عالم کہ وہ اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھاتا مگر دوسرے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حل الفاظ:- گار مگر فتن سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ مشعلہ مع میم کے ضمہ اور فتن اور غ کے فتوح کے ساتھ۔
یعنی ہیں۔ چراغدار۔ شمع دار۔ دار داشتن سے یہاں اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ رکھنے والا۔ مشعلہ دار مشعلچی چراغ رکھنے والا۔ مہدی باب ضرب سے مضارع مجہول کا صیغہ ہے۔ ہدایت حاصل کی جاتی ہے۔ جو ضمیر مرفوع متصل ہے۔ لایہندی باب اتعال سے واحد مذکر غائب بحث نفی مضارع معروف ہے۔ وہ لایاب نہیں ہوتا۔

بیت:- بے فائدہ ہر کہ عمر در باخت چیزے خرید و زر بیند اخت

ترجمہ:- جس نے بے فائدہ عمر ضائع کر دی۔ گویا اس نے روپیہ پھینک دیا اور کچھ نہیں خریدا۔
مطلب:- یعنی جس نے اپنی زندگی میں نیکیاں کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کیا بلکہ یوں ہی عمر گنوا دی تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ جس نے روپیہ جمع کر کے پھینک دیا اور کچھ نہیں خریدا۔
حل الفاظ:- بے فائدہ یہ مرکب لفظ ہے بے حرف نفی اور فائدہ سے۔ باخت باختن سے واحد غائب کا صیغہ ہے۔ ضائع کر دیا، ہار دیا۔ خرید نہیں خریدا۔ بیند اخت اس میں باء زائدہ ہے۔ یداخت انداختن سے واحد غائب ہے معنی ہیں۔ ڈالا، پھینکا۔

پند:- ملک از خرد منداں جمال گیرد و دین از پرہیز گاراں کمال یابد بادشاہاں بہ نصیحت خرد منداں ازاں محتاج تراند کہ خرد منداں بقربت پادشاہاں۔

ترجمہ:- ملک عقلمندوں سے زینت و رونق پاتا ہے۔ اور دین پرہیز گاروں سے کمال پاتا ہے بادشاہ عقلمندوں کی نصیحت کے اس سے زیادہ محتاج ہیں جتنا کہ عقلمند بادشاہوں کی قربت اور نزدیکی کے۔

مطلب:- ملک میں رونق اور اس کی ترقی کا سبب عقلمند لوگ ہوتے ہیں اور دیندار و پرہیزگار حضرات ہی سے دین پھیلتا ہے اور اسلام کی ترقی ہوتی ہے۔ عقلمند حضرات کو اپنی زندگی گزارنے کے لئے بادشاہوں کے قرب کی ضرورت نہیں، لیکن بادشاہوں کو عقلمندوں کی نصیحت کی ضرورت ہے۔ تاکہ ملک کا نظام صحیح رہے اور ہر ایک کے حقوق کا خیال رہے کسی کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ خلاصہ یہ نکلا کہ عقل کے سامنے مال کی کوئی حیثیت نہیں۔

شرح الفاظ:- جمال عربی۔ رونق۔ زینت۔ خوبصورتی۔ گیرد مگر فتن سے مضارع واحد غائب کا صیغہ ہے حاصل کرتا ہے، پاتا ہے۔ پکڑتا ہے۔ کمال مع کمل ہونا۔ پورا ہونا۔ یابد یافتن سے مضارع واحد غائب ہے۔ پاتا ہے۔ نصیحت خیر خواہی۔ جمع نصائح۔ ازاں اس سے۔ محتاج باب اتعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ضرورت مند۔ اصل میں مُحْتَجِّج تھا۔ یہ متحرک یا قبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یاہ کو الف سے بدل دیا۔ تر زیادہ۔ قربت عربی۔ نزدیکی۔ پاس۔ بقربت پادشاہاں مرکب اضافی ہے۔ بادشاہوں کی نزدیکی کے۔

قطعہ :- پسندے اگر دشمنی اسے پادشاہ
در ہمہ دفتر بہ ازیں پسند نیست
جز بخردمند مضر با عمل
گرچہ عمل کار خردمند نیست

ترجمہ :- (۱) اسے بادشاہ اگر تو ایک نصیحت من ہے۔ تو ساری کتابوں میں اس سے بڑھ کر کوئی نصیحت نہیں ہے۔
(۲) کہ عقلمندوں کے سوا کسی کو نوکرنہ رکھو۔ اگرچہ نوکری عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔

مطلب :- شیخ سعدی نے فرمایا کہ اگر بادشاہ نصیحت سننا چاہے تو اس کے لئے سب سے اچھی اور بہتر نصیحت یہ ہے کہ نوکری اور ملازمت عقلمندوں کے سوا کسی کو نہ دے، اگرچہ نوکری عقلمندوں کا کام نہیں، لیکن عہدہ اور دام واری کو اچھے شیخ پر عقلمندی بھی مل سکتا ہے نہ کی جاوے۔

حل الفاظ :- پسندے میں فی وحدت کے لئے ہے یعنی اس کا ترجمہ ہو گا، ایک۔ بشکوی ب زائد ہے۔
بشکوی امر حاضر کا صیغہ ہے۔ تو سن لے۔ جز سوا، علاوہ۔ مضر ہا فرمودن سے نکی کا صیغہ ہے۔ مت فرما۔ مت غم
وے مضر با عمل، کام کا حکم نہ دے۔ کار خردمند مراد ب انسان ہے۔ عقلمند کا کام۔

حکمت :- سہ چیز پادار نمائند مال بے تجارت و علم بے بحث و ملک بے سیاست۔

ترجمہ :- تین چیزیں برقرار نہیں رہتی ہیں مال بغیر تجارت کے اور علم بغیر بحث کے اور ملک بغیر سیاست کے۔
مطلب :- تین چیزیں بغیر تین چیز کے قائم و مضبوط باقی نہیں رہیں۔ (۱) مال بغیر تجارت کے۔ مال کے اندر زیادتی اسی وقت ہوگی جبکہ تجارت کریں۔ کیونکہ اگر بیٹھے بیٹھے کھاتے رہیں گے تو پچھو دنوں میں جمع شدہ مال ختم ہو جائیگا۔ (۲) علم کی مضبوطی بحث و مباحث سے ہوتی ہے اسی وجہ سے کہا گیا ہے۔ السؤال ی نصف العلم سؤل کرنا (پوچھنا) تو حاصل ہے اگرچہ یہ عربی عبارت مذکورہ شعر پر منطبق نہیں ہوتی لیکن پوچھنے کے ذریعہ بھی انسان غلط اور صحیح کے درمیان فرق کر سکتا ہے اور اگر کوئی بات ذہن سے نکل گئی ہے تو پوچھنے سے یاد ہو جاتی ہے۔ اور دماغ میں راسخ ہو جاتی ہے۔ (۳) ملک کا چلانے والا اور حاکم و پادشاہ اگر سیاست والا نہ ہو تو اس ملک کی ترقی نہیں ہو سکتی بلکہ روز بروز تحلیل پذیر ہو جاتا جائیگا۔

تشریح الفاظ :- سہ چیز متمیز تمیز ہے۔ سہ متمیز چیز متمیز ہے۔ نمائند مانند سے مضارع کا صیغہ ہے۔ شروع میں فون حرف نفی ہے۔ نہیں رہتا ہے۔ بے حرف نفی ہے۔ بحث کا کھود کرید کرنا۔ سیاست کا ملکی۔ نظام۔ رعب داب۔ دھمکی۔ گوش مالی۔ سزا۔

قطعہ :- وقتے بلطف گوی و مدار او مردی
باشد کہ در کند قبول آوری دلی
وقتے بقرہ گوی کہ صد کوزہ نبات
کہ چناں بکار نیاید کہ حظلے

ترجمہ :- (۱) ایک وقت (کبھی کبھی) مہربانی اور نرمی اور مروت سے بات کر۔ ممکن ہے کہ قبولیت کی جال میں کسی دل کو لے آئے تو۔

(۲) ایک وقت (بھی کبھی) غصہ سے بات کر کیونکہ مہری کے سوکڑے۔ کبھی کبھی اتنا کام نہیں دیتے جتنا کہ ایک اندر ان کا پھل کام دیتا ہے۔

مطلب:- کسی کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے ساتھ نرمی اور ہمدردی کا برتاؤ کیا جائے۔ اور اگر مخالف شرع کوئی کام دیکھو تو سختی سے پیش آنا چاہئے تاکہ آئندہ کے لئے تنبیہ ہو۔ اور تمہارا رعب و دہش اس پر ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- وقتی میں اگر تی وحدت کے لئے ہو تو ترجمہ ہوگا ایک وقت، اور اگر یہ حکمیر کے لئے ہو تو ترجمہ ہوگا کسی وقت۔ بلطف مہربانی سے۔ مدارِ عربی۔ گھومنے کی جگہ۔ مجازاً صلح اور آشتی کرنے کے معنی میں ہے۔ مردے نرمی۔ ہمدردی۔ باشد ف ممکن ہو۔ ممکنہ قبول مرکب اضافی ہے۔ قبولیت کی کثرت۔ قبولیت کی جال۔ قبول قاف کے فتح کے ساتھ ملائی مجرد کا مصدر ہے۔ قبول کرنا۔ ف جال آوری آوردن سے واحد امر حاضر ہے۔ لائے تو۔ ڈالے کی حکمیر کے لئے ہے۔ کوئی دل۔ کسی دل۔ قہر غصہ سے۔ قہر عربی۔ ملائی مجرد کا مصدر ہے۔ صد ف سو۔ کوزہ کبات۔ مرکب اضافی ہے۔ ف ڈونگا۔ ٹکلی مٹی کا برتن۔ مٹی کا آئینہ۔ مہری کے گول گول ڈالے یہاں آخری معنی مراد ہے۔ بات رع گھانے۔ واحد بیت۔ کہ کہ کبھی کبھی۔ چال ف اتنا۔ نیاید نہیں آتے۔ آمدن سے۔ آید مضارع کا صیغہ ہے۔ کھٹلے کی وحدت کے لئے۔ ایک اندر ان، اندر ان ایک پھل ہے جس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔

حکمت:- رحم آوردن بر بدال ستم ست بر نیکاں و عفو کردن از ظالماں جور ست بردرویشاں۔

ترجمہ:- برے لوگوں پر رحم کرنا نیکیوں پر ظلم کرنا ہے۔ اور ظالموں کو معاف کرنا فقیروں اور غریبوں پر ظلم کرنا ہے۔ (مطلب واضح ہے۔)

حل الفاظ:- رحم ع رحم کرنا۔ مہربانی کرنا۔ نیکاں نیک کی جمع ہے۔ اچھے لوگ۔ عفو ع معاف کرنا۔ ظالمان ظالم کی جمع ہے باب ضرب سے آتا ہے ظلم کرنے والے۔ ناانصاف۔

بیت:- خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی بدولت تو گنہ میکند بانبازی

ترجمہ:- اگر تو خبیث کو نوازے گا اور اس کی پرورش کرے گا تو وہ تیری سلطنت میں شرکت کا گناہ کرے گا۔

مطلب:- یعنی اگر تو کسی سرکش اور فسادی آدمی کو ملازم رکھے اور وہ تیری وجہ سے گناہ کرتا رہے تو تو بھی اس گناہ میں شریک سمجھا جائیگا۔

حل الفاظ:- خبیث ع پلید، ناپاک، ناخوش۔ تعہد ع باب تعلق سے ہے پرورش کرنا۔ ذمہ دار بننا۔ نوازی تو نوازے۔ بدولت تو تیری دولت میں۔ میکند کرے گا۔ انبازی ف شریک ہونا۔

پند:- بردوئے پادشاہاں اعتماد نتواں کردو بر آواز خوش کو دکان کہ آں بجیالے
مبدل شود و ایں بخوابے متغیر گردد۔

ترجمہ:- بادشاہوں کی دوستی اور لڑکوں کی اچھی آواز پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ وہ دوستی ایک خیال میں بدل جاتی ہے۔ اور یہ اچھی آواز ایک خواب سے متغیر ہو جاتی ہے۔
مطلب:- مطلب ظاہر ہے۔ البتہ اتنا سمجھ لیں کہ ایک خواب سے مراد احلام ہے یعنی بالغ ہونے کی وجہ سے بچے کی اچھی آواز جاتی رہتی ہے۔

حل الفاظ:- اعتماد باب افعال کا مصدر ہے۔ بھروسہ کرنا۔ آواز خوش اچھی آواز۔ بجیالے کی وحدت کے لئے ہے۔ ایک خیال۔ مبدل باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ تبدیل شدہ۔ خواب ایک خواب۔ متغیر باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ بدلی ہوئی۔

شعر:- معشوق ہزار دوست را دل نہ دی درمید ہی آں دل بجدائی نہی

ترجمہ:- وہ معشوق جس کے ہزار دوست ہوں اس کو تو دل نہ دے۔ اور اگر دیتا ہے تو اس دل کو جدائی کی تکلیف دینے کے لئے تیار ہو جا۔

حل الفاظ:- معشوق ہزار وہ معشوق جس کے بہت سے چاہنے والے ہوں، اس جگہ بادشاہ مراد ہے۔ ہزار دست ممتاز تیز ہے۔ دل ف ایک اندرونی عضو جس کا کام رگوں میں خون پہنچانا ہے۔ اس کی حرکت بند ہو جائے تو انسان فوراً مر جاتا ہے۔ نہ ہی نہیں حاضر ہے۔ مت دے۔ جدائی الگ۔ نہی ب زائد ہے نہی نہان سے رکھا۔ تیار ہو جانا، تو تیار ہو جا۔

پند:- ہر آں سرے کہ داری بادوست در میان منہ واگر چہ دوست مخلص
باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد و ہر گزندے کہ توانی بد دشمن مرساں کہ باشد کہ
وقتے دوست گردد۔

ترجمہ:- جو راز کی بات تیرے دل میں ہے اس کو دوست سے بھی بیان مت کر۔ چاہے دوست مخلص ہی کیوں نہ ہو۔ تجھے کیا پتہ کہ کسی وقت وہ تیرا دشمن بن جائے۔ اور دشمن کو جو تو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ پہنچا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ کسی وقت تیرا دوست بن جائے۔ (مطلب واضح ہے۔)

حل الفاظ:- ہر یہ قضیہ موجب کلیہ ہے کا سور ہے۔ داری مضارع کے واحد حاضر کا صیغہ ہے۔ تو رکھتا ہے۔ مخلص باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، خالص۔ دانی دانستن سے دانی واحد حاضر کا صیغہ ہے۔ گزندے کوئی تکلیف۔ مرساں رسانیدن سے نمی حاضر کا صیغہ ہے۔ مت پہنچا۔ اور یہ فعل متعدی ہے۔

پند۔ رازے کہ نہاں خواہی با کس در میاں منہ کر چہ دوست باشد۔ مرآت
دوست را نیز دوستاں باشند و بچش مسال۔

ترجمہ :- جس راز کو تو چھپا چاہتا ہے کسی سے بیان مت کر، اگرچہ وہ دوست ہی ہو۔ کیونکہ دوست کے بھی
دوست ہوں گے۔ اور ایسے ہی سلسلہ نکلتا چلا جائیگا۔

حل الفاظ :- رازے بھید کی کوئی بات۔ نہاں چھپاتا۔ خواہی خواہتی سے مراد حاضر کا میٹھ ہے۔ تو چاہے
کس در میاں منہ تو کسی سے بیان مت کر۔ سلسل باب غفلت سے اہم مفعول کا میٹھ ہے۔ مگر اس سلسلہ
سلسلہ۔ باشند جمع غائب بمعنی ہوں گے۔ مرآت دوست را اس دوست کے۔

قطعہ :- خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش با کے گفتن و گفتن کہ گوی
سے با کے اے سلیم آب ز سر چشمہ چند کہ چو پر شد نتواں بستن جونی

ترجمہ :- (۱) چپ رہنا بہتر ہے اس سے کہ اپنے دل کی بات کسی سے بیان کریں، پور کہیں کہ کسی سے نہ کہتے
اے عقلمند چشمہ کو شروع ہی میں بند کر دے۔ اس لئے کہ جب بھر جائیگا تو پھر تو اس کو بند نہیں کر سکتے۔

حل الفاظ :- خامشی ف اصل میں خاموشی تو وزن شعری کی وجہ سے دو کو حذف کر دیا گیا ہے۔ چپ رہتے
ضمیر پوشیدہ دل۔ خویش ف ابتدا ضمیر دل خویش دل مضائقہ ہے۔ اپنے دل کی پوشیدہ بات۔ گفتن
صدر ہے۔ کہنا۔ گوی گفتن سے غمی حاضر کا میٹھ ہے۔ مت کہہ۔ سیم عربی۔ باب سح سے محفوظ رہتے سیم
کے معنی ہیں درست مزاج اسی طرح اس کے معنی یہ قوف بھی آتے ہیں۔ یہاں دونوں معنی مروئے جاسکتے ہیں۔
و شروع ہی سے۔ ب زائد ہے۔ کہ یہاں کاف تھیلید ہے۔ چون حرف شرط ہے۔ جوی ف خبر۔ ندی۔

فرد :- سخن در نہاں نباید گفت کاں سخن بر ملا نشاید گفت

ترجمہ :- دو بات چھپ کر بھی نہ کہنی چاہئے۔ کہ جو بات سامنے نہیں کہہ سکتے۔

مطلب :- دونوں پند اور قطعہ وغیرہ کا مطلب یہ ہے کہ راز اور دل کی بات اپنے جگری دوست سے بھی بیان
نہیں کرنی چاہئے اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ اس کے کوئی دوست ہو وہ اس کو بتادے اسی طرح دور تک سلسلہ چلا
جائیگا۔ اور اس راز کی بات پر لوگ مطلع ہو جائیں گے۔ قطعہ کے ذکر کردہ اشعار کا مطلب یہ ہے کہ بعض آدمیوں
کا عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے راز کی بات دوسرے سے بیان کر دیتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ میں تجھے صرف بتا رہا
ہوں بند اتم کسی سے بیان نہ کرے۔ تو شیخ سعدی نے فرمایا کہ اس طرح کہنے سے چپ رہنا لاکھ گنا بہتر ہے۔
اے سیم اس شعر کا حاصل یہ ہے کہ راز کی بات بیان کرنے سے پہلے وہ دوسروں سے اس کو چھپا سکتا ہے لیکن
جب منہ سے نکال دے گا تو کیے بعد دیگرے لوگ اس سے واقف ہو جائیں گے اور دو بات پھیل جائیگی پھر اگر وہ
اس کو چھپا چاہے تو چھپا نہیں سکتا۔ جیسا کہ چشمہ کو اگر کوئی ابتدا ہی میں بند کرنا چاہے تو آسانی بند کر سکتا ہے۔

لیکن جب پانی نکلے نکلے ندی بن جائے تو پھر اس کو بند کرنا بہت مشکل ہے۔

حکمت :- دشمن ضعیف کہ در طاعت آید دوستی نماید مقصود دوسے جزیں نیست کہ دشمن قوی گردد و گفتہ اند بردوستے دوستاں اعتماد نیست تا بہ تعلق دشمنان چہ رسد و ہر کہ دشمن کو چک را حقیر شمارد بد اماند کہ آتش اندک را مہمل میگذارد۔

ترجمہ :- کمزور دشمن جو فرمانبردار ہو جائے اور دوستی ظاہر کرے، اس کا مقصد اسکے علاوہ کچھ نہیں کہ وہ طاقتور دشمن بن جائے، عقلمندوں نے کہا ہے کہ دوستوں کی دوستی پر بھروسہ نہیں ہے۔ تو دشمنوں کی خوشامد کی کیا حقیقت ہے، جو شخص کہ چھوٹے دشمن کو حقیر سمجھتا ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ تھوڑی سی آگ کو بیکار جان کر چھوڑ دیتا ہے۔

مطلب :- دشمن کو دشمن ہی خیال کرنا چاہئے وہ کتنا ہی کمزور ہو۔ اگر کمزور دشمن تابعداری اختیار کر لے تو اس سے اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ وہ موقع کا منتظر رہتا ہے کہ کب موقع ملے کہ اسے ہلاک و برباد کر دوں۔ لہذا دشمن کو حقیر جان کر یونہی چھوڑ دینا بد قوفی کی بات ہے جیسا کہ کوئی تھوڑی سی آگ کو یہ سمجھ کر چھوڑ دے کہ اس سے کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ حالانکہ اسے معلوم نہیں کہ اگر اسکو اپنے حال پر چھوڑ دی جائے تو بڑھتے بڑھتے سب کو خاکستر کر دیگا۔

حل الفاظ :- دشمن ضعیف مرکب تو صلی ہے۔ کمزور دشمن۔ ضعیف باب کرم سے۔ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ طاعت فتح فرمانبرداری۔ تابعداری۔ نماید نمودن سے۔ ظاہر کرتا ہے۔ مقصود وی مرکب اضافی ہے اسکا مقصد۔ مقصود باب ضرب سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ جس کا ارادہ کیا گیا۔ جزیں اصل میں۔ جزیں ہے۔ اس کے سوا۔ قوی باب ضرب سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ طاقتور۔ گفتہ اند عقلمندوں نے کہا ہے۔ دوستی دوستاں مرکب اضافی ہے۔ دوستوں کی دوستی۔ تعلق باب تفاعل سے ہے۔ چالوسی۔ خوشامدی۔ کو چک ف چھوڑ۔ مہمل باب انفال سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ بیکار۔ میگذارد۔ چھوڑ دیتا ہے۔

قطعہ :- امروز بکش چو میتواں کشت کالش چو بلند شد جہاں سوخت

مگذار کہ زہ کند کماں را دشمن کہ بہ تیر میتواں دوخت

ترجمہ :- (۱) آج ہی بھجادیے جب تو بھجاسکتا ہے۔ کیونکہ آگ جب بھڑک اٹھے گی تو دنیا کو جلا دے گی۔ دشمن کو اتنی مہلت نہ دے کہ وہ کمان کو کھینچ سکے۔ جبکہ تو اسکو تیر سے پہلے ہی باندھ کر ختم کر سکتا ہے۔ (مطلب واضح ہے) حل الفاظ :- امروز آج۔ بکش ب زائد ہے کشتن سے کش امر کا صیغہ ہے۔ قتل کر دے۔ یہاں بجاؤ ختم کرنے اور بھگانے کے معنی میں ہے۔ سوخت سوختن سے واحد غائب ہے جلا دے گی۔ مگذار مگذار گذشتن سے نمی حاضر ہے۔ مت چھوڑ۔ زہ کند کمان را کمان پر چلتہ چڑھائے۔ یہ ایک محاورہ ہے اس وقت بولا جاتا ہے جبکہ تانت کو تان کر کمان کو اوپر لگایا جائے۔ بہ تیر سے۔ ہی تو ان دوخت باندھ سکتا ہے۔

حکمت :- دشمن در میان دوست دشمن چنان گوئی کہ اگر دوست گردند شرم ز وہ مباحثی۔

ترجمہ :- دو دشمنوں کے درمیان ایسی بات کر۔ اگر وہ آپس میں دوست بن جائیں۔ تو تجھے شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔
مطلب اور حل الفاظ :- میان دو دشمن دو دشمن کے درمیان۔ پٹیاں اس طرح۔ گردنہ جمع غائب۔
ہو جائیں۔ شرم زدہ شرمندہ۔ زدہ اسم مفعول ہے۔ مباحثی مت ہو۔

مطلب یہ ہے کہ دو ایسے شخص کے درمیان جو کہ دشمن ہوں کوئی ایسی بات نہ کر جو ان کے خلاف ہو۔ اس لئے کہ
اگر وہ دونوں دوست بن جائیں تو وہ دونوں مل کر تم کو شرمندہ اور رسوا کریں گے۔

ابیات :- میان دو کس جنگ چوں آتش ست سخن چین بد بخت ہیز کم کش ست
کنند ایں و آں خوش دگر بارہ دل وے اندر میاں کور بخت و جمل
میان دو کس آتش افروختن نہ عقل ست خود در میان سختن

ترجمہ :- (۱) دو آدمیوں کے درمیان لڑائی آگ کی طرح ہے۔ اور چغل خور بد بخت اس میں لکڑیاں ڈالنے والا ہے۔
(۲) جب دوبارہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے خوشدل ہو جائیں گے۔ تو ان دونوں کے درمیان بد بخت
شرمندہ ہو کر رہ جائیگا۔

(۳) دو آدمیوں کے درمیان آگ لگانا۔ اور خود اس آگ میں جل جانا عقلمندی نہیں ہے۔

ایضاً :- در سخن باد و ستاں آہستہ باش تاندارد دشمن خو نخواستار گوش
پیش دیوار انجہ گوئی ہوش دار تانبا شد در پس دیوار گوش

ترجمہ :- (۱) دوستوں سے آہستہ بات کرنی چاہئے۔ تاکہ خو نخواستار دشمن کان نہ لگا سکے۔

(۲) دیوار کے سامنے توجو کچھ کہے ہوش رکھ کے کہہ۔ کہ دیوار کے پیچھے کان لگا ہوا نہ ہو۔

مطلب :- دو آدمیوں کے درمیان اگر کھٹ پٹ ہو جائے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ آگ لگ گئی ہو اور تیسرا
فحش چغل خور یعنی اس کی بات اس کے پاس اور اس کی بات اس کے پاس ہو نچانے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ
کوئی اس آگ میں لکڑیاں ڈال رہا ہو تاکہ آگ اور زیادہ شعلہ زن ہو۔ لیکن جب یہ دونوں شخص آپس میں مل
جائیں گے اور ایک دوسرے سے دل گیر ہو جائیں گے۔ تو یہ کم بخت چغل خور رسوا اور شرمندہ ہوگا۔ تیسرے
مصرع میں کہا گیا ہے کہ چغل خور دو آدمیوں کے درمیان لڑائی کی آگ سلگاتا ہے۔ اور جب دونوں آدمی مل جاتے ہیں
تو یہ خود اس آگ میں جل جاتا ہے۔ یعنی ان کے درمیان رسوا ہوتا ہے۔ لہذا اسکی یہ حرکت کم عقلی پر مبنی ہے۔

حل الفاظ :- چوں آتش آگ کی طرح ہے۔ سخن چین اسم فاعل ترکیبی ہے۔ چین شکن۔ مل۔

سلوٹ۔ سخن چین چغل خور۔ ادھر ادھر کرنے والا۔ عیب جو۔ برائیاں ڈھونڈنے والا۔ ہیزم فہم کے
سرہ اور زلمہ کے فتح کے ساتھ۔ جلانے کی لکڑی۔ سوکھی لکڑی۔ ایندھن۔ کش اسم فاعل سماعی ہے۔ ڈالنے
والا۔ کھینچنے والا۔ ایں و آں یہ اور وہ۔ یہ دونوں اسم اشارہ ہیں اس کا مثالیہ دو کس ہے۔ دگر بارہ دوسری بار۔ اس

مصرع کا اصل عبارت اس طرح ہے۔۔۔ ایں آں دکر بارہ خوش دل کنند دے دو شخص۔ یہ بھی اسم شرع ہے اور کا مشورہ الہی سخن چیں ہے۔ کور ف اندھا۔ ناہینا۔ جمع کوراں۔ کور بخت۔ بد بخت۔ بد نصیب۔ چل کر شر مند۔ نہ عقل ست یہ کوئی عقلمندی اور دانشمندی کی بات نہیں ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان اہل کار ہندو میں چل جائیں۔ ایضاً مفعول مطلق کی بنا پر منصوب ہے۔ اصل عبارت اس طرح ہے۔ ایں ایضاً ہاش امر کا صیغہ ہے، تو ہو۔ آہستہ ف۔ چپکے سے۔ ندارد مضارع کے واحد غائب کا صیغہ ہے۔ اور نون۔ حرف نفی ہے۔ نہیں رکھتا ہے۔ دشمن غوغوار مرکب تو صلی ہے۔ خوں ریز دشمن۔ پیش دیوار مرکب اضافی ہے۔ دیوار کے سامنے۔ پھر دیوار دیوار کے چپے۔ ایضاً کے تحت ذکر کردہ اشعار کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی تہوار دشمن ہو تو دوستوں سے جب بات کر دو تو آہستہ سے کر۔ اسلئے کہ ایسے حالات میں دشمن پیچھے پیچھے رہتا ہے کہ کہیں میرے خلاف سازش تو نہیں ہو رہی ہے۔ اگر کوئی بات بھی کرنی ہے تو آگے پیچھے دیکھ کر کر دتا کہ دشمن شن پائے۔

حکمت :- ہر کہ باد شمنناں صلح میکند ہر آزار دوستاں دارد۔

ترجمہ :- جو شخص دشمنوں کے ساتھ صلح کرتا ہے وہ دوستوں کے ستانے کا خیال رکھتا ہے۔
مطلب :- جو شخص دشمن سے تعلق رکھتا ہے تو وہ دوست واجب کو تکلیف دینے کا ارادہ کرتا ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ دشمن دشمن ہی ہوتا ہے لہذا اگرچہ اس سے صلح و آشتی سے پیش آرہا ہے لیکن دشمن موقع پا کر اس کو تکلیف دے گا جسکی وجہ سے دوستوں کو رنج و غم ہو گا۔ یا مطلب یہ ہے کہ دشمن سے ملنے جلنے کی وجہ سے دوستوں کو تکلیف ہوگی۔
حل الفاظ :- باد شمنناں ف دشمنوں کے ساتھ۔ صلح باب کرم سے۔ آشتی۔ فساد کی ضد ہے۔ میکند کرتا ہے۔ ہر ف خیال۔ آزار دوستاں مرکب اضافی ہے۔ دوستوں کو تکلیف پہونچانا۔

شعر :- بشوی اے خرد مند زان دوست دست کہ باد شمنانت بود ہم نشست

ترجمہ :- اے عظیمہ اس دوست سے ہاتھ دھولے۔ جو تیرے دشمنوں کے پاس جا کر بیٹھے۔
حل الفاظ و مطلب :- یعنی تم اس دوست کی دوستی سے ناامید ہو جاؤ جو تیرے دشمنوں سے ربط رکھنے والا ہو اور اس کے پاس آتا جاتا ہے۔ شوی شستن سے امر حاضر ہے۔ تو دھولے۔ ز آں دوست اس دوست سے۔ دشمنانت اخیر میں ت واحد حاضر کی ضمیر ہے۔ نشست واحد غائب ہے۔ وہ ایک مرد بیٹھا۔

پند :- چوں درامضائے کارے متردب باشی آں اختیار کن کہ بے آزار تو بر آید۔

ترجمہ :- جب تو کسی کام کی بجاری کرنے کیلئے فکر مند ہو تو کام کا وہ پہلو اختیار کر کہ جس میں تکلیف کے بغیر کام نکل آئے
حل الفاظ و مطلب :- امضای باب افعال سے مصدر ہے۔ جاری کرنا۔ کاری میں ی اختیار کے لئے ہے۔ کوئی کام کسی کام۔ متردب باب تفعیل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ہیرا پھیری کرنے والا۔ پریشان۔ فکر مند۔ باشی شدن واحد حاضر ہے اختیار باب اتعال سے مصدر ہے۔ پسند کرنا۔

مطلب :- واضح ہے

شعر :- بامردم پہل گوی دشوار گوی با آنکہ در صلح زند جنگ مجوی

ترجمہ :- نرمی سے گفتگو کرنے والے کے ساتھ سختی کے ساتھ گفتگو مت کر۔ اس سے لڑائی مت ڈھونڈ جو صلح کا دروازہ کھٹکنا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- مردم لوگ۔ انسان۔ پہل رخ نرم۔ تازک۔ گوی گفتن سے امر حاضر کا مینہ ہے۔ تو کہہ۔ گفتگو کر۔ دشوار سخت کلام۔ گوی نمی حاضر ہے۔ مت کہہ۔ با آنکہ اس شخص کے ساتھ جو۔ در صلح دروازہ۔ در صلح مرکب اضافی ہے صلح کا دروازہ زند زدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ کھٹکنا ہے۔ بنا ہے۔ مارتا ہے۔ جنگ ف لڑائی۔ مجوی جسمن سے نمی حاضر ہے۔ مت ڈھونڈ۔ مطلب یہ ہے کہ جو نرم پسند ہو اس سے دیسے ہی کلام کرنا چاہئے۔

حکمت :- تاکار بزر برمی آید جاں در خطر افگند نشاید عرب گوید آخِرُ الْحَيْلِ السَّيْفِ

ترجمہ :- جب تک کام روپیہ پیسہ سے نکل سکتا ہے۔ تو جان کو خطرہ میں ڈالنا نہیں چاہئے عرب کہتا ہے کہ تلوار سب سے آخری تدبیر ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- برمی آید کام نکل سکتا ہے۔ افگند مصدر ہے۔ ڈالنا۔ نشاید نہیں چاہئے۔ الحیل حیلہ کی جمع ہے۔ خفیہ تدبیر۔ السیف جمع سیوف۔ ایساف۔ مسیفہ۔ تلوار۔ یعنی جب روپیہ دے دلا کر جھگڑا ختم ہو جائے تو روپیہ خرچ کرنے میں دریغ نہ کرے۔ اور اپنی جان خطرہ میں نہ ڈالے۔

شعر :- چو دست از ہمہ حیلے درگست حلال ست بردن بستم شیر دست

ترجمہ :- جب ہاتھ تمام تدبیروں سے ٹوٹ جائے۔ تو تلوار پر ہاتھ لیجانا جائز ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- چو جب حرف شرط۔ دست ف ہاتھ جمع دستہا۔ ہمہ ف تمام۔ حیلے تدبیر۔ ست عاجز ہو جانا۔ بردن لے جانا۔ حلال رخ جائز ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب تمام تدبیر بیکار ہو جائیں۔ تو پھر دشمن کا معاملہ صفایا کرنے کے لئے تلوار اٹھانا جائز ہے۔

حکمت :- بر عجز دشمن رحمت مکن کہ اگر قادر شود بر تونہ بخشاید۔

ترجمہ :- دشمن کے عجز پر رحم نہ کر اس لئے کہ اگر وہ قوی ہو جائے تو تجھ پر رحم نہیں کرے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- عجز عین کے کسرہ کے ساتھ۔ مصدر ہے۔ عاجز ہونا۔ بر عجز دشمن دشمن کے عجز پر۔ رحمت رح مہربانی۔ مکن نمی حاضر۔ مت کر۔ کہ کاف تعلیل ہے۔ اس لئے کہ۔ قادر باب ضرب سے اسم قاعل کا صیغہ ہے۔ قابو پانے والا۔ باختیار۔ نہ تو تجھ پر۔ نہ بخشاید واحد غائب فعل مضارع ہے اور شروع میں نون حرف نفی ہے۔ رحم نہیں کریگا۔ مطلب یہ ہے دشمن کو عاجز و کمتر سمجھ کر پھوڑنا اور رحم کرنا نہیں چاہئے۔

اس لئے کہ یہی دشمن جب ملا تو رہا ہو جائیگا۔ تو تم سے لڑنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔ اور تم پر رحم نہیں کریگا۔

بیت :- دشمن چو بینی ناتواں لاف از بروت خود مزن

مغزیست در ہر استخوان مرد لیست در ہر پیر ہن

ترجمہ :- دشمن کو اگر تو کمزور دیکھے تو اپنی مونچھوں پر مار دے۔ کیونکہ ہر ہڈی میں گودا ہوتا ہے اور ہر لباس میں مرد ہوتا ہے۔

حل الفاظ :- بینی دیدن سے امر حاضر ہے۔ تو دیکھے۔ ناتواں ف کمزور۔ لاف ف شنی۔ ڈنگیں۔ مزن زدن سے نمی حاضر ہے۔ مت مار۔ بروت ف مونچھ۔ عادت یہ ہے کہ جب آدمی شنی بگھارتا ہے تو اپنی مونچھ کو تھوکتا ہے۔ مغزے میں کی وحدت کے لئے بھی ہو سکتی ہے اور تنکیر کے لئے بھی، پہلی صورت میں ترجمہ ہو گا، ایک گودا۔ دوسری صورت میں ترجمہ ہو گا، کوئی گودا۔ مردی کی وحدت کے لئے ہے۔ ایک مرد۔ پیر ہن لباس۔ مطلب یہ ہے کہ دشمن کو عاجز پا کر تنکیر نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ شخص کے اندر جو ہر ہوتا ہے لہذا جس دشمن کو تنکیر کر کے چھوڑ رہے ہو وہی کل تمہارا کام صفایا کر دے گا۔

حکمت :- ہر کہ بدے را بکشد خلق از بلائے وے برہاند وے را از عذاب خداے۔

ترجمہ :- جو کوئی کسی برے آدمی کو مار ڈالتا ہے تو مخلوق کو اس کی مصیبت سے اور اس کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے رہائی دیتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- بدی میں تی تنکیر کے لئے ہے۔ کوئی بُرا آدمی۔ فساد۔ ظالم۔ کشد کشتن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ مار ڈالتا ہے۔ بلائے وے مرکب اضافی ہے۔ اس کی مصیبت۔ برہاند ف ب زائد ہے۔ رہاند رستن۔ رہیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ چھڑاتا ہے۔ رہائی دیتا ہے۔ اور یہ فعل متعدی ہے۔ روے را اسکو۔ عذاب خدائی مرکب اضافی ہے خدا تعالیٰ کا عذاب۔

مطلب :- یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فساد اور ظالم کو مار ڈالتا ہے تو اس نے ایک فائدہ تو یہ پہونچایا کہ لوگوں کو ظالم کی شرارتوں سے مامون کر دیا۔ اور دوسرا فائدہ یہ کیا کہ خود اس ظالم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے چھڑا دیا۔ یعنی اگر وہ زیادہ دن زندہ رہتا تو کثرتِ نافرمانی کی وجہ سے اس کو زیادہ عذاب دیا جاتا۔ تو گویا اس نے مار کر اس کو زیادتی عذاب سے نجات دلائی۔

قطعہ :- پسندیدست بخشایش و لیکن منہ بر ریش خلق آزار مرہم

ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار کہ آں ظلم ست بر فرزند آدم

ترجمہ :- (۱) معاف کرنا اچھی بات ہے مگر۔ مخلوق کے ستانے والے کے زخم پر مرہم مت رکھ۔

(۲) جس آدمی نے سانپ پر رحم کیا تو اس نے یہ نہیں جانا کہ اس کا یہ کام اولادِ آدم پر ظلم کرنا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- پسندیدہ ف مفت ہے۔ اچھی۔ بھلی۔ بخشائش معاف کرنے پر رحم کرنا۔ منہ نہ دینا سے نہیں حاضر ہے۔ مت رکھ۔ ریش ف زخم۔ خلق آزار قلوب کا ستانے والا۔ مرہم دود و اجس سے زخم و چھو ہو جائے۔ مار ف سانپ۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ درگزر کرنا اچھی اور بہتر بات ہے لیکن ظالموں کو معاف کرنا نہیں چاہئے۔ اس لئے کہ اس کو معاف کرنے اور چھوڑ دینے سے اور زیادہ خونریزی کرے گا اور فساد پھیلائے گا جیسا کہ کوئی شخص سانپ پر رحم کھا کر چھوڑ دے تو گویا کہ وہ ایسی حرکت کر کے انسانوں پر ظلم کیا۔

حکمت :- نصیحت از دشمن پذیر فتن خطاست و لیکن شنیدن رواست کہ بخلاف
آں کار کنی کہ عین صواب ست۔

ترجمہ :- دشمن سے نصیحت سن کر اس کا قبول کر لینا سراسر خطا ہے۔ مگر سن لینا جائز ہے۔ تاکہ تو اس کے خلاف عمل کر سکے کہ یہ بالکل درست ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- پذیر فتن قبول کرنا۔ عین ع آئینہ۔ یہاں بالکل کے معنی میں ہے۔ صواب ع درست۔ ٹھیک۔ مطلب یہ ہے کہ دشمن کی نصیحت اس غرض سے نہ سنو کہ اس پر عمل کرنے لگو کیونکہ دشمن کی نصیحت پر عمل کرنا اور اس کو اختیار کرنا سراسر غلطی ہے۔ بلکہ اس غرض سے سنو تاکہ تم دشمن کے خلاف عمل کر سکو۔ کہ اس کے خلاف ہی عمل کرنا عین بہتری ہے۔

مشنوی :- حذر کن زانچہ دشمن گوید آں کن کہ برزا نوزنی دست تغابن
گرت رہے نماید راست چوں تیر ازاں برگرد و راہ دست چپ گیر

ترجمہ :- (۱) دشمن جس کام کے کرنے کو کہے اس سے پرہیز کر۔ کیونکہ پھر تو گھٹنوں پر افسوس کا ہاتھ مارے گا۔ (۲) اگر تجھ کو تیر کی طرح سیدھا راستہ دکھائے۔ تو اس راستہ سے پھر جا اور اگلے ہاتھ کی طرف کا راستہ چل۔
حل الفاظ و مطلب :- زانچہ دشمن دشمن کی اس بات سے۔ برزا نوزنی زانو پر ہاتھ مارنا۔ اس لئے کہ افسوس اور حسرت کے موقع پر آدمی زانو پر ہاتھ مارتا ہے۔ دست تغابن مرکب اضافی ہے۔ نقصان کا ہاتھ۔ تغابن باب تفاعل سے ہے۔ دھوکہ کھانا۔ گرت اس میں ت ضمیر ہے۔ اگر تجھ کو راستہ سیدھا دلیاں۔ ازاں برگرد اس سے پھر جا۔ و راہ دست چپ اور بایاں راستہ اختیار کر۔ مطلب یہ ہے کہ اگر دشمن تم سے کہے کہ ایسا کر تو ہرگز اس کا کہنا نہیں ماننا چاہئے اس لئے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعد میں افسوس کا ہاتھ ملنا پڑے گا۔ لہذا دشمن اگر کہے دائیں طرف چل تو فوراً بایاں راستہ اختیار کر لے اور دشمن کی موافقت مت کر۔

پند :- حتم بیش از حد گر فتن و حشت آرد و لطف بیوقت ہیبت بردنہ چنداں
در شتی کن کہ از تو سیر گردند و نہ چنداں نرمی کہ بر تو دلیر۔

ترجمہ :- حد سے زیادہ غصہ کرنا و حشت لاتا ہے۔ اور بے موقع نرمی کرنا ہیبت کو مٹاتی ہے۔ نہ اتنی سختی کر کہ تجھ

لے خفا ہو جائیں۔ اور نہ اتنی نرمی کر کہ تجھ پر دلیر ہو جائیں۔

حل الفاظ و مطلب :- خشم پیش مرکب تو صلی ہے۔ زیادہ غصہ۔ وحشت راع نفرت۔ بیوقت ہے موقع۔ بہت ڈر۔ خوف۔ دبدبہ۔ برد بردن سے واحد عائب فعل مضارع ہے لیجاتا ہے۔ مٹاتا ہے۔ ختم کر دیتا ہے۔ چنداں اتنا۔ درشتی ف سختی۔ از تو تجھ سے۔ میر چھک جانا۔ دلیر بہادر۔ جری۔ مطلب یہ ہے کہ زیادہ غصہ اور بے وقت نرمی دونوں ٹھیک نہیں۔ اس لئے کہ زیادہ غصہ کی وجہ سے لوگ نفرت کرنے لگتے ہیں۔ اور بے موقع نرمی کرنے سے رعب و دبدبہ ختم ہو جاتا ہے۔ لہذا ان دونوں کے درمیان توازن چاہئے۔ تاکہ لوگ نفرت بھی نہ کریں اور رعب و دبدبہ بھی ختم نہ ہو۔

ابیات :- درشتی و نرمی باہم در بہ است چو فاصد کہ جراح و مرہم نہ است
درشتی نگیر و خرد مند پیش نہ سستی کہ نازل کند قدر خویش
نہ مرخویشتن را فزونی نہد نہ یکبارتن در مذلت دہد

ترجمہ :- (۱) سختی اور نرمی دونوں باہم بہتر ہیں۔ فصد کرنیوالے کی طرح کہ وہ زخم بھی کرتا ہے اور مرہم بھی رکھتا ہے۔

(۲) عقلمند زیادہ سختی اختیار نہیں کرتا ہے۔ اور نہ سستی کرتا ہے کہ اپنا مرتبہ گھٹا دے۔

(۳) نہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ نہ ایک دم اپنے آپ کو ذلیل کرتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- بہم ملی جلی بہ بہتر ہے۔ فاصد اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ وہ آدمی جو فصد کھوتا ہے۔ آپریشن کرنے والا۔ جراح مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت زیادہ زخم کرنے والا۔ چیر پھاڑ کرنے والا۔ نہ است لفظ نہادن سے اصل میں نہاد ہے۔ وزن شعری کی وجہ سے نہ ہو گیا ہے، بمعنی رکھتا ہے۔ نازل اترنے والا، گھٹانے والا۔ قدر خویش مرکب اضافی ہے۔ اپنا مرتبہ۔ مرخاں طور پر۔ خویشتن را اپنے آپ کو۔ مذلت راع صدمہ۔ یہی ہے ذلیل ہونا۔ مطلب یہ ہے کہ سختی اور نرمی دونوں ہوں تو بہتر ہے جیسا کہ آپریشن کرنے والا چیر پھاڑ بھی کرتا ہے اور مرہم بھی رکھتا ہے۔ عقلمندوں کی خاصیت یہ ہے کہ وہ نہ زیادہ سختی کرتے ہیں اور نہ ہی سستی کرتے ہیں کہ مخلوق کی نظر سے گر جائیں۔ اور اپنے آپ کو بڑا بھی نہیں سمجھتے۔

لظم :- جولنے باید رگفت اے خردمند مرا تعلیم کن پیرانہ یک پند
بگفتا نیکمردی کن نہ چنداں کہ گرد چیرہ گرگ تیز دنداں

ترجمہ :- (۱) ایک جوان نے اپنے باپ سے کہا اے عقلمند! مجھے بوڑھوں کی سی ایک نصیحت کر۔

(۲) فرمایا کہ نیکی کر مگر نہ اتنی۔ کہ تیز دانتوں والا بھیڑیا غالب آجائے۔

حل الفاظ و مطلب :- جوانے ف اس میں کی وحدت کے لئے ہے یعنی ایک جوان۔ مرآئیم کے ضم کے ساتھ۔ مجھ کو۔ پیرانہ یک پند بوڑھوں کی جیسی ایک نصیحت۔ بگفتا اس میں ب زائد ہے۔ الف بھی زائد ہے۔ نیک مردی کن بھلائی کر۔ چیرہ ف غالب۔ گرگ تیز دنداں مرکب تو صلی ہے۔ تیز دانتوں والا

بھیڑا۔ اس نظم کا حاصل یہ ہے کہ نااہل کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا برتاؤ نہیں کرنا چاہئے۔

حکمت :- دو کس دشمن ملک و دین اند بادشاہ بے حلم و زہد بے علم۔

ترجمہ :- دو آدمی ملک اور دین کے دشمن ہیں۔ وہ بادشاہ جس میں بروہاری نہیں۔ اور وہ عبادت گزار جس میں علم نہیں۔

حل الفاظ و مطلب :- مطلب واضح ہے۔ ملک مع سلطنت۔ جمع ممالک۔ دین مذہب جمع ادیان۔ بے علم بغیر بردبار کے۔ حلم غصہ ہے۔ زہد پرہیزگار۔ عربی لفظ ہے۔ اسم فاعل کا مینہ ہے۔ علم مع جمع علوم۔ جاننا۔

شعر :- بر سر ملک مباد آں ملک فرماندہ کہ خدارا نبود بندہ فرماں بردار

ترجمہ :- خدا کرے وہ بادشاہ ملک کا مالک نہ رہے۔ جو خدا کا فرمانبردار بندہ نہ ہو۔

حل الفاظ و مطلب :- بر سر ملک ملک پر۔ مباد نہ ہو۔ نہ رہے۔ نبی حاضر ہے۔ آں ملک وہ بادشاہ۔ فرماندہ حکمران۔ حاکم۔ بندہ فرمان آں مرکب توصلی ہے۔ فرماں حکم۔ بردار ماننے والا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا بادشاہ جو خدا کے احکام کی نافرمانی کرتا ہے ملک کا حاکم نہ رہے کیونکہ ایسے شخصوں سے ملک میں فساد و فتنہ ہی برپا ہوگا۔ لہذا ان کا حاکم نہ بننا ہی بہتر ہے۔

پند :- بادشاہ را باید کہ تاحدے خشم بردشمنان زانکہ دوستاں را اعتماد نماوند
آتش خشم اول درخداوند خشم افتد پس انگہ زبانه بخشم رسد یا نرسد۔

ترجمہ :- بادشاہ کو چاہئے کہ اس حد تک دشمنوں پر غصہ نہ کرے کہ دوستوں کا اعتماد اٹھ جائے۔ غصہ کی آگ پہلے غصہ کرنے والوں میں لگ جاتی ہے۔ پھر اس کا شعلہ دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے۔

حل الفاظ :- باید بایستن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ تاحدے اس حد تک۔ خشم ف غصہ۔ افتد پڑتی ہے۔ گرتی ہے۔ افتادن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ زبانه شعلہ۔

مطلب یہ ہے کہ پہلے تکلیف غصہ کرنے والوں ہی کو پہنچتی ہے۔ پھر بعض مرتبہ یہ تکلیف دشمن کو پہنچتی ہے اور بعض مرتبہ نہیں پہنچتی۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ حد سے زیادہ غصہ نہ کرے۔

مثنوی :- نشاید بنی آدم خاک زاد کہ در سر کند کبر و تندی و باد
ترا با چنین تندی و سرکشی نہ پندارم از خاکی از آتشی

ترجمہ :- (۱) مٹی سے پیدا شدہ آدم کی اولاد کو نہ چاہئے۔ کہ دماغ میں تکبر اور غرور اور تیزی لائے۔

(۲) تجھ کو اتنی تیزی اور سرکشی کے ساتھ۔ میں نہیں سمجھتا کہ تو خاک سے بنا ہے یا آگ سے۔

حل الفاظ و مطلب :- بنی آدم مرکب اضافی ہے۔ آدم کی اولاد۔ خاک زاد مٹی سے بنا ہوا۔ در سر

دماغ میں۔ بھر تکبر۔ تندہی حیرتی۔ برآقہ ہو۔ مغیرہ منصوبہ مفصل ہے۔ سرکشی تا فرمانی کرتا۔ نہ پند اور م
 پنداشتیں سے واحد حکم فعل مضارع ہے خیال نہیں کرتا ہوں۔ از آتش آگ سے پیدا شدہ۔ مطلب یہ ہے کہ
 انسان چونکہ مٹی سے بنا ہے اور مٹی کی خاصیت بخروا اعساری ہے لہذا انسان کو بھی چاہئے کہ اپنے آپ کو عاجز و کمر
 سمجھے تکبر و غرور نہ کرے۔ اور شیطان آگ سے بنا ہے اور آگ کی خاصیت ترقیع ہے اسی وجہ سے شیطان تکبر
 و غرور کرتا ہے۔ الحاصل اگر کوئی انسان غرور اور تکبر و سرکشی کرتا ہے تو یہ کہا جائیگا کہ تو انسان نہیں بلکہ شیطان
 ہے۔ کیونکہ یہ صفات شیطان ہی کی ہیں۔

قطعہ :- در خاک بیلقال پر سیدم بعابدے
گفتار و چو خاک مثل کن اے فقیہ

لغتم مرا بتر بیت از جہل پاک کن
یا ہر چہ خواندہ ہمہ در زیر خاک کن

ترجمہ :- (۱) میں بلیاؤں کی سرزمین میں ایک مابہ کے پاس دو بچپا۔ میں نے عرض کیا میری تربیت کر کے مجھے جہالت سے پاک کر دیجئے۔

(۲) انہوں نے کہا کہ اے عالم جاوڑ مٹی کی طرح بردباری اختیار کر۔ یا تو نے جو پتھر پڑھا ہے وہ سب خاک میں دفن کر دے۔

حل الفاظ و مطلب :- بیلقان ملک ایران کا ایک شہر ہے۔ رسید رسیدین سے واحد ششم فعل ماضی مطلق ہے۔ میں پہونچا۔ بعادے کی وحدت کے لئے ہے۔ یعنی ایک عابد کے پاس۔ برد ب زائد ہے۔ رفتن سے رد واحد حاضر فعل امر ہے۔ تو جا۔ مکمل باب تفعیل کا مصدر ہے۔ برد بار۔ مطلب یہ ہے کہ جب اپنے پڑھے لکھے ہوئے پر عمل نہیں تو وہ علم ہی بیکار ہے لہذا ایسا علم اس لائق ہے کہ اس کو زمین کے نیچے دفن کر دیا جائے۔

حکمت :- بد خوئے بدست دشمنے گرفتار مت کہ ہر جا کہ رود از چنگ عقوبت باد
سایا بد۔

ترجمہ :- بد خلصت آدمی ایک دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہے۔ جہاں کہیں بھی جائے گا تو اس کے عذاب کے ہاتھ سے نجات نہیں پائے گا۔

ترجمہ:- اگر زبردست بلا بر فلک رود بدخوی ز دستِ خوئے بد خویش در بلا باشد
 اگر بری فصلت والا بلا کے ہاتھ سے بچ کر آسمان پر بھی چلا جائے تو وہاں بھی اپنی عادتوں کی وجہ سے بلا
 میں رہے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- مگر قاتر قید۔ زود رفتن سے واحد غائب۔ فعل مضارع ہے۔ جائے گا۔ چنگ ف
 پنجہ۔ غلامس آچھکارہ۔ نجات۔ تیار یافتن سے واحد غائب فعل مضارع منفی ہے۔ نہیں پائے گا۔
 مطلب یہ ہے کہ کوئی بد مزاج انسان اگر اپنی بد عزائی سے بچنے کے لئے آسمان پر بھی چلا جائے تو اس کو وہاں بھی

نجات نہیں ملے گی۔

حکمت :- چوں بنی کہ در سپاہ دشمن تفرقہ افتاد تو جمع باش و اگر جمع شوند از پریشانی اندیشہ کن۔

ترجمہ :- جب تو دیکھے کہ دشمن کی فوج میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ تو اکٹھا رہ اور اگر وہ لوگ جمع ہو جائیں تو اپنی پریشانی کی فکر کر۔

قطعہ :- برو باد و ستاں آسودہ بنشیں
چو بنی در میان دشمنان جنگ
و گر بنی کہ با ہم یک زبانند
کماں رازہ کن و بر بارہ بر سنگ

ترجمہ :- (۱) جادو ستوں کے ساتھ آرام سے بیٹھ۔ جب تو دشمنوں میں لڑائی دیکھے۔

(۲) اور اگر تو دیکھے سب متفق اور ایک زبان ہیں۔ تو کمان کو چلتے پر چڑھالے اور قلعہ پر پتھر تیار رکھ۔

حل الفاظ و مطلب :- تفرقہ باب تفعل سے جدائی، پھوٹ۔ جمع باش اطمینان سے بیٹھ جا۔ برو ب زائد ہے۔ رفتن سے زو۔ فعل امر ہے۔ توجا۔ آسودہ اسم مفعول کا میضہ ہے۔ آرام و راحت۔ بنشیں ب زائد ہے۔ یک زبانند متفق ہو جائیں۔ بر بارہ قلعہ پر، بر سنگ میں لفظ زائد بردن سے امر حاضر کا میضہ ہے۔ تو اٹھا لے جا۔ مطلب یہ ہے کہ جب دشمن کے درمیان آپس میں پھوٹ پڑ جائے تو دوسرے کو خطرے کا اندیشہ نہیں رہتا ہے۔ لیکن جب سب ایک زبان (متحد) ہو جائیں۔ تو خطرے کی فکر کرنی چاہئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ تم پر حملہ کر دے لہذا اس کے دفاع کے لئے آلات حرب جمع کر لو۔

حکمت :- دشمن چو از ہمہ حیلے فروماند سلسلہ دوستی بچہ اندانگہ بدوستی کار ہائے کند کہ بیچ دشمن نتواند کرد بر مار بدست دشمن کوب کہ از احدی الحسینین خالی نہ شد اگر ایں غالب آمد مار کشتی و اگر آں از دشمن رستی۔

ترجمہ :- دشمن جب سب حیلوں سے عاجز ہو جاتا ہے تو دوستی کی زنجیر ہلاتا ہے۔ اور اس دوستی کے وقت میں ایسے کام کر لیتا ہے جو کوئی دشمن نہیں کر سکتا۔ سانپ کا سرد دشمن کے ہاتھ کچلوا دے کیونکہ یہ دو خوبیوں میں سے ایک سے خالی نہ ہو گا۔ اگر یہ غالب آگیا تو تو نے سانپ کو مار ڈالا۔ اور اگر وہ غالب آگیا تو تو نے دشمن سے نجات پائی۔

فرد ۳ بروزِ معرکہ ایمن مشورِ خصم ضعیف کہ مغز شیر بر آرد چو دل ز جاں بردشت

ترجمہ :- لڑائی کے دن کمزور دشمن سے بے خوف مت ہو۔ کیونکہ جب جان سے ہاتھ دھولے گا تو شیر کا مغز نکال لے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- حیلت تدبیر۔ کوب جمع کوب۔ فروماند فردماندن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔

بھروسہ ہو ورنہ تو تو اپنے ہلاک کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- بر خیانت کسی کسی کی خیانت پر۔ واقف اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ باخبر ہونا۔ مطلع ہونا۔ مکر داں نہیں حاضر کا صیغہ ہے۔ نہ دے۔ آنکھ جس وقت۔ کھلی واثق پورا بھروسہ۔ واثق ضرب سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ہلاک رخ برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔

مطلب یہ ہے کہ کسی کی خیانت پر بادشاہ کو اسی وقت خبردار کر جب کہ تجھے پوری امید و بھروسہ ہو کہ بادشاہ میری خبر سن کر کاروائی کرے گا۔ ورنہ تو پھر اسی خائن کے ہاتھ مارا جائیگا۔

مثنوی :- پیچ سخن کفتن انگاہ کن کہ بنی کہ در کار گیر سخن
کمال ست در نفس انساں سخن تو خود را بہ گفتار ناقص مکن

ترجمہ :- (۱) بات کرنے کا ارادہ اس وقت کر۔ جب تو یہ دیکھ لے کہ بات اثر کرے گی۔

(۲) انسان کی ذات میں گویائی ایک کمال ہے۔ تو بات کہہ کر اپنے آپ کو ناقص ثابت مت کر۔
حل الفاظ و مطلب :- پیچ ف ارادہ۔ سخن کفتن بات کہنا۔ انگاہ اس وقت۔ ناقص رخ ادھور۔ مکمل۔ مطلب یہ ہے کہ موقع محل دیکھ کر بات کرنی چاہئے چونکہ قوتِ نظم انسان کے اندر ایک کمال ہے۔ لہذا اس کو بر محل استعمال کرنا چاہئے۔ جب دیکھے کہ میری بات لوگوں میں اثر کرے گی تو کہے ورنہ خاموش رہے۔

پند :- ہر کہ نصیحت خود رائے میکند او خود بہ نصیحت گری محتاج است۔

ترجمہ :- جو شخص خود رائے کو نصیحت کرتا ہے۔ وہ خود کسی نصیحت کرنے والے کا محتاج ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- خود رائے اپنی رائے پر عمل کرنے والا۔ نصیحت گری نصیحت کرنے والا۔ محتاج ضرورت مند۔ مطلب یہ ہے کہ چونکہ وہ نصیحت ایسے شخص کو کر رہا ہے جو اسکی نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھائے گا اس لئے ایسا واضح خود کسی دوسرے نصیحت کرنے والے کا محتاج ہے۔

پند :- فریب دشمن مخور و غرور مداح مخر کہ ایں دام زرق نہادہ است و آں دامن طمع کشادہ۔

ترجمہ :- دشمن کا فریب مت کھا۔ اور تعریف کرنے والے کا غرور و دھوکہ مت خرید۔ اس لئے کہ اس نے ہکاری کا جال بچھا رکھا ہے۔ اور اس نے لالچ کا دامن پھیلا رکھا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- غرور دھوکہ۔ مداح مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت زیادہ تعریف کرنے والا۔ مخر بریدن سے نمی حاضر ہے۔ مت خرید۔ دام ف جال۔ پھندا۔ زرق فریب۔ مکر۔ دام زرق مرکب اضافی ہے۔ مکر کا جال۔ نہادہ رکھا ہوا ہے۔ دامن طمع مرکب اضافی ہے۔ لالچ کا دامن۔ دامن ف آنچل۔ طمع زہلی۔ لالچ۔ باب فتح سے آتا ہے۔ کشادہ ف اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ پھیلا یا ہوا۔

پند :- احمق راستایش خوش آید چوں لاشہ کہ در کعبش دے فریب نماید۔

ترجمہ :- بے وقوف آدمی کو تعریف اچھی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے مرے ہوئے جانور کی لاش کہ اس کے ہانگوں میں پھونک بھرنے سے موٹی معلوم ہوتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- ستائش ف۔ تعریف۔ لاش مذ بوج جانور۔ دے و میدان سے۔ پھونک بھرنے۔ ہمیش اس کا نکتہ۔ فرب۔ ف۔ موٹا۔ اپنی تعریف وہی پسند کرتا ہے جو کم عقل ہو عقلمند سمجھی بھی اپنی تعریف پسند نہیں کرتا۔ جیسے مذ بوج جانور کے ہانگوں میں جب پھونک بھری جاتی ہے تو وہ موٹا معلوم ہوتا ہے۔ قصایوں کی عادت ہے کہ دوکان میں جب گوشت کو سجاتے ہیں تو کٹی ہوئی ران میں ہڈی کی طرف سے پھونک بھردیتے ہیں جس سے وہ ران پھول کر موٹی معلوم ہوتی ہے ایسے ہی بے وقوف اپنی تعریف سے خوش ہو کر اچھلنے لگتا ہے۔

قطعہ :- الا تانشوی مدح سخکوی کہ اندک مایہ نفعی از تو دارد

اگر روزے مرادش بر نیاری دو صد چندال عیوبت بر شمارد

ترجمہ :- (۱) خبردار ہرگز اس تعریف کرنا والے کی تعریف مت سن۔ جو تجھ سے تھوڑے سے نفع کی امید رکھتا ہے۔ (۲) اگر کسی دن تو اس کا مقصد پورا نہ کرے گا۔ تو وہ تیرے دو سو عیب شمار کرنے لگے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- الا حرف تنبیہ ہے جو متنبہ کرنے کے لئے لایا جاتا ہے۔ نشوی مت سن۔ مدح مدح تعریف۔ مایہ ف۔ پونجی۔ اصل مادہ۔ مقدار۔ امید۔ از تو تجھ سے۔ روزے کی تنگی اور وحدت دونوں کے لئے ہو سکتی ہے۔ مرادش اس کی مراد۔ دو صد دو سو۔ عیوبت تیرے عیوب۔ ت ضمیر مرفوع متصل ہے۔ شمارد شمار کرے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جو تعریف کر کے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے زعم میں مت آؤ۔ اس لئے کہ جب تم اس کا مقصد پورا نہیں کرو گے تو وہ تیری برائیاں بیان کرنے لگے گا۔

حکمت :- متکلم راتا کے عیب نگیرد سخنش صلاح نہ پذیرد۔

ترجمہ :- بات کہنے والے کا کوئی عیب تک پکڑا نہ جائے تو اس کی بات درستگی کو قبول نہیں کرتی۔

حل الفاظ و مطلب :- متکلم بات تفعیل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے بات کرنے والا۔ کسی کوئی۔ صلاح مدح درستگی۔ پذیرد پذیرفتن سے واحد غائب فعل مضارع منفی ہے۔ قبول نہیں کرتی۔

مطلب :- مقرر اور تقریر کرنے والے پر جب تک اعتراض نہیں کیا جاتا تو اس کی بات خوشنما معلوم ہوتی ہے لیکن درستگی اور اصلاح قبول نہیں کرتی۔ یہ تو اسی وقت ہو گا جب کہ اس کے عیوب پر گرفت کی جائے اس کی غفلت پر اس کو تنبیہ کی جائے تب ہی بات قابل صلاح ہوتی ہے۔

شعر :- مشوغرہ بر حسن گفتار خویش بہ تحسین نادان و پندار خویش

ترجمہ :- اپنی اچھی گفتگو پر مغرور نہ ہو۔ نادان کی تعریف اور اپنے غرور کی وجہ سے۔

حل الفاظ و مطلب :- مشوغرہ مغرور۔ حسن ع۔ خوبی، اچھائی۔ یہ ترکیب میں مضاف ہے۔ تحسین مدح

باب تھمیل سے ہے۔ اچھائی بیان کرنا۔ خوبیاں بیان کرنا۔ نادان تا حرف نفی اور دان سے مرکب ہے۔ دان اسم فاعل ہے۔ جاننے والا۔ پندار ف۔ بڑائی۔ مطلب یہ ہے کہ نامکھ انسان کی تعریف اور اپنے اس خیال پر کہ سیر اکلام بہت ہی خوبیوں کا حامل ہے غرور و تکبر مت کر۔

حکمت :- ہمہ کس را عقل خود بکمال نماید و فرزند خود بجمال۔

ترجمہ :- سب آدمیوں کو اپنی عقل کامل اور اپنی اولاد خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- ہمہ ف۔ سب، تمام۔ عقل ع۔ جمع عقول۔ سمجھ۔ فرزند ف۔ لڑکا۔ جمال ع۔ خوبصورت۔ حسین۔ مطلب واضح ہے۔

﴿نظم﴾

یکے جہود و مسلمان مناظرہ کردند
بطنز گفت مسلمان گرایں قبلہ من
جہود گفت بتوریت میخورم سوگند
گرازی بیط ز میں عقل منعدم گردد
چنانکہ خندہ گرفت از نزاع ایشانم
درست نیست خدایا جہود میرانم
وگر خلاف بود ہجو تو مسلمانم
بخود گماں نبرد ہچکس کہ نادانم

ترجمہ :- (۱) ایک یہودی اور مسلمان نے آپس میں بحث و مباحثہ کیا۔ اس طرح پر کہ مجھے ان کے جھگڑے سے ہنسی آگئی۔

(۲) مسلمان نے طنزیہ کہا کہ اگر یہ میری دستاویز۔ صحیح نہیں ہے تو اے خدا میں یہودی ہو کر مروں۔

(۳) یہودی نے کہا کہ میں توریت کی قسم کھاتا ہوں۔ اور اگر معاملہ اسکے خلاف ہو تو میں تیری طرح مسلمان ہو جاؤں

(۴) اگر دنیا کے فرش سے عقل بالکل معدوم ہو جائے۔ تب بھی کوئی آدمی اپنے آپ کو نادان نہ سمجھے گا۔

حل الفاظ :- جہود یہودی۔ مسلمان اطاعت گزار۔ مذہب اسلام کا پابند۔ بطنز طنزیہ طور پر۔ غصہ سے۔

قبالہ دستاویز کاغذ۔ خدایا الف ندا کے لئے ہے۔ اے خدا۔ میرانم مردن سے واحد شکم کامیٹہ ہے۔ توریت

ایک آسمانی کتاب ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتری تھی۔ سوگند سین کے فتح کے ساتھ۔ فارسی لفظ ہے۔

قسم، قول، عہد۔ ہجو تو تیری طرح۔ بیط فرش۔ کشادہ۔ منعدم ختم ہونا۔ اٹھ جانا۔ اس نظم کا خلاصہ یہ ہے کہ

اپنی عقل بڑی سمجھنے کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ یہودیت پر مرنے کی قسم کھا رہا ہے۔

حکمت :- وہ آدمی بر سفرہ بخورند و دو سگ بر مردارے بہم بسر نبرند حریص

ہیچمانے گرسنہ و قانع بنانے سیر حکما گفتہ اند درویشی بقناعت بہ از توانگری بہ بضاعت۔

ترجمہ :- دس آدمی ایک دسترخوان پر کھا سکتے ہیں، اور دو کتے ایک مردار پر مل کر گزارہ نہیں کر سکتے۔ حرص

کرنے والا پوری دنیا پا کر بھی بھوکا ہے اور قناعت کرنے والے کا ایک والی سے چیت بھرا ہوا ہے۔ عقلمندوں نے کہا ہے کہ قناعت کے ساتھ لغیری اس مالدار کی ہے بہتر ہے نہ لالچی کے ساتھ وہ۔

حل الفاظ و مطلب :- روف دس۔ ستر و ستر خوان۔ مرداری اس میں کی اعدت کے لئے ہے۔ ایک مردار۔ جہم فل کر۔ بسر کر۔ گزار۔ گرسٹ کر کے ضمہ اور زمین کے لغو کے ساتھ۔ بھوکا۔ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ قانع اسم فاعل۔ قناعت کرنے والا۔ بضاعت لالچی۔ روپیہ۔ پیسہ۔

مطلب یہ ہے کہ قناعت کی وجہ سے تو دس آدمی ایک دسترخوان پر کھا سکتے ہیں لیکن چونکہ کتوں کے اندر قناعت نہیں ہوتی اس لئے دو کتے ایک مردار پر گزارہ نہیں کر سکتے۔ اور لڑتے مارتے ہیں۔ فقیر آدمی ایک سوکھی روٹی کھا کر اپنے شکر و کرتا ہے۔ اور کسی کھانے کی خواہش نہیں کرتا۔ لیکن لالچی آدمی ایسا ہے کہ اس کی آنکھوں کو روئے زمین کی نعمتیں بھی اہل نہیں کر سکتیں۔ لہذا اگر مالدار کی کے ساتھ قناعت ہو تب تو خیر ہے ورنہ ہمیشہ بے چین ہی رہتا پڑے گا۔

شعر :- روده تنگ بیک نان تہی پر گردو نعمت روئے زمیں پر نکلند دیدہ تنگ

ترجمہ :- تنگ آنت ایک روکھی روٹی سے بھر جائیگی۔ دنیا بھر کی نعمت حرص کی آنکھ کو پر نہیں کر سکتی۔ حل الفاظ :- روده آنت۔ روده تنگ مرکب تو صلی ہے۔ تنگ آنت۔ تہی خالی۔ روکھی، سوکھی۔ گردو بھرتا۔ دیدہ تنگ تنگ آنکھ۔ کوتاہ نظر لالچ کی نگاہ۔

مثنوی :- پدر چوں دور عمرش منقضی گشت مرا ایں یک نصیحت کرد و بگذشت کہ شہوت آتش ست از دے پرہیز بخود بر آتش دوزخ کمن تیز در اں آتش نداری طاقت سوز بصر آہے بریں آتش زن امروز

ترجمہ :- (۱) والد بزرگوار کی جب زندگی کا زمانہ پورا ہو گیا۔ تو انہوں نے مجھ کو یہ ایک نصیحت فرمائی اور (دنیا سے) چلے گئے۔

(۲) کہ شہوت ایک آگ ہے اس سے پرہیز کر اپنے اوپر دوزخ کی آگ تیز نہ کر۔

(۳) اس آگ میں تو جلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو صبر کا پانی اس آگ پر آج ہی چھڑک دے۔

حل الفاظ و مطلب :- دور زمانہ۔ جمع ادوار۔ منقضی باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ پورا ہوا۔ شہوت خواہش نفسانی وغیرہ۔ جمع شہوات۔ سوز ف جلتا۔ طاقت سوز مرکب اضافی ہے۔ جلنے کی طاقت۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار کی جب وفات کا وقت آپہنچا تو انہوں نے مجھ کو ایک نصیحت فرمائی۔ اور اس عالم سے عالم بقہ کی طرف رحلت فرمائی۔ نصیحت یہ تھی کہ اے فرزند یہ یاد رکھ کہ شہوت آگ ہے لہذا اگر شہوت میں مبتلا ہو گے تو گویا کہ دوزخ کی آگ کو تیز کر رہے ہو اور وہ آگ ایسی ہے کہ اس میں جلنے کی کسی کے اندر طاقت نہیں لہذا جب تجھے اللہ نے عقل و تیز دی ہے اور تو اس شہوت سے پرہیز کر کے آگ کو بجھا سکتا ہے تو آج ہی بچا دے۔

پند :- ہر کہ در حال توانائی نکوئی نکند در وقت ناتوانی سختی بیند۔

ترجمہ :- جو شخص قوت و توانائی کے زمانے میں نیکی نہیں کرتا۔ تو وہ کمزوری کے زمانے میں مصیبت و سخت تکلیف اٹھائیگا۔

حل الفاظ و مطلب :- در حال توانائی مرکب اضافی ہے۔ طاقت و جوانی کے زمانے میں۔ نیکوی نیکی۔ سختی پریشانی۔ تکلیف۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص جوانی اور خوش حالی میں کسی کی مدد نہیں کرتا وہ بد حالی اور بوجاہے کے وقت سخت تکلیف اور مصیبتیں جھیلا گا اور کوئی اس کی مدد نہیں کرے گا۔

شعر :- بد اختر تر از مردم آزار نیست کہ روز مصیبت کسش یار نیست

ترجمہ :- ظالم سے زیادہ کوئی بد نصیب نہیں۔ کہ اس کا مصیبت کے زمانے میں کوئی یار و مددگار نہیں۔
حل الفاظ :- بد اختر بہت زیادہ بد نصیب۔ تر ف زیادہ۔ اختر ف ستارہ۔ نصیب۔ آزار اسم فاعل ہے تکلیف پہنچانے والا۔ روز مصیبت مرکب اضافی ہے۔ مصیبت کا دن۔ یار ف مددگار۔ دوست۔

حکمت :- ہر چہ زود بر آید دیر نیاید۔

ترجمہ :- جو چیز جلد حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ دیر تک نہیں ٹھہرتی۔

قطعہ :- خاک مشرق شنیدہ ام کہ کنند
بچمل سیال کاسہ چینی
صدر بروزے کنند در مردشت
لاجرم قیمتش ہی بنی

ترجمہ :- (۱) میں نے سنا ہے کہ مشرق کی سر زمین میں۔ چالیس سال میں چینی مٹی کا برتن بناتے ہیں۔
(۲) اور مردشت شہر میں ایک دن میں سو پیالے بناتے ہیں۔ یقیناً تم اس کی قیمت (میں تفاوت) کو دیکھتے ہو۔
حل الفاظ و مطلب :- زود جلدی۔ بر آید نکل آتا ہے۔ آتی ہے۔ پایہ پائیدن سے واحد غائب فعل مضارع منفی ہے۔ دیر تک نہیں ٹھہرتی۔ خاک مشرق کی سر زمین۔ اس سے مراد ملک چین ہے اس لئے کہ وہ تمام ملکوں سے مشرق کی طرف واقع ہے۔ اور خاک کے متعلق معلوم نہیں کہ وہ مصنوعی ہوتی ہے اور کسی پتھر وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے یا وہاں کی مٹی مراد ہے۔ (حاشیہ محققان مترجم مؤلف مولانا عبداللہ لہاری آسی) بچمل مال چالیس سال میں۔ کاسہ پیالہ۔ مردشت ایک شہر کا نام ہے۔ لاجرم یقیناً مطلب یہ ہے کہ جب وہ چالیس سال میں ایک برتن بناتے ہیں اور مردشت کے باشندے ایک دن میں سو بناتے ہیں تو دونوں کی قیمت میں یقیناً فرق ہوگا۔ لہذا چینی کے پیالے کی قدر و قیمت بھی زیادہ ہوگی بمقابلہ پیالہ مردشت کے۔

قطعہ :- مرغک از بیضہ بروں آید و روزی طلبد آدمی زا وہ ندارد و خرد و عقل و کمین

آنکہ ناگاہ کے گشت بچیزے ز سید
آہگینہ ہمہ جایابی از اں بچمل ست
وین تمکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز
لعل دشوار بدست آید از انست عزیز

ترجمہ :- (۱) مرغی کا بچہ انڈے سے باہر نکلتا ہے اور روزی تلاش کرنے لگتا ہے۔ اور آدمی کا بچہ اس وقت عقل و ہوش و تیز بھی نہیں رکھتا۔

(۲) وہ یکایک ہو شیار ہو گیا تو کسی درجہ پر نہ پہنچا۔ اور یہ خود داری اور فضیلت میں تمام چیزوں سے آگے بڑھ گیا۔

(۳) شیشہ تم کو تو ہر جگہ ملتا ہے اس وجہ سے بے قدر ہے۔ فعل مشغل سے ہاتھ آتا ہے۔ اس وجہ سے دوبارہ ہے۔

حل الفاظ و تشریح :- مرغی ف چوزہ۔ پیٹہ غ انڈا۔ طلبہ طلبیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔

تلاش کرتا ہے۔ ڈھونڈتا ہے۔ آدمی زادہ آدمی کا جنا ہوا۔ تمیز غ جدائی۔ دو چیزوں کے درمیان فرق کرنا۔

وین یہ۔ آگینہ شیشہ۔ تکمین غ جگہ دینا۔ یابی یافتن سے واحد حاضر فعل مضارع۔ تو پاتا ہے یا تم کو ملتا ہے۔

ازاں ست اسی وجہ سے۔ عزیز غ پیارا۔

قطعہ کا حاصل یہ ہے کہ جو چیز جلدی حاصل ہوتی ہے وہ دیر تک باقی نہیں رہتی۔ جیسے مرغی کا چوزہ انڈے سے باہر نکلتے ہی اپنی روزی تلاش کرنے لگتا ہے حالانکہ ایسے وقت انسان کے بچہ کو عقل و ہوش و تیز بھی نہیں ہوتی۔

لیکن مرغی کا چوزہ جلدی بڑا تو ہو گیا مگر کوئی مرتبہ حاصل نہ کر سکا۔ اور یہ انسان کا بچہ تمام جنات و ملائکہ سے

سبقت لے گیا اور بلند مرتبہ حاصل کیا۔ اسی طرح جو چیزیں ہر جگہ دستیاب ہوں اس کی کوئی وقعت و قدر نہیں ہوتی ہے جیسے شیشہ لیکن جو مشقت و پریشانی سے ہاتھ آتی ہیں وہ بہت ہی محبوب ہوتی ہیں جیسے لعل۔

حکمت :- کار ہا بہ صبر بر آید و مستجبل بسر در آید

ترجمہ :- بہت سے کام صبر سے نکلتے ہیں اور جلدی کرنے والا سر کے بل گر جاتا ہے۔

مثنوی :- بچشم خویش دیدم در بیاباں کہ آہستہ سبق برداز شتاہاں

سمند بادیا از تک فروماند شتر باں ہچناں آہستہ میراند

ترجمہ :- (۱) میں نے جنگل میں اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ آہستہ چلنے والا تیز چلنے والے پر سبقت لے گیا۔

(۲) تیز چلنے والا گھوڑا دوڑنے سے عاجز ہو گیا۔ اور اونٹ والا ویسے ہی آہستہ آہستہ ہانک رہا۔

حل الفاظ و مطلب :- بہ صبر صبر سے۔ مستجبل باب استعمال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جلدی کرنے والا۔

بر ف سر کے بل۔ بچشم خویش اپنی آنکھ سے۔ چشم کی جمع چشمہا اور چشمان آتی ہے۔ سبق سبقت۔

برد بردن سے واحد غائب فعل ماضی ہے، لے گیا۔ شتاہاں دوڑنے والے۔ تیز رفتار۔ سمند ف سین اور سم کے فتح کے ساتھ۔ زردی مائل گھوڑا۔ بادیا ف تیز چلنے والا۔ تک ف دوڑنا۔ بھاندا۔ شتر باں ف اونٹ

ہانکنے والا۔ میراند راندن سے ماضی استمراری ہے۔ ہانک رہا تھا۔

مطلب یہ ہے کہ جلدی کرنا اچھا نہیں بلکہ سوچ سمجھ کر انسان کو قدم اٹھانا چاہئے جو جلدی کرتا ہے وہ اپنے مقصد

میں کامیاب نہیں ہوتا۔ چنانچہ شیخ سعدیؒ نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا کہ آہستہ

چلنے والا تیز رفتار پر سبقت لے گیا۔ تیز رفتار گھوڑا چلنے سے عاجز ہو گیا یعنی تھوڑی دور چل کر تھک گیا اور منزل مقصود تک نہ پہنچ سکا۔ اور شربان کا ادب آہستہ آہستہ چل کر منزل تک پہنچ گیا۔

پند:- نادان را بہ از خاموشی نیست و اگر ایں مصلحت بدانتے نادان نبودے۔

ترجمہ:- نادان کے لئے چپ رہنے سے بہتر کوئی بات نہیں۔ اور اگر تو یہ مصلحت جان لیتا تو نادان نہ رہتا۔

قطعہ:-
چوں نداری کمال فضل آں بہ کہ زباں در دہاں نگہداری
آدمی را زباں فضیہ کند جو زبیمز را سبکساری

ترجمہ:- (۱) جب تو فضل و کمال نہیں رکھتا تو میرے لئے یہی بہتر ہے کہ زبان کو منہ میں محفوظ رکھے۔

(۲) آدمی کو زبان رسوا کرتی ہے۔ اور بے مغز آخرت کو اس کا ہلکا پن۔

حل الفاظ:- نادان را بے وقوف کے واسطے۔ نگہداری نگہداشتن سے واحد حاضر فعل امر ہے تو محفوظ رکھ۔
فضیہ ع رسوا۔ ذلیل۔ جو زبیمز بغیر گودا والا۔ سبک ہلکا۔ سبکساری ہلکا پن۔

مطلب یہ ہے کہ جو آدمی جاہل و نادان ہے اور کسی چیز سے واقف نہیں تو اس سلسلے میں اس کے لئے خاموشی ہی بہتر ہے بسا اوقات اگر بغیر علم کے کوئی بات کہے گا تو اسی زبان کی وجہ سے اس کو رسوا ہونا پڑے گا۔ اور اس کی وقعت لوگوں کی نظروں سے گر جائیگی۔ جیسا کہ بغیر گودا والا آخرت کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔

ابیات:-
خرے را اہلے تعلیم میداد برادر صرف کردے سچی دائم
حکیمے گفتش اے نادان چہ کوشی دریں سودا بترس از لوم لائم
نیا موزد بہائم از تو گفتار تو خاموشی بیا موز از بہائم

ترجمہ:- (۱) ایک گدھے کو ایک بوقوف تعلیم دے رہا تھا۔ اور اس پر اپنی مسلسل کوشش صرف کر رہا تھا۔

(۲) ایک عقلمند نے اس سے کہا اے نادان تو کیا کوشش کرتا ہے۔ اس معاملہ میں تو ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈر۔

(۳) چوپایہ تجھ سے بولنا نہیں سیکھ سکا۔ البتہ تو چوپایوں سے چپ رہنا سیکھ لے۔

ایضاً:-
ہر کہ تا مل نہ کند در جواب بیشتر آید کنش ناصواب
یا سخن آرای چو مردم بہوش یا بعشیں بہچو بہائم خموش

ترجمہ:- (۱) جو شخص جواب دینے میں غور و فکر نہیں کرتا۔ تو اس کی اکثر باتیں بیکار اور غلط ہوتی ہیں۔

(۲) تو یا تو آدمیوں کی طرح ہوش سے بات کو آراستہ کر۔ یا چوپایوں کی طرح خاموش بیٹھ۔

حل الفاظ و مطلب:- خری میں کی وحدت کے لئے ہے اسی طرح اہل میں یعنی ایک گدھا۔ اور ایک بے

یہ قوف۔ تعلیم کا باب تفصیل سے ہے۔ سیکھنا۔ میدانِ ادب سے ماضی استراہی ہے دے رہا تھا۔ نہ اس پر۔
 سنی، دائم مرکب تو جلی ہے۔ مسلسل اور نگاہِ کوشش۔ کوشی کوشیدن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے۔ تو
 کوشش کر رہا ہے۔ سودا معاملہ۔ ترس بے زائد ہے۔ ترس ترسیدن سے امر حاضر ہے تو ڈر۔ از لوم دائم
 مرکب اضافی ہے۔ علامت کرنے والے کی علامت ہے۔ نیا موزد آموزیدن سے واحد غائب فعل مضارع منفی۔
 وہ نہیں سیکھے گا۔ بہائم کا جمع ہے۔ چوپایہ۔ بیاموز واحد حاضر فعل امر ہے تو سیکھ لے۔ اور شروع میں
 بے زائد ہے۔ ماصواب ایسی بات جو درست نہ ہو۔ یعنی غلط بات۔ خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو اپنی عقل سے کام
 لینا چاہئے۔ بے سوچے سمجھے کچھ کہنا یا کوئی کام کرنا بے وقوفی کی علامت ہے۔

پند: ہر کہ بادا نتر از خود جدل کند تا بداند کہ دانا ست بدانند کہ نادان ست۔

ترجمہ: جو شخص اپنے سے زیادہ عقلمند سے بھگڑا کرتا ہے تاکہ لوگ اس کو عقلمند جانیں۔ تو لوگ سمجھ لیتے ہیں
 کہ (یہ) بے وقوف ہے۔

فرد: چوں در آمد مہ از توئی بخن گر چہ بدانی اعتراض مکن

ترجمہ: جب تجھ سے کوئی بات کرنے میں بہتر ہو۔ تو اگرچہ تو جانتا ہے اعتراض نہ کر۔
 حل الفاظ و مطلب: بادا نتر زیادہ جاننے والا۔ جدل بلا وجہ کی بحث۔ کٹ جھٹی بہ میم کے کر کے
 ساتھ۔ بزرگ، سردار، بڑا آدمی۔ گرچہ بدانی یہ جملہ شرطیہ ہے۔ اعتراض مکن جملہ جزائیہ ہے۔ اعتراض باب
 افعال سے ہے۔ اشکال کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ جو آدمی اپنے آپ کو بڑا تصور کرانے کے لئے اپنے سے زیادہ
 عقلمندوں سے الجھتا ہے تو لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ بے وقوف ہے۔ اس لئے جب دیکھو کہ ہم سے بڑا کوئی عقلمند
 کر رہا ہے تو وہاں یہ مت کہو کہ ہم زیادہ حق دار ہیں کہ یہاں تقریر و وعظ کریں۔

حکمت: ہر کہ بایداں نشیند نکوئی نہ بیند۔

ترجمہ: جو شخص بروں کی صحبت میں بیٹھتا ہے وہ کبھی نیکی نہیں دیکھتا ہے۔

ابیات: گر نشیند فرشتہ بادیو وحشت آموز و خیانت وریو
 از بیداں جز بدی نیاموزی نکلند گرگ پو ستیں دوزی

ترجمہ: (۱) اگر فرشتہ دیو کی صحبت میں بیٹھے۔ تو وحشت، خیانت اور مکر سیکھے گا۔

(۲) برے لوگوں سے سوائے بُرائی کے تو کوئی بات نہ سیکھے گا۔ کیونکہ بھیڑپاوستیں نہیں سی سکتا۔

حل الفاظ و مطلب: گرگ بھیڑیا۔ دوزے دوزیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے بیتا ہے۔
 پو ستیں یہ لفظ مذکر و مونث دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ کھال کا کوٹ۔ چمڑے کا چغہ۔ مطلب یہ ہے کہ آدمی
 کتنا ہی پاکباز ہو لیکن ماحول کے اثر سے وہ متاثر ہو جاتا ہے۔

پند :- مرد مال را عیب نہائی پیدا کن کہ مرایشاں را رسوائی و خود را بے اعتماد۔

ترجمہ :- دلوں کے چھپے ہوئے عیب ظاہر نہ کر کیونکہ خاص طور پر تو ان دلوں کو ذلیل کرے گا۔ اور اپنے آپ کو بے اعتبار کرے گا۔

پند :- ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بدال ماند کہ گاؤر اند و تخم نیشاند از تن بیدل طاعت نیاید و پوشت بے مغز بضاعت را نشاید نہ ہر کہ در مجاہدت چست در معاملات درست۔

ترجمہ :- جس شخص نے علم سیکھا اور اس پر عمل نہیں کیا اس کی مثال اس طرح جان کہ مل جلاتا ہے اور بیج نہیں بکھیرتا۔ بیدل جسم سے عبادت نہیں ہو سکتی۔ اور چھلکا بغیر مغز کے پونجی کے لائق نہیں ہے۔ جو لڑنے میں جالا کہ ہے یہ ضروری نہیں کہ وہ معاملہ میں بھی ٹھیک ہو۔

حل الفاظ و مطلب :- عیب نہائی موصوف صفت ہے۔ چھپے ہوئے عیب۔ پیدا ف ظاہر۔ ایشاں را ف ان لوگوں کو۔ راند راندن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ ہانکتا ہے۔ چلاتا ہے۔ گاؤر اند مل جلاتا ہے۔ تخم ف بیج۔ نیشاند افشاندن سے واحد م غائب فعل مضارع متنی ہے نہیں ڈالتا ہے، نہیں بکھیرتا ہے۔ از تن بیدل طاعت نیاید دو مونا جسم جس میں روحانی قوت و دلی طاقت نہ ہو۔ بیدل کم ہمت۔ پوشت ف چھلکا۔ مجاہدت باب مخالفت سے ہے۔ باہم لڑائی کرنا۔ معاملات ایک دوسرے سے معاملہ کرنا۔ درست ٹھیک۔

مطلب یہ ہے کہ جو ایک وصف میں کمال رکھتا ہو تو یہ کوئی ضروری نہیں کہ دوسرے وصف میں بھی کمال و مہارت رکھے۔ لوگوں کے پوشیدہ عیوب کو ظاہر نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ اس سے ان حضرات کی رسوائی ہوتی ہے اور اس شخص کے اوپر سے لوگوں کا اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ جو اپنے علم کے تقاضے پر عمل نہیں کرتا تو اسکی محنت ایسی ہی رائیگاں جاتی ہے جیسا کہ کوئی آدمی مل چلاتا ہے اور بیج نہیں ڈالتا۔ تو اس چلانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

بیت :- بس قامت خوش کہ زیر چادر باشد چوں باز کنی مادر مادر باشد

ترجمہ :- بہت سے اچھے تدجو کہ چادر میں چھپے ہوئے ہوں۔ جب تو انھیں کھول کر دیکھے گا تو معلوم ہو گا کہ ماں کی ماں ہیں۔

حل الفاظ :- بس ف بہت زیادہ۔ بہت سے۔ قامت خوش۔ مرکب تو صلی ہے۔ اچھا تد۔ زیر چادر چادر کے نیچے۔ مادر مادر ماں کی ماں یعنی مانی اماں۔

حکمت :- اگر شبہا ہمہ شب قدر بودے شب قدر بیدر بودے۔

ترجمہ :- اگر تمام راتیں شب قدر ہوتیں تو شب قدر بے قدر ہو کر رہ جاتی۔

شعر :- گر سنگ ہمہ لعل بدخشاں بودے پس قیمت لعل و سنگ یکساں بودے

ترجمہ :- ہر ایک اور صورت میں اس کی تائید ملتی ہے۔

حکمت :- ہر ایک اور صورت میں اس کی تائید ملتی ہے۔ ہر ایک اور صورت میں اس کی تائید ملتی ہے۔ ہر ایک اور صورت میں اس کی تائید ملتی ہے۔

قولہ :- تو اس شناخت بلکہ وزور شامل مرد کہ تا آجائش رسید ست پایگاہ معلوم
وے زبانش این باش و غرہ مشو کہ ثبت نفس نگر و بسا لہا معلوم

ترجمہ :- (۱) ایک ہی دن میں آدمی کی نسبتیں پہچانی جاتی ہیں، کہ اس کی علمی قابلیت کس درجہ تک پہنچا ہے۔
(۲) مگر اس نے دل لے مال سے بے نوبت مت اور دھوکہ مت کھا۔ کیونکہ نفس کی خباثت برسوں میں بھی
معلوم نہیں ہوتی۔

پند :- ہر کہ با بزرگاں ستیزد خون خودے ریزد۔

ترجمہ :- جو اپنے بزرگوں سے لڑتا ہے وہ اپنا خون اپنے آپ بہاتا ہے۔

قطعہ :- خوشن را بزرگ پنداری راست گفتند یک دو بیند لوچ
زود بینی شکستہ پیشانی تو کہ بازی بسر کنی با غوج

ترجمہ :- (۱) تو اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے۔ لوگوں نے سچ کہا ہے کہ بھینکا ایک کے دو دیکھتا ہے۔
(۲) تو جلد اپنی پیشانی پھوٹی ہوئی دیکھے گا۔ جب تو مینڈھوں سے اپنے سر کے ساتھ ٹکریں گے۔

حل الفاظ و مطلب :- شب قدر وہ بزرگ رات جو ہزار راتوں سے افضل ہے۔ وہ رات رمضان کے عشر
آخر کی طاق راتوں میں پوشیدہ ہے۔ یہ وہ رات ہے جس میں بندوں کی سال بھر کی تقدیر لکھی جاتی ہے۔ اور وہ
قبول ہوتی ہے۔ صورت غ ظاہری شکل و صورت اس کی جمع صورت آتی ہے۔ سیرت جمع سیر۔ باطنی اخلاق کہ
کہتے ہیں۔ اندروں سے مراد گودا ہے۔ یکروز ایک دن میں شامل عاداتیں۔ خصلتیں۔ وے ف لیکن۔
دج ف بھینکا۔ شکستہ اسم مفعول کا صیغہ ہے ٹوٹا ہوا۔ غوج ف وہ مینڈھا جو سر سے ٹکراتا ہو۔
پوری عبارت کا حاصل یہ ہے کہ ظاہری زیب و زینت سے کچھ نہیں ہوتا اصل چیز تو یہ ہے کہ انسان اپنے اندر کمال پیدا کرے
نہ جا ظاہر پرستی پر اگر کچھ عقل و دانش ہے
چمکتا جو نظر آتا ہے سب سونا نہیں ہوتا

حکمت :- پنجه با شیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن کار خرد منداں نیست۔

ترجمہ :- شیر سے پنچہ لڑانا اور تلوار پر گھونسا مارنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔

بیت:- جنگ وزور آوری مکن بامست پیش سر پنچہ در بغل نہ دست

ترجمہ:- مست کے ساتھ لڑائی اور قوت مت آزما۔ بلکہ مضبوط پنچہ والے کے سامنے بغل میں ہاتھ دے لے۔

پند:- ضعیفے کہ باقوی دلاوری کند یار دشمن ست در ہلاک خویش۔

ترجمہ:- وہ کمزور جو طاقتور کے ساتھ دلیری سے پیش آتا ہے۔ وہ اپنے ہلاک کرنے میں اپنے دشمن کا خود معین و مددگار ہے۔

قطعہ:- سایہ پروردہ راجہ طاقت آل کہ رود بامبارزاں بتثال
ست بازو بجمل می فکند پنچہ بامرد آہنیں چنگال

ترجمہ:- (۱) ناز سے پرورش پانے والے کی کیا طاقت ہے کہ وہ دلیروں کے ساتھ لڑائی کرنے کیلئے جائے۔

(۲) کمزور بازو والا جہالت کی وجہ سے۔ لوہے جیسے خونی پنچہ والے کے ساتھ پنچہ لڑاتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- پنچہ ف۔ پانچ چیزوں کا مرکب۔ چنگل۔ مشت منھی۔ کار خرد منداں۔ یہ مرکب
اضافی ہے عقلمندوں کا کام۔ زور آوری طاقت دکھاتا۔ سر پنچہ جس کے پنچہ مضبوط ہوں۔ یار ف۔ مددگار۔

سایہ پروردہ عیش و عشرت کا پالا ہوا۔ مبارزاں ر۔ مبارز کی جمع ہے۔ مقابلہ کرنے والے۔ بہادر۔ دلیر۔ ست
بازو مرکب توصلی ہے۔ کمزور بازو والا۔ بجمل ر۔ ناقص۔ نا سمجھ۔ پنچہ ترکیب میں مشبہ ہے۔ اور بامرد آہنیں
چنگال۔ مشبہ بہ ہے۔ آہنیں چنگال لوہے جیسے پنچے والا۔ چنگال درندوں اور شکاری پرندوں کا پنچہ۔ خلاصہ یہ
ہے کہ کمزور آدمی کا طاقتور کے ساتھ مقابلہ کرنا بے وقوفی کی دلیل ہے اور اپنے آپ کو ہلاک و برباد کرنا ہے۔

حکمت:- ہر کہ نصیحت نشود سر ملامت شنیدن دارد۔

ترجمہ:- جو شخص نصیحت نہیں سنتا وہ ملامت سننے کا شوق رکھتا ہے۔

شعر:- چوں نیاید نصیحت در گوش اگر ت سرزنش کنم خاموش

ترجمہ:- جب نصیحت تیرے کان میں نہیں آتی۔ تو اگر تجھ کو ملامت کروں تو چپ رہ۔

حل الفاظ و مطلب:- سر ملامت ملامت کا خیال۔ شوق۔ اگر ت اگر تجھ کو۔ سرزنش ف۔ تنبیہ۔
خاموش چپ رہ مطلب یہ ہے کہ جو شخص نصیحت نہیں سنتا اور اس سے اعراض کرتا ہے تو وہ ایسے ایسے کام کرے
گا کہ جس پر لوگ ملامت کریں گے۔ لہذا جب بُری حرکت پڑانا جائے تو خاموشی اختیار کرو۔

حکمت:- بے ہنر ال ہنر مند ال را نتوانند دید ہچناں سگ بازاری سگ صیدی را مشغلہ

بر آر بند و پیش آمدن نیارند یعنی چوں سفلہ بہ ہنر باکے بر نیاید بخشش در پوشتیں افتد۔

ترجمہ:- بے ہنر لوگ ہنر مندوں کو دیکھ نہیں سکتے، ایسے ہی بازاری کتے شکاری کتے کو مشغلہ بنا لیتے ہیں۔ اور سامنے

نہیں آسکتے۔ یعنی کمینہ آدمی بہتر میں کسی کی برابری نہیں کر سکتا تو خباثت سے اس کی عیب جوئی میں بڑھ جاتا ہے۔
بیت: - کند ہر آئینہ غیبت حسود کو تہ دست کہ در مقابلہ کنش بود زبان مقال

ترجمہ: - یعنی حسد کرنے والا جب عاجز ہو جاتا ہے تو غیبت کرتا ہے۔ اس لئے کہ مقابلہ میں اس کی زبان بولنے سے گونگی ہوتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب: - ہنر ف فن، کام، حرفت، کاریگری، کمال، جوہر، صفت، سلیقہ، حکمت، دانائی۔
 سگ بازی ف مرکب تو صلی ہے۔ بازی عام کہتے۔ سگ صیدی۔ ف مرکب تو صلی شکاری کتا۔ مشغلہ

سے مراد کتوں کا بھونکنا ہے۔ پیش آمدن سامنے آنا۔ نیارند یار ستن سے واحد غائب فعل مضارع متلی ہے۔
 نہیں سکتا ہے۔ سفلہ کمینہ آدمی۔ نچلے درجے کا آدمی۔ خبث کسی کو برا کہنا اور ناخوش ہونا۔ درپوش عیب جوئی۔

عیب گوئی۔ غیبت کسی کے پیچھے پیچھے اس کی بُرائی کرنا۔ کو تہ دست عاجز۔ مقابلہ باب مفاعلت سے ہے۔ آئے سامنے ہونا۔ گنگ۔ گونگی۔ مقال غ مصدر میسی ہے۔ بات چیت کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ بے ہنر جب ہنر مندوں پر

غالب نہیں آتا ہے تو اپنی اندورنی خباثت کی وجہ سے صاحب ہنر کے عیب تلاش کرنے میں لگ جاتا ہے۔ بے ہنر کو ہنر مندوں سے اس قدر حسد و بغض ہوتا ہے کہ اس کے بلند مرتبہ کی وجہ سے اس کو دیکھ نہیں سکتے جس طرح کہ

بازاری کتے شکاری کتے کو دیکھ کر دور ہی سے بھوں بھوں کرتے ہیں اور سامنے آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

حکمت: - اگر جو رشکم نیست ہیچ مرغ در دام صیاد نیفتادے بلکہ صیاد خود دام نہادے۔

ترجمہ: - اگر پیٹ کا ظلم نہ ہو تا تو کوئی جانور شکاری کے جال میں نہ پھنستا۔ بلکہ شکاری خود جال نہ رکھتا۔

بیت: - شکم بند دست ست وزنجیر پائے شکم بندہ نادور پرستد خدائے

ترجمہ: - پیٹ ہاتھ کی جھکڑی اور پاؤں کی زنجیر ہے۔ پیٹ کا غلام بہت کم خدا کو پوجتا ہے۔

چند: - حکیموں دیر دیر خورند و عابدان نیم سیر و زاہدان سید مرتق و جوانان تا طبع

برگیرند و پیراں تا عرق بکند اما قلندر اں چنداں بخورند کہ در معدہ جائے نفس

نمائند و بر سفرہ روزیے کس۔

ترجمہ: - عقلمند لوگ دیر دیر میں کھاتے ہیں اور عبادت کرنے والے آدمی بھوک۔ اور زاہد اتنا کہ زندہ رہ سکیں۔ اور جوان اس وقت تک جب تک کہ طباق اٹھانے لیں۔ اور بڑھے جب تک کہ پسینہ نہ آئے۔ لیکن اوباش آدمی

کھاتے ہیں کہ معدہ میں سانس لینے کی جگہ نہ رہے۔ اور دسترخوان پر کسی کی روزی نہ باقی رہے۔

شعر: - اسیر بندم را دوشب نگیرد خواب شبے ز معدہ سگی شبے زد لنگی

ترجمہ: - پیٹ کے قیدی کو دو رات نیند نہیں آتی۔ ایک رات معدہ کے بھاری ہونے کی وجہ سے دوسری رات

بے چینی کی وجہ سے۔

حل الفاظ و مطلب :- مرغ ف پرندہ۔ دام ف جال۔ صیاد ع شکاری۔ نہادے ماضی تمنائی منفی ہے۔ نہ بچھاتے۔ عابداں عابد کی جمع ہے۔ عبادت کرنے والے۔ زاہداں زاہد کی جمع ہے۔ پرہیزگار۔ نیم سیر آدمی بھوک۔ سدر حق جان بچانے کی مقدار۔ جواناں جوان کی جمع ہے۔ تا طبق برگیرند جب تک دسترخوان کو اٹھانہ لیا جائے۔ پیراں پیر کی جمع ہے۔ بوڑھے لوگ۔ عرق ع پسینہ قلندراں قلندر کی جمع ہے اوباش قسم کے لوگ۔ جائے نفس مرکب اضافی ہے۔ سانس لینے کی جگہ۔ زمعدہ سنگی معدہ کے پتھر کی مانند بھاری ہونے کی وجہ سے۔ زدل سنگی بھوک کی وجہ سے۔

مطلب یہ ہے کہ پیٹ ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے انسان طرح طرح کی تدابیر اختیار کرتا ہے کبھی جال بچھا دیتا ہے تاکہ پرندہ اس میں پھنس جائے اور کبھی ڈاکہ ڈالنے لگتا ہے الغرض جتنی بھی مصیبتیں اور تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں سب پیٹ ہی کے چلتے۔ اگر بھوک انسان کو مجبور نہ کرتی تو اس کے ہاتھ میں ہتھکڑیاں نہ لگتیں۔ اور پاؤں میں زنجیر نہ لگتی۔ اور جو صرف پیٹ ہی کے چکر میں رہتا ہے۔ وہ اللہ کی عبادت بہت ہی کم کرتا ہے۔ حکماء اور عقلمند جب کھانا کھاتے ہیں تو آہستہ آہستہ اور رُک رُک کر کھاتے ہیں تاکہ کھانا ہضم ہو جائے۔ اور عابد آدمی بھوک کھاتا ہے تاکہ کھانا اللہ کی عبادت میں خلل پیدا نہ کرے۔ اور پرہیزگار اور متقی صرف اتنی مقدار کھاتے ہیں کہ جس سے جان بچ جائے۔ اور جوان اس وقت تک کھاتے ہی رہتے ہیں جب تک کہ دسترخوان اٹھانہ لیا جائے۔ اور بوڑھے اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک کہ پسینہ پسینہ نہ ہو جائیں۔ اور قلندراں اور اوباش لوگ اس قدر کھاتے ہیں کہ معدہ میں سانس لینے کی جگہ بھی باقی نہیں رہتی۔ اور دسترخوان میں کچھ بھی نہیں چھوڑتا سارا چٹ کر جاتا ہے۔ شعر کے اندر شیخ سعدی نے فرمایا کہ جو پیٹ کی فکر میں رہتا ہے اس کو دورات نیند میسر نہیں ہوتی۔ ایک رات تو بھوک کی وجہ سے اور دوسری رات اس وجہ سے کہ وہ اتنا کھا لیتا ہے کہ اب اس کی وجہ سے نہ چل سکتا ہے اور نہ کروٹ لے سکتا ہے اور نہ کسی طرح ان کو آرام نصیب ہوتا ہے۔

حکمت :- مشورت باز ناں تباہ ست و سخاوت با مفداں گناہ۔

ترجمہ :- عورتوں سے مشورہ کرنا تباہی ہے اور فساد یوں کے ساتھ سخاوت کرنا گناہ ہے۔

شعر :- ترحم بر پلنگ تیز دنداں ستمگاری بود بر گو سفنداں

ترجمہ :- تیز دانتوں والے چیتے پر رحم کرنا۔ بکریوں پر ظلم کرنا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- مشورت مشورہ کرنا۔ باز ناں زن کی جمع ہے۔ عورتوں کے ساتھ۔ مفداں مفد کی جمع ہے۔ فساد مچانے والے۔ ترحم ہٹانے کے فتح اور رٹنے کے ضمنہ کے ساتھ۔ رحم کرنا۔ پلنگ ف پانہ کے فتح کے ساتھ۔ چیتا۔ جمع پلنگاں۔ مطلب یہ ہے کہ جو جس چیز کا اہل نہ ہو اس کے متعلق اس سے معلوم کرنا تباہی و بربادی کا سبب ہے۔ فساد مچانے والے پر سخاوت کریں گے اور عطایا سے ان کو نوازیں گے تو اور بھی قتل

موتیر بزرگ کر۔ اگر ہونا گوارا ہو۔ بھی گناہ و گناہ۔ اس لئے انسانوں پر سخاوت کرنا گناہ ہے۔ جیتے پر ہم کر دے بکریوں پر ظلم کر دے اس اور۔ کہ اگر ہم گناہ جیتے کو پیہڑ دیں گے۔ تو وہ بکریوں کو پھاڑ کھایگا۔

سکت۔ ہر کراد دشمن پیش ست اگر ناکشہ دشمن خویش ست۔

ترجمہ :- ہر شخص کے سامنے دشمن ہے اگر وہ نہ مار ڈالے تو اپنا دشمن ہے۔

بیت :- سنگ در دست و مار بر سر سنگ خیرہ رانی بود قیاس و درنگ

ترجمہ :- پتھر ہاتھ میں اور سانپ (دوسرے) پتھر پر۔ ایسی حالت میں سوچنا اور دیر کرنا بے وقوفی ہے۔

وگروہے بخلاف ایں مصلحت دیدہ اند و گفته اند کہ در کشتن بندیاں تا مل اوئی ترست بکشم اختیار باقیست تو اں کشت و تو اں ہشت اگر بے تا مل کشتہ شود محتمل ست کہ مصلحت فوت شود و تدارک مثل آں ممتنع باشد۔

ترجمہ :- اور ایک گروہ نے اس کے خلاف مصلحت دیکھی ہے اور کہا ہے کہ قیدیوں کے قتل کرنے میں دیر کرنا اور غور و فکر کرنا زیادہ اچھا ہے۔ اس لئے کہ اس صورت میں اختیار باقی ہے مار بھی سکتے ہیں، اور چھوڑ بھی سکتے ہیں۔ اگر بلا سوچے سمجھے مار دیا جائے تو احتمال ہے کہ کوئی مصلحت فوت ہو جائے اور اس کا تدارک ناممکن ہو۔

حل الفاظ و مطلب :- ہر کہ را پیش است جس کے سامنے ہے۔ نکشد کشتن سے واحد غائب فعل مضارع منفی ہے۔ نہ مارے۔ دشمن خویش است اپنا دشمن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کے سامنے دشمن ہو اور اس کو مار ڈالنے پر قادر بھی ہو لیکن مارنے کے بجائے اگر چھوڑ دے تو سمجھو کہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ خیرہ رانی کم عقل۔ بے وقوفی۔ قیاس سوچ و فکر۔ درنگ دیر کرنا۔ دیدہ اند دیدن سے جمع غائب ماضی قریب ہے۔ دیکھا ہے۔ مصلحت میں کمی تکلیف کے لئے ہے۔ کوئی مصلحت۔ تدارک باب تفاعل کا مصدر ہے۔ نقصان کی تلافی کرنا۔ بدل پانا۔ ممتنع میم کے ضمہ اور تاء کے فتح اور نون کے کسرہ کے ساتھ۔ ناممکن ہونا۔

مطلب :- ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ قیدیوں کو مارنے کے سلسلے میں سوچ و فکر کرنا اور دیر کرنا ہی بہتر ہے اس لئے کہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ قتل نہ کرنے ہی میں فائدہ ہے تو اگر بلا سوچے سمجھے مار دیا جائے تو یہ مصلحت فوت ہو جائیگی اور اگر سوچ و فکر سے کام لیا جائے تو مصلحت کی رعایت کی جاسکتی ہے۔

مثنوی :- نیک سہل ست زندہ بیجاں کرد کشتہ را باز زندہ نتواں کرد

شرط عقل ست صبر تیر انداز کہ چور فت از کماں نیاید باز

ترجمہ :- (۱) زندہ کو بے جان (یعنی قتل) کرنا آسان ہے۔ مقتولوں کو پھر زندہ نہیں کر سکتے۔

(۲) تیر چلانے والے کا صبر کرنا عقل کی بات ہے۔ اس لئے کہ تیر جب کمان سے چھوٹ جاتا ہے تو پھر لوٹ کر نہیں آتا۔ (مطلب واضح ہے۔)

حل الفاظ و مطلب :- نیک سہل است بہت آسان ہے۔ بجاں کرد مار ڈالنا۔ کشتن سے اسم مفعول کا
بند ہے۔ مرادوا۔ صبر رکنا۔ ٹھہرنا۔ تیر انداز ف تیر چلانے والا۔ باز ف اونٹ۔

حکمت :- حکیمے کہ باجہاں در افتد باید کہ توقع عزت ندارد اگر جاہلے بزباں
آوری بر حکیمے غالب آید عجب نیست کہ سنگیت کہ گوہر را می شکند۔

ترجمہ :- اگر کوئی عقلمند جاہلوں سے الجھتا ہے تو اس کو چاہئے کہ عزت کی امید نہ رکھے۔ اور اگر کوئی جاہل زبان
رازی کر کے کسی عقلمند پر غالب آجائے تو (یہ) کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اسلئے کہ وہ پتھر ہے جو موتی کو توڑتا ہے۔

بیت :- نہ عجب گر فرورد نفسش عند لیے غراب ہم قفسش

ترجمہ :- کوئی تعجب کی بات نہیں اگر اس کی سانس بند ہو جائے۔ جب کہ بلبل کوئے کے ساتھ بجرے میں ہو۔

قطعہ :- گر ہنرمندے از او باش جفائے بیند تادل خویش نیاز اردو در ہم نشود
سنگ بد گوہر اگر کاسہ ز زریں شکند قیمت سنگ میفزاید وزر کم نشود

ترجمہ :- (۱) اگر ہنرمند کینوں کی جانب سے کوئی زیادتی دیکھے۔ تو اس کو اپنا دل رنجیدہ نہ کرنا چاہئے اور نہ خفا
ہونا چاہئے۔

(۲) بذات پتھر اگر سونے کے پیالے کو توڑ دے۔ تو (اس سے) پتھر کی قیمت نہیں بڑھے گی اور سونے کی قیمت کم
نہ ہوگی۔

حل الفاظ و مطلب :- جہاں جہاں کی جمع ہے۔ نا جاننے والا۔ توقع باب تفعیل کا مصدر ہے۔ امید۔
گوہر ف موتی۔ جوہر۔ مطلب یہ ہے کہ اگر علماء جہلاء سے بحث و مباحثہ کرنے لگیں تو علماء کو اپنی عزت کی امید
نہیں رکھنی چاہئے اس لئے کہ جاہل کیا جانے علماء اور علم کی قدر۔ اور اگر کوئی جاہل اپنی چرب زبانی کی وجہ سے کسی
عالم پر غالب آجائے تو یہ کوئی تعجب خیز بات نہیں اس لئے کہ جاہل کی مثال ایسی ہے جیسا کہ پتھر۔ اور عالم کی
مثال ایسی ہے جیسا کہ جوہر و موتی اگر پتھر اپنی سختی کی وجہ سے جوہر کو توڑ دے تو یہ کوئی تعجب خیز بات نہیں۔ (اگلی
عبارت کا مطلب واضح ہے) اس سے پتھر کی قیمت نہیں بڑھتی اور نہ سونے کی قیمت گھٹتی ہے اسی طرح علماء اگر
جاہلوں اور اوہاموں کی طرف سے کوئی سختی دیکھیں تو ان کو کبیدہ خاطر نہیں ہونا چاہئے اس لئے کہ اس سے جاہلوں
کا مرتبہ بڑھ نہیں جاتا اور نہ علماء کا مرتبہ کم ہوتا ہے۔ عجب تعجب۔ فرد ف گھٹ جانا، نیچے چلے جانا۔ زود
رفتگی سے واحد غائب فعل مضارع ہے جاتا ہے۔ نفسش اس کا نفس۔ عند لب عین کے فتح اور لام کے
سرو کے ساتھ۔ بلبل۔ جمع عنادل۔ ادبش ف کینہ۔ دل خویش اپنا دل۔ در ہم نشود رنج میں جتانہ ہو۔
گوہر جس کی اصل میں خرابی ہو۔ کاسہ ز زریں سونے کا پیالہ۔

حکمت:- خرد مندے را کہ در زمرہ اجلاف سخن بہ بند و شگفت مدار کہ آواز
بربط با غلبہ دہل، بر نیاید و بوئے غیر از گند سیر فرو ماند۔

ترجمہ:- اگر کسی عقلمند کی زبان کینوں جاہلوں کی جماعت میں بند ہو جائے۔ تو تعجب مت کر۔ اس لئے کہ
سارنگی کی آواز ڈھول کی بلند آواز کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور غیر کی خوشبو لہسن کی بدبو سے دب جاتی ہے۔

مثنوی

بلند آواز ناداں گردن افراخت کہ دانار بہ بے شرمی ہینداخت
نمیداند کہ آہنگ حجازی فرو ماند زبانگ طبل غازی

ترجمہ:- (۱) اگر بلند آواز ناداں نے گردن بلند کی۔ کہ عقلمند کو بے شرمی سے رسوا کر دے۔

(۲) تو دیکھ نہیں جانتا کہ حجاز کی سر کی آواز۔ نٹ کے ڈھول سے دب جاتی ہے۔

حل الفاظ:- زمرہ زمرہ کے ساتھ۔ جماعت۔ جمع ذمّر۔ اجلاف۔ کینوں کی جماعت۔ ذلیل پیشوں
کے لوگ۔ اس کا واحد جلف آتا ہے۔ شگفت۔ تعجب۔ مدار۔ مت رکھ۔ مت کر۔ بربط۔ سارنگی۔ دہل۔ ف۔
ڈھول۔ بوئے خوشبو۔ غیر ایک قسم کی خشک خوشبو جو کپڑوں میں چھڑکی جاتی ہے۔ گند۔ ف۔ بدبو۔ سیر۔ ف۔
سین کے کسرہ کے ساتھ۔ لہسن۔ آہنگ۔ حجازی۔ آہنگ۔ ف۔ آواز۔ حجازی موسیقی کا ایک خاص مقام بارہ
مقامات میں سے۔ مطلب یہ ہے کہ عقلمند اگر کینوں کی مجلس میں چب ہو جائیں تو یہ کوئی عجیب و غریب بات
نہیں۔ اس لئے کہ غیر کی خوشبو لہسن کی بدبو سے دب جاتی ہے۔ خوشبو خوشبو ہی ہے اور بدبو بدبو ہی۔ خوشبو کو
بدبو سے بدبو کی کوئی قدر و قیمت بڑھ نہیں جاتی بلکہ وہ ویسی ہی رہتی ہے۔

حکمت:- جوہر اگر در خلاب افتد ہماں نفیس ست و غبار اگر بر فلک رود ہماں
خسیر استعداد بے تربیت در لُغ ست و تربیت نامستعد ضائع خاکستر نسبت عالی دارود
کہ آتش جوہر علویست و لیکن چوں بنفس خود ہنرے ندارد با خاک برابر ست و قیمت
شکر نہ از نے ست کہ آں خود خاصیت ویست۔

ترجمہ:- موتی اگر کچھڑ میں گر جائے تو وہ اسی طرح عمدہ ہے اور غبار اگر آسمان پر چلا جائے تو وہ اسی طرح گھٹیا
ہے۔ صلاحیت بغیر تربیت کے قابل افسوس ہے۔ اور نااہلی کی تربیت بے سود ہے۔ راکھ اگرچہ بلند نسبت رکھتی ہے
اس لئے کہ آگ ایک جوہر بلندی ہے۔ لیکن چونکہ راکھ اپنی ذات میں کوئی ہنر نہیں رکھتی اس لئے خاک کے برابر
ہے۔ اور شکر کی قیمت گنے کی وجہ سے نہیں ہے اس لئے وہ تو خود اس کی خاصیت ہے۔

مثنوی:- چونکے ان را طبیعت بے ہنر بود پیسیر زادگی قدرش نیفزود
ہنر بنمای گرداری نہ گوہر گل از خارست ابراہیم از آزر

ترجمہ:- (۱) چونکہ کنعان کی طبیعت بے ہنر تھی۔ تو پیسیر کا بیٹا ہونے نے اس کی قدر نہ بڑھا سکی۔

(۲) اگرچہ میں ہنر ہے تو ظاہر کرنے کے ذات۔ پھول کانٹوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ابراہیم آزر سے عالم وجود میں آیا ہے
حل الفاظ و مطلب:- غلاب ف کچڑ۔ نفس ع عمدہ جمع نفائس۔ خیس ع گھٹیا۔ ذلیل۔ استعداد
باب استفعال کا مصدر ہے۔ صلاحیت، ذہانت، ملکہ۔ نامستعد جو شخص تعلیم کی طرف آمادہ نہ ہو، نااہل۔ خاکستر
ف راکھ۔ عالی بلند۔ نے ف نرکل، گننا۔ مطلب یہ ہے کہ جو چیز عمدہ ہو ہمیشہ عمدہ ہی رہے گی۔ اگرچہ کسی گھٹیا
مقام میں پھنس جائے۔ اور جو خیس اور گھٹیا ہے وہ اگر کسی اچھے مقام پر بھی پہنچ جائے تو اس کا مرتبہ نہیں
بڑھتا۔ جس کے اندر صلاحیت موجود ہو اور وہ پھر بھی تربیت حاصل نہ کرے تو بڑے ہی افسوس کا مقام ہے۔ چینی
کی قیمت گنے سے زیادہ اس وجہ سے نہیں کہ وہ گنے سے بنی ہے بلکہ چینی کی خاصیت ہی ایسی ہے کہ جس کی وجہ سے
اسکی قیمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ کنعان حضرت نوح علیہ السلام کے چھوٹے بیٹے کا نام تھا۔ مطلب یہ ہے کہ جب
اپنے اندر ہنر نہ ہو تو نسب اس کے مقام کو بلند نہیں کر سکتا۔ عمای تو دیکھا۔ ظاہر کر۔ نہ گوہر۔ ذات بتانے
کی ضرورت نہیں کہ پدرم سلطان بود۔ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ہے۔

حکمت:- مُشک آنست کہ خود بوید نہ کہ عطار بگوید انا چوں طبلہ عطارست
خاموش و ہنر نمای و ناداں چوں طبل غازی بلند آواز و میاں تہی۔

ترجمہ:- مُشک وہ ہے جو خود بخود خوشبودیوں سے نہ کہ عطار کہتا پھرے۔ عطار عطر فروش کے ذبحہ کی طرح خاموش
اور ہنر ظاہر کرنے والا ہوتا ہے۔ اور نادان نٹ کے دھول کی طرح بلند آواز اور اندر سے خالی ہوتا ہے۔

قطعہ:- عالم اندر میانہ جہاں مثلے گفتہ اند صد یقال
شاہدے در میان کوراں بہت مصحفے در کشت زند یقال

ترجمہ:- (۱) عالم کے جاہلوں کی جماعت میں ہونے پر۔ سچے لوگوں نے ایک کہاوت بیان کی ہے۔

(۲) کہ وہ اندھوں میں ایک خوبصورت معشوق ہے۔ اور کافروں کے عبادت خانے میں ایک قرآن شریف ہے۔

پند:- دوستے را کہ بعمرے فراچنگ آرند نشاید کہ بیکر دم بیازارند۔

ترجمہ:- جس دوست کو ایک عمر میں حاصل کریں۔ دم بھر میں اسے رنجیدہ نہیں کرنا چاہئے۔

بیت:- سنگے چند سال شود لعل یارہ ز نہار تا بیک نفسش تشکنی سنگ

ترجمہ:- ایک پتھر چند سال میں لعل کا کلا بنتا ہے۔ ہر گز ایک دم میں اس کو پتھر سے توڑنا نہیں چاہئے۔

بیکر دم

حل الفاظ و مطلب :- عطار عطر فروخت کرنے والا۔ طبلہ ڈبہ۔ غازی ٹٹ۔ بازی گر۔ حمی خال۔ حیم اور بیو کے فتو کے ساتھ۔ کہوت۔ کی وحدت کے لئے ہے۔ ایک کہوت۔ گفتہ اند ماضی قریب ہے۔ کہ ہے۔ صدیقوں صدیق کی جمع ہے۔ بچے لوگ۔ کوراں کور کی جمع ہے۔ اندھے۔ معصے میں کی وحدت کے لئے ہے یعنی ایک قرآن۔ کُنْشُت ف کاف کے ضمہ اور فون کے کسرہ کے ساتھ۔ بتخانہ۔ زندیقوں زندیق کی جمع ہے۔ بے دین۔ بھرے پوری عمر میں۔ فراہنگ حاصل کرنا۔ پچھ سال چند برسوں میں۔ لعل پارہ اس عبارت میں الٹ پلٹ ہوا ہے۔ اصل عبارت اس طرح ہے پارہ لعل لعل کا ٹکڑا۔ بیک نفس ایک دم میں۔ عقلی شکستن سے ہے نہیں توڑنا چاہئے۔ خلاصہ جو چیز اچھی اور عمدہ ہو اس کی تعریف کرنے کی چنداں ضرورت نہیں جیسا کہ عطر جو خود بخود خوشبو دیتا ہے عطر فروش کو یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ یہ خوشبودے رہا ہے خرید لو عقلند کی مثال ایسی ہے جیسا کہ عطار کا ڈبہ کہ وہ کچھ نہیں بولتا اور اپنی خوشبو ظاہر کر رہا ہے اسی طرح عقلند چپ چاپ اپنے کمالات کو ظاہر کر رہا ہے اور احمق و بے وقوف کی مثال ایسی ہے جیسا کہ بازی گر کا ڈھول کہ صرف اس کی آواز ہی بلند ہوتی ہے لیکن اندر سے وہ خالی ہوتا ہے۔ بچے لوگوں نے ایک کہوت بیان کی ہے کہ عالم کا جہاد کی مجلس میں ہونا ایسا ہی ہے جیسا کہ اندھوں کے درمیان معشوق کہ اس معشوق کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی اسی طرح عالم کی بھی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔

حکمت :- عقل در دستِ نفس چناں گرفتارست کہ مرد عاجز در دستِ زن گریز۔

ترجمہ :- عقل نفس کے ہاتھوں اس طرح گرفتار ہے جیسا کہ مرد عاجز مکار عورت کے ہاتھ میں۔

شعر :- درِ خرمی بر سرائے بہند کہ بانگِ زن ازوے برآید بلند

ترجمہ :- خوشی کا دروازہ اس محل پر بند کر دو۔ جس سے عورت کی آواز زور سے باہر نکلے۔

پند :- رای بیقوت مکر و فسون ست و قوت بے رای جہل و جنوں۔

ترجمہ :- رائے بغیر قوت کے مکر و فریب ہے۔ اور قوت بغیر رائے کے جہالت اور جنون ہے۔

شعر :- تمیز باید و تدبیر عقل و آنگہ مُلک کہ مُلک و دولتِ ناداں سلاخِ جنگِ خداست

ترجمہ :- تمیز چاہئے اور تدبیر اور عقل اس کے بعد ملک۔ اس لئے کہ نادان کا ملک و سلطنت خدا سے لڑنے کے ہتھیار ہیں۔

حل الفاظ و مطلب :- زن گریز مرکب تو صغی ہے۔ مکار عورت۔ گریز گت اور ب کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ مکار، حیلہ گر، دغا باز۔ در ف دروازہ۔ خرمی خوشی۔ سرائے ف محل، گھر۔ بانگ آواز۔ مطلب یہ ہے کہ جس گھر میں بیوی اتنی لڑنے والی ہو کہ اس کی آواز باہر تک سنائی دیتی ہو تو اس گھر سے خوشی کی امید مت رکھو۔

بغیر قوت کے۔ مگر رخ دھوکا۔ فسوں فناء کے ضمرہ کے ساتھ۔ جلاو، منتر، فریب، دھوکا۔ رائے بغیر قوت سے مراد یہ ہے کہ صرف رائے ہی رائے ہو مگر طاقت اور قوت نہیں تو یہ رائے منتر کی طرح ہے اور اگر طاقت ہو لیکن رائے نہیں تو یہ جہالت اور پاگل پن ہے۔ معلوم ہوا کہ رائے اور قوت دونوں کا ہونا ضروری ہے۔ دانگ ہر ملک و بادشاہت۔ مطلب یہ ہے کہ اگر بادشاہ حکومت کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ اس کے اندر عقل اور تیز ہو اس لئے کہ نادان کے قبضے میں ملک و سلطنت ایسا ہے گویا کہ اللہ سے لڑنے کے ہتھیار۔ جیسے نمرود کم بخت جس کو عقل و تیز نہیں تھی جس کی وجہ سے وہ خدا سے مقابلہ کے لئے تیار ہو گیا تھا۔

حکمت :- جو انمرد کہ بخور و بدہد بہ از عابدے کہ بہر دو بہد۔

ترجمہ :- وہ نخی آدمی جو کھاتا ہے اور لوگوں کو دیتا ہے اس عابد سے بہتر ہے جو بجاتا ہے اور جمع کر کے رکھتا ہے۔

پند :- ہر کہ ترک شہوت از بہر قبول خلق دادہ است از شہوت حلال در شہوت حرام افتادہ است۔

ترجمہ :- جس نے مخلوق میں مقبولیت حاصل کرنے کے لئے خواہشات کو چھوڑ دیا، تو وہ جائز خواہش سے حرام خواہش میں پڑ جاتا ہے۔

شعر :- عابد کہ نہ از بہر خدا گوشہ نشیند بیچارہ در آئینہ تاریک چہ بیند

ترجمہ :- وہ عبادت کرنے والا جو خدا کے لئے گوشہ میں نہیں بیٹھتا۔ بیچارہ رنگ آئینہ میں کیا دیکھے گا۔ حل الفاظ و مطلب :- بدہد دیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سخاوت بہت بڑی چیز ہے۔ شہوت حلال مرکب تو صلی ہے۔ جائز خواہشات۔ جائز سے مراد وہ چیزیں ہیں جو کہ ضروری ہیں اور انسان ان کے لئے مجبور ہے وہ سب اس کے لئے جائز اور حلال ہیں، اچھا کھانا اور پہننا جائز ہیں مگر دکھانے کے لئے کھانا پہننا چھوڑ دینا حرام ہے۔ جو آدمی محض دکھانے کے لئے حرام سے بچتا ہے اور حلال کو بھی چھوڑ دیتا ہے تو وہ حرام میں مبتلا ہوتا ہے۔ ہر خدا خدا کے واسطے۔ آئینہ تاریک مرکب تو صلی ہے تاریک آئینہ۔ مطلب یہ ہے کہ اس کا دل تنگ اور تاریک آئینہ کی طرح ہے۔ اس میں خدا کا نور نظر نہیں آئے گا۔

حکمت :- اندک اندک خیلے شود و قطرہ قطرہ سیلے گرد و یعنی آنکہ قوت ندارد سنگ خردہ نگاہ مید اور تا وقت فرصت دمار از دماغ خصم بر آرد۔

ترجمہ :- تھوڑا تھوڑا بہت ہو جاتا ہے اور قطرہ قطرہ سیلاب ہو جاتا ہے۔ یعنی جو آدمی طاقت نہیں رکھتا وہ اس بھر و فغاقت سے رکھتا ہے جو اس کو لگا ہے تاکہ فرصت کے وقت دشمن کے دماغ سے کوہلاک کر دے۔

شعر:- قطر علی قطر اذا تفتت نهرٌ ونهرٌ الی نهر اذا اجتمعت بحرٌ

ترجمہ:- قطر قطر جب جمع ہو جاتا ہے تو نہر ہو جاتا ہے۔ اور نہر جب نہر سے مل جاتی ہے تو دریاہ بن جاتی ہے۔

شعر:- اندک اندک بہم شود بسیار دانه دانه ست غلہ در اینار

ترجمہ:- تھوڑا تھوڑا جمع ہو کر بہت ہو جاتا ہے۔ اور دان دان جمع ہو کر نلک کا انبار ہو جاتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:- خیلے ف بہت زیادہ۔ سیلے ف رو۔ سیلاب۔ نگاہ دارد غفلت سے رکھتا ہے۔

سنگ خورده سگریزہ۔ ہمار ہلاک ہونا۔ اتلفت باب افعال سے واحد غائب ہے اصل میں اولیٰ اتلفت تھا۔ اعلیل ہوئی ہے۔ بہم ف ملکر۔ بسیار بہت زیادہ۔ غلہ اناج۔ انبار ف ڈھیر۔

حکمت:- عالم را شاید کہ سفاہت از عامی حکلم در گذارد کہ ہر دو طرف رازیاں دارد ہیبت ایں کم شود و جہل آل مستحکم۔

ترجمہ:- عالم کے لئے مناسب نہیں کہ جاہل کی بے وقوفی کو بردباری سے معاف کر دے۔ کیونکہ (یہ) دونوں کے لئے نقصان دہ بات ہے۔ اس کا وقار کم ہو جاتا ہے اور اس کی جہالت بڑھ جاتی ہے۔

شعر:- چو باسفلہ گوئی بلطف و خوشی فزوں گرددش کبر و گردن کشی

ترجمہ:- اگر تو کمینے آدمی سے نرمی اور خوشی سے باتیں کریگا۔ تو اس کا غرور اور تکبر زیادہ ہو جائیگا۔

حل الفاظ و مطلب:- شاید ف نہیں چاہئے۔ سفاہت ع بے وقوفی۔ عامی جاہل آدمی، جمع عامیان۔ جلم بردباری۔ زیاں نقصان۔ ہیبت وقار و عبادت۔ مستحکم مضبوط۔ سفلہ کمینہ۔ فزوں زیادہ۔ گوئی گفتن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے۔ گردن کشی تکبر کرنا۔

حکمت:- معصیت از ہر کہ صادر شود نا پسندست و از علما ناخوبتر کہ علم سلاح جنگ شیطانست و خداوند سلاح را چوں باسیری بر نذر مساری پیش برد۔

ترجمہ:- گناہ جس شخص سے بھی صادر ہو پسندیدہ نہیں ہے۔ اور عالموں سے گناہ سرزد ہونا بہت ہی بُرا ہے۔ اس لئے کہ علم شیطان سے لڑنے کا ہتھیار ہے۔ اور ہتھیار رکھنے والے کو جب قید کر لیں تو وہ زیادہ شرمندگی اٹھائیگا۔

مثنوی:- عامی ناداں پریشاں روزگار بہ زدا نشمند نا پرہیزگار
کال بنابینائی از راہ اوفتاد ویں دو چشمش بود و در چاہ افتاد

ترجمہ:- جاہل نادان پریشان زمانہ۔ فاسق و فاجر عقلمند سے بہتر ہے۔

(۲) اس لئے کہ وہ اندھا ہونے کی وجہ سے راست سے گر گیا۔ اور اس کی دو آنکھیں تھیں اور کنویں میں گر گیا۔

حل الفاظ و مطلب :- از چہ کہ سانس ای سے بھی ہو۔ غریب آیت ہی یہ ہے۔ غم نہ سہاوت
 چھارواں۔ بائیں کی زندگی قید خانہ میں لے جاتے ہیں۔ مانی۔ مومن۔ از کما۔ ف۔ غم۔ مطلب یہ
 ہے کہ گناہ خواہ جاہل سے مراد ہو یا عالم سے مراد ہی ہے۔ اٹھن عالم سے کہو۔ نہ ہو مہبت ہی یہ ہے یہ کہ اس کے
 پاس علم ہے اور علم شیطان سے لڑنے کا اختیار ہے تو باوجود علم ہونے کے اس کو کام میں نہیں لیتا اس سے وہ مہبت
 ہی ہے۔ جاہل جو پریشان حال ہو وہ اس عالم سے لانا نہ کہتا ہے جو باوجود علم ہونے کے خدا کی پافانی کر رہا ہے
 ہے۔ اس لئے کہ وہ اندھا ہونے کی وجہ سے راہ راست سے جھٹ گیا۔ اور اس کے پاس وہ آنکھیں نہیں دیکھ سکتا تو
 شمال میں لاکر غلط اور صحیح کے درمیان فرق نہ کر رہا اور کتابوں میں جتنا ہو گیا، نہیں دیکھ سکتا تو اس میں گم گیا۔ تو
 اس شخص سے زیادہ کون یہ قوف ہوگا۔

حکمت :- جان در حمایت یکدم ست و دنیا وجودے میان دو عدم وین بدینا
 فروشاں خراںد یوسف را فروشد تا چہ خرنند آیت آلم اَعٰہٰذَ اِلَیْکُمْ یٰاَبْنِیْ اَدَمَ اَنْ
 لَا تَعْبُدُوْا الشَّیْطٰنَ ۚ

ترجمہ :- جان صرف ایک سانس کی حمایت میں ہے اور دنیا ایک وجود اور دو عدم کے درمیان ہے۔ دین کو دنیا
 کے بدلے فروخت کرنے والے گدھے ہیں، یوسف کو بیچ رہے ہیں پھر کیا خرید رہے ہیں۔ اے آدم کی اولاد کہ
 میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا اس بات کا کہ شیطان کی اطاعت نہ کرنا۔

بیت :- بقول دشمن پیمان دوست بشکستی ہمیں کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی
 ترجمہ :- دشمن کے کہنے سے تو نے دوست کا عہد توڑ دیا۔ ذرا دیکھ کہ تو نے کس سے قطع تعلق کیا اور کس سے
 تعلق قائم کیا۔

حل الفاظ و مطلب :- جان ف۔ حیات۔ حمایت ع۔ حفاظت۔ سہارا۔ دنیا وجودے و میان دو عدم
 دنیا ایک وجود اور دو عدم کے درمیان ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حیات کا دار و مدار صرف سانس پر ہے جب سانس نکل
 گیا تو حیات بھی ختم ہو گئی اور صرف ڈھانچہ باقی رہ گیا۔ اور دنیا کا دو عدم اور ایک وجود کے درمیان ہونا یہ ہے کہ
 زندگی اس سے پہلے نہیں تھی اب ہے پھر اس کے بعد نہیں رہے گی۔ بلکہ ختم ہو جائیگی۔ دین مذہب و ملت، جمع
 ادیان۔ بدینا میں ب۔ عوض کے لئے ہے۔ یعنی دنیا کے عوض۔ فروشاں ف۔ خریدنے والے۔ یوسف
 حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادے کا نام ہے اور ان کو نبوت سے سرفراز کیا گیا تھا۔ اور بتایا جاتا ہے کہ تمام
 لوگوں میں ان کو آدھا حسن و جمال دیا گیا تھا۔ تفصیلی قصہ تفسیر کی کتاب میں پڑھیں۔ اس مختصر سالہ میں اس کی
 منجائش نہیں ہے۔ خرنند خریدن سے جمع غائب کا صیغہ ہے۔ اَعٰہٰذَ واحد متکلم باب سمع۔ میں نے عہد لیا۔
 یا بنی آدم اے آدم کے بیٹے۔ لا تعبدوا جمع کا صیغہ ہے الشیطان ترکیب میں مفعول واقع ہے۔ بقول دشمن

دشمن کے کہنے پر۔ دشمن سے نرا شیطان لعین ہے۔ چنانچہ دوست دوست کا عہد۔ دوست سے نرا خدا تعالیٰ ہے۔ ہمیں امر کا صیغہ ہے۔ تو دیکھ۔ بریدی بریدن سے واحد حاضر ماضی مطلق ہے تو نے قطع تعلق کیا۔ بیوستی بیوستن سے ہے کس سے ما۔ کس سے تعلق جوڑا۔

حکمت :- شیطان با مخلصاں بر نیاید و سلطان با مقلساں۔

ترجمہ :- شیطان مخلص لوگوں پر غالب نہیں آسکتا اور بادشاہ مقلوں پر۔

مثنوی :- و امش مدہ آنکہ بے نماز ست گرچہ دہنش ز فاقہ باز ست
کو فرض خدا نئے گذارد ز قرض تو نیز غم ندارد

ترجمہ :- (۱) اس شخص کو قرض مت دے جو بے نماز ہے۔ اگرچہ اس کا منہ فاقہ سے کھلا ہوا ہو۔
(۲) کیونکہ وہ خدا کا فرض ادا نہیں کرتا ہے۔ تو تیرے قرض کا بھی غم نہ رکھے گا۔

فرد :- امروز دود مردہ پیش گیر دمرکن فردا گوید تر بے از اینجا برکن

ترجمہ :- آج بقدر دو آدمیوں کے بوجھ لگن سر پر اٹھاتا ہے۔ اور کل کہدے گا اس جگہ سے مولی اکھاڑ لے۔
حل الفاظ و مطلب :- شیطان جمع شیاطین۔ دھتکارا ہوا۔ رحمت سے دور کیا ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ والے پر شیطان کا تسلط نہیں ہوتا۔ اور مقلوں پر بادشاہ کا تسلط نہیں ہوتا۔ و امش مدہ قرض مت دے۔ مدہ وادون سے واحد حاضر فعل ثنی ہے۔ آنکہ اس شخص کو۔ فاقہ بھوک۔ باز کھلا ہوا۔ فرض خدا اللہ تعالیٰ کے احکام۔ قرض نہ دینے کا حکم بطور تہدید ہے نہ کہ حکم شرعی اگر محتاج ہو تو شرعاً اس کو قرض دینا درست ہے۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس کو ضرورت پڑتی ہے تو اس وقت اس قدر قرض لے کر مزے لے گا جتنی مقدار میں جو آدمی کھانا کھاتے ہیں اور جب قرض خواہ تقاضہ کرے گا تو یہ اس سے بکو اس کرے گا اور کہے گا کہ مخصوص جگہ یعنی زیر ناف کے بال اکھاڑ لے۔

حکمت :- ہر کہ بزندگی نانش نخورد چوں بمیرد نامش نبرد لذت انگور بیوہ
داند نہ خداوند میوہ یوسف صدیق علیہ السلام در خشک سال سیر نخوردے تاگر سنگاں
را فراموش نکند۔

ترجمہ :- جو شخص ایسا ہو کہ زندگی میں لوگ اس کی روٹی نہیں کھاتے ہیں، جب وہ مر جاتا ہے تو اس کا نام نہیں لیتے ہیں۔ انگور کا مزہ بیوہ عورت جانتی ہے نہ کہ میوہ کا مالک یوسف علیہ السلام (جن کا لقب) صدیق (تھا) قحط سال کے زمانے میں پیٹ بھر کھانا نہیں کھاتے تھے تاکہ بھوکوں کو بھول نہ جائیں۔

مثنوی :- آنکہ در راحت و تنعم زیست اوچہ داند کہ حال گرسنہ چیست

ترجمہ :- (۱) جس شخص نے آرام اور عیش میں زندگی بسر کی وہ کیا جانے کہ بھوکے کا کیا حال ہے۔
(۲) عاجزوں کا حال وہی شخص جانتا ہے۔ جو اپنے احوال میں عاجز رہا ہو۔

قطعہ :- ایکہ بر مرکبِ تازندہ سواری ہمدار کہ خرخار کش سوختہ در آبِ دگلست
آتش از خانہ ہمسایہ درویشِ مخواه کاخیہ از روزن او میگذرد و دل دست

ترجمہ :- (۱) اے وہ شخص کہ تو تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہے ہوش رکھ کہ غریب لکڑہارے کا گدھا کچڑ میں پھنسا ہوا ہے۔
(۲) غریب ہمسایہ کے گھر سے آگ مت مانگ۔ اس لئے کہ جو در حوال اس کے گھر کے سوراخ سے نکل رہا ہے وہ ل کی آہ ہے۔

پند :- درویشِ ضعیف حال را در خشکی تنگسال پیرس کہ چونی الا بشرط آنکہ
مرہے بر ریشِ نہی و معلوے پیش۔

ترجمہ :- غریب پریشان حال کو قحط سالی کے زمانہ میں مت پوچھ کہ تو کیسا ہے۔ مگر اس شرط پر کہ تو اس کے زخم پر رحم لگائے۔ اور کچھ نقد اس کے سامنے رکھے۔

قطعہ :- خرے کہ بنی و بارے بگل در افتادہ بدل برو شفقت کن و لے مر برش
کنو نکہ رفتی و پرسیدیش کہ چوں افتاد میاں بند و چو مرداں بگیر ذنب خرش

ترجمہ :- (۱) جس گدھے کو بوجھ سے لد اہوا اور کچڑ میں پھنسا ہوا دیکھو۔ تو اس پر دل سے مہربانی کر لیکن اس کے پاس نہ جا۔

(۲) اور اب اگر تو چلا ہی گیا اور اس سے تو نے پوچھا کہ کیسے گر گیا۔ تو کربانہ اور مردوں کی طرح اس کے گدھے کو دم پڑے۔

تعلیل الفاظ و مطلب :- بزنگی۔ زندگی میں۔ نالش اس کی روٹی۔ برند نہیں لیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ زندگی میں جس شخص سے فیض نہیں پہنچ سکتا اس کے مرنے کے بعد کوئی اس کا نام بھی نہیں لیتا لذت انگور مرکب اضافی ہے۔ انگور کا مزہ۔ بیوہ داند بیوہ عورت جانتی ہے۔ نہ خداوند بیوہ نہ کہ میوہ کا مالک۔ مطلب یہ ہے کہ انگور کی قدر و قیمت بیوہ عورت جانتی ہے اس لئے کہ وہ محنت و مشقت سے باغ کے گمرے پڑے انگور اٹھا کر لاتی ہے اور سخت بھوک میں کھاتی ہے۔ میوہ والا اس کی قدر و قیمت نہیں جانتا۔ اس لئے کہ بردقت اس کے پاس نہیں موجود رہتا ہے۔ صدیق سچ بولنے والے یہ حضرت یوسف علیہ السلام کا لقب ہے۔ در خشک سال قحط سالی میں۔ سیر پیت بھر کر۔ تنعم ع تہ اور نون کے فقہ اور عین مشد مضموم کے ساتھ ہے۔ ناز و نعمت میں چلنا۔ زمانہ گاں ف عاجز۔ احوال ع حالت کی جمع ہے۔ کیفیات۔ در ماند در ماندن سے واحد غائب فعل مضارع

ہے۔ جھک جائے۔ عاجز ہو جائے۔ مرکب گھوڑا۔ تازندہ کودنے والا۔ تیز رفتار۔ ہشدار مخفف ہے ہوشدار کا۔ خاکش نکل بار۔ آب و گل پانی اور مٹی۔ یعنی کچڑ۔ خانہ ہمسایہ مرکب اضافی ہے۔ پڑوسی کا گھر۔ تردد زان فہ سوران، روشندان۔ دود دھواں۔ پیرس پُرسیدن سے نمی حاضر ہے۔ مت پوچھ۔ چوٹی حرف استفہام ہے اور آخر میں کی واحد حاضر کی ضمیر ہے تو کیا ہے۔ نمی نہادان سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ تو رکھے۔ معلومے کچھ نقد۔ روپے پیسے۔ بارے بوجھ۔ گل گ کے کسرہ کے ساتھ۔ مٹی۔ نزد رفتن سے واحد حاضر فعل نمی ہے۔ مت جا۔ بسرش اس کے قریب۔ ببند بستن سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ باندھ لے۔ شروع میں ب زائد ہے۔ ذنب ذال اور نون کے فتح کے ساتھ۔ دم۔

حکمت:- دو چیز مخالف عقل ست خوردن بیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقت معلوم۔

ترجمہ:- دو چیزیں عقل کے خلاف ہیں۔ اپنی قسمت کے رزق سے زیادہ کھانا اور وقت مقررہ سے پہلے مرنا۔

قطعہ:- قضا دگر نشود در ہزار نالہ و آہ بشکر یا بشکایت بر آید از دہنے
فرشتہ کہ وکیل ستد خزان باد چہ غم کند کہ بمیرد چراغ پیر زنی

ترجمہ:- (۱) نقد پر ہزار نالہ و آہ سے بھی نہیں بدلتی۔ چاہے کسی کے منہ سے شکر نکلے یا شکایت۔
(۲) وہ فرشتہ جو کہ ہوا کے خزانے پر وکیل ہے۔ وہ کیا غم کرے گا کہ کسی بڑھیا کا چراغ بجھ جائے۔

چند:- اے طالب روزی بنشین کہ بخوری دایے مطلوب اجل مرو کہ جاں نبری۔

ترجمہ:- اے رزق کے طلبکار بیٹھ جا کہ تو روزی کھائیگا۔ اور اے موت کے مطلوب مت بھاگ اس لئے کہ تو جاں نہیں بچا سکتا۔

قطعہ:- جہد رزق ار کنی و گر کنی برساند خدائے عز و جل
در روی در دہان شیر و پلنگ نخوردت مگر بروزا جل

ترجمہ:- (۱) روزی کی کوشش چاہے تو کرے اور چاہے نہ کرے۔ خدائے بزرگ و برتر تجھے پہنچائیگا۔
(۲) اور اگر تو شیر اور تیندوے کے منہ میں جائے۔ تو وہ تجھ کو نہ کھائیں گے مگر موت کے دن۔

حل الفاظ و مطلب:- رزق مصدر اسم مفعول یعنی مرزوق کے معنی میں ہے۔ روزی۔ مقسوم تقسیم کردہ۔ وقت معلوم مرکب تو معلیٰ ہے۔ متعین وقت۔ مطلب واضح ہے یعنی ان دو چیزوں کا ہونا بالکل حال ہے۔ اس لئے کہ تقدیر میں جتنی روزی لکھی گئی ہے اتنی ہی ملے گی اس سے زیادہ مل نہیں سکتی۔ اور جتنی عمر لکھی گئی ہے۔ اتنی ہی ہوگی نہ اس سے ایک منٹ پہلے موت آسکتی ہے اور نہ ایک منٹ بعد۔ قضا دگر نشود نقد پر بدل

گرد دوسری نہیں ہو سکتی۔ آہ کلمہ افسوس ہے۔ ہائے، اوائے، افسوس۔ فرشتے فنا کے کسہ کے ساتھ۔ ف۔ بھیجا
 ہوا۔ رسول۔ قاصد۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق ایک مخلوق جو نور سے بنی ہے۔ جس فرشتے کو ہوا پر دو کھیل بنایا گیا ہے
 وہ میکائیل علیہ السلام ہیں ان کا اسم مبارک عبدالرزاق اور کنیت ابوالخاتم ہے۔ (بہار ستمائ و ذخیرہ عبادات) حج
 کوئی بڑھیا۔ طالب غ اسم فاعل۔ تلاش کرنے والا۔ ہشتمی۔ نشستن سے واحد حاضر فعل امر۔ بیٹھ جا۔ مطلب
 یہ ہے کہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ روزی کی دھند میں ہمیشہ لگ رہو بلکہ اللہ پر بھروسہ کر اور بیٹھ جا جتنی
 روزی تیری قسمت میں ہے تم کو مل کر رہے گی۔ اور جس کی موت جس آن لکھی گئی وہ آکر رہے گی اگرچہ وہ
 موت سے بھاگ کر کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے لے پھر بھی موت آکر رہے گی۔ جہد رزق روزی کی کوشش۔
 گئی تو کرے۔ برساند رسانیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ پہنچا یگا۔ خدائے جو خود آیا ہے۔
 خوردت آخر میں ت واحد حاضر کی ضمیر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انسان دشمن کے بھی قبضے میں چلا جائے اگر
 موت نہیں تو وہ اس کا کچھ نہیں کر سکتا۔ جب موت نہیں تو شیر کھا بھی نہیں سکتا۔

حکمت:- تو انگر فاسق کلوخ زرا ندو دست و درویش صالح شاہد خاک آلود و ایں
 یکے دلق موسیٰ ست مرقع و آل ریش فرعون مرصع و لیکن شدت نیکاں روی در
 فرج دار دو دولت بدال سر در نشیب۔

ترجمہ:- بدکار مالدار سونے کا ملمع کیا ہوا ڈھیلا ہے۔ اور غریب پرہیزگار معشوق گرد آلود ہے۔ اور یہ حضرت موسیٰ
 علیہ السلام کی پوند پر پوند لگی ہوئی گدڑی کی طرح ہے اور وہ فرعون کی موتیوں سے بھی ہوئی ڈاڑھی کی طرح ہے۔
 لیکن نیکوں کی سختی کا رخ کشادگی کی طرف ہے۔ اور بروں کی دولت پستی کی طرف سر جھکائے ہوئے ہے۔

قطعہ:- ہر کہ اجاہ و دولت ست بداں خاطر خستہ در نخواہ یافت
 خبرش دہ کہ ہیچ دولت و جاہ بسرائے دگر نخواہ یافت

ترجمہ:- (۱) جس کے پاس مرتبہ اور دولت ہے اس کی وجہ سے ٹوٹے ہوئے دلوں کی پرواہ نہ کرے گا۔

(۲) اس کو خبر کر دو کہ کوئی دولت اور مرتبہ دوسرے محل (یعنی قبر) میں نہ پائیگا۔

حل الفاظ و مطلب:- فاسق اسم فاعل، بدکار۔ زر سونا۔ اندود یہ اندودن سے اسم مفعول کا صیغہ
 ہے۔ اصل میں اندودہ تھا اخیر سے ہاء حذف کر دیا گیا ہے۔ ملمع کیا ہوا۔ شاہد خاک آلود وہ معشوق جس کا حسن گرد
 و غبار میں چھپ گیا ہو۔ صالح اسم فاعل۔ نیک و پرہیزگار۔ ایں اسم اشارہ ہے اس کا مشاذا الیہ و درویش صالح
 ہے۔ دلق گدڑی۔ ہشتمی کا لباس جو درویش پہنتے ہیں۔ مرقع باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ پوند
 لگی ہوئی۔ آں اسم اشارہ ہے۔ اس کا مشاذا الیہ تو انگر فاسق ہے۔ مرصع باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ سجایا
 ہوا۔ ریش فرعون مرکب انسانی ہے فرعون کی ڈاڑھی۔ شدت غ سختی۔ فرج غ کشادگی۔ نشیب پستی۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مالدار ہو اور فاسق و فاجر ہو نیک و متدین نہ ہو اور اس مال کو اللہ کے راہ میں خیرات کر کے ثواب دارین حاصل نہ کرے تو گویا کہ وہ سونے سے ملمع کیا ہوا ڈھیلا ہے جس کا رخ پستی ہے یعنی عنقریب وہ مال ختم ہو جائیگا۔ اس لئے کہ الْمَالُ ظِلٌّ زَائِلٌ مال ختم ہونے والا سایہ ہے۔ اور جو نیک و صالح ہو اور اس کے پاس مال و دولت نہیں تو گویا وہ خاک آلود معشوق کی طرح ہے اور اس نے جو سختی اور مصیبتیں جھیلی ہیں آخرت میں اس کو اس کا نعم البدل ملنے والا ہے۔ اور دنیا میں بھی کشادگی اور وسعت و فراخی کر دی جائیگی۔ بداں دانستن سے واحد حاضر فعل امر ہے اور ب زائد ہے۔ تو جان۔ خستہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ٹوٹا ہوا۔ سرائے محل۔ گھر۔ مگر دوسرا۔ یہ سرائے کی صفت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس مال و دولت ہو اور اس کے ذریعہ کسی خستہ حال کی اعانت نہ کرے تو اس کو چاہئے کہ عالم آخرت میں کسی نعمت کے ملنے کی خواہش نہ کرے۔

حکمت :- حسود از نعمت حق بخیل ست کہ بندہ بیگناہ را دشمن میدارد

ترجمہ :- حسد کرنے والا خدا کی دی ہوئی نعمت میں بخیل ہے کہ وہ بے گناہ بندے کو دشمن رکھتا ہے۔

قطعہ :- مرد کے خشک مغز را دیدم رفتہ در پوستین صاحب جاہ
گفتم اے خواجہ گر تو بد بختی مردم نیک بخت را چہ گناہ

ترجمہ :- (۱) میں نے ایک خالی مغز والے آدمی کو دیکھا۔ کہ وہ ایک بلند مرتبہ آدمی کی عیب جوئی کر رہا تھا۔
(۲) میں نے اس سے کہا کہ اے سردار اگر تو بد نصیب ہے تو نیک نصیب آدمی کی کیا غلطی ہے۔

قطعہ :- آلا تا نخواہی بلا بر حسود کہ آں بخت برگشتہ خود در بلاست
چہ حاجت کہ باوے کنی دشمنی کہ وے را چناں دشمن اندر قفاست

ترجمہ :- (۱) خبردار! حسد کرنے والے پر ہرگز بلا کی خواہش نہ کر۔ اس لئے کہ وہ بد نصیب خود مصیبت میں گرفتار ہے۔

(۲) کیا ضرورت ہے کہ تو اس سے دشمنی کرے۔ کہ اس کے پیچھے ایسا دشمن (حسد و بغض) لگا ہوا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- نعمت حق خداوند قدوس کی دی ہوئی نعمت۔ میدارد حال کا صیغہ ہے۔ رکھتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حسد کرنے والا یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا انعام کسی دوسرے پر نہ ہو۔ خشک مغز جس کے دماغ میں خشکی ہو گئی ہو۔ یہاں مراد پاگل و دیوانہ ہے۔ رفتہ در پوستین وہ عیب بیان کرتا تھا۔ صاحب جاہ مرتبہ والا۔ خواجہ ف سردار۔ آلا حرف تنبیہ ہے۔ خبردار۔ تا حرف تاکید ہے۔ ہرگز۔ نخواہی نہ چاہ۔ برگشتہ برگشتن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ پھر ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ حامدوں پر بلا کی خواہش نہیں کرنی چاہئے اس لئے کہ وہ خود مصیبت میں گرفتار ہے تو خواہتاہم کہ اس پر مصیبت کے آنے کی خواہش کر کے دشمنی مول لینے کی کیا ضرورت ہے۔ دشمن اندر قفاست اس کا دشمن اس کی گدی کے اندر ہے یعنی اس کے پیچھے ایک ایسا دشمن یعنی

بغض و حسد ہے جس سے وہ کبھی نجات نہیں مل سکتی۔

حکمت :- تلمیذ بے ارادت عاشق بے زرست و رونددہ بے معرفت مرغ بے پرو عالم بے عمل درخت بے بروزاہد بے غلم خانہ بے در مراد از نزول قرآن تحصیل سیرت خوب ست نہ ترتیل سورت مکتوب عامی متعبد پیادہ رفتہ ست و عالم متبہا و ن سوار خفتہ عاصی کہ دست بردارد بہ از غابد کہ در سر دارد۔

ترجمہ :- وہ شاگرد جس کو استاد سے عقیدت نہ ہو ایک مفلس عاشق کی طرح ہے۔ راستہ جانے بغیر چلنے والا ہے پرکے پرندہ کی طرح ہے۔ اور بے عمل عالم بغیر پھل والے درخت کی طرح ہے۔ اور بے غلم زاہد بغیر دروازہ والے گھر کی طرح ہے۔ قرآن شریف کے نازل ہونے کا مقصد اچھی عادت کا حاصل کرنا ہے۔ نہ کہ نکلی ہوئی سورتوں کا قرأت سے پڑھ لینا۔ جاہل عبادت گذار پیدل چلنے والے کی مانند ہے۔ اور سستی کرنے والا عالم سوئے ہوئے سوار کی مانند ہے۔ وہ گناہگار جو خدا کے سامنے عاجزی سے ہاتھ اٹھائے وہ اس غابد سے بہتر ہے جو سر میں غرور رکھے۔

بیت :- سر ہنگ لطیف خوی ولد دار بہتر ز فقیہ مردم آزار

ترجمہ :- اچھی عادت والا اور دل جوئی کرنے والا سپاہی۔ لوگوں کے ستانے والے عالم سے بہتر ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- تلمیذ شاگرد۔ جمع تلامیذ۔ بے ارادت۔ جس کو عقیدت نہ ہو۔ بے زر بغیر پیے والا۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح مفلس عاشق محبوب کے وصال سے محروم رہتا ہے اسی طرح وہ شاگرد جس کے دل میں اپنے استاد کا ادب و احترام نہ ہو علم سے محروم رہتا ہے۔ رونددہ چلنے والا۔ مرغ بے پرندہ۔ بے پر بغیر پرکے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح وہ پرندہ جس کے پر نہ ہو اپنی حفاظت نہیں کر سکتا اسی طرح بغیر راستہ جانے چلنے والا منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔ بے عمل بغیر عمل والے۔ جس طرح اس درخت کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی جس پر پھل نہ ہو اسی طرح بے عمل عالم کی بھی کوئی عزت نہیں ہوتی۔ زاہد عبادت گذار۔ بے در بغیر دروازہ کے یعنی جس طرح وہ گھر جس کا دروازہ نہ ہو اس میں چور جب چاہے گھس سکتا ہے اسی طرح وہ عبادت گذار جس کے پاس علم نہ ہو اُسے شیطان جب چاہے گمراہ کر سکتا ہے۔ نزول ع آتنا۔ تحصیل ع حاصل کرنا۔ سیرت خوب مرکب تو صلی ہے۔ اچھی عادت۔ ترتیل۔ قرأت سے پڑھنا۔ تجوید کی رعایت کرتے ہوئے قرآن پڑھنا۔ سورت مکتوب مرکب تو صلی ہے۔ نکلی ہوئی سورت۔ حبد ع عبادت گذار۔ متبہا و ن ع باب قاعل سے اسم فاعل۔ سستی کرنے دست بردارد توبہ کرنے کے لئے یا غربا پر خرچ کرنے کے لئے ہاتھ اٹھانا۔ سر دارد منکبر۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک کے نازل ہونے کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسان اچھی خصلتوں سے آراستہ ہو جائے اور اخلاق ذمیرہ و قبیحہ سے پاک و صاف ہو جائے۔ سستی کرنے والے عالم کی

مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی سواری پر سویا ہوا ہو یعنی سواری پر سویا ہوا آدمی جس طرح سواری سے گر سکتا ہے اسی طرح وہ عالم بھی منزل مقصود تک پہنچ نہیں سکتا۔ آدمی گناہ کر کے اگر اللہ کے سامنے معافی کے لئے دست دراز کرے تو یہ اس عابد سے بہتر ہے جس کے دماغ میں کبر و غرور بھرا ہوا ہے۔

قول:۔ یکے را گفتند عالم بے عمل بچہ ماند گفت بزبور بے غسل۔

ترجمہ:۔ ایک عتمند سے لوگوں نے کہا عالم بے عمل کس کے مشابہ ہے۔ کہا بغیر شہد والی بھڑکی طرح۔

بیت:۔ زبور درشت بے مروت را گوی بارے چو غسل نمید ہی نیش مزن

ترجمہ:۔ اس سخت بے مروت بھڑے کہدو کہ جب تو شہد نہیں دیتی تو تو ڈنک بھی نہ مار۔

حل الفاظ و مطلب:۔ بچہ یہ حرف استفہام ہے اور شروع میں ب تشبیہ کے لئے ہے کس کے مشابہ ہے۔ غسل ع شہد۔ درشت ف سخت۔ بارے حرف ہے۔ لیکن، الغرض، آخر کار، آخر الامر۔ مروت م کے ضمہ اور واؤ کے تشدید کے ساتھ۔ عادت، مرداگی، انسانیت، سخاوت، فیاضی۔ مکی دہی دادن سے واحد حاضر زمانہ حال ہے۔ نہیں دیتی۔ نیش ف ڈنک، زہر، نوک کی تیزی۔ مزن مت مار۔ مطلب یہ ہے کہ عالم بے عمل کی مثال ایسی ہے جیسا کہ بھڑ، کہ اس سے صرف تکلیف ہوتی ہے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح عالم بے عمل کی وجہ سے فساد برپا ہوتا ہے اس سے کسی خیر کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

قول:۔ مرد بے مروت زن مست و عابد با طمع را ہزن۔

ترجمہ:۔ بے مروت مرد عورت ہے اور لالچی عابد ڈاکو ہے۔

قطعہ:۔ اے بنا موس جامہ کردہ سپید بہر پندار خلق و نامہ سیاہ
دست کوتاہ باید از دنیا آستیں چہ دراز و چہ کوتاہ

ترجمہ:۔ (۱) اے وہ شخص کہ عزت کے لئے سفید کپڑے پہننے ہوئے۔ اور مخلوق کو دھوکا دینے کے لئے۔ اور اے نامہ اعمال سیاہ کرنے والے۔

(۲) دنیا سے ہاتھ کوتاہ کر لینا چاہئے آستیں لمبی ہو یا چھوٹی ہو دونوں برابر ہیں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ بے مروت آدمی عورت کی طرح ہے اور لالچی عابد ڈاکو کی طرح ہے۔ جو شخص اپنی بڑائی اور مخلوق میں برتری جاننے کے لئے سفید اور اچھے لباس زیب تن کرے تو اس سے کوئی فائدہ نہیں سجدتی نے ریاکار عابد کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس سفید کپڑے سے کیا فائدہ اگر تیرا نامہ اعمال سیاہ ہو۔ اصل تو سفیدی اور صفائی قلب کی ہونی چاہئے نہ کہ ظاہری خوشنما۔ اے عابد دنیا سے ہاتھ کھینچ لو اصل چیز یہی ہے آستیں کا لمبی ہونا اور چھوٹی ہونا یہ کوئی چیز نہیں۔ علامہ عبد الباری آسی نے فرمایا ہے کہ چونکہ اکثر عابد زاہد لوگ

وضو کی آسانی کے لئے آستین چھوٹی رکھتے ہیں۔ اور اسراء اور دولت مند زیب و زینت کے لئے لمبی آستین رکھتے ہیں۔ تو شیخ کا مطلب یہ ہے کہ آستین چاہے چھوٹی ہو اور چاہے لمبی ہو۔ اس سے کام نہیں چلتا اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے بلکہ اصل چیز یہ ہے کہ دنیا سے ہاتھ کھینچ لیا جائے۔ ناموس رع عزت۔ جامہ کپڑا۔ سپید سفید۔ بہر ہندار خلق مخلوق کو سمجھانے کے لئے۔ آستین چہ دراز چہ کوتاہ یہاں لفظ چہ دوسرے آیا ہے لہذا اس کا ترجمہ کریں گے برابر، سے یا خواہ، سے، خواہ آستین چھوٹی ہو یا لمبی۔

حکمت :- دو کس را حسرت از دل نرود و پائے تغابن از گل بر نیاید تاجر کشتی شکستہ و وارث با قلندر ال نشستہ۔

ترجمہ :- دو آدمیوں کے دل سے حسرت نہیں جاتی اور افسوس کا پاؤں کچڑ سے باہر نہیں آتا۔ (ایک وہ) سوداگر جس کی کشتی ٹوٹ گئی ہو۔ (دوسرا وہ شخص) جس کا وارث قلندروں کے ساتھ بیٹھا ہو۔

قطعہ :- پیش درویشاں بود خونت مباح گر نباشد در میاں مالت سبیل
یا مرو بایار ازرق پیر ہن یا بکشت بہ خان و ماں انگست نیل
یا مکن با پیلانان دوستی یا بنا کن خانہ در خورد پیل

ترجمہ :- (۱) فقیروں کے نزدیک تیرا خون بہانا جائز ہے۔ اگر تیرا مال فی سبیل اللہ خرچ نہ ہو۔

(۲) یا تو نیلے کرتے والے دوست کے ساتھ نہ جا۔ یا گھر اور اس کے سارے اسباب کو چھوڑ دو۔

(۳) یا فیلبانوں سے دوستی نہ کر۔ یا ہاتھی کے لائق گھر بنا۔

حل الفاظ و مطلب :- حسرت افسوس۔ نرود نہیں جاتی ہے۔ قلندر ال قلندر کی جمع ہے۔ او باش۔ اور

لا پرواہ لوگ۔ نشستہ اسم مفعول، بیٹھا ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ دو آدمی ایسے ہیں کہ کبھی بھی ان کے دل سے

حسرت نہیں ختم ہوتی۔ (۱) ایک تو وہ سوداگر جو مال و متاع لے کر کشتی پہ سوار ہو اور کشتی دریا میں ٹوٹ گئی ہو اور

مال سمندر کی تہہ میں پہنچ گیا ہو۔ (۲) دوسرا وہ شخص جس کا وارث قلندروں میں بیٹھنے لگا ہو۔ اس لئے کہ وارث

کے ہاتھ جو مال لگے گا اس کو سب قلندر مل کر ازا دیں گے۔ خونت ف تیرا خون۔ مباح رع جائز۔ مطلب یہ

ہے کہ اگر تجھ سے فقیروں کو کوئی فیض نہیں پہنچتا تو تیرا خون بہانا ان کے نزدیک جائز ہے۔ یہ حکم از روئے

تہدید ہے نہ کہ شرعاً یعنی یا تو بد معاشوں میں نہ بیٹھ یا پھر خاندان کو پر باد اور بدنام کر دے۔ ازرق رع نیلا کپڑا۔

پیر ہن لباس۔ کرتا۔ یار ازرق پیر ہن سے مراد وہ دوست ہے جس نے نیلا لباس پہن رکھا ہو۔ یعنی

فقیروں کی جماعت۔ خان یہ لفظ مخفف ہے خانہ کا۔ انگشت نیل ترک کر دینا۔ چھوڑ دینا۔ پیل بان ہاتھی

چلانے والے۔ در خورد الخ یا ہاتھی کے بقدر مکان بنواڈا اس لئے کہ جب تم نے اس سے دوستی کی ہے اور وہ کبھی

تمہارے یہاں ہاتھی لائے تو وہ اپنے ہاتھی کو اس گھر میں رکھ سکے۔

حکمت :- خلعتِ سلطان اگر چہ عزیزست جامہٴ خُلقان خود ازاں عزت تر و خوان
بزرگاں اگر چہ لذیذ خردہ انبان خویش ازاں بلذت تر۔

ترجمہ :- بادشاہ کا دیا ہوا جوا اگر چہ پیارا ہے۔ مگر اپنا پڑا کپڑا اس سے عزت میں بڑھا دیا ہے۔ اور بڑے لوگوں کے دسترخوان میں اگر چہ مزہ دار کھانا ہو مگر اپنی جھولی کے کٹڑے اس سے مزے میں زیادہ ہیں۔

بیت :- سر کہ از دست رنج خویش وترہ بہتر از نانِ وہ خدائے و برہ

ترجمہ :- اپنی محنت کا پیدا کیا ہوا سر کہ اور سبزی۔ گاؤں کے مالک کی روٹی اور بکری کے گوشت سے اچھا ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- خلعتِ سلطان مرکب اضافی ہے۔ عزیز راج پیارا۔ جامہ کپڑا۔ خُلقان پراں۔
بوسیدہ۔ بھوت تر عزت میں زیادہ ہے۔ لذیذ عمدہ۔ راج جمع لڈاؤ۔ خردہ خلو کے ضمہ کے ساتھ۔ کلڑا ہریزہ۔
پارچہ۔ انبان ف فقیروں کی جھولی۔ ترہ سبزی۔ ترکاری۔ وہ خدائے زمیندار۔ برہ ف بکری کا بچہ۔
مطلب یہ ہے کہ اپنا سامان کتنا ہی گھٹیا ہو دوسروں کے عمدہ سامان سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔

حکمت :- خلافِ راہِ صواب ست و عکسِ رائے اُلوالالباب دار و بگماں خوردن و
راہِ نادیدہ بے کار و ال رفتن امام مرشد محمد غزالی را رحمتہ اللہ علیہ پر سیدند کہ چگونہ رسیدی
بدیں منزلت در علوم گفت بدانکہ ہرچہ ندانستم از پر سیدن آں ننگ ندانستم۔

ترجمہ :- یہ بات طریقہ صواب کے اور عقلمندوں کے رائے کے خلاف ہے کہ محض گمان سے کوئی دوا کھالی جائے
اور نہ دیکھا ہو راستہ بغیر قافلہ کے چلیں۔ امام غزالیؒ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ علوم میں اتنے مرتبہ پر کس
طرح پہنچ گئے۔ فرمایا اس سبب سے کہ جو کچھ میں نہیں جانتا تھا اس کے پوچھنے سے میں نے شرم نہیں کی۔

قطعہ :- امیدِ عافیت آنگہ بود موافق عقل کہ نبض را بہ طبیعت شناس بنمائی
پہر س ہرچہ ندانی کہ ذل پر سیدن دلیل راہ تو باشد بغیر دانائی

ترجمہ :- (۱) صحت کی امید عقل کے موافق اسی وقت ہو سکتی ہے۔ کہ نبض طبیعت شناس ماہر حکیم کو توڑ کھائے۔
(۲) جو تو نہیں جانتا وہ پوچھ لے اسلئے کہ پوچھنے کی ذلت تجھے عزت اور عقلمندی کی طرف راستہ دکھانے والی ہوگی۔
حل الفاظ و مطلب :- خلافِ راہِ صواب درست راستہ کے خلاف۔ اُلوالالباب عقلمند۔ کارواں ف
قافلہ۔ مطلب یہ ہے کہ بغیر تحقیق کے محض گمان اور شک سے کسی دوائی کا استعمال کرنا اسی طرح جو راستہ دیکھا ہوا
نہ ہو بغیر قافلہ کے اس طرف سفر کرنا عقلمندوں کی رائے کے بھی خلاف ہے اور صحیح طریقہ کے بھی خلاف ہے۔
امام غزالی آپ کا نام محمد تھا۔ غزالہ ایک گاؤں ملک ایران میں شہر طوس کے ملکعات اور توابعات میں تھا۔ وہاں
کے آپ رہنے والے تھے اسی واسطے اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو غزالی کہا جاتا ہے۔ آپ اکابر اہل

سنت میں سے ہیں۔ اور احیاء العلوم، کیسائے سعادت، وغیرہ بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ آپ کا انتقال پانچ سو (۵۲۰ھ) میں ہوا۔ (حاشیہ نگشتاں مترجم مؤلفہ مولانا عبدالباقی) تنگ شرم۔ عار۔ منصب یہ ہے کہ حضرت امام غزالی سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے اتنا مرتبہ کیسے حاصل کر لیا اور علوم و فنون میں کس طرح مہارت حاصل کی۔ تو فرمایا کہ جو باتیں میرے علم میں نہیں ہوتی تھیں اس کے متعلق پوچھنے میں شرم و عار محسوس نہیں کرتا تھا۔ بلکہ پوچھ لیا کرتا تھا۔ آنگہ اس وقت۔ موافق عقل مرکب اضافی ہے۔ عقل کے موافق۔ شمس اسم فاعل۔ پہنچانے والا۔ ہمنائی نمودن سے واحد حاضر فعل امر ہے تو دیکھائے۔ مطلب یہ ہے کہ صحت کی میدانی وقت کی جاسکتی ہے جب کہ معالج کو نبض شناسی میں مہارت ہو۔ ذل پر سیدن مرکب اضافی ہے۔ پوچھنے کی ذلت۔ دلیل بتلانے والا۔ راہ ف راست۔ تو تجھ کو۔ دانائی فہم و فراست۔ سمجھداری۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کچھ مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہو اور علوم و فنون سے آراستہ ہونا چاہتے ہو تو پوچھنے میں شرم و عار محسوس مت کر سنے کہ اگرچہ پوچھنے میں ذلت ہے۔ لیکن پوچھنا بلندی مرتبہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

حکمت:- ہر چہ دانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہد شد پر سیدن آں تعجیل مکن کہ
ہیت سلطنت رازیاں دارد۔

ترجمہ:- جس بات کے بارے میں تو جانتا ہے کہ وہ تجھے یقیناً آئندہ معلوم ہو جائیگی تو اس کے پوچھنے میں جلدی مت کر۔ کیونکہ وہ سلطنت کے وقار کو نقصان کر دے گا۔

قطعہ:- چو لقمہ دید کاندرد دست داؤد ہمیں آہن بمعجز موم گردد
نیرسیدش چہ میسازی کہ دانست کہ بے پرسیدش معلوم گردد

ترجمہ:- (۱) جب لقمہ نے دیکھا کہ داؤد کے ہاتھ میں۔ یہ لوہا معجزے سے موم ہو جاتا ہے۔

(۲) تو ان سے نہیں پوچھا کہ آپ کیا بتا رہے ہیں کیونکہ انہوں نے جان لیا تھا۔ کہ اس سے پوچھے بغیر یہ بات معلوم ہو جائیگی۔

حل الفاظ و مطلب:- ہر آئینہ ف بے شک۔ ضرور۔ البتہ۔ بہر حال ہر حال میں۔ معلوم خواہد شد یہ فعل مستقبل ہے معلوم ہو جائیگا۔ تعجیل باب تفعیل کا مصدر ہے۔ جلدی کرنا۔ ہیت سلطنت مرکب اضافی ہے۔ سلطنت کا وقار۔ زیاں ف زلہ کے کسرہ کے ساتھ۔ نقصان۔ لقمان ع ایک مشہور حکیم جس کی حکایات، اقوال اور نصائح مشہور ہیں۔ اور ان کا ذکر قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔ داؤد یہ نبی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر کتاب زبور نازل کی ہے۔ ہمیں دہی۔ بمعجزہ معجزہ سے۔ خرق عادات امور جو کسی نبی یا رسول کے ہاتھ ظاہر ہوں اس کو معجزہ کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس بات کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ بغیر پوچھے آئندہ یہ بات کھل کر لوگوں کے سامنے آجائے گی تو اس راز کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی جلدی اس کے متعلق سوال کرنا نہیں چاہئے

اس لئے کہ جو بات معلوم ہو ہی جائے گی وہاں سوال کرنا حاصل نہیں ہے۔

قول :- ہر کہ بابتاں نشیند اگر چہ طبیعت ایشان تلید ایشان بطریق ایشان متہم
گرد چنانکہ اگر شخصے خرابات رود نماز کردن منسوب گردد ثمر خوردن۔

ترجمہ :- جو کوئی بروں کے ساتھ بیٹھا ہے۔ اگرچہ انکی عادت اختیار کرے پھر بھی انکے طریقہ کے موافق اسکو متہم کیا جائے گا جیسا کہ اگر ایک آدمی شراب خانہ میں نماز پڑھنے جائے تو وہ شراب نوشی کی طرف منسوب کیا جائیگا۔

مثنوی :- ر قم بر خود بنادانی کشیدی کہ ناداں را بصحبت برگزیدی
طلب کردم ز دانا یاں کیے پند مرا گفتند با ناداں میبوند
کہ گردانائے دہری خرباشی و گر نادانی ابلہ ترباشی

ترجمہ :- (۱) تو نے نادانی سے اپنے اوپر کلنگ کا ٹیکا لگا دیا۔ جبکہ نادان کو تو نے صحبت کے لئے منتخب کر لیا۔
(۲) میں نے عقلمندوں سے ایک نصیحت کی درخواست کی۔ تو انہوں نے مجھ سے کہا یہ تو فو سے نہ مل۔
(۳) کہ اگر تو عقلمند ہو گا تو یہ تو فو ہو جائیگا۔ اور اگر یہ تو فو ہے تو اور زیادہ یہ تو فو ہو جائیگا۔

حل الفاظ و مطلب :- طبیعت ایشان ان کی عادت۔ خرابات ویرانہ، گھر، یہاں شراب خانہ مراد ہے۔
نماز کردن نماز پڑھنے۔ خمر شراب۔ خوردن کھانا۔ یہاں پینے کے معنی میں ہے۔ متہم مع لوگ اس پر
تہمت لگائیں گے کہ یہ بھی ان شریروں جیسا کام کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ان کی خصلت و عادت اختیار
نہیں کرتا لیکن چونکہ بروں کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے لوگ یہی سمجھیں گے کہ یہ شخص برا ہے۔ تب ہی تو اس کا
ٹھکانا اور بیٹھنا برے لوگوں کے ساتھ ہو رہا ہے جیسا کہ اگر کوئی آدمی شراب خانہ میں نماز پڑھنے جائے اگرچہ وہ
شراب نہیں پیتا پھر بھی لوگ کہیں گے کہ وہ شرابی ہے تب ہی تو وہاں جا رہا ہے۔ برگزیدی برگزیدن سے واحد
حاضر فعل ماضی ہے تو نے چن لیا۔ منتخب کر لیا۔ میبوند پو ستن سے واحد حاضر فعل نہیں ہے، مت مل۔ ابلہ ف
یہ تو فو۔ مطلب یہ ہے کہ جس ماحول میں آدمی رہتا ہے فطری طور پر اس کا اثر اس میں پڑ ہی جاتا ہے۔ لہذا اگر تم
بے وقوفوں کے ساتھ رہو گے تو بے وقوف بنو گے۔

حکمت :- حلم شتر چنانکہ معلوم ست اگر طفلی مہارش گیر دو صد فرسنگ برد گردن
از متاعش بر نہ پیچد لہذا اگر در زہ ہولناک پیش آید کہ موجب ہلاک باشد و طفل آنج
بنادانی خواہد رفتن زمام از کفش در گسلاند و دیگر مطاوقت نکند کہ ہنگام درشتی ملاطفت
نہ موم ست و گویند دشمن بملاطفت دوست نگرود بلکہ طمع دشمنی زیادت کند۔

ترجمہ :- اونٹ کی بردباری جیسا کہ معلوم ہے۔ اگر ایک بچہ اس کی ٹکیل پکڑے اور سو کوں بجائے تو اس کی ہابعداری سے گردن نہ موڑے گا۔ لیکن اگر کوئی خطرناک گھائی سامنے آجائیگی کہ جہاں ہلاک ہونے کا اندیشہ ہوگا اور بچہ اس جگہ بیوقوفی سے جانا چاہے گا۔ تو مہار اس کے ہاتھ سے چھڑالے گا اور پھر فرمانبرداری نہ کرے گا۔ کیونکہ سختی کے وقت نرمی بُری ہے۔ اور کہتے ہیں کہ دشمن کے ساتھ نرمی کرنے سے دشمن دوست نہیں ہوتا بلکہ دشمنی کی طمع زیادہ کرتا ہے۔

قطعہ :- کسے کہ لطف کند با تو خاک پایش باش و گر خلاف کند در دو چشمش آگن خاک
خن بلطف و کرم باد رشت خوی مگوی کہ زنگ خوردہ نگر و مگر بسوہاں پاک

ترجمہ :- (۱) جو تجھ پر مہربانی کرے تو تم اس کے پیروں کے خاک بنے رہو۔ اگر دشمنی کرے تو اس کی دونوں آنکھوں میں خاک جھونک دے۔

(۲) بُری عادت والے کے ساتھ نرمی اور احسان کے ساتھ بات مت کر۔ اس لئے کہ زنگ لگا ہوا لوہا سوائے ریتی کے صاف نہیں ہوتا۔

حل الفاظ و مطلب :- جلم ع بردباری۔ جمع احلام۔ مبارش اس کی ٹکیل۔ وحد فرسنگ اور سو کوں۔ متابعت ع پیروی۔ پیچید پیچیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ موڑے گا۔ دترہ دال کے فتح کے ساتھ۔ دو پہاڑوں کے درمیان کاراستہ۔ گھائی۔ زام ع باگ۔ ٹکیل۔ جمع ازمٹہ۔ کسلاند کسلانیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ چھڑالے گا۔ مطاعت باب مفاعلت سے ہے۔ اطاعت گذاری۔ فرمانبرداری۔ ملاطفت و مفاعلت۔ نرمی کرنا۔ طع ع از سح۔ لاچی ہوتا۔ لطف ع مہربانی۔ آگن آگندن سے مصدر ہے۔ تو ڈال۔ ورشت خوی بُری خصلت۔ سوہاں ف ریتی۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح ریتی کے بغیر زنگ آلودہ لوہا صاف نہیں ہوتا اسی طرح بد خصلت کے سامنے سختی سے پیش آؤ گے تب ہی وہ سنبھلے گا۔

حکمت :- ہر کہ در پیش خن دیگرال افتد تا مایہ فضلش بد اند پاییہ رجہلش شناسند۔

ترجمہ :- جو شخص دوسروں کی بات میں بولتا ہے تاکہ لوگ اس کی فضیلت کی مقدار جان لیں۔ تو (الٹی ہی) اس کی جہالت کا اندازہ کر لیتے ہیں۔

قطعہ :- ند ہد مرد ہو شمند جواب مگر انگہ کزو سوال کنند
گر چہ بر حق بود فراخ خن حمل دعوی ش بر محال کنند

ترجمہ :- (۱) عقلمند جواب نہیں دیتا۔ مگر جبکہ لوگ اس سے سوال کریں۔

(۲) اگرچہ زیادہ بولنے والا حق ہی پر ہو۔ مگر سب لوگ اس کے دعوے کو محال پر محمول کرتے ہیں۔

حل الفاظ و مطلب :- مانند پہچان لیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی اپنی بولی بولتا ہے اور اپنا تفوق دکھانے کے لئے وہ سب کی بات پر بول پڑے تو اس کو سمجھ لیتے ہیں یہ بہت ناہمواری ہے۔ اگرچہ اس سے حق پتی بات۔ فراخ نفس زیادہ بات چیت کرنے والا۔ عمل سے معمول کرنا۔ خیال غلط، جھوٹ۔ مطلب یہ ہے کہ عقلمند لوگ اسی وقت اپنی زبان سے کچھ کہتے ہیں جبکہ لوگ اس سے معلوم کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ تائید میں ہے وہ جانتے ہیں اس سے پہلے خوشی اختیار کرتے ہیں۔ زیادہ بکواس کرنے والا اگرچہ سچی بات ہی کہے لیکن ہونکہ لوگ جانتے ہیں کہ اس کو جھوٹ بولنے کی عادت ہے اس لئے اس کی سچی بات کو بھی جھوٹ پر معمول کرتے ہیں۔

حکمت :- ریشے درون جامہ داشتیم و شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز پرسیدے کہ چون ست و پیر سیدے کہ کجاست دانستم کہ ازاں احتراز میکند کہ ذکر ہمہ عضوے روانباشد و خرد منداں گفتہ اندہر کہ خن نسجد از جواب برنجبد۔

ترجمہ :- میں جامہ کے اندر زخم رکھتا تھا۔ میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ روزانہ پوچھتے تھے کہ کیسا ہے۔ اور یہ نہ پوچھتے تھے کہ کہاں ہے۔ میں نے سمجھ لیا کہ اس سے اس لئے پرہیز کرتے ہیں کہ ہر عضو کا نام لینا جائز نہیں ہے۔ اور عقلمندوں نے کہا ہے کہ جو کوئی بات سمجھ کر نہیں کہتا تو وہ جواب سے رنجیدہ ہوتا ہے۔

قطعہ :- تانیک ندانی کہ خن عین صواب است باید کہ بگفتن دہن از ہم نکشائی
گر راست خن گوئی و در بند بمانی بہ زانکہ دروغت و ہذا از بند رہائی

ترجمہ :- (۱) جب تک تو یہ نہ سمجھ لے کہ یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ چاہئے کہ کہنے کے لئے منہ نہ کھولے۔
(۲) اگر توجہ بات کہے اور قید میں رہے۔ (یہ) اس سے بہتر ہے کہ تیرا جھوٹ تجھ کو قید سے رہائی دے۔
حل الفاظ و مطلب :- درون جامہ کپڑے کے اندر۔ شیخ اس سے مراد حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی ہیں جو شیخ سعدی کے پیرو ہیں۔ احتراز پرہیز کرنا۔ نسجد سجدین سے واحد غائب فعل مضارع مثنیٰ جو سوچ سمجھ کر نہیں کہتا ہے۔ برنجبد رنجیدہ سے وہ تکلیف اٹھاتا ہے۔ عین صواب است بالکل درست ہے۔ بمانی ماندن سے واحد حاضر فعل امر۔ تور ہے۔ دروغت تیرا جھوٹ۔ مطلب یہ ہے کہ ہر اعضاء کا ذکر کرنا پسندیدہ نہیں۔ قطعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ آدمی کو ہمیشہ سچ ہی بولنا چاہئے اگرچہ مصیبت اٹھانی پڑے۔

حکمت :- دروغ گفتن بضر بت لازم بماند کہ اگر نیز جراحت درست شود نشان
بماند نہ بینی کہ برادران یوسف علیہ السلام بدروغی کہ موسوم شدند بر راست
گفتن ایشان اعتماد نہ ماند قال بل سؤلتم لکم انفسکم امراء۔

ترجمہ :- جھوٹ بولنا اس چوٹ کی مانند ہے جو ہمیشہ رہے۔ اگرچہ زخم اچھا ہی ہو جائے (مگر پھر بھی) اس کا نشان باقی رہ جاتا ہے۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جس جھوٹ سے کہ منسوب ہوئے۔ تو پھر ان کے سچ کہنے پر بھروسہ نہیں رہا۔ فرمایا: بلکہ تمہارے نفسوں نے ایک جھوٹ گھڑی ہے۔

قطعہ :-
 کیے را کہ عادت بود راستی خطلے رود در گذار ندازو
 و گرنا مور شد بنا راستی و گر راست باور ندازو

ترجمہ :- (۱) ایک وہ شخص جس کو سچ بولنے کی عادت ہو۔ اگر اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو لوگ اس کو معاف کر دیتے ہیں۔

(۲) اور اگر وہ جھوٹ بولنے میں مشہور ہو گیا۔ تو پھر لوگ اس کے سچ کا بھی یقین نہیں کریں گے۔
 حل الفاظ و مطلب :- گذارند لوگ معاف کر دیتے ہیں۔ نامور مشہور۔ نون کے فتح اور یم کے سکون اور واء کے فتح کے ساتھ ہے۔ باؤر یقین۔ ضربت دوزخ و چوٹ جس کا نشان باقی رہے۔ جرات رخ زخم کرنا۔ موسوم شد نام رکھا ہوا۔ نام رکھ دیا گیا۔ سؤلت حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ قصہ تم نے خود اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے۔ (ان کے بھائیوں اور حضرت یوسف کا مختصر واقعہ :-) یہ ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے کنویں میں ڈال کر اپنے باپ یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام سے آکر یہ کہہ دیا تھا کہ کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا۔ اور یہ ایک جھوٹ تھا۔ تو دوبارہ جبکہ حضرت یوسف مصر کے فرمانروا ہوئے، اور سات سال کا قحط پڑا تو آپ نے ضرورت مندوں کو غلہ تقسیم کرنا شروع کیا۔ حضرت یوسف کے بھائی یہ شہرہ سن کر غلہ لینے مصر گئے۔ حضرت یوسف نے چاندی کا ایک پیالہ بنیامین کے سامان میں رکھوا دیا۔ چونکہ اس زمانے میں قاعدہ یہ تھا کہ جو چور ہو تا اس کو اس مال کے نکلنے پر روک لیا جاتا تھا۔ اسی قاعدہ کے مطابق اُن کو روک لیا۔ جب سب بھائی کنعان واپس ہو گئے اور یہ واقعہ بتلایا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس بات کو بھی سچ نہ جانا۔ اور پہلے کی طرح فرمایا۔ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْراً فَصَبْرٌ جَمِيلٌ۔ بلکہ تمہارے نفس نے ایک بات گھڑی ہے۔ میرے لئے تو صبر ہی بہتر ہے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم)

حکمت :- اجل کائنات از روئے ظاہر آدمی ست و اذل موجودات سگ
 و باتفاق خرد مند اں سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس۔

ترجمہ :- ظاہر کے اعتبار سے پوری کائنات میں سب سے زیادہ بزرگ انسان ہے۔ اور کائنات میں سب سے زیادہ ذلیل سگ ہے۔ اور عقلمندوں کا اس پر اتفاق ہے کہ حق شناس سگ ناشکرے آدمی سے بہتر ہے۔

قطعہ :-
 سگے را القہ ہر گز فراموش نگر دگر زنی صد نوبتش سگ

وگر عمرے نوازی سفلہ را
بکتر چیزے آید باتو در جنگ

ترجمہ :- (۱) کسی (کسی) کہے کو ایک لقمہ ہر گز نہیں بھولتا۔ اگرچہ تو سو مرتبہ اس کو پتھر سے مار بھی دے۔
(۲) اور اگر عمر بھر تو (کسی) کہنے کو نوازتا رہے، تو ایک معمولی بات پر وہ تجھ سے لڑنے لگے گا۔
حل الفاظ و مطلب :- اجل اسم تفضیل کا میضہ ہے۔ سب سے زیادہ بزرگ۔ سگ حق شناس حق شناس
کنا۔ سفلہ کینہ۔ کتر تھوڑی، معمولی۔ چیزے چیز۔ نوازی واحد حاضر فعل مضارع۔ اس کا مصدر نواہن اور
نواذین آتا ہے۔ تو نوازے۔ دیتا رہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ پوری مخلوقات میں افضل و اشرف انسان ہے اور پوری
کائنات میں سب سے زیادہ ذلیل کتا ہے لیکن اس کے باوجود عقلمندوں کا اس پر اتفاق ہے کہ حق شناس کتا شکرے
آدی سے بہتر ہے۔ اگر کہتے کو لقمہ دے کر ہزار مرتبہ اس کو پتھر مار بھی دو پھر بھی وہ ایک لقمہ روٹی کا احسان نہیں
بھولتا۔ لیکن انسان ایسا ہے کہ اگر تم پوری زندگی اس کو نوازتے رہو اور کبھی تجھ سے معمولی سی بات ہو گئی تو وہ
تیرے ساتھ لڑنے مرنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔ کہنے کے اندر دس خصلتیں ایسی ہیں جو قابل رشک ہیں چنانچہ
حسن بھرتی فرماتے ہیں کہ کہنے کے اندر دس خصلتیں ایسی ہیں جو ہر مومن کے اندر پائی جانی چاہئیں۔ (۱) کتا بھوکا
رہتا ہے جو صالحین کے آداب میں سے ہے۔ (۲) اس کا کوئی مکان خاص نہیں ہوتا جو متوکلین کی علامات میں سے
ہے۔ (۳) یہ رات کو کم سوتا ہے جو تحبین کی صفات میں سے ہے۔ (۴) جب مرتا ہے تو کوئی میراث نہیں چھوڑتا جو
زادوں کی صفات میں سے ہے۔ (۵) یہ اپنے مالک کو کبھی نہیں چھوڑتا جو پکتے چچے مریدین کی علامات میں سے ہے۔
(۶) یہ تھوڑی سی جگہ پر قناعت کر لیتا ہے جو تواضعین کی علامات میں سے ہے۔ (۷) جب کوئی اس کے مکان پر
قبضہ کر لیتا ہے تو اس کو اس پر چھوڑ دیتا ہے جو راضیین کی علامات میں سے ہے۔ (۸) اگر مکان کا مالک اس کو مار دے
اور پھر اس کو بلائے تو آجاتا ہے جو خاشعین کی علامات میں سے ہے۔ (۹) مالک کھانا کھا رہا ہو تو یہ دور بیٹھتا ہے جو
مساکین کی علامات میں سے ہے۔ (۱۰) جب کسی مکان سے کوچ کر جاتا ہے تو پھر اس کی طرف التفات نہیں کرتا جو
محزونین کی علامات میں سے ہے۔ (ذخیرہ معلومات، بحوالہ عزرا اخلاق)

حکمت :- از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بے ہنر سروری را نشاید۔

ترجمہ :- نفس پروری سے ہنر پروری نہیں ہو سکتی۔ اور بے ہنر سرمداری کے لائق نہیں ہے۔

مثنوی :- مکن رحم بر مرد بسیار خوار کہ بسیار خوار ست بسیار خوار
چو گاوار ہمی بایدت فرہمی چو خر تن بجور کساں درد ہی

ترجمہ :- (۱) بہت زیادہ کھانے والے پر رحم نہ کر۔ اس لئے کہ بہت کھانے والا بہت ذلیل ہے۔

(۲) بیل کی طرح اگر تجھے موٹا پانا چاہئے۔ تو گدھے کی طرح لوگوں کا ظلم تجھے اٹھانا پڑے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- نفس پرور آرام و راحت کا طلبگار۔ سروری سرداری۔ مطلب یہ ہے کہ جو آرام کا طلبگار ہو گا تو وہ ہنر کا قدر دان اور محنت و مجاہدہ کر کے علم و ہنر حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی سرداری حاصل کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ہنر سیکھے۔ بسیار خوار بہت زیادہ ذلیل۔ یہ دوسرا خوار اسم جامد ہے۔ چو گاہ بیل کی طرح۔

حکمت :- در انجیل آمدہ است کہ اے فرزند آدم اگر تو انگری دہمت مشغول شوی بمال از من و اگر در ویش کثمت تنگدل نشینی پس حلاوت ذکر من کجا دریابی و عبادت من کے شتابی۔

ترجمہ :- انجیل میں حکم ہوا ہے کہ اے آدم کی اولاد اگر تجھے میں مال داری دوں تو تو مجھے بھول کر مال میں مشغول ہو جائیگا۔ اور اگر میں تجھے فقیر کر دوں تو تو مجھ سے رنجیدہ ہو کر بیٹھ جائیگا۔ پس میرے ذکر کا مزہ تو کہاں پائیگا۔ اور میری عبادت کی طرف تو کب دوڑے گا۔

قطعہ :- کہ اندر نعمت مغرور و غافل کہ اندر تنگدستی خستہ و ریش ندانم کے بحق پردازی از خویش جو در سر آوضر آحالت اینست

ترجمہ :- (۱) کبھی تو نعمتوں کے اندر مغرور و غافل ہے۔ اور کبھی تنگدستی میں رنجیدہ دل اور زخمی ہے۔ (۲) جب خوشی اور رنج میں تیرا یہ حال ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ اپنے آپ کو چھوڑ کر تو خدا کی عبادت کب کرے گا۔ حل الفاظ و مطلب :- انجیل وہ آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ دہمت دادن سے لوہم واحد متکلم فعل ماضی ہے، دروں۔ اور ت یہ مفعول کی ضمیر ہے۔ تجھے۔ تجھ کو۔ مشغول باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ مشغول و مصروف ہو جانا۔ کثمت کردن سے۔ کثمت واحد متکلم کا صیغہ ہے اور ت ضمیر مشغول ہے۔ حلاوت رع مٹھاس، مزہ۔ کجا حرف استفہام ہے، کہاں۔ یا بل یافتن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے۔ گے کاف کے فتح اور یا مجہول کے ساتھ۔ حرف استفہام ہے۔ کب۔ شتابی یافتن و شتابیدن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے دوڑے گا۔ کہ ف ظرف زمان ہے گاہ کا مخفف ہے کبھی۔ خستہ ٹوٹا ہوا۔ رنجیدہ۔ ستر آ خوشی۔ ستر آ پریشانی۔ رنج۔ حالت تیرا حال۔ کے پردازی پردازیدن سے واحد حاضر ہے تو کب اللہ کی عبادت کرے گا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر انسان کو صرف مال و دولت ہی دی جاتی تو نعمتوں میں مشغول ہو کر غرور و تکبر کی وجہ سے اللہ کی عبادت سے کنارہ کش ہو جاتا۔ اور اگر کنکال اور فقیر بنا دیا جاتا تو کبیدہ و خاطر ہو کر اللہ کی عبادت کرنے سے رک جاتا اور کہتا پھر تاک کہ جب اللہ نے مجھے دیایں تو میں کیسے عبادت کروں گا۔

حکمت :- ارادت بیچوں کے را از تحت شاہی فرود آردو یکے را در شکم ماہی نکودارد۔

ترجمہ :- خدا تعالیٰ کا حکم ایک کو بادشاہی تخت سے نیچے لاتا ہے اور ایک کو پھیلی سے پیٹ میں اتارے مال میں رکھتا ہے۔

بیت :- وقت سست خوش آں را کہ بود ذکر تو مونس و در خود بود اندر شکم حوت چو یونس

ترجمہ :- اس کا حال بڑا اچھا ہے تیرا ذکر جس کا مونس ہو۔ اگرچہ وہ یونس علیہ السلام کی طرح پھیلی کے پیٹ میں ہو۔
حل الفاظ و مطلب :- ارادت ارادہ کرنا۔ بچوں جس کی کوئی مثال نہ ہو۔ مراد باری تعالیٰ ہیں۔ فرو نیچے۔ آرد لاتا ہے۔ شکم پیٹ۔ مای پھیلی۔ نکو اچھا۔ زندہ۔ وارو داشتن سے فعل مضارع واحد غائب ارکھتا ہے۔ پہلے فقرہ میں صلح ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ کی طرف۔ یعنی سلیمان علیہ السلام چالیس دن تک تخت شاہی پر بیٹھ نہ سکے اس کے بدلے ایک جن حکمران ہو گیا تھا۔ اور دوسرے جملہ میں اشارہ ہے حضرت یونس علیہ السلام کے قصہ کی طرف کہ اپنے شہر سے نکل کر دریا میں کشتی پر سوار ہو گئے تھے جب کشتی غرق ہونے لگی تھی تو اس زمانہ کے دستور کے مطابق آپ کو کشتی سے باہر کر دیا گیا تھا اور آپ کو پھلی نکل گئی تھی۔
(حاشیہ گلستان مترجم مولانا عبد الباقی آسی) (پوری تفصیل تفسیر کی کتابوں میں ملاحظہ ہو) وقت رخ لفظ وقت کے مختلف معانی آتے ہیں۔ یہاں حالت کے معنی میں ہے۔ مونس رخ غمگسار۔ حوت پھلی۔ رخ جمع حیات۔

حکمت :- اگر تیغ قہر بر کشد نبی و ولی سر در کشد و اگر غمزہ لطف بکشد بدال را بہ
نیکال دور رسا ند۔

ترجمہ :- اگر وہ غصہ کی تلوار کھینچ لیں تو نبی اور ولی بھی سر جھکا لیں۔ اور اگر مہربانی کا اشارہ کر دیں تو بُرے لوگوں کو نیکیوں کے درجہ پر پہنچا دیں۔

قطعہ :- گر بہ محشر خطاب قہر کند انبیاء اچہ جائے معذرت است
پردہ از روئے لطف گو بردار کا شقیار امید مغفرت است

ترجمہ :- (۱) اگر میدان قیامت میں غصہ سے خطاب کریں۔ تو نبیوں کو بھی عذر کا کیا مقام ہے۔
(۲) کہہ دو کہ مہربانی کر کے پردہ اٹھا دے۔ تاکہ بد بختوں کو مغفرت کی امید ہو جائے۔
حل الفاظ و مطلب :- تیغ قہر مرکب اضافی ہے غصہ کی تلوار۔ بر کشد کھینچ لیں۔ نبی جمع انبیاء۔ ولی جمع اولیاء۔ اول کے معنی ہیں جو من جانب اللہ غیب کی خبر بتائے۔ ثانی کے معنی ہیں دوست۔ سر در کشد سر جھکا لیں۔ غمزہ اشارہ۔ محشر اسم ظرف ہے۔ جمع ہونے کی جگہ۔ خطاب قہر غصہ کا خطاب۔ معذرت عذر چاہنا۔ شقیاء رخ شقی کی جمع ہے۔ کم بخت۔ بُرا گنہگار۔ الحاصل اگر باری تعالیٰ محشر میں غصہ کر کے خطاب کریں۔ تو انبیاء و اولیاء بھی لرز جائیں۔ اور اگر وہ مہربانی کریں تو شیطان کو بھی رحمت کی امید ہو جائے۔

حکمت :- ہر کہ بتا دیب دنیا را و صواب بر نگیرد بتعذیب عقیقی گرفتار آید

وَلَنذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَذْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ۔

ترجمہ :- جو شخص دنیا کے ادب سکھانے سے سیدھی راہ اختیار نہیں کرتا وہ آخرت کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔
(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) البتہ ہم ان کو بڑے عذاب کے علاوہ ایک چھوٹا عذاب چکھاتے ہیں۔

فرد :- پندست خطاب مہتراں انگہ بند
چوں پند دہند نشوی بند نہند

ترجمہ :- بڑے لوگوں کا حکم (اولا) بصورت نصیحت کے ہوتا ہے پھر بصورت قید۔ جب وہ نصیحت کریں پھر توبہ
سے پھر قید رکھیں گے۔

پند :- نیک بختاں حکایت و امثال پیشیرگاں پند گیرند از اں پیش کہ پسیناں بواقعہ
او مثل زند و دزدان دست کوتاہ نکلند تا دست شان کوتاہ نکلند۔

ترجمہ :- نیک بخت لوگ اگلے لوگوں کے قصے اور کہاتوں سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ بعد کے
لوگ انکے قصہ کو ضرب المثل بنائیں۔ اور چور اپنا ہاتھ اس وقت تک نہیں روکتے جب تک کہ انکا ہاتھ کاٹ نہ جائے۔

قطعہ :- نرود مرغ سوئے دانہ فراز
چوں دگر مرغ بیند اندر بند
پند گیر از مصائب دگراں
تا نگیرند دیگران بتوچند

ترجمہ :- (۱) پرندہ دانے کی طرف نہیں جاتا۔ جب دوسرے پرندہ کو وہ قید میں دیکھتا ہے۔

(۲) دوسروں کی پریشانیوں سے نصیحت حاصل کر۔ تاکہ دوسرے تجھ سے نصیحت حاصل نہ کریں۔

حل الفاظ و مطلب :- تاویب ع ادب سکھانا۔ راہ صواب مرکب توصلی ہے۔ ٹھیک راستہ۔ تہذیب ع
عذاب دینا۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص دنیا کی تکلیف و مصیبت جھیل کر اس سے نیک راہ اختیار نہ کرے پھر وہ آخرت
کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔ چنانچہ باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَلَنذِيقَنَّهُم الْآيَةَ کہ ہم سرکشوں کو اس دنیا کی سختی کا
مزہ چکھا کر اس کے علاوہ آخرت میں بڑا عذاب دیں گے۔ فرد تنہا۔ خطاب مہتراں یہ مرکب اضافی ہے۔ بڑے
لوگوں کا خطاب کرنا۔ پند دہند نصیحت کرتے ہیں۔ نشوی توبہ سے۔ بند قید بند گرفتار کرتے ہیں۔ مطلب یہ
ہے کہ بڑے لوگوں کا دستور یہ ہے کہ جب کسی کو کوئی ناہائستہ حرکت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اولاً نصیحت کرتے
ہیں پھر اگر کوئی اس کی نصیحت نہ سنے تو سختی سے کام لیتے ہیں اور اس کو قید میں گرفتار کر دیتے ہیں۔ نیک بختاں نیک
لوگ۔ امثال ع کہانی، کہات۔ مثل کی جمع ہے۔ پیشیرگاں پہلے زمانہ کے لوگ۔ پسیناں بعد میں آنے والے
لوگ۔ مثل زند حکایت کے طور پر بیان کریں۔ مطلب یہ ہے کہ نیک بخت لوگ گذرے ہوئے لوگوں کے
واقعات اور کہاتوں کو سن کر نصیحت حاصل کرتے ہیں اور اس کام سے پرہیز کرتے ہیں جس کا انجام بُرا ہے۔ اور چور
اپنی حرکت سے اس وقت تک باز نہیں آتا جب تک کہ اس کا ہاتھ کاٹ نہ دیا جائے۔ فراز سامنے آگے۔ دگر

شرح: دوسرا پوندہ۔ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی پوندہ دوسرے پوندہ کو قید یعنی جال میں گرفتار دیکھتا ہے تو دوسرے کی طرف قدم نہیں بڑھاتا تاکہ وہ بھی اس مصیبت میں پھنس نہ جائے۔ پند گیر تو نصیحت حاصل کر۔

مطلب یہ ہے کہ جب کوئی انسان ایسا ہو کہ دوسرے کے واقعات کو دیکھ کر نصیحت حاصل نہیں کرتا تو ایسا حشر ایسا ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ اس کے حال کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ کہ بھائی فلاں آدمی اس مصیبت میں گرفتار ہے فلاں کارن (سبب) کی وجہ سے لہذا ہمیں چاہئے کہ ایسا کام نہ کریں تاکہ ہم بھی اس میں گرفتار نہ ہو جائیں۔

حکمت:۔ آل را کہ گوش ارادت کراں آفریدہ اند چوں کند کہ بشنود و آل را کہ کند سعادت می برویہ کند کہ نرود۔

ترجمہ:۔ وہ شخص جس کے عقیدت کے کان بہرے پیدا کئے گئے ہیں تو وہ سننے کی کیا ترکیب اختیار کر سکتا ہے۔ اور وہ شخص جس کو مرضی الہی کی کند لے جاتی ہے وہ نہ جائے تو کیا کرے۔

قطعہ:۔ شب تار یک دوستانِ خدای می بتاید چو روزِ خشنده
وہیں سعادت بزورِ بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ترجمہ:۔ خدا کے دوستوں کی اندھیری رات بھی روشن دن کی طرح چمکدار ہوتی ہے۔
(۲) اور یہ سعادت اپنے زورِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک عطا کرنے والا خدا عطا نہ کرے۔

رباعی:۔ از تو بکہ نالم کہ دگرد اور نیست وز دست تو ہیچ دست بالا تر نیست
آں را کہ تورہ وہی کسے گم نکند و اں را کہ تو گم کنی کسے رہبر نیست

ترجمہ:۔ (۱) تیری فریاد کس سے کروں اس لئے کہ کوئی دوسرا حاکم نہیں ہے۔ اور تیری طاقت سے زیادہ کوئی طاقت نہیں ہے۔

(۲) جس شخص کو تو راستہ بتا دے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسکو تو گمراہ کر دے اسکو کوئی راستہ نہیں بتا سکتا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ گوش ارادت مرکب اضافی ہے۔ عقیدت کے کان۔ کراں ف بہرے۔ آفریدہ اند پیدا کئے گئے ہیں۔ سعادت ع نیک بخشی۔ می برد لیجاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے دل کے کان بہرے بنا دیئے ہیں اور اس کے دل میں صلاحیت پیدا نہیں فرمائی وہ کسی کی نصیحت کس طرح سن سکتا ہے۔ اور باری تعالیٰ جس کے گلے میں سعادت کی کند ڈال کر کھینچتے ہیں وہ کس طرح نیکی کی طرف نہ جائیگا۔ یعنی وہ نیکی اختیار کرنے پر مجبور ہے۔ شب تار یک اندھیری رات۔ دوستانِ خدائے مرکب اضافی ہے۔ خدا کے دوست۔ می بتاید چمکتے ہیں۔ درخشنده روشن۔ وہیں سعادت اور یہ نیک بخشی یعنی خدا کی دوستی۔ بزورِ بازو نیست بازو کی قوت سے حاصل نہیں ہوتی ہے۔ بخشندہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ بخشنے والا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ

راہوں کی اندھیری رات بھی نیکدار ہوتی ہے اور یہ مرتبہ یعنی اللہ کی دوستی اور مرتبہ وہ عادت قوت بازو سے حاصل نہیں ہوتی۔ جب تک خداوند قدوس کی ذات وہ مرتبہ عطا نہ کرے۔ یعنی ریاضت و عبادت اگرچہ اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے لیکن جب تک خدا تعالیٰ کسی کی اس راہ میں امداد نہ فرمائیں اور توفیق طاعت عطا نہ فرمائیں۔ تو آدمی راہِ سلوک میں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا سکتا۔ از تو بکہ تالم تیرنی فریاد کس سے کروں۔ داور حاکم۔ مالک۔ رہ دہی ہدایت دے۔ رہبر رہنما۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ چونکہ کوئی حاکم ہے ہی نہیں اس لئے۔ دہی بھی اسی سے طلب کی جا رہی ہے۔ خداوند قدوس جس کو ہدایت دیدے کوئی بھی ہر طاقت (مضبوط طاقت) اس کو راہِ راست سے بہکا نہیں سکتی اور جس کو ہدایت نہ دے کوئی شخص اس کو صحیح راستہ دکھا نہیں سکتا۔

حکمت :- گدائے نیک انجام بہ از بادشاہ نافر جام۔

ترجمہ :- وہ فقیر جس کا انجام اچھا ہو۔ بد انجام بادشاہ سے بہتر ہے۔

بیت :- غمے کز پیش شادمانی بری بہ از شادائے کز پیش غم خوری

ترجمہ :- وہ غم جس کے بعد تجھے خوشی حاصل ہو۔ وہ اس خوشی سے بہتر ہے کہ جس کے بعد تو غمگین ہو۔

حل الفاظ و مطلب :- نیک انجام جس کا انجام اچھا ہو۔ بہ بہتر ہے۔ نافر جام ناعاقبت۔ انجام سے نا آشنا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ فقیر جس کا انجام اچھا ہو یعنی اس کا خاتمہ ایمان پر ہو جائے اور آخرت درست ہو جائے اس بادشاہ سے بہتر ہے جس کا انجام خراب ہو جائے یعنی ایمان پر خاتمہ نہ ہو اور آخرت خراب ہو جائے۔ شادمانی خوشی۔ غمے غم، رنج۔ غم خوری غم اٹھانا پڑے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر حزن و املال کے بعد فرحت حاصل ہو تو یہ غم اس خوشی سے بہتر ہے جس کے بعد رنج و غم اٹھانا پڑے۔

حکمت :- زمیں را از آسماں نثارست و آسماں را از زمین غبار کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ۔

ترجمہ :- زمین کو آسمان سے باران رحمت ملتی ہے اور آسمان کو زمین سے غبار ملتا ہے۔ ہر برتن سے وہی چیز نکلتی ہے جو اس میں ہوتی ہے۔

فرد - گرت خوئے من آمد ناسز اوار تو خوئے نیک خویش از دست مگذار

ترجمہ :- اگر تجھ کو میری عادت نامناسب معلوم ہو، تو اپنی اچھی عادت کو ہاتھ سے مت چھوڑ۔

حل الفاظ و مطلب :- آسماں نثار است وہ آسماں جو زمین پر بارش برساتا ہے۔ کُلُّ اِنَاءٍ ہر برتن سے وہی چیز نکلتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔ یعنی جس کے پاس جو چیز ہوگی وہ دوسرے میں وہی اثر کرے گی۔ ترش باب تفعیل سے ہے۔ نکلتا ہے۔ اِنَاءٌ برتن۔ جمع آیہ۔ بمافیہ میں ما موصول یا موصوفہ ہے۔ وہ چیز جو اس میں ہے۔ گرت اگر تھکو۔ خوئے من میری عادت۔ ناسز اوار نامناسب۔ تو حرف جزائے ہے۔ اس لفظ کو مجہول پڑھا

جائے نہ کہ معروف۔ مگذار مت چھوڑ۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تیرے ساتھ کوئی بُرائی کا معاملہ کرے تو اس کا خیال نہ کر اور اسکے ساتھ بُرائی نہ کر بلکہ اپنی طرف سے اس کے ساتھ نیکی کا معاملہ کر۔

حکمت:- خداوند تبارک و تعالیٰ می بیند وی پوشد و ہمسایہ نمی بیند و میخروشد۔

ترجمہ:- خداوند بزرگ و برتر دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے۔ اور پڑوسی نہیں دیکھتا ہے اور شور مچاتا ہے۔

بیت:- نعوذ باللہ اگر خلق غیب داں بودے کسے بحال خود از دست کس نپا سودے

ترجمہ:- خدا کی پناہ اگر مخلوق غیب داں ہوتی۔ تو کوئی اپنے حال میں کسی کے ہاتھ سے آرام نہ پاتا۔

حل الفاظ و مطلب:- خداوند اللہ تعالیٰ می بیند ہر چیز دیکھتا ہے۔ وی پوشد اور چھپاتا ہے۔ ہمسایہ ف

پڑوسی۔ نمی بیند نہیں دیکھتا ہے۔ می خروشد خروشدن سے فعل حال ہے شور مچاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خداوند

قدوس ساری چیزیں دیکھتا ہے اور تمام لوگوں کے غیب پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اور انسان کچھ بھی نہیں دیکھتا۔ اس کے

باوجود شور مچاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس نے فلاں بُرائی کی ہے۔ نعوذ باللہ اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ غیب پوشد۔

بودے واحد غائب ماضی تمنائی، ہوتے۔ بحال خود مرکب اضافی ہے۔ اپنے حال سے۔ از دست کس کسی

کے ہاتھ سے۔ سودے فائدہ۔ آرام۔ راحت۔ چین و سکون۔ مطلب یہ ہے کہ اگر مخلوق کو غیب کی خبر ہوتی تو

کوئی انسان کسی کے ہاتھ سے چین نہیں پاتا۔ معلوم ہوا کہ غیب کا علم صرف خداوند قدوس کو ہے۔

حکمت:- زراز معدن بکان کندن بدر آید از دست بخیل بجاں کندن۔

ترجمہ:- سونا کان سے کان کھودنے پر باہر نکلتا ہے۔ اور بخیل کے ہاتھ سے جان نکلنے پر۔

قطعہ:- دوناں نخورند گوش دارند گویند امید بہ کہ خورده

روزے بنی بکام دشمن زرماندہ و خاکسار مردہ

ترجمہ:- (۱) کہنے نہیں کھاتے ہیں اور محفوظ رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کھا لینے سے (کھانے کی) امید بہتر ہے۔

(۲) ایک روز تو دشمنوں کی آرزو کے مطابق یہ دیکھے گا کہ سونا رکھارہ گیا اور غریب مر گیا۔

حل الفاظ:- معدن قدرتی کان۔ کندن کھودنا۔ بدر آید نکل آتا ہے۔ بجاں کندن جان مار ڈالنا۔ مطلب

یہ ہے کہ اگر زمین کے اندر خزانے ہوں تو کھودنے ہی سے حاصل ہوں گے بغیر کھودے ہاتھ نہیں آسکتے۔ اور

بخیل کے ہاتھ سے مال اس وقت نکلتا ہے جب کہ وہ مر جائے۔ دوناں ف دون کی جمع ہے۔ کہنے لوگ۔ اس سے

مراد بخیل ہے۔ خورده اسم مفعول کا صیغہ ہے کھایا ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ کہنے لوگ اپنے مالدار ہونے کی تعریف

سننے کے متمنی رہتے ہیں۔ اس لئے مال بچا بچا کر رکھتے ہیں کھاتے نہیں اور کہتے ہیں کہ صرف کھانے کی امید کر لینا

ہی کھا لینے سے بہتر ہے۔ کام مقصود۔ زرماندہ سونا رکھارہ گیا۔ خاکسار مراد ذلیل ہے۔ مردہ مر گیا۔ مطلب یہ

ہے کہ دشمن کی تمنا ہوتی ہے کہ یہ مال والا مر جاتا تو میں اس کے سارے مال پر قابض ہو جاتا۔ تو ایک دن ایسا آئے جاکہ اس بخیل ذلیل کا مال باقی رہ جائے گا اور وہ مر جائے گا۔ اور دشمن کی آرزو حاصل ہو جائیگی۔

حکمت :- ہر کہ برزیر دستاں نہ بخشاید بجور زبردستاں گرفتار آید۔

ترجمہ :- جو شخص غریبوں پر بخشش نہیں کرتا ہے وہ ظالموں کے ہاتھ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

مثنوی :- نہ ہر بازو کہ دروے قوت ہست بمردی عاجزاں را بشکند دست
ضعیفاں را مکن بردل گزندے کہ در مانی بجور زور مندے

ترجمہ :- (۱) ایسا نہیں کہ ہر وہ بازو جس میں زور ہو۔ وہ مردانگی سے عاجزوں کا ہاتھ توڑ دے۔

(۲) کمزوروں کے دل پر کوئی تکلیف (کانشانہ) مت کر کہ تو کسی زبردست کے ظلم سے عاجز ہو جائیگا۔

حل الفاظ و مطلب :- زیر دستاں کمزور۔ زبردستاں ظالم لوگ۔ قوت ع طاقت۔ بمردی مردانگی۔ بشکند شکستن سے توڑ دیتا ہے۔ گزندے تکلیف پہنچائے۔ در مانی عاجز رہ جاتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جس کے اندر طاقت ہو اگر وہ اس کی وجہ سے کسی غریب و کمزور پر ظلم کرے تو وہ بھی کسی دوسرے زبردست ظالم کے ہاتھ میں گرفتار ہو جائیگا۔

حکایت :- درویشے بمناجات در میگفت یارب بر بد اں رحمت کن کہ برینکاں
خود رحمت کردہ کہ مرایشاں را نیک آفریدہ۔

ترجمہ :- ایک اللہ والا فقیر دعائے مانگنے میں یہ کہہ رہا تھا۔ اے پروردگار بڑے لوگوں پر رحم کر اس لئے کہ تو نے
نیکوں کے اوپر رحم فرمایا ہے۔ کیونکہ ان کو (آپ نے) نیک پیدا کیا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- مناجات ع شریکوشیاں۔ چپکے چپکے دعائیں مانگنا۔ حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک فقیر یہ
دعا کر رہا تھا کہ اے خداوند قدوس بڑے لوگوں پر رحم کر۔ رہی بات نیکوں کی تو آپ تو ان کو نیک پیدا ہی کئے ہیں۔

حکمت :- عاقل چوں خلاف در میاں آید مجید و چوں صلح بیند لنگر بہند کہ آنجا

سلامت بر کنار ست و اینجا حلاوت در میاں۔

ترجمہ :- جب درمیان میں لڑائی ہونے لگتی ہے تو عقلمند چل دیتا ہے اور جب صلح و دوستی دیکھتا ہے۔ تو ٹھہر جاتا
ہے اس لئے کہ وہاں سلامتی کنارہ پر رہنے میں ہے۔ اور یہاں مز اور میان میں رہنے میں ہے۔

حل الفاظ و مطلب :- عاقل ع باب ضرب سے اسم فاعل کا صیغہ ہے مجید اور۔ خلاف اختلاف۔ مجید
معین و جیدین سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ کودتا ہے، چل دیتا ہے۔ لنگر ٹھہرنا۔ سلامت ع محفوظ۔ حلاوت
ع چاشنی، شیرینی۔ (مطلب ظاہر ہے)

حکمت :- مقام اسے شش میباید و لیکن سہ یک برمی آید۔

ترجمہ :- جواری کو تین اور چھ چائے مگر تین اور ایک کا داؤ نکل آتا ہے۔

بیت :- ہزار بار چر اگاہ خوشتر از میدان ولیک اسپ ندارد بدست خویش عیناں

ترجمہ :- ہزار درجہ چر اگاہ میدان سے ابھی ہے۔ مگر گھوڑا باگ اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا۔

حل الفاظ و مطلب :- مقام ع باب مفاعلت سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، جو اکیلے والا۔ سہ شش چور میں جیتنے کی ایک خاص چال۔ سہ یک ہارنے کی چال۔ میدان جہاں گھوڑے دوڑائے جائیں۔ ہزار بار چر درجہ۔ بدست خویش مرکب اضافی ہے۔ اپنا ہاتھ۔ عیناں ع لگام۔ باگ۔ مطلب یہ ہے کہ جواری تین اور چھ یعنی اٹھارہ کا پانسہ چاہتا ہے تاکہ وہ چور میں جیت جائے۔ تین اور ایک یعنی تین اکا نے نہیں چاہتا۔ کیونکہ اس میں بازی ہار جاتا ہے۔ بیت کا حاصل یہ ہے کہ گھوڑا کو گھوڑ دوڑ کے میدان کے مقابلہ میں چر اگاہ ہزاروں گنا بہتر ہے لیکن چونکہ باگ اسکے ہاتھ میں نہیں ہوتا بلکہ مالک کے قبضے میں ہوتا ہے اسلئے وہ میدان میں جانے پر مجبور ہے۔

حکایت :- اول کسے کہ عکلم بر جامہ کرد و انگشتری در دست چپ جمشید بود گفتندش

چرا زینت بچپ دادی کہ فضیلت راست راست گفت راست راست زینت راستی تمام ست۔

ترجمہ :- پہلی بار جس کسی نے کپڑے پر نقش و نگار ایجاد کئے اور انگوٹھی بائیں ہاتھ میں پہنی (وہ) جمشید بادشاہ تھا۔ اس سے لوگوں نے پوچھا کہ تو نے بایاں ہاتھ کو زینت کیوں دی کیونکہ فضیلت دائیں ہاتھ کو ہے۔ اس نے کہا سیدھے ہاتھ کو سیدھا ہونے کی زینت کافی ہے۔

قطعہ :- فریدون گفت نقاشان چین را کہ پیرامون خرگاہش بدوزند

بداں رانیک داراے مرد ہشار کہ نیکاں خود بزرگ و نیک روزند

ترجمہ :- (۱) فریدون بادشاہ نے چین کے نقاشوں سے کہا، کہ وہ اس کے خیمے کے گرد اگر نقش و نگار بنادیں۔

(۲) اے ہوشیار آدمی بدوں (بروں) کو اچھا رکھ۔ کہ اچھے خود ہی بزرگ اور نیک ہیں۔

حل الفاظ و مطلب :- اول سب سے پہلی بار۔ عکلم ع عین اور لام کے فتوے کے ساتھ نقش و نگار۔ جامہ کپڑا۔ انگشتری ف انگوٹھی۔ دست چپ مرکب تو صلی ہے۔ بایاں ہاتھ۔ جمشید ایک بہت بڑے بادشاہ کا نام ہے۔ راست راست مرکب تو صلی ہے دایاں ہاتھ۔ پیرامون جوانب و اطراف۔ خرگاہ بہت بڑا خیمہ۔ سلاطین اور امراء کا خیمہ۔ سب سے پہلی بار جمشید بادشاہ نے کپڑوں پر نقش و نگار کا ایجاد کیا۔ اور اول انگوٹھی بائیں ہاتھ میں اسی نے پہنی۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ جب فضیلت دایاں ہاتھ کو ثابت ہے تو آپ نے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہن کر اس کو کیوں زیب و زینت دی اور دایاں کو کیوں محروم کر دیا۔ تو جمشید بادشاہ نے جواب دیا کہ سنو۔

وایاں ہاتھ تو خود بخود افضل ہے اور یہ افضل ہونا اس کی زینت کے لئے کافی ہے۔ لیکن بایاں ہاتھ چونکہ غیر افضل ہے اسلئے اس کی زینت کیلئے انگوٹھی پہننے کی ضرورت ہے اسی وجہ سے میں نے بائیں ہاتھ کو زینت دی ہے۔

حکایت:- بزرگے را پر سید ند کہ چندیں فضیلت کہ دست راست راست خاتم
درا نگشت چپ چرامی کنند گفت ندانی کہ اہل فضیلت ہمیشہ محروم باشند۔

ترجمہ:- ایک بزرگ سے لوگوں نے پوچھا کہ جب اتنی فضیلت دہنے ہاتھ کو حاصل ہے (پھر) انگوٹھی بائیں ہاتھ میں کیوں پہنتے ہیں، اس نے جواب دیا کیا تو نہیں جانتا کہ اہل فضیلت ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔

شعر:- آنکہ حظ آفرید و روزی سخت یا فضیلت ہی دہد یا بخت

ترجمہ:- وہ ذات جس نے نصیب پیدا کیا اور سخت روزی دہا تو فضیلت دیتا ہے یا نصیب۔
حل الفاظ و مطلب:- چندیں اتنی۔ خاتم انگوٹھی۔ جمع خواتم۔ ندانی تو نہیں جانتا۔ مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے ایک بزرگ سے معلوم کیا کہ حضرت یہ تو حقیقت ہے کہ فضیلت دائیں ہاتھ کو ہے نہ کہ بائیں کو تو پھر انگوٹھی بائیں ہاتھ کی انگلی میں کیوں پہنتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تجھے اتنی بات معلوم نہیں کہ اہل فضیلت ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔ اسی لئے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جاتی ہے۔ آفرید آفریدن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق۔ جس نے پیدا کیا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑے منصف ہیں وہ کسی کو دنیا میں روزی اور نصیب عطا فرماتا ہے۔ اور کسی کو علم و فضل کی دولت سے مالا مال کر دیتا ہے۔ کسی کو دولت عقلمانی دیتے ہیں یعنی فضیلت اور کسی کو دولت دنیا یعنی روزی وغیرہ ایسا کم ہوتا ہے کہ فضل اور نصیب دونوں ایک جگہ جمع ہو جائیں۔

حکمت:- نصیحت پادشاہاں مسلم کے راست کہ بیم سر نہ دار دیا امید زر۔

ترجمہ:- بادشاہ کو نصیحت کرنے کا حق اس آدمی کو ہے جو سر کا خوف نہ رکھتا ہو اور روئے پیسے کی امید نہ رکھتا ہو۔

مثنوی:- موجد چہ در پائے ریزی زرش چہ شمشیر ہندی نہی بر سرش
امید و ہراسش نباشد ز کس برین ست بنیاد تو حید و بس

ترجمہ:- (۱) خدا پرست کے قدموں پر اگرچہ تو سونا بکھیر دے۔ یا اس کے سر پر تلوار ہندی رکھ دے۔
(۲) اس کو ڈر اور امید کسی سے نہ ہوگی۔ اور اسی پر تو حید کی بنیاد ہے اور بس۔

حل الفاظ و مطلب:- موجد باب تفعیل سے اسم فاعل کا مینہ ہے۔ خدا کو ایک جان کر اسی پر بھروسہ کرنے والا۔ ریزی رینختن، ریزیدن۔ سے واحد حاضر فعل مضارع ہے، بکھیرنا۔ زرش اس کا سونا۔ شمشیر ہندی ہندی تلوار جو کانٹے میں بہت مشہور ہے۔ نہی نہادن سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ تو رکھے۔ ہر اس خوف و ڈر۔ بریں ست یہ اصل میں بریں است تھا وزن شعری کی بناء پر ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اس کے

معنی ہیں اسی پر ہے۔ توحید کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ خدا کے سوا کسی سے بھی خوف نہ کرے۔

حکمت :- شاہ از بہر دفع ستمکاران ست دشمنہ برائے خونخواران و قاضی مصلحت جوئے طراران ہرگز دو خصم بحق راضی نرودند پیش قاضی۔

ترجمہ :- بادشاہ ظالموں کو (ظلم سے) روکنے کے لئے ہے۔ اور کوتوال خونخوار کا خون پینے کے لئے۔ اور قاضی جیب تراشوں کی دوستی کے لئے ہے۔ ہرگز دو مخالف حق پر راضی قاضی کے سامنے نہ جاویں گے۔

قطعہ :- چوں حق معائنہ دانی کہ می باید داد بلطف بہ کہ بجنگ آوری و دستگی خراج اگر نگزارد کسے بہ طیب نفس قہر از وستاند و مزد و سرہنگی

ترجمہ :- (۱) جب حق کے متعلق تو جانتا ہے کہ دینا پڑے گا تو لڑائی اور رنجیدگی کے مقابلے میں نرمی سے دینا بہتر ہے۔ (۲) اگر کوئی شخص سرکاری محصول خوش دلی سے ادا نہیں کرے گا۔ تو سپاہی اس سے مع جرمانہ زبردستی وصول کر لیں گے۔

حل الفاظ و مطلب :- دفع ع باب فتح سے روکنہ۔ ستمکاران ف ستمگر کی جمع ہے۔ ظلم کرنے والے۔ شخہ ع کوتوال۔ شہر کا محافظ۔ کھیت کا نگراں۔ خونخواران خون پینے والے یعنی قاتل۔ قاضی ع فیصلہ کرنے والا۔ مستحق سلجھانے والا۔ طراران ع مکار۔ دغا باز۔ چالاک۔ جیب تراش۔ خصم مد مقابل۔ نرودند نہیں جائیں گے۔ قاضی کو اسی وجہ سے مقرر کیا گیا ہے تاکہ حق و ناحق کو دیکھ کر فیصلہ کریں۔ دو خصم جو اپنے اپنے حق پر راضی ہوں۔ ان کو قاضی کے یہاں معاملہ دائر کرنے کی ضرورت نہیں۔ بادشاہ اس وجہ سے ہے تاکہ ظالم اور نساہی کو ظلم سے روکے۔ اور کوتوال پولیس اس وجہ سے مقرر کی جاتی ہے تاکہ قاتل اور ڈاکو کو پکڑ کر جیل میں داخل کرے یا اس کو قتل کرے۔ معائنہ ع ملاحظہ۔ جانچ پڑتال۔ اپنی آنکھوں سے دیکھنا۔ لطف مہربانی۔ جنگ آوری۔ تو لڑائی کرے۔ دل تنگی رنجیدہ دل۔ خراج ع زمین کا محصول۔ مالگواہری۔ بہ طیب نفس خوش دلی سے۔ قہر زبردستی۔ مزد میم کے ضمہ اور دال کے سکون کے ساتھ۔ مزدوری۔ اجرت۔ طلب۔ تنخواہ۔ صلہ۔ بدلہ۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص خوش دلی سے سرکاری محصول ادا نہ کرے گا تو سپاہی حضرات اس کو زبردستی اس سے وصول کر لیں گے اور مزید بطور جرمانہ اپنی مزدوری کا پیسہ بھی لیں گے۔

حکمت :- ہمہ کس را دنداں بر شش کند گرد و مگر قاضیاں را کہ بشیرینی۔

ترجمہ :- سب آدمیوں کے دانت کھٹائی سے کند ہوتے ہیں مگر قاضیوں کے منھائی سے۔

شعر :- قاضی کہ بر شوت بخوردنخ خیار ثابت کند از بہر تو صد خرپزہ زار

ترجمہ :- جو قاضی رشوت میں پانچ گلیاں کھالے۔ تو وہ تیرے لئے سو خرپوزے کے کھیت ثابت کر دے گا۔

حل الفاظ و مطلب :- ہمہ کس را سب کے۔ دندان ف دانت۔ بزش کھٹائی تے۔ کند گردو کھنڈے ہو جاتے ہیں۔ دانت کی تیزی ختم ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ قاضی صاحب کی تیزی اور سختی اور عدل و انصاف پسندی حقوق کے اندر مساوات و برابری رشوت سے ختم ہو جاتی ہے۔ اگر قاضی کو کوئی چند پیسے رشوت میں دیدے تو قاضی اس کو دوسرے کا مال کھانے کی اجازت دیدیتا ہے۔ اور دوسرے کے سامان کا اس کیلئے فیصلہ کر دیتا ہے۔

حکمت :- قبحہ پیر از نابکاری چہ کند کہ تو بہ نکند و شخنہ معزول از مردم آزاری۔

ترجمہ :- بوڑھی رنڈی بڑھاپے میں اگر زنا سے تو بہ نہ کرے تو کیا کرے۔ اور معزول شدہ کو توال لوگوں کے دل آزاری سے تو بہ نہ کرے تو کیا کرے۔

بیت :- جوان گوشہ نشین شیر مرد راہ خداست کہ پیر خود نتواند ز گوشہ بر خاست

ترجمہ :- جوان گوشہ نشین راہ خدا کا شیر ہے۔ اس لئے کہ بوڑھا خود ہی گوشہ سے نہیں اٹھ سکتا۔ فرد : جوان سخت پے باید کہ از شہوت پرہیزد کہ پیر سست و رغبت را خود آلت بر نمیخیزد ترجمہ :- مضبوط جوان کو چاہئے کہ شہوت سے پرہیز کرے۔ اس لئے کہ وہ بوڑھا جس کی رغبت سے ہو چکی ہے خود ہی اس کا آلہ اٹھ نہیں سکتا۔

حل الفاظ و مطلب :- قبحہ کھوسٹ رنڈی۔ معزول رع باب ضرب سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ (جسے نوکری سے الگ کر دیا گیا۔) مردم آزاری لوگوں کو ستانے والا۔ جوان سخت پے وہ جوان جس کے پٹھے مضبوط ہوں۔ آلت بر نمی خیزد عضو مخصوص کھڑا نہیں ہوتا۔ پیر سست و رغبت وہ بوڑھا جس کی شہوت کم ہو گئی ہو۔ مطلب یہ ہے کہ بوڑھا جب ایسا کمزور ہو جائے کہ دوسرے کی مدد کے بغیر اپنی جگہ سے اٹھنے کے قابل نہ ہو۔ اس وقت اگر وہ گوشہ نشینی اختیار کرے تو یہ قابل تعریف نہیں ہاں اگر مضبوط جوان اپنی خواہشات کو روک کر عبادت کے لئے گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے تو یہ بڑا اکمال ہے۔

حکمت :- حکیمے مامور را پر سیدند کہ درختاں را کہ خداے عز و جل آفریدہ است

و بردمند پیچ یک را آزاد خواندہ اند مگر سروراکہ ثمرہ ندارد گوئی دریں چہ حکمت ست گفت ہر یکے را دخلے معین ہست بوقتے معلوم گہے بوجود آں تازہ اندوگا ہے بعدم آں پڑمردہ دوسر را پیچ ازیں نیست وہمہ وقت خوش ست و اینست صفت آزادگاں

ترجمہ :- ایک مشہور حکیم سے لوگوں نے پوچھا کہ خدائے بزرگ و برتر نے ہزاروں درخت بلند اور پھلدار پیدا کئے ہیں۔ اور کسی کو آزاد نہیں کہا ہے۔ مگر سروراکہ اس لئے کہ اس میں پھل نہیں آتا۔ آپ بتائیے کہ اس میں کیا حکمت ہے۔ اس حکیم نے جواب دیا کہ ہر ایک کی ایک وقت معلوم پر مقررہ آمدنی ہے کبھی اس آمدنی کے ملنے پر

تازہ ہیں اور کبھی اس کے نہ ہونے پر مرتجہائے ہوئے۔ اور سروں کو ان میں سے کسی سے (واسطہ) نہیں، اور ہر وقت خوش و خرم ہے اور یہی آزاد لوگوں کی شان ہے۔

قطعہ :- بریں کہ میگذرد دل منہ کہ دجلہ بے پس از خلیفہ بخوابد گذشت در بغداد
گرت زد دست بر آید چو نخل باش کریم ورت زد دست نیاید چو سرو باش آزاد

ترجمہ :- (۱) جو چیز گذر رہی ہے اس پر دل مت رکھ اس لئے کہ دجلہ بہت مدت تک خلیفہ ہارون رشید کے بعد بغداد سے گذر رہا ہے گا۔

(۲) اگر تجھ سے ہو سکے تو کھجور کے درخت کی طرح کریم ہو جا۔ اور اگر تجھ سے نہ ہو سکے تو سرو کی طرح آزاد رہ۔
حل الفاظ و مطلب :- نامور مشہور۔ آفریدہ است ماضی قریب۔ پیدا کیا گیا ہے۔ بردمند پھل دار۔ پچ
کے را آزاد خوانندہ اند کسی ایک کو آزاد نہیں کہا جاتا ہے۔ دغلے معین مرکب تو صافی ہے۔ معنی ہیں۔ مقررہ
آمدنی۔ گئے کبھی۔ سرو ف ایک مشہور درخت جو سیدھا مخروطی شکل کا ہوتا ہے۔ پچ ازیں نیست یعنی سرو کو
ان کی پابندی نہیں نہ پھل آنے سے تازہ ہوتا ہے اور نہ بے پھل ہونے سے پژمرده۔ ہمہ وقت خوش بلکہ سرو
ہر وقت خوش رہتا ہے۔ دل منہ دل مت لگا۔ منہ نہاد ان سے نمی حاضر ہے۔ مت رکھ۔ دجلہ ملک عراق کے
شہر بغداد کا مشہور دریا ہے۔ خلیفہ مراد خلیفہ بنی عباس ہیں۔ جیسے ہارون رشید وغیرہ۔ نخل ع کھجور۔ کریم ع
بزرگ، نخی۔ چوں سرو باش آزاد سرو کی طرح آزاد رہ۔

مطلب :- لوگوں نے ایک مشہور و معروف حکیم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہزاروں درخت بلند اور پھل دار پیدا
کئے ہیں اور کسی کو آزاد نہیں کہا ہے۔ صرف سرو کو آزاد کہا ہے آپ بتائیے کہ سرو کو آزاد کہنے میں کیا حکمت ہے۔ اس
حکیم نے جواب دیا کہ ہر ایک درخت پر پھل کا آنا متعین ہے اور اس کے آنے کا وقت سب کو معلوم ہے کبھی پھل
پھول آنے سے درخت تروتازہ ہوتا ہے اور کبھی ان ہی مذکورہ چیزوں کے نہ ہونے کی وجہ سے پژمرده ہوتا ہے اور
سرو ایسا درخت ہے جسکے اندر ان میں سے کچھ نہیں ہے۔ نہ کبھی پھل آنے سے تازہ ہوتا ہے اور نہ بے پھل ہونے
سے مرجھاتا ہے۔ بلکہ ہر وقت سرسبز اور خوش رہتا ہے۔ نہ ایام بہار کا اس پر کوئی خاص اثر ہوتا ہے نہ موسم خزاں کا اور
آزادوں کی صفت یہی ہے کہ نہ ساد ان سوکھے نہ بھاؤ ہرے۔ (بہار ستاں) اسی لئے اس کو آزاد کہا ہے۔

حکمت دو کس مردند و تحسرت بردند یکے آنکہ داشت و نخورد و دیگر آنکہ دانست و نکرد۔

ترجمہ :- دو آدمی مر گئے اور حسرت لے گئے۔ ایک وہ شخص جس نے مال جمع کیا اور نہیں کھایا۔ دوسرا وہ شخص
جس نے جانا اور اس پر عمل نہیں کیا۔

قطعہ :- کس نہ بیند بخیل فاضل را کہ نہ در عیب گفتش باشد

ور کریمے دو صد گنہ دارد کر مش عیبا فرد پوشد

ترجمہ :- (۱) تو فاضل بخیل کے متعلق کسی کو نہ دیکھے گا۔ جو اس کے عیوب بیان کرنے کی کوشش نہ کرے۔
 (۲) اور اگر کوئی غی ہے اور وہ دو سو عیب رکھتا ہے تو اس کی سخاوت عیبوں کو چھپالے گی۔
 حل الفاظ و مطلب :- مردند مردن سے جمع غائب کا صیغہ ہیں۔ مر گئے۔ تحنر باب تفعیل کا مصدر ہے۔
 حسرت، ارمان۔ داشت جس نے رکھا۔ دانست جانا۔ مطلب یہ ہے کہ دو آدمی کے دل سے کبھی بھی ارمان و حسرت نہیں نکلتی۔ (۱) ایک وہ شخص جس نے بہت محنت اور مشقت سے مال جمع کر کے رکھا لیکن نہ خود ہی کھایا اور نہ دوسروں کو کھلایا۔ (۲) اور دوسرا وہ شخص جس نے علم سیکھا اور اس پر عمل نہیں کیا۔ کس نہ بند کسی کو تو نہیں دیکھے گا۔ کریمے کوئی کریم۔ دو صد دو سو۔ عیبا عیب کی جمع ہے۔ فرد پوشد چھپاتا ہے۔ ختم کرتا ہے۔
 مطلب یہ ہے کہ بخیل کے بخل اور اس کی عیب جوئی ہر ایک کرتے ہیں۔ کہ فلاں بہت بخیل ہے اور اگر کوئی کریم اور نئی آدمی ہو اور دوسرا ایسا اپنے اندر رکھتا ہو تو اس کے کرم کا غلبہ لوگوں پر ایسا ہوتا ہے کہ اس کی بُرائی کی طرف کسی کی نظر نہیں جاتی۔



﴿خاتمة الكتاب﴾

تمام شد کتاب گلستان واللہ المستعان بتوفیق باری عز اسمہ دریں جملہ چنانکہ
 رسم مؤلفان ست از شعر متقدماں تلفیقے نرفت۔

ترجمہ :- گلستان نامی کتاب پوری ہو گئی اور خداوند قدوس ہی سے مدد طلب کی گئی ہے۔ باری عز اسمہ کی توفیق سے۔ اس پوری کتاب میں جیسا کہ مصنفین و مؤلفین کا دستور ہیکہ اپنی کتاب میں پہلے لوگوں کے اشعار بطور تفسیر و تمثیل کے لاتے ہیں میں نہیں لایا۔

بیت :- کہن خرقہ خویش پیراستن بہ از جامہ عاریت خواستن

ترجمہ :- اپنی پرانی گدڑی زیب تن کرنا۔ بہتر بنے مانگے ہوئے کپڑوں سے۔
 حل الفاظ و مطلب :- تمام شد پوری ہو گئی۔ گلستان اس کتاب کا نام ہے۔ المستعان باب استفعال سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ مدد چاہا گیا۔ باری اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ عاریت مانگے ہوئے۔ تلفیق باب تفعیل کا مصدر ہے جمع کرنا۔ ترتیب دینا۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح دوسرے مصنفین بطور مثال کے اپنی کتاب میں

دوسروں کے اشعار و اقوال بیان کرتے ہیں میں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ خالص اللہ کی مدد سے میں نے یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ خرقہ گدڑی۔ ہیرا ستن پہننا۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی نہ الی گدڑی پہننا زیادہ بہتر ہے دوسروں سے عمدہ کپڑا مانگ کر پہننے سے۔ یعنی جو زمین میں ہے اسی کو بیان کرنا بہتر ہے دوسروں کے مضامین نقل کرنے سے۔

غالب گفتار سعدی طرب انگیز ست و طبیعت آمیز کو تہ نظر ال را بدیں زبان طعن دراز گردد کہ مغز دماغ بیہودہ بردن و دود چراغ بیفائدہ خوردن کار خرد منداں نیست ولیکن برائے روشن صاحبداں کہ روئے سخن در ایشان ست پوشیدہ نماںد کہ دُر موعظتہائے شانی در سبک عبارت کشیدہ است و داروئے تلخ نصیحت بشہد ظرافت بر آمیختہ تا طبع ملول انساں از دولت قبلو محروم نماںد الحمد للہ رب العالمین۔

ترجمہ :- سعدی کے کلام کا اکثر مضمون مستی پیدا کرنے والا اور طبیعت خوش کرنے والا ہے۔ اور کو تہ نظر رکھنے والوں کے طعن کی زبان اس پر دراز ہوتی ہے۔ کہ دماغ کو بیکار خالی کرنا اور چراغ کا دھواں بے فائدہ کھانا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔ لیکن روشن عقل والے اور دل والوں پر کہ میرا روئے سخن ان ہی حضرات کی جانب ہے پوشیدہ نہیں، کہ سعدی نے شانی نصیحتوں کے موتی عبارت کی لڑی میں پرودے ہیں۔ اور نصیحت کی کڑوی دوا خوش طبعی کے شہد کے ساتھ ملا کر پلا دی ہے۔ تاکہ انسان کی رنجیدہ طبیعت قبولیت کی دولت سے محروم نہ رہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں جو ساری کائنات کا پالنا ہے۔

حل الفاظ :- غالب اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں، اکثر۔ طرب خوشی۔ مستی۔ طبیعت پاکیزگی۔ کو تہ نظر کم عقل۔ زبان طعن طعن کی زبان۔ دراز گردد لمبی ہو جائیں گی۔ مغز گود۔ بیہودہ بیکار۔ دود دھواں۔ رائے روشن روشن عقل والے۔ صاحبداں اہل باطن۔ دُر موعظتہائے شانی جمع دُر۔ موعظتہائے نصیحت۔ کڑوی۔ ظرافت خوش طبعی۔ آمیختہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ملا ہوا۔ ملول رنجیدہ۔ الحمد تمام تعریف۔ اللہ باری تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ رب پرورش کرنے والا۔ عالمین عالم کی جمع ہے۔ دنیا۔ جہاں کائنات۔

مطلب :- شیخ سعدی نے فرمایا کہ میری اکثر باتیں ایسی ہوں گی جو دل کو بھانے والی ہیں۔ اور وہ حضرات جو روشن ضمیر والے نہیں اور دور رس نہیں ہیں وہ میری عبارت پر طعن و تشنیع کے کچھڑا چھالیں گے کہ خواہ خواہ سعدی نے بیکار اور بے فائدہ باتیں کیوں جمع کر دی ہیں۔ سعدی نے بیکار مشقت و پریشانیاں کیوں اٹھائیں۔ لیکن روشن دماغ اور سلیم القلب لوگ کہیں گے کہ سعدی نے ایک بہت بڑا کام کیا کہ دانی و شانی نصیحتیں جمع کر دی ہیں اور میرا روئے سخن ان ہی لوگوں کی طرف ہے۔ اور یہ روشن دل کہیں گے کہ سعدی نے نصیحت کی کڑوی دوا خوش طبعی کے شہد سے میٹھا کر کے پلا دی ہے۔ شیخ سعدی کہتے ہیں کہ میں نے نصائح و موعظت کو ظرافت سے اس

وجہ سے مخلوط کیا ہے کہ وہ طبیعتیں جو بہت جلد رنجیدہ ہو جاتی ہیں وہ میری اس نصیحت کو قبول کرنے سے محروم نہ رہیں۔ اور چونکہ یہ کام میں نے خود نہیں کیا ہے بلکہ بتوفیق الہی انجام دیا ہے اس لئے ساری تعریف اسی ذات کے لئے ہیں جو سارے جہاں کا پالنا ہے۔

مثنوی :- ما نصیحت بجائے خود کر دیم روزگارے دریں بسر کر دیم
گر نیاید بگوش و رغبت کس بر رسولاں بلاغ باشد و بس

ترجمہ :- (۱) ہم نے بجائے خود نصیحت کی۔ اور اس میں ایک لمبا عرصہ گزرا ہے۔

(۲) اگر ہماری نصیحتیں کسی کے رغبت کے کان میں نہ آئیں تو قاصدوں پر مرفیہ ہو چکا ہے۔

یا ناظر آ فیہ سل باللہ مرحمۃ علی المصنف واستغفر لصاحبہ

ترجمہ :- اے اس کتاب کو غور سے پڑھنے والے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی درخواست کر۔ پھر اس کتاب کے لکھنے والے کے لئے مغفرت طلب کر۔

وَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ مِنْ خَيْرٍ تُرِيدُ بِهَا مِنْ بَعْدِ ذَالِكَ غُفْرَانًا لِكَاتِبِهِ

ترجمہ :- اور جس بھلائی کی تو خواہش کرتا ہے اپنے لئے تاکہ اس کے بعد اس کتاب کے لکھنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کر۔

لَوْ أَنَّ لِي يَوْمَ التَّلَاقِ مَكَانَةً عِنْدَ الرَّؤُفِ لَقُلْتُ يَا مَوْلَانَا
أَنَا الْمُسِيئُ وَكُنْتُ مَوْلَى مُصَنِّنٍ هَا قَدَّاسَاتُ وَاطْلُبْ الْإِحْسَانَ

ترجمہ :- (۱) اگر روز قیامت مجھے اللہ تعالیٰ کے پاس جو کہ مہربان ہے کوئی جگہ مل گئی۔ تو میں کہوں گا۔

(۲) اے میرے آقا میں بُرائیاں کرنے والا اور تو مالک احسان کرنے والا ہے۔ ہاں یقیناً میں نے بُرائیاں کی ہیں۔

اور میں تجھ سے فضل و احسان کی درخواست کر رہا ہوں۔

حل الفاظ و مطلب :- ما نصیحت کر دیم ہم نے نصیحت کی۔ ما یہ جمع متکلم کی ضمیر ہے۔ بسر کر دیم ہم نے بسر کی۔ گوش و رغبت نصیحت کو قبول کرنے والا کان۔ رسولاں رسول کی جمع ہے۔ پیغام پہنچانے والے۔

یا ناظر آ فیہ اے کتاب کے پڑھنے والے مصنف کے حق میں دعا خیر کر اور صاحب کتاب کے لئے مغفرت کی دعا کر۔ یا ناظر آ اسم فاعل کا صیغہ ہے یہ متادی تکرار غیر معین ہے جس کی وجہ سے منصوب ہے۔ سل باب فتح

سے امر واحد حاضر ہے سوال کر۔ باللہ اللہ ہے۔ مرحمت مصدر بھی ہے۔ رحمت۔ المصنف

باب تفہیل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے تصنیف کرنے والے۔ لکھنے والے۔ استغفر باب استعجال سے امر حاضر

ہے۔ مغفرت طلب کر۔ لصاحبہ اس کتاب کے لکھنے والے کے لئے۔ واطلب لِنَفْسِكَ اپنے نفس کے

لئے بہتری طلب کر جو تو چاہے۔ اس کے بعد کتاب کے لئے مغفرت طلب کر۔ اطلب باب نصر سے امر حاضر

ہے۔ طلب کر۔ خیر بھلائی۔ ترید باب افعال سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ تو چاہتا ہے۔ من بعد ذلک اس کے بعد۔ غفرانا مفعول مطلق کی وجہ سے منصوب ہے اس کا عامل محذوف ہے۔ یوم دن۔ جمع ایام۔ التلاق ملنا۔ جمع ہونا۔ الرؤف مہربان۔ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے اکی نام ہے۔ مولانا ہمارے آقا۔ المناہسی میں بُرائیاں کرنے والا ہوں۔ المَسئی باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ مُحسِن احسان کرنے والا ہے۔ الاحسانا میں وزن شعری کی وجہ سے الف بڑھایا گیا ہے۔

شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ ہمارا کام نصیحت کرنا تھا سو ہم نے یہ کام پورا کر دیا۔ اب اگر کوئی قبولیت کے کان سے نہ سنے تو وہ جانے اور اس کا کام آخر میں فرمایا کہ اے خیر کے طلب کرنے والے اپنی مخصوص دعاؤں میں مجھے بھی یاد رکھ اور میرے لئے مغفرت کی دعاء کرنا۔ آخری مصرع میں فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ روز قیامت میں میرے حال پر رحم و کرم کر کے کوئی ٹھکانا عنایت فرمائے تو میں یہی کہوں گا کہ اللہ یہ تو تیرا احسان ہے۔ اور میرے اعمال اس لائق نہیں لیکن پھر بھی میں تجھ سے احسان ہی کا خواستگار ہوں۔

تمام شد شرح گلستان مسمیٰ بہ بہارِ گلستان
در پنج شنبہ۔ بعد نماز ظہر۔

دعاء کنیم وسوال کنیم باتو خدایا قبول باد این کتاب را
وتفع رساں خلق را، چنان کہ قبول کرد کتاب سعدی را۔

ظفر بن حسین بن نور محمد مقام نعمت پور (دینا چوری)
خادم التدریس جامعہ مرادیہ مظفر نگر یوپی۔